

RMPIInternational.TK

سُنَنُ ابْنِ مَاجَهَ (مُتَرَجِم)

جلد پنجم

کتاب اللباس - أبواب الزهد

أحاديث: 3550 - 4341

RMPIInternational.TK

امام ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه

ترجمہ و فوائد: مولانا عطاء اللہ شاہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاهر زبیر علی زئی

وَأَسْلَمَ

£ - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

بہارِ حق و شاعت برائے دارالسلام مکتوبات



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الزلیفین: 11416 سعودی عرب فون: 4033962-4043432 00966 1 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

• الزلیفین اٹلی: فون: 01 4614483 فیکس: 4644945 • الملز فون: 01 4735220 فیکس: 4735221 • سوہم فون: 01 2860422
• مندوب الریاض: موبائل: 0503459695-0505196736 • قسیم (برید): فون/فیکس: 06 3696124 موبائل: 0503417156
• مکہ مکرمہ: موبائل: 0502839948-0506640175 • مدینہ منورہ: فون: 04 8234446 فیکس: 04 8151121 موبائل: 0503417155
• جده فون: 02 6879254 فیکس: 6336270 • الخبر فون: 03 8692900 فیکس: 8691551
• بیج البحر فون/فیکس: 04 3908027 موبائل: 0500887341 • فیس مشیط فون/فیکس: 07 2207055 موبائل: 0500710328

شارجہ: فون: 6 5632623 00971 امریکہ: 001 713 7220419 برطانیہ: 001 718 6255925 نیویارک فون: 212 6255925

لندن: فون: 44 208 539 4885 آسٹریلیا: فون: 061 2 9758 4040

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوزوم)

36- فورمال، سیکرٹریٹ شاپ، لاہور

فون: 7110081-711023-7232400-7240024 0092 42 فیکس: 7354072

موبائل: 4212174-0321 8484569-0322 8484569 غزنی شریب: اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

Website: www.darussalam.pk.com E-mail: info@darussalam.pk.com

کراچی: طارق روڈ بالٹاٹلی فری پورٹ شاپنگ مال فون: 4393936 0092 فیکس: 4393937

اسلام آباد: F-8 مرکز اسلام آباد فون/فیکس: 51 2281513 0092 موبائل: 5370378 0321

© مکتبہ دارالسلام، ۱۴۲۸ھ

فہرست مکتبہ المسلمک فہد الوطنیۃ أثناء النشر

ابن ماجہ: محمد بن یزید

سنن ابن ماجہ اللغة الاردیة: / محمد بن یزید ابن ماجہ - الریاض، ۱۴۲۸ھ

ص: ۶۹۶ مقاس: ۲۱×۱۴ سم

ردمک: ۷-۹۹۶۹-۹۹۶۹-۹۷۸ (مجموعہ)

۲-۹۹۷۷-۹۹۶۹-۹۷۸ (ج ۵)

۱- الحدیث - سنن ۲- الحدیث - الکتاب السنۃ أ. العنوان

دیوی ۲۳۵، ۱۴۲۸/۴۸۹۸

رقم الإبداع: ۱۴۲۸/۴۸۹۸

ردمک: ۴-۹۹۶۹-۹۹۶۹-۹۷۸

۲-۹۹۷۷-۹۹۶۹-۹۷۸ (ج ۵)

جلد پنجم
سُنن ابن ماجه
(مترجم)

کتاب الباس — أبواب الزهد — احادیث: 3550 ... 4341

تالیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ہارون بن زید بن جابر القزوینی رحمہ اللہ

ترجمہ و فائدہ

فیضان مولانا عطیہ اللہ صاحب مدظلہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاهر زبیر علی بنی مدظلہ

قرآنی، صحیح و صحیح اور اضافات

حافظ صلاح الدین یوسف مدظلہ

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار مدظلہ

مولانا ابو محمد محمد احمل مدظلہ

مولانا عثمان منیب مدظلہ

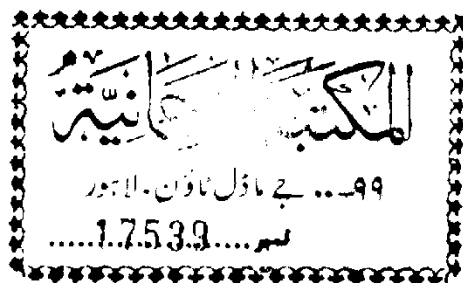
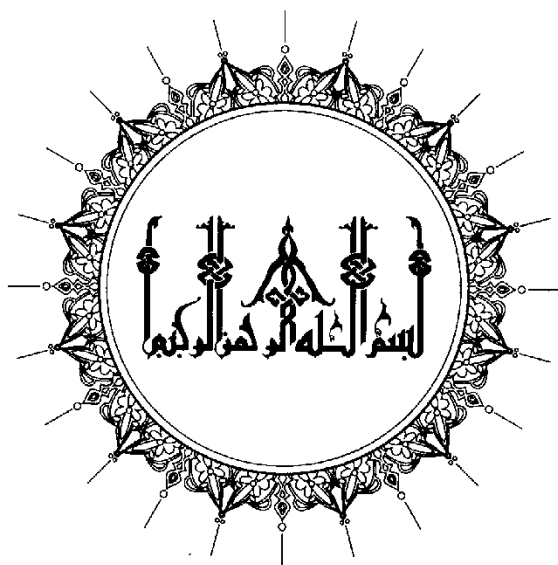
حافظ آصف اقبال مدظلہ

حافظ عبد الخالق مدظلہ



244.6

اسین سی



فہرست مضامین (جلد پنجم)

| 15 | لباس سے متعلق احکام و مسائل | ۳۲- کتاب اللباس |
|----|--|--|
| 18 | باب: رسول اللہ ﷺ کا لباس | ۱- بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ |
| 22 | باب: جب کوئی نیا لباس پہنے تو کیا کہے؟ | ۲- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا |
| 23 | باب: جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے | ۳- بَابُ مَا نُهِِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ |
| 25 | باب: اون کا لباس پہننا | ۴- بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ |
| 27 | باب: سفید کپڑے | ۵- بَابُ اللِّبَاسِ مِنَ النَّيَابِ |
| 28 | باب: تکبر کی وجہ سے کپڑا لگانا | ۶- بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ |
| 30 | باب: تہنڈی صحیح جگہ کون سی ہے؟ | ۷- بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَثْنِ هُوَ؟ |
| 31 | باب: قمیص پہننا | ۸- بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ |
| 32 | باب: قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟ | ۹- بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟ |
| 33 | باب: قمیص کی آستین کتنی ہونی چاہیے؟ | ۱۰- بَابُ كَمْ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ |
| 33 | باب: مٹن کھلے رکھنا | ۱۱- بَابُ حَلِّ الْأَزْزَارِ |
| 34 | باب: شلوار (یا پاجامہ) پہننا | ۱۲- بَابُ لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ |
| 34 | باب: عورت کا دامن کتنا دراز ہونا چاہیے؟ | ۱۳- بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُونُ؟ |
| 36 | باب: سیاہ عمامے (گڈڑی) کا بیان | ۱۴- بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوَدَاءِ |
| 37 | باب: گڈڑی کا شلہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لگانا | ۱۵- بَابُ إِخْرَاجِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ |
| 37 | باب: ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے | ۱۶- بَابُ تَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْخَرِيرِ |
| 39 | باب: کسے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟ | ۱۷- بَابُ مَنْ رُحِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ الْخَرِيرِ |
| 40 | باب: کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت | ۱۸- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ |
| | باب: عورتوں کے لیے ریشمی لباس اور سونے کا زیور | ۱۹- بَابُ لُبْسِ الْخَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ |
| 41 | پہننے کا بیان | |
| 43 | باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننا جائز ہے | ۲۰- بَابُ لُبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ |

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

- ۲۱- بَابُ تَزَاهِيَةِ الْمُعْصَمِ لِلرِّجَالِ باب: کسم کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے 45
- ۲۲- بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ باب: مردوں کے لیے زرد کپڑے کا جواز 46
- ۲۳- بَابُ: اَلْبَسْنِ مَا شِئْتَ، مَا اَخْطَاكَ سَرَفٌ اَوْ مَخِيلَةٌ باب: ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو 47
- ۲۴- بَابُ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنَ الْقِيَابِ باب: شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے) 48
- ۲۵- بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ اِذَا دُبِغَتْ باب: مرے ہوئے جانور کی رنگی ہوئی کھال پہننا 49
- ۲۶- بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِاَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ باب: (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے یا پٹے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے 51
- ۲۷- بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ باب: (نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت 51
- ۲۸- بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا باب: جوتے پہننا اور اتارنا 52
- ۲۹- بَابُ الْمُمْشِي فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ باب: ایک جوتا پہن کر چلنا 53
- ۳۰- بَابُ الْاِئْتِمَالِ قَاتِمًا باب: کھڑے ہو کر جوتے پہننا 53
- ۳۱- بَابُ الْخُضَابِ السُّودِ باب: سیاہ موزے پہننا 54
- ۳۲- بَابُ الْخُضَابِ بِالْحِجَاءِ باب: بالوں کو مہندی لگانا 55
- ۳۳- بَابُ الْخُضَابِ بِالسَّوَادِ باب: سیاہ رنگ کا خضاب کرنا 56
- ۳۴- بَابُ الْخُضَابِ بِالصُّفْرِ باب: زرد رنگ کا خضاب کرنا 57
- ۳۵- بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخُضَابَ باب: خضاب ترک کرنا (جائز ہے) 58
- ۳۶- بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ وَالذَّوَابِ باب: لمبے بال رکھنا اور میٹھنیاں بنانا 59
- ۳۷- بَابُ تَزَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ باب: زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے 61
- ۳۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرَعِ باب: قوز کی ممانعت کا بیان 62
- ۳۹- بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ باب: انگوٹھی کا نقش 63
- ۴۰- بَابُ النَّهْيِ عَنِ خَاتَمِ الذَّهَبِ باب: سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی ممانعت کا بیان 64
- ۴۱- بَابُ مَنْ جَعَلَ قَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ باب: انگوٹھی کا گھمیزہ تھیل (کے اندر) کی طرف کرنا 65
- ۴۲- بَابُ التَّحَنُّمِ بِالْيَبِينِ باب: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا 65
- ۴۳- بَابُ التَّحَنُّمِ فِي الْاِبْتِهَامِ باب: انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا 66



فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سنن ابن ماجہ

| | | |
|-----|--|---|
| 66 | باب: گھر میں تصویریں رکھنا | ۴۴- بَابُ الصُّوْرِ فِي الْبَيْتِ |
| 68 | باب: پاؤں کے نیچے آنے والے کپڑے میں تصویریں | ۴۵- بَابُ الصُّوْرِ فِيْمَا يُوْطَأُ |
| 69 | باب: سرخ زین پوش | ۴۶- بَابُ الْمَيَازِ الْحُمْرِ |
| 69 | باب: چیتے کی کھال پر سوار ہونا | ۴۷- بَابُ رُكُوبِ الثُّمُورِ |
| 71 | اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل | ۳۳- اَنْوَابُ الْاَدَبِ |
| 74 | باب: ماں باپ سے حسن سلوک | ۱- بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ |
| 78 | باب: والد کے قربت داروں سے صلہ رحمی کا بیان | ۲- بَاب: صَلِّ مَنْ كَانَ اَبُوكَ يَصِلُ |
| | باب: والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر) بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان | ۳- بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِخْصَانِ اِلَى الْبَنَاتِ |
| 78 | باب: ہمسائیگی کا حق | ۴- بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ |
| 82 | باب: سہمان کا حق | ۵- بَابُ حَقِّ الضَّئِيفِ |
| 84 | باب: یتیم کا حق | ۶- بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ |
| 85 | باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا | ۷- بَابُ اِمَاطَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ |
| 87 | باب: پانی صدقہ کرنے کی فضیلت | ۸- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ |
| 88 | باب: نرمی (سے کام لینے) کا بیان | ۹- بَابُ الرِّفْقِ |
| 91 | باب: غلاموں سے حسن سلوک کا بیان | ۱۰- بَابُ الْاِخْصَانِ اِلَى الْمُعْمَالِكِ |
| 92 | باب: سلام کو عام کرنا | ۱۱- بَابُ اِفْتَاءِ السَّلَامِ |
| 94 | باب: سلام کا جواب دینا | ۱۲- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ |
| 95 | باب: ذمیوں کو سلام کا جواب دینا | ۱۳- بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ الذَّمَّةِ |
| 96 | باب: عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا | ۱۴- بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ |
| 98 | باب: مصافحہ کرنے کا بیان | ۱۵- بَابُ الْمُصَافَحَةِ |
| 99 | باب: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان | ۱۶- بَابُ الرَّجُلِ يَقْبَلُ يَدَ الرَّجُلِ |
| 101 | باب: اجازت طلب کرنا | ۱۷- بَابُ الْاِسْتِثْذَانِ |
| 101 | باب: جس آدمی سے پوچھا جائے: تو نے صبح کیسے | ۱۸- بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، كَيْفَ أَصْبَحْتَ |

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کیا جواب دے)

باب: جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے

تو اس کی عزت کرو

باب: جسے چھینک آئے اسے دعا دینا

باب: ہم مجلس کی عزت کرنا

باب: مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی

جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

باب: معذرت کا بیان

باب: مزاح کا بیان

باب: سفید بال اکھاڑنا

باب: کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان

باب: مزے کھانے کی ممانعت کا بیان

باب: علم نجوم سیکھنا

باب: ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

باب: مستحب اور پسندیدہ نام

باب: ناپسندیدہ نام

باب: نام تبدیل کرنا

باب: نبی ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنا

باب: اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا

باب: برے نام رکھنا

باب: تعریف (خوشامد) کا بیان

باب: جس سے مشورہ لیا جائے وہ ایسے ہے جیسے اس

کے پاس امانت رکھی گئی ہے

باب: حمام میں جانا

باب: بال صفا پاؤں دھونا

۱۹- باب: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ

۲۰- بَابُ تَشْيِيبِ الْعَاطِسِ

۲۱- بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ

۲۲- بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ

بِهِ

۲۳- بَابُ الْمَعَاذِيرِ

۲۴- بَابُ الْمُزَاحِ

۲۵- بَابُ تَقْفِ الشُّبِّ

۲۶- بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظَّلِّ وَالشَّمْسِ

۲۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ

۲۸- بَابُ تَعَلُّمِ التَّجْوِيمِ

۲۹- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

۳۰- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۱- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۲- بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۳۳- بَابُ الْمَجْمَعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

۳۴- بَابُ الرَّجُلِ يَكْتَنِي قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ

۳۵- بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۶- بَابُ الْمَدْحِ

۳۷- بَابُ الْمُسْتَشَارِ الْمُؤْتَمَرِ

۳۸- بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ

۳۹- بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- باب: وعظ کے طور پر واقعات بیان کرنا 127
- باب: شعر و شاعری کا بیان 128
- باب: ناپسندیدہ اشعار 129
- باب: نرد (چومر) کھیلنا 131
- باب: کیو تہ بازی 132
- باب: تنہائی اچھی نہیں 134
- باب: آگ بجھا کر سونا 134
- باب: راستے پر ڈاؤ کرنے کی ممانعت 135
- باب: جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا 136
- باب: تحریر پر سیاسی خشک کرنے کے لیے (مٹی ڈالنا 137
- باب: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں 137
- باب: جس کے پاس حیرتوں، اسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے 138
- باب: قرآن مجید پڑھنے کا ثواب 139
- باب: اللہ کے ذکر کی فضیلت 146
- باب: لا إله إلا الله کی فضیلت 149
- باب: اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت 154
- باب: اللہ کی تسبیحات پڑھنے کا ثواب 158
- باب: استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا) 163
- باب: (نیک) عمل کی فضیلت 166
- باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت 168
- باب: دعا سے متعلق احکام و مسائل 171
- باب: دعا کی فضیلت 175
- باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا 176

سنن ابن ماجہ

- ۴۰- بَابُ الْقُصَصِ
- ۴۱- بَابُ الشُّعْرِ
- ۴۲- بَابُ مَا كَثُرَ مِنَ الشُّعْرِ
- ۴۳- بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ
- ۴۴- بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ
- ۴۵- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوُحْدَةِ
- ۴۶- بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَسِيَةِ
- ۴۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الزُّوْلِ عَلَى الطَّرِيقِ
- ۴۸- بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ
- ۴۹- بَابُ تَثْرِيَةِ الْكِتَابِ
- ۵۰- بَاب: لَا يَنْتَاجِي اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ
- ۵۱- بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا
- ۵۲- بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ
- ۵۳- بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ
- ۵۴- بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- ۵۵- بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ
- ۵۶- بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ
- ۵۷- بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ
- ۵۸- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ
- ۵۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ»
- ۳۴- أَبْوَابُ الدُّعَاءِ
- ۱- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ
- ۲- بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

سنن ابن ماجہ

- 183 باب: رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانی ہے
187 باب: جامع دعائیں
190 باب: معافی اور عافیت کی دعا
193 باب: دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے
باب: بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے
193 باب: یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے
194 باب: اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)
198 باب: اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان
202 باب: باپ کی اور مظلوم کی دعا
204 باب: دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے
204 باب: ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
206 باب: صبح و شام پڑھنے کی دعائیں
211 باب: بستر پر (سوئے کے لیے) جاتے وقت کی دعا
215 باب: رات کو جاگ آئے تو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟
217 باب: پریشانی کے وقت کی دعائیں
219 باب: گھر سے نکلنے کے وقت پڑھنے کی دعا
221 باب: جب گھر میں داخل ہو تو کون سی دعا پڑھے؟
222 باب: سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟
223 باب: بادل اور بارش دیکھ کر کون سی دعا پڑھے؟
باب: مصیبت میں مبتلا آدمی کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے

- ۳- بَابُ مَا تَعَوَّدَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
۴- بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ
۵- بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ
۶- بَابُ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَذَكَّرْ بِنَفْسِهِ
۷- بَابُ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ
۸- بَابُ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ
۹- بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ
۱۰- بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
۱۱- بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ
۱۲- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِغْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ
۱۳- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ
۱۴- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى
۱۵- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ
۱۶- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ
۱۷- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ
۱۸- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
۱۹- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
۲۰- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ
۲۱- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ
۲۲- بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

۲۵- أَبْوَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

- ۱- بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى: باب: مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس کے لیے اچھا

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سنن ابن ماجہ

| | | |
|-----|---|--|
| 229 | خواب دیکھنا | لَهُ |
| 232 | باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت | ۲- بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ |
| 235 | باب: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں | ۳- بَابُ: أَلْرُّؤْيَا ثَلَاثٌ |
| 236 | باب: جو شخص برا خواب دیکھے (وہ کیا کرے؟) | ۴- بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْزُرُهَا |
| 237 | اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے | ۵- بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ |
| 239 | محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے | ۶- بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضُهَا إِلَّا غَلِيٌّ وَادٌّ |
| 240 | باب: خواب کی تعبیر کس بنیاد پر کی جائے؟ | ۷- بَاب: عَلَى مَا تُعْبَرُ [بِهِ] الرُّؤْيَا؟ |
| 240 | باب: جھوٹ موٹ کا خواب بیان کرنا (سخت گناہ ہے) | ۸- بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا |
| 241 | باب: زیادہ سچ بولنے والے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے | ۹- بَاب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا |
| 242 | باب: خواب کی تعبیر | ۱۰- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا |
| 253 | فترو آزماتش سے متعلق احکام و مسائل | ۳۶- أَبْوَابُ الْفِتَنِ |
| 255 | باب: کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا | ۱- بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ |
| 260 | باب: مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان | ۲- بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ |
| 262 | باب: زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی ممانعت کا بیان | ۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ |
| 264 | باب: مسلمان کو گالی دینا فتنہ اور اس سے لڑنا کفر ہے | ۴- بَاب: سَبَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ |
| 266 | باب: (فرمان نبوی): ”میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کا شے لگ جاؤ“ کا بیان | ۵- بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ |
| 267 | باب: مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ میں ہیں | ۶- بَابُ: الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ |
| 268 | باب: عصیت کا بیان | ۷- بَابُ الْعَصِيَّةِ |
| 269 | باب: سوادِ اعظم (بڑی جماعت) کا بیان | ۸- بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ |

سنن ابن ماجہ

فہرست مضامین (جلد پنجم)

- باب: مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے 270
- باب: فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر رہنا 279
- باب: دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجانا 285
- باب: فتنے کے زمانے میں زبان کو (ناساںب) باتوں سے) روک کر رکھنا 287
- باب: (فتنوں کے دور میں لوگوں سے) الگ تھلگ رہنا 294
- باب: مشیہ کام کرنے سے رک جانا 298
- باب: اسلام شروع میں انجی تھا 300
- باب: فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے 302
- باب: استوں کا قوتوں میں تقسیم ہونا 303
- باب: مال کا فتنہ 306
- باب: عورتوں کا فتنہ 309
- باب: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا 313
- باب: فرمان باری تعالیٰ: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ 313
- باب: کا مطلب 322
- باب: سزاؤں کا بیان 325
- باب: مصیبت پر صبر کا بیان 329
- باب: زمانے کی سختی کا بیان 339
- باب: علامات قیامت کا بیان 342
- باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا 349
- باب: دیانت داری کا ختم ہو جانا 352
- باب: (قیامت کی بڑی) نشانیوں 354
- باب: زمین میں جھنسنے والے واقعات 358

- ۹- بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ
- ۱۰- بَابُ الثَّبُتِ فِي الْفِتْنَةِ
- ۱۱- بَابُ: إِذَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيِّئِهِمَا
- ۱۲- بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ
- ۱۳- بَابُ الْعُرْلَةِ
- ۱۴- بَابُ: الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
- ۱۵- بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ عَرَبِيًّا
- ۱۶- بَابُ مَنْ تَوَلَّى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ
- ۱۷- بَابُ الْفِرَاقِ الْأَمَمِ
- ۱۸- بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ
- ۱۹- بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
- ۲۰- بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
- ۲۱- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]
- ۲۲- بَابُ الْعُقُوبَاتِ
- ۲۳- بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ
- ۲۴- بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ
- ۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
- ۲۶- بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ
- ۲۷- بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ
- ۲۸- بَابُ الْآيَاتِ
- ۲۹- بَابُ الْخُسُوفِ

فہرست مضامین (جلد ہفتم)

سنن ابن ماجہ

| | | |
|-----|---|---|
| 359 | باب: مقام ہیداء کا لشکر | ۳۰- بَابُ جَيْشِ الْهَيْدَاءِ |
| 362 | باب: دایہ الارض کا بیان | ۳۱- بَابُ دَايَةِ الْأَرْضِ |
| 363 | باب: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا | ۳۲- بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا |
| 365 | باب: دجال کا فتنہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج و ماجوج کا ظہور | ۳۳- بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ |
| 389 | باب: امام مہدی کا ظہور | ۳۴- بَابُ خُرُوجِ الْمُهِدِيِّ |
| 393 | باب: بڑی بڑی جنگوں کا بیان | ۳۵- بَابُ الْمَلَا حِمِ |
| 398 | باب: ترکوں کا بیان | ۳۶- بَابُ التُّرْكِ |

زہد سے متعلق احکام و مسائل

۳۷- أَبْوَابُ الزُّهْدِ

| | | |
|-----|--|--|
| 404 | باب: دنیا سے بے رغبتی | ۱- بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا |
| 408 | باب: دنیا کی فکر کرنا | ۲- بَابُ الْتَهَمِّ بِالدُّنْيَا |
| 411 | باب: دنیا کی مثال | ۳- بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا |
| 415 | باب: جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی | ۴- بَابُ مَنْ لَا يُؤْنَهُ لَهُ |
| 418 | باب: تنگ دستی کی فضیلت | ۵- بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ] |
| 420 | باب: ناداروں کے مقام و مرتبے کا بیان | ۶- بَابُ مَثَلَةِ الْفُقَرَاءِ |
| 421 | باب: غریبوں کے ساتھ بیٹھنا | ۷- بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ |
| 427 | باب: زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان | ۸- بَابُ فِي الْمُكْتَبِرِينَ |
| 431 | باب: قناعت کا بیان | ۹- بَابُ الْقَنَاعَةِ |
| 435 | باب: آل محمد علیہم السلام کی گزران | ۱۰- بَابُ مَعِيَسَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ |
| 439 | باب: آل محمد علیہم السلام کے گھر والوں کا بسر | ۱۱- بَابُ ضِيَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ |
| 441 | باب: نبی ﷺ کے صحابہ کرام علیہم السلام کی گزران | ۱۲- بَابُ مَعِيَسَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ |
| 445 | باب: تعمیر اور ویرانی | ۱۳- بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ |
| 447 | باب: توکل اور یقین | ۱۴- بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ |
| 451 | باب: دانائی کی بات | ۱۵- بَابُ الْحِكْمَةِ |
| 453 | باب: تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا | ۱۶- بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبَرِ وَالْتَوَاضُعِ |

فہرست مضامین (جلد پنجم)

سنن ابن ماجہ

| | | |
|-----|--|---|
| 457 | باب: حیا کا بیان | ۱۷- بَابُ الْحَيَاءِ |
| 460 | باب: قتل کا بیان | ۱۸- بَابُ الْحِلْمِ |
| 462 | باب: غم اور رونا | ۱۹- بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ |
| 467 | باب: عمل کو (غیر مقبول ہونے سے) محفوظ کرنا | ۲۰- بَابُ التَّوْقِفِ عَلَى الْعَمَلِ |
| 469 | باب: دکھلاوے اور شہرت کا بیان | ۲۱- بَابُ الرِّيَاءِ وَالشَّمْعَةِ |
| 473 | باب: حسد کا بیان | ۲۲- بَابُ الْحَسَدِ |
| 475 | باب: ظلم و زیادتی | ۲۳- بَابُ الْبَغْيِ |
| 476 | باب: احتیاط اور تقویٰ | ۲۴- بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى |
| 480 | باب: اچھی رائے عامہ | ۲۵- بَابُ السَّئِئِ الْحُسْنِ |
| 483 | باب: نیت کا بیان | ۲۶- بَابُ النِّيَّةِ |
| 486 | باب: امید اور اجل | ۲۷- بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ |
| 490 | باب: نیک عمل پر دوام اور نیکلی اختیار کرنا | ۲۸- بَابُ الدَّوامَةِ عَلَى الْعَمَلِ |
| 493 | باب: گناہوں کا بیان | ۲۹- بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ |
| 497 | باب: توبہ کا بیان | ۳۰- بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ |
| 506 | باب: موت کی یاد اور اس کے لیے تیاری | ۳۱- بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْذَادِ لَهُ |
| 512 | باب: قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان | ۳۲- بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْيَلَى |
| 517 | باب: مرنے کے بعد زندہ ہونے (حشر) کا بیان | ۳۳- بَابُ ذِكْرِ الْبُعْثِ |
| 524 | باب: امیر محمد ﷺ کی صفات | ۳۴- بَابُ صِفَةِ أُمِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ |
| 532 | باب: قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید | ۳۵- بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ |
| 538 | باب: حوض کوثر کا بیان | ۳۶- بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ |
| 544 | باب: شفاعت کا بیان | ۳۷- بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ |
| 554 | باب: جہنم کی کیفیات | ۳۸- بَابُ صِفَةِ النَّارِ |
| 561 | باب: جنت کی کیفیات | ۳۹- بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ |
| 575 | فہرست اطراف الحدیث | فہرست اطراف الحدیث |

لباس کے آداب و مسائل

اسلام دین فطرت ہے۔ اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کا درس دیتا ہے نہ صوفیت کے غیر فطری لوازمات کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفید ہونے اور ان کا شکر بجالانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت لباس ہے جسے باری تعالیٰ نے انسانوں کی عفت و عصمت کے تحفظ کا ضامن اور ان کی زینت و آرائش کا باعث قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَبْنَىٰ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِى سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ﴾ (الأعراف: ۳۲) ”اے اولاد آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہیں بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔“ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے مستفید ہونے اور اس کا شکر بجالانے والے معاشروں میں اس کے بے شمار فوائد پوری طرح عیاں ہیں جبکہ اس نعمت کی ناشکری کرنے والے معاشروں میں بے حیائی، برائی، فحاشی اور ان کے نتیجے میں پھیلنے والی مہلک بیماریاں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں بلکہ ایسے معاشرے اخلاقیات سے محرومی اور رنگارنگ عذابوں کا شکار ہیں جو لباس سے

بے پروائی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ رب العزت نے لباس کو شرم و حیا کی بقا اور زینت کا باعث بنایا ہے۔ اس کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں، اس لیے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ لباس پہنا کریں۔ ارشاد ہے: ﴿يَسْبِيْ اٰدَمُ حُلُوًا زَيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے آدم کی اولاد! ہر مسجد کے پاس اپنی زینت اختیار کرو، یعنی لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلؤ بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ رحمت و دو عالم ﷺ نے امت کی رہنمائی کے لیے متعدد ارشاد فرمائے ہیں۔ امت کو بتایا ہے کہ وہ کون سا لباس پہنیں، کیسے پہنیں اور کون سے لباس سے احتراز کریں۔ ان ارشادات میں سے چند ایک یہ ہیں:

① لباس پہننے وقت ایک اہم اصول یہ بیان فرمایا کہ لباس ایسا ہو جس سے دو فائدے حاصل ہوں: ایک، شرم گاہ کو ڈھانچے اور دوسرا، زینت کا باعث ہو۔ اس سے زیادہ فخر و مباہات کی اجازت ہے نہ صوفیانہ زہد کی گنجائش، جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد باری تعالیٰ میں بھی رہنمائی کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کے بغیر کھاؤ پیو اور لباس پہنو۔

② لباس پہن کر تکبر و غرور کا اظہار سخت ناپسندیدہ اور کبیرہ گناہ ہے اس لیے ایسے لباس جو انسان کو اس بیماری میں مبتلا کرتے ہیں ان سے منع کر دیا، مثلاً: مردوں کے لیے ریشم اور سونا۔ شلوارِ پاجامہ، پیٹ یا چادر کو گھسیٹتے ہوئے چلنا متکبرین کی علامت خاص ہے جو آج بھی ہمارے معاشرے میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے اس فعل کی قباحیت و شاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا: [مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ] (صحیح البخاری، اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار، حدیث: ۵۷۸۷) ”جو تہ بند (شلوارِ پاجامہ، پیٹ) ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔“ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

③ زیب و زینت اور آرائش کے اظہار کے لیے سفید رنگ کے لباس کو پسند کیا گیا ہے، ارشاد رسول ہے: [الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَيْنَا فِيهَا مَوْتَانَا] (جامع الترمذی، الأدب، باب ما جاء في لبس البياض، حدیث: ۲۸۱۰) ”سفید لباس پہنؤ یہ بہت پاک اور صاف ہوتا ہے اور اسی



میں تم اپنے مردوں کو کفناؤ۔“

④ عورتوں کے لباس کے متعلق خصوصی ہدایات دی ہیں۔ عورتوں کے لباس میں پردے کا عنصر غالب ہونا چاہیے چنانچہ ایسا لباس عمدہ مانا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ ساتر (جسم کو ڈھانپنے والا) ہو۔ مسلمان عورتوں کو ایسا باریک شفاف یا فٹنگ والا لباس پہننے کی ممانعت ہے جس سے اعضائے جسم کی بے پردگی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ (الأحزاب: ۵۹) ”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔“ نیز فرمایا: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ (النور: ۳۱) ”اور اپنی اورھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے۔“ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے بارے میں سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اسلامی لباس کے آداب کو مد نظر نہیں رکھتیں بلکہ کفار کی مشابہت میں ایسا لباس زیب تن کرتی ہیں جو پردے کے تقاضے پورے نہیں کرتا اور بے پردگی اور بے حیائی کا باعث بنتا ہے۔ ارشاد ہے: ”میں نے جہنم کے دو گروہ نہیں دیکھے (میرے بعد نمودار ہوں گے) ان میں سے ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے بھی نکلی ہوں گی (باریک شفاف یا نہایت تنگ لباس پہنے ہوں گی)۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی، نہ جنت کی خوشبو انھیں آئے گی، حالانکہ اس کی خوشبو لمبے فاصلے پر بھی آئے گی۔“ (صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات.....، حدیث: ۲۱۲۸)

⑤ اسلامی لباس کا ایک اور اہم اصول مرد و زن کے لباس میں نمایاں فرق بھی ہے لہذا مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننے کی سخت ممانعت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: [لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ] (سنن أبي داود، اللباس، باب في لباس النساء، حدیث: ۴۰۹۸، ومسند أحمد: ۳۲۵/۲) ”رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے، اور ایسی عورت پر بھی جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۲) کتاب اللباس (الصحفة ۲۴)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
(الصحفة ۱)

۳۵۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۵۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ پھر فرمایا: ”مجھے اس کے نقش و نگار نے مشغول کر دیا۔ اسے ابو جہم (رضی اللہ عنہ) کے پاس لے جاؤ اور ان سے ان کی سادہ چادر لے آؤ۔“
يَا بُنَيَّ إِنَّهُ إِنْ كُنَّا نَعْبُدُكَ عَنْ غَيْرِ شَيْءٍ إِلَّا نَعْبُدُكَ وَأَنْتَ تَكُونُ الْغَايَةَ.

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے نقش و نگار والا کپڑا پہننا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس قسم کا نہ ہو جسے زنانہ کپڑا قرار دیا جاتا ہو۔ ② نماز کے سامنے ایسے نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں جو نماز کی توجہ اپنی طرف مبذول کریں اس لیے رنگ برنگے مصلوں پر نماز پڑھنا مناسب نہیں۔ ③ مسجد کی دیواروں کو طرح طرح سے مزین کرنا بھی درست نہیں اس سے بھی نماز کی توجہ نماز سے ہٹ جاتی ہے۔ ④ مرد کے لیے سادہ لباس پہننا بہتر ہے۔ ⑤ کسی کا تھکا ہوا پس کرنا پڑے تو عذر واضح کر دینا چاہیے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ نے صحابی سے دوسری چادر اس لیے طلب فرمائی کہ بدیہ واپس ہونے کی وجہ سے ان کی دل شکنی نہ ہو۔ ⑦ مقتدیوں اور ساتھیوں کے جذبات مجروح کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑧ [أُبَحَانِيَه] ایک قسم کی سادہ نقش و نگار کے بغیر چادر ہوتی تھی جو بہت معمولی درجے کے موٹے کپڑے کی ہوتی تھی۔

۳۵۵۰- أخرجه البخاري، الأذان، باب الالتفات في الصلاة، ح: ۷۵۲ من حديث سفیان به، ومسلم، المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام، ح: ۵۵۶ عن ابن أبي شيبة به.



لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

۳۵۵۱۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے مجھے ایک مونا تہ بند دکھایا جو یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں۔ انھوں نے قسم کھا کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان دو کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔

۳۵۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ. فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ اللَّيْلِ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءَ مِنْ هَذِهِ الْأَخْيَسِيَةِ الَّتِي تَدْعَى الْمُكْبَدَةَ. وَأَقْسَمَتْ لِي: لَقَبِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① ملبدہ ایک قسم کی موٹی چادر ہوتی ہے۔ ② اس زمانے میں عرب میں جو کپڑے پائے جاتے تھے ان میں مونے اونٹنی کے ہوتے تھے۔ اور یہ سادہ لباس غریب لوگ پہنتے تھے۔ باریک سوتی لباس بہت قیمتی اور عمدہ سمجھا جاتا تھا اس لیے اسے امیر لوگ استعمال کرتے تھے۔ ③ رسول اللہ ﷺ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ ④ تاکید کے طور پر قسم کھا کر کوئی بات بتانا جائز ہے۔

۳۵۵۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جس پر گرہ لگا رکھی تھی۔

۳۵۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَوْحَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شِمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

۳۵۵۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ آپ

۳۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ

۳۵۵۱۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وفدحه وخاتمه... الخ، ح: ۲۱۰۸، ومسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۰ من حديث سليمان بن المغيرة به.

۳۵۵۲۔ [إسناده ضعيف] * الأوص تقدم حاله، ح: ۱۹۲۱، وخالد لم يسمع من عبادة كما في أطراف المسند: ۶۴۷/۲، للحافظ ابن حجر رحمه الله.

۳۵۵۳۔ أخرجه البخاري، فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم... الخ، ح: ۳۱۴۹ من حديث مالك به، ومسلم، الزكاة، باب إعطاء المؤلفة ومن يخاف على إيمانه إن لم يعط... الخ، ح: ۱۰۵۷ عن يونس بن عبد الأعلى به مطولاً.

۳۲۔ کتاب اللباس

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِداءٌ نَجْرَانِيٌّ، غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ.

۳۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَبِيحَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسُبُّ أَحَدًا، وَلَا يَطْلُو لَهُ تَوْبًا.

۳۰۵۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَدَّةٍ. قَالَ: وَمَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: السَّمْلَةُ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي لِأَكْسُو كَهَا. فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا. فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا، وَإِنَّهَا لِأَرَارُهُ. فَجَاءَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاءُ يَوْمِيذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةُ أَكْسَيْنِيهَا. قَالَ: «نَعَمْ». فَلَمَّا دَخَلَ طَوَّاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ! مَا أَحْسَنَتْ. [كُتِبَ] النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِنِّيَاهَا؟ وَقَدْ



لباس سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے مونے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

۳۵۵۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کسی کو گالی دیتے نہیں دیکھا، اور نہ آپ کے لیے کپڑا لپیٹ کر رکھا جاتا تھا۔ (ایک ہی جواز ہوتا تھا۔)

۳۵۵۵۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر لے لی کیونکہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ آپ گھر سے تشریف لائے تو وہ چادر تہبند کے طور پر پہن رکھی تھی۔ فلاں آدمی آیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس دن اس شخص کا نام بھی لیا تھا (بعد میں راوی کو یاد نہیں رہا۔) اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ چادر کتنی اچھی ہے! مجھے عنایت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا“ جب آپ گھر تشریف لے گئے تو وہ چادر تہہ کر کے اس صحابی کے ہاں بھیج دی۔ لوگوں نے اسے کہا: اللہ کی قسم! تو نے اچھا

۳۰۵۴۔ [إسناده ضعيف] * ابن لهيعة تقدم حاله، ح: ۳۲۰، وهو علة الخبر.

۳۰۵۵۔ أخرجه البخاري، الجائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ فلم ينكر عليه، ح: ۱۲۷۷ من حديث

عبد العزيز به.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا. فَقَالَ: إِنِّي،
وَاللَّهِ! مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا هَا لِأَلْبَسَهَا. وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ
إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي.
نہیں کیا۔ یہ چادر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی
اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ وہ تو نے آپ سے
مانگ لی حالانکہ تجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی کا سوال
رد نہیں کرتے۔ اس نے کہا: قسم ہے اللہ کی! میں نے
آپ سے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے
مانگی ہے کہ وہ میرا کفن بنے۔

فَقَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ. حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن وہ
صاحب فوت ہوئے وہ چادر (بھی) ان کا کفن تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① تحفہ دینا اور تحفہ قبول کرنا اچھے اخلاق میں شامل ہے۔ ② عورتیں دستکاری کے کام
کر کے گھر کی آمدنی میں اضافہ کر سکتی ہیں بشرطیکہ پردے کے تقاضے کا حق پورے ہو سکیں۔ ③ کوئی چیز اگر
کوئی شخص مانگ لے تو سخاوت کا تقاضا ہے کہ اسے دے دی جائے اگرچہ خود کو ضرورت ہو۔ ④ رسول اللہ ﷺ
کے جسم مبارک سے مس ہونے والی چیز حصول برکت کے لیے اپنے پاس رکھنا یا استعمال کرنا درست ہے۔ یہ
صرف اس صورت میں ہے جب یہ یقینی طور پر ثابت ہو کہ اس کا تعلق نبی ﷺ کی ذات سے رہ چکا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو جو خطوط اور گرامی نامے بھیجے تھے ان کے علاوہ اب دنیا میں ایسی کسی چیز کا
قطعاً کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ جو عوام الناس میں ”موئے مبارک“ وغیرہ قسم کی اشیاء مشہور کر دی گئی ہیں بالکل
بے اصل اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ ایسی تمام اشیاء کے متعلق دعویٰ بالکل بلا دلیل ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ
سے متعلق کوئی بھی چیز از قسم: عصا، عمامہ، موئے مبارک اور نعلین وغیرہ اب دنیا کے کسی بھی حصے میں کہیں
موجود نہیں۔ یہ سب من گھڑت اور خود ساختہ قصے کہانیاں ہیں۔ واللہ اعلم۔ ⑤ سلف صالحین نے کسی صحابی
یا تابعی سے منسوب چیز کو بطور تبرک محفوظ نہیں رکھا۔ جو چیزیں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں ان میں
سے اکثر کی ان حضرات کی طرف نسبت درست نہیں۔

۳۵۵۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اون کا (سادہ اور موٹا)
لباس پہنا ہے مرمت شدہ جوتا پہنا ہے اور انتہائی موٹا
کپڑا زیب تن فرمایا ہے۔

۳۵۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ

سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ
نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ

۳۵۵۶۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۳۳۴۸.

۳۲۔ کتاب اللباس

قَالَ: لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ.
وَاحْتَذَى الْمُخْصُوفَ. وَلَيْسَ ثَوْبًا خَشِنًا
خَشِنًا.

(المعجم ۲) - بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا

لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ۲)

باب ۲۔ جب کوئی نیا لباس

پہنے تو کیا کہے؟

۳۵۵۷۔ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو فرمایا: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي] ”اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔“ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد مبارک سنا ہے: ”جس نے نیا کپڑا پہنا اور کہا: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي] پھر جو پرانا کپڑا اتارا ہے اسے صدقہ کر دیا وہ زندگی میں اور وفات کے بعد اللہ کے سایہ عاطفت میں اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا۔“ نبی ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۵۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

۳۵۵۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۱۰۷)، ح: ۳۵۶۰ من حديث يزيد به، وقال: "غريب" أبو العلاء الشامي مجهول كما في التقریب.

۳۵۵۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۸/۲، والنسائي في الكبرى من حديث عبدالرزاق به، وقال النسائي: "مكرر"، وصححه ابن حبان، والبوصيري، وحسنه المحافظ في نتائج الأفكار، وفيه تنعنه الزهري، وله شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبه: ۴۰۲/۱۰، ۲۶۶، ۲۶۵/۸.



۳۲۔ کتاب اللباس۔ لباس سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أَيْتَضُ فَقَالَ: «ثَوْبُكَ هَذَا غَيْبِلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟» قَالَ: لَا. بَلْ غَيْبِلٌ. قَالَ: «الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا».

پہنے دیکھا تو فرمایا: ”تمہارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”الْبَسْ جَدِيدًا“ وَعِشْ حَمِيدًا“ وَمُتْ شَهِيدًا“ ”تمہیں نیا لباس قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① سفید لباس بہترین لباس ہے۔ یہ نبی ﷺ کو زیادہ پسند تھا۔ ② پہلی روایت (۳۵۵۷) کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے اور دوسری روایت (۳۵۵۸) کو امام ابن حبان امام یوسری حافظ ابن حجر اور شیخ الہانی رحمہم نے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے جبکہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مسند احمد کے محققین نے بھی طویل بحث کے بعد اسے منکر قرار دیا ہے اور دکتور بشار عواد نے بھی اس حدیث پر یہی حکم لگایا ہے لہذا ہمارے فہم کے مطابق اس موقع پر دوسری صحیح احادیث میں وارد دعائیں پڑھنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۳۲/۹، وسنن ابن ماجہ بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۵۸) ③ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے: [اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَ خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ] ”اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔ اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔“ (سنن أبي داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً جديداً، حدیث: ۴۰۲۰) اور جب عام لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ] ”ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ذاتی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔“ (سنن أبي داود، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوباً جديداً، حدیث: ۴۰۲۳) ابوداؤد میں ہی ابونصرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: [تُبْلِي وَ يُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰی] ”اللہ کرے تم اسے خوب (استعمال کر کے) پرانا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔“ (لا حوالہ مذکورہ) مذکورہ دعائیں رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہیں لہذا ہمیں مسنون دعائوں کی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(المعجم ۳) بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ باب: ۳۔ جو لباس (شرعاً) ممنوع ہے

(التحفة ۳)

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۵۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح لباس پہننے سے منع فرمایا۔ لباس پہننے کے یہ دو (منوع) انداز یہ ہیں: چادر کو اس انداز سے جسم پر لپیٹنا کہ ہاتھوں اور بازوؤں کو حرکت دینا مشکل ہو جائے۔ اور ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھنا کہ اعضائے مستورہ ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو۔

۳۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللَّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① لباس کا مقصد جسم کو اور خاص طور پر پردے کے اعضاء (شرم گاہ) کو چھپانا ہے۔ اگر چادر

یا تہبند اس انداز سے استعمال کیا جائے کہ یہ مقصد حاصل نہ ہو تو یہ منوع ہے کیونکہ ایسا لباس حیا کے منافی ہے۔

② کپڑے میں لپٹ جانے کو [اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] کہتے ہیں۔ صماء کے معنی ٹھوس چیز کے ہیں یعنی اس طرح چادر اوڑھ کر انسان آسانی سے حرکت کرنے سے محروم ہو جاتا ہے جس طرح ٹھوس پتھر حرکت نہیں کر سکتا۔

③ [إِحْتِبَاءُ] کا مطلب ہے گھٹنے کھڑے کر کے اس طرح بیٹھنا کہ ایک کپڑے کے ساتھ کمر اور گھٹنوں کو باندھ لیا جائے۔ اگر تہبند کو اس طرح باندھ کر بیٹھا جائے تو پردے کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ اگر تہبند کے علاوہ

دوسرے کپڑے کو اس طرح لے کر بیٹھا جائے تو جائز ہے کیونکہ اس سے بے پردگی کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک کپڑے میں احتباء نہیں۔ ④ بعض اوقات گھٹنے کھڑے کر کے بازو ان کے سامنے لا کر ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اس طرح بیٹھنا جائز ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے بے پردگی نہیں ہوتی، لیکن خطبے کے

دوران میں اس طرح بیٹھنے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۵۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ آسمان کی طرف اس کا

ستر کھلا ہوا ہو۔

۳۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ: عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ، وَعَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، يُفْضِي بِفَرْجِهِ

۳۵۵۹۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۱۷۰.

۳۵۶۰۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۴۸.



لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

إِلَى السَّمَاءِ .

🌞 فائدہ: [اِشْتِمَالُ الصَّمَاءِ] اور [اِحْتِبَاءِ] کی وضاحت گزشتہ حدیث کے ترجمہ اور فوائد میں ہو چکی ہے۔

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے لباس پہننے سے منع فرمایا: اِشْتِمَالُ صَمَاءٍ سے اور ایک کپڑے کے ساتھ اس طرح احتباء کرنے سے کہ تمہارا سر آسمان کی طرف کھلا ہو۔

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۲۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کاش تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے جب ہم پر بارش ہو جاتی تو (ایسی بوبیلا ہوتی کہ) تم ہماری بو کو بھڑوں کی بو سمجھتے۔

باب: ۳۔ اون کا لباس پہننا

بَابُ لِبْسِ الصُّوفِ (المعجم ۴)

(التحفة ۴)

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۶۲۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کاش تم نے ہمیں اس وقت دیکھا ہوتا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے جب ہم پر بارش ہو جاتی تو (ایسی بوبیلا ہوتی کہ) تم ہماری بو کو بھڑوں کی بو سمجھتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے دیگر ثوابہ اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۲/۳۳۰/۳۲) وصحيح سنن ابن ماجه للالباني، رقم: ۲۳۳۸، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۵۶۲) اہل عرب اون کو اس طرح تیار کرنے کے فن سے واقف نہیں تھے جس طرح آج کل تیار کی جاتی ہے کہ اس سے نفیس اور

۳۵۶۱۔ [إسناده حسن] وصححه البوصيري * سعد بن سعيد أخو يحيى بن سعيد، حسن الحديث، وثقه الجمهور، ويا في السند صحيح.

۳۵۶۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في لبس الصوف والشعر، ح: ۴۰۳۳ من حديث قتادة به * وفتاده عنن، ولم أجد تصريح سماعه، وانظر، ح: ۱۷۵.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

ہموار تار تیار ہو جاتے ہیں بلکہ وہ سادہ انداز سے تیار کیا ہوا موٹا تار ہوتا تھا اور اس سے بننے والا کپڑا بھی موٹا اور کھردرا ہوتا تھا اس لیے سوتی کپڑا نفیس اور قیمتی جبکہ اونٹنی لباس بھدرا اور سستا ہوتا تھا۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناز و نعمت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ وہ خود تو معمولی خوراک اور لباس پر اکتفا کرتے جبکہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ ⑥ جب عمدہ لباس کی طاقت نہ ہو تو اونٹنی لباس پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے شکوہ کرنے کی بجائے دین و ایمان کی حفاظت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

۳۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ، ضَبَقَهُ الْكُمَيْنِ. فَصَلَّى بَيْنَا فِيهَا. لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

۳۵۶۳۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ (گھر سے) ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اون کا بنا ہوا تنگ آستھیوں والا ایک رومی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی لباس میں ہمیں نماز پڑھائی جب کہ آپ کے جسم مبارک پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔

۳۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمُطِ: حَدَّثَنِي الْوَضِئِيُّ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلَقَمَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ. فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا پھر جسم مبارک پر پہنا ہوا اونٹنی جبہ الٹا کر اس سے چہرہ مبارک پونچھ لیا۔

۳۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْقَاضِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ

۳۵۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

۳۵۶۳۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۵۵۲ لعلته.

۳۵۶۴۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۴۶۸.

۳۵۶۵۔ أخرجه البخاري، الذبائح والصيد، باب الوسم والعلم في الصورة، ح: ۵۵۴۲، ومسلم، اللباس والزينة، باب جواز وسم الحيوان غير الأدمي في غير الوجه... الخ، ح: ۲۱۱۹ من حديث شعبه به.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِحْدَى الْبُحَايِرِ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسِمُ عَتَمًا فِي أَذَانِهَا. مِثْلُ مَا كَانَ يَسِمُ الْبُحَايِرَ. وَأَمَّا مَا كَانَ يَسِمُ الْبُحَايِرَ، فَهُوَ الْبُحَايِرُ. وَرَأَيْتُهُ مُتَزَرًّا بِكِسَاءٍ. باندھے ہوئے دیکھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جانوروں کو ایسی علامت لگانا جائز ہے جس سے وہ دوسروں کے جانوروں سے پہچانے جاسکیں۔ ② اس مقصد کے لیے جانوروں کے چہروں پر داغ نہیں دینا چاہیے کسی اور جگہ نشان لگایا جاسکتا ہے۔ ③ کساء سے مراد بالوں سے بنی ہوئی چادر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ لباس پہننا جائز ہے۔ (نواب وحید الرحمن خاں دہلوی)

(المعجم ۵) - بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ
(التحفة ۵)

۳۵۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ، فَالْبَسُوهَا، وَكَفُّوا فِيهَا مَوْتَاكُمُ». حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں انہیں پہنا کرو اور اپنے فوت ہونے والوں کو ان میں کفن دیا کرو۔“

۳۵۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ». حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنا کر وہ زیادہ پاک اور زیادہ عمدہ ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سفید رنگ افضل ہے اس لیے اہم مواقع پر سفید کپڑے پہننا بہتر ہے۔ ② سفید لباس

۳۵۶۶- [حسن] تقدم، ح: ۱۴۷۲.

۳۵۶۷- [حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء في لبس البياض، ح: ۲۸۱۰ من حديث سفيان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۱۸۵/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * والثوري صرح بالسماح عنه، وشيخه عمن، وتقدم، ح: ۳۸۳، ولحديثه شاهد عند النسائي، المجتبى: ۴/۴، ح: ۱۸۹۵، ۳۰۵/۸، ح: ۵۳۲۷ وغيره، وإسناده حسن.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

خوبصورت بھی ہوتا ہے اور باوقار بھی۔ اس میں میل کچیل کا جلدی پتہ چل جاتا ہے اس لیے اس کو جلدی دھویا جاتا ہے اور زیادہ توجہ سے دھویا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ زیادہ پاک صاف رہتا ہے۔ ① کفن کے لیے سفید کپڑا بہتر ہے ویسے دوسرا کپڑا بھی درست ہے خصوصاً دھاری دار کپڑا۔ (سنن أبي داود، الحائز، باب في الکفن، حدیث: ۳۱۵۰)

۳۵۶۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لباس جس میں تم اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں اللہ سے ملے ہو، سفید لباس ہے۔“

۳۵۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ [عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ] أَبِي رَوَادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا رُزِمَ اللَّهُ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ، الْبَيَاضُ».

باب: ۶۔ تکبر کی وجہ سے کپڑا نکانا

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ الْخِيَلَاءِ (التحفة ۶)

۳۵۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تکبر کے ساتھ اپنا کپڑا اٹھیت کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائے گا۔“

۳۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «[إِنَّ] الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کپڑا اٹھینے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا لمبا ہو کہ زمین پر گھسٹا ہو یا زمین سے چھوتا ہو۔

۳۵۶۸۔ [إسناده ضعيف جدًا] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، شريح بن عبيد لم يسمع من أبي الدرداء، قاله المزني الخ" * ومروان بن سالم تقدم حاله، ح: ۷۱۲.

۳۵۶۹۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم جر الثوب خيلاء، وبين حد ما يجوز إرخاءه إليه، وما يستحب، ح: ۲۰۸۵ عن ابن أبي شيبة به، وعلقه البخاري، ح: ۵۷۹۱ من حديث الليث عن نافع به، وله طرق عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

⑤ تہبذ شلوار پتلون یا جامہ عربی قمیص جو پاؤں تک ہوتی ہے ان سب میں مرد کے لیے جائز حد یہ ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے اوپر رہے۔ اور افضل یہ ہے کہ آدھی پنڈلی تک رہے۔ ⑥ جائز حد سے نیچے کپڑا ناکبیرہ گناہ ہے۔ ⑦ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کپڑا تکبیر کی نیت سے نہیں لٹکاتے، ان کا یہ عذر درست نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”تہبذ لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تکبر ہے“ اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔“ (سنن ابی داؤد، اللباس، باب ما جاء فی إسبال الإزار، حدیث: ۴۰۸۳)

۳۵۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۰۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنا تہبذ گھسیٹا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا۔“

[قَالَ:] فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَّاحِ. فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ، وَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتُهُ أَذْنَاهُ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاط کے مقام پر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) بیان فرماتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (یہ صحیح ہے)۔ میرے کانوں نے اسے (رسول اللہ ﷺ سے) سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

۳۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبْلَهُ. فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَرَّ تَوْبَهُ مِنْ

۳۵۷۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو مونٹے کپڑے کی چادر زمین پر گھسیٹ رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت

۳۵۷۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۹/۳ من حديث فراس عن عطية العوفي به، وضعفه البوصيري من أجله،

وتقدم، ح: ۳۷، والحديث السابق شاهد له.

۳۵۷۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵۰۳/۲ من حديث محمد بن عمرو به.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

الْحَيَلَاءِ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». (کی نظر نہیں فرمائے گا۔)

🌞 نوامد و مسائل: ① کسی کو غلط کام کرتے دیکھ کر فوراً ٹوک دینا درست ہے۔ یہ نہ سوچا جائے کہ اس نے مسئلہ پہلے بھی تو سنا ہوگا۔ ② غلطی پر متنبہ کرتے وقت غصے کی بجائے پیار سے بات کی جائے خاص طور پر اپنے سے چھوٹی عمر کے فرد کو "بیٹا" یا ایسا مناسب لفظ بول کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ
هُوَ؟ (التحفة ۷)

۳۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۷۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پٹنڈی کے پٹھے کے نیچے جھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: "یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر تو (یہاں تک رکھنا) نہ چاہے تو نیچے کر لے۔ اگر تو نہ چاہے تو (اور) نیچے کر لے۔ اگر تو (اتنا سا اونچا بھی رکھنا) نہ چاہے تو (معلوم ہونا چاہیے کہ) تہبند کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں۔"

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

🌞 نوامد و مسائل: ① پٹنڈی کے پٹھے کا پچھلا حصہ گھٹنے اور ٹخنے کے درمیان میں ہوتا ہے اسی لیے اگلی حدیث میں "پٹنڈیوں کے نصف" کا لفظ مذکور ہے۔ ② تہبند پاجامہ عربی قمیص وغیرہ پٹنڈی کے نصف تک رکھنا اصل حکم ہے۔ اس سے نیچے رکھنا جائز ہے افضل نہیں۔ ③ مرد کا کپڑا ٹخنے سے اوپر رہنا چاہیے۔

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

۳۵۷۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب في مبلغ الإزار، ح: ۱۷۸۳ من حديث أبي الأحوص به، وقال: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ".

۳۵۷۳۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۳ من حديث العلاء به.

۳۲۔ کتاب اللباس ..

لباس سے متعلق احکام و مسائل

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تہبند کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مومن کا تہبند (شلوار پینٹ اور پاجامہ وغیرہ) اس کی پنڈلیوں کے نصف تک (بلند) ہوتا ہے۔ اس جگہ اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں اس پر گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔“ نبی ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی: ”جو شخص تکبر کے ساتھ تہبند (زمین پر) گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔“

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ: هَلْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْإِزَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. وَمَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ» يَقُولُ ثَلَاثًا: «لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».



31

🌞 فائدہ: تہبند گھسیٹنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑا اتنا نیچے لٹکا لیا جائے کہ وہ زمین تک پہنچ جائے اور چلتے وقت زمین پر لگتا رہے۔ مرد کے لیے ایسا کرنا حرام ہے۔ عورت کے لیے یہ جائز ہے کیونکہ یہ اس کے لیے پردے کا باعث ہے۔ اس طرح اس کے پاؤں اجنبیوں کی نظر سے چھپے رہتے ہیں۔

۳۵۷۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سفیان بن سہل! کپڑا (جائز حد سے زیادہ) نہ لٹکا اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“

۳۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَانَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا سَفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسِيلْ. فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسِيلِينَ».

باب: ۸۔ قمیص پہننا

(المعجم ۸) - بَابُ ثُبْسِ الْقَمِيصِ

(التحفة ۸)

۳۵۷۴۔ [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۴۸۸، ح: ۹۷۰۴ من حديث يزيد بن، وهو في المصنف: ۸/ ۲۰۷، ح: ۴۸۸۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۴۹، والבוصيري، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۴۵۰ وغيره، وراجع نيل المصنوع، ح: ۴۰۸۴.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۷۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ [إِلَى] رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۳۵۷۵۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی کپڑا قمیص سے زیادہ پسند نہیں تھا۔

☀️ فائدہ: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ چادر کو سنبھالنا پڑتا ہے جب کہ قمیص پہن کر ہاتھوں کو زیادہ آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور عریوں کی قمیص نیچے تک ہوتی ہے اس لیے اگر مونے کپڑے کی بنی ہوئی ہو تو تہبند کے بغیر بھی ستر کے اعضاء چھپے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟ (التحفة ۹)

باب: ۹۔ قمیص کتنی لمبی ہونی چاہیے؟

۳۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۵۷۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”(جائز حد سے زیادہ) لٹکانا تہبند میں بھی ہوتا ہے، قمیص میں بھی اور پگڑی میں بھی۔ جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“

قال أبو بكر: ما أعزبه (امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاد) ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کیسی نادر حدیث ہے!

☀️ فوائد و مسائل: ① اسبال (کپڑا لٹکانا) کا لفظ عام طور پر تہبند اور شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کپڑے بھی جائز حد سے زیادہ لمبے رکھنا جائز نہیں۔ ② علامہ محمد نواز عبدالباقی بیان کرتے ہیں کہ علماء نے پگڑی کے لٹکنے والے حصے کی حد کر کے نصف تک بیان فرمائی ہے۔ ③ اس حدیث کے نادر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شئیًا کا لفظ عام ہے یعنی اسبال ہر کپڑے میں ہو سکتا

۳۵۷۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ماجاء في القميص، ح: ۴۰۲۵ من حديث عبدالمؤمن به، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۱۷۶۲.

۳۵۷۶۔ [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر موضع الإزار، ح: ۴۰۹۴ من حديث الحسين بن علي به.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

ہے جب اس حد سے زیادہ ہو جو شرفاء کے ہاں متعارف ہے۔ اسباب کی ممانعت والی دوسری حدیثوں میں یہ نکتہ نہیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ كُمِ الْقَمِيصِ كَمْ

باب: ۱۰۔ قمیص کی آستین کتنی

ہونی چاہیے؟

يَكُونُ؟ (التحفة ۱۰)

۳۵۷۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسی قمیص پہنتے تھے جس کی آستینیں بھی پھوٹی ہوتی تھیں اور لمبائی بھی کم ہوتی تھی۔

۳۵۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ

حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، ح: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطَّوْلِ.

(المعجم ۱۱) - بَابُ حُلِّ الْأَزْزَارِ

باب: ۱۱۔ ٹن کھلے رکھنا

(التحفة ۱۱)

۳۵۷۸۔ حضرت قرہ بن ایاس مزینی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی بیعت کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی قمیص کا ٹن کھلا ہوا تھا۔

۳۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ

دُكَيْنٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ. وَإِنَّ زِرَّ قَمِيصِهِ لَمُطْلَقٌ.

حضرت عروہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

(حضرت قرہ بن ایاس کے بیٹے) معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اور ان

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ،

فِي شَيْءٍ وَلَا صَنِيفٍ، إِلَّا مُطْلَقَةً أَزْرَأْرُهُمَا.

۳۵۷۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴/۵۹۱ من حديث حسن بن صالح به، وانظر، ح: ۲۲۹۶ بحال مسلم الاور الملائي، وروى أبو داود، ح: ۴۰۲۷ بإسناد حسن، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۶۵ "كان كم يذ رسول الله ﷺ إلى الرسع".

۳۵۷۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في حل الأززار، ح: ۴۰۸۲ من حديث زهير بن معاوية به.

۳۲- کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

کے بیٹے کو سردیوں اور گرمیوں میں جب بھی دیکھا، ان کے ہٹن کھلے ہوئے دیکھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قیص کے گریبان میں ہٹن لگانا درست ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ نے شاید کسی ضرورت (گرمی وغیرہ کی وجہ) سے گریبان کا ہٹن کھولا ہوگا لیکن بزرگوں نے اتباع کے خیال سے ہمیشہ ہٹن کھلے رکھے۔ ہٹن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں لوگ بطور تکبر اپنا گریبان کھلا رکھتے ہیں، لہذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ باب: ۱۲- شلوار (یا پاجامہ) پہننا

(التحفة ۱۲)

۳۵۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ شُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

۳۵۷۹- حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا۔



🌞 فوائد و مسائل: ① [سراویل] کا ترجمہ شلوار یا پاجامہ دونوں طرح صحیح ہے کیونکہ یہ ایک ہی لباس ہے جس کی بناوٹ میں فرق ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا شلوار خریدنا یا اسے خریدنے کا ارادہ ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز لباس ہے البتہ کسی صحیح حدیث میں نبی ﷺ کے پاجامہ پہننے کا ذکر نہیں۔ ③ مرد کے لیے شلوار پہننا جائز ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے: ”جسے (احرام باندھتے وقت) تہبند میسر نہ ہو وہ سراویل (شلوار یا پاجامہ) پہن لے۔“ (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب السراویل والخفین للمحرم إذا لم يجد إزارا أو نعلین، حدیث: ۲۹۳۱) اگر احرام کی حالت میں مجبوری کی صورت میں مرد شلوار پہن سکتا ہے تو عام دنوں میں شلوار یا پاجامہ پہننا بالاولیٰ جائز ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمْ باب: ۱۳- عورت کا دامن کتنا دراز

يَكُونُ؟ (التحفة ۱۳)

ہونا چاہیے؟

۳۵۷۹- [صحیح] تقدم، ح: ۲۲۲۰، ۲۲۲۱.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

۳۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَمْ تَجْرُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا؟ قَالَ: «شِبْرًا» قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفَ عَنْهَا. قَالَ: «ذِرَاعٌ». لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۰۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک باشت“ میں نے کہا: تب اس (کے قدموں یا پنڈلیوں) سے کچڑا ہٹ جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔“

🌞 فائدہ: ایک باشت یا ایک ہاتھ سے مرد و عورتوں سے اس قدر نیچے تک ہے۔ حافظ ابن حجر طبرانی اس کی بابت لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی دو حالتیں ہیں: مستحب حالت یہ ہے کہ تہبند آدھی پندلی تک اونچا رکھے۔ اور جائز حالت یہ ہے کہ ٹخنوں (سے اوپر) تک رکھے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی دو حالتیں ہیں۔ مستحب حالت یہ ہے کہ مردوں کی جائز حالت سے ایک باشت زیادہ ہو۔ اور جائز حالت ایک ہاتھ یعنی مردوں کی جائز حالت سے دو باشت زیادہ۔ (فتح الباری ۳۲۰/۱۰)

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّجَّاجِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ، رُحِصَ لَهْنٌ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعٌ. فَكُرِّ يَا تَيْتًا فَتَذَرُ لَهْنٌ بِالْقَصْبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو ایک ہاتھ دامن کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم انھیں سرکندے سے ایک ہاتھ مپ دیتے۔

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۳۵۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یا حضرت ام سلمہ

۳۵۸۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٨ من حديث عبيد الله به.

۳۵۸۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في قدر الذيل، ح: ٤١١٩ من حديث سفيان الثوري به * زيد العمي تقدم، ح: ٢٧٠٣، وله لون آخر عند النسائي في الكبرى، ولبعضه شاهد عند أبي داود، ح: ٤١١٧، وإسناده صحيح.

۳۵۸۲۔ [إسناده ضعيف جدًا] وهو في المصنف: ٢٢١/٨، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهزم تقدم، ح: ٣٠٨٦، وحديث: ٣٥٨٠ يغني عنه.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ، أَوْ لِأُمِّ سَلَمَةَ:
«ذَيْنِكَ ذِرَاعٌ».

۳۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ:
حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلَّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ: فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ، «شِبْرًا» فَقَالَتْ
عَائِشَةُ: إِذَا تَخَرَّجَ سَوْفَهُنَّ. قَالَ: «فَذِرَاعٌ».

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

(التحفة ۱۴)



36

۳۵۸۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے عورتوں
کے دامن کے بارے میں فرمایا: ”ایک باشت۔“
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تب تو ان کی پنڈلیاں
ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا: ”تب ایک ہاتھ
(کافی ہے۔“)

باب: ۱۴۔ سیاہ عمامے (گجڑی)

کامیان

۳۵۸۴۔ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبہ
ارشاد فرماتے دیکھا جبکہ آپ نے سیاہ عمامہ باندھ
رکھا تھا۔

۳۵۸۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (فتح)
مکہ کے موقع پر (نبی ﷺ) مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو
آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

۳۵۸۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۵۸۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ،
وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ
مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۳۔ [إسناده ضعيف جدًا] انظر الحديث السابق، وضعفه البوصيري.

۳۵۸۴۔ [صحيح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۳۵۸۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۲۸۲۲.

۳۵۸۶۔ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل موسى بن عبيدة، ح: ۲۵۱، والحديث السابق شاهد له.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ: أَنبَأَنَا مُوسَى بْنُ عُثَيْدَةَ: هُوَ كَفَّحُ مَكَّةَ كَيْفَ كَانَ فِي دَوْنِ نَبِيِّ ﷺ (مکہ میں) داخل ہوئے تو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ، يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① سفید رنگ کا لباس بہتر اور افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۵۶۶) لیکن سیاہ رنگ بھی جائز ہے۔ ② بہتر یہ ہے کہ پورا لباس سیاہ نہ ہو کیونکہ دور حاضر میں یہ ایک خاص فرقے کی علامت بن چکا ہے صرف پگڑی سیاہ ہو تو ان سے مشابہت نہیں ہوتی۔ ③ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے۔ احرام صرف اس وقت ضروری ہے جب حج یا عمرے کی نیت سے مکہ میں داخل ہو۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ إِزْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَيْفَيْنِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵۔ پگڑی کا شملہ کندھوں کے درمیان (پشت پر) لٹکانا

۳۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ حَرْثٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرَحَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۳۵۸۷۔ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور آپ نے اس کے دونوں سرے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۶۔ ریشم (کا لباس) پہننا بری بات ہے

۳۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

۳۵۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

۳۵۸۷۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۱۰۴.

۳۵۸۸۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۷۳ عن ابن أبي شيبة.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام ومسائل

۳۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۸۹۔ حضرت براءؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑے سے عام ریشم سے اور موٹے ریشم سے منع فرمایا۔
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدِّيْبِاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

🌞 فوائد ومسائل: ① ریشم سے مراد وہ ریشہ ہے جسے ریشم کا کپڑا تیار کرتا ہے۔ مصنوعی طور پر بنائے ہوئے دھاگے جو ریشم سے مشابہ ہوں ریشم میں شامل نہیں اگرچہ لوگ انھیں ریشم ہی کہتے ہیں۔ ② ”دیباج“ کی تفریح انتہائی میں یوں کی گئی ہے: [الْيَابُ الْمُتَخَذَةُ مِنَ الْإِبْرِيَسَمِ] ”بریشم کے بنے ہوئے کپڑے۔“ جبکہ المنجد میں اس لفظ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: ”وہ کپڑا جس کا تانا اور بانا (دونوں) ریشم کے ہوں۔“ ③ ریشم سے ممانعت صرف مردوں کے لیے ہے۔ (سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۵۹۵)

۳۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۰۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع کیا اور فرمایا: ”وہ دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہے اور آخرت میں ہمارے لیے۔“
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. وَقَالَ: «هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ».



🌞 فوائد ومسائل: ① خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بستر وغیرہ بنا کر اس پر بیٹھنا اور لیٹنا یہ سب کچھ مردوں پر حرام ہے۔ ② سونے کا زیور پہننا بھی مردوں پر حرام ہے خواہ وہ ہار ہو، انگلی ہو، گھڑی کا چین ہو، لباس کے بن ہوں یا کوئی اور زیور سب کا ایک ہی حکم ہے البتہ سونے کا مرد کی ملکیت میں ہونا گناہ نہیں جب کہ وہ پہنانہ جائے۔ ③ دنیا میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کرنا بہت بڑی نیکی ہے جس کا ثواب یہ ہے کہ جنت میں ویسی ہی نعمتیں حاصل ہوں گی جو دنیا کی نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہوں گی۔ ④ رہن کہن کے طریقوں اور لباس وغیرہ کی بناوٹ میں غیر مسلموں سے امتیاز قائم رکھنا ضروری ہے۔

۳۵۸۹۔ [صحیح] تقدم، ج: ۲، ۱۱۵.

۳۵۹۰۔ [صحیح] تقدم، ج: ۲، ۱۱۴.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۵۹۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکیر دار ریشمی کپڑے کا جوڑا دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ جوڑا نو فود کے استقبال اور جمعے کے دن پہننے کے لیے خرید لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

۳۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ ابْتَعْتُ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ، وَلَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [حُلَّة] ایک طرح کے دو کپڑوں کو کہتے ہیں ایک جسم کے اوپر کے حصے پر پہننے یا اوڑھنے کے لیے دوسرا جسم کے زیریں حصے پر پہننے کے لیے جیسے تہ بند وغیرہ اس لیے اس کا ترجمہ ”جوڑا“ کیا گیا ہے۔ ② جمعہ اور عید وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحب ہے اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ ③ مہمانوں کے استقبال کے موقع پر عمدہ لباس پہننا مستحسن ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے بہت محبت رکھتے تھے اس لیے آپ کے لیے عمدہ چیز پسند کرتے تھے۔ ⑤ کوئی شخص خلوص اور محبت سے مشورہ دے اور وہ مشورہ درست نہ ہو تو جتنی سے رد کرنے کی بجائے اس کی غلطی واضح کر دی جائے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور آئندہ اس غلطی سے بچ سکے۔ ⑥ آخرت میں حصہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لباس کافر پہننے میں جنہیں آخرت میں کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي

باب: ۱۷۔ کے ریشم پہننے کی اجازت ہے؟

لُبْسِ الْحَرِيرِ (النحفة ۱۷)

۳۵۹۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور

۳۵۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۳۵۹۱۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۶/۲۰۶۸ من حديث عبدالله بن عمر به مختصراً، وأصله متفق عليه من حديث مالك عن نافع به، البخاري، ح: ۸۸۶، ح: ۲۶۱۲، ومسلم، ح: ۲۰۶۸، وهو في الموطأ، لباس، ح: ۱۸.

۳۵۹۲۔ أخرجه البخاري، الجهاد، باب الحرير في الحرب، ح: ۲۹۱۹ من حديث سعيد به، ومسلم، اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، ح: ۲۰۷۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۲۔ کتاب الباس۔ لباس سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا، حِكَّةٌ.

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی کیونکہ انھیں خارش کی تکلیف تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ان حضرات کو جوؤں کی تکلیف بھی تھی۔ (صحیح البخاری، الجہاد والسير، باب الحریر فی الحرب، حدیث: ۲۹۲۰) ممکن ہے خارش اسی وجہ سے ہو۔ ② جن جلدی بیماریوں میں دوسرا لباس تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس فائدہ مند ہو تو اس صورت میں مردوں کو یہ لباس پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرُّخَصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ کپڑے میں ریشم کے نشان کی اجازت

۳۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاجِ. إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا. ثُمَّ أَسَارَ بِأَصْبَعِهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ الرَّابِعَةَ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۳۵۹۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ باریک اور موٹے ریشم (کا کپڑا پہننے) سے منع کرتے تھے، مگر جو اتنا سا ہو۔ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) ایک انگلی سے اشارہ کیا، پھر دوسری سے، پھر تیسری سے، پھر چوتھی سے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے ریشم کا لباس پہننا حرام ہے لیکن کناروں پر تھوڑا بہت ریشم ہو تو جائز ہے۔ ② ریشم کے جوازی کی حد زیادہ سے زیادہ چار انگلیوں کی چوڑائی تک ہے۔ اس سے کم ہو تو بہتر ہے اس سے زیادہ جائز نہیں۔

۳۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ. فَدَعَا بِالْقَلَمَيْنِ فَقَصَّهُ.

۳۵۹۴۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عمر عبداللہ بن کیسان جمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمامہ خریدا جس (کے کنارے) پر

۳۵۹۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۸۲۰.

۳۵۹۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۸۱۹.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

فَلَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ، فَلَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهَا. (ریشم کے) نشان تھے۔ انھوں نے قیمتی غلب فرمائی اور
فَقَالَتْ: بُؤْسًا لِعَبْدِ اللَّهِ يَا جَارِيَّةُ! هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةٍ الْكُمَيْنِ وَالْحَبِيبِ وَالْفَرْجَيْنِ، بِالذِّبَاجِ. اے
میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: تعجب
ہے عبداللہ (ﷺ) پر (اور اپنی خادمہ کو آواز دی) اے
لڑکی! رسول اللہ ﷺ کا جبہ لاؤ۔ وہ (نبی ﷺ کا) جبہ
لائی جس کی آستینوں، گریبان اور دونوں طرف کے
چاک کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نشان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کنارے پر ریشم کے دھاگے سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اتنا کنارہ کاٹ دیا۔ ② ایک بڑا عالم بھی کسی مسئلے میں غلطی کر سکتا ہے۔ ③ نبی اکرم
ﷺ کا قول و عمل ہر عالم کے فتوے پر رائج ہے۔ ④ مرد کے کپڑے پر اگر تھوڑا سا ریشم لگا ہوا ہو تو جائز ہے، خواہ
وہ کڑھائی کی صورت میں ہو یا ریشمی کپڑے کے کٹڑے کی صورت میں۔

باب: ۱۹۔ عورتوں کے لیے ریشمی

(المعجم ۱۹) - بَابُ ثُبْسِ الْحَرِيرِ

لباس اور سونے کا زیور پہننے کا بیان

وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ (التحفة ۱۹)

۳۵۹۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے بایں ہاتھ میں ریشم
اور دائیں ہاتھ میں سونا لیا، پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے
فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام
اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں۔“

۳۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ
الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّيْرِ النَّعَافِيِّ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَرِيرًا
بِشِمَالِهِ، وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ
قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي،

۳۵۹۵۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في الحرير للنساء، ح: ۴۰۵۷ من حديث يزيد بن أبي حبيب به،
وللحديث شواهد كثيرة.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

جَلُّ لَنَا يَوْمَہُمْ۔

🌞 فائدہ: معمولی زینت تو درست ہے لیکن زیادہ زیورات پہننے سے امارت اور فخر و تکبر کا اظہار ہوتا ہے جس سے غریبوں کا دل دکھتا ہے اس لیے اس سے اجتناب بہتر ہے، خاص طور پر زیورات پہن کر سفر کرنے سے بہت سے مفاسد سامنے آتے ہیں۔

۳۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک حلہ (چادروں کا جوڑا) ہدیے کے طور پر پیش کیا گیا جس کا تانا یا بانا ریشم سے بنا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے وہ حلہ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے کیا کروں؟ کیا میں اسے پہن سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس سے فاطمہاؤں کو اوڑھنیاں بنادے۔“

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۷۔ فائدہ و مسائل: ① اگر کپڑا خالص ریشم کا نہ ہو بلکہ آدھا سوئی اور آدھا ریشمی ہو تب بھی مردوں کے لیے اسے پہننا منع ہے۔ ② ”فاطمہاؤں“ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کی وہ خواتین ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام ”فاطمہ“ تھا، یعنی رسول اللہ ﷺ کی دختر جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تیسری حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ ③ تحفہ دینا اور قبول کرنا مسنون ہے۔

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۵۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے۔ آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ. وَفِي الْأُخْرَى

۳۵۹۶۔ [حسن] * یزید تقدم حاله، ح: ۵۰۴، وله شاهد قوي عند أحمد: ۱/ ۱۳۷، رواه شعبة عن أبي إسحاق عن هبيرة به۔

۳۵۹۷۔ [صحیح] * الإفريقي، (ح: ۵۰۴)، وشيخه تقدم حالهما، وللحديث شواهد عند أحمد: ۲/ ۱۶۶، وغيره، وانظر، ح: ۳۵۹۵۔

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب اللباس

ذَهَبُ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورٍ عورتوں کے لیے حلال ہیں۔»
أُتْمِنِي، حِلٌّ لِأَنَاثَتِهِمْ».

۳۵۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبِيصَ حَرِيرٍ سَبْرَاءَ.

۳۵۹۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب
رضی اللہ عنہا کو دھاری دار ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سداً ضعیف ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے
سداً صحیح قرار دیا ہے اور اس حدیث کی بابت مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر شاذ
ہے، محفوظ روایت میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نام ہے جس کی تائید ہمارے فاضل محقق نے بھی کی ہے۔ مزید
دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للآلبانی، رقم: ۷۸۹، و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد،
رقم: ۳۵۹۸) ② "سیراء" اس ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جس میں سیدھے خطوط ہوں۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ لِبْسِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ باب: ۲۰- مردوں کے لیے سرخ لباس
(الحنفہ ۲۰)

۳۵۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ
شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ، مُتَرَجِّلاً، فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

۳۵۹۹- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ
صاحب جمال نہیں دیکھا جب کہ آپ نے (بالوں
میں) کنگھی کی ہوئی تھی اور سرخ چادریں (تہبند اور
چادریں) پہن رکھی تھیں۔

فائدہ: امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: "حُلَّةٌ" کا مطلب تہبند اور اوڑھنے والی چادر ہے اور "حُلَّةٌ" کا
لفظ ان دونوں کے مجموعے پر بولا جاتا ہے۔ یہ سمجھنا غلط فہمی ہے کہ یہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا تھا اور اس میں
دوسرا رنگ شامل نہیں تھا۔ سرخ طے سے مراد یمن کی دو چادریں ہوتی ہیں جو سرخ اور سیاہ دھاریوں کی صورت

۳۵۹۸- [سنادہ ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، ذكر الرخصة للنساء في لبس السيراء، ح: ۵۲۹۸ من حديث
عيسى بن الزهري عن عمن، والمحمفوظ أم كلثوم مكان زينب.

۳۵۹۹- [صحیح] وهو في المصنف ۱۷۷/۸، ۲۶۲ * شريك القاضي تابعه شعبة عند البخاري، اللباس، باب
الثوب الأحمر، ح: ۵۸۴۸ وغيره، ومسلم، ح: ۲۳۳۷/۹۱ وغيرهما.

۳۶- کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

میں بنی ہوتی ہیں جس طرح یمن کی دوسری چادریں (کلیردار) ہوتی ہیں۔ یہ لباس اس نام (سرخ حله) سے ان سرخ دھاریوں کی وجہ سے مشہور ہے ورنہ خالص سرخ (لباس) سے تو سختی سے منع کیا گیا ہے البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الأحمر، حدیث: ۳۷۶۱ میں ذکر کردہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے: امام بخاری رحمہ اللہ اس عنوان کے ذریعے سے (سرخ کپڑا پہننے کے) جواز کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ گویا خالص سرخ رنگ کا جوڑا پہننا بھی مردوں کے لیے جائز ہے لیکن اگر کسی علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہو تو پھر اس علاقے میں مردوں کے لیے اس سے اجتناب بہتر ہوگا کیونکہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

۳۶۰۰- حضرت بریدہ بن حبیب سلمیٰ رحمہ اللہ سے

روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت حسین رحمہ اللہ آگئے۔ انھوں نے سرخ قمیص پہن رکھی تھیں۔ کبھی گرتے تھے، کبھی اٹھتے تھے۔ نبی ﷺ (منبر سے) اتر آئے اور انھیں گود میں اٹھا لیا۔ اور فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ تمھارے مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے۔“ میں نے انھیں دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہوا۔ پھر آپ نے خطبہ دینا شروع کر دیا۔

۳۶۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنِ بَرَادٍ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ، قَاضِي مَرَوْ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ. فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ. عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ. يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ. فَتَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. فَقَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾» (التعابن: ۱۵) رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ لباس پہننا جائز ہے۔ ممکن ہے یہ قمیص خالص سرخ رنگ کی نہ ہوں۔ ② بچوں سے پیار معزز شخصیت کی شان کے خلاف نہیں بلکہ ایک خوبی ہے۔ ③ خطبے کے دوران میں کسی ضرورت کے تحت منبر سے اترنا جائز ہے۔ ④ مال اور اولاد کے آزمائش ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بہت دفعہ انسان مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے غلط کاموں کا ارتکاب کر لیتا ہے اس لیے مومن کو احتیاط

۳۶۰۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة للأمر يحدث، ح: ۱۱۰۹ من حديث زيد بن، وحسنه الترمذي، ح: ۲۷۷۴، وصححه ابن جرير الطبري في تفسيره ۸۱/۲۸.

۳۲۔ کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

سے کام لینا چاہیے کہ مال کی طلب میں یا اولاد کی محبت کی وجہ سے کوئی خلاف شریعت کام نہ ہو جائے۔ ⑤ خطبے کے دوران میں موضوع سے غیر متعلق بات کرنے میں حرج نہیں بشرطیکہ وہ ضروری بات ہو۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْصِفِ لِلرِّجَالِ (الحنفية ۲۱)

باب: ۲۱۔ کسم کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کے لیے مکروہ ہے

۳۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَهِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُفْذَمِّ.

۳۶۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے رنگ سے منع فرمایا۔

قَالَ يَزِيدُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا الْمُفْذَمُّ؟ قَالَ: الْمُشْبَعُ بِالْعَصْفَرِ.

(حدیث کے راوی) یزید بیان کرتے ہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت حسن بن شہیل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: [مُفْذَمِّ] سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: جو عَصْفَر (کسم) سے خوب رنگا گیا ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مُعْصِفُ کا مطلب ہے عَصْفَر سے رنگا ہوا۔ وہ ایک زرد رنگ کی چیز ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ (محمود عبدالباقی بحوالہ المنجد) لیکن انھوں نے [الْمُفْذَمِّ] کی تشریح یوں کی ہے: ”انہی کی سرخ۔ گویا وہ اتنا زیادہ سرخ ہے کہ مزید سرخ نہیں ہو سکتا۔“ ممکن ہے کسم کا پودا زرد ہونے کے باوجود اس سے رنگا ہوا کپڑا سرخ ہو جاتا ہو۔ ② گہرے کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا اگر ہلکے رنگ کا ہو تو مردوں کے لیے جائز ہے۔

۳۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا أَقُولُ: نَهَاكُمْ، عَنْ

۳۶۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے عَصْفَر (کسم) کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا: تمہیں منع فرمایا۔

۳۶۰۱۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۹۹/۲ من حديث يزيد بن، وتقدم، ح: ۵۰۴، وصرح بالسماع، وهو في المصنف: ۱۸۲/۸، وسياقي، ح: ۳۶۴۳، وله شاهد عند النسائي: ۱۸۸/۲، وإسناده حسن، وله طرق أخرى.

۳۶۰۲۔ أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۲۱۳/۴۸۰ من حديث أسامة به مختصراً.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

☀️ **فائدہ:** حضرت علیؓ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! کسم کا رنگا ہوا امت پہن۔ یہ نہیں فرمایا: لوگو! یہ رنگ نہ پہننا تو ہم حکم سب کے لیے ایک ہی ہے۔

۳۶۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَازِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابٍ أَذْأَجَرَ. فَقَالَتْ لَتَّ إِلَى. وَعَلَيَّ رِبْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعَصْفَرِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ. فَأَيَّتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَتَوَرَّهَمُ. فَقَدْ فُتَّتْهَا فِيهِ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَدِ فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! مَا فَعَلْتَ الرِّبْطَةَ؟» فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: «أَلَا كَسَوْنَهَا بَعْضُ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① عصر کا رنگا ہوا کپڑا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ② مردوں کو ایسا کپڑا پہننا منع ہے جو عورتوں کا لباس سمجھا جاتا ہو۔ ③ جب نرم الفاظ میں تنبیہ کرنے سے بات مانی جائے تو سخت انداز سے تنبیہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی عظمت و محبت اس قدر تھی کہ اشارتاً بھی ہوئی بات پر بھی وہ پوری مستعدی سے عمل کرتے تھے۔ ⑤ جب کسی کو عالم کی بات سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہو تو عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے کہ بات کا صحیح مطلب یہ تھا۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ
(التحفة ۲۲)

باب: ۲۲- مردوں کے لیے زرد
کپڑے کا جواز

۳۶۰۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۶۰۴- حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

٣٦٠٣- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في الحمرة، ح: ٤٠٦٦ من حديث عيسى به .
٣٦٠٤- [ضعيف] تقدم ح: ٤٦٦ .

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُحَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ. فَأَغْتَسَلَ. ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَمَةٍ صَفْرَاءَ. فَرَأَيْنَا أَنْتَ الرُّؤْسَ عَلَى عُنُقِهِ.

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے نہانے کے لیے پانی رکھا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں زرد چادر پیش کی۔ (آپ نے اوڑھ لی) میں نے آپ کے شکم مبارک کی سلوٹ پر ورس کا نشان دیکھا۔

(المعجم ۲۳) - بَاب: الْبَسَ مَا شِئْتَ، مَا أَحْطَاكَ سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ (التحفة ۲۳)

باب: ۲۳۔ ہر وہ لباس پہن سکتے ہو جس میں اسراف اور تکبر نہ ہو

۳۶۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَتَبْنَا هَمَّامَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا، مَا لَمْ يَخَالِفْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ».

۳۶۰۵- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ پو صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کی دعوت نہیں دیتا بلکہ کمائی اور خرچ کی ناجائز راہوں سے روکتا ہے۔ ① اپنی ذات پر بیوی بچوں پر، والدین اور عزیز واقارب پر خرچ کرنا اور ان کی جائز ضروریات پوری کرنا نیکی ہے۔ ② اسراف اور فضول خرچی کا مطلب جائز مقام پر ناجائز حد تک خرچ کرنا ہے۔ سادگی مسلمان کی شان ہے۔ ③ ناجائز مقام پر تھوڑا خرچ بھی گناہ ہے اور تہذیر میں شامل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ (بنی اسرائیل ۷۷) ”بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔“ ④ تھوڑے مہمانوں کے لیے بہت زیادہ کھانے تیار کر لینا اور پھر انھیں ضائع کر دینا بھی تہذیر میں شامل ہے۔ اسی طرح اپنا مال وقت ضائع کرنے والی بے فائدہ تقریر پر خرچ کرنا بھی

۳۶۰۵- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزكاة، باب الاختيال في الصدقة، ح: ۲۵۶۰ من حديث يزيد بن مختصراً، وهو في المصنف: ۲۱۷/۸، ح: ۴۹۲۹، وعلقه البخاري في أول كتاب اللباس * قتادة تقدم، ح: ۱۷۵، وله شواهد موقوفة في تعليق التعليق وغيره.

۳۲- کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

اس میں شامل ہے۔ ۵) اسراف و تمذیر عام طور پر دوسروں پر برتری کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے جو خود ایک گناہ ہے۔ ایسی چیزوں پر خرچ ہونے والی رقم سے غریبوں کی مدد کی جائے تو دنیوی اور اخروی فوائد حاصل ہوں گے۔ ۶) مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی کتاب اللباس سے پہلے معلق بیان کیا ہے مزید لکھتے ہیں کہ اس کے تغلیق التعلیق وغیرہ میں موقوف شواہد موجود ہیں لہذا اس بات سے اور دیگر محققین کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹۳/۱۱، ۲۹۵، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۶۰۵، وهداية الرواة: ۲۱۸/۳)

باب ۲۳- شہرت کے لیے لباس پہننا (گناہ ہے)

(المعجم ۲۴) - بَابُ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ (التحفة ۲۴)

۳۶۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔“

۳۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثَوْبَ مَذَلَّةٍ».

۳۶۰۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا۔“

۳۶۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا، أَلْبَسَهُ اللَّهُ

۳۶۰۶- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في لبس الشهرة، ح: ۴۰۲۹ من حديث شريك به، وحسنه المنذري في الترغيب: ۱۱۶/۳، وضح أبو حاتم وقفه، قلت: شريك تابعه أبو عوانة، انظر الحديث الآتي.
۳۶۰۷- [حسن] وانظر الحديث السابق.

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

ثَوْبٌ مَذْلُومٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أُلْهَبَ فِيهِ نَارًا ۱۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شہرت کے لباس سے مراد بہت قیمتی لباس بھی ہے کہ لوگ اس کی باتیں کریں اور اس کی ثروت و امارت کی شہرت ہو، اور بہت ہلکا اور نکما لباس بھی ہے کہ لوگوں میں اس کے زہد اور بزرگی کی شہرت ہو۔ ② ایسا لباس پہننے والے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کی دولت سے مرعوب ہو کر اس کی عزت کریں یا اسے خدا رسیدہ سمجھ کر اس کے آگے عقیدت سے سر جھکا لیں۔ اس گناہ کی سزا یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن ایسا لباس ملے گا جس کی وجہ سے وہ سب کی نظروں میں ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ جہنم میں جلنے کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

نے فرمایا: ”جس نے شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اس سے (ناراض ہو کر) منہ پھیر لے گا حتیٰ کہ اسے ذلیل کر دے گا جب بھی ذلیل کرے۔“

۳۶۰۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُخَرِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ مُحَرَّرٍ النَّاجِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ».

باب: ۲۵۔ مرے ہوئے جانور

کی رنگی ہوئی کھال پہننا

(المعجم ۲۵) - بَابُ لِبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا

دُبِغَتْ (التحفة ۲۵)

۳۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”جو بھی چمڑا رنگ لیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

۳۶۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغْلَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طُهِرَ».

۳۶۰۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن الجوزي في تلبيس إبليس، ص: ۲۳۸ من طريق آخر عن وكيع بن محرز به، وحسنه البوصيري، وأشار المنذري إلى ضعفه، الترغيب: ۱۱۶/۳ * عثمان بن جهم لم يوثقه غير ابن حبان، واتبعه البوصيري، فهو علة الخبر، والحديث السابق شاهد لبعضه.

۳۶۰۹۔ أخرجه مسلم، الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ۱۰۵/۳۶۶ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۲۔ کتاب اللباس

لباس سے متعلق احکام و مسائل

- ۳۶۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جو انھیں (آزاد کردہ لونڈی کو) صدقے میں ملی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انھوں نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا کہ اسے رنگ کر اس سے فائدہ اٹھاتے؟“ حاضرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے صرف کھانا حرام ہے۔“
- ۳۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً. فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذُوا إِيَّاهَا فَذَبَعُوهُ فَأَنْتَفَعُوا بِهَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا».

- ۳۶۱۱۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: امہات المؤمنین میں سے کسی کی ایک بکری تھی وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”اگر اس کے مالک اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھالیتے تو ان کا کیا نقصان تھا؟“
- ۳۶۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: كَانَ لِبَعْضِ امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ، فَمَاتَتْ. فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «مَا ضَرَّ أَهْلَ هَلْبِهِ، لَوْ أَنْتَفَعُوا بِإِيَّاهَا؟».



🌞 فوائد و مسائل: ① جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے وہ مر جائے تو اس کا چمڑا اتار کر رنگ لیا جائے پھر استعمال کی کوئی بھی چیز بنائی جائے تو یہ جائز ہے۔ ② بعض علماء گزشتہ حدیث: ۳۶۰۹ کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں اس کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا، تاہم صحیح اور راجح موقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ماکول اللحم جانوروں ہی کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

- ۳۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

۳۶۱۰۔ أخرجه مسلم، الحیض، الباب السابق، ح: ۱۰۰/۳۶۳ عن ابن أبي شيبه به.
 ۳۶۱۱۔ [حسن] وهو في المصنف: ۱۹۰/۸، وضعفه البوصيري من أجل ليث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸، وله شاهد ضعيف عند الطبراني: ۲۱۲/۱۷، ح: ۵۷۶، والحديث السابق شاهد له.
 ۳۶۱۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب في أهب الميتة، ح: ۴۱۲۴ من حديث مالك به، وهو في

لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب اللباس

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردہ جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب اسے رنگ لیا جائے۔

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيِّتَةِ، إِذَا دُبِغَتْ.

باب: ۲۶- (ان لوگوں کی دلیل) جو کہتے ہیں کہ مردہ جانور کے چمڑے سے یا چمڑے سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے

(المعجم ۲۶) - بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُسْتَمْتَعُ مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ (التحفة ۲۶)

۳۶۱۳- حضرت عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس نبی ﷺ کا خط آیا (جس میں یہ تحریر تھا) ”مردار کے چمڑے سے یا چمڑے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔“

۳۶۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ. كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: أَنَا نَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنْ لَا تَنْتَمِعُوا مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں اس سے مراد وہ چمڑا ہے جس کو دباغت کے ذریعے سے پاک نہ کر لیا گیا ہو۔

باب: ۲۷- (نبی ﷺ کے) پاپوش مبارک کی کیفیت

(المعجم ۲۷) - بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ (التحفة ۲۷)

الموطأ: ۴/۹۸، والمصنف: ۸/۱۹۲ * أم محمد بن عبد الرحمن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: "غير معروفة" الجوهري: ۱/۱۷. ۳۶۱۳- [حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من روى أن لا يستمتع بإهاب الميتة، ح: ۴۱۲۷ من حديث شعبة، به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۲۹، والبيهقي: ۱/۱۸، وصححه ابن حبان * الحكم صرح بالسماع، وراجع نيل المتقود في جواب الطعن في حديث ابن عكيم رحمه الله.

۳۲۔ کتاب اللباس

جو توں سے متعلق احکام و مسائل

۳۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبَالَانِ، مَثْنِيَّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوتے کی دو پٹیاں تھیں جن کے تھے دہرے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کے زمانے کے جوتے کی بناوٹ موجودہ دور کی ہوائی چپل سے ملتی جلتی ہے۔ اس میں چمڑے کا ایک ٹکڑا (شع) انگلیوں کے درمیان ہوتا تھا۔ اور اس کا ایک سر ازمام سے بندھا ہوتا تھا۔ زمام کا نام قبال بھی ہے۔ ② اس قسم کے جوتے میں پاؤں کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ موزوں یا جرابوں پر مسح کرتے وقت پاؤں جو توں سے نہیں نکالتے تھے بلکہ جو توں سمیت مسح کر لیتے تھے۔ (دیکھیے سنن ابن ماجہ: حدیث: ۵۵۹، ۵۶۰) بلکہ جوتے اتارے بغیر پاؤں دھو بھی لیتے تھے۔ (صحیح البخاری: الوضوء، باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین؛ حدیث: ۱۶۲)

۳۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَبَالَانِ.

۳۶۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے جوتوں کی دو پٹیاں تھیں۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَخَلْعِهَا (التحفة ۲۸)

۳۶۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نَعَلْتَ أَحَدَكُمُ،

۳۶۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص جوتے پہنے تو دائیں جوتے سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں

۳۶۱۴۔ [صحیح] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۳۱/۸ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۷۶، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شاهد له.

۳۶۱۵۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب قبالات في نعل، ومن رأى قبالاتاً واحداً واسعاً، ح: ۵۸۵۷ من حديث همام به، وهو في المصنف: ۲۳۱/۸.

۳۶۱۶۔ أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث محمد ابن زياد به، وهو في المصنف: ۲۲۶، ۲۲۷، وأخرجه البخاري، ح: ۵۸۵۵، ومسلم، ح: ۲۰۹۷ من طريق الأعراس عن أبي هريرة به، وهو في الموطأ: ۹۱۶/۲.

جو توں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۔ کتاب اللباس

فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى». سے شروع کرے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① دائیں اور بائیں کا فرق اسلامی تہذیب کا ایک اہم اصول ہے۔ ② دائیں ہاتھ سے یا دائیں طرف سے کرنے والے بعض کام یہ ہیں: کھانا پینا، مصافحہ کرنا، کوئی چیز لینا یا دینا، لباس پہننا، جوتا پہننا، مسجد میں داخل ہونا، بیت الخلا سے باہر آنا، مسواک کرنا، وضو اور غسل کرنا، کنگھی کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، لکھنا اور ہر وہ کام جو شرعاً یا عرفاً اچھا سمجھا جاتا ہے۔ ③ بائیں ہاتھ سے یا بائیں طرف سے کرنے کے بعض کام یہ ہیں: مسجد سے باہر آنا، بیت الخلا میں داخل ہونا، استنجہ کرنا، ناک صاف کرنا، جوتا اتارنا، اور اس طرح کے دوسرے کام۔

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ
(الوَّاحِدِ) (التَّحْفَةُ ۲۹)

۳۶۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ
وَاحِدٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ، لِيُخْلَعَهُمَا
جَمِيعًا، أَوْ لِيَمْشِيَ فِيهِمَا جَمِيعًا».

🌞 فائدہ: ایک جوتا یا موزہ پہن کر چلنے میں وقت ہوتی ہے اور لڑکھڑانے کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ چال میں توازن نہیں رہتا، علاوہ ازیں شرف و وقار کے بھی منافی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایک جوتا اتارنا پڑے تو بہتر ہے کہ دونوں جوتے اتار دیے جائیں۔ ننگے پاؤں چلنا شرعاً منع نہیں۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْإِنْتِعَالِ قَائِمًا
(التَّحْفَةُ ۳۰)

۳۶۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
۳۶۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۱۷ [صحیح] وهو في المصنف: ۲۲۷/۸، ۲۲۸، وأخرجه البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الأعرج عن أبي هريرة به، انظر الحديث السابق.

۳۶۱۸ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * أبو معاوية تقدم، ح: ۱۸۶۴، والأعمش تقدم، ح: ۱۷۸، هما منسلمان وعنعنا، وللحديث طريق آخر عند الترمذي، ح: ۱۷۷۵، وغيره، وفيه الحارث بن نبهان وهو مترك كما

۳۲۔ کتاب اللباس..... سیاہ موزوں سے متعلق احکام و مسائل

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعَى كَهْرًا كَهْرًا جَوْتًا يَنْتَعِلُ الرَّجُلُ قَائِمًا.

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح کہا ہے، خصوصاً شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے تصحیح والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه) رقم: ۱۹، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۶۱۸، ۳۶۱۹) بنابرین جو تا بیٹھ کر پہننا بہتر ہے، خاص طور پر وہ جو تا جسے کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو۔ ② اسلام دین کامل ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں اخلاقی اور قانونی رہنمائی موجود ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ
(التحفة ۳۱)

۳۶۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَفَيْنِ سَادَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ. فَلَبِسَهُمَا.

۳۶۲۰۔ حضرت بریدہ بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر سیاہ سادہ موزوں کا جوڑا ارسال کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے پہنا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے

تقدم، ح: ۲۱۳، وانظر الحديث الآتي.

۳۶۱۹۔ [إسناده ضعيف] وصححه البوصيري * سفیان الثوري مدلس وعنعن، وتقدم، ح: ۱۶۲، وللحديث شاهد عند الترمذي، ح: ۱۷۷۶، وفيه عننة قتادة، والحديث ضعيف من جميع طرقه، ولم يصب من صححه.

۳۶۲۰۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۵۴۹.

۳۲ کتاب اللباس بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام و مسائل

شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے محققین، نیز عظیم محقق شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت پر طویل بحث کی ہے اور اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں جس سے حدیث کو حسن قرار دینے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸۳۸۳/۳۸ وصحيح سنن أبي داود (مفصل) للالباني: ۲۶۸/۱، رقم: ۱۱۳۳) ① حضرت نجاشی رحمہ اللہ حبشہ کے بادشاہ تھے۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے نجاشی رحمہ اللہ نے انھیں احترام سے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی رحمہ اللہ کے فوت ہونے پر ان کی عاتقانہ نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔ ② سیاہ موزے پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ الْخِضَابِ بِالْخِضَاءِ باب ۳۲- بالوں کو مہندی لگانا

(النخفة ۳۲)

۳۶۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَشَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ. فَخَالِفُوهُمْ».

۳۶۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ یہودی اور عیسائی بالوں کو نہیں رنگتے، چنانچہ تم ان کی مخالفت کرو۔“

55

🌞 فوائد و مسائل: ① حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ بالوں کو رنگنے کی بابت لکھتے ہیں: ”علماء نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے اس لیے ڈاڑھی یا سر کے سفید بالوں کو رنگنا ضروری نہیں صرف بہتر ہے تاہم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ جہاں نہ رنگنے سے مشابہت ہوگی وہاں بالوں کو رنگنا ضروری ہوگا ورنہ مستحب۔“ (ریاض الصالحین حدیث: ۱۲۳۸) ② آج کل عیسائی سیاہ خضاب بہت استعمال کرتے ہیں اس لیے بہتر ہے کوئی دوسرا رنگ استعمال کیا جائے بالکل سیاہ رنگ سے اجتناب کیا جائے۔ ③ غیر مسلموں کے مخصوص رسم و رواج اور تہوار (کرسمس، ہسٹن، عیسوی سال کی خوشی اور ویلن ٹائن ڈے وغیرہ) ان کے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان میں شرکت سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ ④ ڈاڑھی مونڈنا غیر مسلموں کا رواج ہے جو سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقے کے بھی خلاف ہے اس لیے یہ حرام ہے۔

۳۶۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۶۲۲- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۶۲۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹ من حديث سفیان به، ومسلم، اللباس، باب في مخالفة اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶۲۲- [صحيح] أخرجه أبو داود، الترجل، باب في الخضاب، ح: ۴۲۰۵ من حديث ابن بريدة به، وقال ۴۴

۳۲ کتاب اللباس

بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام ومسائل

ﷺ نے فرمایا: ”بڑھاپے (کے بالوں) کا رنگ بدلنے کے لیے سب سے بہتر چیز مہندی اور دسمہ ہے۔“

ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ، الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ».

فوائد ومسائل: ① (و دسمہ) کتَم ایک خود رو پودا ہے۔ اس کے پتے پیس کر خضاب کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ (مصباح اللغات) ② دسمہ لگانے سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جبکہ مہندی ملا کر لگانے سے بالوں کا رنگ سرفی مائل سیاہ ہو جاتا ہے۔

۳۶۲۳- حضرت عثمان بن مویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چند بال نکال کر مجھے دکھائے جو مہندی اور دسمہ سے رنگے ہوئے تھے۔

۳۶۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ. قَالَ: فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.



باب: ۳۳- سیاہ رنگ کا خضاب کرنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْخَضَابِ بِالسَّوَادِ

(التحفة ۳۳)

۳۶۲۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ ان کا سر ثقامہ (سفید گھاس) کی طرح (سفید) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں ان (کے گھر) کی کسی خاتون کے پاس لے جاؤ۔ وہ (مہندی وغیرہ کے ذریعے سے) ان کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دے۔ اور انھیں سیاہ رنگ سے بچانا۔“

۳۶۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ، يَوْمَ الْفَتْحِ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ رَأْسُهُ نَعَامَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَلْيَغَيِّرْهُ. وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ».

۴۴ الترمذی "حسن صحیح"، ح: ۱۷۵۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۷۵.

۳۶۲۳- أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ۵۸۹۷ من حديث سلام به.

۳۶۲۴- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۶ عن إسماعيل به، وهو في المصنف: ۸/۲۴۴ * ليث تابعه أبو خيثمة، وابن جريج عند مسلم، ح: ۲۱۰۲، وبه صح الحديث.

۳۲۔ کتاب اللباس بالوں کو رنگنے سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد محترم تھے۔ ان کا نام حضرت عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ ہجری میں ۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ② خالص سیاہ رنگ کے خضاب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّبْرِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ زَكْرِيَّا الرَّاسِبِيُّ: حَدَّثَنَا دَقَّاقُ بْنُ دَعْفَلٍ السَّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَبِيدِ بْنِ صَفِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبِ الْخَثِرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا اخْتَضَيْْتُمْ بِهِ، لِهَذَا السَّوَادِ، أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ».

۳۶۲۵۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین چیز جس سے تم خضاب کرتے ہو سیاہ رنگ ہے۔ اس سے تمہاری عورتوں کے دلوں میں تمہاری رغبت (اور محبت) زیادہ ہوتی ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب (ترس) زیادہ ہوتا ہے۔“

(المعجم ۳۴) - بَابُ الْخَضَابِ بِالْصَّفْرَةِ (التحفة ۳۴)

باب: ۳۴۔ زرد رنگ کا خضاب کرنا

۳۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنْ [عُبَيْدًا] ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا تُصَفِّرِي لِحْيَتِي، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

۳۶۲۶۔ حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ دوس کے ذریعے سے اپنی ڈاڑھی کا رنگ زرد کر لیتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ریش مبارک زرد کرتے دیکھا ہے۔

🌞 فائدہ: ڈاڑھی کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے جس طرح مہندی کے ذریعے سے سرخ کرنا جائز ہے اسی طرح زرد رنگ کرنا بھی درست ہے۔

۳۶۲۵۔ [إسناده ضعيف] وحسنه البوصيري * دَقَّاقُ ضَعِيفٌ كَمَا فِي التَّقْرِيبِ، وَفِيهِ عِلَّةٌ أُخْرَى.

۳۶۲۶۔ أخرجه البخاري، الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين ولا يمسح على النعلين، ح: ۱۶۶، ومسلم، الحج، باب (۵): الإهلال من حيث تنبث الرحلة، ح: ۱۱۸۷ من حديث سعيد به.

۳۲۔ کتاب اللباس

۳۶۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ. فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا» ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ».

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ.



(المعجم ۳۵) - بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخَضَابَ
(التحفة ۳۵)

۳۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَلِوَهُ مِنْهُ بَيْضَاءُ. يَعْنِي عَنَقَتَهُ.

۳۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

ہالوں کو رنگنے سے متعلق احکام ومسائل

۳۶۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا (ہالوں کا رنگ مہندی لگا کر تبدیل کیا ہوا تھا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے!“ پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے مہندی اور وسد کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔“ پھر ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے جس نے زرد خضاب کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے اچھا ہے۔“

راوی حدیث بیان کرتے ہیں: (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) حضرت طاووس رضی اللہ عنہ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

باب: ۳۵۔ خضاب ترک کرنا (جائز ہے)

۳۶۲۸۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے یہ بال سفید تھے۔ ان کا اشارہ نچلے ہوٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے ہالوں کی طرف تھا۔

۳۶۲۹۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان

۳۶۲۷۔ [استادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في خضاب الصفرة، ح: ۴۲۱۱ من حديث إسحاق بن منصور به حميد بن وهب ضعفه العقيلي، وابن حبان وغيرهما، وقال البخاري: "منكر الحديث".

۳۶۲۸۔ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۴۵ من حديث أبي إسحاق به، ومسلم، الفضائل، باب شبهه ﷺ، ح: ۲۳۴۲ من حديث زهير به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ۱۰۴۶ أطول منه.

۳۶۲۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۳، ۱۸۸، ۲۰۱ من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ح: ۳۵۴۷، ومسلم، ح: ۲۳۴۷ وغيرهما.

۳۲۔ کتاب اللباس

سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے بال سفید نہیں ہوئے صرف ڈاڑھی کے اگلے حصے میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَرِ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ عَشْرِينَ شَعْرَةً، فِي مُقَدِّمِ لِحْيَتِهِ.

۳۶۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے سفید بالوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔

۳۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سَرِيكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عَشْرِينَ شَعْرَةً.

باب: ۳۶۔ لمبے بال رکھنا اور
مینڈھیاں بنانا

(المعجم ۳۶) - بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ
وَالذَّوَائِبِ (التحفة ۳۶)

۳۶۳۱۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ (کے بالوں) کی چار لیں یعنی گندھی ہوئی مینڈھیاں تھیں۔

۳۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ. تَعْنِي صَفَائِرَ.

۳۶۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اہل کتاب بال (مانگ نکالے

۳۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ،

۳۶۳۰۔ [صحیح] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۴۰ عن محمد بن عمر به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

۳۶۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في الرجل يضفر شعره، ح: ۴۱۹۱ من حديث سفيان به، وحسنه الترمذي، ح: ۱۷۸۱ (ب)، وقال البخاري: "لا أعرف لمجاهد سماعاً عن أم هانئ"، وللحديث عدة أخرى.

۳۶۳۲۔ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۸ من حديث الزهري به، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ۲۳۳۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۳۲۔ کتاب اللباس۔ سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ
يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَقْرِقُونَ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ
مُؤَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. قَالَ: فَسَدَلَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ. ثُمَّ فَرَّقَ، بَعْدُ.

بغیر) لٹکاتے تھے اور (عرب کے) مشرکین مانگ
نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی موافقت
پسند تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ (شروع میں) سر کے بال
(اہل کتاب کی طرح) لٹکا کر رکھتے تھے پھر بعد میں
آپ مانگ نکالتے گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مکہ مکرمہ میں مشرکین کی اکثریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان سے امتیاز کے لیے اہل کتاب
کا انداز اختیار فرمالتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ میں موجود کثیر اہل کتاب سے فرق
کرنے کے لیے دوسرا انداز اختیار فرمایا۔ ② رسول اللہ ﷺ کا ہر عمل وحی کی روشنی میں ہوتا تھا اس لیے بال
مانگ نکالے بغیر کھلے چھوڑنا منسوخ ہے اور مانگ نکالنا مسنون اور ثواب ہے۔

۳۶۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ
أَفْرِقُ خَلْفَ يَأْفُوحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ
أَسْدَلْتُ نَاصِيَتَهُ.

۳۶۳۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے تالو کے پیچھے مانگ
نکالتی تھی۔ اور سر کے اگلے حصے کے بال لٹکا دیتی تھی۔



🌞 فائدہ: ممکن ہے یہ اس دور کی بات ہو جب رسول اللہ ﷺ سر کے اگلے حصے کے بال کھلے چھوڑتے تھے۔

۳۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ
عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ شَعْرًا رَجُلًا، بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَمَتْنَيْهِ.

۳۶۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال سیدھے تھے جو
کانوں اور کندھوں کے درمیان تک ہوتے تھے۔

۳۶۳۳۔ [حسن] وهو في المصنف: ۲۶۲/۸، وسنده ضعيف * ابن إسحاق مدلس، وعنمن، وقد تقدم،
ح: ۱۲۰۹، وباقي السند حسن، وله شاهد حسن عند أبي داود، ح: ۴۱۸۹.

۳۶۳۴۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب المجدد، ح: ۵۹۰۵، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ،
ح: ۲۳۳۸ من حديث جرير به.

۳۲- کتاب اللباس سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① سیدھے کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ ہٹکریالے نہیں تھے بلکہ ہلکے سے خم دار تھے۔
② جب بال کٹوالیے جاتے تو کانوں کی لونک ہوتے تھے جب بڑھ جاتے تو بعض اوقات کندھوں تک پہنچ جاتے تھے۔ ③ حج اور عمرے کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سر کے سارے بال اتروا دیتے تھے۔

۳۶۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، شَعْرَ دُونَ الْجُمَةِ، وَفَوْقَ الْوُفْوَةِ.

۳۶۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال جسہ سے کم اور فرہ سے زیادہ تھے۔

☀ فائدہ: جسہ سے مراد کندھوں تک پہنچنے والے بال اور فرہ سے مراد کانوں کی لونک پہنچنے والے بال ہیں۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ تَحْرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ (النحفة ۳۷)

باب: ۳۷- زیادہ (لجے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ. فَقَالَ: «ذُبَابٌ. دُبَابٌ» فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ. فَرَأَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ. وَهَذَا أَحْسَنُ».

۳۶۳۶- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے لجے بال تھے۔ آپ نے فرمایا: ”نامبارک! نامبارک!“ چنانچہ میں گیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ نبی ﷺ نے مجھے (بال چھوٹے کر دئے ہوئے) دیکھا تو فرمایا: ”میرا مقصد تم سے (کچھ کہنا) نہیں تھا ویسے یہ زیادہ اچھے ہیں۔“

☀ فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے کسی اور چیز کے بارے میں فرمایا تھا لیکن صحابی نے سمجھا کہ میرے بالوں کے بارے میں فرمایا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکم کی تعمیل میں اس قدر مستعد تھے کہ صرف اشارے پر

۳۶۳۵- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب ما جاء في الشعر، ح: ۴۱۸۷ من حديث ابن أبي الزناد به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۱۷۵۵.

۳۶۳۶- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في تطويل الجمّة، ح: ۴۱۹۰ من حديث معاوية بن هشام به * والترمذي صرح بالسماع عند النسائي، ح: ۵۰۵۵.

۳۲۔ کتاب اللباس سر کے بالوں سے متعلق احکام و مسائل

عمل کر لیا۔ یہ بھی پوچھنا ضروری نہ سمجھا کہ آپ کے فرما رہے ہیں اور آپ کا کیا مطلب ہے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے بالوں کو زیادہ اچھے فرمایا اور پسند کیا۔ اس سے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ استنباط کیا ہے کہ مرد کے لیے زیادہ لمبے بال رکھنا ناپسندیدہ ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ
(النحفة ۳۸)

۳۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ. قَالَ: وَمَا الْقَرْعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ، وَيُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے کہا: قزع کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کا سر ایک جگہ سے (کچھ حصہ) موٹ دیا جائے اور ایک جگہ سے (کچھ حصہ) چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ.

۳۶۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① [قَرْع] کے لغوی معنی ہیں: بادل کے متفرق ٹکڑے۔ حدیث میں اس کا مطلب وہ ہے جو حضرت ابن عمر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا۔ ② اس سے ممانعت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اہل کتاب کے احوار و بہان اس طرح کرتے تھے۔ اور یہ وجہ بھی کہ یہ فاسق لوگوں کا طریقہ تھا۔ ③ آج کل سر پر لمبے بال رکھ کر گردن سے صاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور گردن سے اوپر بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال کاٹنے کا خاص انداز بھی اس سے ملتا جلتا ہے اس میں زیادہ حصے کے بال کاٹے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ایک لحاظ سے مشابہ اور خلاف شریعت ہے اس لیے اس سے اجتناب

۳۶۳۷۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۰ من حديث عمر بن نافع به، ومسلم، اللباس، باب كراهة القزع، ح: ۲۱۲۰ من حديث عبيد الله بن عمر به.

۳۶۳۸۔ أخرجه البخاري، اللباس، باب القزع، ح: ۵۹۲۱ من حديث ابن دينار به، وهو في المصنف: ۳۱۳/۸.

۳۲۔ کتاب اللباس انگلیشیوں سے متعلق احکام و مسائل

کرتا چاہیے۔ ⑤ کسی بیماری یا دوسرے عذر کی وجہ سے اگر سر کے ایک حصے کے بال اتارنے پر ہیں تو جائز ہے۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

(الصفحة ۳۹)

۳۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :
اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ. ثُمَّ
نَقَشَ فِيهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ : «لَا
يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا» .

۳۶۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگلیشی
بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ
کرائے۔ پھر فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگلیشی کے
نقش کی طرح (اپنی انگلیشی پر) نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :
اِصْطَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا. فَقَالَ : «إِنَّا
قَدْ اِصْطَلَعْنَا خَاتَمًا، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا،
فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ» .

۳۶۴۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک انگلیشی بنوائی اور
فرمایا: ”ہم نے انگلیشی بنوائی ہے اور اس پر ایک نقش بنوایا
ہے چنانچہ اور کوئی شخص اس طرح کا نقش نہ بنوائے۔“

۳۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى :
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، لَهُ فَصٌّ
جَبِيئِي. وَنَقَشَهُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ .

۳۶۴۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگلیشی بنوائی جس میں
جہشی نگینہ تھا۔ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

🕌 فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ”نبی ﷺ کی انگلیشی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اسی

۳۶۳۹- أخرجه مسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق . . . الخ، ح : ۵۵ / ۲۰۹۱ عن أبي شيبه به .

۳۶۴۰- أخرجه مسلم، اللباس والزينة، الباب السابق، ح : ۲۰۹۲ عن أبي شيبه به .

۳۶۴۱- أخرجه البخاري، اللباس، باب : (٤٧)، ح : ۵۸۶۸، ومسلم، اللباس والزينة، باب في خاتم الورق فسه

جہشی، ح : ۲۰۹۴ من حدیث یونس بن یزید به .

۳۲۔ کتاب اللباس

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

میں سے تھا۔“ (صحیح البخاری، اللباس، باب فَصَّ الخاتم، حدیث: ۵۸۶۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”حبشیہ“ کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کا ڈیزائن یا نقش حبشی انداز کا تھا۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ وہ حبشہ کے علاقے کا پتھر یا حقیقی تھا تو ممکن ہے کہ دو انگوٹھیاں ہوں۔ ایک چاندی کے تھینے والی اور ایک پتھر کے تھینے والی۔ واللہ اعلم۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۹۶) ① مرد کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ ② انگوٹھی میں کوئی لفظ یا حرف کندہ کرنا جائز ہے۔ ③ خلیفہ قاضی یا دوسرے افسران کی مہر کی نقل تیار کرنا منع ہے کیونکہ اس سے جعل سازی اور فریب کا دروازہ کھلتا ہے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ التَّهَيُّ عَنْ خَاتَمِ
الذَّهَبِ (الصفحة ۴۰)

باب: ۴۰۔ سونے کی انگوٹھی (پہننے) کی
ممانعت کا بیان

۳۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
حُنَيْنٍ، مَوْلَى عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۴۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں
نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے
منع فرمایا۔

۳۶۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ
ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۳۶۴۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی
سے منع فرمایا۔

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَيَّ

۳۶۴۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: نجاشی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت
میں سونے کی ایک انگوٹھی ہدیے کے طور پر بھیجی، اس میں
حبشیہ تھینہ جزا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دلچسپی
نہ لیتے ہوئے اسے لکڑی سے یا اپنی کچھ انگلیوں سے

۳۶۴۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۰۲.

۳۶۴۳۔ [حسن] تقدم، ح: ۳۶۰۱، وله شواهد كثيرة جدًا.

۳۶۴۴۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الخاتم، باب ما جاء في الذهب للنساء، ح: ۴۲۳۵ من حديث محمد بن
إسحاق به، وهو في المصنف ۸/ ۲۷۷، ۲۷۸.

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

پکڑا پھر اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابوالعاص (رضی اللہ عنہا) کو بلا کر فرمایا: ”بیٹی! یہ زیور پہن لو۔“

۳۲- کتاب اللباس - رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَتْ فِيْهَا خَاتَمَ ذَهَبٍ . فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ . فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمُؤِدِّ . وَاِنَّهُ لَمُعَرِّضٌ عَنْهُ . اَوْ يَبْعُضُ اَصَابِعِهِ . ثُمَّ دَعَا بِابْنَتِهِ ابْنَتِهِ ، اُمَامَةَ بِنْتِ اَبِي الْعَاصِ . فَقَالَ : « تَحَلِّيْ بِهَذَا ، يَا بِنْتِيَّ » .

فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے۔ ② عورت کے لیے سونے کا زیور پہننا جائز ہے۔ ③ کم عمر بچیاں بھی زیور پہن سکتی ہیں۔ ④ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی نواسی تھیں۔ ان کی والدہ حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر تھیں۔

باب: ۴۱- انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی (کے اندر) کی طرف کرنا

(المعجم ۴۱) - بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتَمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ (التحفة ۴۱)

۳۶۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ .

۳۶۴۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ آپ نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف رکھتے تھے۔

۳۶۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ الْأَيْلِيِّ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبَسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ . فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ . كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .

باب: ۴۲- دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

(المعجم ۴۲) - بَابُ التَّخْتُمِ بِالْيَمِيْنِ (التحفة ۴۲)

۳۶۴۷- حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

۳۶۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۶۴۵- أخرجه مسلم: اللباس والزينة، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق... الخ، ح: ۵۵/۲۰۹۱ عن ابن أبي شيبة .

۳۶۴۶- [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۴۱ .

۳۶۴۷- [صحیح] وهو في المصنف ۸/ ۲۸۵، ۲۸۶، وله شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۴۲۲۶ وغيره .

۳۲- کتاب اللباس

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگٹھی پہنتے تھے۔
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

(المعجم ۴۳) - بَابُ التَّخْتَمِ فِي الْإِبْهَامِ
 (التحفة ۴۳)

باب: ۴۳- انگوٹھے میں انگٹھی پہننا

۳۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے اس میں اور اس میں یعنی چھٹکلیا (چھوٹی انگلی) اور انگوٹھے میں انگٹھی پہننے سے منع فرمایا۔
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَاَنِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ. يَعْنِي الْخُنْضَرُ وَالْإِبْهَامَ.

فائدہ: یہ روایت گوسنڈا صحیح ہے تاہم ان الفاظ کے ساتھ شاذ ہے کیونکہ صحیح روایات میں چھٹکلی (چھوٹی انگلی) میں انگٹھی پہننے کا اثبات ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۹۵) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: (الضعیفہ رقم: ۵۳۹۹، والإرواء: ۳/۲۹۹، ۳۰۴) چھٹکلی کے علاوہ اس کے ساتھ والی انگلی (بنص) میں بھی انگٹھی پہنی جاسکتی ہے ان کے علاوہ کسی اور انگلی میں انگٹھی پہننا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے تاہم دائیں ہاتھ میں پہننا دائیں ہاتھ کی عمومی فضیلت کے تحت افضل ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ الصُّوْرِ فِي الْبَيْتِ
 (التحفة ۴۴)

باب: ۴۴- گھر میں تصویریں رکھنا

۳۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو طلحہ (زید بن کھل انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔“
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ

۳۶۴۸- [اسنادہ صحیح] أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التختم في الوسطى والتي تليها، ح: ۲۰۷۸ من حديث ابن إدريس به، وعلقه البخاري، ح: ۵۸۳۸.

۳۶۴۹- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه... الخ، ح: ۳۳۲۲ من حديث سفيان به، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ عن ابن أبي شيبة به.

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب اللباس

أَبِي طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

🌟 فوائد و مسائل: ① جو کتا رکھوالی یا شکار کے لیے ہو وہ رکھنا جائز ہے۔ (صحیح البخاری، الذبائح والصید، باب من اقتنی کلبا لیس بکلب صید أو ماشیة، حدیث: ۵۲۸۰) یہ گھر کی رکھوالی کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے بھی۔ (صحیح البخاری، المحرث والمزارعة، باب اقتناء الکلب للمحرث، حدیث: ۲۳۲۲) ② کسی اور جائز مقصد کے لیے کتا رکھنے کو بھی اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً: مجرموں کی تلاش اور تاپنا افراد کی رہنمائی وغیرہ۔ ③ تصویر سے مراد جان دار چیز کی تصویر ہے خواہ وہ کسی انسان کی تصویر ہو یا حیوان پرندے اور مچھلی وغیرہ کی۔ ④ جان دار چیز کی تصویر خواہ مجسم ہو خواہ غیر مجسم اگرچہ اس کی عبادت نہ کی جاتی ہو تب بھی اسے گھر میں رکھنا گناہ ہے۔ عبادت تو مخلوق میں سے ہر کسی کی حرام ہے خواہ کسی نبی یا ولی کی عبادت ہو یا جن یا فرشتے کی یا کسی مزار اور قبر کی یا کسی درخت اور پتھر کی۔ سب شرک ہے۔ ⑤ کرنسی نوٹ یا شاخنی کارڈ وغیرہ کی تصویر کا گناہ انھیں بنانے والوں کو ہوگا بشرطیکہ رکھنے والے کے دل میں اس سے نفرت ہو۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ اگر اس کے ہاتھ میں اختیار ہو تو وہ ایسی تصویریں بنانا بند کر دے گا۔ اور ان کا جائز تبادل تلاش کر کے رائج کرے گا۔ ⑥ فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ موت کے فرشتے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے وہاں بھی جاتے ہیں جہاں جانے سے انھیں نفرت ہو۔

۳۶۵۰- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔“

۳۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُنْدَرُ

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ».

۳۶۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص وقت پر تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ ان کے آنے میں تاخیر ہوئی

۳۶۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

۳۶۵۰- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، ح: ۲۲۷ من حديث شعبة به، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۱۷۱/۱، والذهبي.

۳۶۵۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۴۲/۶ من حديث محمد بن عمرو به، وإسناده حسن، وصححه البوصيري، وله طريق آخر عند مسلم في صحيحه، اللباس والزينة، ح: ۸۱/۲۱۰۴.

۳۲۔ کتاب اللباس

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

وَاعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةِ يَأْتِيهِ فِيهَا. فَرَأَتْ عَلَيْهِ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. فَإِذَا هُوَ بِجَبْرِيلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ. فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ؟» قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا. وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت جبریل علیہ السلام وعدے کے مطابق تشریف لے آئے تھے لیکن گھر کے اندر تشریف نہ لاسکے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو علم غیب حاصل نہ تھا ورنہ پہلے ہی کتنے کو نکال دیتے اور جبریل علیہ السلام کو باہر انتظار نہ کرنا پڑتا۔ ③ گھروں میں بزرگوں یا بچوں کی تصویریں فریم کر کے سجانا یا کھس سجاوٹ کے لیے انسانوں اور حیوانوں کی تصویریں رکھنا یا ٹیلی ویژن اور وی سی آر میں فلمیں دیکھنا، گھر سے رحمت و برکت ختم ہو جانے کا باعث ہے لہذا ایسی چیزوں سے اجتناب لازم ہے۔



۳۶۵۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا، فِي بَعْضِ الْمَغَارِي. فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَحْلَةً. فَمَنَعَهَا. أَوْ نَهَاَهَا.

(المعجم ۴۵) - بَابُ الصُّورِ فِيمَا يُوطَأُ (التحفة ۴۵)

۳۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ

۳۶۵۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے گھر کے اندر اپنے ایک طاقتی

۳۶۵۲۔ [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۲۷۷۸ لعلته، وهي ضعف عفیر.

۳۶۵۳۔ [إسناده حسن] أخرجه البخاري، اللباس، باب ما وطئ من التّصاویر، ح: ۵۹۵۴، ومسلم، اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۹۵، ۹۲، ۲۱۰۷ من حديث ابن القاسم به بالفاظ مختلفة، والمعنى واحد، وله طرق عندهما.

۳۲۔ کتاب اللباس سرخ زین پوش اور چیتے کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي، تَعْنِي الدَّاحِلَ، بِسِتْرِ فِيهِ تَصَاوِيرُ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَتَكَهُ، فَجَعَلْتُ مِنْهُ مَنُودَتَيْنِ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُكَبِّئًا عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا.

پر تصویروں والا پردہ لٹکا دیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ نے اسے پھاڑ ڈالا۔ میں نے اس کے دو گدے بنا لیے پھر میں نے نبی ﷺ کو ان میں سے ایک گدے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① دروازے، کھڑکی یا طاقے وغیرہ پر تصویروں والا پردہ لگانا منع ہے۔ ② دیوار پر پردہ لگانا بھی منع ہے۔ ③ تصویروں والا کپڑا اس انداز سے استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے تصویروں کی بے قدری کا اظہار ہو مثلاً: بستر پر بچھانے والی چادر یا بیٹھے کے لیے کرسیوں کے گدے وغیرہ بنا لیے جائیں۔ ④ جاندار چہرے کی تصویر اس انداز سے رکھنا منع ہے جس سے اس کو اہمیت دینے کا اظہار ہوتا ہو مثلاً: کمرے کی سجاوٹ کے لیے فریم شدہ تصاویر لگانا، یا تصویروں والی شرٹ اور قمیص پہننا، یا کوئی جسم تصویر ڈیکوریشن پس کے طور پر رکھنا وغیرہ۔ ⑤ خلاف شریعت چیز کو خراب کر دینا ناجائز ہے اور اس چیز کا مالک کسی ہر جانہ وغیرہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ باب: ۴۶ - سرخ زین پوش

(التحفة ۴۶)

۳۶۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَيْمِرَةِ، يَعْنِي الْحُمْرَاءَ.

۳۶۵۳ - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے اور (سرخ) زین پوش سے منع فرمایا۔

🌞 فائدہ: [مِیْمِرَہ] یہ ایک قسم کی چادر تھی جو گھوڑے کی کانٹھی پر رکھ کر بیٹھتے تھے۔ یہ ریشم کی ہوتی تھی اس لیے مردوں کو اس کے استعمال سے منع کیا گیا۔ یہ عجمیوں کا رواج تھا اس لیے غیر مسلموں سے مشابہت کی وجہ سے بھی منع ہو گیا۔

(المعجم ۴۷) - بَابُ رُكُوبِ الثُّمُورِ باب: ۴۷ - چیتے کی کھال پر سوار ہونا

(التحفة ۴۷)

۳۶۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۵۵ - صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

۳۶۵۴ - [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من كرهه، ح: ۴۰۵۱ من حديث أبي إسحاق به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۸۰۸.

۳۶۵۵ - [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، اللباس، باب من كرهه، ح: ۴۰۵۹ بطوله من حديث عباد بن رافع، وصرح بالسماع، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۸۰۸.

۳۲۔ کتاب اللباس سرخ زین پوش اور چپتے کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ
الْحَمِيرِيُّ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ
الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ
أَبَا رِيحَانَةَ، صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ:
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

۳۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ
سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① چپتے کی کھال گھوڑے کی کاٹھی پر ڈال کر اس پر سوار ہونا منع ہے کیونکہ اس میں تکبر کا
اظہار ہے اور غیر مسلم عجمیوں کی عادت ہے۔ ② درندوں کے ذکار کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان کا گوشت نہیں کھایا
جاتا۔ اور محض اظہار فخر کے لیے ان کی کھالیں حاصل کرنے کے لیے انھیں قتل کرنا ظلم ہے۔ ③ جس درندے
سے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ ہو اسے قتل کرنا جائز ہے جیسے بعض شیر و غیرہ آدم خور بن جاتے ہیں۔

❖ قال: أبو عامر، بدل "عامر الحجري"، ولم أجده من وثقه.

۳۶۵۶۔ [استادہ حسن] أخرجه أبوداود، اللباس، باب في جلود النمر والسباع، ح: ۴۱۲۹ من حديث وكيع به.

ادب کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اقسام

* لغوی معنی: لغت میں [ادب] سے مراد اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ اور تہذیب ہے۔
 * اصطلاحی تعریف: اصطلاح میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے: [الْأَدَبُ: اسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَوْلًا وَفِعْلًا] ”قابل ستائش قول و عمل اختیار کرنا ادب ہے۔“ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [الْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ] ”دین سہا ادب ہے۔“

اسلامی تعلیمات پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب نہایت وسیع اور مؤثر ہے۔ اس میں زندگی کے ہر معاملے اور ہر جہت سے متعلق آداب موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آداب، رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و رسل کے آداب، والدین، ہمسائے، زوجین اور اولاد کے آداب، معاشرت، غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کے آداب، غرباء، مساکین اور فقراء کے آداب، خوشی اور غمی کے آداب، صحت و مرض کے آداب، سفر و حضر کے آداب، چھوٹے اور بڑے کے آداب، غرض دینی اور دنیوی ہر طرح کے آداب اسلام میں موجود ہیں۔ اسلام کا نظام ادب ایسے سنہری اصولوں اور قواعد پر استوار ہے کہ دوسرا کوئی مذہب یا تہذیب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ادب کی اسی ہمہ جہتی اہمیت کے پیش نظر امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِّنْ

الْأَدَبُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَى كَثِيرٍ مِّنَ الْعِلْمِ” ہمیں بہت سے علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔“

* ادب کی اقسام: علمائے اسلام نے اسلامی آداب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب ② رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب ③ باقی مخلوقات کے ساتھ آداب۔

* اللہ تعالیٰ کے ساتھ آداب: اللہ کے بارے میں درج ذیل اشیاء کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے: ④ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کے مطابق عمل کرنا، کوئی ایسا عمل کرنے سے بچنا جو توحید الہی کے مخالف ہو۔ ⑤ دل کو صرف محبت الہی کی طرف متوجہ رکھنا۔ ⑥ اس کے سوا کسی کو مشکلات و محن میں نہ پکارنا۔

انبیائے کرام ﷺ اللہ تعالیٰ کے ادب میں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، لہذا ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام اسی ادب و احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے رب کو یوں پکارتے ہیں: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الأعراف: ۲۳) ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا تو بے شک ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ یہ نہیں کہا کہ الہی! یہ تیری تقدیر تھی جو ہم پر غالب آگئی بلکہ کمال ادب سے بخشش اور رحمت کی دعا کی۔

* رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آداب: رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، بہت پیارے اور محبوب پیغمبر ہیں، لہذا آپ کے ساتھ ادب و احترام کا معاملہ ایمان کی نعمت کی دلیل ہے جبکہ معمولی بے ادبی بھی ایمان کی دولت سے محرومی کا باعث بن سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۳۹) ”اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ آپ سے اونچی آواز میں بات کر دجیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں (بات) کرتے ہو کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“ لہذا رسول اکرم ﷺ کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کے لیے درج ذیل آداب کو اختیار کرنا



نہایت ضروری ہے:

- ⊗ آپ کی اطاعت و فرمان برداری میں صدق دل سے آپ کے فرامین کو قبول کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے کسی حکم کی نافرمانی کی جائے نہ اس کے خلاف قول و عمل اختیار کیا جائے۔
- ⊗ آپ کے فرامین کے ساتھ لوگوں کی آراء کو پیش نہ کیا جائے بلکہ آپ کے فرمان کے بعد تمام قیل و قال کو ترک کر دیا جائے۔

⊗ موجودہ دور میں آپ کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے تن من دھن قربان کر دیا جائے۔

* مخلوق کے ساتھ آداب: اسلام نے مختلف مواقع اور مختلف شخصیات کے لحاظ سے مختلف آداب سکھائے ہیں مثلاً: والدین کے ادب و احترام کے تقاضے اور ہیں جبکہ بادشاہ اور حکمران کے آداب اور ہیں۔ رشتہ داروں کے جو آداب ہیں وہ انجمنی مسلمان کے نہیں۔ لیکن اسلام نے ہر حال اور ہر شخص کے لحاظ سے سبھی آداب دیے ہیں جنہیں اختیار کرنا دنیا میں عزت و وقار اور آخرت میں سرخروئی کی ضمانت ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۳) أَبْوَابُ الْأَدَبِ (التحفة ۲۵)

اخلاق و آداب سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ (التحفة ۱) باب: ۱- ماں باپ سے حسن سلوک

۳۶۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ السَّلَامِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. أَوْصِي امْرَأًا بِأُمِّهِ. وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذَى يُؤْذِيهِ».

۳۶۵۷- حضرت خدش بن سلامہ سلمیؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں (ہر) آدمی کو اس کے تعلق دار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جس کا اس سے قریبی تعلق ہے اگرچہ اس کی طرف سے تکلیف کا سامنا ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید اور صحیح احادیث میں والدین، اقارب، پڑوسی اور دوست کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بہت سے ارشادات موجود ہیں جیسا کہ اگلی حدیث سے بھی اس کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ② ”موٹی“ کے متعدد معانی ہیں مثلاً: مالک، آزاد کیا ہوا غلام، دوست، رشتہ دار، چچا کا بیٹا، حلیف، مددگار وغیرہ اس لیے ہم نے اس کا ترجمہ ”تعلق دار“ کیا ہے جس میں یہ تمام تعلقات رکھنے والے آجاتے ہیں۔ ③ یکلیہ کا

۳۶۵۷- [حسن] أخرجه أحمد: ۴/۳۱۱ من حديث منصور به، والطبراني: ۴/۲۲۰، ح: ۴۱۸۶ من حديث أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/۳۵۲، ۳۵۳ * عبدالله بن علي بن عرفة مجهول (تقريب)، ولحديثه شاهد عند الحاكم: ۴/۱۵۰، وصححه، ووافقه الذهبي.

۳۳۔ ابواب الادب ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

مفہوم ملنے اور قریب ہونے کا ہے۔ مالک اور غلام کا تعلق بھی ایک گہرا تعلق ہے جو آزاد ہونے کے بعد بھی ایک دوسرے انداز سے قائم رہتا ہے۔ ایسی رشتہ بھی ناقابل انقطاع تعلق ہے۔ ہمسایہ دوست ہم جماعت ہم پیشہ تنخواہ دار ملازم اور اس کا مالک یہ سب افراد ایسے ہیں جن سے ہمہ وقت رابطہ رہتا ہے لہذا انہیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور ایک دوسرے کو تکلیف یا نقصان پہنچانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مِمْمُونٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقُفْعَاءِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَلَا ذُنَىٰ فَلَا ذُنَىٰ».

۳۶۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے منجی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ پوچھنے والے نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنی ماں سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”اپنے باپ سے۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ فرمایا: ”جو زیادہ قریبی (تعلق رکھتا) ہو پھر جو (اس کے بعد) زیادہ قریبی ہو۔“

فوائد ومسائل: ① والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ جب اولاد کمزور ہوتی ہے تو والدین اس کی ہر ضرورت پوری کرتے ہیں اسی طرح جب والدین بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں تو اولاد کا فرض بنتا ہے کہ ان کی خدمت کرے اور ان کی ہر ضرورت پوری کرے۔ ② والد کی نسبت والدہ حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس نے بچے کی پرورش میں زیادہ مشقت برداشت کی ہوتی ہے اور وہ نرم ول ہونے کی وجہ سے اولاد سے اپنا مطالبہ زور دے کر تسلیم نہیں کرا سکتی اس لیے اس کی ضروریات بلا مطالبہ پوری ہونی چاہئیں۔ ③ بعض لوگ نقد رقم دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ والدین کا حق ادا ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں اگر رہائش ان سے دور ہے تب بھی خط و کتابت کے ذریعے سے ان سے رابطہ رکھنا ان کی خیریت دریافت کرتے رہنا ان سے ملاقات کے لیے جانا ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا اپنے معاملات میں ان سے مشورہ لینا انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور اس طرح کے دوسرے معاملات ضروری ہیں۔ یہ والدین کی جذباتی اور نفسیاتی ضروریات ہیں جن کا پورا کرنا جسمانی ضروریات پورا کرنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ ④ جتنا زیادہ قریبی تعلق ہو اتنا اس کا حق زیادہ ہوتا ہے مثلاً: شگے بہن بھائیوں کا حق پچازاد اور ماموں زاد وغیرہ سے زیادہ ہے۔

۳۶۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۵۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۷۰۶، مطولاً، وصححه البوصيري.


۳۶۵۹۔ آخر جہ مسلم، العتق، باب فضل عتق النوالد، ح: ۱۵۱۰ عن ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۸/ ۳۵۱.

٣٣- أبواب الأدب


ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا
يُجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا
فِي سِرِّهِ فَيُعْتِقَهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے باپ کا حق ادا نہیں
کر سکتا مگر صرف اس صورت میں (ادا کر سکتا ہے) کہ
اسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

 فوائد و مسائل: ① والدین کی خدمت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ② غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ آزاد مرد کو اپنی لونڈی سے جو اولاد حاصل ہوتی ہے وہ آزاد ہوتی ہے جب کہ اس کی ماں لونڈی ہی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ماں باپ اور اولاد سب مملوک ہوں۔ پھر آقا بیٹے کو آزاد کر دے اور اس کے ماں باپ غلام ہی رہیں۔ اس طرح کی کسی صورت میں اولاد والدین کو خرید سکتی ہے اور اولاد کی ملکیت میں آتے ہی والدین کو قافا کو نوا آزاد قرار دے دیا جائے گا۔

۳۶۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ
ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [قَالَ :]
«الْفَيْضُ أُنْثَى عَشَرَ أَلْفٍ أَوْ قِيَّةً . كُلُّ أَوْقِيَّةٍ
خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ» وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الرَّجُلَ لَتَرْفَعَ دَرَجَتَهُ فِي
الْحَنَّةِ فَيَقُولُ : أَنَّى هَذَا؟ فَيَقَالَ : بِاسْتِغْفَارِ
وَلَدِكَ لَكَ .

 **نوائید و مسائل:** ① فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت ایک نیکی اور ان پر احسان ہے۔ ② اولاد کو والدین کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔ ③ دعا کا فائدہ زندہ افراد کو بھی ہوتا ہے اور فوت شدہ افراد کو بھی۔

۳۶۶۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۶۶۱- حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے

٣٦٦٠- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٣٦٣/٢ عن عبد الوارث به، وصححه ابن حبان، ح: ٦٦، والبوصيري، وله شاهد عند الحاكم: ١٧٨/٢.

٣٦٦١- [حسن] أخرجه أحمد: ١٣٢/٤ من حديث إسماعيل بن عياش به، وتابعه بقية، أحمد: ١٣١/٤، وصرح:

۳۳- ابواب الأدب

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ الْمُقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ، ثَلَاثًا. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِآبَائِكُمْ. إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا قَرَبَ».

ماں باپ سے حسن سلوک کا بیان
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے باپوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ قریبی (پھر اس کے بعد زیادہ) قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرماتا ہے۔“

۳۶۶۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْغَاثِكَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ».

۳۶۶۲- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تیری جنت اور تیری جہنم ہیں۔“

۳۶۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ».

۳۶۶۳- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر لو چاہے محفوظ کر لو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① والد کی خدمت جنت میں داخل ہونے کا اہم ذریعہ ہے۔ ② ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر والد کو ناراض کرو گے تو تمہارے لیے جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا اس طرح تم جنت کا دروازہ کھو بیٹھو گے۔ ③ محفوظ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ والد کو خوش کرو گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لیے ضرور کھل جائے گا۔ ④ اگر والد کسی ایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی ناراضی ہے تو والد کی اطاعت کرنا جائز نہیں البتہ اس صورت میں بھی والد کی خدمت اور احترام ضروری ہے۔

❖ بالسمع، و لہ شاهد من حدیث یہز عن أبیه عن جدہ، وقال البوصیری فی حدیث ابن ماجہ: "هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ".
۳۶۶۲- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي ابن يزيد".
۳۶۶۳- [حسن] تقدم، ح: ۲۰۸۹.

۳۳- أبواب الأدب

(المعجم ۲) - بَاب: صَلِّ مَنْ كَانَ أَبُوكَ

يُصَلِّ (التحفة ۲)

۳۶۶۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَلِيمَانَ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عُبَيْدٍ، مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَسِيدٍ، مَالِكِ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: بَيَّتْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَيْتِي مِنْ بَرٍّ أَبَوَيْ شَيْءٍ أَبْرُهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. أَلْصَلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِيفَاءُ بَعْثُهُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا، وَإِحْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّجَمِ الَّتِي لَا تَوْصُلُ إِلَّا بِهِمَا».

(المعجم ۳) - بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ

إِلَى الْبَنَاتِ (التحفة ۳)

۳۶۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِيمٌ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: أَتَقْبَلُونُ

والد کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کا بیان

باب: ۲- والد کے قرابت داروں

سے صلہ رحمی کا بیان

۳۶۶۳- حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین سے حسن سلوک کی کوئی صورت باقی ہے جس کے ذریعے سے ان کی وفات کے بعد میں ان سے نیکی کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں ان کے لیے دعا کرنا ان کے لیے (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرنا ان کی وفات کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا (جو وہ زندگی میں پورے نہ کر سکے ہوں) ان کے دوستوں کا احترام کرنا اور ان رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف ان کے واسطے سے ہے۔“

باب: ۳- والد کے (اولاد سے) اور خاص طور پر

بیٹیوں سے حسن سلوک کا بیان

۳۶۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: کچھ اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: کیا تم لوگ اپنے بچوں کو چومتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا:

۳۶۶۴- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في بر الوالدين، ح: ۵۱۴۲ من حديث ابن إدريس به، وصححه ابن حبان، والمحاكم: ۴/ ۱۵۵، ۱۵۵، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن، الترغيب: ۳/ ۳۲۳.

۳۶۶۵- أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمته ﷺ المصيان والميال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ۲۳۱۷/ ۶۴ عن ابن أبي شيبة به، والبخاري، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعارفته، ح: ۵۹۹۸ عن هشام.



۳۳- ابواب الآداب

والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

صَبِيَّانُكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَقَالُوا: لَكِنَّا، وَاللَّهِ! لِكِن قَسَمَ هُوَ اللَّهُ كِي! هَمْ تُو (اپنے بچوں کو) نہیں مَاتُفَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمْلِكُ أَنْ كَانَ اللَّهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ؟»
لیکن قسم ہے اللہ کی! ہم تو (اپنے بچوں کو) نہیں چومتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ میرے اختیار کی بات تو نہیں جب اللہ نے تمہارے اندر سے رحم کا جذبہ سلب کر لیا ہے۔“

🌟 نوآمد وسائل: ① اپنے بچوں سے پیار کرنا شفقت و محبت کی علامت ہے۔ ② دل اللہ کے قبضے میں ہیں۔ نبی ﷺ وعظ و نصیحت کرتے تھے اور حق کو واضح کر کے بیان فرماتے تھے۔ ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

۳۶۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبُتَةٌ»
۳۶۶۶- حضرت یعلیٰ (بن مرہ) عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دوڑے دوڑے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے انھیں سینے سے لگالیا اور فرمایا: ”اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔“

🌟 نوآمد وسائل: ① اپنے بچوں سے پیار اور شفقت کا اظہار ان کے دل میں بزرگوں سے محبت کا باعث ہے۔ ② جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع ہو تو انسان بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہ پیسے بچالیے جائیں، اولاد کے کام آئیں گے۔ اس جذبے پر قابو پانا مشکل ہے تاہم کوشش کرنی چاہیے کہ اولاد سے محبت کا یہ جذبہ ایک حد تک رہے تاکہ انسان بخیل نہ بن جائے۔ ③ جب اللہ کی راہ میں جہاد کا موقع ہو تو خیال آتا ہے کہ اگر میں شہید ہو گیا تو بچوں کا کیا بنے گا؟ اس طرح دل میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ④ اولاد سے محبت کے جذبات کو شریعت کے احکام کے ماتحت رکھنا چاہیے۔

۳۶۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ
۳۶۶۷- حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں سب سے افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تیری بیٹی جو (بیوہ ہو کر یا طلاق ہو

۳۶۶۶- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۲/۴ عن عفان به، وهو في المصنف: ۹۷/۱۲، وصححه البوصيري، والحاكم: ۱۶۴/۳، وانظر: ح: ۱۴۴، وهذا طرف منه.
۳۶۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۴ من حديث موسى بن عليٍّ به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۷۶/۴، ووافقه الذهبي، وعلة الانقطاع بين سراقَةَ وبين عَلِيٍّ، صرح به البوصيري وغيره.

۳۳۔ أبواب الأدب

والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

مَالِكُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُذَلِّكَ عَلَىٰ جَانِبِ نَفْسِكَ (جانب کی وجہ سے) تیرے پاس واپس آجائے اور أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ؟ إِنَّكَ مَرْذُودَةٌ إِلَيْكَ، تیرے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو۔ (اس کے لَئِنْ لَهَا تَكَايَسٌ غَيْرُكَ»۔ اخراجات برداشت کرنا افضل صدقہ ہے۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت تقریباً تمام محققین کے نزدیک ضعیف ہے تاہم حدیث میں بیان کردہ مسئلے کی دیگر روایات کے عموماً سے تائید ہوتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۲۹/۱۲۶۱۵) بتائیں بیٹی کی شادی کر دینے کے بعد اس کے اخراجات والدین کے ذمے نہیں۔ ② بیوہ یا مطلقہ بیٹی کا اگر کسی وجہ سے دوسرا نکاح نہ ہو سکے تو اس کے اخراجات والد کے ذمے ہیں۔ ③ بیٹی اور اس کے کم سن بچوں پر خرچ کرنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ ④ بہن بھانجی اور بھتیجی پر خرچ کرنا بھی اسی طرح ثواب کا کام ہے۔ ⑤ بیوہ اگر گھر رشتے دار نہ بھی ہو تو نادر ہونے کی صورت میں اس کا اور اس کے یتیم بچوں کا خیال رکھنا بڑی نیکی ہے۔



۳۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مَسْعُورٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ ابْنِ رَاحِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ، عَمِّ الْأَخْنَفِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةٍ. مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا. فَأَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً. ثُمَّ صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ. فَقَالَ: «مَا أَعْجَبَكَ؟ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ»۔

۳۶۶۸۔ حضرت اخنف بن قیس بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں۔ (اس وقت وہی میسر تھیں) اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر بچی ہوئی (تیسری کھجور) بھی دو ٹکڑے کر کے ان (بچیوں) کو دے دی۔ (بعد میں) نبی ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تعب کیوں کرتی ہو؟ وہ عورت اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اولاد سے محبت فطری چیز ہے اور قابل تعریف بھی۔ ② بچیوں سے حسن سلوک کا ثواب

۳۶۶۸۔ [صحیح] أخرجه عبد بن حميد في مسنده (ق: ۱۹۵، ح: ۱۵۳۰) عن ابن أبي شيبه به إلا أن فيه: "عن صعصعة عن الأخنف"، وهو وهم من الناسخ، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۱۶۱۸، ۵۹۹۵، ومسلم، ح: ۲۶۳۰/۱۴۸، ۱۴۷، وغيرهما، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

۳۳۔ ابواب الأدب ۔ والد کے اولاد سے حسن سلوک کا بیان

جنت ہے۔ ۵) اگر زیادہ صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑا صدقہ کرنے سے جھجکا نہیں چاہیے۔

۳۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ ابْنِ عَمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَشَانَةَ الْمَعَاوِرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۳۶۶۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے جو کچھ میسر ہو اس میں سے انھیں کھلائے پلائے اور پہنائے قیامت کے دن وہ اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔“

🌞 فائدہ: بہنوں یا دوسری رشتے دار بچیوں کی پرورش کا بھی یہی ثواب ہے۔

۳۶۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ».

۳۶۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی دو بیٹیاں جو ان ہو جائیں اور وہ ان سے اس وقت تک اچھا سلوک کرتا رہے جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں یا جب تک وہ ان کے ساتھ رہے وہ اسے جنت میں ضرور داخل کر دیں گی۔“

🌞 فائدہ: ”جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں۔“ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نکاح ہو جانے تک یا نکاح سے پہلے فوت ہو جانے تک ان سے اچھا سلوک کرے ان کی اچھی تربیت کرے ان کی جائز ضروریات پوری کرے۔

”جب تک وہ ان کے ساتھ رہے۔“ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کا نکاح کرنے سے پہلے فوت ہو جائے اور اپنی وفات تک ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۳۶۶۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۴/۴ من حديث حرملة به، وهو في مسند ابن المبارك، ح: ۱۵۳، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، ح: ۲۶۳۲ عن أبي هريرة، وأبي داود، ح: ۵۱۴۷ عن أبي سعيد الخدري وغيرهما.

۳۶۷۰۔ [صحیح] أخرجه ابن المبارك في المسند، ح: ۱۴۶ عن فطر به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۳، والحاكم، وتعبه الذهبي فقال: "شرحيل واو"، وضعفه البوصيري، وللحديث شاهد صحيح عند أحمد ۳/۳۰۳، وقال الهيثمي: ۱۵۷/۸: "وإسناد أحمد جيد"، وله شاهد آخر عند مسلم وغيره.

۳۳۔ ابواب الادب

۳۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ
الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ عَمَارَةَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ
النُّعْمَانِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَكْرِمُوا
أَوْلَادَكُمْ، وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ».

(المعجم ۴) - بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ التحفة ۴

باب ۳۰۔ مسائلی کا حق

۳۶۷۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،
سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ
الْحَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ،
وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ
ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،
فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیک اعمال انجام دینا ایمان کا تقاضا ہے۔ ② پڑوسی کے ساتھ عام طور پر واسطہ پڑنے کی وجہ سے اختلاف پیدا ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں لہذا اس کے ساتھ حسن سلوک کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ ③ کاروبار میں شراکت رکھنے والا بازار میں قریب کا دکاندار، تعلیمی ادارے میں ہم کتب یا ہم جماعت ہو سٹل میں ہم کمرہ یا اس عمارت میں رہائش پذیر طالب علم ایک ہی کارخانے میں کام کرنے والے کارکن اور اس قسم کے دوسرے افراد بھی پڑوسی کے حکم میں ہیں۔ ④ مہمان کی عزت کا مطلب

۳۶۷۱۔ [سناده ضعيف] أخرجه العقيلي: ۱/ ۲۱۴ من حديث سعيد بن عمارَةَ به، وضعفه البوصيري * سعيد والحارث بن النعمان ضعيفان كما في التفریب وغيره.

۳۶۷۲۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير... الخ، ح: ۷۷/۴۸ من حديث سفيان به، وأخرجه البخاري من حديث سعيد المقبري عن أبي شريح به، ح: ۶۰۱۹، ۶۴۷۶، ۶۱۳۵.

۳۶۷۱۔ [سناده ضعيف] أخرجه العقيلي: ۱/ ۲۱۴ من حديث سعيد بن عمارَةَ به، وضعفه البوصيري * سعيد والحارث بن النعمان ضعيفان كما في التفریب وغيره.

۳۶۷۲۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير... الخ، ح: ۷۷/۴۸ من حديث سفيان به، وأخرجه البخاري من حديث سعيد المقبري عن أبي شريح به، ح: ۶۰۱۹، ۶۴۷۶، ۶۱۳۵.

۳۳۔ أبواب الأدب

مسائلی کے حقوق کا بیان

اس کے لیے معمول سے بہتر کھانا تیار کرنا اس کے آرام و راحت کا خیال رکھنا اس کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کرنا اور اس قسم کے دوسرے امور ہیں۔ ⑤ بے سوچے سمجھے بات کرنے سے گناہ کی بات منہ سے نکل جاتی ہے یا ایسی بات کہی جاتی ہے جس سے انسان بعد میں شرمندہ ہوتا ہے اس لیے غیر ضروری گپ شپ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ⑥ زبان کی حفاظت کے نتیجے میں ذکر و تلاوت وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۶۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتْبَانَا
اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ
عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ
أَنَّهُ سَيُورُّهُ».

۳۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
«مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورُّهُ».

۳۶۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے
ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں
گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا
دیں گے۔“

🌞 نوآمد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی سے کوئی شرعی حکم جاری نہیں کرتے تھے بلکہ وحی کے ذریعے
سے جو حکم نازل ہوتا تھا اس پر عمل کرتے اور کرواتے تھے۔ ② وراثت کے قوانین انصاف پر مبنی ہیں ان میں قیاس
نہیں چلتا۔ ③ پڑوسی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک کا خیال رکھنا چاہیے۔

۳۶۷۳۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الوصاء بالجار، وقول الله تعالى: "واعبدوا الله... الخ، ح: ۶۰۱۴ من
حديث يحيى بن سعيد، ومسلم، البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ح: ۲۶۲۴ عن ابن أبي شيبة به.
۳۶۷۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۴۵/۲ عن وكيع به، وتابعه أبو قطن عنه: ۳۰۵/۲، وصححه
البوصري.

(المعجم ۵) - بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ مہمان کا حق

۳۶۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَجَائِزُهُ يَوْمَ وَلِيَّتِهِ. وَلَا يَجِلْ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُخْرِجَهُ. الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ. وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَهُوَ صَدَقَةٌ».

۳۶۷۵۔ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور اس کی (واجب) مہمانی ایک دن رات ہے۔ مہمان کے لیے اپنے دوست (میزبان) کے ہاں (اتنا عرصہ) ٹھہرے رہنا جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگی محسوس کرے۔ مہمانی (کی مسنون حد) تین دن تک ہے۔ تین دن کے بعد وہ جو کچھ اس پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔“



فوائد ومسائل: ① ایک دن رات تک مہمان کی خاطر تواضع کرنا ضروری ہے تاہم یہ تکلف اپنی استطاعت کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔ ② دوسرے اور تیسرے دن بھی مہمان کو کھانا کھلانا اور گھر میں ٹھہرانا اس کا حق ہے۔ ③ مہمان کو چاہیے کہ تین دن سے زیادہ میزبان کے ہاں نہ ٹھہرے البتہ اگر میزبان قریبی تعلق یا دوستی کی وجہ سے زیادہ ٹھہرنے میں تکلیف محسوس نہ کرے یا مزید ٹھہرنے کی خواہش کا اظہار کرے تو زیادہ ٹھہرنا بھی درست ہے۔ ④ تین دن سے زیادہ کسی کے ہاں مہمان بن کر کھانا اور ٹھہرنا اس طرح ہے جیسے صدقہ کھانا اور خوشحال آدمی صدقہ کھانا پسند نہیں کرتا۔

۳۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَتَانَا

اللِّثُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْرُونَا. فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ

۳۶۷۶۔ حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: آپ ہمیں (سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے) بھیجتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے پاس ہم ٹھہرتے ہیں تو وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جب

۳۶۷۵۔ [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۷۲.

۳۶۷۶۔ أخرجه البخاري، المظالم، باب: قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، ح: ۶۱۳۷/۲۴۶۱ من حديث الليث به، ومسلم، اللقطة، باب الضيافة ونحوها، ح: ۱۷۲۷ عن محمد بن رمح به.

۳۳۔ ابواب الأدب۔ تہیوں کے حقوق کا بیان

يَقُومُ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ، تَمَّ كَچھ لوگوں کے پاس (ان کی ہستی میں) ٹھہرو اور وہ
فَأَقْبَلُوا. وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخَذُّوا مِنْهُمْ حَقَّ ضَيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ. تمہارے لیے وہ کچھ مہیا کریں جو مہمان کے لیے ہونا
چاہیے تو (ان سے) قبول کرلو۔ اور اگر وہ ایسے نہ کریں تو

ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو انہیں چاہیے تھا
(کہ پیش کرتے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سرکاری امور کی انجام دہی کے لیے آنے والے سرکاری ملازم کی کھانے پینے اور ہائش
کی ضرورت پوری کرنا ہستی والوں کے لیے ضروری ہے۔ ② آج کل بڑے شہروں میں ایسے ملازمین کے لیے
ٹھہرنے کا انتظام سرکاری طور پر ہوتا ہے، افسروں کو وہاں ٹھہرنا چاہیے اور کسی ماتحت پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔
③ جب سرکاری ملازم کو حکومت کی طرف سے سفر خرچ وغیرہ (ٹی۔ اے۔ ڈی۔ اے) مہیا کیا جائے تو ملازم کو چاہیے
کہ اس سے مناسب حد تک اپنی ضروریات پوری کرے۔ فضول خرچی کر کے یا غلط بیانی کر کے جائز حد سے
زیادہ رقم وصول نہ کرے۔

۳۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو کریمہ مقدم (بن محمد یکر ب)
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ. فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ، فَهُوَ ذَيْنٌ عَلَيْهِ.
فَإِنْ شَاءَ أَقْتَضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.» ۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ

باب ۶۰۔ یتیم کا حق (المعجم ۶)۔ باب ۶۱۔ یتیم کا حق (التحفة ۶)


۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ فِي (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت کی خلق تلقی کرنا (تاکید کے

۳۶۷۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأ طعمة، باب ما جاء في الضافة، ح: ۳۷۵۰ من حديث منصوره.

۳۶۷۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۳۶۳/۵، ح: ۹۱۴۹ من حديث يحيى به * وابن عجلان صرح
بإسماعه عنده، وصححه البوصيري، وله شاهد من حديث أبي شريح الخزاعي رضي الله عنه، أخرجه النسائي أيضاً،
ح: ۹۱۵۰.

تیموں کے حقوق کا بیان

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْرُجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ».

 فوائد و مسائل: ① یتیم اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس طرح مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح بچہ اپنے باپ سے خد کر کے یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوالیتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات اس کے مطالبے کے بغیر پوری کی جائیں۔ ② عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ اگر خاوند اس کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرے اس کے باوجود وہ اپنے بچوں کی محبت کی وجہ سے یا خاوند سے محبت کی وجہ سے اس گھر میں رہنے پر مجبور ہو تو خاوند کو چاہیے کہ اس کی کمزوری سے جائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس کے حقوق بہتر انداز سے ادا کرے۔

۳۶۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي اسْلَمَانَ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَنَابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ
فِيهِ يَتِمُّ يَحْسَنُ إِلَهَهُ. وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ
بَيْتٌ فِيهِ يَتِمُّ يَسَاءُ إِلَهَهُ».

٣٦٨٠- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ: حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنْ
الْأَيْتَامِ، كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ.

٣٦٧٩- [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد في مسنده، ح: ١٤٦٧ من حديث ابن المبارك به، وهو في الزهد، ح: ٦٥٤، وضعفه البوصيري، وقال العراقي في تخريج الإحياء: "وفيه ضعف"، وعلته ضعف يحيى بن أبي سليمان، راجع التقريب، ونيل المقصود، ح: ٨٩٣ وغيرهما.

٣٦٨٠- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "إسماعيل بن إبراهيم مجهول والراوي عنه ضعيف".

راستے کے حقوق کا بیان

۳۳۔ ابواب الادب

وَعَدًا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيَقْفَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ (یہ فرماتے ہوئے) نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی اور اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ. كَهَاتَيْنِ، أَخْتَانِ. درمیانی انگلی کو ملا لیا۔
وَالصَّقَاحُ صَبْعُهُ السَّبَابَةُ وَالْوُسْطَى.

☀ فائدہ: مذکورہ روایت تو سداضعیف ہے تاہم یتیم کی کفالت کے بارے میں یہ ارشاد نبوی صحیح سند سے مروی ہے۔ ”اپنے (رشتہ دار) یا بیگے نے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان (دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔“ (یہ فرماتے وقت راوی نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔) (صحیح مسلم، الزہد، باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسكين والیتیم، حدیث: ۲۹۸۳)

(المعجم ۷) - بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ
الطَّرِيقِ (التحفة ۷)

باب ۷۔ راستے سے تکلیف دہ چیز
کو ہٹا دینا

۳۶۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعَ بِهِ. قَالَ: «إِغْرِزِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ».

۳۶۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے جس سے مجھے فائدہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔“

☀ فوائد و مسائل: ① دنیا کے کسی جائز کام میں فائدہ پہنچانے والے مسلمان کو آخرت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ② اللہ کی رضا کے لیے رفاہ عامہ کا کوئی کام کرنا عظیم نیکی ہے۔

۳۶۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ. فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ. فَأُذِلَّ الْجَنَّةُ».

۳۶۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک درخت کی ٹہنی راستے میں تھی اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک آدمی نے اسے ہٹا دیا تو اسے جنت میں داخل کرو دیا گیا۔“

۳۶۸۱- آخر جرحہ مسلم، البر والصلۃ، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، ح: ۲۶۱۸ عن حدیث أبان بن صمعة به۔
۳۶۸۲- [صحیح] آخر جرحہ احمد: ۴۹۵/۲ عن ابن نمیر به، وللحدیث شواہد، منها ما أخرجه البخاري، ومسلم، ح: ۱۹۱۴ وغيرهما عن حدیث مالك عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة به۔

۳۳۔ ابواب الأدب

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① لوگوں کو تکلیف اور نقصان سے بچانا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ② عوام کو فائدہ پہنچانے والا معمولی عمل بھی جنت میں داخلے کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ ناجائز تجارتات کے ذریعے سے راستہ تنگ کرنا یا بند کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ عام طور پر شادی بیاہ کے موقعوں پر راستہ بند کر کے تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کے غضب کا باعث ہے۔ ④ کوڑا کرکٹ راستے میں پھینکنا یا وہاں قضائے حاجت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ بیٹھتے ہوں اور راستے میں پیشاب پاخانہ کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے۔

۳۶۸۳۔ حضرت ابوذر (جندب بن جنادہ غفاری)

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے سامنے میری امت اپنے اچھے اور برے اعمال کے ساتھ پیش کی گئی۔ میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر کا ٹٹا وغیرہ) ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں (تھوکا گیا) ہو اور اس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو۔“

۳۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّكَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ وَاصِلٍ، مَوْلَى أَبِي عَيْشَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَمِي بِأَعْمَالِهَا. حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا. فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُنْحَى عَنِ الطَّرِيقِ. وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا الشَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ».



☀️ فوائد و مسائل: ① ہر وہ عمل نیکی ہے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو یا نقصان سے بچاؤ ہو (بشرطیکہ وہ شریعت کے کسی خاص حکم کے خلاف نہ ہو) اور ہر وہ عمل برائی ہے جو اس کے برعکس ہو۔ ② کسی نیکی کو معمولی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے اور کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجد کی صفائی کا اہتمام زیادہ ہونا چاہیے۔ ④ اس زمانے میں فرش کچا ہوتا تھا اس لیے بلغم وغیرہ پر مٹی ڈال دینے سے وہ جذب ہو کر ختم ہو جاتا تھا۔ آج کل کے حالات کے مطابق پانی سے صفائی کرنا ضروری ہے۔ ⑤ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو وضو کی جگہ جا کر تھوکا جائے یا رومال میں تھوک لیا جائے، کراہت ہو تو بعد میں رومال دھویا جائے۔

(المعجم ۸) - بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَاءِ باب: ۸۔ پانی صدقہ کرنے کی فضیلت

(التمحفة)

۳۶۸۳۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۸/۵ عن يزيد بن، وأخرجه مسلم، المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، ح: ۵۵۳ من حديث واصل عن يحيى بن عقال عن يحيى بن يعمر عن أبي الأسود الديلي عن أبي ذر به، وبه صح الحديث.

۳۳۔ ابواب الأدب

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَقْيُ الْمَاءِ».

۳۶۸۴۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی پلانا۔“

🌞 نوآمد وسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی بنا پر اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے حدیث کے حسن ہونے والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۲۳/۱۲۳/۱۲۵، وصحيح سنن أبي داود للألباني (مفصل) ۵/۳۶۶-۳۶۹، رقم: ۱۲۵۲-۱۲۵۳) بنا بریں پانی پلانا بڑی نیکی ہے خواہ وہ ٹکا لگوانے یا کنواں کھدوانے کی صورت میں ہو یا کولر لگا دیا جائے یا گھرے میں پانی بھر کر رکھ دیا جائے یا نکلے سے گلاس بھر کر کسی کو لادیا جائے۔ اپنے اپنے موقع محل کے مطابق یہ سب صورتیں نیکی میں شامل ہیں۔ ② جب ضرورت سے زائد پانی موجود ہو تو ضرورت مند کو وہ پانی لینے سے منع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ③ پانی استعمال کرنے والوں کو چاہیے کہ اسے ضائع نہ کریں جیسے بعض دفعہ ایک آدمی آدھا گلاس پانی بیٹا چاہتا ہے تو پہلے گلاس کو دھوتا ہے، خواہ وہ بالکل صاف ہو پھر گلاس بھر کر پانی لیتا ہے اور آدھا گلاس پی کر باقی گرا دیتا ہے۔ یا وضو کرنے میں اتنا پانی استعمال کرتا ہے جس سے کئی آدمی وضو کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

۳۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَصِفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ

۳۶۸۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: جتنی لوگ صفیں بنائے ہوئے ہوں گے۔ ایک جہنمی ایک (جنتی) آدمی کے پاس سے گزرے گا اور اس سے کہے گا: فلاں صاحب!

۳۶۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ح: ۱۶۷۹ من حديث قتادة به، وصححه ابن حبان، ح: ۸۵۸، والحاكم: ۱/۴۱۶، على شرط الشيخين فرداه الذهبي بقوله: "فإنه غير متصل" * سعيد لم يدرك عبادة كما قال المنذري، وله شاهد ضعيف عند النسائي، ح: ۳۶۶۱.

۳۶۸۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البغوي في تفسيره معالم التنزيل: ۴/۴۱۹، المذثر، الآية: ۴۸ من حديث الأعمش به، وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ۱۰۸۰، وفيه عدة أخرى.

۳۳- ابواب الأدب۔

پانی صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ چنانچہ وہ (اس کا دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔ دوسرا آدمی گزرے گا وہ کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں جس دن میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔“

ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْحَجَّةِ. فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَشْفَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَسْمَعُ لَهُ. وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا؟ فَيَسْمَعُ لَهُ.

ابن نمیر (اپنی روایت میں) بیان کرتے ہیں: ”وہ کہے گا: فلاں صاحب! کیا آپ کو یاد نہیں جس دن آپ نے مجھے فلاں فلاں کام کے لیے بھیجا تھا تو میں آپ کے لیے گیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کر دے گا۔“

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «وَيَقُولُ: يَا فُلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَسْمَعُ لَهُ».



۳۶۸۶- حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایک گم شدہ اونٹ میرے حوض پر آ جاتا ہے جو میں نے اپنے اونٹوں (کو پانی پلانے) کے لیے (بنایا) سنوارا اور (لیپا ہے۔ اگر میں اس (گمشدہ اونٹ) کو پانی پلا دوں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں حرارت محسوس کرنے والے بگڑ رکھنے والے ہر جانور (کو پانی پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔“

۳۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ سَرَّاقَةَ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةٍ الْإِبِلِ، تَغْشَى حَيَاضِي، قَدْ لُطِئَتْهَا لِإِبِلِي، فَهَلْ لِي مِنْ أَجْرِ إِنْ سَقَيْتُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ».



فوائد و مسائل: ① کسی کے پیاسے جانور کو پانی پلانا اور کسی کے بھوکے جانور کو خوراک مہیا کرنا بھی اسی طرح نیکی ہے جس طرح کسی بھوکے پیاسے انسان کو خوراک اور پانی مہیا کرنا۔ ② جو جانور کسی کی ملکیت نہیں اس کو پانی پلانا بھی نیکی ہے جیسے ایک بدکار عورت پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش گئی۔ دیکھیے:

۳۶۸۶- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۴ من حديث ابن إسحاق به، وتابعه صالح بن كيسان عند أحمد، وصرح بسماع الزهري فيه، وأصله عند البخاري وغيره، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما، انظر مسند الحميدي بتحقيق: ح: ۹۰۴.

(صحيح مسلم، السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة و إطعامها، حديث: ۲۲۳۵)

(المعجم ۹) - بَابُ الرَّفْقِ (التحفة ۹) باب: ۹- نری (سے کام لینے) کا بیان

۳۶۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ».

۳۶۸۷- حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نری سے محروم رہا وہ (ہر قسم کی) خیر سے محروم رہا۔“

فائدہ: سخت طبیعت والا شخص لوگوں کی محبت حاصل نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ بہت سے دنیوی فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاق شخص اللہ کو بھی پسند نہیں اس لیے وہ آخرت کے فوائد سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

۳۶۸۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأُبُلَيْ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُتْبِ».

۳۶۸۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نری کرنے والا ہے نری کو پسند کرتا ہے اور نری پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا۔“

فوائد و مسائل: ① باہمی معاملات میں نرم روی اللہ کو بہت پسند ہے اس لیے وہ اس پر دنیوی فوائد اور آخرت میں اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ② دین کے معاملات میں اور حدود کے نفاذ میں نری اور مدائنت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ ایسے موقع پر دین پر مضبوطی سے قائم رہنا بلندی درجات کا باعث ہے۔

۳۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۸۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۶۸۷- أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق، ح: ۷۵/۲۵۹۲ من حديث وكيع به.

۳۶۸۸- [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى (الورقة ۱۰۱ ب، تحفة الأشراف ۳۷۴/۹، سقط من المطبوع) عن إسماعيل به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۱۴، وله شواهد عند مسلم، ح: ۲۵۹۳، وأبي يعلى ۱/۳۸۰، ح: ۴۹۰، وغيرهما.

۳۶۸۹- [صحيح] وصححه البوصيري، وانظر الحديث السابق.

۳۳۔ ابواب الأدب

غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔“
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .
 ح : وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
 ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
 مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ
 عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ
 اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ» .

☀️ فائدہ: دعوت و تبلیغ میں نرمی کا انداز نہایت مفید ہے تاہم درست موقف میں نرمی پیدا کر لینا باطل کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔ جن معاملات میں شریعت میں آسانی ہے ان میں خواہ مخواہ سخت پہلو اختیار کرنا بھی غلط ہے اور اس پر اصرار کرنا مزید غلطی ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمَالِكِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰۔ غلاموں سے حسن سلوک کا بیان

۳۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ
 ابْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ : «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ .
 فَأَطِيعُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ . وَأَلْسُوهُمْ مِمَّا
 تَلْبَسُونَ . وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ . فَإِنْ
 كَلَّفْتُمُوهُمْ ، فَأَعِثُّوهُمْ» .
 ۳۶۹۰۔ حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(غلام) تمہارے بھائی ہیں
 جنہیں اللہ نے تمہارے زیر دست (تحت) بنا دیا ہے
 لہذا جو کھانا تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھاؤ اور جو
 (لباس) خود پہنتے ہو اس میں سے انہیں پہناؤ۔ اور ان کو
 وہ کام کرنے کا حکم نہ دو جو ان پر غالب آجائے۔ اور اگر
 (ضرورت کے تحت) انہیں ایسا حکم دو تو (اس کی انجام
 دہی میں خود بھی) ان کی مدد کرو۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اسلام میں غلام بنانا ممنوع نہیں تاہم غلام کے حقوق اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ آزاد انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ غلام کو آزاد کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ ② بہت سی صورتوں میں غلام کو آزاد کرنا مسلمانوں کے لیے یا خود غلام کے لیے تکلیف یا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَابِتُوا مِنْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ

۳۶۹۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السياب واللعن، ح: ۶۰۵۰ من حديث الأعمش به، ومسلم، الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل، وإلباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه، ح: ۱۶۱۶/۳۸ عن ابن أبي شيبة .

خَيْرٌ ﴿النور ۳۳﴾ اور تمہارے جولوٹری غلام مکاتبت (آزادی کا معاہدہ) کرنا چاہیں تو ان سے آزادی کا معاہدہ کر لو اگر تمہیں ان کے اندر بھلائی معلوم ہو۔ اس لیے غیر مسلم یا بری عادتوں میں مبتلا غلام کو آزاد کرنے کی بجائے غلام ہی رکھنے میں اس کا اور معاشرے کا فائدہ ہے۔ ⑤ غلام کے انسانی حقوق کا خیال رکھنا مالک کا فرض ہے۔ ⑥ غلام کے لیے مناسب غذا مناسب لباس اور رہائش مہیا کرنا آقا کی ذمہ داری ہے اس کے عوض وہ آقا کی خدمت کرے گا اور روزمرہ معاملات میں اس سے تعاون کرے گا۔ ⑦ اگر غلام کے ذمے ایسا کام لگایا جائے جو وہ اکیلا انجام نہ دے سکتا ہو تو مالک کا فرض ہے کہ خود اس کے ساتھ مل کر کام کرے یا اسے مددگار مہیا کرے۔ ⑧ گھروں اور دکانوں پر کام کرنے والے ملازم کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کارکن غلام نہیں تاہم وہ حالات کی وجہ سے مالک کی سختی برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے حقوق غلاموں سے زیادہ ہیں۔ ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام لینا کم آرام کا موقع دینا ان کی عزت نفس مجروح کرنا اور تنخواہ دینے میں ہلکا دتا خیر کرنا یہ سب کام حرام ہیں۔

۳۶۹۱- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بری مالکانہ صفات کا حامل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ (مالک ہونے کے پہلو سے بھی اچھی صفات سے متصف ہونا چاہیے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ اس امت میں غلام اور یتیم سب قوموں سے زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں (ہوں گے) لہذا ان سے اسی طرح عزت کا رویہ رکھو جس طرح اپنی اولاد سے عزت کا رویہ رکھتے ہو (انہیں خواہ مخواہ ذلیل نہ کرو۔) اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔“ انھوں نے عرض کیا: دنیا میں کیا چیز ہمیں فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ گھوڑا جسے تو اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لیے باندھ رکھے تیرا غلام جو

۳۶۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ فَرْقِدِ السَّجَّي، عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟ قَالَ: «نَعَمْ. فَأَكْرَمُوهُمْ تَكْرَامَةَ أَوْلَادِكُمْ. وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ». قَالُوا: فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: «فَرَسٌ تَرْتَبُطُهُ مَقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مَمْلُوكٌ يَنْفِيكَ. فَإِذَا صَلَّى، فَهُوَ أَخْوَكُ».

۳۶۹۱- [استادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ما جاء في الإحسان إلى الخادم، ح: ۱۹۶۶ من حديث فرقده، وقال: "غريب" وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۱۷۸۱ لحال فرقده.

۳۳۔ ابواب الادب۔ سلام سے متعلق آداب و احکام

تیرے کام آئے۔ اگر وہ نمازی ہو تو وہ تیرا (مسلمان) بھائی ہے (لہذا اس کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے۔)

باب ۱۱۔ سلام کو عام کرنا

(المعجم ۱۱) - بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

(التحفة ۱۱)

۳۶۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ایمان والے بن جاؤ۔ اور تم (کامل) مومن نہیں بن سکتے حتیٰ کہ آپس میں محبت رکھو۔ کیا تم کو ایک چیز نہ بتاؤں جب تم وہ عمل کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔“

۳۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا. وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا. أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».



فوائد و مسائل: ① جنت میں داخلے کے لیے ایمان لازمی شرط ہے۔ ② کامل ایمان والے جہنم کی سزا بھگتے بغیر جنت میں چلے جائیں گے جب کہ ناقص ایمان والے اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد جہنم سے نکلیں گے۔ ③ وہ محبت جس کی بنیاد رنگ، نسل، خاندان، زبان، وطن یا جذبات کی بجائے ایمان پر ہو ایمان کی تکمیل اور اس کے حسن کا باعث ہے۔ ④ ایک دوسرے کو سلام کرنا باہمی محبت کا سبب ہے کیونکہ ”السلام علیکم“ اور ”علیکم السلام“ کے الفاظ ایک دوسرے کے لیے نیک جذبات کا اظہار بھی ہیں اور دعائے خیر بھی۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا کرنے کے لیے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں مثلاً: تجھے تحائف دینا، اچھے نام سے پکارنا، سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا، کافی مدت کے بعد ملاقات ہونے پر معاف کرنا، نماز یا جماعت میں صف سیدھی رکھنا اور ایک دوسرے کے قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا، ضرورت کے وقت مدد کرنا، خوش اور نچی میں شریک ہونا اور بڑے کا احترام اور چھوٹے پر شفقت کرنا وغیرہ۔

۳۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۶۹۲۔ [صحیح] تقدم، ح: ۶۸.

۳۶۹۳۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۳۱/۸، ح: ۷۵۲۵ من حديث ابن أبي شيبة به وهو في المصنف: ۴۳۵/۸، وصححه البوصيري * إسماعيل تابعه بقیة، الطبراني أيضاً، ح: ۷۵۲۴، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب
 حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: أَمَرْنَا نَبِيَّنَا ﷺ، أَنْ نُنْفِثِي السَّلَامَ.

۳۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ».

۳۶۹۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمان کی عبادت کرو اور سلام عام کرو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اسلام اللہ سے اور بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ اللہ سے صحیح تعلق کی بنیاد عقیدہ توحید اور عبادات کے ذریعے سے اس کا اظہار ہے۔ بندوں سے صحیح تعلق قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ایک آسان کام سب کو سلام کرنا ہے۔ ② سلام عام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کو سلام کیا جائے۔ اور جب بھی ملاقات ہو یا ملاقات کے بعد رخصت ہونا ہو تو سلام کیا جائے۔ اس میں دوست رشتے دار اور اجنبی کے درمیان فرق نہ رکھا جائے۔ ③ غیر مسلم کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے لیکن اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دیا جائے جیسے باب نمبر ۱۳ میں آ رہا ہے۔ ④ سلام اتنی بلند آواز سے کرنا چاہیے کہ کم از کم وہ شخص سن لے جسے سلام کیا گیا ہے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ
 (التحفة ۱۲)

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي

۳۶۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی پھر آ کر سلام کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] ”تجھ پر بھی سلامتی ہو۔“

۳۶۹۴۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الأظمية، باب ماجاء في فضل إطعام الطعام، ح: ۱۸۵۵ من حديث عطاء به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في المصنف ۴۳۶/۸، وللحديث شواهد كثيرة.
 ۳۶۹۵۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۰۶۰.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب

نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ. فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ.
فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر مسجد میں چند افراد مل کر بیٹھے ہوں تو ان کے پاس آنے والا انھیں سلام کرے۔ ② سلام کا جواب ضرور دینا چاہیے۔ ③ [وَعَلَيْكَ] ایک آدمی کے لیے اور [وَعَلَيْكُمْ] زیادہ افراد کے لیے ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کو بھی [وَعَلَيْكُمْ] کہنا درست ہے۔

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۹۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔“ انھوں نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] ”ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔“
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ نفیلت حاصل ہے کہ انھیں جبریل علیہ السلام کہا۔ یہ شرف دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل نہیں ہوا۔ ② ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرشتوں کو نہیں دیکھتی تھیں نہ ان کی آواز سنتی تھیں اس لیے جواب میں [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] کی بجائے [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ] فرمایا۔ ③ جب کسی کو کسی کا سلام پہنچایا جائے تو اس کا جواب اسی انداز سے دینا چاہیے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ
الذَّمَّةِ (التحفة ۱۳)

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ: ۳۶۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمھیں سلام کہے تو (جواب میں) کہو:

۳۶۹۶۔ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: إذا قال فلان بقرتك السلام، ح: ۶۲۵۳ من حديث زكريا به، ومسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲/۲۴۴۷/۹۰ عن ابن أبي شيبة به.
۳۶۹۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۹۴۱ من حديث سعيد به، وهو في المصنف: ۴۴۲/۸ * سعيد تابعه شعبة عند مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام... الخ، ح: ۲/۱۶۳، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ۶۹۲۶، ومسلم وغيرهما عن أنس رضي الله عنه.

۳۳۔ ابواب الادب۔ سلام سے متعلق آداب و احکام

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ [وَعَلَيْكُمْ] "تم پر بھی۔" اَهْلَ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ: «وَعَلَيْكُمْ».

۳۶۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ] "ابوالقاسم! آپ پر سلام یعنی موت ہو۔" نبی ﷺ نے فرمایا: [وَعَلَيْكُمْ] "تم پر بھی۔"

فوائد و مسائل: ① اہل کتاب سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ ہندو سکھ اور مرزائی وغیرہ اہل کتاب میں شامل نہیں۔ ② یہ رسول اللہ ﷺ کا نقل تھا کہ غصہ دلانے والی حرکت پر بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھا اور بہترین مناسب جواب دیا۔ ③ اہل کتاب کو وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کے بجائے وَعَلَيْكُمْ کہنے میں یہی حکمت ہے کہ وہ لوگ شرارت سے کام لیتے تھے اور غلط الفاظ بولتے تھے۔ آج کل کے عام غیر مسلم عربی زبان کی ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اور صاف الفاظ میں السَّلَام عَلَیْکُمْ کہتے ہیں اس لیے انھیں وَعَلَيْکُم السَّلَام کہنے میں حرج نہیں تاہم اگر انھیں بھی وَعَلَيْکُمْ ہی کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ④ ذمی سے مراد مسلمان سلطنت کے غیر مسلم باشندے ہیں۔

۳۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبُرَيْقِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي زَكَاةٌ عَدَا إِلَى الْيَهُودِ. فَلَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ. فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

۳۶۹۹۔ حضرت ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کل یہودیوں کے پاس جاؤں گا۔ انھیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمھیں سلام کہیں تو (جواب میں) کہنا: وَعَلَيْكُمْ۔"

۳۶۹۸۔ أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ۱۱/۲۱۶۵ من حديث أبي معاوية به، وهو في المصنف: ۴۴۲/۸.

۳۶۹۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۳۳/۴ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع عنده، والحديث في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۴۲/۸، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، وأحمد: ۳۹۸/۶، وغيرهما، وإسناده حسن.

۳۳۔ ابواب الادب

سلام سے متعلق آداب واحکام

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو یہ احساس دلایا جانا چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے برابر درجہ نہیں رکھتے تاکہ وہ مسلمانوں کو تنگ کرنے کی جرأت نہ کریں اور اسلام قبول کرنے میں اپنی بہتری محسوس کریں۔ ② مسلمان کو نہیں چاہیے کہ غیر مسلم کو سلام کہے بلکہ غیر مسلم کو چاہیے کہ مسلمان کو سلام کہے اور مسلمان جواب دے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ
وَالنِّسَاءِ (التحفة ۱۴)

باب: ۱۴۔ عورتوں اور بچوں کو سلام کہنا

۳۷۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ صَبِيَّانٌ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں سلام کہا جب کہ ہم اس وقت بچے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کے بعض حصے کے شواہد بخاری مسلم میں موجود ہیں، دیگر محققین نے مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۹/۲۳۳، ۲۳۵، وصحيح سنن ابن ماجه للالاباني، رقم: ۳۰۰۰) و سنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۷۰۰) ② اصل قاعدہ یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔“ (صحیح البخاری، الاستئذان، باب: یسلم الصغیر علی الکبیر، حدیث: ۲۲۳۳) ③ بچوں کی تربیت کے لیے بڑا چھوٹے کو سلام کہہ سکتا ہے۔ ④ اس سے بچوں پر شفقت کا اظہار ہوتا ہے اور دل سے تکبر ختم ہوتا ہے۔

۳۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ

۳۷۰۱۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

۳۷۰۰۔ [إسناده ضعيف] وهو في المصنف: ۴۴۵/۸، ولبعضه شاهد عند البخاري، ح: ۶۲۴۷، ومسلم، ح: ۱۵، ۱۴/۲۱۶۸ من حديث ثابت عن أنس به.

۳۷۰۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في السلام على النساء، ح: ۵۲۰۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۴۶، ۴۴۷/۸، وحسنه الترمذي، ح: ۲۶۹۷، وراجع النيل لمزيد الترخيع.

سلام سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الأدب

يَزِيدُ قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي

نَشْوَةٍ. فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

❦ فوائد و مسائل: ① اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو مرد نا محرم عورت کو اور عورت نا محرم مرد کو سلام کہہ سکتی ہے۔
② فتنے کا خوف نہ ہونے کی صورت یہ ہے، مثلاً: عورت بوڑھی ہو یا کئی عورتیں موجود ہوں اور کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو مرد انہیں سلام کہہ سکتا ہے۔ ③ جوان عورت کا تنہا مرد کو یا مرد کا جوان عورت کو سلام کرنا خرابیاں پیدا ہونے کا باعث ہے اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے البتہ محرم مرد اور عورت ایک دوسرے کو سلام کر سکتے ہیں بلکہ انہیں آپس میں سلام کرنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں نامناسب خیالات پیدا ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔

باب: ۱۵۔ مصافحہ کرنے کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْمُصَافَحَةِ

(التحفة ۱۵)

۳۷۰۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے (احترام کے اظہار کے لیے) جھکا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ ہم نے کہا: کیا ہم ایک دوسرے سے معافہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔ لیکن مصافحہ کر لیا کرو۔“

وَكَيْفَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ السَّدُوسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْتَحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: «لَا». قُلْنَا: أَيْتَعَانِي بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: «لَا». وَلَكِنْ تَصَافَحُوا».

❦ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے معافہ والی بات کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحہ، رقم: ۱۶۰) لیکن مسند احمد کے متحققین اور ذکور بشار عواد نے اسے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد کے متحققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی جو متابعات بیان کی ہیں وہ بھی سخت ضعیف ہیں جس سے مذکورہ روایت ضعیف ہی رہتی ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر صحیح روایات سے مصافحہ اور معافہ کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے، جیسے صحیح بخاری، جامع الترمذی، مسند ابویعلیٰ، ابن حبان اور سنن الکبریٰ بیہقی میں روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟

۳۷۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الاستاذان، باب ما جاء في المصافحة، ح: ۲۷۲۸ من حديث حنظلة، وقال: "حسن" «حنظلة السدوسي ضعيف كما في التقريب وغيره».

۳۳۔ ابواب الادب - سلام سے متعلق آداب و احکام

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں صحابہ کرام اس پر عمل کرتے تھے نیز معجم الاوسط طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب کسی سفر سے واپس آتے تو معافہ کرتے تھے لہذا مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں البتہ صحیح آثار سے ثابت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت میں بیان کردہ مسائل پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ تاہم مصافحہ کی فضیلت صحیح مرفوع احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۲۳۰/۲۳۱، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد، رقم: ۴۷۰۲) ① ملاقات کے وقت سلام کرتے ہوئے جھکنا منع ہے کیونکہ اس میں رکوع سے مشابہت ہے جو اللہ کی عبادت ہے۔ ② پاؤں چومنا سجدہ سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے یہ زیادہ منع ہے۔ ③ مصافحہ (ہاتھ ملانا) سنت ہے۔ مصافحہ دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے دونوں ہاتھوں سے نہیں۔ مصافحہ کا مطلب یہی تھیلی کا تھیلی سے ملنا ہے نہ کہ دو تھیلیوں کا دو تھیلیوں سے اور نہ دو تھیلیوں کا ایک تھیلی سے ملنا۔

۳۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے رخصت ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُلْتَقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَنْفَرَا».



☀️ فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کے بہت سے شواہد ہیں لیکن ان کی صحت و ضعف کی طرف اشارہ نہیں کیا غالباً اسی شواہد کی بنا پر دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث و تحقیق سے تصحیح حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثية مسند الإمام أحمد: ۵۱۷/۵۱۸، والصحيحة، رقم: ۵۲۲/۵۲۵) بتاریخ مسلمانوں کی باہمی ملاقات آپس میں محبت کے اضافے کے ساتھ ساتھ گناہوں کی معافی کا باعث بھی ہے۔ ② ایسے اعمال سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۰۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في المصافحة، ح: ۵۲۱۲ عن ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۴۳۱/۸ «أبو إسحاق عمن، والأجلح تقدم، ح: ۲۱۱۷، وحسن الترمذي، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۳- ابواب الآداب

(المعجم ۱۶) - بَابُ الرَّجُلِ يُقْبَلُ يَدَ

الرَّجُلِ (التحفة ۱۶)

۳۷۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ: قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۷۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعُندَرُ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوة، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَجَلَيْهِ.

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْإِسْتِثْنَانِ

(التحفة ۱۷)

۳۷۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ نَابِثًا ذَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عَمْرِو ثَلَاثًا. فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَانْصَرَفَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ الْإِسْتِثْنَانِ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا،

اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب واحکام

باب: ۱۶- ایک آدمی کا دوسرے

آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا بیان

۳۷۰۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

۳۷۰۵- حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے چند افراد نے نبی ﷺ کے ہاتھ کو اور دونوں قدموں کو بوسہ دیا۔

باب: ۱۷- اجازت طلب کرنا

۳۷۰۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی تین بار اجازت طلب کی۔ انھیں اجازت نہ ملی چنانچہ وہ واپس ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہلوا بھیجا: آپ واپس کیوں چلے گئے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے آپ سے اس انداز سے تین بار

۳۷۰۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في التولي يوم الزحف، ح: ۲۶۴۷ من حديث يزيد بن أبي زياده، وانظر، ح: ۵۰۴ لحاله.

۳۷۰۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في قبلة اليد والرجل، ح: ۲۷۳۳ من حديث أبي أسامة به، وقال: "حسن صحيح".

۳۷۰۶- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹/۳، ۴۱۰/۴، ۴۱۸ عن يزيد به، وأخرجه مسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ۳۵/۲۱۵۳ من حديث أبي نضرة به، وله طريق آخر عند البخاري، ح: ۶۲۴۵، ومسلم، ح: ۳۴/۲۱۵۳ وغيرهما.

۳۳۔ ابواب الادب

اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب و احکام

فَإِنْ أَدْنَىٰ لَنَا دَخَلْنَا، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا، رَجَعْنَا. قَالَ: فَقَالَ: لَنَا يَنْبَغِي، عَلَىٰ هَذَا، بَيِّنَةٌ، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ. فَأَتَىٰ مَجْلِسَ قَوْمِهِ. فَتَأَسَّدَهُمْ. فَسَهَدُوا لَهُ. فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

اجازت طلب کی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ (اس طرح اجازت طلب کرنے کے بعد) اگر ہمیں اجازت ملے تو داخل ہوں اور اگر ہمیں اجازت نہ دی جائے تو پلٹ جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (اپنے) اس (بیان) پر گواہ پیش کرو گے ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور ان سے (گواہی دینے کی) درخواست کی انھوں نے ایوموی رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) انھیں چھوڑ دیا۔

فوائد و مسائل: ① کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا منع ہے۔ ② اجازت طلب کرنے کا طریقہ یہ ہے: ”السلام علیکم“ کیس میں اندر آ سکتا ہوں؟“ (سنن أبی داود، الأدب، باب کیف الاستفذان، حدیث: ۵۱۷۷) ③ اگر ایک بار اجازت مانگنے پر جواب نہ ملے تو دوسری اور تیسری بار اجازت طلب کرنی چاہیے۔ آج کل اجازت مانگنے کا طریقہ مختلف ہو گیا ہے جیسے کھٹی بجانا۔ یہ بھی وقفے وقفے سے صرف تین مرتبہ بجائی جائے۔ اگر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلا جائے۔ کھٹی بجنا بجا کر سارے محلے کو پریشان نہ کیا جائے۔ ④ اگر تین بار اجازت مانگنے پر بھی اجازت نہ ملے تو اہل خانہ سے ناراض ہوئے بغیر واپس ہو جانا چاہیے۔ ممکن ہے صاحب خانہ گھر میں موجود نہ ہو یا کوئی ایسی معقول وجہ ہو جس کی بنا پر وہ اجازت نہ دے رہا ہو۔ ⑤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گواہ اس لیے طلب فرمایا کہ وہ مزید اطمینان چاہتے تھے۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ جب دیکھیں گے کہ عمر رضی اللہ عنہ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں کبار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی شدت کا رویہ رکھتے ہیں تو ہر شخص بلا تحقیق احادیث بیان کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اس طرح غیر ذمہ دار لوگ غلط الفاظ کے ساتھ یا اپنے پاس سے بنا کر احادیث بیان نہیں کریں گے۔ ⑥ حدیث دین کی بنیاد ہے لہذا صحیح اور ضعیف میں فرق کرنا بہت ضروری ہے۔ ⑦ احادیث کی کتابوں میں ضعیف احادیث موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ائمہ حدیث ہر حدیث کے ساتھ سند بیان کرتے تھے جس سے سامعین کو حدیث کے درجے کا علم ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات اس لیے ضعیف حدیث بیان کر دیتے کیونکہ فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہوتا لہذا اس غلطی کی نشاندہی یا فقہاء کے اقوال کی دلیل کے طور پر ضعیف حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کر لیتے۔ بعض اوقات اس لیے بھی ضعیف حدیث بیان کر دیتے تھے کہ ممکن ہے اس حدیث کی دوسری سند مل جائے جس سے اس کا ضعف ختم ہو کر حدیث قابل قبول ہو جائے تاہم ہر وہ حدیث جو ایک سے زیادہ سندوں سے مروی ہو قابل قبول نہیں ہوتی بلکہ اس



۳۳۔ أبواب الأدب ————— اجازت طلب کرنے سے متعلق آداب و احکام

کے لیے بعض شروط کا پایا جانا ضروری ہے جن کی تفصیل اصول حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوالباب انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سلام (تو ہمیں معلوم) ہے لیکن اجازت طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدی کوئی بات کہے سچان اللہ کہہ دے اللہ اکبر کہہ دے الحمد للہ کہہ دے یا کھانس دے۔ (مقصد یہ ہے کہ) گھر والوں کو معلوم کرادے (کہ میں اندر آنا چاہتا ہوں۔“

۳۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت علی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے میرے دو اوقات تھے۔ ایک رات میں اور ایک دن میں۔ جب میں ایسے وقت حاضر ہوتا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ کھانس دیتے۔ (جس کا مطلب یہ ہوتا کہ مجھے تمھارے آنے کا علم ہو گیا ہے اور تم اندر آ سکتے ہو۔)

۳۷۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے (حاضر ہونے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”کون ہے؟“ میں نے کہا: میں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں میں۔“

۳۷۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ٤/١٧٨، ح: ٤٠٦٥ من حديث ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ٨/٤١٩، ح: ٥٧٢٦، وضعفه البوصيري * وأصله، وأبو مودرة ضعيفان كما في التقريب وغيره.

۳۷۰۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي، السهو، التلخيص في الصلاة: ٣/١٢، ح: ١٢١٣ من حديث أبي بكر بن عياش به، وتابعه جرير عنه، والحدیث فی المصنف: ٨/٤٢٠، ح: ٥٧٢٨ * والحدیث العکلی تابعه شرحبیل بن مدرک وهو ثقة عن عبد الله بن نجی عن أبيه عن علي به، النسائي، ح: ١٢١٢، وانظر، ح: ٣٦٥٠.

۳۷۰۹۔ أخرجه البخاري، الاستاذان، باب: إذا قال من ذا؟ فقال أنا، ح: ٦٢٥٠ من حديث شعبة به، ومسلم، الأدب، باب كراهة قول المستأذن أنا، إذا قيل من هذا؟، ح: ٣٩/٢١٥٥ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الأدب

خیریت دریافت کرنے سے متعلق آداب و احکام

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا، أَنَا».

ﷺ فوائد و مسائل: ① اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے ”کون ہے؟“ تو جواب میں اپنا نام یا لقب اور کنیت وغیرہ (جو چیز زیادہ معروف ہو) بتانا چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ”میں میں“ فرمانا صحابی کے جواب پر ناپسندیدگی کا اظہار تھا، یعنی یہ طریقہ درست نہیں۔ ③ دروازہ کھٹکھٹانا یا گھنٹی بجانا بھی اجازت طلب کرنے کے مفہوم میں داخل ہے۔ جب کوئی دروازے پر آکر نام پوچھے تو سلام کر کے گفتگو کی جائے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ، باب: ۱۸۔ جس آدمی سے پوچھا جائے:

تو نے صبح کیسے کی؟ (تیرا کیا حال ہے؟

كَيْفَ أَصْبَحْتَ (التحفة ۱۸)

تو وہ کیا جواب دے)

۳۷۱۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیسے صبح کی؟ آپ نے فرمایا: ”خیریت سے صبح ہوئی“ ایسے آدمی کی جس نے نہ روزہ رکھا نہ کسی بیماری کی عیادت کی۔“

۳۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى

ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «بِخَيْرٍ. مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا، وَلَمْ يَعُدَّ سَقِيمًا».

۳۷۱۱۔ حضرت ابواسید (مالک بن ربیعہ) ساعدی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو فرمایا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] انھوں نے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین رضی اللہ عنہم) نے کہا: [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] آپ نے فرمایا: ”تمھاری

۳۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ.

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي، أَبُو أُمِّي، مَالِكُ بْنُ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أَسِيدِ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَسِيدِ السَّاعِدِيِّ

۳۷۱۰۔ [حسن] أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة - في المصنف - في المصنف: ۳/ ۸۰۲۳۵/ ۴، ح: ۵۸۵۴، به، ومن طريقه أخرجه أبو يعلى: ۳/ ۴۴۳، ح: ۱۹۳۷، وللحديث شواهد كثيرة عند أبي يعلى: ۵/ ۷۹، ح: ۲۶۷۶، وغيره، وحسن الهيثمي حديث أبي يعلى، ح: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰، وله سند آخر حسن عند الطبراني في الأوسط: ۸/ ۱۶۳، ۱۶۴، ح: ۷۳۲۹، وغيره.

۳۷۱۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۹/ ۲۶۳، ح: ۵۸۴، من حديث أبي إسحاق الهروي به مطولاً، وضعفه البوصيري * عبد الله بن عثمان بن إسحاق (تقريب)، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الادب

معزز شخص کی عزت و تیز چھینک سے متعلق آداب و احکام

صبح کیسی ہوئی؟ (کیا حال ہے؟) انھوں نے کہا: خیریت سے ہوئی، ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری صبح بھی خیریت سے ہوئی، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ» قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: «كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟» قَالُوا: بِخَيْرٍ. نَحْمَدُ اللَّهَ. فَكَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ بِأَيِّتِنَا وَأَمْنًا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ. أَحْمَدُ اللَّهَ».

باب: ۱۹۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو

(المعجم ۱۹) - بَاب: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ (التحفة ۱۹)

۳۷۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔“

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَتَانَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ، فَأَكْرِمُوهُ».

🌟 فوائد و مسائل: ① مہمان کا اکرام اس کے مقام و مرتبے کے مطابق ہونا چاہیے۔ ② غیر مسلم مہمان سے بھی خندہ پیشانی سے ملنا اور اس کی مناسب خاطر تواضع کرنا ضروری ہے لیکن کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے اسلام اور مسلمانوں کے شرف و وقار میں کمی ہو۔

باب: ۲۰۔ جسے چھینک آئے اسے دُعا دینا

(المعجم ۲۰) - بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ (التحفة ۲۰)

۳۷۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو

۳۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ،

۳۷۱۲۔ [حسن] أخرجه البيهقي: ۱۶۸/۸ من حديث محمد بن الصباح به، وضعفه البوصيري من أجل سعيد بن مسلمة، وله شواهد، منها ما أخرجه الحاكم: ۲۹۲/۴ من حديث معبد بن خالد الأنصاري عن أبيه عن جابر بن عبد الله الأنصاري رفعه: "فلذا أتاكم كريم قوم فليكرمه"، وقال: "صحيح الإسناد".

۳۷۱۳۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس، ح: ۶۲۲۵، ۶۲۲۱، ومسلم، الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التناوب، ح: ۵۳/۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به.

۳۳۔ ابواب الأدب

چھینک سے متعلق آداب و احکام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا أَوْ سَمَّتْ، وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ. فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الْآخَرَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ. وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ».

چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو نہ دی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو دعا دی اور دوسرے کو دعا نہیں دی (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کی تعریف کی تھی جبکہ اس نے اللہ کی تعریف نہیں کی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسے چھینک آئے اسے چاہیے کہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہے۔ ② دعا دینے کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہے۔ ③ چھینک کے بعد [الْحَمْدُ لِلَّهِ] کہنے والے کو [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] کہہ کر دعا دینا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الأدب، باب ما يستحب من العطاس، وما يكره من التثاؤب، حدیث: ۲۲۲۳) ④ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] نہ کہنے والے کو دعا نہ دینا اس کی تنبیہ کے لیے ہے تاکہ وہ آئندہ غفلت نہ کرے۔



۳۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَحْمَرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا. فَمَا زَادَ، فَهُوَ مَرْكُومٌ».

۳۷۱۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھینکنے والے کو تین بار (يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہہ کر) دعا دی جائے۔ اس سے زیادہ ہو تو اس شخص کو زکا م ہے۔“

۳۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، [عَنْ عِيسَى، عَنْ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ] بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ

۳۷۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ یوں کہے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں (اللہ کا شکر ہے۔“ جو افراد اس کے پاس

۳۷۱۴۔ أخرجه مسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ۵۵ / ۲۹۹۳ من حديث وكيع به بغير هذا اللفظ، وقال ابن حجر في هذه الرواية: شاذة.

۳۷۱۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۱ من حديث ابن أبي ليلى به، وضعفه البوصيري من أجل ابن أبي ليلى، ح: ۸۵۴، واضطرب ابن أبي ليلى في حديثه مع ضعفه، وحديث البخاري (۶۲۲۴) يغني عنه.

مجلس سے متعلق آداب و احکام

۳۳- ابواب الادب

أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلْيُزِدْ عَلَيْهِ مَنْ
حَوْلُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. وَلْيُزِدْ عَلَيْهِمْ:
يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بَالَكُمْ». ہوں وہ کہیں: [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] "اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔" وہ جواب میں انھیں کہے: [يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بَالَكُمْ] "اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے اور تمہارے حالات درست فرمائے۔"

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت سے بخاری کی روایت (۶۲۳۳) کفایت کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت ہمارے شیخ کے نزدیک قابلِ حجت ہے۔ علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ عمل ہے۔ بنا بریں اس حدیث سے چھینکنے والے کو دعا دینے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب ۲۱- ہم مجلس کی عزت کرنا

(المعجم ۲۱) - بَابُ إِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ

(التحفة ۲۱)

۳۷۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب کسی آدمی سے ملنے اور وہ آپ سے بات چیت کرتا تو آپ اپنا چہرہ اس سے نہیں پھیرتے تھے حتیٰ کہ وہی (بات چیت سے فارغ ہو کر) دوسری طرف متوجہ ہو جاتا۔ اور جب کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔ اور آپ ﷺ کو کبھی اپنے ساتھ بیٹھنے ہوئے سے گھٹنے آگے بڑھا کر بیٹھنے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

۳۷۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ، رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ، لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ. وَإِذَا صَافَحَهُ، لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا. وَلَمْ يُرْ مُتَقَدِّمًا، بِرُكُوبَتِهِ، جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ.

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جب کہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت اس جملے: "جب کوئی نبی ﷺ سے مصافحہ کرتا تو نبی ﷺ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ

۳۷۱۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب تواضعه ﷺ مع جلسيه ...]، ح: ۲۴۹۰ من حديث أبي يحيى عمران بن زيد التغلبي الطويل به، وهو لين كما في التقریب * وزيد تقدم حاله، ح: ۲۷۰۳، ولبعض الحديث شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۴۷۹۴.

۳۳۔ ابواب الأدب

معذرت کا بیان

الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ الگ کرتا۔“ کے مواضعیف ہے نیز اس جملے کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ جملہ ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني: ۵/۶۳۵-۶۳۷، رقم: ۲۳۸۵)

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ
فَرَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ (التحفة ۲۲)

باب: ۲۲۔ مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

۳۷۱۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

۳۷۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے پھر واپس آجائے تو وہ اس (جگہ) کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْمَعَاذِيرِ
(التحفة ۲۳)

باب: ۲۳۔ معذرت کا بیان

۳۷۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَوْذَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذَرَةٍ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ».

۳۷۱۸- حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے بھائی سے (کسی غلطی پر) معذرت کی اور اس نے قبول نہ کی، اس پر (ناجائز) گنہیں وصول کرنے والے جتنا گناہ ہے۔“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَوْذَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ روایت محمد بن اسماعیل کے واسطے سے بھی نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کی مش بیان کی ہے۔

۳۷۱۷- [صحیح] أخرجه ابن خزيمة في صحيحه: ۳/۱۶۰، ۱۶۱، ح: ۱۸۲۱ من حديث جرير به، وهو في صحيح مسلم، السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ح: ۳۱/۲۱۷۹ من حديث سهل به.

۳۷۱۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود في المراسيل، الملاحم، باب: ۱۱۰، ح: ۵۲۱ من حديث وكيع به، والسند ضعيف من أجل عننة ابن جريج وغيره ومع ذلك مرسل، وله شواهد ضعيفة.



۳۳۔ ابواب الادب مزاح سے متعلق آداب و احکام

باب: ۲۳۔ مزاح کا بیان

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْمَزَاحِ (الصفحة ۲۴)

۳۷۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى. قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ. وَمَعَهُ نَعِيمَانُ وَسُوَيْبُ بْنُ حَرْمَلَةَ، وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا. وَكَانَ نَعِيمَانُ عَلَى الرَّادِ. وَكَانَ سُويِبُ رَجُلًا مَزَاحًا. فَقَالَ لِنَعِيمَانَ: أَطْعَمَنِي. قَالَ: حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: فَلَا غِيظَنَكَ. قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ. فَقَالَ لَهُمْ سُويِبُ: تَسْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ. وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ: إِنِّي حُرٌّ. فَإِنْ كُنْتُمْ، إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ، تَرَكْتُمُوهُ، فَلَا تُنْفِسُوا عَلَيَّ عَبْدِي. قَالُوا: لَا. بَلْ نَسْتَرِيهِ مِنْكَ. فَاسْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَائِصٍ. ثُمَّ أَتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً، أَوْ حَبْلًا. فَقَالَ نَعِيمَانُ: إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ. وَإِنِّي حُرٌّ،

۳۷۱۹۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے (کا واقعہ ہے کہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے بھری روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت نعیمان اور حضرت سوہب بن حرملة رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ حضرت نعیمان زاد راہ (کھانے پینے کے سامان) کے ذمہ دار تھے۔ سوہب رضی اللہ عنہ بہت مزاحیہ طبیعت کے تھے۔ انھوں نے نعیمان رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کھانا دیجیے۔ انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آجائیں (ان کی اجازت سے دوں گا۔) سوہب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے کھانا نہیں دیا اس لیے) میں آپ کو پریشان کروں گا۔ (اس کے بعد سفر کے دوران میں) ان کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ سوہب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ مجھ سے میرا ایک غلام خریدو گے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے کہا: وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ وہ تم سے کہے گا: میں آزاد ہوں۔ اگر اس کی یہ بات سن کر تم نے اسے چھوڑ دینا ہے تو (ابھی سے خریدنے سے انکار کر دو اور) میرے غلام کا معاملہ خراب نہ کرو۔ انھوں نے کہا: نہیں ہم آپ سے وہ غلام خریدیں گے (اور سودا منسوخ نہیں کریں گے۔) چنانچہ ان لوگوں نے دس اونٹنیوں کے

۳۷۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۰۹/۲۳، ح: ۶۰۹ من حديث ابن أبي شيبة به مختصراً، وضعفه البوصيري من أجل زمعة، تقدم، ح: ۳۲۶، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الادب

مزاح سے متعلق آداب و احکام

لَسْتُ بِعَبْدٍ. فَقَالُوا: قَدْ أَخْبَرْنَا خَبَرَكَ. فَأَنْطَلَقُوا بِهِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ. وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَانِصَ. وَأَخَذَ نُعَيْمَانَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ. قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ، حَوْلًا.

عوض ان (سویط رضی اللہ عنہ) سے انھیں (نعمان رضی اللہ عنہ) کو غلام سمجھ کر خرید لیا۔ پھر آ کر ان کے گلے میں پٹری یا رسی ڈال دی۔ (اور انھیں قابو کر لیا۔) نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص (سویط رضی اللہ عنہ) آپ لوگوں سے مذاق کر رہا ہے۔ میں تو آزاد ہوں غلام نہیں۔ انھوں نے کہا: اس نے ہمیں (پہلے ہی) یہ بات بتادی تھی (کہ تم آزاد ہونے کا دعویٰ کرو گے)۔ چنانچہ وہ لوگ انھیں پکڑ کر لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انھیں یہ واقعہ بتایا۔ انھوں نے قافلے والوں کے پیچھے جا کر ان کی اونٹیاں واپس کیں اور نعمان رضی اللہ عنہ کو (ان سے) واپس لیا۔ جب یہ حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کو بھی یہ پورا قصہ سنایا، چنانچہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال تک اس واقعہ کو یاد کر کے ہنستے رہے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت میں حضرت نعمان بن عمرو بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کو زاویرہ کا ذمہ دار اور حضرت سویط بن حرمہ حبشلی رضی اللہ عنہ کو مزاح کے طور پر زیادتی کرنے والا بیان کیا ہے اور بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کیونکہ نعمان رضی اللہ عنہ مزاح میں مشہور تھے۔ ان کے حالات (الإصابة: ۵۶۹/۳) اور (أسد الغابة: ۳۶/۵) میں اور حضرت سویط رضی اللہ عنہ کے حالات (الإصابة: ۷۱۱/۲) میں ملاحظہ فرمائیے۔ “لیکن مذکورہ روایت دونوں صورتوں میں ضعیف ہی قرار پاتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للألبانی، طبع مکتبة المعارف، الرياض، رقم: ۷۵۰) ② مزاح سے مراد دل لگی کی ایسی بات ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اگر اس سے کسی کا دل دکھے تو وہ [سُخِرَیْہ] (ٹھٹھا بخول) بن جاتا ہے (جو شرعاً ممنوع ہے۔) (حاشیہ سنن ابن ماجہ محمد و ابی عبد الباقی)

۳۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۷۲۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۷۲۰۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب الانساض إلى الناس، ح: ۶۱۲۹ من حديث شعبة، وقد تقدم، ح: ۶۲۰۳، ومسلم، المساجد، باب جواز الجماعة في النافلة، والصلاة على حصير وخمرة وثوب وغيرها من الطهارات، ح: ۶۵۹ من حديث أبي التياح به.

۳۳۔ ابواب الأدب سفید بال اکھاڑنے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت کا بیان

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عَمْرٍ! مَا فَعَلَ النَّعْثِرُ؟»
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بے تکلفی کا اظہار فرماتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ”اے ابوعمیر! نعیر کا کیا بنا؟“

قال وَكِيعٌ: يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ.
امام وکیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نعیر ایک پرندہ تھا جس سے وہ بچہ کھیلتا تھا۔

فوائد ومسائل: ① نعیر یا نعیر ایک پرندے کا نام ہے جو چڑیا کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (النهاية) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تشریح میں ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد صَعُو (مولا) بروزن عَفُو ہے۔ (فتح الباری: ۱۵/۱۰) ② بچوں سے دل لگی کی باتیں کرنا جائز ہے جس سے بچوں کو خوشی ہو۔ ③ بعض لوگ چھوٹے بچوں سے مذاق میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے بچوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ یہ جائز نہیں۔ ④ پرندے وغیرہ پانا جائز ہے بشرطیکہ ان کی خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ نَقَبِ الشَّيْبِ باب: ۲۵۔ سفید بال اکھاڑنا

(التحفة ۲۵)

۳۷۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَقَبِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: «هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ»
۳۷۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے (سفید) بال اکھاڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا: ”وہ مومن کا نور ہے۔“

فوائد ومسائل: سر کے سفید بال اکھاڑنا منع ہے۔ ① سفید بالوں کو مہندی لگا کر رنگ تبدیل کرنا مستحسن ہے۔ ② مومن کے لیے بڑھاپا عزت کا باعث ہے۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظَّلِّ وَالشَّمْسِ باب: ۲۶۔ کچھ سائے میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے کا بیان

۳۷۲۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في النهي عن نقب الشيب، ح: ۲۸۲۱ من حديث عبدة به، وقال: «هذا حديث حسن، قد رواه عبد الرحمن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب».

۳۳- ابواب الادب

منہ کے بل لینے سے متعلق احکام و مسائل

۳۷۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۲۲- حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے کچھ سائے اور کچھ دھوپ میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

☀ فائدہ: اگر کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا لینا ہوا ہو پھر اس پر سے دھوپ ہٹ جائے اور اس کا کچھ جسم سائے میں اور کچھ دھوپ میں ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جگہ تبدیل کر لے تاکہ سارا جسم دھوپ میں یا سارا جسم سائے میں ہو جائے۔ مزید دیکھیے: (مسند ابی داؤد، 'الادب' باب فی الجلوس بین الشمس والظل' حدیث: ۳۸۲۱)

(المعجم ۲۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ
الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوُجْهِ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۷- منہ کے بل لینے کی ممانعت کا بیان

۳۷۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: ۳۷۲۳- حضرت طہفہ بن قیس غفاری رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: "اس انداز سے کیوں سوتے ہو؟ سوئے کا یہ انداز اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔"
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، عَلَى بَطْنِي. فَرَكَّضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِهَذَا النَّوْمُ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ، أَوْ يَنْغَضُّهَا اللَّهُ».

۳۷۲۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ: ۳۷۲۴- حضرت ابوذر رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے تو مجھے قدم مبارک سے ٹھوکا دے کر فرمایا: "پیارے جناب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا انداز ہے۔"
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمَّرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ طَهْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى

۳۷۲۲- [مسنادہ حسن] وهو في المصنف ۸/ ۴۹۲، وحسنه البوصيري # أبو المنيب تقدم حاله، ح: ۲۷۲۵.

۳۷۲۳- [صحیح] تقدم، ح: ۷۵۲.

۳۷۲۴- [صحیح] أخرجه الدؤلابي في الكنى: ۱/ ۲۸ من حديث محمد بن نعيم به، وقال المزي في التحفة: ۹/ ۱۶۶ "والمحفوظ حديث طهفة عن النبي ﷺ".



۳۳۔ ابواب الأدب

ستاروں کا علم سیکھنے سے متعلق آداب و احکام

بَطْنِي . فَرَكَصْنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ : « يَا جُنَيْدُ !
إِنَّمَا هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ » .

🌞 فوائد و مسائل: ① پیٹ کے بل لیٹنا ممنوع ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ کی محبت و عظمت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کے لیے تنبیہ کا یہ انداز مناسب تھا لیکن عام آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے ساتھی کو ٹھوکر مار کر مسئلہ بتائے۔ ③ مناسب موقع پر مناسب انداز سے سختی کرنا جائز ہے۔ ④ سختی کا انداز ایسا ہونا چاہیے جس سے مخاطب کو یہ احساس ہو کہ اس تنبیہ میں محبت اور رہنمائی کا پہلو بھی شامل ہے، محض غصہ نکالنا مقصود نہیں۔

۳۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ جَمِيلٍ الدَّمَشَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ ، مُبْطِطِحٍ عَلَى وَجْهِهِ ، فَضَرَبَهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ : « قُمْ أَوْ اقْعُدْ . فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ » .

۳۷۲۵۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو مسجد میں چہرے کے بل لیٹ کر سو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکا دیا اور فرمایا: ”اٹھ کر بیٹھ! یہ جہنمیوں کے انداز کی نیند ہے۔“

باب: ۲۸۔ علم نجوم سیکھنا

(المعجم ۲۸) - بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ

(التحفة ۲۸)

۳۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ أَقْبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ ، أَقْبَسَ شُعْبَةً

۳۷۲۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ستاروں کا تھوڑا سا علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ جتنا زیادہ (علم نجوم) سیکھے گا اتنا زیادہ (جادو سیکھنے والا شمار) ہوگا۔“

۳۷۲۵۔ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۸۸ من حديث الوليد بن جميل به، وهو صدوق يخطئ، (تقريب)، والحدیث السابق شاهد له .

۳۷۲۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الطب، باب في النجوم، ح: ۳۹۰۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۴۱۴، وصححه النووي، والذهبي، وأشار المنذري إلى أنه حسن .

مِنْ السَّحْرِ . زَادَ مَا زَادَ .

🌞 فوائد و مسائل: ① علم نجوم سے مراد ستاروں کا ایسا علم ہے جس سے لوگ اپنے خیال میں قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع ہے۔ ② بعض لوگ یہ تصور رکھتے ہیں کہ بارہ برجوں میں سے فلاں برج کے ایام میں پیدا ہونے والا بچہ فلاں فلاں خصوصیات کا حامل ہوتا ہے اور فلاں برج والا فلاں فلاں خوبیوں سے متصف ہوتا ہے۔ یہ بھی جاہلی توہمات ہیں جن کو بعض لوگ ”علم“ کا نام دیتے ہیں۔ ③ ہاتھ کی لکیروں سے قسمت کا حال بتانے والے بھی ہاتھ کے مختلف حصوں کو مختلف ستاروں کی طرف منسوب کرتے اور اس بنیاد پر پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ ان سب سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④ ستاروں کے طلوع و غروب سے وقت کا اندازہ لگانا یا چاند کی رفتار سے مہینے کے انتیس یا تیس دن کے ہونے کا اندازہ کرنا اور سفر کے دوران میں ستاروں سے سمت کا تعین کرنا ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑤ مختلف سائنسی آلات کے ذریعے سے ستاروں اور سیاروں کے طبعی حالات معلوم کرنا بھی ممنوع علم نجوم میں شامل نہیں۔ ⑥ ستاروں کے قسمت پر اثر انداز ہونے کے تصور کو ”جادو“ قرار دیا گیا ہے یعنی یہ بھی جادو کی طرح حرام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔



(المعجم ۲۹) - بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ باب: ۲۹۔ ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت (التحفة ۲۹)

۳۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ . فَإِنَّهَا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ . وَلَكِنْ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا ، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا » .

۳۷۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہوا کو برا مت کہو وہ اللہ کی رحمت ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے اور (کبھی) عذاب کا باعث بھی اس لیے اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہوا اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں لیکن یہی ہوا اللہ کے حکم سے آندھی اور طوفان بن کر تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ ② رحمت اور عذاب اللہ کے اختیار میں ہے اس لیے اسی سے امید اور خوف رکھنا چاہیے۔ ③ تیز ہوا اور آندھی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اس طرح

۳۷۲۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود ، الأدب . باب ما يقول إذا حاجت الرِّيح ، ح : ۵۰۹۷ من حديث الزهري به ، وصححه ابن حبان ، ح : ۱۹۸۹ ، والحاكم : ۲۸۵ / ۴ ، والذهبي .

۳۳۔ ابواب الآداب ناموں سے مخلوق آداب و احکام

و عا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا، وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَ شَرِّ مَا فِیْهَا، وَ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ] (صحیح مسلم، صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الريح والغیم، والفرح بالمطر، حدیث: ۸۹۹) ”یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں اس کی برائی سے جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے اور جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ جس طرح انسانوں کو گالی دینا گناہ ہے اسی طرح جانوروں اور بے جان مخلوق کو گالی دینا بھی برا کام ہے۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنْ

باب: ۳۰۔ مستحب اور پسندیدہ نام

الْأَسْمَاءِ (التحفة ۳۰)

۳۷۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنِ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ».

۳۷۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① ان ناموں کے پسندیدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں اللہ کی عبودیت کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ کے دوسرے ناموں کے ساتھ بھی ”عبد“ یا ”عبید“ لگا کر نام رکھا جاسکتا ہے۔ ③ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھنا بھی درست ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ مَا یُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب: ۳۱۔ ناپسندیدہ نام

(التحفة ۳۱)

۳۷۲۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ

۳۷۲۹- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہ نام رکھنے سے منع کر دوں گا: رَبَاح (نفع) نَجِیح

۳۷۲۸۔ أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۲ من حديث العمري به، وتابعه أخوه عبيد الله عنده.

۳۷۲۹۔ [صحیح] أخرجه الترمذی، الآداب، باب ما جاء ما يكره من الأسماء، ح: ۲۸۳۵ من حديث أبي أحمد الزبيري به، وقال: [حسن] غريب، وله شواهد عند أبي داود، ح: ۴۹۶۰، ومسلم، ح: ۲۱۳۶، وغيرهما، انظر الحديث الآتي.

۳۳۔ ابواب الأدب

ناموں سے متعلق آداب و احکام

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عِشْتُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ،
لَا تَهَيَّنْ أَنْ يُسَمَّى رَبَّاحٌ وَنَجِيجٌ وَأَفْلَحُ وَنَافِعٌ
وَيَسَارٌ».

(کامیاب) اَفْلَح (کامیاب) نافع (فائدہ دینے والا) يَسَار (آسانی)۔

۳۷۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرَّكَّيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سَمُرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمَّى
رَقِيقَتَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحُ وَنَافِعٌ وَرَبَّاحٌ
وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: ”اَفْلَح“ نافع“ رَبَّاح“ یَسَار“۔

☀️ فائدہ: ایک حدیث میں اس ممانعت کی یہ حکمت بیان کی گئی ہے: ”کیونکہ تو کہے گا: کیا وہ یہاں موجود ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو (جواب دینے والا) کہے گا: نہیں۔“ (صحیح مسلم، الآداب، باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع ونحوه، حدیث: ۲۱۳۶) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کہ گھر میں نافع ہے اور جواب میں کہا جائے کہ موجود نہیں۔ گویا آپ نے یہ کہا کہ گھر میں فائدہ دینے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ سب نکلے ہیں۔ اگرچہ منکظم کا مقصد یہ نہیں ہوگا تاہم ظاہری طور پر ایک نامناسب بات فنی ہے لہذا ایسے نام رکھنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں۔



۳۷۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ
ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا
مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ
أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. فَقَالَ
عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ».

۳۷۳۱۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے: ”اجدع شیطان ہے۔“

☀️ فائدہ: [الْأَجْدَعُ] کے لفظی معنی ”کٹھا“ ہیں۔ اور ناک کٹنا اردو کی طرح عربی میں بھی بے عزتی کے مفہوم

۳۷۳۰۔ أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۶ عن ابن أبي شيبة به.
۳۷۳۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الآداب، باب في تغيير الاسم القبيح، ح: ۴۹۵۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۸/ ۴۷۷، وانظر، ح: ۱۱ لحال مجالد.

۳۳۔ ابواب الأدب ناموں سے متعلق آداب و احکام
میں بولا جاتا ہے جب کہ دوسرے اعضاء سے محرومی (مثلاً: اعرج، لنگڑا) میں یہ قباحت نہیں اس لیے ایسے نام سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
باب ۳۲۔ نام تبدیل کرنا
(التحفة ۳۲)

۳۷۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ لَهَا: تَزْكِي نَفْسَهَا. فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، زَيْنَبَ.

۳۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ. فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَبِيلَةَ.

🕌 فوائد و مسائل: ① اچھے نام میں تعریف کا پہلو تو ہوتا ہی ہے لیکن بعض ناموں میں یہ زیادہ واضح ہوتا ہے۔
ایسے ناموں سے اجتناب بہتر ہے۔ ⑤ ”زینب“ ایک قسم کی خوشبودار نباتات کا نام ہے۔

۳۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ. فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَبِيلَةَ.

۳۷۳۴۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَافَاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

🕌 فائدہ: [عاصیہ] کا مطلب ”نافرمان“ ہے۔ مسلمان فرماں بردار ہوتا ہے اس لیے یہ نام ناپسندیدہ ہے۔
فرعون کی مومن بیوی کا نام حضرت ”آسیہ“ تھا۔ یہ نام رکھنا جائز ہے۔

۳۷۳۴۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَافَاةِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۷۳۲۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، ح: ۶۱۹۲ من حديث غندر به، ومسلم، الأدب، باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن . . . الخ، ح: ۲۱۴۱ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۳۔ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۱۵/۲۱۳۹ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۷۳۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۵۱/۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۸۱۳، ۳۲۵۶: ابن أخي عبدالله بن سلام مجهول (تقريب)، لم يوثقه غير الترمذي فهو مستور.

۳۳۔ ابواب الأدب

ناموں سے متعلق آداب و احکام

میں حاضر ہوا اس وقت میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا
تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

ابْنِ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَلَامٍ.

باب: ۳۳۔ نبی ﷺ کا نام اور کنیت
دونوں رکھنا

(المعجم ۳۳) - بَابُ الْجُمُعِ بَيْنَ اسْمِ
النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ (التحفة ۳۳)

۳۷۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انھوں نے کہا: حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میرے
نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:
قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا
تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي».



۳۷۳۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو
اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ،
عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُؤْا بِكُنْيَتِي».

۳۷۳۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۳۷۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۳۵۔ أخرجه البخاري، المتناقب، باب كنية النبي ﷺ، ح: ۳۵۳۹ من حديث سفيان بن عيينة به، ومسلم،
الأدب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وبيان ما يستحب من الأسماء، ح: ۲۱۳۴ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۳۶ [صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۳۱۴، ۳۱۴ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وهو في المصنف: ۸/۴۸۳،
وانظر الحديث السابق، وعند الترمذي، ح: ۲۲۵۰ طرف منه، وله شاهد عند البخاري، ومسلم، وغيرهما،
البخاري، ح: ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۵۳۸، ۶۱۸۷، ۶۱۹۶، ومسلم، ح: ۲۱۳۳، ۲۱۳۴ من حديث سالم بن أبي
الجعد عن جابر به.

۳۷۳۷۔ أخرجه البخاري، البيوع، باب ما ذكر في الأسواق، ح: ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۳۵۳۷، ومسلم، الأدب، باب
النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۱ من حديث حميد به.

کنیت سے متعلق آداب و احکام

۳۳۔ ابواب الادب -

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُ فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي».

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بتبع میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو آواز دی: اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھ لیا کرو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بتبع مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان تھا جس کے ایک حصے میں قبرستان تھا جبکہ باقی میدان میں خرید و فروخت ہوتی تھی۔ آج کل اس میدان میں اہل مدینہ کا قبرستان ہے جسے عرف عام میں ”جنت البقیع“ کہا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ”نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی بولا: اے ابو القاسم!.....“ (صحیح البخاری، المناقب، باب کنیۃ النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۳۷) ② کنیت سے مراد وہ نام ہے جو اولاد کی نسبت سے ”ابو“ یا ”ام“ کے ساتھ رکھا جائے، مثلاً: ابو بکرؓ اور ام عبداللہ (عائشہ صدیقہؓ) اس مسئلے میں مختلف اقوال ہیں: امام ابن ماجہؒ نے باب کا جو عنوان تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے۔ دوسرا آدمی یہ کنیت رکھ سکتا ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ ممانعت صرف نبی ﷺ کی زندگی میں تھی جیسا کہ زیر مطالعہ حدیث سے بھی بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔

باب: ۳۳۔ اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا

(المعجم ۳۴) - بَابُ الرَّجُلِ يُكْتَنَى قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ (التحفة ۳۴)

۳۷۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حُمْرَةَ بِنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِيُصْهَبِ: هُے حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ سے کہا: آپ نے اپنی کنیت ابو یحییٰ کیوں رکھی ہے حالانکہ آپ کی اولاد نہیں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میری کنیت

۳۷۳۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۶/۶ من حديث زهير بن محمد به، وتابعه عبد الله بن عمرو الرقي عند أحمد، وصححه الحاكم: ۲۷۸/۴، والذهبي، وحسنه البوصيري، وسنده ضعيف * ابن عقيل ضعيف، وله شواهد ضعيفة عند أحمد: ۳۳۳/۴، ۱۶/۶، والحاكم: ۳۹۸/۳، وغيرهما وفيه محمد بن عبد الله المعمر بن شيخ الحاكم لم أجد من وثقه، وباقي السند حسن.

۳۳۔ ابواب الأدب

کثرت سے متعلق آداب و احکام
مَا لَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى؟ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ. رسول اللہ ﷺ نے ابو یحییٰ رکھی ہے۔
قَالَ: كَتَنَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِأَبِي يَحْيَى.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حافظ ابن حجر اور شیخ البانی بیروت نے اسے دیگر شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، رقم: ۴۳) یہ بات چیت حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے پہلے ہوئی، بعد میں انھیں بتائی گئی۔ ② اولاد ہونے سے پہلے کنیت رکھنا جائز ہے۔ ③ جس طرح انبیاء کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں کے مطابق نام رکھنا جائز ہے اسی طرح ان ناموں کے ساتھ کنیت رکھنا بھی جائز ہے۔

۳۷۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ أَرْوَاحِكَ كُنْتَهُ. غَيْرِي. قَالَ: «فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ». ۳۷۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے میرے سوا اپنی تمام ازواج مطہرات کی کنیت رکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ام عبداللہ ہو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ میرے لیے بھی کوئی مناسب کنیت مقرر فرما دیجیے۔ ② ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے یہ بات اس لیے کہی کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کے نام پر وہ کنیت رکھ سکتیں۔ ③ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ کنیت غالباً حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے رکھی تھی جو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔

۳۷۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي الْكَثَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ، لِأَخِي، وَكَانَ صَغِيرًا، «يَا أَبَا عَمِيرٍ». ۳۷۴۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے ایک بھائی سے جو کم سن تھا، فرمایا کرتے تھے: ”اے ابوعمیر!“

🌞 فائدہ: یہ وہی حدیث ہے جو نمبر ۳۷۳۹ پر گزری یہاں اسے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ابوعمیر رضی اللہ عنہ بھی بچے تھے جن کے ہاں اولاد کی موجودگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے کنیت تجویز فرمائی اور اس کنیت سے انھیں مخاطب فرمایا۔

۳۷۳۹۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۶/۱۸۶، ۲۱۳ عن وكيع به، وللحديث شواهد عند أبي داود، ح: ۴۹۷۰، وأحمد: ۶/۱۵۱ وغيرهما.
۳۷۴۰۔ [صحيح] تقدم، ح: ۳۷۲۰.

۳۳۔ ابواب الأدب

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْأَلْقَابِ (التحفة ۳۵)

۳۷۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَبْرِةَ بْنِ الصَّخَالِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ، مَعْمَرُ الْأَنْصَارِ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱]، قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، وَالرَّجُلُ مِمَّا لَهُ الْأَسْمَانُ وَاللَّاتَةُ. فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ. فَيَقَالُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا. فَتَزَلُّ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: ۱۱].

برے نام رکھنے نیز تعریف کرنے سے متعلق آداب و احکام

باب: ۳۵۔ برے نام رکھنا

۳۷۴۱۔ حضرت ابو جبرہ بن صخاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“ رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے) ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے۔ نبی ﷺ بعض اوقات انھیں ان ناموں سے پکارتے تو عرض کیا جاتا: اے اللہ کے رسول! وہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① کسی کو ایسے نام یا لقب سے نہیں پکارتا چاہیے جو اسے ناگوار ہو۔ ② مسلمان کو دوسرے مسلمان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور بلاوجہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے اس کے جذبات مجروح ہوں۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ الْمَدَحِ (التحفة ۳۶)

۳۷۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ الْيَقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ نَحْشُو، فِي وَجُوهِ الْمَدَاحِينَ، التُّرَابَ.

باب: ۳۶۔ تعریف (خوشامد) کا بیان

۳۷۴۲۔ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر خاک ڈالیں۔

۳۷۴۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في الألقاب، ح: ۴۹۶۲ من حديث داود بن أبي هند به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۲۶۸، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴۶۳۲/۲، ۱۸۱، ۱۸۲. ۳۷۴۲۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۳۰۰۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الأدب

برے نام رکھنے، نیز تعریف کرنے سے متعلق آداب و احکام



فوائد و مسائل: ① منہ پر تعریف کرنے والوں کا مقصد عام طور پر اپنے مدوح حضرات کی مبالغہ آمیز ناجائز تعریف اور خوشامد وغیرہ کر کے ان سے ناجائز طور پر مالی فائدہ حاصل کرنا یا ان کی نظر میں بلند مقام حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ عمل اخلاقی طور پر غلط ہے۔ ② چہروں پر خاک ڈالنے کا مطلب بالکل واضح ہے کہ تعریف کرنے والے شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی جائے جس طرح کہ راوی حدیث صحابی رسول حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حاکم وقت کی ان کے منہ پر تعریف کرنے والے شخص کے چہرے پر مٹی پھینکی تھی پھر ان کے پوچھنے پر فرمایا تھا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوشامد کرنے والوں کے منہ پر اسی طرح مٹی پھینکنے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح مسلم، الزہد، باب النهی عن الممدح إذا كان فيه إفراط.....، حدیث: ۳۰۰۲) یہ بات یاد رہے کہ اس ممنوع تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو ناجائز، مبنی بر خوشامد اور مبالغہ آمیز ہو نیز ایسی تعریف جس سے مدوح شخص کے عجب، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص واقعی قابل تعریف ہو اور اپنی تعریف سن کر اس شخص کے کسی قسم کے فتنے وغیرہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور نہ تعریف کرنے والے کا مقصد ہی ناجائز فوائد کا حصول ہو تو ایسی تعریف کرنا جائز ہے جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف ان کی موجودگی میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔ ③ مبالغہ آمیز تعریف کی وجہ سے مدوح کے دل میں فخر و غرور پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور عین ممکن ہے کہ اس تعریف و شہرت کی وجہ سے وہ عمل میں سستی کا شکار ہو جائے یا تعریف کی لذت محسوس کر کے ریاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ ہلاکت کا باعث ہے۔



۳۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۴۳۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّنْبُ»۔

۳۷۴۳۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّنْبُ»۔

فائدہ: ذبح سے مراد یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۷۴۴۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۳/۴ عن غندر به مطولاً، وهو في المصنف: ۶۰۵/۹، وحنه البوصري.

۳۷۴۴۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره من التمداح، ح: ۶۰۶۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الزهد، باب النهي عن الممدح إذا كان فيه إفراط، وخيف منه فتنة على الممدوح، ح: ۶۶/۳۰۰۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الادب

مشورے کے آداب و احکام

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی بار فرمایا: ”افسوس تجھ پر! تو نے تو اپنے ساتھی کا گلا کاٹ دیا۔“ پھر فرمایا: ”اگر کسی نے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہے: میرا خیال یہ ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو پاکباز قرار نہیں دیتا۔“

شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيَحْكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ» مِرَارًا. ثُمَّ قَالَ: «إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُهُ، وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا».

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان ظاہر کے مطابق رائے قائم کرتا ہے۔ دل کی حقیقت اور کیفیت سے صرف اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ ② منہ پر تعریف کرنا منع ہے تاہم جس کی بابت یہ خطرہ نہ ہو کہ وہ تعریف سے کبر و غرور میں مبتلا ہو جائے گا اس کی مناسب انداز سے تعریف کی جاسکتی ہے جیسے نبی ﷺ نے بعض دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہ بعض صحابہ کی تعریف فرمائی۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
(الصفحة ۳۷)

باب: ۳۷۔ جس سے مشورہ لیا جائے
وہ ایسے ہے جیسے اس کے پاس امانت
رکھی گئی ہے

۳۷۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ
امانت سنبھالنے والا ہے۔“

۳۷۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

۳۷۴۶۔ حضرت ابوسعود عقبہ بن عمرو النضاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۴۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في المشورة، ح: ۵۱۲۸ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۱، والحاكم: ۱۳۱/۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق كثيرة.
۳۷۴۶۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۲۷۴/۵ عن أسود بن عامر به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة، انظر الحديث السابق.

۳۳۔ أبواب الأدب - - - - - حمام میں غسل کرنے سے متعلق آداب و احکام

حَدَّثَنَا أَشُودُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ [أبي] مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت سنبھالنے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح امانت میں خیانت جائز نہیں اسی طرح کسی کو غلط مشورہ دینا جائز نہیں۔
② مشورہ لینے والا اپنے مسلمان بھائی پر اعتماد کر کے اس کے سامنے اپنے حالات رکھتا ہے لہذا یہ جائز نہیں کہ اس کی راز کی باتیں دوسروں کے سامنے ظاہر کی جائیں۔ یہ باتیں امانت ہیں۔

۳۷۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيُشِرْ عَلَيْهِ».

۳۷۴۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اسے مشورہ دے دے۔“

🌞 فائدہ: مسلمان کو صحیح مشورہ دینا ضروری ہے کیونکہ مسلمان پر مسلمان کی غیر خواہی فرض ہے جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں مذکور ہے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ

(التحفة ۳۸)

۳۷۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا خَالِي يَحْيَى، وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَنْعَمِ الْإِفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۳۷۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے عجم کی زمین فتح ہوگی، وہاں تمہیں ایسے کمرے ملیں گے جنہیں حمام کہا جائے گا۔ ان میں مرد و تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں اور عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔“

۳۷۴۷۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل محمد بن أبي ليلى، وقد تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۷۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الحمام، باب الدخول في الحمام، ح: ۴۰۱۱ من حديث الإفريقي به، وانظر، ح: ۵۴ لعائنه.

۳۳۔ ابواب الأدب

”تَفْتَحْ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ. وَتَسْتَجِدُّوْنَ فِيهَا يَبُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ. فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِإِزَارٍ. وَامْتَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا. إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءَ.“

۳۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ. ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ. وَلَمْ يُرَخَّصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰۔ حضرت ابو یوسف (عاصم بن اسامہ) ہندلی رحمہ اللہ نے مردوں اور عورتوں (سب) کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند کے ساتھ حمام میں جانے کی اجازت دے دی اور عورتوں کو اجازت نہیں دی۔

۳۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَفِيَّانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ جَمْعَصَ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ. فَقَالَتْ: لَعَلَّكُمْ مِنَ اللَّوَايِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ قِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ».

۳۷۴۹۔ حضرت ابو یوسف (عاصم بن اسامہ) ہندلی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حمص کی رہنے والی کچھ خواتین ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں انھوں نے فرمایا: شاید تم بھی ان عورتوں میں سے ہو جو حماموں میں جاتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ (کسی جگہ) اپنے کپڑے اتارے اس نے اپنے اور اللہ کے درمیان (حیا کا) پردہ چاک کر دیا۔“

۳۷۴۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضاً، ح: ۴۰۰۹ من حديث حماد به، وقال الترمذي: "لا نعرفه إلا من حديث حماد بن سلمة وإسناده ليس بذلك القانم"، ح: ۲۸۰۲ * أبو عذرة حسن الحديث على الراجح راجع نيل المقصود.

۳۷۵۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، أيضاً، ح: ۴۰۱۰ من حديث منصور به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۰۳.

۳۲۔ ابواب الأدب بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① حمام کا لفظ جسم (گرم پانی) سے بنایا گیا ہے کیونکہ وہاں گرم پانی سے نہانے کا انتظام ہوتا ہے۔ بعد میں نہانے کی ہر جگہ کو حمام کہنے لگے خواہ وہاں گرم پانی ہو یا ٹھنڈا۔ ② حمام میں نہلانے کے لیے خادم موجود ہوتے تھے وہاں جانے سے اس لیے منع کیا گیا کہ لوگ ان خادموں سے ستر پوشی کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اگر ستر پوشی کا خیال رکھا جائے تو باقی جسم کو ملنے اور دھونے میں خادموں سے مدد لینا جائز ہے۔ ③ عورت کا پورا جسم ستر ہے اس لیے اس کو منع کر دیا گیا کہ حمام میں کسی سے مدد لے۔ اس کے لیے گھر ہی میں نہانا بہتر ہے۔ ④ اگر عورت گھر میں گرم پانی سے نہانے کا انتظام کر لے اور کسی سے مدد لیے بغیر نہالے یا خادند سے مدد لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ ⑤ جہاں مرد ننگے ہو کر ایک دوسرے کے سامنے نہاتے ہوں جیسے غیر مسلم ممالک میں رواج ہے وہاں مردوں کو بھی ان کے ساتھ نہانا منع ہے کیونکہ جس طرح اپنے ستر کو چھپانا فرض ہے اسی طرح کسی کے ستر کو دیکھنا بھی منع ہے۔

باب: ۳۹۔ بال صفا پاؤڈر لگانا

(المعجم ۳۹) - بَابُ الْأَطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

(التحفة ۳۹)

۳۷۵۱۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بال صفا پاؤڈر استعمال کرتے تو پہلے اعضائے مستورہ پر خود پاؤڈر لگاتے پھر باقی جسم پر آپ کی اہلیہ لگاتیں۔

۳۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى، بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ. وَسَائِرِ جَسَدِهِ، أَهْلَهُ.

۳۷۵۲۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بال صفا پاؤڈر لگاتے تو ستر کے اعضاء پر خود اپنے ہاتھ سے لگاتے۔

۳۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْأَعْلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَلِيَّ عَائَتِهِ يَدِهِ.

🌞 فائدہ: یہ دونوں روایات ضعیف ہیں اس لیے ناقابل استدلال ہیں تاہم دوسرے دلائل سے مسئلے کی نوعیت

۳۷۵۱۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "رجاله ثقات وهو منقطع، حبيب بن أبي ثابت لم يسمع من أم سلمة"، وفيه علة أخرى، ح: ۳۸۳.

۳۷۵۲۔ [إسناده ضعيف] وانظر الحديث السابق لعلته، وله شواهد ضعيفة ومرسلة.

۳۳۔ ابواب الأدب وعظ سے متعلق آداب و احکام

یہ واضح ہوتی ہے کہ زیر ناف اور بغلوں کے بالوں کو جس طرح بھی صاف کر لیا جائے جائز ہے البتہ بغلوں کے بال اکھیرنا مستحب ہے کیونکہ ان کی صفائی کا حکم ہے تاہم بدن کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی بغیر لخلق اللہ کی وعید میں آ سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہو جاتی ہے۔ ان دو وجوہ سے جسم کے دوسرے حصوں کے بالوں کی صفائی ممنوع اور ناجائز ہوگی۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ الْقَصَصِ (التحفة ۴۰) باب: ۴۰ - وعظ کے طور پر واقعات

بیان کرنا

۳۷۵۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۷۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا الْهَقْلُ بْنُ زَبَادٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْصُصُ عَلَى النَّاسِ
إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ»۔

🌟 فوائد و مسائل: ① انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے واقعات بیان کر کے عوام کو وعظ و نصیحت کرنا ایک اہم منصب ہے۔ ② اسلامی حکومت میں خطبہ دینا حکمران کا حق ہے۔ مختلف شہروں میں اپنے نائب (گورنر اور مقامی حکام) مقرر کرنا بھی اس کا فرض ہے جو اپنے مقام پر عوام کی دینی رہنمائی کریں اور انتظامی معاملات کی نگرانی اور رہنمائی بھی کریں۔ ③ شرعی امیر کی اجازت کے بغیر وعظ کرنے کا مقصد اپنی علمیت کا اظہار ہو سکتا ہے جو باریک کاری ہے۔ ④ جب اسلامی سلطنت قائم نہ ہو تو ہر عالم عوام کی دینی رہنمائی کا ذمہ دار ہے لیکن دین کے علم سے بے بہرہ شخص محض اپنی قوت بیان کے زور پر عوام کا قائلہ بننے کی کوشش کرے گا تو گمراہی پھیلانے کا باعث ہوگا۔

۳۷۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۷۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ
قَصَّهَ لَوْ كُنْتُ تَحْتَ نَفْسِهِ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ

۳۷۵۳- [حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۲، والدارمي من حديث عبدالله بن عامر به، وتابعه عبدالرحمن بن حرملة
عند أحمد: ۱۸۸/۲، وللمحدث شواهد كثيرة عند أبي داود، ح: ۳۶۶۵، وأحمد وغيرهما.

۳۷۵۴- [إسناده حسن] وانظر، ح: ۱۲۹۹، ۳۶۶۶، لحال العمري عن نافع.

شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

۳۳۔ ابواب الأدب۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَا زَمَنَ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا
زَمَنَ عُمَرَ.

باب: ۴۱۔ شعر و شاعری کا بیان

(المعجم ۴۱) - بَابُ الشَّعْرِ (التحفة ۴۱)

۳۷۵۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ شعر دانائی اور حکمت
ہوتے ہیں۔“

۳۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ
عَبْدِ يَغُوثَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً».

۳۷۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”شعروں میں حکمت کی
باتیں بھی ہوتی ہیں۔“

۳۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً».

🌞 فوائد و مسائل: ① شاعری کلام ہی کی ایک صورت ہے۔ جس طرح نثر میں اچھی بری دونوں طرح کی
باتیں کی جاسکتی ہیں اسی طرح شعروں میں بھی اچھی بری دونوں طرح کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ ② بری شاعری
سے اجتناب کرنا چاہیے البتہ اچھے شعر کہنا سنا جائز ہے۔

۳۷۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۷۵۵۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ح: ۶۱۴۵ من حديث
الزهرى به.

۳۷۵۶۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما جاء في الشعر، ح: ۵۰۱۱ من حديث سماك به، وقال الترمذي
"حسن صحيح"، ح: ۲۸۴۵ وإسناده غير قوي راجع، ح: ۱۷۱، والحديث السابق شاهد له.

۳۷۵۷۔ أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب أيام الجاهلية، ح: ۶۴۸۹، ۳۸۴۱، ومسلم، الشعر، باب في
إنشاد الأشعار وبيان أشعر الكلمة وذم الشعر، ح: ۲۲۵۶ من حديث عبد الملك به ③ وابن عيينة سمعه من زائدة عن
عبد الملك به، مسلم، ح: ۴/۲۲۵۶.

۳۳- ابواب الادب شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ» وَكَأَدَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شاعر کی کوئی سب سے سچی بات لید کا یہ کلام ہے: [أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ] ”اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔“ اور امیہ بن ابوصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ» وَكَأَدَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ.

🌟 نوادہ و مسائل: ① حضرت لیدؓ عرب کے ایک شاعر تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ ② جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے وہی سچی ہے۔ ③ امیہ بن ابوصلت غیر مسلم شاعر تھا لیکن اس کے شعر اچھے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائے۔

۳۷۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «أَشَدُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ. يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: «هَيْه» وَقَالَ: «كَأَدَ أَنْ يُسَلِّمَ».

۳۷۵۸- حضرت شریذ ثقفیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابوصلت کے شعر سنائے۔ آپ ہر شعر کے بعد فرماتے: ”(اور شعر) سناؤ“ اور فرمایا: ”قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔“

🌟 فائدہ: اچھے اشعار کی تعریف کرنا اور فرمائش کر کے سننا جائز ہے خواہ وہ کسی غیر مسلم شاعر ہی کے ہوں۔ اچھے شعر سے مراد یہ ہے کہ اس میں کفر و شرک یا فتنہ و فجور والی باتیں نہ ہوں۔

(المعجم ۴۲) - بَابُ مَا كُتِبَ مِنَ الشُّعْرِ (باب: ۴۲- ناپسندیدہ اشعار)

۳۷۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ، مَا خَلَا اللَّهَ، بَاطِلٌ» وَكَأَدَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ.

۳۷۵۹- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۲۲۵۵ من حديث عبد الله بن عبد الرحمن به. ۳۷۵۹- أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره أن يكون الغالب على الإنسان الشعر حتى يصد عنه ذكر الله والعلم، القرآن، ح: ۶۱۵۵ من حديث الأعمش به، ومسلم، الشعر، باب في إنشاد الأشعار... الخ، ح: ۷/۲۲۵۷ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الأدب

شعر و شاعری کے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا (برے) اور گندے (شعروں سے بھرے ہوئے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“
راوی کے راوی حفص نے [یہ کہ] کے لفظ بیان نہیں کیے۔

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا». إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: يَرِيَهُ.

۳۷۶۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے پیٹ کا شعروں سے بھرے ہوئے سے بہتر یہ ہے کہ وہ پیپ سے بھرا ہوا ہو جس سے وہ بیمار ہو جائے۔“

۳۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا».



🌞 فوائد و مسائل: ① پیٹ بھرنے سے مراد یہ ہے کہ اشعار سے اتنی دلچسپی ہو کہ ادھر ہی توجہ رہے تاہم برے شعر تھوڑے بھی یاد ہوں تو اچھی بات نہیں۔ ② اس حدیث میں شعروں سے مراد برے شعر ہیں۔

۳۷۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا جھوٹ بولنے والا وہ شخص ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی بھوک تو اس نے (جواب میں) پورے قبیلے کی بھوک (یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے)۔ اور وہ آدمی جو اپنے باپ سے کسی تعلق توڑتا ہے اور اپنی ماں کو بدکار قرار دیتا ہے۔“

۳۷۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَكْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً، لَرَجُلٍ هَاجَى رَجُلًا، فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا. وَرَجُلٍ انْتَهَى مِنْ أَبِيهِ، وَرَزَى أُمَّهُ».

۳۷۶۰۔ أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۸/۲۲۵۸ عن محمد بن بشار به.

۳۷۶۱۔ [حسن] أخرجه البيهقي: ۲۴۱/۱۰ من حديث شيان به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۱۴، والבוصري، وحسنه الحافظ في الفتح: ۵۳۹/۱۰، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۳۵۰۹، وغيره، ويؤيده القرآن: ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَا نَقُومَ عَلَىٰ آلَا نَعْدِلُوا﴾.

۳۳۔ ابواب الأدب - نزہۃ الخرج وغیرہ سے متعلق احکام و مسائل

فوائد و مسائل: ① جس آدمی سے تکلیف پہنچے، اسے تو برا بھلا کہا جاسکتا ہے لیکن اس سے تعلق رکھنے والے دوسرے لوگوں کو بھی برا قرار دینا جھوٹ ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ ② ہمارے معاشرے میں یہ چیز پائی جاتی ہے کہ بعض قبائل یا پیشوں کے بارے میں ایک رائے مشہور ہو جاتی ہے۔ جس شخص میں وہ خرابی نہ ہو اس قبیلے یا پیشے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس سے بھی بدگمانی کی جاتی ہے یا اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہ بری عادت ہے۔ ③ جو یعنی شعروں میں کسی کی مذمت برا کام ہے البتہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار کافروں کی جو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی زد میں مسلمان نہ آئیں۔ ④ قبیلہ یا خاندان یا ہی تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ عزت و ذلت کا تعلق عمل سے ہے خاندان سے نہیں۔ ⑤ اپنے قبیلے کو ادنیٰ سمجھ کر خود کو کسی دوسرے معروف قبیلے کا فرد مشہور کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ⑥ جب ایک شخص دوسرے قبیلے سے نسبت قائم کرتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش اس شخص سے نہیں ہوئی جو اس کا حقیقی باپ سمجھا جاتا ہے بلکہ دوسرے قبیلے کے کسی فرد سے ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی ماں بدکار عادت ہوئی ہے۔ اس سے اس حرکت کی برائی واضح ہے۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ باب ۴۳ - نرد (چوسر) کھیلنا

(التحفة ۴۳)

۳۷۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۷۶۲ - حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ غَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ» .
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ غَضِيَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ» .

فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ آنے والی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے نیز دیگر محققین نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۶۲۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن اللعب بالنرد، ح: ۴۹۳۸ من حديث سعيد بن أبي هند، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۵۰/۱، ووافقه الذهبي * سعيد ثقة من الثالثة أرسل عن أبي موسى (تقريب)، فالسند منقطع، وحديث مسلم (۲۲۶) يغني عنه.

۳۳- أبواب الأدب

کبوتر بازی سے متعلق احکام و مسائل

۳۷۶۳- حضرت زید بن حنیس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زرد کھیل اُس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔“

۳۷۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أَسَامَةَ عَنْ سُهَيْبَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالزَّرْدِ شَبِيرٍ فَكَأَنَّمَا غَسَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ، وَ دَمِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① زرد یا نرد شبیر ایک کھیل ہے جس میں مختلف خانوں میں گولٹیں رکھ کر انھیں ایک خاص طریق سے حرکت دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں کھیل میں ہار جیت ہوتی ہے۔ چوسر اور شطرنج وغیرہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ② نرد اور شطرنج وغیرہ میں عام طور پر شرط لگا کر کھیلا جاتا ہے اور ہارنے والا جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرتا ہے اس لیے یہ جوئے میں شامل ہے جو حرام ہے۔ ③ خنزیر ناپاک جانور ہے ایک مسلمان اسے چھونا بھی گوارا نہیں کرتا چہ جائیکہ اس کا گوشت بنائے یا خون میں ہاتھ رنگے۔ جوئے سے تعلق رکھنے والے کھیلوں سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیے۔ ④ شطرنج اور جوئے کے حرام ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لوگ اس میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ کسی دوسرے کھیل میں بھی اس انداز سے لگن ہونا منع ہے کہ عبادت، ذکر الہی اور حقوق العباد کی ادائیگی متاثر ہو۔ ⑤ بعض علماء نے بغیر شرط لگائے شطرنج کھیلنا جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے فرائض کی ادائیگی پر اثر نہ پڑے لیکن اس سے پرہیز ہی بہتر ہے کیونکہ شروع میں اگر یہ احتیاط ملحوظ بھی رکھی جائے تو عادت پڑ جانے پر اس کا خیال رکھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔



(المعجم ۴۴) - بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

(التحفة ۴۴)

۳۷۶۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک پرندے کا پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۳- أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شبير، ح: ۲۲۶۰ من حديث سفيان به.

۳۷۶۴- [حسن] وصححه البوصيري، وانظر الحديث الآتي.

کبوتر بازی سے متعلق احکام و مسائل

۳۳۔ ابواب الأدب

فوائد و مسائل: ① پرندوں کو کسی جائز مقصد کے لیے پالنا جائز ہے تاہم اگر شخص تفریح کے لیے ہوں اور وقت کے ضیاع کا باعث ہوں تو ان سے بچنا چاہیے۔ ② ہر وہ مشغلہ جس کو جائز حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اس پر وقت اور مال ضائع کیا جائے وہ ممنوع ہے۔ ③ کبوتر بازی کی طرح پتنگ بازی بھی فضول اور خطرناک مشغلہ ہے۔ اس سے بھی اجتناب ضروری ہے۔ ④ کبوتر کو شیطان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مقاصد کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

۳۷۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ”ایک شیطان دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ

ابْنُ عَامِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے (بھاگتے) دیکھا تو فرمایا: ”شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

۳۷۶۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ”شیطان‘ شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔“

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ

خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَاعِدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامًا. فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا».

۳۷۶۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في اللعب بالحمام، ح: ۴۹۴۰ من حديث حماد بن، وتابعه

محمد بن أبي ذئب عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ۷۷/۲، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۰۶.

۳۷۶۶ [صحیح] فیہ علتان، الاقطاع وتدلّیس ابن جریر، ولكن الحديث السابق شاهد له.

۳۷۶۷ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل أبي سعد، وفيه علة أخرى، وحديث: ۳۷۶۵ شاهد له.

۳۳۔ ابواب الأدب تنہا سفر کرنے اور سونے سے متعلق آداب واحکام

(المعجم ۴۵) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَحْدَةِ باب: ۴۵۔ تنہائی اچھی نہیں

(التحفة ۴۵)

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں معلوم ہو
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ جائے کہ تنہائی میں کیا کیا (خرابی اور نقصان) ہے تو کوئی
ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ، مَا شخص رات کو کیا سفر نہ کرے۔“
سَارَ أَحَدٌ بِأَلِيلٍ وَحْدَهُ».

🌅 فوائد و مسائل: ① بے سفر میں بسا اوقات ایسے حالات پیش آسکتے ہیں کہ ساتھی سے تعاون اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت پڑے اس لیے سفر میں نیک ہم سفر کا ساتھ ہونا چاہیے۔ ② رات کو زیادہ خطرات پیش آسکتے ہیں اس لیے رات کو اکیلے سفر کرنے سے اجتناب ضروری ہے۔ ③ اگر انتہائی مجبوری ہو تو اکیلے سفر کیا جاسکتا ہے جیسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا سفر اکیلے طے کیا تھا۔ ④ آبادی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا عرف عام میں سفر نہیں کہلاتا لہذا اس میں تنہائی جائز ہے۔

(المعجم ۴۶) - بَابُ إِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ باب: ۴۶۔ آگ بجھا کر سونا

النَّمِيبِ (التحفة ۴۶)

۳۷۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَنْ نَبِيِّ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سوتے ہو تو گھروں
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ میں آگ (جلتی) نہ چھوڑا کرو۔“
فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

🌅 فوائد و مسائل: ① موسمِ بقی اور چراغ وغیرہ جتنا ہوا چھوڑ کر سونے سے حادثے کا خطرہ ہوتا ہے۔ گھر میں کسی چیز کو آگ لگ سکتی ہے۔ ② سردی کے موسم میں کمرے گرم کرنے کے لیے بعض اوقات کونکوں کی انگیٹھی استعمال ہوتی ہے۔ بند کمرے میں انگیٹھی جلتی چھوڑ کر سو جانے سے جہاں آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہاں زہریلی گیس کا کمرے میں جمع ہو جانا بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ گیس کا بیڑ بھی کھلا چھوڑ کر سونے میں

۳۷۶۸۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب السير وحده، ح: ۲۹۹۸ من حديث عاصم به .

۳۷۶۹۔ أخرجه البخاري، الاستئذان، باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ۶۲۹۳ من سفیان به، ومسلم، الأثرية، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطينه وإيكاء المقاء . . . الخ، ح: ۱۰۰ / ۲۰۱۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة به .

۳۳- ابواب الادب

راستے پر پڑاؤ کرنے سے متعلق آداب و احکام

بڑے خطرات ہیں۔ اس کے مفاسد بھی اخبارات میں آتے رہتے ہیں۔ ⑤ بجلی کا بلب جلتا رہے تو اس سے یہ خطرہ نہیں تاہم تیز روشنی میں پرسکون نیند حاصل نہیں ہوتی۔ اگر ضرورت ہو تو انتہائی بجلی روشنی کا بلب جلانا چاہیے۔ ⑥ کسی بھی خطرناک چیز (مثلاً بجلی کے آلات) استعمال کرتے وقت ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنا لازم ہے۔

۳۷۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر کو آگ لگ گئی جب کہ گھر والے گھر میں تھے۔ نبی ﷺ کو ان کے حادثے کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: إِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ. فَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَأْنِهِمْ. فَقَالَ: «إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ. فَإِذَا يَمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

۳۷۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بہت سے کاموں کا) حکم دیا اور (بہت سے کاموں سے) منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا کہ (سوتے وقت) چراغ بجھا دیا کریں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَهَانَا. فَأَمَرَنَا أَنْ نَطْفِئَ شُرُجَنَا.

باب: ۴۷- راستے پر پڑاؤ کرنے کی ممانعت

(المعجم ۴۷) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزْوِلِ

عَلَى الطَّرِيقِ (الصفحة ۴۷)

۳۷۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۷۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۷۷۰- أخرجه البخاري، أيضًا، ح: ۶۲۹۴ من حديث أبي أسامة به، ومسلم، أيضًا، ح: ۱۰۱/۲۰۱۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۷۱- [صحيح] تقدم، ح: ۳۶۰، وهذا طرف منه، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۰۱۲، وهذا مختصر منه.

۳۷۷۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ح: ۲۵۷۰ من حديث يزيد به مختصرًا * الحسن لم يسمع من جابر كما قال ابن المديني، جامع التحصيل، ح: ۱۶۳، وهو مدلس وعنعن، وجاء تصريح سماعه من جابر عند ابن خزيمة، ح: ۲۵۴۸، ولكن السند إليه ضعيف، راجع، ح: ۳۲۹.

۳۳۔ ابواب الادب

جانور پر سواری سے متعلق آداب و احکام

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَانًا هَشَامَ عَنْ
الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ، وَلَا تَقْضُوا
عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے شواہد ذکر کیے ہیں جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد: ۱۸۱/۲۲ والصحیحة للألبانی، رقم: ۲۳۳۳) بنا بریں سفر کے دوران میں رات کو کہیں رکنے کی ضرورت پیش آئے تو راستے سے ہٹ کر آرام کرنا چاہیے۔ ② سفر کے دوران میں گاڑی روکنے کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ روکی جائے جہاں ٹریفک کی آمدورفت میں رکاوٹ نہ پڑے۔ ③ راستے پر قضاے حاجت کرنے سے گزرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ④ غیر ضروری اور تکلیف دہ اشیاء راستے میں پھینکنا بری بات ہے۔



باب: ۲۸۔ جانور پر تین آدمیوں

کا سوار ہونا

(المعجم ۴۸) - بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى

دَابَّةٍ (التحفة ۴۸)

۳۷۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ:
حَدَّثَنَا مُورِقُ الْعَجَلِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ تَلَقَّيْنَا بِنَا. قَالَ: فَتَلَقَّيْ بِي وَيَا أَحْسَنَ أَوْ
بِأَحْسَنِ. قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدُنَا بَيْنَ يَدَيْهِ،
وَالْآخَرُ حَلْفُهُ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

۳۷۷۳- حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم (بچے) بھی آپ کا استقبال کرتے چنانچہ (ایک بار) میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو (سواری پر) اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ ② سفر سے واپس آنے والے کا

۳۷۷۳۔ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما، ح: ۶۷/۲۴۲۸ عن ابن أبي شيبة به.

۳۳۔ ابواب الادب۔ سرگوشی سے متعلق آداب و احکام

استقبال کرنا درست ہے لیکن اس میں بے جا تکلفات کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ⑤ جانور پر ایک سے زیادہ افراد سوار ہو سکتے ہیں بشرطیکہ جانور آسانی سے بوجھ برداشت کر سکے۔ بے سفر میں یا کمزور جانور پر دو افراد کا سوار ہونا مناسب نہیں۔ ⑥ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما بچے تھے۔ ان دونوں کا بوجھل کر بھی ایک بڑے آدمی کے برابر نہیں تھا اس لیے قین افراد کا سوار ہونا جانور کے لیے مشقت کا باعث نہیں تھا۔

(المعجم ۴۹) - بَابُ تَثْرِيبِ الْكِتَابِ باب: ۴۹۔ تحریر پر (سیاہی خشک کرنے (الشفعة ۴۹)

۳۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنبَأَنَا بِقِيَّةٍ: أَنبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَرَبُّوا صُحُفَكُمْ، أَنْتَحَجَ لَهَا. إِنَّ التَّرَابَ مُبَارِكٌ». رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی تحریروں پر مٹی ڈال دیا کرو یہ کامیابی کا باعث ہوگا۔ مٹی برکت والی چیز ہے۔“

(المعجم ۵۰) - بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونِ الثَّلَاثِ (الشفعة ۵۰) باب: ۵۰۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

۳۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثًا، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونِ صَاحِبِهِمَا. فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ». حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین افراد ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے اسے غم (اور افسوس) ہوگا۔“

۳۷۷۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۷۷۷۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن عدي: ۱۶۸۱، ۱۶۸۲ من حديث بقية عن عمر بن أبي عمر الكلاعي عن أبي الزبير به، وقال ابن معين: إسناده لا يسوي شيئاً (جامع الخطيب)، وقال أحمد: منكر، عدي: ۵۰۵/۲ * شيخ بقية مجهول، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

۳۷۷۵۔ أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث، بغیر رضاه، ح: ۳۸/۲۱۸۴ عن محمد بن عبد الله بن نمير به مختصراً، ولم يذكر وكيعاً.

۳۷۷۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۹/۲، والحميدي، ح: ۶۴۵ (بتحقيق) عن سفيان به، وصرح بالسماع، وتابعه جماعة، منهم مالك، الموطأ: ۹۸۸/۲، ۹۸۹.

۳۳۔ ابواب الأدب

اسلم سے متعلق آداب و احکام

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَنَاوَجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ.

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کریں۔

فوائد ومسائل: ① مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہر حرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ② جب تین آدمیوں میں سے دو الگ ہو کر بات کریں گے تو تیسرا آدمی محسوس کرے گا کہ انھوں نے مجھے اس لائق نہیں سمجھا کہ بات چیت میں شریک کریں علاوہ ازیں شیطان کے دوسرے سے یہ خیال بھی آ سکتا ہے کہ شاید یہ دونوں میرے خلاف کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔ ③ ایسے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں بدگمانی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ④ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمیوں کو آپس میں ایسی زبان میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے جسے تیسرا سمجھ نہ سکے۔ ⑤ اگر مجلس میں زیادہ افراد موجود ہوں تو دو آدمی الگ ہو کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

باب: ۵۱۔ جس کے پاس تیر ہوں

(المعجم ۵۱) - بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِتْهَامٌ

اسے چاہیے کہ ان کے پھل (لوہے)

فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا (التحفة ۵۱)

کا تیز حصہ) پکڑ کر رکھے

۳۷۷۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِتْهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمْسِكْ بِنَصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.

۳۷۷۷۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن دینار سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پکڑ کر رکھو“ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

فوائد ومسائل: ① اگر آدمی کے پاس کوئی نوک دار چیز ہو تو دوسروں کے پاس سے گزرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ نادانستہ طور پر کسی کو نہ لگ جائے۔ ② نصال (پیکان) سے مراد تیر کا وہ نوک یا حصہ ہے جو لوہے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور شکار کو لگ کر اسے زخمی کرتا ہے۔ ③ تیز چھری اور قینچی وغیرہ کی نوک بھی کسی کو چھر سکتی ہے۔ گدھا گاڑی، بیل گاڑی یا ٹرک وغیرہ پر لدا ہوا سامان بھی اگر اس قسم کا ہو کہ کسی گزرنے والے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو لازمی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ ④ انقل گن اور کلاشنکوف وغیرہ لوڈ کر کے نہیں رکھنی چاہیے نہ اس حالت میں انھیں لے کر بازار، مسجد یا ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں لوگ جمع ہوں

۳۷۷۷۔ أخرجه البخاري، الصلاة، باب يأخذ بنصول النبل إذا مر في المسجد، ح: ۴۵۱، ومسلم، البر والصلة، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق... الخ، ح: ۲۶۱۴/۱۲۰ من حديث سفیان به.

۳۳۔ ابواب الأدب۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

تاکہ اتفاقی طور پر حادث نہ ہو جائے۔ ⑤ حدیث کے آخر میں یہ جملہ ہے: [قَالَ نَعَمْ] بعض علماء نے ترجمہ کرتے وقت اسے صحابی کا قول سمجھ کر ترجمہ کیا ہے: ”وہ بولا بہت خوب“ یا ”اس نے کہا: بہت اچھا۔“ اصل میں یہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کا کلام ہے کہ جب ان سے ان کے شاگرد سنیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو عمرو بن دینار نے فرمایا: ”ہاں (سنی ہے)۔“ یہ روایت حدیث کا ایک طریقہ ہے کہ شاگرد حدیث پڑھ کر استاد کو سنائے اور استاد تصدیق کرے کہ یہ حدیث اسی طرح ہے۔ اسے محدثین کی اصطلاح میں ”عرض“ کہتے ہیں۔

۳۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ: ۳۷۷۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص تیرے لئے کھانا یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے چکان ہاتھ سے پکڑے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو کچھ گزند پہنچے۔“

۳۷۷۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۷۷۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کریم (صحت کے ساتھ) پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص اسے انک انک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں مشقت ہوتی ہے اس

(المعجم ۵۲) - بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

(التحفة ۵۲)

۳۷۷۸۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الْفَتْنُ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا"، ح: ۷۰۷۵، وَمُسْلِمٌ، الْأَدَبُ، بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سَوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا...، الخ، ح: ۱۲۴/۲۶۱۵، مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ بِهِ.

۳۷۷۹۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، التَّفْسِيرُ، سُورَةُ "عَبَسَ"، ح: ۴۹۳۷، وَمُسْلِمٌ، صَلَاةُ الْمَسَافِرِينَ، بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَمَتَّعُ بِهِ، ح: ۲۴۴/۷۹۸، مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ بِهِ.

۳۳۔ ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

السَّفَرَةُ الْكَرَامُ الْبَرَّةُ. وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يُتَعْتَعُ كَ لِيَةِ دَغْنَا جِرِهٖ۔
فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن کے ماہر سے مراد حافظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنے والا قاری یا عالم باعمل ہے۔
② جو شخص تجوید کے ساتھ روانی سے نہیں پڑھ سکتا اس کے باوجود شوق سے پڑھتا ہے اور پڑھنے میں جو مشقت ہوتی ہے اسے برداشت کرتا ہے اس کے لیے دگنا ثواب ہے۔ اس میں ان معمر حضرات کے لیے بڑی خوشخبری ہے جن کی زبان موٹی ہو جاتی ہے تو وہ کوشش کے باوجود صحت بخارج اور صفات حروف کا لحاظ رکھ کر الفاظ ادا نہیں کر سکتے لہذا وہ تلاوت ترک نہ کریں بلکہ یہ عمل صالح جاری رکھیں۔ ③ خلوص نیت کے ساتھ ادا کیا ہونا ناقص عمل بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے جب وہ عمل نقص کے بغیر ادا کرنا ممکن نہ ہو۔

۳۷۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: أَقْرَأُ وَاصْغَدُ. فَيَقْرَأُ وَيَصْغَدُ، بِكُلِّ آيَةٍ، دَرَجَةٌ. حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ»۔
۳۷۸۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن والے (حافظ یا قاری) سے (قیامت کے دن) جنت میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اسے جو آخری آیت یاد ہے وہ بھی پڑھ لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس سے قرآن مجید کے حافظ اور کثرت سے اس کی تلاوت کرنے والے کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ ② اگر پورا قرآن مجید یاد نہ ہو تو بھی جتنا یاد ہے اس کے مطابق درجات بلند ہوں گے۔ ③ اس حدیث میں تلاوت اور حفظ قرآن کی ترغیب ہے۔

۳۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرُّجْلِ السَّاجِبِ»۔
۳۷۸۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن قرآن مجید ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کا رنگ اڑا ہوا ہو۔ اور کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے رات کو بیدار رکھا۔“

۳۷۸۰۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰/۳ من حديث شيبان به، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۱۶۶۴، وإسناده حسن.
۳۷۸۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۵۲/۵ عن وكيع به * بشر بن مهاجر وثقه الجمهور، وهو حسن الحديث، وشيخه عبدالله بن بريرة ثقة، وللحديث شواهد عند الطبراني وغيره.

۳۳۔ ابواب الأدب قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَأَظْلَمْتُ نَهَارَكَ. اور دن کو بیا سار رکھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شایب سے مراد وہ انسان ہے جس کا رنگ بیماری کی وجہ سے یا سخت محنت اور تھکاوٹ کی وجہ سے تبدیل ہو گیا ہو۔ ② اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح قرآن پڑھنے والا تہجد میں تلاوت کی محنت اور تھکاوٹ برداشت کرتا تھا، قرآن کو بھی اسی شکل میں ظاہر کیا جائے گا۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح قرآن کی تلاوت اور قیام کی وجہ سے آدمی کا رنگ بدل جاتا تھا، اسی طرح قرآن بھی انتہائی بھاگ دوڑ کرے گا کہ مومن کو زیادہ سے زیادہ بلند درجہ مل سکے۔ اور اس بھاگ دوڑ کا اثر اس کی ظاہری صورت میں نظر آنے لگا۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُحِبُّ أَحَدُكُمْ، إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتِ سِمَانٍ عِظَامٍ».

۳۷۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ گھر جائے تو اسے گھر میں تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ملیں؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی نماز میں تین آیتیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے تین بڑی بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید کی تلاوت کا فائدہ اتنا زیادہ ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اس کے مقابلے میں پیچھے ہے۔ ② حاملہ اونٹنیوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ اس دور میں عربوں کے نزدیک یہ سب سے عمدہ اور قیمتی مال تھا۔ ③ نماز میں تلاوت کا ثواب نماز کے علاوہ تلاوت سے زیادہ ہے۔

۳۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ۳۷۸۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی مثال گھٹنا

۳۷۸۲۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، ح: ۸۰۲/۲۵۰ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷۸۳۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب الأمر بتعهد القرآن ... الخ، ح: ۷۸۹/۲۲۷ من حديث عبدالرزاق به.

۳۳- ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ. إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقْلٍهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ. وَإِنْ أَطْلَقَ عُقْلَهَا ذَهَبَتْ.»
 بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے۔ اگر مالک ان کے بندھنوں کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرے گا تو انھیں اپنے قابو میں رکھے گا، اور اگر ان کے بندھن کھول دے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اونٹ کو بٹھا کر رسی سے اس کا گھٹنا باندھ دیا جاتا ہے۔ اس رسی کو عقلا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اونٹ بھاگ نہیں سکتا۔ ② قرآن مجید یاد کرنے کے بعد اسے پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ یاد رہے۔ اگر پابندی سے تلاوت نہ کی جائے تو حفظ کیا ہوا قرآن بھول جاتا ہے۔ ③ اگر تلاوت فرض اور نفل نمازوں میں خصوصاً نماز تہجد میں ہو تو برکات کا حصول زیادہ ہوتا ہے۔

۳۷۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ. فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِقْرَأُوا: يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِيدُنِي عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. فَيَقُولُ: ﴿الْزُحْمُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ: أَتُنَلِّي عَلَيَّ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ: ﴿مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَجْدُنِي عَبْدِي. فَهَذَا لِي. وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ

۳۷۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ وہ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگا ہے۔“ انھوں نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھو بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ”سب تعریفیں جہانوں کے مالک اور پالنے والے کے لیے ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿الْزُحْمُ الرَّحِيمُ﴾ ”بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثناء کی اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ﴾ ”ملک“



۳۳۔ ابواب الادب۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

يَوْمَ الدِّينِ ﴿١﴾ ”بڑا کے دن کا مالک ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ یہ (سب تعریف) میرے لیے ہے۔ اور یہ آیت میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ (یعنی جب) بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“ تو یہ میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔ اور سورت کی (باقی) آخری آیات میرے بندے کے لیے ہیں۔ (پھر) بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ ”ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔“ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔“

عَبْدِي نَصْفَيْنِ. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي. وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. وَأَجْرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

🌟 فوائد و مسائل: ① سورۃ فاتحہ سب سے عظیم سورت ہے۔ ② اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو ”نماز“ فرمایا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تلاوت نماز کا رکن ہے۔ ③ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی آیت نہیں۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صحیح حدیث میں اس بات کی قطعی طور پر صراحت اور وضاحت موجود ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے۔ امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَرَأْتُمْ: ((الحمد لله)) فاقروا ((بسم الله الرحمن الرحيم)) «إنها أم القرآن» وأُمُّ الْكِتَابِ، والسبع المثاني، و ((بسم الله الرحمن الرحيم)) إحداها [یعنی جب تم سورۃ فاتحہ پڑھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرو کیونکہ یہ (سورت فاتحہ) ام القرآن، ام الکتاب اور السبع المثانی ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اس (سورۃ فاتحہ) کی ایک آیت ہے۔ دیکھیے: (سلسلہ

۳۳۔ أبواب الأدب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

الأحاديث الصحيحة المجلد الثالث، ص: ۱۷۹، حديث: (۱۱۸۳) دوسری سورتوں کے شروع میں جو بسم اللہ ہے وہ سورتوں کا جز نہیں، تاہم یہ بھی اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آیت ہے اور سورہ توبہ کے سوا ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے اس لیے ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ ① جہزی نماز میں سورت کے ساتھ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے تاہم آہستہ پڑھنا رائج ہے۔ ② اللہ کی حمد و ثنا بھی ایک لحاظ سے دعا ہے کیونکہ اللہ کی تعریف سے مقصود اس کی رضا اور قرب کا حصول ہوتا ہے اور حمد و ثنا کرنے والے کو یہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ نمازی کو اگرچہ اسلام کے ذریعے سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے اس کے باوجود انسان کو زندگی میں ہر قدم پر اللہ کی رہنمائی اور توفیق کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بندہ نماز میں سورہ فاتحہ کے ذریعے سے اللہ سے ہدایت کی درخواست کرتا رہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۵۔ حضرت ابو سعید بن معلیؓ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تجھ کو قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت نہ سکھا دوں؟“ (اس کے بعد جب) نبی ﷺ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دہانی کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ یہی سبع مثانی (سات بار بار دہرائی جانے والی آیات) ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔“

۳۷۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟». قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْرِجَ. فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» [الفاتحة] وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (الحجر: ۸۷) ”یقیناً ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔“ ② سورہ فاتحہ کو ”سبع مثانی“ اس لیے فرمایا گیا ہے کہ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ③ سورہ فاتحہ کو ”قرآن عظیم“ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے، یعنی اس میں عقیدہ توحید، عملی توحید یعنی صرف اللہ کی عبادت اور صرف اس سے مدد مانگنا، اس کی

۳۷۸۵۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "ولقد آتيناك سبعًا من المثاني والقرآن العظيم"، ح: ۴۷۰۳ من حديث غندر به.

۳۳۔ ابواب الادب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ثواب و فضائل کا بیان

صفات عقیدہ آخرت وعدہ وعید گزشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کے نیک اور نافرمان افراد کے واقعات سے ہجرت اور اس سے ہدایت کی درخواست جیسے اہم مضامین موجود ہیں۔ ۵۱ اہم مسئلہ سمجھانے سے پہلے اسے سمجھنے کا شوق پیدا کر دیا جائے تو وہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور یاد رہتا ہے۔

۳۷۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسِ الْجُسَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ، تَلَا تُنَوِّنُ آيَةً، شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا، حَتَّى غُفِرَ لَهُ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدُو الْمَلُوكَ﴾ [الملک]»۔
۳۷۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں۔ اس نے اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کی حتیٰ کہ اس کی مغفرت ہوگی۔ (وہ سورت ہے) ﴿تَبَارَكَ الَّذِي يَبْدُو الْمَلُوكَ﴾ [الملک]۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”شفاعت کی۔“ یعنی قیامت کے دن شفاعت کرے گی جیسا کہ ایک روایت میں [تَنْفَعُ] ”شفاعت کرے گی۔“ کا لفظ ہے۔ (سنن ابی داؤد، الصلاة، باب فی عدد الآی، حدیث: ۱۴۰۰)
② قیامت کے دن اعمال محسوس صورت میں سامنے آئیں گے۔ ③ قیامت کو نیک اعمال بھی شفاعت کریں گے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت ایمان کے ساتھ اور خلوص نیت سے ہو تو مغفرت کا باعث ہے۔

۳۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنِ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾
حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (سورۃ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔“
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾﴾ [الإخلاص] تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سورۃ اخلاص کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ② اس کی عظمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کو توحید سے محبت اور شرک سے انتہائی نفرت ہے۔

۳۷۸۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب فی عدد الآی، ح: ۱۴۰۰ من حدیث شعبہ بہ، وقال الترمذی "حسن"، ح: ۲۸۹۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۶۶، والحاکم ۲/۴۹۷، ۴۹۸، ووافقه الذہبی.

۳۷۸۷۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذی، فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورة الإخلاص وسورة إذا زلزلت، ح: ۲۸۹۹ من حدیث خالد بن مخلد بہ، وقال: "حسن صحيح".

۳۳۔ ابواب الأدب

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۳۷۸۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (سورۃ اخلاص) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔“

۳۷۸۹۔ حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ﴾ اتہا کی قرآن کے برابر ہے۔“

۳۷۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الاخلاص]، تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

۳۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُ أَحَدٌ، الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

🌞 فائدہ: اس سے سورت اخلاص ہی مراد ہے یعنی وہ سورت جس میں یہ بیان ہے کہ اللہ واحد اکیلا اور بے نیاز ہے۔



باب: ۵۳۔ اللہ کے ذکر کی فضیلت

(المعجم ۵۳) . بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ
(التحفة ۵۳)

۳۷۹۰۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر، تمہارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمہارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے

۳۷۹۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بَحْرَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَرْضَاهَا عِنْدَ

۳۷۸۸۔ [صحیح] والحديث السابق شاهدا له.

۳۷۸۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۲۲/۴ عن وكيع به، وتابعه ابن مهدي (أيضا)، وصححه البوصيري، وأخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۲۹ من حديث شعبة عن أبي قيس به.
۳۷۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [في أن ذكر الله كثيرا أفضل من الغازي في سبيل الله]، ح: ۳۳۷۷ من حديث عبد الله بن سعيد به، وذكر كلاما.

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

۳۳۔ أبواب الأدب

بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا ذکر۔“

مَلِكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟“ قَالُوا: وَمَا ذَلِكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «ذِكْرُ اللَّهِ».

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ امْرُؤٌ يَعْمَلُ، أَنْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر عمل کی بنیاد اللہ کے لیے اخلاص اور اس کی یاد پر ہے۔ اور تمام بڑی بڑی عبادات کا مقصد اللہ کے حضور عبودیت کا اظہار اور اس کی یاد ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ: ۲۰) ”نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔“ حج میں تلبیہ ایک اہم ذکر ہے جو ایک طویل عرصے تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ قربانی کے موقع پر فرمایا: ﴿لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: ۳۲) ”اللہ نے انھیں جو مویشی دیے ہیں ان پر اللہ کا نام لیں۔“ قربانی کے دنوں کے بارے میں ارشاد نبوی ہے: ”یہ کھانے پینے کے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔“ (صحیح مسلم، الصیام، باب تحریم صوم أيام التشريق.....، حدیث: ۱۱۳۱) ② جہاد میں بھی خلوص اور ذکر کی وجہ سے برکت حاصل ہوتی ہے چنانچہ جہاد کے دوران میں نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرمایا: ﴿فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ فِيمَا وَفَعُوا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ﴾ (النساء: ۱۰۳) ”جب تم نماز ادا کر چکے ہو تو کھڑے بیٹھے اور لیے اللہ کو یاد کرتے رہو۔“ ③ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور جہاد کے اپنے فوائد ہیں جن کی وجہ سے ان اعمال کی ادائیگی بھی ضروری ہے تاہم اللہ کا ذکر عبادات کے لیے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۷۹۱۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما

۳۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انھیں فرشتے گھیر لیتے ہیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، أَبِي مُسْلِمٍ،

۳۷۹۱۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ۳۹/۲۷۰۰ من حديث أبي إسحاق به.

۳۳۔ ابواب الادب

اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ تَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَعَسَّتْهُمْ الرَّحْمَةُ، وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ».

اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① ذکر کے لیے بیٹھے والوں سے مراد مسنون انداز سے ذکر کرنے والے ہیں مثلاً: نماز سے فارغ ہو کر مسنون اذکار میں مشغول افراد یا وعظ و درس قرآن وحدیث کی مجلس یا آپس میں اللہ کی نعمتوں کا ذکر تاکہ دل میں شکر کا جذبہ پیدا ہو۔ ② خود ساختہ الفاظ کے ساتھ خود ساختہ طریقوں سے ذکر کرنا خلاف سنت ہے، جیسے روشنیاں بجھا کر جماعتی طور پر ذکر کرنا، بالخصوص الفاظ کی ضربیں لگانا یا ایسی دعاؤں کو اہمیت دینا جو نبی ﷺ سے منقول نہیں، مثلاً: درود تاج، درود مائی، مفت بیکل، شش قفل وغیرہ۔ ایسی چیزوں سے ثواب کی بجائے گناہ کا اندیشہ ہے۔ ③ فرشتے نیکی کی مجلس میں شریک ہوتے ہیں۔ ④ سکینت سے مراد دل میں اطمینان وسکون اور خوشی کی خاص کیفیت ہے جو ذکر کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ ⑤ فرشتوں میں ذکر فرمانے کا مقصد اس عمل پر خوشنودی کا اظہار ہے۔



۳۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَاتُهُ».

۳۷۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① اللہ تعالیٰ کی عام معیت تو ہر مخلوق کے ساتھ ہے کہ وہ اپنے علم اور قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔ ایک معیت مدد اور نصرت کی ہوتی ہے جو اس کی راہ میں جدوجہد یا جنگ کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی ایسی ہی معیت ہے جو ذکر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے اس کا مقصد خوشنودی کا اظہار ہے۔ ② اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر مکہ موجود نہیں بلکہ آسمانوں پر عرش عظیم کے اوپر ہے جیسا کہ

۳۷۹۲۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۵۴۰/۲ عن محمد بن مصعب به، وتابعه أبو المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، وحسنه البوصيري، وله شاهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث أبي صالح عن أبي هريرة به.

۳۳۔ ابواب الأدب - لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

قرآن و حدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿الْحَرِّحُنَّ عَلَيَّ الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (علاء: ۲۰: ۵) اللہ کا ذکر بہت بڑی نیکی ہے۔

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَشْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ شُرَاعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ. فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ أَتَشْتَبُ بِهِ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

۳۷۹۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتا۔) مجھے ایک بات بتادیجئے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① شرايع سے مراد اللہ کے مقرر کردہ احکام جن میں فرض بھی ہیں، نوافل بھی ہیں اور مستحبات بھی۔ ② فرض کی ادائیگی ہر حال میں ضروری ہے لیکن مستحبات کی بھی اپنی اہمیت ہے اور نوافل بھی قرب الہی کا ذریعہ ہیں۔ بعض لوگ ان اعمال کی کثرت دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں جیسے اس صحابی نے خواہش ظاہر کی کہ آسان سی نیکی سے کافی ثواب حاصل ہو جائے۔ ③ اللہ کے ذکر کو معمول بنالینے سے فطری عبادات کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ④ کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف اوقات کے لیے جو اذکار بتائے گئے ہیں ان پر پابندی کی جائے مثلاً: صبح و شام کے اذکار کھانے پینے کے اذکار وغیرہ اور یہ مطلب بھی ہے کہ عام اذکار کثرت سے کیے جائیں مثلاً: سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وغیرہ۔

(المعجم ۵۴) - بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
باب: ۵۴۔ لا إله إلا الله کی فضیلت (التحفة ۵۴)

۳۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الرَّيَابِ، عَنْ

۳۷۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في فضل الذكر، ح: ۳۳۷۵ من حديث زيد بن الحباب به، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۱۷، والحاكم: ۴۹۵/۱، ووافقه الذهبي.

۳۷۹۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء ما يقول العبد إذا مرض، ح: ۳۴۳۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن غريب وقد رواه شعبة عن أبي إسحاق به موقوفاً"، وهو صحيح.

۳۳۔ ابواب الأدب

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

نے فرمایا: ”جب بندہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، مجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ جب وہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔“ تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی میرے ہی لیے ہے اور تعریف بھی میری ہی ہے۔“ جب بندہ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچاؤ نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری توفیق کے بغیر (گناہ سے) بچاؤ نہیں اور (نیکی کی) طاقت نہیں۔“

(راوی حدیث) ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد (میرے استاد) انور نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) ایک جملہ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَضِيِّ، أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا. وَلَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي».



قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: ثُمَّ قَالَ الْأَعْرَضِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ. قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: مَنْ رَزَقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمْسَهُ النَّارُ.

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

چنانچہ میں نے ابو جعفر سے کہا: (استاد صاحب نے) کیا فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ فرمایا ہے: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو گئے اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ روایت موقفاً صحیح ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے مرفوعاً صحیح قرار دیا ہے اور انھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح: ۳۷۹۳۸/۳، رقم: ۱۳۹۰) ② لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سب سے بڑی حقیقت ہے اور مذکورہ بالا اذکار اس حقیقت کا اعتراف ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کی تصدیق فرماتا ہے۔ ③ اللہ کے تصدیق فرمانے سے ان اذکار کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اس لیے ان کا ثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔ ④ اگر حادثاتی موت کی صورت میں زبان سے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہنے کا موقع نہ ملا تو دل کا یقین و اعتقاد مغفرت کا باعث ہوگا، ان شاء اللہ۔ کیونکہ احادیث میں حادثاتی موت کی مختلف صورتوں کو شہادت کی موت قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۹۵۔ حضرت یحییٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ حضرت امّ سعدیٰ مریۃ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: آپ کیوں پریشان ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے امیر المومنین بننے سے ناگواری محسوس ہوئی ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جسے اگر کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ اس کے

۳۷۹۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ اَلْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ يَسَعَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ سَعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ: مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: مَا لَكَ كَيْفِيًّا؟ أَسَاءَتْكَ إِمْرَةٌ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً، لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ، إِلَّا كَانَتْ نُورًا صَاحِبِهَا. وَإِنْ جَسَدُهُ

۳۷۹۵۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى ۲۷۱/۶، ح: ۱۰۹۴۰ عن هارون بن، وله شواهد، منها ما رواه أحمد: ۱/۱، ۱۶۱، وإسناده صحيح، وصححه الحاكم على شرطهما: ۱/۳۵۰، ووافقه الذهبي.

۳۳۔ ابواب الادب

لا إله إلا الله کی فضیلت کا بیان

وَرُوَحُهُ لَيَجِدَنَّ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ
أَسْأَلُهُ حَتَّى تُؤْفِي. قَالَ: أَنَا أَعْلَمُهَا. هِيَ
الَّتِي أَرَادَ عَمَّهُ عَلَيْهَا. وَلَوْ عَلِمَ [أَنْ] شَيْئًا
أَنْجِي لَهُ مِنْهُ، لَأَمَرَهُ.

ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ یہ وہی ہے جسے
کہنے کا آپ نے اپنے چچا (ابوطالب) کو (اس کی
موت کے وقت) فرمایا تھا۔ اگر نبی ﷺ کو علم ہوتا کہ
کوئی اور کلمہ اس کے لیے نجات کا زیادہ سبب بن سکتا
ہے تو آپ اسے وہی (کوئی اور کلمہ) پڑھنے کا حکم دیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر ؓ کے خاندان

(بنو تمیم) سے تعلق رکھتے تھے۔ ② صحابہ کرام ؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف تھا کہ جنت کی خوشخبری ملنے
کے باوجود ڈرتے تھے۔ یہ خوف ایمان کا جو ہے جس طرح اللہ کی رحمت کی امید ایمان کا جز ہے۔ ③ مومن کی
نظر میں دنیا کی حکومت اور عہدے کی نسبت آخرت کی نجات زیادہ اہم ہے۔ ④ دین کا علم بہت قیمتی ہے۔
صحابی رسول کو ایک مسئلہ معلوم نہ کر سکنے پر بہت غم ہوا۔ ⑤ کلمہ توحید کا اقرار اور اس پر ایمان ہی نجات کی
بنیادی شرط ہے۔



۳۷۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ
الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ هِصَّانَ
ابْنِ الْكَاهِلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ،
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَرْجِعُ
ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُوقِنٍ، إِلَّا عَفَّرَ اللَّهُ لَهَا».

۳۷۹۶۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان اس چیز کی
گواہی دیتا ہو اوفت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور یہ گواہی اس کا دل
یقین سے دے رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت
فرمادے گا۔“

۳۷۹۶۔ [استادہ حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۶/ ۲۷۸، ۲۷۹، ح: ۱۰۹۷۵ من حديث يونس بن عبيد به،
وهو مخرج في حاشية الحميدي، ح: ۳۷۲، وله شواهد.

🌟 فائدہ: نجات کا دار و مدار دل کے یقین پر ہے اس کے بغیر زبان کا اقرار نجات کے لیے کافی نہیں۔

۳۷۹۷- حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُثَنِّرِ الْجَزَامِيُّ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ، وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا».

۳۷۹۷- حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے بڑھ کر (افضل) کوئی عمل نہیں اور یہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔“

۳۷۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْجُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. أَخْبَرَنِي شَمِيُّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، فِي يَوْمٍ، مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَذْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِبِّي عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكُنَّ لَهُ جُزْأًا مِنَ الشَّيْطَانِ، سَايَرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ. وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ».

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایک دن میں سو بار یہ الفاظ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے (نامہ اعمال میں) سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سونگناہ مٹا دیے جائیں گے اور ان کی وجہ سے سارا دن رات تک وہ شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ ذکر کرے۔“

فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر ثواب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ② بعض اذکار مالی صدقات و خیرات سے زیادہ ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ ③ مسنون ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ④ مسنون اذکار میں اس قدر برکات و فوائد موجود ہیں کہ ان کے ساتھ مزید اذکار ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اپنے بنائے

۳۷۹۷- [إسناده ضعيف] ذكرنا تقدم حاله، ح: ۲۴۸۱، وفيه علة أخرى (محمد بن عقیق).

۳۷۹۸- أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ۶۴۰۳، ۳۲۹۳، ومسلم، الذكر والدعاء،

باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۸/۲۶۹۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۲۰۹/۱.

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

۳۳۔ أبواب الأدب

ہوئے اذکار ثواب کا باعث بھی نہیں۔

۳۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ، فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يَبْدُو الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ كَعَتَاكِ رَقِيبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

۳۷۹۹۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَبْدُو الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“

باب: ۵۵۔ اللہ کی تعریف کرنے والوں

(المعجم ۵۵) - بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِينَ

(التحفة ۵۵)

کی فضیلت

۳۸۰۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل ذکر [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] ہے اور سب سے افضل دعا [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ہے۔“

۳۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ كَثِيرٍ بَنِي بَشِيرٍ بَنِي الْفَكَاهِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، ابْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① تمام مسنون اذکار رحمت و برکت کا باعث ہیں لیکن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ثواب اور اس کی برکت سب سے زیادہ ہیں۔ ② اللہ کی تعریف بھی ایک دعا ہے کیونکہ انسان ثواب کی نیت سے یہی اور ذکر کرتا ہے اس طرح اسے مطلوب (ثواب) حاصل ہو جاتا ہے۔ ③ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سب سے افضل

۳۷۹۹۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عطية، تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه تقدم، ح: ۸۵۴.

۳۸۰۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ح: ۳۳۸۳ من حديث موسى ابن إبراهيم به، وقال: "حسن غريب".

۳۳۔ ابواب الادب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان
و عا سورۃ فاتحہ ہے جسے حدیث میں الحمد للہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور اس
سے ہدایت انعام اور مدد کی دعا بھی۔

۳۸۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ
الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ، مَوْلَى
الْعُمَرِيِّينَ، قَالَ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ غُلَامٌ. وَعَلَيْهِ
تُؤْبَاهُ مُعْصَرَانِ. قَالَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: «أَنَّ عَبْدًا
مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ.
فَعَصَلْتُ بِالْمَلَائِكِينَ. فَلَمْ يَذَرْنِي كَيْفَ
يَكْتُبَانِيهَا. فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَا:
يَا رَبَّنَا! إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَذَرِي كَيْفَ
نَكْتُبُهَا. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا
قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ [قَالَا]: يَا رَبِّ!
إِنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي
لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ. فَقَالَ
اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، لَهُمَا: اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ
عَبْدِي. حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُمَا».

۳۸۰۱۔ حضرت قدامہ بن ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت
ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی خدمت
میں حاضر ہوا کرتے تھے جب کہ وہ لڑکے تھے اور انھوں
نے عصر کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔
(ایک بار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں حدیث
سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”اللہ کے ایک
بندے نے کہا: يَا رَبِّ! لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي
لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ“ اے میرے
رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی
جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے۔“ یہ
کلام (اعمالِ کلمے والے) دونوں فرشتوں کے لیے
مشکل ہو گیا۔ انھیں پتہ نہ چلا کہ اسے کس طرح لکھیں
(کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی عظمت اور اس کی سلطنت
واقفدار کی شوکت کی پیمائش ممکن نہیں کہ اتنی تعریف لکھ
دیتے۔) وہ اوپر آسمانوں میں گئے اور عرض کیا: يَا رَبِّ!
تیرے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں معلوم نہیں
کہ اسے کس طرح لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حالانکہ
اسے زیادہ معلوم تھا جو اس کے بندے نے کہا: میرے
بندے نے کیا کہا ہے؟ انھوں نے کہا: يَا رَبِّ! اس نے
کہا ہے: اے میرے رب! میں تیری تعریف کرتا ہوں
جیسے تیری ذات کی جلالت و شان اور تیری عظیم سلطنت

۳۸۰۱۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۲/۳۴۳، ۳۴۴، ح: ۱۳۲۹۷ من حديث إبراهيم بن المنذر به *
صدقة بن بشير لم أجده من وثقه، وفيه علة أخرى.

۳۳۔ ابواب الأدب۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان کے شایاں ہے۔ اللہ عزوجل نے ان (فرشتوں) سے فرمایا: اسے ایسے ہی لکھ دو جیسے میرے بندے نے کہا ہے حتیٰ کہ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اسے اس کا ثواب دوں گا۔“

۳۸۰۲۔ حضرت واکل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (نماز کے دوران میں) ایک آدمی نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیْبًا مُبَارَکًا فِیْہِ ”سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ تعریف جو پاک اور برکتوں والی ہے۔“ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”یہ الفاظ کس نے کہے تھے؟“ اس آدمی نے کہا: میں نے (کہے تھے) اور میرا ارادہ تو نیکی کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے تھے اور ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“

۳۸۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیْبًا مُبَارَکًا فِیْہِ. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ذَا الَّذِي قَالَ هَذَا؟» قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا. وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ: «لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَمَا نَهَتْهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ».



فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اسی مفہوم کی صحیح احادیث حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں البتہ ان میں یہ جملہ نہیں ہے: ”ان (الفاظ) کے عرش تک پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔“ ② صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے بارہ فرشتے ان کلمات کے ساتھ جلدی کرتے ہوئے دیکھے کہ انھیں کون (پہلے لکھ کر پہلے) اوپر لے جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۰) آسمان کے دروازے کھلنے کے الفاظ دوسرے کلمات کے بارے میں ہیں جو اس طرح ہیں: [اللّٰہُ اَکْبَرُ کَثِیْرًا] وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَأَصِیْلًا یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (صحیح مسلم المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، حدیث: ۶۰۱) ③ فرشتوں کا ان کلمات کو جلد لکھنے کی کوشش کرنا

۳۸۰۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي: ۱۴۵/۲، ۱۴۶، الافتتاح، قول المأموم إذا عطس خلف الإمام، ح: ۹۳۳ من حديث أبي إسحاق به، ورواه أحمد: ۳۱۷/۴ عن يحيى بن آدم به * عبد الجبار لم يسمع من أبيه كما تقدم، ح: ۸۵۵، فالسند منقطع، وأصل الحديث صحيح، له شواهد كثيرة جداً.

۳۳۔ ابواب الأدب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

ان کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ، أَبُو مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ». وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ».

۳۸۰۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی اچھی چیز (یا اچھی صورت حال) دیکھتے تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ» [سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کے فضل و انعام سے نیک کام (اور مقاصد) پورے ہوتے ہیں۔] اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز (یا بری صورت حال) سامنے آتی تو فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» [ہر حال میں اللہ کی تعریف اور اس کا شکر ہے۔]



🕌 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس کی بابت تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ للألبانی: رقم: ۲۶۵) و سنن ابن ماجہ بتحقیق محمود محمد محمود حسن نصار: رقم: ۳۸۰۳) ② دنیا کی ہر نعمت اور کامیابی اللہ کا احسان ہے۔ مومن کو ہر موقع پر اس کا اعتراف کرنا چاہیے۔ ③ مشکلات اور مصائب میں بھی اللہ کے احسان کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہوتا ہے مثلاً: جب بندہ صبر کرتا ہے تو ثواب اور بلند درجات کا مستحق ہو جاتا ہے اس لحاظ سے مصیبت کے موقع پر اللہ کا شکر ہی کرنا چاہیے شکوہ نہیں۔

۳۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۸۰۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ»

۳۸۰۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن السني، ح: ۳۷۸ من حديث هشام بن خالد به، وصححه الحاكم: ۴۹۹/۱، وقال النووي: "رواه... بإسناد جيد"، وصححه البوصيري * الوليد تقدم، ح: ۲۵۵، لم يصرح بالسماع للسلسل، وفيه علة أخرى، ح: ۹۱۹.

۳۸۰۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۲۳۳۵/۶ من حديث وكيع به، وانظر، ح: ۲۵۱ لحال موسى بن عبيدة • ومحمد بن ثابت مجهول كما قال البوصيري وصاحب التقريب.

۳۳۔ ابواب الأدب

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان
رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ ” ہر حال میں
اللہ کا شکر ہے۔ اے اللہ! اہل جہنم کے حال سے تیری
پناہ کا طالب ہوں۔“

ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَبِّ أَعُوذُ
بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ».

۳۸۰۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ بندے کو کوئی نعمت دیتا ہے
اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے تو بندے نے جو (شکر) ادا کیا
وہ ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے۔“

۳۸۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ
يَسْرِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ
لِلَّهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ».

فائدہ: بندہ دنیا کی ظاہری نعمت کو اہمیت دیتا ہے حالانکہ اس نعمت پر جو شکر کی توفیق ملی اور شکر کے نتیجے میں
ملنے والی اخروی نعمتیں وہ اس دنیوی نعمت سے بدرجہا بہتر اور افضل ہیں لہذا نعمت حاصل کرتے ہی شکر ادا کرنا
ضروری ہے اور بندے کے لیے مفید بھی۔



(المعجم ۵۶) - بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ
(التحفة ۵۶)

باب: ۵۶۔ اللہ کی تسبیحات پڑھنے
کا ثواب

۳۸۰۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمات ایسے ہیں جو زبان
پر بلکہ ہیں (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں رحمان
کو پیارے ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ] سُبْحَانَ
اللَّهِ الْعَظِيمِ“ ”میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور
اس کی تعریف کرتا ہوں پاک ہے اللہ عظیموں والا۔“

۳۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«كَلِمَتَانِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ
فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ».

۳۸۰۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن السني، ح: ۳۵۶، والخراطي في فضيلة الشكر من حديث أبي عاصم به،
وانظر، ح: ۲۷۷۵، وحسنه البوصيري.
۳۸۰۶۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب فضل التسبيح ۶۴۰۶، ۶۶۸۲، ۷۵۶۳، ومسلم، الذكر والدعاء، باب
فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۴/۳۱ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، وهو في كتاب الدعاء له،
ح: ۸۴.

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

۳۳۔ أبواب الأدب

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔ ② اللہ کا ذکر بھی ایک نیک عمل ہے اس کا بھی وزن ہوگا۔ ③ اعمال کے وزن کا دار و مدار خلوص نیت اور اتباع سنت پر ہے۔ سنت کے مطابق خلوص سے کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی زیادہ وزنی ہوگا لیکن خلوص کے بغیر یا سنت کے خلاف کیا ہوا زیادہ عمل بھی بے وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا﴾ (الفرقان ۲۵: ۲۳) ”اور انھوں نے جو (بظاہر نیک) اعمال کیے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انھیں پراگندہ غبار کی طرح کر دیں گے۔“ ④ مذکورہ بالا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

۳۷۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

پودا لگا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”ابو ہریرہ! کیا لگا رہے ہو؟“ میں نے کہا: پودا لگا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس سے بہتر پودے نہ بتاؤں؟“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ان میں سے ہر ہر کلمے کے عوض جنت میں تمہارے لیے ایک ایک درخت لگا دیا جائے گا۔“

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مِينَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِي تَغْرِسُ؟» قُلْتُ: غِرَاسًا لِّي. قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ غِرَاسٍ خَيْرٍ لَّكَ مِنْ هَذَا؟» قَالَ: بَلَىٰ. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يَغْرِسُ لَكَ، بِكُلِّ وَاحِدَةٍ، شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کی تعریف کے کلمات اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ② جنت میں نعمتیں دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کے مطابق ملیں گی۔ ③ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پہلے سے پیدا کیا ہوا ہے لیکن اب بھی ان میں نئی نعمتوں اور نئے نئے عذابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ④ ہر مومن کے لیے جنت میں جگہ مخصوص ہے جہاں اس کے اعمال کے مطابق باغات، محلات اور دوسری نعمتیں تیار ہو رہی ہیں۔ ⑤ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کی اصل صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ۲۴۳/۲)

۳۸۰۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۵۱۲/۱ من حديث حماد بن عوف، وقال: "صحيح الإسناد"، ووافقه الذهبي، وحسنه البوصيري * عيسى بن سنان، أبو سنان ضعيف من جهة حفظه، ضعفه الجمهور، وأصل الحديث صحيح

۳۳۔ ابواب الأدب

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

۳۸۰۸۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے تو وہ اللہ کا ذکر کر رہی تھیں۔ جب دن چڑھے رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو وہ اسی طرح (ذکر الہی میں) مصروف تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین تین بار کہے ہیں جو تمہارے کیے ہوئے ذکر سے (ثواب میں) زیادہ (یا فرمایا: وزن میں زیادہ ہیں۔) [سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِذَاكَ كَلِمَاتِهِ] ”میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ میں اللہ کی تسبیحات کرتا ہوں اس کی ذات کی خوشنودی کے مطابق۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ میں اللہ کی تقدیس کرتا ہوں اس (کی تعریف) کے کلمات کی سیانی کے برابر۔“

۳۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا يَسْعَرُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ، أَوْ بَعْدَهَا صَلَّى الْغَدَاةَ، وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ. فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، أَوْ قَالَ اتَّصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ. فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتُ، مُنْذُ قُمْتُ عَنْكَ: أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَهِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ مِذَاكَ كَلِمَاتِهِ».



فائدہ: ایک روایت میں سُبْحَانَ اللَّهِ کے بعد وَيَحْمَدُهُ کا لفظ بھی ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، حدیث: ۴۷۳۶) اس لیے اسے پڑھنا چاہیے: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ...]

۳۸۰۹۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اللہ کی عظمت کا جو ذکر کرتے ہو، یعنی تسبیح [سُبْحَانَ اللَّهِ]، جہیل

۳۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَبِي عَيْسَى الطَّلْحَانِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ

۳۸۰۸۔ أخرجه مسلم، الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، ح: ۲۷۲۶/۷۹ عن ابن أبي شيبه به.
۳۸۰۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۵۰۳، ۵۰۰/۱ من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي مرة، وتعبه مرة، والصاب هو الأول * وموسى بن أبي عيسى ثقة، وصححه البوصيري.

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

۳۳۔ ابواب الأدب

[لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] اور تحمید [أَلْحَمْدُ لِلَّهِ] کے الفاظ کہتے ہو وہ عرش کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں۔ ان کی ایسی جھنسنٹ ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھوں کی جھنسنٹ۔ وہ اپنے کہنے والے کا (اللہ کے دربار میں) ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ (اللہ کے دربار میں) تمھارا ذکر ہوتا رہے؟“

عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ، عَنِ الثُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ. يَنْعُطُفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ. لَهُنَّ دَوِيُّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. تُذَكَّرُ بِصَاحِبِهَا. أَمَّا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ، أَوْ لَا يَزَالَ لَهُ، مَنْ يَذْكُرُ بِهِ؟»

🌟 فوائد و مسائل: ① ایک مومن کے لیے یہ بہت بڑے شرف اور خوشی کی بات ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں اس کا ذکر ہو۔ اس بلند مقام کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ مومن اللہ کا ذکر کرے۔ ② عرش اللہ کی ایک مخلوق ہے جس کی اصل حقیقت ہمیں معلوم نہیں۔ قیامت کو میدانِ حشر میں عرش الہی رکھا جائے گا اور کچھ خاص نیک اعمال کرنے والے افراد کو اس کے سائے میں جگہ ملے گی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ یا اللہ! ہمیں بھی اپنے ان برگزیدہ بندوں میں شامل فرما۔ آمین۔

۳۸۱۰۔ حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی (آسان سا) عمل بتائیے کیونکہ میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں اور میرا بدن بھاری ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار اللہ اکبر کہہ سو بار اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہہ سو بار سُبْحَانَ اللہ کہہ۔ یہ لگام اور کاٹھی سمیت سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے سے بہتر ہے سو اونٹ (اللہ کی راہ میں قربان کرنے) سے بہتر ہے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔“

۳۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدَنْتُ. فَقَالَ: «كَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ. خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ. وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ».

۳۸۱۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۵۱۳/۱، وصححه، وتعبه الذهبي بذكره بن منظور، وتقدم، ح: ۲۴۸۱، وضعفه البوصيري من أجله، وللحديث شواهد ضعيفة.

۳۳- أبواب الأدب۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیحات پڑھنے کے ثواب کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۳۲۱۲) وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عواد، رقم: ۳۸۱۰) بنا بریں جو شخص بڑے بڑے اعمال انجام نہ دے سکتا ہو اس کے لیے اللہ کا ذکر ان اعمال سے بہتر ہے۔ ② محرم آدمی کو اللہ کے ذکر میں زیادہ مشغول ہونا چاہیے۔

۳۸۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ، أَفْضَلُ الْكَلَامِ. لَا يَصْرُكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ».

۳۸۱۱- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار کلمات سب سے افضل ہیں۔ جس کلمہ سے بھی شروع کرو کوئی حرج نہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ“



۳۸۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّوْشَاءُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ. وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

۳۸۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سو بار [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ] کہے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح (بے شمار) ہوں۔“

🌞 فائدہ: اس قسم کی نیکیوں سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں بڑے گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

۳۸۱۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۵/۲۰ من حديث سفيان الثوري به، وتابعه شعبة، أحمد: ۱۱/۵، وغيره، ورواه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة... الخ، ح: ۱۲/۲۱۳۷ من حديث هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة عن سمرة بن جندب به.

۳۸۱۲- [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (في فضائل "سبحان الله وبحمده"...، ح: ۳۴۶۶ عن نصر بن عبد الرحمن به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه أيضاً، ح: ۳۴۶۸ من حديث معن عن مالك به، وقال: "حسن صحيح".

۳۸۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكَ بِ- سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ» فَإِنَّهَا، يَغْنِي، يَحْطُطُنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا.

۳۸۱۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ] پڑھتے رہا کرو۔ ان کلمات کی وجہ سے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ
(التحفة ۵۷)

باب: ۵۷- استغفار (اللہ سے گناہوں کی معافی کے لیے دعا کرنا)

۳۸۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمَحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَوْقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ» اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک توبہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

۳۸۱۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ (یہ استغفار کہتے ہوئے) شمار کرتے تھے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ "اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک توبہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① توبہ و استغفار بہت بڑی نیکی ہے۔ ② نبی اکرم ﷺ گناہوں سے پاک تھے اس کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے کیونکہ استغفار بھی عبادت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ③ مجلسوں میں فضول باتیں کرنے اور غیبت اور گناہ میں مشغول ہونے کی بجائے اللہ کا ذکر اور استغفار کرنا بہتر ہے تاکہ گناہوں میں اضافہ ہونے کی بجائے معافی اور رحمت ملے۔

۳۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۱۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۱۳- [إسناده ضعيف جلياً] وضعفه البوصيري من أجل عمر بن راشد، وتقدم، ح: ۱۵۸۲.

۳۸۱۴- [صحيح] أخرجه أبوداود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۱۶ من حديث أبي أسامة به، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۳۴۳۴، ورواه سفیان بن عیینة عن محمد بن سقوة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۵۹.

۳۸۱۵- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۵۰/۲، والنسائي في الكبرى: ۱۱۴/۶، ح: ۱۲۰۶۸ من حديث محمد

۳۳۔ ابواب الادب

استغفار کا بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، مِائَةَ مَرَّةٍ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

۳۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، فِي الْيَوْمِ، سَبْعِينَ مَرَّةً».

۳۸۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دن میں ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی درخواست اور توبہ کرتا ہوں۔“

فوائد ومسائل: ① سو یا ستر مرتبہ سے مراد ایک تو اس مقدار کا تعین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی سو مرتبہ استغفار فرماتے اور کبھی ستر مرتبہ نیز ان احادیث سے کثرت سے استغفار کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② استغفار کے لیے کوئی مناسب الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں مثلاً: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» یا حدیث: ۳۸۱۳ میں مذکور الفاظ۔



۳۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْمُعْبِرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي. وَكَانَ لَا يَعْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَتَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، فِي

۳۸۱۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے گھروالوں سے درشت زبان استعمال کرتا تھا۔ (معمولی بات پر ان پر غصہ آجاتا اور انھیں ڈانٹ چھڑک دیتا) ان کے سوا کسی سے یہ رویہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ ایک دن میں ستر

ابن عمرو، وصححه البوصيري، والبخاري في شرح السنة: ۷۰/۵، ح: ۱۲۸۶، وللحديث شواهد كثيرة. ۳۸۱۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۱۰/۴، عن وكيع، به، ورواه أبو إسحاق عن أبي بردة، به، أحمد: ۳۹۴/۵، والنسائي في عمل اليوم والليلة. ۳۸۱۷۔ [إسناده حسن] * أبو بكر بن عياش تابعه أبو الأحوص، وإسرائيل وشعبة وغيرهم، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۵۸، والحاكم: ۵۱۱/۱، ۴۵۷/۲، والذهبي وغيرهم * أبو المعيرة وثقه ابن حبان، والحاكم وغيرهما، فحديثه لا يزل عن درجة الحسن، وله طريق آخر عند النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۸۲.

بار استغفار کیا کرو۔“

النُّوم، سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۳۸۱۸۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مبارک ہو اس شخص کو جسے اپنے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار ملا۔“

۳۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَسْرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا»۔

فائدہ: استغفار زیادہ ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ گناہ معاف ہوتے رہیں گے اور یہ کمالات اللہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نیکوں میں شمار ہوتے رہیں گے، یعنی استغفار سے قیامت کے دن معافی ملنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیتا ہے اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔“

۳۸۱۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ فَرْجٍ، وَمِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ»۔

فائدہ: ① مذکورہ روایت سداً ضعیف ہے تاہم توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت و دیگر احادیث سے مسلم ہے۔ علاوہ ازیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا: يَا اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ

۳۸۱۸۔ [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى: ۱/۱۱۸، ح: ۱۰۲۸۹ عن عمرو بن عثمان به، وصححه البوصيري، وله شاهد عند أبي نعيم، أخبار أصبهان: ۱/۳۳۰، وحلية الأولياء: ۱۰/۳۹۵، والخطيب: ۱۱۱/۹۔

۳۸۱۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۱۸ عن هشام به، وصححه الحاكم: ۴/۲۶۲ ورده الذهبي بقوله: ”الحكم فيه جهالة“، وهو مجهول كما قال الحافظ في التقریب، والنووي في المذهب: ۳/۳۲۳۔

۳۳۔ ابواب الادب

نیک اعمال کی فضیلت کا بیان

وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٣٦﴾ ”اپنے رب سے بخشش مانگو (اور تو بہ کرو) وہ یقیناً بہت زیادہ بخشے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے دریا جاری کر دے گا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استغفار گناہوں کی معافی کے ساتھ ساتھ دنیوی مشکلات کے حل اور دنیوی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔

۳۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا. وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا».

باب (۵۸)۔ بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ (المعجم ۵۸)



۳۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۸۲۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نیکی کرتا ہے اسے دس گنا (اجر) ملے گا اور میں (اس سے) زیادہ بھی دے دیتا ہوں۔ اور جو شخص گناہ کرتا ہے تو گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہے (زیادہ نہیں) یا میں (وہ گناہ بھی) معاف کر دیتا ہوں۔ اور جو شخص ایک باشت میرے قریب آتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔

۳۸۲۰۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۶/۲۳۹، عن يزيد به، وتابعه عفان عند أحمد: ۶/۱۲۹ وغيره، وسنده ضعيف، راجع ح: ۱۱۶ لحال علي بن زيد بن جدعان، وله شاهد حسن عند البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۹۹۲، انظر المشكاة بتحقيقي، ح: ۲۳۵۷.

۳۸۲۱۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى وحسن الظن به، ح: ۲۲/۲۶۸۷ من حديث وكيع به.

۳۳۔ ابواب الادب

نیک اعمال کی فضیلت کا بیان

لَقِنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَاطِيَةً، ثُمَّ لَا يُشْرِكُ
بِي شَيْئًا، لَقِيْتُهَا بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.
اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف
بھاگ کر آتا ہوں۔ جو شخص مجھ سے زمین بھر گناہ لے کر
ملے لیکن میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو میں
اسے اتنی ہی مغفرت لے کر ملتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: اس حدیث میں اللہ کی عظیم رحمت کا بیان ہے اس لیے بندے کو نیکیاں زیادہ کرنے کی
کوشش کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔ ① جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ
اسے توفیق بخشتا ہے۔ ② شرک کی موجودگی میں گناہ معاف نہیں ہوتے۔

۳۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي. وَأَنَا مَعَهُ
حِينَ يَذْكُرُنِي. فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي
نَفْسِي. وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مِلَّةٍ ذَكَرْتُهُ فِي مِلَّةِ خَيْرٍ
مِنْهُمْ. وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ
فِرَاقًا. وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرُولَةً».

۳۸۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:
میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق (اس سے معاملہ
کرتا) ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس
کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا
ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ
کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر
(فرشتوں کی) جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر
وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ
اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا
ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ② حسن ظن کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ نیک اعمال کیے
جائیں اور ان کی قبولیت کی امید رکھی جائے۔ گناہوں سے توبہ کی جائے اور بخشش کی امید رکھی جائے۔ گناہوں
کے راستے پر بھاگتے چلے جانا اور اللہ کی رحمت کی امید رکھنا نادانی ہے۔ ③ اس میں بالواسطہ عمل کی تلقین ہے
کیونکہ عمل کے بغیر ثواب کی امید نہیں رکھی جاسکتی لہذا اچھے عمل کرنے والا ہی اللہ سے اچھی امید رکھ سکتا
ہے۔ برے عمل کرنے والا بری امید ہی رکھ سکتا ہے۔ ④ جماعت میں ذکر کرنے سے مراد خود ساختہ اجتماعی ذکر

۳۸۲۲۔ أخرجه مسلم، الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ (والباب السابق)، ح: ۲۶۷۵/۲۱ عن ابن

أبي شيبه به.

۳۳۔ ابواب الادب

لاحول ولا قوة الا بالله کی فضیلت کا بیان

نہیں بلکہ یا تو یہ مراد ہے کہ جیسے نماز کے بعد سب لوگ اپنے اپنے طور پر مسنون دعائیں اور اذکار پڑھتے ہیں یا اللہ کی رحمتوں، نعمتوں اور اس کے احکام وغیرہ کا ذکر ہے، یعنی ایک شخص بیان کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔

۳۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۸۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ. قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي. وَأَنَا أَجْزِي بِهِ».

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا ہر عمل (ثواب میں) بڑھتا ہے۔ (یعنی) ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزے کے کیونکہ وہ (خالص) میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“

🌞 فائدہ: یہ حدیث کتاب الصیام کے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۶۳۸۔

(المعجم ۵۹) - بَابُ مَا جَاءَ فِي «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» (التحفة ۵۹)

باب: ۵۹۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ:

۳۸۲۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ پڑھتے سنا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ)! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”کہا کر: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور نہ نیکی کی طاقت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ جملہ اللہ کے ذکر میں اہم جملہ ہے کیونکہ اس میں اس بات کا اقرار ہے کہ ہر قوت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ ② اس میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے عاجزی اور مسکینی

۳۸۲۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۶۳۸.

۳۸۲۴۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير، ح: ۲۹۹۲، ومسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر... الخ، ح: ۴۴/۲۷۰۴ من حديث عاصم به.

۳۳۔ ابواب الادب

لاحول ولا قوة الا بالله کی فضیلت کا بیان

کا اظہار ہے اور عبودیت کا یہ اظہار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ⑤ نیکی کا کام انجام دے کر یا گناہ سے اجتناب کر کے دل میں فخر کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں ”نیکی بر باد گناہ لازم“ کی کیفیت پیش آ سکتی ہے اس سے بچاؤ کے لیے اس بات کی یاد دہانی کی ضرورت ہے کہ یہ سب میری کوشش اور بہادری سے نہیں بلکہ محض اللہ کی توفیق اور اس کے احسان سے ہے۔ ⑥ اس سوچ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھنے سے یقیناً جنت کی عظیم نعمتیں اور بلند درجات حاصل ہوں گے اس لیے اسے ”جنت کا خزانہ“ قرار دیا گیا ہے۔ ⑦ اللہ کا ذکر سری طور پر کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریاکاری نہیں ہوتی، البتہ جن مقامات پر ذکر بلند آواز سے کرنا مسنون ہے وہاں بلند آواز ہی سے کرنا چاہیے۔

۳۸۲۵۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا پتہ نہ دوں؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”[لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]“

۳۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَذُنُكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۳۸۲۶۔ حضرت حازم بن حرملة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے حازم! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ زیادہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔“

۳۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ، مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «يَا حَازِمُ! أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ».

۳۸۲۵۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۵۷/۵ عن وكيع به، وصححه البوصيري، ورواه عمرو بن ميمون، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۸۴۲، وابن حبان في صحيحه، ح: ۲۳۳۹، وعبد الرحمن بن غنم (أحمد) عن أبي ذر به، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۲۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۲/۴، ح: ۳۵۶۵ من حديث محمد بن معن بن محمد به، وحسنه الحافظ في الإصابة، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

- * لغوی معنی: دعا لغت میں [دَعَا يَدْعُو] سے مصدر ہے۔ لغت میں اس سے مراد: طلب کرنا، بلانا، پکارنا، مدد چاہنا، درخواست کرنا اور ترغیب دینا ہے، مثلاً: [دَعَوْتُ اللَّهَ] ”میں نے اللہ تعالیٰ سے (خیر و برکت کی) درخواست کی۔“ قرآن مجید میں لفظ ”دعا“ متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے، مثلاً:
- ① عبادت کے معنی میں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ (یونس: ۱۰۶) ”اور آپ اللہ کے سوا ان کو مت پکاریں جو نہ آپ کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔“
- ② مدد طلب کرنے کے لیے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ﴾ (البقرة: ۲۳) ”اور اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔“
- ③ بمعنی سوال کرنے کے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: ۴۰) ”مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“
- ④ ندا یعنی پکارنے کے لیے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ﴾ (نبی اسرائیل ۵۲: ۱۷) ”جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے قیبل ارشاد کرو گے۔“
- ⑤ ثنا، یعنی تعریف کے لیے، جیسے ارشاد الہی ہے: ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْمٰنَ﴾

(بنی اسرائیل ۱۰: ۱۱) ”تم اس کی شاکہ اللہ کے نام سے کرو یا ”رحمن“ کے نام سے۔“

④ قول ”یعنی بات“ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿دَعُواهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ﴾ (یونس ۱۰: ۱۰)

”ان کا قول اس (جنت) میں ہوگا: اے اللہ تو پاک ہے۔“

✽ اصطلاحی تعریف: مندرجہ بالا نکات سے دعا کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

”خیر و برکت کے حصول اور شر سے پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور گزر گزانا اور پکارنا ”دعا“ کہلاتا ہے۔“

✽ دعا کی فضیلت و اہمیت: دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ ایسا کارگر کامیاب اور موثر ہتھیار ہے

جسے آپ کسی بھی وقت کسی بھی موقع پر بغیر کسی کی مدد کے چلا سکتے ہیں۔ جب انسان مشکلات و مصائب

میں گھر جائے حالات و واقعات اس کے خلاف ہو جائیں دشمن یا مرض کا دباؤ شدید ہو جائے اپنے

پرائے سب ساتھ چھوڑ جائیں عالم اسباب کے تمام اسباب و ذرائع ناکام ہو جائیں جب دنیوی سہارے

اور امیدیں دم توڑ جائیں اس وقت اس ہتھیار کی کارکردگی دو چند ہی نہیں بلکہ صد چند ہو جاتی ہیں۔ جب

کوئی پکار سننے والا نہ ہو تب اس ہتھیار کی کامیابی یقینی اور مسلم امر ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے دعا کو

عبادت قرار دیا ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ پر نظر دوڑائی جائے تو آپ کی حیات طیبہ اس عبادت سے

خوب منور نظر آتی ہے۔ صبح سے شام اور شام سے صبح تک خوشی اور غمی کے مواقع میں صحت و مرض میں

کھانے اور پینے کے بعد، غم و ہم میں خوشی اور مسرت کے دلکش مواقع پر آندھی اور طوفان میں زلزلوں

اور گرنہوں کے وقت آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ ہمیں اس عبادت کی ترغیب دلاتا نظر آتا ہے کیونکہ جس

مالک و جہاں کی یہ عبادت ہے وہ سچ بخش، مشکل کشا، حاجت روا اور دہگیر کامل ہے لہذا ارشاد نبوی ہے:

[إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِّي كَرِيمٌ يَسْتَجِيبُ مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا] (سنن

ابن ماجہ، الدعاء، حدیث: ۲۸۶۵) ”بے شک تمہارا پروردگار بڑا حیا والا اور سچی ہے جب بندہ اس کے

سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو انھیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔“ بلکہ اس کی شان کریمی تو یہ ہے

کہ جو اس دیر سخاوت سے اعراض کرتا ہے وہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

✽ دعا کی قبولیت کے آداب و شرائط: دعا مومن کا کامیاب ترین ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے

ذریعے سے بہترین نتائج کے حصول کے لیے چند آداب و شرائط ہیں۔ اگر ان کو مدنظر رکھ کر اسے استعمال



۳۴۔ ابواب الدعاء دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

کیا جائے تو سو فیصد نتائج کا حصول یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ آداب و شرائط درج ذیل ہیں:

① دعا صرف اور صرف مالک دو جہاں اللہ ذوالجلال والا کرام سے مانگی جائے۔

② پوری دلچسپی نہایت خضوع و خشوع اور قبولیت کے یقین کامل کے ساتھ دعا مانگی جائے۔

③ دعا مانگنے والے کا لباس اور کھانا پینا حلال کا ہو۔

④ دعا مانگنے وقت قبلہ رخ ہو تو افضل ہے۔

⑤ گناہ پر مبنی اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے۔

⑥ دعا کی قبولیت میں تاخیر پر دعا ترک نہ کرے۔

⑦ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی ﷺ پر درود شریف سے کرے۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور بخشش کی درخواست کرے۔

⑨ قبولیت دعا کے اوقات میں دعا مانگئے مثلاً: رات کے آخری حصے میں، اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں، فرض نماز کے بعد، جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد، نفلی نماز کے سجدے میں، نزول بارش کے وقت اور زمزم پینے سے قبل وغیرہ۔

⑩ رسول مقبول ﷺ سے غیر ثابت شدہ ادعیہ سے پرہیز کیا جائے مثلاً: دعائے نور، دعائے حبیب، دعائے گنج العرش، دعائے منزل وغیرہ۔

* قبولیت دعا کی مختلف صورتیں: اگر درج بالا آداب کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مانگی گئی خیر و برکت کا حصول دنیا میں نہیں ہوتا تو آدمی مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا ترک کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا درج ذیل ارشاد گرامی مومنوں کے لیے مشعل راہ ہونا چاہیے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْلَی ثَلَاثَ: إِمَّا أَنْ تُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا: إِذَا نَكُنْزُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْثَرُ (مسند

أحمد: ۱۸/۳)

۳۴- أبواب الدعاء دعا کی فضیلت و اہمیت اور قبولیت دعا کے آداب و شرائط

”جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے: ① دعا کے مطابق اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ ② یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ ③ یا دعا کے برابر اس سے کوئی بلا نال دیتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے خزانے بھی بہت زیادہ ہیں۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۴) أَبْوَابُ الدُّعَاءِ (التحفة ۲۶)

دعا سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- دعا کی فضیلت

(المعجم ۱) - بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

(التحفة ۱)

۳۸۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

۳۸۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ [قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ، سُبْحَانَهُ، غَضِبَ عَلَيْهِ».

✽ فوائد و مسائل: ① دعا ایک عبادت ہے کیونکہ اس میں بندہ اللہ کے سامنے اپنے فقر اور عجز کا اظہار کرتا ہے اور اللہ کی عظمت و قدرت کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے اپنی حاجت پوری ہونے کی درخواست کرتا ہے۔ ② مذکورہ روایت کو بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح: رقم: ۲۶۵۳) بتائیں دعا نہ کرنا عبادت سے اعراض ہے اس لیے اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ دعا میں ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۸۲۸- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۸۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۲۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [من لم يسأل الله بغضب عليه، ح: ۳۳۷۳ من حديث أبي المليلح به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۲۰۰/۱۰، وقال الحاكم: ۴۹۱/۱: "هذا حديث صحيح الإسناد، فإن أبا صالح الخوزي وأبا المليلح الفارسي لم يذكرهما بالجرح، إنهما في عداد المجتهولين لقلة الحديث"، وهذا يدل على تساهل الحاكم * والخوزي لين الحديث، ولحديثه شواهد ضعيفة، انظر الفتح: ۷۹/۱۱ وغيره.

۳۸۲۸- [صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۷۹ من حديث ذو به، وقال الترمذي "حسن صحيح" ح: ۲۹۶۹، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۶، والحاكم: ۴۹۰/۱، والذهبي * الأعمش تابعه منصور.

۳۴۔ أبواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُسْعَ الْكِنْدِيِّ، عَنِ الثُّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ
ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ۶۰].

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے۔“
پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ”اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے
پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا۔“

🌞 فائدہ: ① کسی مخلوق سے ایسی چیز کا سوال کرنا جو صرف اللہ کے اختیار میں ہے اس مخلوق کی عبادت ہے لہذا
شرک ہے۔ وہ مخلوق خواہ بے جان پتھر سورج ستارے درخت وغیرہ ہوں یا کوئی حیوان جن فرشتے ولی یا نبی ان
سے اسباب سے ماوراء طریقے سے کچھ طلب کرنا شرک ہے۔

۳۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ
کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔“

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ
أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ، سُبْحَانَهُ، مِنَ الدُّعَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے
اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہین حدیث والی
رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام
أحمد: ۳۶۰/۱۳، ۳۶۱، والمشكاة للآلبانی، التحقيق الثاني، رقم: ۳۳۲) ② دعا کے ذریعے سے اللہ کے ہاں
عزت اور رفعت حاصل ہوتی ہے۔ ③ دوسرے اعمال کے ذریعے سے بھی اللہ کے ہاں بلند مقام حاصل ہوتا
ہے لیکن ان کے ساتھ بھی دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ④ اعمال کی قبولیت کے لیے اللہ سے دعا کی جاتی ہے
اس لیے بھی دعا کو اہمیت حاصل ہے۔

(المعجم ۲) - بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ باب ۲۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا
(التحفة ۲)

۳۸۲۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب مجاء في فضل الدعاء، ح: ۳۳۷۰ من حديث أبي
داود الطيالسي به، وهو في مسنده، ح: ۲۵۸۲، وقال الترمذي: 'حسن غريب'، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۷،
والحاكم: ۴۹۰/۱، والذهبي، وعلته عن قتادة، تقدم، ح: ۱۷۵.

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

۳۴- أبواب الدعاء

۳۸۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، [سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ]: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ: قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مِنْهُ خَمْسِينَ سَنَةً: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسِ الْحَنْفِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ، فِي دُعَائِهِ: «رَبِّ! أَعْنِي وَلَا تُعْنِ عَلَيَّ. وَأَنْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ. وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ. وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي. وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ! اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا. لَكَ ذَكَارًا. لَكَ زَهَابًا. لَكَ مُطِيعًا. إِلَيْكَ مُخْبِتًا. إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا. رَبِّ! تَقَبَّلْ تَوْبَتِي. وَأَغْسِلْ خَوْبَتِي. وَأَجِبْ دَعْوَتِي. وَاهْدِ قَلْبِي. وَسَدِّدْ لِسَانِي. وَتَبِّتْ حُجَّتِي. وَأَسْأَلُ سَجِيمَةَ قَلْبِي».

۳۸۳۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: [رَبِّ! أَعْنِي وَلَا تُعْنِ عَلَيَّ..... وَأَسْأَلُ سَجِيمَةَ قَلْبِي] ”اے میرے رب! میری مدد فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) مدد نہ فرما۔ اور میری تائید فرما اور میرے خلاف (دشمن کی) تائید نہ فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے ایسا (بندہ) بنا جو تیرا بہت شکر کرنے والا ہو تیرا بہت ذکر کرنے والا ہو تجھ سے بہت ڈرنے والا ہو تیری اطاعت کرنے والا ہو تیرے سامنے عاجزی کرنے والا ہو تیری طرف ہی رو دو کر رجوع کرنے والا (اور توبہ کرنے والا) ہو۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول کر، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان سیدھی رکھ، میری دلیل کو (پختہ اور) قائم رکھ اور میرے دل سے کینہ نکال دے۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ: قُلْتُ لَوْ كَيْفَ: أَقُولُهُ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. ابو الحسن طنافسی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے وکیع رحمہ اللہ سے کہا: کیا میں وتر میں یہ دعائیں مانگ لیا کروں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

🌟 نوادہ و مسائل: ① مسنون دعائیں یا ذکر کے نمازوں میں پڑھی جائیں۔ نماز کے علاوہ بھی دعا مانگتے ہوئے

۳۸۳۰- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ح: ۱۵۱۰، ۱۵۱۱ من حديث شعبان الثوري به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۵۵۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، والحاكم: ۵۲۰، ۵۱۲/۱.

۳۴۔ أبواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

یہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہے۔ ① ہر قسم کی مشکل اور مصیبت میں اللہ سے دعا مانگنی چاہیے۔ اس دعا میں دشمنوں کے خلاف مدد بھی مانگی گئی ہے اور اپنی اخلاقی خامیوں سے نجات اور خوبیوں کے حصول کی درخواست بھی کی گئی ہے اس لیے یہ ایک جامع دعا ہے۔ ② زبان سیدھی ہونے کا مطلب ایسی توفیق کا حصول ہے کہ زبان سے گناہ یا گمراہی کی بات نہ نکلے۔ ③ دلیل قائم رکھنے سے مراد حق کی تبلیغ کے دوران میں صحیح پختہ اور واضح دلائل پیش کرنے کی توفیق بھی ہو سکتی ہے اور قبر یا قیامت میں حساب کتاب کے موقع پر ایسا جواب دینے کی توفیق بھی جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر گناہ معاف فرما دے اور جنت میں داخل کر دے۔

۳۸۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا. فَقَالَ لَهَا: «مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ» فَرَجَعَتْ. فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: «الَّذِي سَأَلْتُ أَحَبُّ إِلَيْكَ، أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ: قُولِي: لَا. بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. فَقَالَتْ: فَقَالَ: «قُولِي: اللَّهُمَّ! رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. إِفْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ».

۳۸۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ عطا فرمانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”میرے پاس تو (غلام یا لونڈی) نہیں ہے جو تجھے دے سکوں۔“ وہ واپس چلی گئیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”کیا تجھے وہ چیز پسند ہے جو تو نے مانگی تھی یا وہ جو اس سے بہتر ہے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کہو: نہیں! بلکہ وہ چیز (مطلوب ہے) جو اس سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہی جواب دے دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوں کہا کر: [اللَّهُمَّ! رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ..... وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ]“ اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے مالک! اے عرشِ عظیم کے مالک! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! اے تورات انجیل اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے! تو اؤزل ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا۔ تو آخر ہے، تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو باطن (پوشیدہ) ہے تجھ سے



۳۴۔ أبواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعائوں کا بیان

پوشیدہ تر کچھ نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما اور فقر سے
(نجات دے کر) ہمیں غنی کر دے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کا ذکر دنیا کے مال سے بہتر ہے۔ ② اللہ تعالیٰ اول و آخر ہے۔ وقت مخلوقات پر
اثر انداز ہوتا ہے خالق پر نہیں اس کے لیے سب زمانے برابر ہیں۔ ③ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و بالا اور سب پر
غالب ہے اور اس کی قدرت مخلوق کے ہر ذرے پر محیط ہے اور علم و قدرت کے لحاظ سے وہ سب سے قریب
ہے۔ ④ اللہ تعالیٰ سے اس کی صفات کے وسیلے سے دعا کرنی چاہیے۔ ⑤ فقر و غنا اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا
قرض و فقر سے نجات کے لیے مننون دعا کے ذریعے سے اللہ کی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

۳۸۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
الدَّوْرَقِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:
«اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى
وَ الْعَفَاةَ وَ الْغِنَى»
۳۸۳۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْهُدَى وَالتَّقَى وَ الْعَفَاةَ وَ الْغِنَى] ”اے اللہ!
میں تجھ سے ہدایت تقویٰ پاک دامنی اور استغنا کا سوال
کرتا ہوں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ ہی ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ ② یہ دعا کئی طرح کے شرور سے
حفاظت کا سوال ہے۔ ہدایت گمراہی سے تقویٰ گناہ سے عفاف و عفت غیر شریکانہ عادتوں اور بے حیائی سے
غنائے قلب طمع اور بخل سے اور غنائے ظاہری دنیوی ضروریات کے لیے کسی کے سامنے دسب سوال دراز کرنے
سے حفاظت کا باعث ہے۔

۳۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! انْفَعْنِي
بِمَا عَلَّمْتَنِي. وَ عَلَّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي. وَ زِدْنِي
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ» ”اے اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: [اللَّهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا
عَلَّمْتَنِي، وَ عَلَّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَ زِدْنِي
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
عَذَابِ النَّارِ]

۳۸۳۲۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب في الأدعية، ح: ۲۷۲۱/۷۲ عن ابن بشار به.

۳۸۳۳۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۲۵۱.

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

عِلْمًا. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَأَعُوذُ
فائدہ دے اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے
باللہ من عذاب النار۔
اللہ کی تعریف ہے اور میں آگ کے عذاب سے اللہ کی
پناہ کا طالب ہوں۔“

☀ فائدہ: یہ حدیث مقدمہ کے باب ۲۳ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۵۱۔

۳۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ
يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ:
«اللَّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ» فَقَالَ
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ
آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ. فَقَالَ:
«إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ
الرَّحْمَنِ، عَزَّ وَجَلَّ، يُقَلِّبُهَا».

۳۸۳۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ کثرت سے فرمایا کرتے تھے:
[اللَّهُمَّ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ] ”اے اللہ!
میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“ ایک آدمی نے کہا:
اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں
(گمراہ ہونے کا) خطرہ ہے؟ حالانکہ ہم آپ پر ایمان
لا چکے ہیں اور جو کچھ (ایمان و عمل کے احکام) آپ
لائے ہیں ان کو بچ ماننے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دل
رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ انھیں تبدیل کرتا
رہتا ہے۔“



وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعَيْهِ.
امام اعمش نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے دو
انگلیوں سے اشارہ کیا۔

☀ فوائد و مسائل: ① ہدایت مل جانے پر اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
② موجودہ دور میں نئے نئے فتنے سامنے آرہے ہیں۔ باطل کو مزین کر کے پیش کیا جا رہا ہے قرآن وحدیث کی
نصوص کو غلط تاویلوں کے ذریعے سے غلط موقف کی تائید میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں نہ صرف عوام کو
بلکہ علماء کو بھی اللہ سے مدد مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ③ ہدایت و ضلالت اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا ہدایت

۳۸۳۴۔ [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۸۳ عن الأعمش عن يزيد الرقاشي، وأبي سفيان عن
أنس به، وقال الترمذي، ح: ۲۶۴۰ "حسن صحيح"، وله شواهد، منها ما أخرجه الترمذي، ح: ۳۵۲۲ بإسناد
حسن عن أم سلمة به نحو المعنى، وقال: "هذا حديث حسن".

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

کی درخواست اسی سے کرنی چاہیے۔ ⑤ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیوں وغیرہ کے جوا الفاظ آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا چاہیے لیکن ان کی حقیقت سے صرف اللہ ہی باخبر ہے۔

۳۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : حَدَّثَنَا

۳۸۳۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَبِيبِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : عَلَّمَنِي دُعَاءً أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي . قَالَ : «قُلِ : اللَّهُمَّ ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي . إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوَ الرَّحِيمُ» [اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت فرما۔ بلاشبہ تو ہی بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔]



فوائد ومسائل: ① نماز میں سلام سے پہلے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں۔ ② گناہوں کی بخشش کے لیے دعا

کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ③ دعائے مغفرت کے لیے ضروری نہیں کہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو۔

۳۸۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

۳۸۳۶۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ مُتَكَبِّرٌ عَلَى عَصَا . فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا . فَقَالَ : «لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارَسَ يَعْطُمَانِيهَا» [میں نے فرمایا: "اس طرح نہ کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سر واردوں کے ساتھ کرتے ہیں۔" ہم نے کہا: اے اللہ

۳۸۳۵۔ أخرجه البخاري، الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ح: ۸۳۴ من حديث الليث به، ومسلم، الذكر

والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، ح: ۴۸/۲۷۰۵ عن ابن رُمح به.

۳۸۳۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الأدب، باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك، ح: ۵۲۳۰ من حديث

مسعر به * أبو مَرْزُوقٍ لِين، ولبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره.

۳۴۔ ابواب الدعاء... رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ».

کے رسول! آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ» [اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحمت فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری دعائیں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، ہمیں جہنم سے نجات دے اور ہمارے سارے کام سنوار دے۔]

قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَنَا، فَقَالَ: «أَوَلَيْسَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟»

ہم نے مزید دعا کے لیے خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں نے تمہارے لیے سب کچھ جمع نہیں کر دیا؟“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر صحیح احادیث سے احتراماً کھڑے ہونے کی ممانعت ثابت ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں لکھا ہے کہ مذکورہ روایت کے بعض حصے کے شواہد صحیح مسلم میں ہیں۔ مذکورہ روایت کی سند اور دیگر شواہد کی تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۱۸-۵۱۵/۳۶)

۳۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمُصَرِّيُّ: أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبَادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ» [اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں: اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے۔]

۳۸۳۷۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ۱۵۴۸ من حديث الليث به، وصححه الحاكم: ۱/۱۰۴، ۵۳۴، ووافقه الذهبي.

۳۴۔ ابواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

🌞 فائدہ: اس میں علم پر عمل کی توفیق، تقویٰ اور قناعت کی دعا ہے اور دعا کی قبولیت کی درخواست بھی۔ مومن کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے ابھی امیدیں رکھی جائیں۔

(المعجم ۳) - بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (النحفة ۳)
باب: ۳۔ رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے

۳۸۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ . ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : «اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ . وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ . وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغُلِيِّ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ . وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ . اللَّهُمَّ ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ . وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ . وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ » .

۳۸۳۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» ”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (جہنم کی) آگ کی آزمائش اور (جہنم کی) آگ کے عذاب سے، قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے، دولت کی آزمائش کے شر سے اور غفلتی کی آزمائش کے شر سے اور مہجہ دغالی کی آزمائش کے شر سے۔ اے اللہ! میری غلطیوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو گناہوں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی سے، انتہائی بڑھاپے سے، گناہ اور تاوان سے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم کی آزمائش اور قبر کی آزمائش سے مراد وہ گناہ ہیں جو جہنم میں لے جاتے ہیں یا عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں۔ ② دولت کا فتنہ یہ ہے کہ انسان مغرور ہو کر ظلم کرنے لگے یا حق کو تسلیم کرنے سے انکار کرے یا مال کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے۔ ایسا شخص اس آزمائش میں ناکام ہوا جو اللہ نے دولت

۳۸۳۸۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب الاستعاذة من أَرذلِ العمر . . . الخ، ح: ۶۳۷۵ من حديث هشام به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن وغيرها، ح: ۵۸۹ بعد، حديث: ۲۷۰۵ عن أبي شيبة به .

۳۴ - أبواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

دے کر کی۔ ⑤ مفلسی کا فتنہ اور آزمائش یہ ہے کہ انسان روزی کمانے کے حرام طریقے اختیار کرے یا دل میں اللہ برائے ناراض ہو یا زبان سے اللہ کا شکوہ کرے۔ ایسا شخص مفلسی کے امتحان میں ناکام ہے۔ ⑥ مسیح و جال ایک خاص شخص ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جو شخص اس کا ساتھ دے گا اسے دنیا کے مال کی فراوانی اور راحت حاصل ہوگی جو اس کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کرے گا اس پر مصیبتیں آئیں گی اور مال و دولت سے محروم ہو جائے گا۔ بہت سے لوگ دولت کے لالچ میں یا مفلسی کے ڈر سے اس کے ساتھی بن جائیں گے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بہت سے لوگ اس کے عجیب و غریب شعبدے دیکھ کر اس کے دعوے کو سچ مان لیں گے اس لیے نبی ﷺ نے تفصیل سے اس کے بارے میں بیان کیا ہے تاکہ مومن اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں۔ آخر کار وہ مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں فلسطین کے ملک میں لٹ کے مقام پر قتل ہوگا۔ ⑦ غلطیوں اور گناہوں کا تعلق جہنم کی آگ سے ہے اس لیے انھیں آگ سے تشبیہ دے کر پانی اور برف سے دھونے کی دعا کی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دل کو گناہوں سے پاک صاف کر کے اطمینان اور سکینیت کی کھنڈک عطا فرمادے۔ ⑧ سستی انسان کو بہت سی نیکیوں اور دنیا و آخرت کے فوائد سے محروم کر دیتی ہے۔ مومن کو نیکی کے معاملے میں ہوشیار ہونا چاہیے۔ ⑨ انتہائی بڑھاپے سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جب انسان دوسروں کا محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی ہر قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لیے وہ پہلے کی طرح نیکیاں نہیں کر سکتا۔ ⑩ تادان سے مراد کسی ایسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو ناگوار اور مشکل ہو مثلاً: غیر ارادی طور پر کسی کا نقصان ہو جائے اور وہ نقصان پورا کرنا پڑے یا غیر ارادی طور پر قتل ہو جائے جس کا خون بہا دینا پڑے یا کسی جرم کا ارتکاب ہو جائے اور اس کا جرم ادا کرنا پڑے۔ دعا میں ایسی تمام صورتوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔



۳۸۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۳۹ - حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا جو آپ مانگتے رہے ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ» [اے اللہ! میں اس عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیا اور اس عمل کے شر سے بھی جو میں نے نہیں کیا۔]

۳۸۳۹ - أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب في الأدعية، ج ۶۵ / ۲۷۱۶ عن ابن أبي شيبة به.

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

۳۴- ابواب الدعاء

🌞 فائدہ: غلطی دو طرح کی ہوتی ہے: ایک یہ کہ جو کام نہیں کرنا چاہیے تھا وہ کر دیا دوسرے یہ کہ جو کام کرنا چاہیے تھا وہ نہیں کیا۔ دونوں طرح کی غلطی کے دنیوی نقصانات بھی ہوتے ہیں اور اخروی نقصانات بھی۔ اس دعا میں دونوں طرح کی غلطیوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

۳۸۴۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ..... مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ] ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ کا طالب ہوں، اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۴۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَلِيمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مسنون دعائیں کوشش اور اہتمام سے سیکھنا اور سکھانا ضروری ہیں۔ ② قبر کا عذاب حق ہے۔ اس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اور ان تمام کاموں سے اجتناب ضروری ہے جو عذاب قبر کا باعث بنتے ہیں مثلاً: ایک شخص کی بات دوسرے کو بتا کر ان میں لڑائی کرادینا یا جسم اور لباس کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانے کے لیے مناسب احتیاط نہ کرنا وغیرہ۔

۳۸۴۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کے بستر پر نہ پایا، چنانچہ میں نے (اندھیرے میں ٹٹول کر) تلاش کیا تو میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر پڑا جو کھڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز کی جگہ میں (سر بسجود) تھے اور

۳۸۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، مِنْ فِرَاشِهِ. فَالْتَمَسْتُهُ. فَوَقَعْتُ يَدِي عَلَى

۳۸۴۰- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۹۴ عن إبراهيم بن المنذر به، وحنه البصري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۸۴۱- أخرجه مسلم، الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود؟ ح: ۴۸۶/۲۲۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

بَطْنٍ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. وَهُمَا مَنُصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ. وَبِمُعَافَاتِكَ عَنْ عُقُوبَتِكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ. لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ. أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ».

فرما رہے تھے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ» "اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری پوری طرح تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔"



فوائد ومسائل: ① نماز تہجد بڑا افضل عمل ہے کیونکہ اس میں اللہ کے سامنے بجز و انکسار کا زیادہ اظہار ہو سکتا ہے۔ ② سجدہ نماز کا اہم رکن ہے لہذا اُٹلی نماز میں سجدے کی حالت میں خوب دعا مانگنی چاہیے۔ ③ اللہ کی صفات کا ذکر کر کے پناہ مانگنا درست ہے کیونکہ وہ اللہ سے پناہ مانگنے میں شامل ہے۔ ④ "تجھ سے تیری پناہ" کا مطلب یہ ہے کہ تیرے عتاب اور غضب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ صرف تو ہی رحمت کر کے معاف کر دے تو میں تیرے عذاب سے بچ سکتا ہوں۔ ⑤ انسان اللہ کی تعریف کا حقہ کرنے سے عاجز ہے۔ اس بات کا اقرار کرنا بھی اس کی عظمت کا اعتراف ہے۔



۳۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ. وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ».

۳۸۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فقر، قلت، ذلت، ظلم کرنے اور مظلوم ہونے سے اللہ کی پناہ مانگو۔"



فائدہ: ان چیزوں سے پناہ مانگنے کے لیے اس طرح دعا کریں: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ»

۳۸۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ۳۸۴۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۴۲۔ [صحیح] أخرجه النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، ح: ۵۴۶۳، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶ من حديث الأوزاعي به، وصححه الحاكم: ۵۳۱/۱، والذهبي، وله شاهد عند النسائي، وابن حبان، ح: ۲۴۴۳، والحاكم: ۵۴۱/۱.

۳۸۴۳۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۲۲/۹، ۱۸۵/۱۰، عن وكيع به، وصححه البوصيري، وحسنه الهيثمي في المجموع: ۱۸۲/۲، وله شاهد، قال الهيثمي: ۱۸۲/۱۰، "رواه الطبراني في الأوسط، وإسناده حسن".

۳۴- أبواب الدعاء رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

وَكَيْعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا، وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے نفع بخش علم مانگو اور فائدہ نہ دینے والے علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔“

فائدہ: اس مقصد کے لیے اس طرح دعا کریں: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ] ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا (یا مانگتی) ہوں اور فائدہ نہ دینے والے علم سے تیری پناہ مانگتا (یا مانگتی) ہوں۔“

۳۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرَذَلَ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

۳۸۴۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بزدلی، بخل، انتہائی بڑھاپے اور لاچارگی کی عمر عذاب قبر اور سینے کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

قَالَ وَكَيْعٌ: يَغْنِي الرَّجُلُ يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ، لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا.

امام وکیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سینے (اور دل) کے فتنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی فتنے میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اور اس نے اللہ سے (بچنے کے لیے) اس سے معافی نہ مانگی ہو۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنن ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ اس کا ایک شاہد الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ صحیح ابن خزیمہ میں صحیح سند سے مروی ہے۔ دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔

علاوہ ازیں دیگر محققین نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت سنن ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۹۱/۲۹۰ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد: حدیث: ۳۸۴۴)

(المعجم ۴) - بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدَّعَاءِ باب: ۴- جامع دعائیں (التحفة ۴)

۳۸۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستعاذة، ح: ۱۵۳۹ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۵، والحاكم ۵۳۰/۱، على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي * أبو إسحاق عن عمن، وله طرق، كلها ضعيفة، وله شاهد عند ابن خزيمة، ح: ۷۴۶ وغيره بمن آخر باختلاف يسير، وإسناده صحيح.

۳۴۔ ابواب الدعاء

۳۸۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ أَبَا مَالِكٍ، سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَشْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ» وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الْإِصْبَاحَ: «فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَكَ».

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

۳۸۴۵۔ حضرت طارق بن اشیم انجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ سے سنا جب کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اس طرح کہ: [اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ] ”یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“ اور نبی ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیاں اکٹھی کیں (چار کا اشارہ کیا) اور فرمایا: ”یہ کلمات تیرے لیے تیرے دین اور تیری دنیا (کی بھلائیاں) سینے ہوئے ہیں۔“



فوائد ومسائل: ① دنیا میں اگر کسی کو بیماری اور مصیبت سے عافیت اور کھلا رزق مل گیا تو گویا اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں اور آخرت میں اگر گناہ معاف ہو گئے تو گویا آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔ رحمت الہی چیز ہے جس پر دنیا اور آخرت کی سب نعمتوں کا دار و مدار ہے۔ اس لحاظ سے یہ انتہائی جامع دعا ہے۔ ② اشارہ کرنے سے بات اچھی طرح سمجھ میں آتی اور ذہن نشین ہوتی ہے۔

۳۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: «اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ

۳۸۴۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے انھیں یہ دعا سکھائی: [اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرًا] ”اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی (یا دنیا کی اور آخرت کی) وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے

۳۸۴۵۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲/۲۶۹۷، ۳۴، ۳۶ من حديث أبي مالك به.

۳۸۴۶ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۶، ۱۴۷، عن عفان به، ورواه شعبة، أحمد: ۱۴۷، ۱۴۶/۶، ۱۴۷، والحريري، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۶۳۹ عن جبر به *** وأم كلثوم ثقة كما في التقريب.

۳۴۔ ابواب الدعاء

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا بیان

شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت کے شر سے) جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے مانگی ہے۔ اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے نبی (محمد ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے۔ اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) سے قریب کرے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اسے میرے لیے بہتر (یا خیر کا باعث) بنا دے۔“

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ مَا عَادَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ. وَاسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ، خَيْرًا“.

🌟 فائدہ و مسائل: ① یہ دعا ایسی جامع دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی بھلائی شامل ہے۔ اور دنیا و آخرت کی ہر جسمانی اور روحانی تکلیف، مصیبت، شر اور پریشانی سے پناہ کی دعا موجود ہے۔ ② اس میں ہر نیکی کی توفیق اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے حفاظت کی دعا ہے۔ ③ اس میں ہدایت کی دعا اور گمراہی سے بچاؤ کی دعا بھی ہے۔ ④ اس میں قوی اور عملی دونوں طرح کی نیکیوں کی توفیق اور دونوں طرح کی غلطیوں اور گناہوں سے حفاظت کی دعا ہے۔ ⑤ اس میں اللہ کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق کی دعا ہے اور رضا بالقضا کی توفیق مل جانا بڑی سعادت ہے۔

۳۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: ”تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟“ اس نے کہا: میں تشہد (التحیات) پڑھتا ہوں پھر اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور

۳۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِرَجُلٍ: «مَا تَقُولُ فِيهِ

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ معافی اور عافیت کی دعاؤں کا بیان

الصَّلَاةُ؟ قَالَ: اَتَتَّهَدُّ ثُمَّ اَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ، (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ قسم ہے
وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ. أَمَّا وَاللهُ مَا أَحْسَنُ اللہ کی! مجھے آپ جیسی یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جیسی کنگناہٹ
دَنَدَنَتَكَ، وَلَا دَنَدَنَةً مُعَاوِ. قَالَ: «حَوْلَهُمَا نہیں آتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم بھی انہی (دونوں)
نُذْنِدِينَ». کے بارے میں کنگناہٹے (سوال کرتے) ہیں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے دنیا اور آخرت کی ضرورت کی کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی
ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن اور حدیث کی کوئی مناسب دعا پڑھی جاسکتی ہے۔ ② استاد یا عالم کو اپنے
شاگردوں اور مقتدیوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے تاکہ ان کی رہنمائی ان کے حالات اور ضرورت
کے مطابق کی جاسکے۔ ③ اگر مقتدی کبھی بے تکلفی کا لہجہ اختیار کرے تو عالم کو برا نہیں منانا چاہیے۔ ④ جنت
کا حصول اور جہنم سے بچاؤ عبادات کا اہم ترین مقصد ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری لمبی
چوڑی دعاؤں کا مقصد بھی یہی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے سنن ابن ماجہ کی حدیث: ۹۱۰ کے فوائد و مسائل
ملاحظہ فرمائیں۔



(المعجم ۵) - بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵۔ معافی اور عافیت کی دعا

۳۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ:
أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:
«سَلِ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:
«سَلِ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ» ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ،

۳۸۴۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل
ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت
میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔“ پھر وہ آدمی آپ کے
پاس دوسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے اللہ کے
رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے
رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال
کر۔“ پھر وہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا اور کہا: اے
اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے

۳۸۴۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [في فضل سؤال العافية والمعافاة]، ح: ۳۵۱۲ من
حديث سلمة بن وردان به، وقال: "حسن غريب" * وسلمة ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۴۔ ابواب الدعاء

معانی اور عافیت کی دعاؤں کا بیان

فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر۔ جب تجھے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مل جائے گی تو یقیناً تو کامیاب ہو جائے گا۔“

قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ».

۳۸۴۹۔ حضرت اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: گزشتہ سال رسول اللہ ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں میں کھڑا ہوں۔ پھر (یہ کہہ کر) ابوبکر اشکبار ہو گئے۔ (اور فرمایا:) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بچ اختیار کرو وہ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (بچ اور نیکی اور انھیں اختیار کرنے والے) جنت میں ہوں گے۔ اور جھوٹ سے بچ کر ہو وہ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دونوں (جھوٹ اور گناہ اور انھیں اختیار کرنے والے) جہنم میں ہوں گے۔ اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ کسی کو یقین (اور ایمان) کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

۳۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ [ابْنِ إِسْمَاعِيلَ] الْبَحْلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ، حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي مَقَامِي هَذَا، عَامَ الْأَوَّلِ. ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ. وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ. فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ. وَهُمَا فِي النَّارِ. وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ. فَإِنَّهُ لَمْ يَوْتَ أَحَدٌ، بَعْدَ الْيَقِينِ، خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ. وَلَا تَحَاسَدُوا. وَلَا تَبَاغَضُوا. وَلَا تَنَاقَظُوا. وَلَا تَدَابَرُوا. وَكُونُوا، عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا».

نوائد و مسائل: ① ہر نیکی کا بچ سے تعلق ہے اس لیے بچ پر قائم رہنے والے اور ہمیشہ بچ بولنے والے کو ہر نیکی کی توفیق مل سکتی ہے۔ ② گناہ کا تعلق جھوٹ سے ہے اس لیے جھوٹ بولنے والے سے کسی بھی گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ ہمیشہ بچ بولنے والا اور جھوٹ سے ہمیشہ پرہیز کرنے والا جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص

۳۸۴۹۔ [مسندہ صحیح] أخرجه أحمد: ۷، ۵، ۳/۱، والنسائي في عمل اليوم والليلة من الكبرى من حديث شعبة، به، وللحديث طرق كثيرة، وهو مخرج في مسند الحميدي: (۲) بتحقيق.

۳۴۔ ابواب الدعاء

سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ، أَفْضَلَ مِنْ - اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -.

باب: ۶۔ دعا مانگتے وقت پہلے اپنے لیے دعا کرے

(المعجم ۶) - بَاب: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ (التحفة ۶)

۳۸۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عا د کی ہم نسب شخصیت (حضرت ہود علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔“

۳۸۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَأَخَا عَادَ».

باب: ۷۔ بندے کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب جلد بازی نہ کرے

(المعجم ۷) - بَاب: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ (التحفة ۷)

۳۸۵۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ جلد بازی کس طرح کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کہتا ہے: میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اللہ نے میری دعا قبول نہیں کی۔“

۳۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ» قِيلَ: وَكَيْفَ يُعْجَلُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «يَقُولُ: قَدْ

۳۸۵۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ص: ۱۰۸ من حديث شفيان الثوري عن أبي إسحاق الشيباني به، وصححه البوصيري، وفيه عن عنترة شفيان، تقدم، ح: ۱۶۲، وله شاهد مرسل ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۲۲۰/۱۰، ومسلم في صحيحه، ح: ۱۷۲/۲۳۸۰، الفضائل، عن أبي بن كعب رفعه: "رحمة الله علينا وعلى أمي كذا"، والآخر هو موسى عليه الصلاة والسلام.

۳۸۵۳۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يستجاب للعبد ما لم يعجل... الخ، ح: ۶۳۴۱، ومسلم، الذكر والدعاء، باب بيان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل، ح: ۲۷۳۵/۹۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۲۱۳/۱.

۳۴۔ ابواب الدعاء

اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

دَعَوْتُ اللَّهَ، فَلَمْ يَسْتَجِبْ اللَّهُ لِي۔

🌞 فوائد و مسائل: ① دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو تو دعا کرتے رہنا چاہیے۔ ممکن ہے اس تاخیر میں بندے کے لیے بہتری ہو۔ ② دعا مانگنا بہت بڑی نیکی اور عبادت ہے لہذا اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر بندے کو اس کی مطلوبہ چیز نہ دے تو بار بار دعا کرنے سے دعا کا ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ خود ایک انعام ہے۔

(المعجم ۸) - بَاب : لَا يَقُولُ الرَّجُلُ :
اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ (النحفة ۸)
باب ۸۔ یہ کہنا جائز نہیں: یا اللہ! اگر تو
چاہے تو مجھے بخش دے

۳۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ!
اغْفِرْ لِي، اِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْرِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ.
فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ»۔

۳۸۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یوں نہ
کہے: یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اسے
چاہیے کہ پختہ امید کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ کو کوئی
مجبور نہیں کر سکتا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید رکھتے ہوئے اپنی حاجت طلب کرنی چاہیے۔ ② یہ کہنا کہ
”اگر تو چاہے“ اللہ کے شایان شان نہیں اس لیے ناپسندیدہ ہے کیونکہ سب کچھ دینے والا تو وہی ایک ہے اس
سے تو اس عزم کے ساتھ مانگنا چاہیے کہ اگر تو میری دعا قبول نہیں کرے گا تو میرا تو تیرے سوا اور کوئی ذرہ ہی نہیں
ہے میں تیرا درچھوڑ کر کہاں جاؤں؟ بہر حال ایسے الفاظ ناپسندیدہ ہیں جن میں یقین کی بجائے مایوسی کا اظہار
ہو۔ ③ یہ دعا کرنا درست ہے کہ اگر فلاں چیز میرے لیے بہتر ہے تو مجھے عطا فرما دے ورنہ وہ چیز عطا فرما دے
جو میرے لیے بہتر ہو۔ دعائے استخارہ میں یہی دعا کی جاتی ہے۔

(المعجم ۹) - بَاب اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ
باب ۹۔ اللہ کا عظیم ترین نام (اسم اعظم)
(النحفة ۹)

۳۸۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عِيسَى

۳۸۵۵۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت

۳۸۵۴۔ [صحیح] أخرجه مالك: ۲۱۳/۱ عن أبي الزناد به، ومن طريقه أخرجه البخاري، الدعوات، ح: ۶۳۳۹،
وللمحدث طرق أخرى.

۳۸۵۵۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۹۶ من حديث عيسى به، وقال الترمذي
”حسن صحيح“، ح: ۳۴۷۸.

۳۴۔ ابواب الدعاء۔ اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

ابن یونس، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ
شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ
قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمُ اللَّهِ
الْأَعْظَمُ، فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاللَّهُمَّ اكْبُرْ لَهُ﴾
﴿وَإِلَهُ إِلَّا اللَّهُ﴾ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ»
[البقرة: ۱۶۳] وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ۱۱۰.

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا عظیم ترین نام
(اسم اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاللَّهُمَّ اكْبُرْ لَهُ﴾
﴿وَإِلَهُ إِلَّا اللَّهُ﴾ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ تمھارا
معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں
جو نہایت مہربان ہے حد رحم کرنے والا ہے۔“ اور
سورہ آل عمران کے شروع میں (یعنی ﴿إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ﴾ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾

۳۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: اسْمُ
اللَّهِ الْأَعْظَمُ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، فِي
سُورَةِ ثَلَاثٍ: الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطه.

۳۸۵۶۔ حضرت قاسم بن عبد الرحمن دمشقی رحمہ اللہ
سے روایت ہے انھوں نے کہا: اللہ کا عظیم ترین نام
(اسم اعظم) جس کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے تو
وہ قبول فرماتا ہے، تین سورتوں میں ہے: سورہ بقرہ
سورہ آل عمران اور سورہ طہ میں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
[الدَّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ:
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعِيسَى بْنِ مُوسَى. فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ
سَمِعَ غَبْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ،
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا روایت اپنے
استاد عبد الرحمن بن ابراہیم دمشقی رحمہ اللہ سے ایک دوسری
سند سے نبی ﷺ سے مرفوع بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے بارے میں امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے
متعدد احادیث بیان کی ہیں کہ اس نام کے واسطے سے کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ② دعا کی قبولیت میں
مسنون دعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعا کرنے والے کی قلبی کیفیت کا بہت زیادہ دخل ہے۔ جس قدر اللہ سے
امید ہو اس کے آگے غر و انکسار کا اظہار اور اس پر توکل زیادہ ہو اور جس قدر دعا کے دوسرے آداب کو زیادہ ملحوظ
رکھا جائے قبولیت کا امکان اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ کوئی رکاوٹ موجود
نہ ہو مثلاً: رزق حرام ہے تو جہی سے دعا جو صرف زبان سے ادا ہوتی ہے دل متوجہ نہیں ہوتا اللہ کی حمد و ثنا اور

۳۸۵۶۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۸/ ۲۱۴، ۴۱۵، ح ۷۷۵۸ من حديث عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم،
به، وله شاهد مرفوع عند الحاكم ۱/ ۵۰۶، والطبراني ۸/ ۲۸۲، ح ۷۹۲۵، وإسناده حسن.

۳۴- أبواب الدعاء

اسم اعظم سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ پر درود نہ پڑھنا وغیرہ اس صورت میں اسم اعظم کی وہ برکات ظاہر نہیں ہوتیں جن کی اس سے امید رکھی جاتی ہے۔ ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسم اعظم کے تعین میں چودہ اقوال ذکر کیے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۱/۲۶۸، ۲۶۹) حدیث: (۶۳۱۰) اسم اعظم والی جو آیات و ادعیہ مختلف احادیث میں ذکر کی گئی ہیں ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً کلمہ توحید (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ) ہی اسم اعظم ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۳۸۵۷- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْقَدْ سَأَلَ اللهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِي اِذَا سِئِلَ بِهِ اُعْطِيَ، وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ.

نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے سنا: [اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَحَدٌ] ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو اللہ ہے، کیلا ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسم اعظم) کے وسیلے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے جب اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ⑤ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سورہ اخلاص میں ذکر کردہ صفات ہیں جو توحید کا جامع بیان ہونے کی وجہ سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے مفہوم پر بھی مشتمل ہیں۔ ⑥ اللہ کے اسماء و صفات کے واسطے سے دعا کرنا قبولیت کا سبب ہے۔ ⑦ مخلوقات کے واسطے اور وسیلے سے سوال کرنا قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت نہیں لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۸۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۳۸۵۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو خَزِيمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ

۳۸۵۷- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۹۳ من حديث مالك بن معمر، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۴۷۵، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۵۰۴/۱، ووافقه الذهبي.

۳۸۵۸- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۳، عن وكيع، به، وللحديث شواهد.

اسمِ عظم سے متعلق احکام و مسائل

کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ”اے اللہ! میں تجھ سے اس وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تعریف صرف تیرے لیے ہے۔ تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو احسان کرنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔ جلال و عزت والا ہے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسمِ اعظم) کے واسطے سے سوال کیا ہے جس کے وسیلے سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“

۳۸۵۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: [اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَرَجَتْ] ”یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس طاہر طیب برکت والے اور تجھے سب سے پیارے نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے جب تجھ سے دعا کی جائے تو تو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو تو عطا فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحمت فرماتا ہے اور جب تجھ سے اس کے واسطے سے پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جائے تو تو پریشانی دور کرتا (اور مشکل کشائی فرماتا) ہے۔“

(بعد میں) ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳۴- ابواب الدعاء
سیرین، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. الْمَنَّانُ. بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ: «لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ».

۳۸۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّدِيقُ لَا نَبِيَّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقْمِيَّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَرَارِيِّ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ إِلَيْكَ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَبْتَ. وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ. وَإِذَا اسْتُغْفِرَ بِهِ فَرَجَتْ رَحْمَتُ. وَإِذَا اسْتُغْفِرَ بِهِ فَرَجَتْ».

قَالَتْ: وَقَالَ، ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ

۳۸۵۹- [إسناده ضعيف] وقال البوصيري في أبي شيبه: "لم أر من جرحه ولا وثقه"، فهو علة الخبر.

۳۴- ابواب الدعاء

عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّنِي عَلَى الْإِسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟ قَالَتْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا بِي أَأَنْتَ وَأُمِّي فَعَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ، يَا عَائِشَةُ!» قَالَتْ: فَتَنَحَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً. ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِيهِ. قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ، يَا عَائِشَةُ! أَنْ أَعْلَمَكَ. إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَ بِي شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا». قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ. ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ. ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ. وَأَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ. وَأَدْعُوكَ الْبَرَّ الرَّحِيمَ. وَأَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا، مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي. قَالَتْ: فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا».



اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان
 ”اے عائشہ! تجھے پتہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نام بتا دیا ہے جس کے واسطے سے جب اسے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بھی سکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! وہ تیرے لیے مناسب نہیں۔“ انھوں نے کہا: میں کچھ دیر ایک طرف بیٹھی رہی پھر میں اٹھی اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دے کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہ بات تمھارے لیے مناسب نہیں کہ میں تمھیں وہ سکھاؤں۔ تمھارے لیے مناسب نہیں کہ اس کے وسیلے سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اٹھ کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے کہا: [اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهَ..... وَتَرْحَمَنِي] ”یا اللہ! میں تجھے اللہ کہتی ہوں میں تجھے رحمان کے نام سے پکارتی ہوں میں تجھے برّ رحیم پکارتی ہوں میں تجھے تیرے تمام بہترین ناموں کا واسطہ دیتی ہوں جو نام مجھے معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں (ان سب ناموں کا واسطہ دے کر دعا کرتی ہوں) کہ میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحمت فرمادے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے اور فرمایا: ”وہ انھی ناموں میں ہے جن کے وسیلے سے تو نے دعا کی ہے۔“

باب ۱۰- اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

(المعجم ۱۰) . بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(النحفة ۱۰)

۳۴۔ ابواب الدعاء

الندعزوجل کے ناموں کا بیان

۳۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے تنانوے، یعنی ایک کم
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سونام ہیں جو انھیں شمار کرے گا جنت میں داخل
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا ہو جائے گا۔“
مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ“۔

☀ فائدہ: شمار کرنے کی تشریح مختلف انداز میں کی گئی ہے مثلاً: اللہ سے دعا کرتے وقت سب نام لیے جائیں یا
ان ناموں کے مطابق عملی زندگی اختیار کی جائے مثلاً: اللہ کا نام ”رزاق“ ہے تو بندے کو چاہیے کہ رزق کے لیے
اسی پر اعتماد کرے اور رزق حلال پر اکتفا کرے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان رکھنا مراد
ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۱۱/۲۷۰)

۳۸۶۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِيُّ: حَدَّثَنَا
أَبُو الْمُنْدِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا
وَاحِدًا. إِنَّهُ وَثَرٌ يُحِبُّ الْوَثَرَ. مَنْ حَفِظَهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَهِيَ: اللَّهُ، الْوَاحِدُ،
الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ،
الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ،
الْمَلِكُ، الْحَقُّ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ،

۳۸۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے تنانوے، یعنی
ایک کم سونام ہیں۔ وہ اکیلا ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا
ہے۔ جو شخص انھیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ وہ
یہ ہیں: [اللہ] ”معبود“ [الواحد] ”ایک“ [الصمد]
”بے نیاز“ [الأول] ”سب سے پہلے موجود“ [الآخر]
”سب کے بعد رہنے والا“ [الظاهر] ”اپنی قدرتوں
کے لحاظ سے ظاہر“ [الباطن] ”اپنی حقیقت کے لحاظ
سے پوشیدہ“ [الخالق] ”پیدا کرنے والا“ [البارئ]
”بنانے والا“ [المصور] ”صورتیں بنانے والا“
[الملک] ”بادشاہ“ [الحق] ”سچا“ [السلام]

۳۸۶۰۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵۰۳/۲ من حديث محمد بن عمرو، وتابعه الزهري في تاريخ بغداد: ۳۳۷/۸،
وله طرق كثيرة.

۳۸۶۱۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عبد الملك الصنعاني، وهو لين الحديث كما في التقييد،
وأخرجه الترمذي، ح: ۳۵۰۷ من طريق آخر عن أبي الزناد عن الأعرج به بزيادة ونقصان وتقدم وتأخير،
وقال: ”غريب“، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۸۴، وإسناده ضعيف من أجل الوليد بن مسلم، لأنه لم يصرح بالسماع
المسلسل، انظر، ح: ۲۵۰.



الْمُهَيِّمُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْعَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْبَارُ، الْمُتَعَالِ، الْجَلِيلُ، الْجَمِيلُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْقَادِرُ، الْقَاهِرُ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْقَرِيبُ، الْمُجِيبُ، الْغَنِيُّ، الْوَهَّابُ، الْوَدُودُ، الشَّكُورُ، الْمَاجِدُ، الْوَاجِدُ، الْوَالِي، الرَّاشِدُ، الْعَفْوُ، الْعَفُورُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، التَّوَّابُ، الرَّبُّ، الْمُجِيدُ، الْوَلِيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُبِينُ، الْبَرَّهَانُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، الْقَوِيُّ، الشَّدِيدُ، الصَّارُ، النَّافِعُ، الْبَاقِي، الْوَاقِي، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْمُعِزُّ، الْمُدِلُّ، الْمُقْسِطُ، الرَّزَّاقُ، ذُو الْقُوَّةِ، الْمَتِينُ، الْقَانِمُ، الدَّانِمُ، الْخَافِظُ، الْوَكِيلُ، الْفَاطِرُ، السَّامِعُ، الْمُعْطِي، الْمُجِيبُ، الْمُتَمِّتُ، الْمُنَانِعُ، الْجَامِعُ، الْهَادِي، الْكَافِي، الْأَبَدُ، الْعَالِمُ، الصَّادِقُ، النُّورُ، الْمُتَبَرِّئُ، النَّامُ، الْقَدِيمُ، الْوَتَرُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

”سلامتی والا“ [الْمُؤْمِنُ] ”امن دینے والا“ [الْمُهَيِّمُ] ”تمہیلان“ [الْعَزِيزُ] ”غالب“ [الْجَبَّارُ] ”زبردست یا کسی پوری کرنے والا“ [الْمُتَكَبِّرُ] ”اپنی عظمت کا اظہار کرنے والا“ [الرَّحْمَنُ] ”انتہائی رحم کرنے والا“ [الرَّحِيمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“ [اللَّطِيفُ] ”باریک بین“ [الْخَبِيرُ] ”ہمیشہ باخبر“ [السَّمِيعُ] ”خوب سننے والا“ [الْبَصِيرُ] ”خوب دیکھنے والا“ [الْعَلِيمُ] ”خوب جاننے والا“ [الْعَظِيمُ] ”خوب عظمت والا“ [الْبَارُ] ”احسان کرنے والا“ [الْمُتَعَالِ] ”بلند“ [الْجَلِيلُ] ”جاہ و جلال والا“ [الْحَمِيلُ] ”صاحب جمال“ [الْحَيُّ] ”زندہ“ [الْقَيُّومُ] ”قائم رہنے اور قائم رکھنے والا“ [الْقَادِرُ] ”سب کچھ کر سکنے والا“ [الْقَاهِرُ] ”غالب“ [الْعَلِيُّ] ”بہت بلند“ [الْحَكِيمُ] ”خوب حکمتوں والا“ [الْقَرِيبُ] ”علم و قدرت کے لحاظ سے مخلوق سے انتہائی قریب“ [الْمُجِيبُ] ”قبول کرنے والا“ [الْغَنِيُّ] ”بے پروا“ جو کسی کا محتاج نہیں“ [الْوَهَّابُ] ”بہت کچھ دینے والا“ [الْوَدُودُ] ”بہت زیادہ محبت رکھنے والا“ محبوب“ [الشَّكُورُ] ”نہایت قدردان“ [الْمَاجِدُ] ”بزرگی والا“ [الْوَاجِدُ] ”ایسا غنی جو کبھی مفلس و محتاج نہ ہو“ [الْوَالِي] ”مالک و مختار“ [الرَّاشِدُ] ”ہدایت دینے والا“ [الْعَفْوُ] ”بہت زیادہ معاف کرنے والا“ [الْعَفُورُ] ”بہت گناہ بخشنے والا“ [الْحَلِيمُ] ”ہمیشہ درگزر کرنے والا“ [الْكَرِيمُ] ”بے انتہائی ہر قسم کی صفات کمال سے مصحف“ [التَّوَّابُ] ”بہت زیادہ توبہ

اللہ عزوجل کے ناموں کا بیان

قبول کرنے والا“ [اَلرَّبُّ] ”ماک“ پالنے والا“
 [اَلْمَجِيْدُ] ”دائم بزرگی والا“ [اَلْوَلِيُّ] ”مددگار“
 [اَلشَّهِيدُ] ”گواہی دینے والا ناظر“ [اَلْمُبِينُ] ”واضح
 کرنے والا“ [اَلْبَرَّهَانُ] ”دلیل“ [اَلرَّوُّوْفُ] ”بہت
 شفقت کرنے والا“ [اَلرَّحِيْمُ] ”ہمیشہ رحم کرنے والا“
 [اَلْمُبْدِيُّ] ”پہلی بار پیدا کرنے والا“ [اَلْمُعِيْدُ]
 ”دوبارہ پیدا کرنے والا“ [اَلْبَاقِيُ] ”قبروں سے
 اٹھانے والا“ [اَلْوَارِثُ] ”وارث“ (باقی رہنے والا)
 [اَلْقَوِيُّ] ”بہت زیادہ قوت والا“ [اَلشَّدِيْدُ] ”مختی
 کرنے والا“ [اَلصَّابِرُ] ”نقصان کا اختیار رکھنے والا“
 [اَلنَّافِعُ] ”نفع پہنچانے والا“ [اَلْبَاقِيُ] ”ہمیشہ باقی
 رہنے والا“ [اَلْوَقِيُّ] ”پہچانے والا محفوظ رکھنے والا“
 [اَلْحَافِظُ] ”پست کرنے والا“ [اَلرَّافِعُ] ”بلند کرنے
 والا“ [اَلْقَابِضُ] ”متنگی کرنے والا“ [اَلْبَاسِطُ] ”فراخی
 کرنے والا“ [اَلْمُعِزُّ] ”عزت دینے والا“ [اَلْمُذِلُّ]
 ”ذلت دینے والا“ [اَلْمُقْسِطُ] ”انصاف کرنے والا“
 [اَلرَّزَّاقُ] ”رزق دینے والا“ [ذُو الْقُوَّةِ] ”قوت
 والا“ [اَلْمُتَمِّنُ] ”نہایت مضبوط“ [اَلْقَائِمُ] ”ہمیشہ
 رہنے والا“ [اَلدَّائِمُ] ”ہمیشگی والا“ [اَلْحَافِظُ]
 ”حفاظت کرنے والا“ [اَلْوَكِيْلُ] ”کارساز“
 [اَلْقَاطِرُ] ”پیدا کرنے والا“ [اَلسَّامِعُ] ”سننے والا“
 [اَلْمُعْطِي] ”دینے والا“ [اَلْمُحْيِي] ”زندگی بخشنے
 والا“ [اَلْمُمِيتُ] ”موت دینے والا“ [اَلْمُنْبِئُ]
 ”روکنے والا“ [اَلْجَامِعُ] ”جمع کرنے والا“ [اَلْهَادِي]
 ”ہدایت دینے والا رہنمائی کرنے والا“ [اَلْكَافِي]
 ”کفایت کرنے والا“ [اَلْأَبْدُ] ”ہمیشگی والا“ [اَلْعَالِمُ]

”جاننے والا“ [الصَّادِقُ] ”سچا“ [النُّورُ] ”روشن“
[الْمُنِيرُ] ”روشن کرنے والا“ [النَّامُ] ”کھل“
[الْقَدِيمُ] ”قدیم“ [الْوَتَرُ] ”ایک“ [الْأَحَدُ] ”ایکلا“
[الصَّمَدُ] ”بے نیاز“ [الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ] ”جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ
اسے کسی نے جنم دیا نہ اس کا کوئی ہم سر ہی ہے۔“

قَالَ زُهَيْرٌ: قَبَلَعْنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنْ أَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.



زہیر بن تمیمی رحمہ اللہ نے کہا: ہمیں متعدد علماء کا یہ قول
معلوم ہوا ہے کہ اسمائے حسنی شروع کرتے وقت پہلے یہ
کہنا چاہیے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى] ”ایکلیہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا
کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی
کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر
چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی
کے بہترین نام ہیں۔“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے جو نام قرآن مجید اور صحیح احادیث میں آئے ہیں ان
کے ساتھ اللہ سے دعا کرنی چاہیے نیز گزشتہ روایت جو کہ حسن درجے کی ہے اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے نانوائے نام ہیں جو انھیں شمار کرے گا اور ایک دوسری روایت کے مطابق جو انھیں یاد کرے گا جنت میں داخل
ہو جائے گا۔ لیکن ان نانوائے ناموں کی تفصیل کسی ایک ہی صحیح حدیث سے ثابت نہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے جو نام
قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے۔ واللہ اعلم۔
اسمائے حسنی کی مکمل تفصیل اور تحقیق کے لیے دیکھیے: (قرآنی و اسلامی ناموں کی دشمنی اور نومولود کے احکام و مسائل
طبع دار السلام لاہور۔)

باب: ۱۱۔ باپ کی اور مظلوم کی دعا

(المعجم ۱۱) - بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَدَعْوَةِ

الْمُظْلَمِ (التحفة ۱۱)

۳۴۔ ابواب الدعاء

باب اور مظلوم کی دعا کا بیان

۳۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ».

۳۸۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① مظلوم تک آ کر ظالم کو جو بد دعا دیتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے کسی انسان یا حیوان پر ظلم کرنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ ② بعض اوقات کسی حکمت کی بنا پر مظلوم کی دعا کی قبولیت میں دیر ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیے۔ صبر سے درجات بلند ہوتے ہیں، نیز مصیبت اور تکلیف کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔ ③ والد اور والدہ دونوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس لیے انھیں خوش رکھنا چاہیے اور خدمت کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے ان سے نامناسب سلوک کرنا بدزبانی کرنا جب انھیں خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت نہ کرنا ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھنا ان کی دل بھنی کا باعث ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کے منہ سے بد دعا نکل سکتی ہے جو یقیناً قبول ہوتی ہے۔

۳۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَبَابَةُ ابْنَةُ عَجَلَانَ عَنْ أُمِّهَا، أُمِّ حَفْصٍ، عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ جَرِيرٍ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعِ الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِي إِلَى الْجَنَابِ».

۳۸۶۳۔ حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ماں) باپ کی دعا (اللہ تعالیٰ کے) حجاب تک پہنچ جاتی ہے (قبول ہوتی ہے)۔“

۳۸۶۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ح: ۱۵۳۶ من حديث الدستواني به، وحنه الترمذي، ح: ۳۴۴۸، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۶، وله شواهد كثيرة عند الحاكم ۱/ ۴۱۷، ۴۱۸، والهيثمى، مجمع: ۱۰/ ۱۵۱ وغيرهما.

۳۸۶۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۶۲/ ۲۵، ح: ۳۹۴ من حديث أبي سلمة موسى بن إسماعيل التبوذكي به، وقال الذهبي في الميزان: "حبابه لا تعرف، ولا أمها، ولا صفية، تفرد عنها التبوذكي"، وضعفه السيوطي في الجامع الصغير.

۳۴۔ أبواب الدعاء

دعا میں حد سے بڑھنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۱۲) - بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِغْتِدَاءِ فِي

باب: ۱۲۔ دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے

الدَّعَاءِ (التحفة ۱۲)

۳۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۸۶۳۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَّنَا

ہے انھوں نے اپنے بیٹے کو (دعا میں) یوں کہتے سنا:

سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جب میں

ابْنُ مُغْفَلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي

جنت میں داخل ہوں تو مجھے جنت میں دائیں طرف سفید

أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَيْضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ، إِذَا

محل دینا۔ انھوں نے فرمایا: بیٹے! اللہ سے جنت مانگو

دَخَلْتُهَا. فَقَالَ: أَيُّ بُنْي سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَعُدَّ

اور (جہنم کی) آگ سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں

بِهِ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے:

يَقُولُ: «سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدَّعَاءِ».

”آئندہ ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں حد سے تجاوز

کریں گے۔“



فوائد ومسائل: ① دعا میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و احترام کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ② جو شخص جنت میں

پہنچ گیا اسے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی اسے خواہش ہوگی اس لیے دعا میں جنت کی نعمتوں کی تفصیل بیان

کرنے کی ضرورت نہیں۔ ③ جنت الفردوس کی دعا کرنا یا نبی ﷺ کے پڑوس کی دعا کرنا درست ہے کیونکہ بعض

اعمال پر ان کی بشارت موجود ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي

باب: ۱۳۔ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

الدَّعَاءِ (التحفة ۱۳)

۳۸۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، بِكَرْبَنِ خَلْفٍ:

۳۸۶۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ،

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار حیا دار اور خجی

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے)

قَالَ: «إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِّيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ

اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انھیں خالی یا فرمایا:

۳۸۶۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الطهارة، باب الإصراف في الوضوء، ح: ۹۶ من حديث حماد بن، وصححه ابن حبان، والحاكم: ۵۴۰/۱، والذهبي.

۳۸۶۵۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء، ح: ۱۴۸۸ من حديث جعفر بن، وضعفه الجمهور، ومع ذلك حسنه الترمذي، ح: ۳۵۰۶، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۰۰، والموقوف أصح، وللحديث شواهد.

۳۴- أبواب الدعاء ہاتھ اٹھا کر مانگنے سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُهُ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا وَقَالَ : نَاكَامُ بَحِيرٍ دَرَّ -
خَاتَمَاتِي» .

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ بندے کی ہر دعا قبول فرماتا ہے (بشرطیکہ کوئی ایسی وجہ موجود نہ ہو جو قبولیت کے راستے میں رکاوٹ ہو۔) لیکن قبولیت کا اثر بعض اوقات دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات آخرت میں۔ ② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ ③ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی صفت علو کا اثبات ہے یعنی وہ اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں، البتہ اس کا علم اس کی قدرت اور رحمت ہر شے کو محیط ہے۔

۳۸۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ ،
فَادْعُ بِطُورٍ كَثِيفٍ . وَلَا تَدْعُ بِطُورٍ رَهْمَا .
فَإِذَا فَرَغْتَ ، فَاَمْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ» .

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم روایت میں بیان کردہ مسائل دیگر صحیح احادیث اور صحابہ کے عمل سے ثابت ہیں، جیسا کہ حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو پھیلا کر کرو ہاتھوں کی پشت پھیلا کر نہ کرو۔“ (سنن أبی داود، الوتر، باب الدعاء، حدیث: ۱۱۸۲) بخاریں عام دعاؤں میں ہتھیلیاں ہی پھیلائی چاہئیں، مگر نماز استسقا میں جب قطر اور خشکی دور کرنے کی دعا کی جائے تو بطور تقاضا (نیک شگون) ہاتھوں کی پشت اوپر کی جانب کی جائے جو کہ سنت رسول سے ثابت ہے۔ باقی رہا دعا کے بعد منہ پر ہاتھ بچھیرنے کا مسئلہ تو اس کا ثبوت بھی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اور سلف صالحین سے ملتا ہے۔ اس کی بابت امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب المفرد میں ابو نعیم سے موقوفاً صحیح سند سے روایت بیان کی ہے کہ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما دونوں حضرات کو دعا کرتے ہوئے اور اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھرتے ہوئے دیکھا، نیز اس مسئلے کی بابت امام طبرانی نے یزید بن سعید الکندی کی روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابن ابیہیہ ضعیف ہے اور اس کا استاد غیر معروف ہے، لیکن اس حدیث کے مؤید شاہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

۳۸۶۶- [ضعیف جداً] * صالح بن حسان متروک، تقدم، ح: ۱۱۸۱.

۳۴۔ ابواب الدعاء

صبح وشام کی دعاؤں کا بیان

اس حدیث کی کچھ نہ کچھ بنیاد ضرور ہے۔ علاوہ ازیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حسن سند کے ساتھ اس کی تائید مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (العلل ۲/۳۷۷) گو مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے صحیح سندوں سے ثابت ہے لہذا اسے بدعت کہنا درست نہیں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مسنون نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَلَ (التحفة ۱۴)

باب ۱۴۔ صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

۳۸۶۷۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یوں کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے دس گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اگر شام کو کہے تو یہی ثواب ہوگا اور صبح تک (شیطان سے) محفوظ رہے گا۔“

۳۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

ابْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ، حِينَ يُصْبِحُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عَدَلٌ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَكَانَ فِي جِزْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِذَا أَمْسَلَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ».



ایک آدمی کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو اس نے (خواب میں) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس طرح (مذکورہ) حدیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش سچ کہتا ہے۔“

قَالَ: فَرَأَى رَجُلًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَاعَ عِيَّاشٍ يَرَوِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ».

۳۸۶۷۔ [استنادہ صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح ۵۰۷۷ من حديث حماد به.

۳۴۔ أبواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① مسنون دعاؤں کا بہت ثواب اور بہت برکت ہے۔ ② حدیث کی صحت و ضعف کا دار و مدار خواب پر نہیں۔ اس حدیث میں تو وہ شخص بھی معلوم نہیں جس نے یہ خواب دیکھا معلوم نہیں قابل اعتماد تھا یا نہیں۔ جب اصول حدیث کی روشنی میں حدیث ثابت ہو جائے تو وہ کافی ہے۔

۳۸۶۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ. وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ».

۳۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب صبح ہو جائے تو کہو: [اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ] ”اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری عنایت سے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔“ اور جب شام ہو جائے تو کہو: [اَللّٰهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] ”یا اللہ! ہم نے تیری عنایت سے شام کی اور تیری توفیق سے صبح کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہیں اور تیری قدرت ہی سے مریں گے۔ اور تیری طرف ہی واپس جانا ہے۔“

🌞 فائدہ: سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] کے الفاظ بھی ہیں۔ (سنن ابی داؤد، الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، حدیث: ۵۰۶۸) جبکہ جامع الترمذی کی روایت میں صبح کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] اور شام کی دعا کے آخر میں [وَإِلَيْكَ النُّشُورُ] پڑھنے کا ذکر ملتا ہے لہذا ان میں سے جن الفاظ کے ساتھ دعا پڑھ لی جائے ان شاء اللہ قبول ہوگی۔

۳۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

۳۸۶۹۔ حضرت ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما

۳۸۶۸۔ [إسناده صحيح] أخرجه ابن السني، ح: ۳۵ من حديث عبد العزيز، والترمذي، ح: ۳۳۹۱ من حديث سهل به باختلاف يسير، وقال الترمذي: "حسن"، وصححه ابن حجر في نتائج الأفكار.

۳۸۶۹۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۳۸۸ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ص: ۱۴ ح: ۷۹، وأخرجه أبوداود، ح: ۵۰۸۸ من حديث أبان به.

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

أَبِيهِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ، فِي صَبَاحِ كُلِّ
يَوْمٍ، وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيَضُرَّهُ
شَيْءٌ».

قَالَ: وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفٌ مِنَ
النَّالِجِ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ. فَقَالَ
لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ
كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ. وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ
يَوْمَئِذٍ، لِيُمْضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.

۳۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

The Real Muslims Portal

۳۴۔ أبواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

ابو عقیل عن سابقی، عن أبي سَلَامٍ، خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ، أَوْ إِنْسَانٍ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ، حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

یا جو بندہ شام کے وقت اور صبح کے وقت یوں کہتا ہے: [رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا] "میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔" تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے لازمی طور پر راضی کرے گا۔"

🌞 فائدہ: حضرت ابوسلام کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ راوی سے غلطی ہوئی ہے۔ اصل میں ابوسلام خود نبی ﷺ کے خادم نہیں تھے اور نہ ان کا تذکرہ ہی خدام نبی ﷺ میں ملتا ہے بلکہ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت کرنے والے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ اور ان کا نام "مَطْلُورُ الْأَسْوَدِ الْحَبَشِي" ہے اور یہ صحابی نہیں ہیں۔ ان کی روایات مرسل ہوتی ہیں۔ دیکھیے: (تقریب التہذیب) نیز ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے۔

۳۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ. حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! [إِنِّي] أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَأَحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ

۳۸۷۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں پڑھنا ترک نہیں فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي وَأَعُوذُكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] "یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین و دنیا میں اہل و عیال اور مال اسباب میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری پریشانیوں سے مجھے امن دے۔ اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے اور میں

۳۸۷۱۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبوداود، الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ۵۰۷۴ من حديث وكيع به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۶، والحاكم: ۵۱۷/۱، ۵۱۸، والذهبي.

۳۴۔ ابواب الدعاء

صبح و شام کی دعاؤں کا بیان

يَسْتَبِيحُ وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے
سے اچانک پکڑ لیا جائے۔“

قَالَ وَكَيْفَ: يَعْنِي الْخَشْفَ.

امام کبیرؒ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد زمین
میں جھنس جانا ہے۔

🌞 فائدہ: یہ بڑی جامع دعا ہے جس میں اپنے لیے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال بھی ہے اور اہل و عیال
وغیرہ کی خیریت کی دعا بھی۔ مخلوق کے ذریعے سے پہنچنے والے شر سے پناہ کی درخواست بھی ہے اور اللہ کے
عذاب کے ذریعے سے پکڑے جانے سے محفوظ رہنے کی دعا بھی۔

۳۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ
بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ».

۳۸۷۲۔ حضرت بریدہ بن حبیبؒ سلمیؒ سے
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ! أَنْتَ
رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا
عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ
بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ»
”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی طاقت
کے مطابق میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔
میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں
تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں (جو مجھ پر ہے) اور اپنے
گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے۔
حقیقت یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف
نہیں کر سکتا۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهَا
فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ قَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ،

راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”جس نے دن کے وقت یا رات کے وقت

۳۸۷۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۵۰۷۰ من حديث الوليد بن ثعلبة به، وصححه ابن حبان،
ح: ۲۳۵۳، والحاكم: ۱/۵۱۴، ۵۱۵، والذهبي.

۳۴۔ ابواب الدعاء سوئے وقت کی دعائیں
أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ. إِنْ شَاءَ يہ دعا پڑھی پھر اسی دن یا اسی رات فوت ہو گیا تو وہ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جنت میں جائے گا۔“ اللہ تعالیٰ۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے ”سید الاستغفار“ یعنی استغفار کا سر دار قرار دیا ہے۔
(صحیح البخاری، الدعوات، باب أفضل الاستغفار، حدیث: ۶۳۰۶) ② اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی
مانگنے کے لیے یہ سب سے افضل دعا ہے کیونکہ اس میں اللہ کی ذات پر اعتماد و توکل اس کی ربوبیت اور اپنی بندگی
کا اظہار اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت پر قائم رہنے
کے عزم کا اظہار ہے۔ ③ صحیح بخاری کی مذکورہ بالا روایت میں [مُوقِنًا بِهَا] کے الفاظ بھی ہیں، یعنی جو شخص
دل کے یقین کے ساتھ یہ دعا پڑھے پھر وہ اسی رات یا دن میں فوت ہو جائے تو جنت میں جائے گا۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى
إِلَى فِرَاشِهِ (التحفة ۱۵)
باب: ۱۵۔ بستر پر (سونے کے لیے) جاتے
وقت کی دعا

۳۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
الْمُحَنَّرِ: حَدَّثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا
أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ
وَرَبَّ الْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ. فَالِقَ
الْحَبِّ وَالنَّوَى. مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا. أَنْتَ الْأَوَّلُ، فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ. وَأَنْتَ الْآخِرُ، فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ. وَأَنْتَ الظَّاهِرُ، فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ.
وَأَنْتَ الْبَاطِنُ، فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ. اِقْضِ
عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ».

۳۸۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے
روایت کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب بستر پر
تشریف لے جاتے تو فرماتے: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ
وَرَبَّ الْأَرْضِ... وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ» ”اے اللہ!
اے آسمانوں اور زمین کے مالک! اور ہر چیز کے مالک!
اے دانے اور گھٹلی کو پھاڑنے والے! اے تورات
انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! میں ہر اس
جان دار کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی
پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے
پہلے کچھ نہیں۔ تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو ہی
ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے
پیشیدہ تو کوئی چیز نہیں۔ مجھ سے میرا قرض ادا کر دے اور
مجھے فقر سے (نجات دے کر) غنی کر دے۔“

۳۸۷۳۔ أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ج: ۲۷۱۳ من حدیث سہیل بہ.

۳۴۔ أبواب الدعاء

سوئے وقت کی دعائیں



فوائد ومسائل: ① اللہ کی صفات کا ذکر کر کے دعا کرنی چاہیے۔ ② اللہ تعالیٰ جسمانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور بندوں کو مادی رزق دینے کے لیے دانے اور گٹھلیاں پھاڑ کر فصلیں اور درخت اگا تا ہے اور روحانی ضروریات بھی پوری کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے نبوت کا سلسلہ جاری فرما کر آسمانی کتابیں نازل کی ہیں۔ ③ اس دعا میں قرض کی ادائیگی کے لیے اللہ کی صفت رزاقیت کا واسطہ دیا گیا ہے۔ ④ زمان و مکان اللہ کی مخلوق ہیں اس لیے وہ ان سب پر حاوی ہے۔ وہ زمان کے لحاظ سے اول و آخر ہے اور مکان کے لحاظ سے تمام مخلوقات سے برتر (مظاہر) بھی ہے اور اپنی قدرت و علم کے لحاظ سے قریب ترین (الباطن) بھی۔ ⑤ فقر کے ساتھ اگر اللہ کی طرف توجہ اور عبادت میں اٹھنا ہو تو یہ محمود ہے تاکہ دل مال و دولت میں مشغول ہو کر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔ لیکن اگر فقر و فاقہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں اور بندہ پیٹ بھرنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائے یا مقروض ہو جائے جب کہ قرض کی ادائیگی کی کوئی امید نظر نہ آ رہی ہو تو ایسا فقر مذموم ہے اس سے اللہ کی بناہ مانگنی چاہیے۔

۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» [اے میرے رب! تیری ہی توفیق سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح (اس دوران میں) قبض کر لی تو اس پر رحم فرما! اور اگر تو اسے چھوڑ دے (اور قبض نہ کرے) تو اس کی اس طریقے سے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

۳۸۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ. فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ» [اے میرے رب! تیری ہی توفیق سے میں نے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح (اس دوران میں) قبض کر لی تو اس پر رحم فرما! اور اگر تو اسے چھوڑ دے (اور قبض نہ کرے) تو اس کی اس طریقے سے حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“



فوائد ومسائل: ① بستر پر لیٹنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے کہیں اس پر کوئی موزی چیز، بچھو یا چوہنا وغیرہ نہ

۳۸۷۴۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب: (۱۳)، ح: ۶۳۲۰ من حديث عبيد الله به.

۳۴۔ ابواب الدعاء سوتے وقت کی دعائیں

ہو جس سے تکلیف پہنچے۔ ⑤ اللہ سے دعا حفاظت کا بہترین طریقہ ہے۔ ⑥ احتیاط کرنا اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنا تو کل کے منافی نہیں۔ ⑦ جب کوئی انسان سوتا ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ ممکن ہے یہ آخری نیند ہو اس لیے اللہ سے معافی مانگ کر اور اس کا ذکر کر کے مسنون طریقہ سے آرام کے لیے لیٹنا چاہیے۔

۳۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَعِيدُ بْنُ شَرْحِبِيلٍ: أَنَّ أَبَا النَّبِثِ
ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ
بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھ جسم مبارک پر پھیر لیتے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہتھیلیاں ساتھ ملا کر [قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ] اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ [تینوں سورتیں] پڑھتے پھر ان میں پھونک مارتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور یہ عمل سر پہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے۔ تین دفعہ اسی طرح کرتے۔ (دیکھیے: صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث: ۵۰۱۷) ② سوتے وقت یہ سورتیں اس طرح پڑھ کر سونا چاہیے تاکہ سنت پر عمل کا ثواب بھی حاصل ہو اور اللہ کی حفاظت بھی نصیب ہو۔

۳۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِرَجُلٍ:
«إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ، أَوْ أَوَيْتَ إِلَى
وَرِاشِكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ.
وَأَلْبَجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي

۳۸۷۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”جب تو سونے لگے“ یا فرمایا: ”جب تو اپنے بستر پر جائے تو کہہ: [اللَّهُمَّ! أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ... وَنَبَيْكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ] ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا لی اور اپنا معاملہ

۳۸۷۵۔ أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۷۴۸/۵۰۱۷ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۳۸۷۶۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۹۹/۴ عن وكيع به، وله طرق عند البخاري، ح: ۶۳۱۳، ومسلم، ح: ۵۸/۲۷۱۰ وغيرهما عن أبي إسحاق به، وله طرق عن البراء رضي الله عنه.

۳۴ ابواب الدعاء

سوتے وقت کی دعائیں

إِنَّكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ، مِتُّ عَلَى الْفُطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ وَقَدْ أَصْبَحْتَ خَيْرًا كَثِيرًا».

تیرے سپرد کردیا' ثواب میں رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیری بارگاہ کے سوا کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔“ پھر اگر تو اس رات میں فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت (دین اسلام) پر ہوگی اور اگر تجھے (خیریت سے) صبح ہوگی تو تیری یہ صبح اس حال میں ہوگی کہ تو بہت بھلائی حاصل کر چکا ہوگا۔“

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت براء بن عازب کو فرمایا تھا کہ سوتے وقت نماز کے وضو کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھنا۔ مزید یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دوسرے اذکار کے بعد سب سے آخر میں یہ دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری' الدعوات' باب إذا بات طاهراً' حدیث: ۶۳۱۱) ② سوتے وقت یہ دعا پڑھنے سے ایمان کی تجدید ہو جاتی ہے اس لیے یہ دعا پڑھ کر سونا چاہیے۔ ③ وضو کر کے دعا پڑھنے سے ظاہری و باطنی طہارت حاصل ہوتی ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ ④ اللہ پر توکل بہت اہم اور افضل عمل ہے۔



۳۸۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ، وَضَعَ يَدَهُ يَغْنِي الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ».

۳۸۷۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے: «اللَّهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» یا فرماتے: «يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ» "اے اللہ! مجھے (اس دن) اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" یا "اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔"

فوائد ومسائل: ① نیند موت کی یاد دلاتی ہے جس کے بعد اٹھ کر اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اس لیے

۳۸۷۷- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۱۴، ۴۴۳ عن وكيع به، وهو في الشرائع للترمذي، ح: ۲۵۵، وعمل اليوم واليلة للنسائي، ح: ۷۵۶ من حديث إسرائيل به، وله شواهد عند الترمذي، ح: ۳۳۹۸ وغيره، وقال الترمذي: "حسن صحيح" راجع مسند الحميدي، ح: ۴۴۴ بتحقيقي، بسر الله لنا طبعه.

۳۴۔ ابواب الدعاء نیند سے بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

سوتے وقت قیامت کے عذاب سے پناہ مانگنا مناسب ہے۔ ① رسول اللہ ﷺ کے مقرب ترین اور افضل ترین بندے ہیں جن کے بارے میں عذاب کا تصور بھی ممکن نہیں اس کے باوجود آپ نے یہ دعا پڑھی تاکہ عبودیت کا اعتراف اور مومنوں کے لیے نمونہ ہو۔ ② مذکورہ حدیث میں دعا پڑھنے کی بابت یہ مروی نہیں کہ مذکورہ دعا کتنی مرتبہ پڑھنی ہے البتہ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعائیں بار پڑھتے تھے۔ دیکھیے: (مسند ابی داؤد، الأدب، باب ما یقول عند النوم، حدیث: ۵۰۳۵)

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا انْتَبَهَ باب: ۱۶۔ رات کو جاگ آئے تو کون سی

دعا پڑھنی چاہیے؟

مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ۱۶)

۳۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ جِئْتُ يَسْتَقِيطُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» [اکیے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور بلند یوں اور عظمتوں والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ برائی سے بچاؤ ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت۔“ پھر اس کے بعد اس نے یہ دعا کی: اَرَبِّ اغْفِرْ لِي] ”اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“ تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔“

۳۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ جِئْتُ يَسْتَقِيطُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ».

۳۸۷۸۔ أخرجه البخاري، التهجذ، باب فضل من تعار من الليل فصلی، ح: ۱۱۵۴ من حديث الوليد به.

۳۴۔ ابواب الدعاء

نیند سے بیدار ہوتے وقت کی دعائیں

قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا اسْتُجِيبَ لَهٗ. فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأْتُمْ صَلَّيْ، قُبِلَتْ صَلَاتُهُ». آپ ﷺ نے یوں فرمایا: ”پھر دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اگر اٹھ کر وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے بظاہر معمولی اور آسان نظر آنے والے اعمال پر بہت زیادہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہے کیونکہ ان اعمال کا تعلق اللہ کے ذکر سے ہے جو بہت عظیم عمل ہے۔ ② رات کو آنکھ کھلنے پر اللہ کا ذکر کرنا اللہ کو بہت پسند ہے۔ چونکہ یہ وقت غفلت کا ہوتا ہے اس لیے اس وقت اللہ کو یاد کرنا اللہ سے محبت کا مظہر ہے۔ ③ دعا کی قبولیت کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ رات کو سوتے وقت وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں۔ رات کو آنکھ کھلنے پر مذکورہ مسنون دعا پڑھ کر دعا کریں اور نماز پڑھیں۔

۳۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۸۷۹۔ حضرت ربیعہ بن کعب السلمیؒ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے قریب رات گزارتے تھے۔ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو کافی دیر تک یہ پڑھتے ہوئے سنتے: «سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» [”تمام جہانوں کا مالک اللہ پاک ہے۔“ پھر نبی ﷺ فرماتے: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» ”پاک ہے اللہ اپنی خویوں اور تعریفوں سمیت۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① رات کی عبادت میں نماز اور تلاوت کے علاوہ بھی ذکر کیا جاسکتا ہے۔ ② ذکر الہی اتنی بلند آواز سے نہیں کرنا چاہیے کہ سوتے ہوئے افراد کی نیند خراب ہو تاہم اگر اتنی بلند آواز سے ہو کہ جاگتے ہوئے افراد سن لیں تو جائز ہے۔

۳۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: ۳۸۸۰۔ حضرت حذیفہؒ سے روایت ہے

۳۸۷۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الطبرانی، ح: ۱۳۲۰ من حديث يحيى بن أبي كثير، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۴۱۶، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۴۸۹ من حديث الأوزاعي عن يحيى به.

۳۸۸۰۔ أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ح: ۶۳۱۲/۶۳۲۴ من حديث سفيان الثوري به.

پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں

انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو فرماتے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ] ”اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخش دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

۳۴۔ أبواب الدعاء

وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَتْهُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

🌞 فائدہ: یہی دعا صبح کو جاگنے پر بھی پڑھنی چاہیے۔ (صحیح البخاری، التوحید، باب السؤال بأسماء

اللہ تعالیٰ والاستعاذة بها“ حدیث: ۷۳۹۳)

۳۸۸۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بندہ با وضو سوتا ہے پھر رات کو اس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اللہ سے دنیا کے معاملات میں سے یا آخرت کے معاملات میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز دے دیتا ہے۔“

۳۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلَى طُهْرٍ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَسَأَلَ اللَّهَ [شَيْئًا] مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ».

🌞 فائدہ: با وضو سونا بہت باعث برکت ہے اس لیے با وضو سونا چاہیے تاکہ رات کو جاگ آئے تو اللہ سے کچھ نہ کچھ مانگ لیا جائے خواہ ہدایت و مغفرت وغیرہ کا سوال کیا جائے یا مرض سے شفا، مصیبت سے نجات اور قرض کی ادائیگی کے لیے دعا کی جائے۔

باب: ۱۷۔ پریشانی کے وقت کی دعائیں

(المعجم ۱۷) - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

(التحفة ۱۷)

۳۸۸۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنی

۳۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۳۸۸۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النوم على الطهارة، ح: ۵۰۴۲ من حديث حماد به، ورواه ثابت البناني عن أبي ظبية به، وبه صح الحديث.

۳۸۸۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب في الاستغفار، ح: ۱۵۲۵ من حديث عبد العزيز به.

۳۴- أبواب الدعاء

پریشانی، مصیبت اور تکلیف کے وقت کی دعائیں

والدہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے پریشانی کے موقع پر پڑھنے کے لیے مجھے یہ الفاظ سکھائے: [اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا] ”اللہ صرف اللہ میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔“

ابْنُ بَشْرٍ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي هِلَالٌ، مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ، عِنْدَ الْكُرْبِ: «اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا».

☀ فائدہ: پریشانی کے موقع پر یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہی میری پریشانی دور کرے گا۔ شرک عام طور پر پریشانی کے موقع پر ہی کیا جاتا ہے کہ اللہ کے بندوں سے مشکلات کے حل اور پریشانی دور کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور تصور کیا جاتا ہے کہ فوت شدہ بزرگ نذرانے لے کر ہماری حاجتیں پوری کر دیں گے۔ لیکن ایک توحید پرست کی توحید کی شان بھی ایسے موقع پر ہی ظاہر ہوتی ہے جب وہ سب کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کے آگے اپنی مصیبت اور تکلیف کا اظہار کرتا ہے اور اسی سے فریادری کی امید رکھتا ہے۔



۳۸۸۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ [”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔“

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَعْلَايَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

(راوی حدیث) کعب نے ایک مرتبہ (آخری دو

قَالَ وَكِيعٌ، مَرَّةً: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِيهَا

۳۸۸۳- أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء عند الكرب، ح: ۶۳۴۵، ۶۳۴۶ من حديث هشام به، ومسلم، الذكر والدعاء، باب دعا الكرب، ح: ۸۳/۲۷۲۰ من حديث وكيع به.

۳۴۔ ابواب الدعاء گھر سے نکلنے وقت کی دعائیں

گُلّھا۔ جملوں میں سبحان اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ کے

الفاظ بیان کیے ہیں جیسا کہ پہلے جملے میں ہیں، یعنی

انھوں نے) ہر جملے کے ساتھ [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کے

الفاظ بیان کیے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دعا دوسری روایت کے مطابق اس طرح بھی پڑھی جاسکتی ہے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ] صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حوالے کے لیے دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② کسی بھی مصیبت اور تکلیف کے وقت یہ دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے نجات دیتا ہے مثلاً: دردی بیماری آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے کا خطرہ ہو یا کوئی اچانک حادثہ پیش آجائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (الصفحة ۱۸)

۳۸۸۳۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے تھے: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ] ”یا اللہ! میں (اس بات سے) تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا میں لغزش کا شکار ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں کسی سے بدتمیزی کروں یا کوئی مجھ سے بدتمیزی کرے۔“

۳۸۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور بعض دیگر محققین نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ آخر الذکر دونوں شیوخ کو مذکورہ روایت کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ شعبی کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع

۳۸۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، ح: ۵۰۹۴ من حديث منصور به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۳۴۲۷ ۞ الشعبي لم يسمع من أم سلمة رضي الله عنها على الراجح.

۳۴- أبواب الدعاء

گھر سے نکلنے وقت کی دعائیں

ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ باب کی باقی دو روایتیں بھی باتفاق محققین ضعیف ہیں۔ بنا بریں گھر سے نکلنے وقت کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۸۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ

كَاسِبٌ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [ابن] حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. التَّكْلَافُ عَلَى اللَّهِ».

۳۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ. فَإِذَا قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، قَالَ: هُدَيْتَ. وَإِذَا قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: وَفُيْتَ. وَإِذَا قَالَ: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، قَالَ: كُفَيْتَ. قَالَ: فَيَلْقَاهُ قَرِيبَاهُ فَيَقُولَانِ: مَاذَا تَرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هَدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُفِّي؟».

220

۳۸۸۵- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۷ من حديث حاتم بن إسماعيل به،

وصححه الحاكم على شرط مسلم ۵۱۹/۱، ووافقه الذهبي * عبد الله بن حسين بن عطاء ضعيف كما في التقريب وغيره.

۳۸۸۶- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل هارون بن هارون، ول بعض الحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود، ح: ۵۰۹۵ وغيره.

۳۴۔ ابواب الدعاء گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں

چاہتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی جسے بے نیازی حاصل ہوگی اور جس کو (ہم سے) محفوظ کر دیا گیا؟“

☀ فائدہ: مذکورہ روایت بھی سنداً ضعیف ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو ضعیف ہے تاہم یہی دعا فرشتوں اور شیطانوں کے ذکر کے بغیر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے لیکن حق اور رائج بات یہی ہے کہ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ شیخ رحمہ اللہ کو اس کی تصحیح میں وہم ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نتائج الأفكار: ۱/۱۱۱) بتا بریں گھر سے نکلنے کی کوئی بھی مسنون دعا ہمارے علم میں نہیں ہے، جیسا کہ تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے

(المعجم ۱۹) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ
بَيِّنَةٌ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹۔ جب گھر میں داخل ہوتو
کون سی دعا پڑھے؟

۳۸۸۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (یہاں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ اور جب کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کو ٹھکانا بھی مل گیا اور رات کا کھانا بھی مل گیا۔“

۳۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بِكَرْبُؤْنٍ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ.»

☀ فوائد و مسائل: ① گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لینے سے مراد بسم اللہ پڑھنا ہے۔ ② شیطان کے داخل ہونے سے گھر میں بے برکتی اور نا اتفاقی ہوتی ہے اسی طرح کھانا کھاتے وقت شیطان کے شریک ہونے سے بھی کھانے میں بے برکتی ہوتی ہے اس لیے ان دونوں موقعوں پر اللہ کا نام ضرور لینا چاہیے۔ ③ اللہ کا ذکر شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۸۸۷۔ أخرجه مسلم، الأثرية، باب آداب الضعاف والشراب وأحكامهما، ح: ۱۰۳/۲۰۱۸ من حديث أبي عاصم به.

۳۴- أبواب الدعاء

سفر سے متعلق دعائیں

(المعجم ۲۰) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

باب: ۲۰- سفر کرتے وقت آدمی کو کون سی

سَافَرَ (التحفة ۲۰)

دعا پڑھنی چاہیے؟

۳۸۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ: يَتَعَوَّذُ، إِذَا سَافَرَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ».

۳۸۸۸- حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر اختیار فرماتے تو کہتے اور (راوی حدیث) عبدالرحیم نے کہا: (ان الفاظ کے ذریعے سے) پناہ مانگتے: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ» ”یا اللہ! میں سفر کی مشقت سے پریشان کن واپسی سے کمال کے بعد منزل سے مظلوم کی بددعا سے اور اہل عیال و مال میں بری صورت حال نظر آنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: فَإِذَا رَجَعَ، قَالَ مِثْلَهَا.

راوی حدیث ابو معاویہ یہ اضافہ بھی بیان کرتے ہیں: اور جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے۔



🌞 فوائد و مسائل: ① پریشان کن واپسی کا مطلب ہے کہ اچانک ایسی ناگہانی صورت حال پیدا ہو جائے کہ انسان کو مجبوراً واپس آنا پڑے یا یہ مطلب ہے کہ واپس آئے تو گھر میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آچکا ہو۔ سفر میں ایسی صورت حال سفر کی عام تکلیف و مشقت کی موجودگی میں زیادہ ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اس لیے اللہ سے دعا مانگی جاتی ہے کہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ ② «الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ» کا مطلب ہے کہ ایک کام کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد پھر اس میں کسی کمی یا خرابی کا واقع ہو جانا یا اچھی حالت کے بعد بری حالت میں آ جانا مثلاً: ایمان کے بعد کفر نیکی کے بعد گناہ اور خوشحالی کے بعد تنگ دستی اور مقروض ہونا وغیرہ۔ اس لحاظ سے یہ بہت جامع الفاظ ہیں۔ ③ مظلوم کی بددعا سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں تاکہ وہ ہمیں بددعا نہ دے اس لیے اگر کسی پر ظلم کیا ہو تو سفر سے پہلے اس کا ازالہ کر دینا چاہیے۔

۳۸۸۸- أخرجه مسلم، الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ح: ۴۲۷/۱۳۴۳ من حديث أبي معاوية به.

۳۴۔ أبواب الدعاء

(المعجم ۲۱) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ (التحفة ۲۱)

بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

باب: ۲۱۔ بادل اور بارش دیکھ کر کون سی

دعا پڑھے؟

۳۸۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمُقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنْ الْأَفَاقِ، تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ. وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ، حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ. فَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. وَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ، وَلَمْ يُمِطِرْ، حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ.

۳۸۸۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے نبی ﷺ جب کسی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں بھی مشغول ہوتے خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہوتے اسے چھوڑ کر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اور فرماتے: «اللَّهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ» «یا اللہ! ہم اس چیز کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جو کچھ دے کر یہ (بادل) بھیجا گیا ہے۔» اگر بارش شروع ہو جاتی تو دوبار یا تین بار فرماتے: «اللَّهُمَّ! صَيِّبًا نَافِعًا» «یا اللہ! اس بارش کو فائدہ مند بنادے۔» اگر بارش نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ بادل کو ہٹا دیتا تو آپ اللہ کا شکر کرتے۔

🌞 نوامد و مسائل: ① بارش اللہ کی رحمت ہے لیکن اللہ کا عذاب بھی ہو سکتی ہے اس لیے بادل دیکھ کر اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اس کے عذاب سے پناہ بھی مانگنی چاہیے۔ ② بارش انسان کے لیے انتہائی ضروری ہونے کے باوجود اس میں نقصان کا پہلو بھی موجود ہے اس لیے بارش کے نفع مند ہونے کی دعا کرنا ضروری ہے۔ ③ بادل کا برے بغیر چھٹ جانا اس لیے اللہ کا انعام ہے کہ اس کے عذاب ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔ ④ بندے کو ہر حال میں اللہ سے امید کے ساتھ ساتھ اللہ کا خوف بھی رکھنا چاہیے اور ان مواقع پر یہ دعائیں پڑھنے کا التزام کرنا چاہیے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو فرماتے: «اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا» «یا اللہ! اس بارش کو نفع بخش خوشگوار بنادے۔»

۳۸۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعُمَيْرِينَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ. أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۳۸۸۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب ما يقول إذا هاجت الريح، ح: ۵۰۹۹ من حديث المقدم به.

۳۸۹۰۔ أخرجه البخاري، الاستسقاء، باب ما يقال إذا مطرت... الخ، ح: ۱۰۳۲ من حديث نافع به.

بادل اور بارش سے متعلق دعائیں

۳۴۔ ابواب الدعاء

ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا هَنِيئًا».

۳۸۹۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۳۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

رسول اللہ ﷺ جب گھٹا دیکھتے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کبھی اندر تشریف لے جاتے، کبھی باہر تشریف لے آتے۔ کبھی (ایک طرف) آتے، کبھی (دوسری طرف) جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو نبی ﷺ کی پریشانی دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی جو کیفیت محسوس کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کی (کہ آپ کی یہ کیفیت کیوں ہوتی ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کیا معلوم؟ شاید یہ وہی ایسا بادل ہو جیسے ہود علیہ السلام کی قوم نے (ایک بادل دیکھ کر) کہا تھا: (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾ ”جب انھوں نے اس عذاب کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسانے والا ہے، (ہود علیہ السلام نے کہا: نہیں) بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔“

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ. فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ عَائِشَةُ بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ. فَقَالَ: «وَمَا يَذْرِبُكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمُ هُودٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾» (الآية [۱] لاحاف: ۲۴).

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کا خوف بہت زیادہ تھا۔ مومن کو بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ ② نبی ﷺ عالم الغیب نہیں تھے۔ علم غیب اللہ کے ساتھ ہے۔

۳۸۹۱۔ أخرجه مسلم، صلاة الامتناء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، ح: ۱۵/۸۹۹ من حديث ابن جريج به مطولاً.

مصیبت زدہ کو کچھ کر عافیت کی دعا کرنے کا بیان

۳۴۔ ابواب الدعاء

باب ۲۲۔ مصیبت میں مبتلا آدمی

(المعجم ۲۲) - بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھی جائے

نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ (التحفة ۲۲)

۳۸۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۳۸۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اچانک کوئی مصیبت

وَكَيْعٌ عَنْ خَارِجَةٍ بِنِ مَضْعَبٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى

زدہ مل جائے اور وہ (دیکھنے والا) یہ دعا پڑھ لے:

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَلَيْسَ بِصَاحِبِ ابْنِ عَسِيَّةَ،

[الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ

مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا] ”ہر قسم

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَجِئَتْهُ صَاحِبُ

کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس

بَلَاءٍ. فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا

مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے

ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ

اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے

تَفْضِيلًا، عُوْفِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ، كَأَيْنَا مَا

مجھے فضیلت عطا فرمائی۔“ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ

كَانَ».

رہے گا خواہ کوئی سی مصیبت ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے

اسے حسن قرار دیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اس کے شواہد کا تذکرہ کیا ہے جس سے شیخ البانی

رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر

شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث

الصحيحة للألباني، رقم: ۶۰۳، ۶۴۳۷) ② مصیبت زدہ کو دیکھ کر اپنی عافیت کی قدر معلوم ہوتی ہے لہذا اللہ

کے اس احسان پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ③ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تاکہ وہ سن نہ

لے ورنہ اسے رنج ہوگا۔

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تعبیر کی تعریف، خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب و احکام

✽ لغوی معنی: تعبیر کے لغوی معنی اظہارِ بیان اور ترجمانی کے ہیں جبکہ [رُؤیا] سے مراد وہ مناظر یا وہ چیزیں ہیں جو کوئی شخص نیند میں دیکھتا ہے، لہذا [تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا] کا مطلب ہوگا: حالتِ نیند میں دیکھے جانے والے مناظر کی تفسیر و تبیین اور ان کی ترجمانی کرنا۔

✽ خوابوں کی اقسام: خواب مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ اگر اچھا خواب نظر آئے تو مومن کو دلی مسرت اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے، اور اگر برا خواب نظر آئے تو مومن اپنے رب کی طرف رجوع کر کے احتیاطی تدابیر اختیار کرتا اور اپنے رب کی پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح خواب مومن کے لیے ہر حال میں خیر و برکت کا باعث بنتے ہیں۔ خوابوں کی اقسام درج ذیل ہیں:

❶ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کے لیے خوش خبری پر مشتمل خواب۔

❷ مومن کو پریشان کرنے کے لیے شیطانی اور ڈراؤنے خواب۔

❸ دن بھر کی مصروفیات، منصوبوں اور خیالات کا نیند میں نظر آنا۔

خواب سچے بھی ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان کرنے کے لیے محض شیطانی وسوسے بھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خواب دیکھنے والوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے:

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا تعبیر کی تعریف خوابوں کی اقسام اور تعبیر کے آداب و احکام

* انبیائے کرام علیہم السلام: ان کے خواب سچے اور مبنی بر حقیقت ہوتے ہیں۔

* نیک لوگوں کے خواب: ان کے اکثر و بیشتر خواب سچے ہوتے ہیں جبکہ کبھی کبھار اس کے برعکس صورت حال بھی ہو سکتی ہے۔

* فاسق و فاجر اور کفار کے خواب: ان کے اکثر خواب جھوٹے اور شیطانی و مسموم ہوتے ہیں البتہ کبھی کبھار ان کے خواب بھی سچ ہو سکتے ہیں، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے دو قیدی ساتھیوں کے خواب یا فرعون کا خواب وغیرہ۔

* خواب کی تعبیر کے آداب: نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شعبے میں امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خواب آتے تھے جن کی تعبیر خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اچھایا برا خواب دیکھنے پر کیا آداب اختیار کرنے چاہئیں؟ اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی پھر پور رہنمائی فرمائی ہے چنانچہ امت کو حکم دیا ہے کہ خواب کی تعبیر کرتے وقت اسے اچھی اور بہتر صورت پر محمول کریں کیونکہ تعبیر کر دینے کے بعد خواب ویسے ہی واقع ہو جاتا ہے۔

خواب کی تعبیر کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ تعبیر ہمیشہ اپنے خیر خواہ اور عالم شخص سے دریافت کرو۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ عالم شخص اور خیر خواہ آدمی ہمیشہ اچھی تعبیر کریں گے جبکہ حاسد یا جاہل شخص بری تعبیر دے کر نقصان کا باعث بنیں گے۔ جس شخص کو خواب آئے اسے درج ذیل آداب نبوی اپنانے چاہئیں:

① اچھا خواب نظر آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اپنے پسندیدہ محبوب اور خیر خواہ لوگوں کو سنائے اور خوشی کا اظہار کرے۔

② اگر ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے یعنی [أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] پڑھے۔ نیند سے بیدار ہونے پر بائیں طرف تین بار تھکا روے۔ کسی بھی شخص سے اس کا اظہار نہ کرے۔ جس کروٹ لیٹا ہوا ہے تبدیل کر کے دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔ نفل نماز ادا کرے۔ آبیہ الکرسی پڑھے۔

درج بالا آداب اختیار کرنے سے ان شاء اللہ آدمی برے خواب کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۵) أَبْوَابُ تَغْيِيرِ الرُّؤْيَا (التحفة ۲۷)

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

(المعجم ۱) - بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا
المُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ (التحفة ۱)
باب: ۱- مسلمان کا خود یا کسی اور کا اس
کے لیے اچھا خواب دیکھنا

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ
النُّبُوَّةِ».

۳۸۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک آدمی کا اچھا خواب
نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی کا خواب ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اس پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا، البتہ بعض اوقات وہ
خواب ایسا ہوتا ہے جس کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک آدمی کو کبھی غلط خواب بھی آتے ہیں کیونکہ وہ معصوم
نہیں ہوتا تاہم جتنا زیادہ نیک ہو اتنا زیادہ اس کے خواب کے سچا ہونے کی امید ہوتی ہے۔ ② حضرت محمد ﷺ
آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی آدمی نبی نہیں ہو سکتا، اس لیے خواب کو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ کہنے کا یہ مطلب
نہیں کہ خواب دیکھنے والا شرف نبوت میں شریک ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبوت کے چھیا لیسواں حصہ
ہیں اور ان میں سے ایک حصہ اچھے خواب بھی ہیں۔ اگرچہ نبوت اب باقی نہیں رہی مگر اس کا یہ حصہ قیامت تک
باقی ہے۔ اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تیس سال کا ہے اور ان میں پہلے
چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت پر مبنی ہوتے تھے جیسے رات کے

۳۸۹۳- أخرجه البخاري، التعبير، باب رؤيا الصالحين، ح: ۶۹۸۳ من حديث مالك بن، وهو في الموطأ: ۹۵۶/۲.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا ... خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہوتا۔ چونکہ یہ چھ ماہ تیس سال کا چھیا لیسواں حصہ ہے اس نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔“
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

فائدہ: ”مومن“ کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافر کا خواب سچا بھی ہو تو وہ اللہ کی طرف سے عزت افزائی کا باعث نہیں بلکہ وہ ایسے ہی ہے جیسے کافر کو دنیا میں دوسری نعمتیں اور حکومت وغیرہ دے کر آزمایا جاتا ہے۔

۳۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا شَيْتَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

فائدہ: ممکن ہے اس حدیث سے ادنیٰ درجے کے مومن کا خواب مراد ہو اور پہلی حدیث میں اعلیٰ درجے کے مومن کا خواب۔ ادنیٰ درجے کے خواب میں اس کے اپنے خیالات کا دخل زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس کے بعینہ پورا ہونے کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت ام گرز کعبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۳۸۹۴۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۸/۲۲۶۳ من حديث معمر به، وهو في المصنف: ۱۱/۵۰، ۵۱، ح: ۱۰۴۹۹ بلفظ: ”رؤيا المسلم“.

۳۸۹۵۔ [صحيح] وضعفه البوصيري من أجل عطية العوفي، والحديث السابق شاهد له، وأخرجه البخاري، ح: ۶۹۸۹ من حديث عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري به، وله شواهد كثيرة.

۳۸۹۶۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۶/۳۸۱، والحميدي، ح: ۳۴۹ عن سفيان به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا ..
 الْحَقَّالُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي يَزِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ،
 عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ
 الْمُبَشِّرَاتُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے نبوت سے براہ راست مستفید ہونا اب ممکن نہیں۔ ② سچے خوابوں کو مبشرات کہا گیا ہے کیونکہ ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مومن کو کسی نئے والی نعمت کی خبر دیتا ہے یا کسی آنے والی مصیبت سے متنبہ کر دیتا ہے تاکہ انسان اس سے بچنے کی دعا اور تدبیر کر لے۔ ③ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے البتہ بعض خواب جیسے نظر آتے ہیں بعد میں ویسا ہی واقعہ پیش آجاتا ہے، جیسے نبی ﷺ نے خود کو صحابہ کے ساتھ عمرہ کرتے دیکھا تو اگلے سال اسی طرح عمرہ ادا کیا گیا۔

۳۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا
 أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ
 سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ».

۳۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا
 وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ
 أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ
 الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، عَنْ
 قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ: «لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ» "ان

۳۸۹۷۔ أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ۹/۲۲۶۵ من حديث أبي أسامة به.
 ۳۸۹۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب قوله: "لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا"، ح: ۲۲۷۵ من حديث يحيى به، وقال: "حسن" قلت: أبو سلمة لم يسمعه من عبادة بل قال: "تَبَيَّنَ عَنْ عَبَادَةَ"، فالخير منقطع.

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

الَّذِينَ رَفِئَ الْأَخِرَةُ ﴿١٦٤﴾ قَالَ: «هِيَ فِي مِثْلِهَا» قَالُوا: «يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ تَرَىٰ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تَرَىٰ لَهُ».

میں بھی۔“ تو آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد اچھا خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اچھا خواب اپنے بارے میں بھی ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے مسلمان کے بارے میں بھی۔ دونوں صورتوں میں یہ خوشخبری ہے مثلاً: ایک آدمی دیکھتا ہے کہ وہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ یہ اس کا اپنے بارے میں خواب ہے۔ یا دیکھتا ہے کہ اس کا والد طواف کر رہا ہے۔ تو یہ اس کے والد کے بارے میں خوشخبری ہے۔ ② آخرت میں مومن کو جنت میں داخلے کی خوشخبری ملے گی۔ یہ روح قبض ہوتے وقت بھی ملتی ہے اور قبر کے سوالات کے بعد بھی ملتی ہے۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملنا بھی خوشخبری ہوگی۔ اعمال کا وزن ہوتے وقت نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہونا بھی خوشخبری ہے۔ ③ فوت شدہ کو اچھی حالت میں دیکھنا بھی خوشخبری ہے۔

۳۸۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شَحِيمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ. وَالصُّفُوفُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ الثَّبُوءِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تَرَىٰ لَهُ».

۳۸۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے (آخری) مرض کے ایام میں (ایک دن) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں سے صرف نیک خواب باقی ہیں جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جاتا ہے۔“



(المعجم ۲) - بَابُ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ (التحفة ۲)

باب ۲۔ خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۳۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

۳۹۰۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں

۳۸۹۹۔ أخرجه مسلم، الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ح: ۴۷۹ من حديث سفیان به.

۳۹۰۰۔ [صحيح] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ "من رآني في المنام فقد رآني"، ح: ۲۲۷۶ من حديث سفیان الثوري به، وله شواهد كثيرة، انظر الحديث الآتي.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى فِي الْيَقَظَةِ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي».

دیکھا اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. إِنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي».

۳۹۰۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان اس قابل نہیں کہ میری صورت اختیار کرے۔“

۳۹۰۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي».

۳۹۰۳- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۳۹۰۱- [صحیح] ولہ شواہد عند البخاری، ح: ۶۹۹۳، ومسلم، ح: ۱۰/۲۲۶۶، وغیرہما .

۳۹۰۲- أخرجه مسلم، الرؤیا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام "من رأى في المنام فقد رأى"، ح: ۱۲/۲۲۶۸، عن محمد بن رمح به .

۳۹۰۳- [صحیح] وهو في المصنف: ۵۶/۱۱، ح: ۱۰۵۲۰، وله شواهد كثيرة .

۳۵۔ أبواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب واحکام

۳۹۰۴۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۳۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا

سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ اللَّحْمِيُّ:
حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ
أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَأَى
فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَتِمَثَّلَ بِهِ».

سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا
سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ اللَّحْمِيُّ:
حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ
أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَكَأَنَّمَا رَأَى
فِي الْيَقَظَةِ. إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَتِمَثَّلَ بِهِ».

۳۹۰۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۳۹۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب
میں دیکھا، اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری
صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَنْ
جَابِرٍ، عَنْ عَمَّارٍ، هُوَ الدُّهْنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ، فَقَدْ
رَأَى. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ بِهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں جیسے اگلے باب میں آ رہا ہے۔ یہ خواب
سچے ہوتے ہیں۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا
حلیہ مہارک حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی زیارت اس حلیے کے مطابق ہو تو خواب سچا
ہے، تعبیر کی ضرورت نہیں۔ اگر خواب میں حلیہ مہارک مختلف نظر آئے تو اس کی تعبیر کی جائے گی۔ اور یہ دیکھنے
والے کے دین و خلق میں نقص اور کوتاہی کا اظہار ہے۔ (فتح الباری ۱۳/۳۸۲) ③ شرعی مسائل خواب سے
ثابت نہیں ہوتے ان کے لیے قرآن و حدیث کے دلائل کی ضرورت ہے۔ ④ بعض لوگ جھوٹ موٹ نبی ﷺ

۳۹۰۴۔ [صحیح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۴/۲۹۴، ۲۹۵ عن سليمان، والعلبراني: ۲۲/۱۱۱،
ح: ۲۷۹ من حديث سليمان به، ورواه زيد بن أبي أنيسة عن عون به، صحيح ابن حبان، ح: ۱۸۰۱، وصححه
البوصيري، ورواه محمد بن بكر الكوفي وأبو أسامة عن صدقة به، وللحديث شواهد.
۳۹۰۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۲۷۹ من حديث أبي عوانة به، وله شاهد صحيح عند الترمذي في الشمائل،
ح: ۴۰۹.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کی زیارت کا دعویٰ کر دیتے ہیں حالانکہ انھیں ایسا کوئی خواب نہیں آیا ہوتا۔ یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت سنگین جرم ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۳۹۱۶)

(المعجم ۳) - بَاب: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

(الصفحة ۳)

باب: ۳- خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

۳۹۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: (ایک) اللہ کی طرف سے خوش خبری (دوسرے) دل کے خیالات اور (تیسرے) شیطان کی طرف سے خوف زدہ کرنے کے لیے (برے اور ڈراؤنے خواب)۔ جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے اچھا لگے تو اگر وہ چاہے تو اسے (کسی کے سامنے) بیان کر دے۔ اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو کسی کو خواب نہ سنائے اور اٹھ کر نماز پڑھے۔“

۳۹۰۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُوْدَةُ بْنُ خَلِيفَةَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَبَشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ، وَخَوْفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ، فَلْيَقْصُصْ، إِنْ شَاءَ، وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ يَصَلِّي.»

۳۹۰۷- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں (وہ) شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے (ہوتے ہیں)۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے وہی کچھ خواب میں اسے نظر آ جاتا ہے۔ اور بعض (خواب) وہ ہیں جو نبوت کا چھیا یا سوال حصہ ہیں۔“ حضرت مسلم بن

۳۹۰۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ مُسْلِمُ بْنُ مُسْكَمٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهْوَاؤُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ بِهَا ابْنُ آدَمَ. وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي بَقَايَتِهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتْرِهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ الثَّبُوتِ» قَالَ: قُلْتُ لَهُ:

۳۹۰۶- أخرجه البخاري، التعبير، باب القيد في المنام، ح: ۷۰۱۷ من حديث عوف الأعرابي به مطولاً، وأخرجه مسلم، ح: ۶/۲۲۶۳ وغيره من حديث محمد بن سيرين به مطولاً، انظر، ح: ۳۹۱۷.

۳۹۰۷- [صحيح] أخرجه الطبراني: ۶۴، ۶۳/۱۸، ح: ۱۱۸ من حديث يحيى به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۹۹، والبيهقي، وله شاهد.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

مُشْكَم بَدَلَتْ نے کہا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) سنی ہے؟ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

خود سنی ہے۔ ہاں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے
خود سنی ہے۔

فوائد ومسائل: ① اللہ کی طرف سے فرشتے کے ذریعے سے دکھائے جانے والے خواب سچے ہوتے ہیں خواہ واضح ہوں یا ان کی تعبیر کی ضرورت ہو۔ ② شیطان جس طرح بیداری میں انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں پریشان کن خیالات کو خوابوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ③ انسان دن میں جو کام کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن کسی وجہ سے کر نہیں سکتا نیند میں اس قسم کے خیالات خوابوں کی صورت میں سامنے آجاتے ہیں۔ ان کی تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ④ جدید علم نفسیات صرف تیسری قسم کے خوابوں کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ یہ لوگ فرشتوں اور شیطانوں پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے جہلی اور دوسری قسم پر یقین نہیں رکھتے لیکن وہ ایک حقیقت ہیں جن کی مثالیں اکثر سامنے آتی رہتی ہیں۔ ⑤ انبیائے کرام علیہ السلام کے خواب وحی میں شامل ہیں لہذا لفظی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔

236

(المعجم ۴) - **بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا** ما: ۴- جو شخص برا خواب دیکھے

(التحفة ۴) (وہ کہا کرے؟)

۳۹۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
الْمِصْرِيُّ: أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ
الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَصَّنَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا.
وَلْيَتَسَعَّدْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ
عَنْ جَنِّهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

۳۹۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا ۳۹۰۹- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٣٩٠٨- أخرجه مسلم، الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة، ح: ٢٢٦٢/٥ عن ابن رمح به.

٣٩٠٩- أخرجه البخاري، الطب، باب النفث في الرقية، ح: ٦٩٨٤/٥٧٤٧ من حديث يحيى بن سعيد، ٤٤

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

الثَّابِتُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا. وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے لہذا اگر کسی کو (خواب میں) ایسی چیز نظر آئے جو اسے ناگوار ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار بائیں طرف تھوک دے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہو اسے بدل دے۔“

۳۹۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتَقَوَّلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا. وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا».

۳۹۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو ایسا خواب آئے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کی بہتری کا سوال کرے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① برا خواب شیطان کے شر سے ہوتا ہے اس لیے اس سے حاصل ہونے والی پریشانی کا علاج [أَعُوذُ بِاللَّهِ] پڑھنا ہے۔ ② بائیں طرف تھکانے میں یہی حکمت ہے کہ بائیں طرف شیطان سے مناسبت رکھتی ہے وہ اس طرف سے آکر دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ③ کروٹ بدلنا جسمانی حالت میں ظاہری تبدیلی ہے جس میں اللہ سے اس کی رحمت کی امید اور درخواست کا اظہار ہے کہ اللہ پریشانی کی حالت تبدیل فرما کر اطمینان عطا فرمادے۔

(المعجم ۵) - بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يَحْدُثُ بِهِ النَّاسُ (الشفقة ۵)

باب: ۵- شیطان جس سے خواب میں شرارت کرے اسے چاہیے کہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

﴿مسلم، الرؤیا، الباب السابق، ح: ۲/۲۲۶۱ عن ابن رمح بہ۔

۳۹۱۰- [صحیح] وضعفه البوصیری من أجل عبدالله بن عمر العمري، وله شواهد، منها الحديث السابق.

۳۹۱۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۶۴ عن أبي أحمد محمد بن عبدالله بن الزبير الزبيري به، وهو في عمل

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سراڑا دیا گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لڑھکتا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان (بعض اوقات) کسی انسان کی طرف متوجہ ہو کر اسے (خواب میں) خوف زدہ کرتا ہے پھر وہ (مخض) صبح لوگوں کو بتانے لگتا ہے (یہ مناسب نہیں۔)“

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ. فَرَأَيْتُهُ يَتَذَهَّدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهُ. ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① پریشان کن خواب کسی کو سنا نامناسب نہیں۔ ② انسان کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسے خواب کو اہمیت نہ دے بلکہ گزشتہ باب کی احادیث کے مطابق عمل کرے۔ اللہ کی رحمت سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔



۳۹۱۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا گلا کاٹ دیا گیا ہے اور میرا سر (جسم سے الگ ہو کر) گر گیا ہے۔ میں نے اس (لڑھکتے ہوئے سر) کا تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور دوبارہ (جسم پر) لگا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کے ساتھ شیطان خواب میں شرارت کرے تو وہ (یہ خواب) لوگوں کو ہرگز نہ بتائے۔“

۳۹۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ، وَسَقَطَ رَأْسِي، فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ، فِي مَنَامِهِ، فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ».

۳۹۱۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو (برا) خواب

۳۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ بَنَّا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

«اليوم والليلة للنسائي، ح: ۹۱۳ من حديث الزبيرى، ومصنف ابن أبي شيبة: ۵۸، ۵۷، ۱۱، ح: ۱۰۵۲۳، وصححه البوصيري، والحديث الآتي شاهده».

۳۹۱۲- أخرجه مسلم، الرؤيا، باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام، ح: ۱۵/۲۲۶۸ من حديث الأعمش به.

۳۹۱۳- أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۱۲/۲۲۶۸ عن ابن رُمح به.

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

جَابِرٌ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخَيِّرِ النَّاسَ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ».

آئے تو اسے چاہیے کہ خواب میں اس سے ہونے والی شیطانی شرارتیں لوگوں کو نہ بتائے۔“

(المعجم ۶) - بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُثِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقْضُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ (النحفة ۶)

باب: ۶- جب خواب کی تعبیر بیان کر دی جائے تو اسی طرح واقع ہو جاتی ہے اس لیے خواب کسی محبت رکھنے والے ہی کو سنانا چاہیے

۳۹۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُدْسٍ الْعَقِيلِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ تُعْبَرْ. فَإِذَا عُثِرَتْ وَقَعَتْ» قَالَ: «وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ» قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا يَقْضُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

۳۹۱۴- حضرت ابو رزین (لقب بن صبرہ عقیلی) بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ”خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے اس وقت تک وہ (گویا) پرندے کے پاؤں میں ہوتا ہے۔ جب تعبیر کر دی جائے تو واقع ہو جاتا ہے۔“ اور فرمایا: ”خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“ اور غالباً یہ بھی فرمایا: ”خواب صرف اسی کو سنائے جو محبت رکھنے والا یا سمجھ دار ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندے کے پنجے میں پکڑی ہوئی چیز گر بھی سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ گرے۔ اسی طرح خواب کی جب تک تعبیر نہ کی جائے تب تک یہ ممکن ہے کہ خواب میں دیا ہوا اشارہ واقع ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقع نہ ہو۔ جب تعبیر کر دی جائے پھر اس کا وہی مطلب بن جاتا ہے جو بیان کیا گیا۔ ② امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اگر پہلے تعبیر کرنے والے نے تعبیر میں غلطی کی ہو اور اس کے بعد دوسرا شخص صحیح تعبیر کر دے تو دوسری تعبیر ہی معتبر ہوگی۔ (صحیح البخاری، التعبير، باب من لم ير الرؤيا لأول عاير إذا لم يصب، حدیث: ۴۰۳۶) ③ تعبیر بیان کرنے والا شخص جاہل نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ غلط تعبیر بیان کرے گا جو پریشانی کا باعث ہوگی جب کہ عالم اس کا اچھا عمل تلاش کرنے کی کوشش کرے گا، اسی طرح مخلص دوست

۳۹۱۴- [حسن] أخرجه أبوداود، الأدب، باب في الرؤيا، ح: ۵۰۲۰ من حديث هشيم به، وهو في المصنف: ۵۰/۱۱، ح: ۱۰۴۹۸، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۲۷۹، ۲۲۷۸، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۹۵-۱۷۹۶، والمحاكم: ۴/۳۹۰، والذهبي، وابن دقيق العيد، وحسنه الحافظ في الفتح: ۲/۴۳۲.

۳۵ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

اچھا مطلب تلاش کرے گا جب کہ اجنبی شخص کے دل میں وہ ہمدردی نہیں ہوگی اس لیے ممکن ہے کہ وہ نامناسب تعبیر بیان کر دے۔

(المعجم ۷) - باب: عَلٰی مَا تُعْبَرُ [بہ]

باب: ۷- خواب کی تعبیر کس بنیاد پر

کی جائے؟

الرؤیا؟ (التحفة ۷)

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اعْتَبِرُوا بِأَسْمَائِهَا وَكُنُوهَا بِكُنَاهَا، وَالرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ».

۳۹۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوابوں کو ان (میں) نظر آنے والی چیزوں کے ناموں سے سمجھو اور چیزوں کی کہیتوں سے ان کے کنایات (واشارات) سمجھو اور خواب پہلے تعبیر کرنے والے کے لیے ہے۔“

🌞 فائدہ: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے۔ بنا بریں خواب کی وہ تعبیر صحیح ہونا جو سب سے پہلے بیان کی جائے ضروری نہیں جیسے سابقہ حدیث کے فوائد میں تفصیل گزری چکی ہے۔ واللہ اعلم.



240

(المعجم ۸) - بابٌ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا

باب: ۸- جھوٹ موٹ کا خواب بیان

کرنا (خت گناہ ہے)

(التحفة ۸)

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا، كُفِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَيُعَذَّبَ عَلَى ذَلِكَ».

۳۹۱۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اسے جو کے دو دانوں کو ایک دوسرے سے گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور (وہ ایسا نہیں کر سکے گا) چنانچہ اسے اس وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔“

۳۹۱۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۷۱/۱۱، ح: ۱۰۵۴۴ من حديث الأعمش به، مطولاً، وانظر، ح: ۱۰۸۰ لحال الرقاشي، وفيه علة أخرى، وأخرج أبوداود، ح: ۵۰۲۰ بلفظ: الرؤيا على رجل طائر... الخ انظر الحديث السابق، وله شاهد عند الحاكم: ۳۹۱/۴، وصححه، ووافقه الذهبي، وإسناده صحيح على شرط البخاري.

۳۹۱۶- أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ۷۰۴۲ من حديث أيوب به.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

🌞 فوائد و مسائل: ① جس شخص نے خواب نہیں دیکھا اپنے ہی پاس سے بنا کر بیان کر دیتا ہے اس کا یہ جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ ② جھوٹا خواب بیان کرنا اس لیے زیادہ برا ہے کہ اس کی کسی طرح تحقیق نہیں کی جاسکتی کہ اس نے خواب دیکھا ہے یا نہیں۔ ③ بعض افراد نبی اکرم ﷺ یا کسی اور اہم شخصیت کے خواب میں نظر آنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عام لوگ اسے ان کی بزرگی کی علامت سمجھ کر محبت و احترام کا اظہار شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اصل شرف نیک اعمال کا انجام دینا ہے ورنہ کافر اور منافق تو حقیقی طور پر نبی ﷺ کو دیکھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ کسی احترام کے مستحق نہیں گردانے گئے۔ ④ خواب کسی کام کے جائز یا ناجائز ہونے کا ثبوت نہیں۔ شرعی مسائل کے لیے شرعی دلائل ضروری ہیں۔ کسی کا یہ دعویٰ کہ مجھے نبی ﷺ نے فلاں کام کی اجازت دی ہے قابل قبول نہیں۔

(المعجم ۹) - بَاب: أَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا
أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا (التحفة ۹)
باب: ۹۔ زیادہ سچ بولنے والے کا خواب
زیادہ سچا ہوتا ہے

۳۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ
السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرٍ:
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا
قَرَّبَ الزَّמَانُ لَمْ تَكْذُرُؤِيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذُوبًا.
وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا. وَرُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ
النُّبُوَّةِ».

۳۹۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ (ختم ہونے
کے) قریب آجائے گا تو (اس زمانے میں) مومن کا
خواب شاذ و نادر ہی جھوٹا نکلے گا۔ اور زیادہ سچا خواب
اس کا ہوگا جو (روزمرہ زندگی میں) بات چیت میں زیادہ
سچا ہے۔ اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں
میں سے ایک حصہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قیامت کے قریب کفر، فسق اور جہالت کا غلبہ ہوگا۔ سچے مومن بہت کم ہوں گے۔ ان
مومنوں کے خواب سچے ہوں گے۔ ② بعض علماء نے اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزول کا زمانہ لیا ہے
البتہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ (فتح الباری: ۱۲/۵۰۸) نیک آدمی کے خواب زیادہ سچے
ہوتے ہیں۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مذکورہ روایت کا اکثر حصہ
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے جیسا کہ تخریج میں ہمارے محقق نے بھی اشارہ کیا ہے لہذا مذکورہ روایت سنداً
ضعیف اور معنا صحیح ہے۔

۳۹۱۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري، ح: ۷۰۱۷، ومسلم، ح: ۶/۲۲۶۳ من حديث محمد بن سيرين به
متولاً، انظر، ح: ۳۹۰۶، ولهذا طرف منه.

۳۵ ابواب تعبیر الرؤیا

(المعجم ۱۰) - بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

(التحفة ۱۰)

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ
كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ،
مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمَنًا
وَعَسَلًا. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا.
فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِيلُ. وَرَأَيْتُ سَبَبًا
وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ. رَأَيْتُكَ أَخَذْتَ بِهِ،
فَعَلَوْتَ بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا
بِهِ. ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ
أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَأَنْقَطَعَ بِهِ. ثُمَّ وَصَلَ لَهُ
فَعَلَا بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي أَعْبُرْهَا،
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «اعْبُرْهَا» قَالَ: أَمَّا
الظُّلَّةُ فَلَا سَلَامَ. وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ
الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ. خَلَا وَتُهُ
وَلَيْئُهُ. وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ،
فَالْأَخْذُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا. وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ، فَمَا أَنْتَ
عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ. ثُمَّ
يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ آخِرُ،

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

باب: ۱۰- خواب کی تعبیر

۳۹۱۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جنگِ احد سے واپس تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں ایک ساتبان (یا بادل) دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد نکلتے رہا تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس (گھی اور شہد) سے لے رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لے رہا ہے کوئی کم۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان تک پہنچی ہوئی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے اوپر تشریف لے گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے وہ رسی پکڑی اور وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر وہ رسی جوڑ دی گئی تو وہ اس کے ذریعے سے اوپر چلا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی تعبیر کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ”آپ اس کی تعبیر کریں۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساتبان (یا بادل) تو اسلام ہے۔ اس سے نکلنے والا شہد اور گھی قرآن، یعنی اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور اس سے لینے والے لوگ کم یا زیادہ قرآن (کا

۳۹۱۸- أخرجه البخاري، التعبير، باب رؤيا الليل، ح: ۷۰۴۶ من حديث الزهري به، ومسلم، الرؤيا، باب في

تأويل الرؤيا، ح: ۲۲۶۹ من حديث ابن عيينة به.

فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ آخَرُ، فَيَقْطَعُ بِهِ. ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ. قَالَ: «أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا». قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِتُخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمُ. يَا أَبَا بَكْرٍ».

علم و فہم) حاصل کرنے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی سے مراد وہ حق (سچا دین) ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو گئے (بلند درجات پر فائز ہو گئے)۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر دوسرا آدمی بھی اس (کو پکڑ کر اس) کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ پھر ایک اور آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر بڑ جائے گی اور وہ اس کے ذریعے سے بلند ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ نے کچھ صحیح کہا اور کچھ غلطی کی ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے یہ بتا دیجیے کہ میں نے کون سی بات صحیح کہی اور کون سی غلط کہی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر! قسم نہ کھاؤ۔“

دوسری سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک سا بان (یا بادل) دیکھا جس سے گھی اور شہد نیک رہا تھا..... اور پوری حدیث (مفہوماً) پہلی حدیث کی مانند بیان کی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، نَحْوَهُ.

🌟 فوائد و مسائل: ① بزرگ اور استاد کی اجازت سے عام آدمی یا شاگرد تعبیر بیان کر سکتا ہے۔ ② رسی پکڑنے سے مراد دین پر عمل کرنا اور تین بزرگوں کا اس رسی کو پکڑنا نبی ﷺ کی نیابت اور خلافت کے منصب پر فائز ہونا ہے۔ ③ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسی کا ٹوٹ جانا ان مشکلات اور فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو انھیں پیش آئے۔ اور اسی رسی کے بڑ جانے کے بعد اس کے ذریعے سے اوپر

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

چلے جانے سے غالباً یہ اشارہ ہے کہ وہ اس فتنے میں حق پر ہوں گے، لہذا وہ رسول اللہ ﷺ اور دونوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہی جنت میں ہوں گے۔ ④ کسی حکمت کی بنا پر خواب کے کچھ کی تعبیر بتانا اور کچھ نہ بتانا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعبیر میں واقع ہونے والی غلطی کی وضاحت نہیں فرمائی۔ ⑤ اس سچے خواب میں خلفائے ثلاثہ کی عظمت و شان کا اظہار ہے۔

۳۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْجَرَامِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا، شَابًا، عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكُنْتُ أَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ. فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا، يَقْضُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي رُؤْيَا يَعْبُرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ. فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَ يَأْتَانِي فَأَنْطَلِقَا بِي. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ. فَقَالَ: لَمْ تَرْع. فَأَنْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُئْرِ. وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ. فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ. فَرَعَمَتْ حَفْصَةَ أَنَّهَا فَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ، لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ».

۳۹۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا۔ میں رات کو مسجد میں سویا کرتا تھا۔ ہم میں سے جو کوئی خواب دیکھتا، نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ میں نے کہا: یا اللہ! اگر تیرے پاس میرے لیے خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا دے جس کی تعبیر نبی ﷺ کریں چنانچہ (ایک بار) میں سویا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے ساتھ لے گئے۔ انھیں ایک اور فرشتہ ملا اس نے (مجھ سے) کہا: گھبرا مت۔ وہ دونوں فرشتے مجھے جہنم کی طرف لے گئے۔ دیکھا تو اس کی منڈیر بنی ہوئی تھی جس طرح کنویں کی منڈیر ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں کچھ لوگ تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا پھر وہ (فرشتے) مجھے دائیں طرف لے گئے۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب (اپنی ہمیشہ ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ نیک آدمی ہے، کاش وہ رات کو نماز تہجد زیادہ پڑھتا۔“



۳۹۱۹۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، ح: ۴۶۲۲، ۳۲۶۸، عن محمد بن يحيى به، والترمذي، ح: ۲۲۹۳ من حديث عبد الرزاق، وقال: "حسن صحيح".

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام
 قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحْكِمُ الصَّلَاةَ مِنْ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: اس لیے حضرت عبداللہ ﷺ رات کو بہت
 زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ایک نوجوان کنوارا آدمی ضرورت پڑنے پر دن یارات کو مسجد میں سو سکتا ہے۔ ② نیک آدمی کی اس انداز سے تعریف کرنا جائز ہے جس سے اس میں فخر کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ ③ نیکی کی ترغیب دلانے کے لیے موجود نیکی کا ذکر کر کے کوتاہی بیان کرنا درست ہے تاکہ اصلاح کی ہمت پیدا ہو۔ ④ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبَحِي: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ، عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَزْرَةِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ. فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ. الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ. وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا. رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: انْطَلِقْ. فَذَهَبْتُ مَعَهُ. فَسَلَّكَ بِي فِي نَهْجٍ عَظِيمٍ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ طَرِيقًا عَلَى يَسَارِي. فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلُكَهَا.

۳۹۲۰۔ حضرت خرشہ بن حزفزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں مدینہ منورہ آیا تو مسجد نبوی میں کچھ بزرگ حضرات کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک بزرگ لاٹھی کیسے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: جو کوئی ایک جنتی آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ انھیں دیکھ لے۔ انھوں نے ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی۔ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور انھیں کہا: کچھ لوگ آپ کے بارے میں اس طرح کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا: الحمد للہ! جنت اللہ کی ہے وہ جسے چاہے گا اس میں داخل کرے گا۔ (لوگ یہ بات اس لیے کہتے ہیں کہ) میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا گویا ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: چلے تو میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایک بڑی شاہراہ پر لے چلا۔ (چلتے چلتے) مجھے بائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں نے اس پر چلنے کا ارادہ کیا تو اس (میرے ساتھی) نے

۳۹۲۰۔ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل عبدالله بن سلام رضي الله عنه، ح: ۲۴۸۴/۱۵۰ من حديث خرشة به، وهو في المصنف: ۱۱/۶۶-۶۸ ح: ۱۰۵۳۶.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

فَقَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي. فَسَلَكْتُهَا. حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلْتِي فَأَخَذَ بِيَدِي. فَرَجَلُ بِي. فَإِذَا أَنَا عَلَى دُرُوبِهِ. فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَسَّكَ. وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، فِي دُرُوبِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي. حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقَالَ: اسْتَمْسِكْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَضَرَبَ الْعَمُودُ بِرِجْلِهِ. فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.



خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کہا: آپ اس راستے والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا۔ میں اس پر چل پڑا حتیٰ کہ میں ایک پھسلواں پہاڑ تک جا پہنچا۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اچانک میں اس (پہاڑ) کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ میں وہاں نہ ٹھہر سکا اور پاؤں نہ جما سکا۔ اچانک دیکھا کہ لوہے کا ایک ستون ہے جس کے بالائی حصے میں سونے کا ایک حلقہ ہے۔ اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا حتیٰ کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ اس نے کہا: کیا آپ نے اسے اچھی طرح پکڑ لیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو پھر اس نے ستون کو پاؤں مارا (اور گرا دیا) اور میں حلقے کو مضبوطی سے پکڑے رہا۔ (پھر میں بیدار ہو گیا۔)

صحابی فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ وہ شاہراہ تو میدان محشر تھی۔ بائیں طرف جو راستہ نظر آیا وہ جہنمیوں کا راستہ تھا۔ تو اس راستے والوں میں سے نہیں۔ اور جو راستہ تجھے دائیں طرف نظر آیا وہ اہل جنت کا راستہ تھا۔ وہ پھسلواں پہاڑ شہیدوں کا مقام تھا اور جو حلقہ تو نے پکڑا وہ اسلام کا حلقہ ہے۔ اسے فوت ہونے تک مضبوطی سے پکڑے رہنا۔“

(اب اس خواب اور نبی ﷺ کی اس تعبیر کی وجہ سے) مجھے امید ہے کہ میں جنت والوں میں سے ہوں گا۔ (دریافت کرنے پر) معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

فَقَالَ: فَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتَ خَيْرًا. أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَسَارِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ. وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا. وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عُرِضَتْ عَنْ يَمِينِكَ، فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلْتِيُّ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ. وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتَ بِهَا، فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ. فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى [تَمُوتَ].»

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

۳۵- أبواب تعبیر الرؤیا

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہودی مذہب پر تھے اور ان کے بہت بڑے عالم تھے۔ ② دین پر مرتے دم تک قائم رہنا نجات کا باعث ہے۔ ③ شہادت کے منصب کو پھسلواں پہاڑ سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ جس طرح پھسلنے والے پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح جہاد کر کے شہادت حاصل کرنا مشکل ہے لیکن وہ پہاڑ کی طرح بلند اور عظیم مقام ہے۔

۳۹۲۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت (بہت زیادہ) ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ وہ یمامہ یا بصرہ کا علاقہ ہے۔ لیکن وہ تو مدینہ یعنی یشرب تھا۔ اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار چلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اس کا مطلب (یہ ظاہر ہوا کہ وہ) احد کے دن مسلمانوں کو بچنے والا نقصان تھا پھر میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بہتر ہو گئی۔ تو اس سے مراد وہ فتح اور مسلمانوں کا (منتشر ہو جانے کے بعد) اکٹھا ہو جانا تھا جو اللہ نے نصیب فرمایا۔ میں نے اس خواب میں گائیں دیکھیں اور (خواب میں سنا) اللہ بہتری والا ہے۔ اس کا مطلب جنگ احد میں شہید ہونے والے مومن افراد تھے۔ اور خیر سے مراد بعد میں حاصل ہونے والی بھلائی تھی (اور اس سے پہلے) بدر میں اللہ نے ہمیں خلوص کا جو ثواب عطا فرمایا (وہ مراد تھا)۔“

۳۹۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ. فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةٌ أَوْ هَجَرَ. فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ، يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ، أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ. فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ. فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ. وَرَأَيْتُ فِيهَا، أَيْضًا، بَقْرًا. وَاللَّهُ خَيْرٌ. فَإِذَا هُمْ الْفَرُّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، بَعْدُ، وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا [اللَّهُ بِهِ] يَوْمَ بَدْرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① تلوار سے مراد مسلمانوں کی اجتماعی قوت، تلوار ٹوٹنے سے مراد اس قوت میں کمی اور تلوار درست ہو جانے کا مطلب اس نقصان کا ازالہ تھا۔ ② گائے کا ذبح ہونا مومن کی شہادت کا اشارہ ہے۔

۳۹۲۱- أخرجه البخاري، باب علامات النبوة في الإسلام، ج: ۳/۳۶۲۲، ومسلم، الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ، ج: ۲/۲۷۲۲ من حديث أبي أسامة به.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

⑤ ہجرت والا خواب اس لحاظ سے سچ تھا کہ کھجوروں والے علاقے کی طرف ہجرت ہوئی، البتہ اس علاقے کے تعین میں اشتباہ ہوا، یعنی اصل تعبیر مدینہ منورہ ہی تھی۔ ⑥ جاہلیت میں مدینہ شریف کا نام یثرب تھا۔ ہجرت نبوی کے بعد اس کا نام مدینۃ النبیؐ کا شہر ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس کا نام طیبہ اور طابہ (پاک زمین) رکھا۔ اب اسے یثرب نہیں کہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے صرف وضاحت کے لیے ”یثرب“ کا لفظ فرمایا۔

۳۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي يَدَي سِوَا رَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ. فَتَعَفَّخْتُهُمَا. فَأَوَّلَتْهُمَا هَذَيْنِ الْكُذَّابَيْنِ: مُسْلِمَةَ وَالْعُسَيْيَ»۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹن دیکھے۔ میں نے ان پر پھونک ماری (تو وہ غائب ہو گئے)۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ ان سے مراد یہ دو کذاب ہیں: مُسْلِمَہ اور عُسَیّ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد کے لیے سونے کے زیور پہننا منع ہیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں سونے کے ٹکٹوں سے مراد کوئی ناگوار واقعہ یا شخص ہی ہو سکتا ہے۔ اور پھونک مارنے سے مراد ان کا مقابلہ کرنا اور انھیں شکست دینا ہے۔ ② اسود عسّی نے یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا۔ مسلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف فوج کشی کی اور وہ مارا گیا۔ اسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا جنھوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جنگ احد میں شہید کیا تھا۔

۳۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا [مُعَاوِيَةُ] ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ قَابُوسٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي غُضُوءًا مِنْ أَعْضَائِكَ. قَالَ: «خَيْرًا رَأَيْتِ تِلْكَ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتَرَضَّعِيهِ» فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا
۳۹۲۳۔ حضرت قابوس بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام فضل (لبابہ بنت حارث) رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میرے گھر میں آپ کے جسم مبارک کا حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اچھی چیز دیکھی ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو تم اسے دودھ پلاؤ گی۔“

۳۹۲۲۔ [استادہ حسن] أخرجه أحمد: ۳۳۸، ۳۴۴ من حديث محمد بن عمرو به، وهو في المصنف: ۵۸/۱۱، ح: ۱۰۵۲۵۔

۳۹۲۳۔ [صحیح] تقدم ح: ۵۲۲، وأخرجه أبو داود من حديث سماك به.

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

أَوْحَسْنَا . فَأَرَضَعْنَاهُ بِلَبَنٍ قُتْمَ . قَالَتْ : فَجِئْتُ
بِهِ [إِلَى] النَّبِيِّ ﷺ . فَوَضَعْنَاهُ فِي حَجَرِهِ
قَبَالَ . فَضَرَبْتُ كَتِفَهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
«أَوْجَعْتَ ابْنِي ، رَحِمَكَ اللَّهُ» .

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن یا حضرت
حسین رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو انھیں ام الفضل رضی اللہ عنہا نے
دودھ پلایا جو قُتْم (بن عباس) رضی اللہ عنہ سے تھا۔ انھوں نے
بیان فرمایا: میں انھیں (حسن یا حسین رضی اللہ عنہما) کو لے کر
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی آغوش
میں رکھ دیا۔ بچے نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے
کندھے پر چپٹ لگائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تجھ پر
رحم کرے! تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے۔“

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ :
حَدَّثَنَا أَبُو [عَاصِمٍ] : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ :
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ زُوَيْنَا
النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ : «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَابِرَةً
الرَّأْسِ ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ
بِالْمَهْيَةِ ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ . فَأَوَلَّتْهَا وَبَاءَ
بِالْمَدِينَةِ . فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ» .

۳۹۲۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، انھوں نے نبی ﷺ کا خواب بیان فرمایا کہ آپ
نے فرمایا: ”میں نے ایک سیاہ قام اور بکھرے بالوں
والی عورت دیکھی وہ مدینہ سے نکلی اور مہینہ یعنی جُحْفہ
کے مقام پر جا ٹھہری۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ
مدینہ کی وبا جُحْفہ منتقل ہوگئی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شروع میں مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعے سے اپنے نبی
ﷺ کو خوشخبری دی کہ مدینہ سے وبا ختم ہو جائے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ ② خواب میں بد صورت انسان سے
مراد بیماری یا مصیبت اور خوب صورت انسان سے مراد راحت و نعمت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ : أَنبَأَنَا
اللِّثُّ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ
۳۹۲۵- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلہ نلّس کے دو آدمی نبی ﷺ

۳۹۲۴- أخرجه البخاري، التعبير، باب إذا رأى أنه أخرج الشيء من كوة فأسكنه موضعاً آخر، ح: ۷۰۳۸، و
ح: ۷۰۳۹، و: ۷۰۴۰ من حديث موسى بن عقبة به .
۳۹۲۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۶۳، ح: ۱۴۰۳ من حديث ابن الهادي، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۶،
وللحديث شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ۲/ ۳۳۳، وحسنه الهيثمي: ۱۰/ ۲۰۴ .

۳۵- ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

کے پاس (ہجرت کر کے مدینہ) آگئے۔ وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت (نیکی کے کاموں میں) زیادہ محنت کرنے والا تھا چنانچہ اس محنت کرنے والے نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ دوسرا آدمی اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا پھر وہ فوت ہو گیا۔

ابنِ ابراہیم التیمی، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي قَدِيمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا. فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَعَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتَشْهَدَ. ثُمَّ مَكَتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً. ثُمَّ تُوُفِّيَ.

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اچانک دیکھا کہ وہ دونوں بھی وہاں موجود ہیں۔ جنت سے ایک آدمی باہر آیا اور اس نے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں جانے کی) اجازت دے دی۔ (کچھ دیر بعد) وہ پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دے دی۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: واپس چلے جاؤ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔

قَالَ طَلْحَةُ: قَرَأْتُ فِي الْمَنَامِ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِهِمَا. فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تُوُفِّيَ الْآخِرُ مِنْهُمَا. ثُمَّ خَرَجَ، فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتَشْهَدَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: ارْجِعْ. فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

صبح ہوئی تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خواب سنایا۔ انھیں اس پر تعجب ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی معلوم ہوا اور لوگوں نے نبی ﷺ کو (تفصیل سے خواب کی) بات سنائی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں کس بات پر تعجب ہے؟“ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دونوں میں یہ شخص زیادہ محنت والا تھا پھر اسے شہادت بھی نصیب ہوئی لیکن جنت میں دوسرا اس سے پہلے چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (دوسرا) اس (پہلے) کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ. فَعَجِبُوا لِذَلِكَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ. فَقَالَ: «مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا. ثُمَّ اسْتَشْهَدَ. وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَيْسَ قَدْ مَكَتَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «وَأَذْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ. وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

المَمَاءُ وَالْأَرْضِ“۔ روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟“

انھوں نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (کے درجات) میں تو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ فرق ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بعض اوقات خواب سے وہی کچھ مراد ہوتا ہے جو خواب میں نظر آیا جیسے اس خواب کو صحابہ نے حقیقت پر محمول کیا اور اس کی تعبیر کچھ اور نہیں سمجھی۔ نبی ﷺ نے بھی ان کے اس فہم کی تائید فرمائی۔ ② مومن کے لیے لمبی زندگی رحمت ہے جب کہ نیکوں کی توفیق حاصل ہو۔ ③ طویل عرصہ نماز روزے کا ثواب شہادت کے ثواب سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے لیکن شہید کے لیے کچھ خاص انعامات ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ ④ اس حدیث میں ان دو صحابیوں کے جتنی ہونے کی بشارت ہے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے لیے بھی جنت کی بشارت ہے، ویسے بھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں جنھیں اللہ کے رسول ﷺ نے نام لے کر جنت کی بشارت دی۔

۳۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْرَهُ الْعُلَّ وَالْجَبَّ الْقَيْدَ، الْقَيْدُ نَبَاتٌ فِي الدِّينِ»۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور (پاؤں کی) پیڑی کو پسند کرتا ہوں۔ پیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس روایت کی بابت اکثر محققین کی رائے ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے، موقوفاً صحیح ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۸۳، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الذککوری بشار عواد، رقم: ۳۹۲۶) ② حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ جس کے پاؤں میں

۳۹۲۶۔ [ضعیف] * أبو بكر الهذلي تقدم، ح: ۹۲۱، وتابعه قتادة الدارمي: ۱۳۰/۲، ح: ۲۱۶۶، والسند إليه ضعيف مع سنته، ولهذا إنما هو قول أبي هريرة رضي الله عنه، بينه مسلم، ح: ۲۲۶۳، في روايته، وانظر صحيح البخاري، ح: ۷۰۱۷، ولهذا طرف من الحديث السابق، ح: ۳۹۱۷، ۳۹۰۶، وانظر "المدرج إلى المدرج" للسيوطي، ص: ۳۶، ح: ۴۰.

۳۵۔ ابواب تعبیر الرؤیا خوابوں کی تعبیر سے متعلق آداب و احکام

بیڑی ہو وہ ایک جگہ ٹھہرا رہتا ہے اس لیے اگر دین دار نیک آدمی خواب میں اپنے پاؤں میں بیڑی دیکھتا ہے تو اس کا مطلب اس کا نیکی اور ہدایت پر قائم رہنا ہی ہوگا۔ اور طوق کا ذکر قرآن میں سزا اور ذلت کے طور پر آیا ہے اس لیے اس سے دین کا نقص، گناہ پر اصرار اور کسی حق دار کے حق کی ادائیگی سے گریز یا دنیا کی مشکلات مراد ہو سکتی ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری، التعبير، باب القید فی المنام: ۵۰۵/۱۲)



فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

الْفِتْن: فِتْنۃ کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی آزمائش، امتحان اور اختیار کے ہیں، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے ہر مکروہ اور مصیبت پر لفظ [فِتْنۃ] بولا جانے لگا جیسے کفر اور قتل و غارت وغیرہ۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ قیامت سے قبل بے شمار فتنے رونما ہوں گے جن میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہو جائے گی اور ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات ہونے تک ایمان سے محروم ہو چکا ہوگا۔ اگر رات کو مومن تھا تو صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ یہ فتنے برق رفتاری سے پیش آئیں گے اور لوگوں کی سخت آزمائش کا باعث بنیں گے۔ رسالت مآب ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا ہے ان کی نوعیت کی وضاحت فرمائی ہے اور ان سے بچاؤ کے طریقے بیان فرمائے ہیں اس لیے کہ امت محمدیہ ان سے محفوظ رہنے کی تدبیر کر سکے اور اپنے ایمان کی حفاظت کر سکے تاکہ اخروی کامیابی ان کا مقدر بنے۔

قیامت سے پہلے چھوٹے بڑے بے شمار فتنے وقوع پذیر ہوں گے۔ ان میں سے چند ایک تو اب تک رونما ہو چکے ہیں اور کچھ قیامت تک رونما ہوں گے جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مظلومانہ شہید ہونا۔

۳۶۔ ابواب الفتن فتن کی تعریف اور چند ایک اہم فتنوں کا بیان

- ② جنگ جمل اور صفین کا وقوع، جس میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔
- ③ خوارج کا ظہور، معتزلہ، جہمیہ، رافضیہ، بوذیہ، بہائیہ اور قادیانی فرقوں کا ظہور۔
- ④ دجال اور یاجوج ماجوج کا خروج۔
- ⑤ امانت کا سلب ہونا اور بددیانتی کا عروج۔
- ⑥ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔
- ⑦ عورتوں کی کثرت۔
- ⑧ زنا، فحاشی اور بے حیائی کا سرعام ہو جانا۔
- ⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔
- ⑩ بخل، تجارت اور زلزلوں کی کثرت۔



✽ فتنوں کی سرزمین: تاریخ اسلامی رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کی معنی شاہد ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی جانب منہ کیے ہوئے یہ فرماتے سنا: [لَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ] (صحیح البخاری، الفتن) باب قول النبی: الفتنۃ من قبل المشرق، حدیث: ۷۰۹۳۔ ”فتنہ اس جانب سے ہوگا جہاں شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں۔“ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ مشرقی جانب سے عراق کی سرزمین مراد لیتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (فتح الباری: ۱۳/۵۸۸) لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائے اسلام سے تاحال، مسلمانوں کی آزمائش بننے والے فتنے اسی سرزمین سے نکل رہے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں اس زمین سے خوارج، رافضیہ، باطنیہ، قدریہ، جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ کے فتنے اور بعد میں دیگر اور بہت سے فتنے اس زمین سے نمودار ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو قیامت سے قبل روٹما ہونے والے فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ امت ان سے بچاؤ کی تدبیر کر سکے۔ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے آپ نے متعدد دعائیں امت کے لیے بیان فرمائی ہیں لہذا ان کو یاد کرنا اور انھیں نماز میں اور قبولیت کے اوقات میں بکثرت مانگنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۶) أَبْوَابُ الْفِتَنِ (التحفة ۲۸)

فتنہ و آزمائش سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱- کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے سے ہاتھ روک لینا

(المعجم ۱) - بَابُ الْكُفِّ عَمَّنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (التحفة ۱)

۳۹۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔ جب یہ کلمہ پڑھ لیں تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے سوائے اس کے کہ اس (اقرار یعنی کلمے اور اسلام) کا کوئی حق ہو (تو پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا)۔ اور (دل کے معاملات میں) ان کا حساب اللہ عز و جل کے ذمے ہے۔“

۳۹۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے پر دنیا میں مسلمانوں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان نہیں ہوگا تو اس کی سزا آخرت میں ملے گی۔ ② خون اور مال محفوظ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے جنگ کر کے انھیں قتل نہیں کیا جائے گا نہ ان کے مالوں پر بطور غنیمت یا فے قبضہ کیا جائے گا۔ ③ جان میں حق کے ساتھ تصرف سے مراد اس سے سرزد ہونے والے جرم کی سزا دینا ہے مثلاً: چوری کی صورت میں ہاتھ کاٹنا، پاک دامن پر بدکاری کا الزام لگانے تو کوڑے مارنا، قتل کی صورت میں قصاص کے طور پر قتل کرنا وغیرہ،

۳۹۲۷- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله ... الخ، ح: ۳۵/۲۱ عن ابن أبي شيبة به.

۳۶۔ ابواب الفتن

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

اور مال میں جائز تصرف رکاز اور لازمی خرچ وصول کرنا قتل عمد میں مشمول کے وارثوں کی رضامندی سے اور قتل خطا میں وارثوں کے مطالبے پر قاتل یا اس کے قبیلے سے دیت (خون بہا) وصول کرنا وغیرہ ⑤ اگر دنیا میں کسی وجہ سے گناہ کی سزا نہ ملے تو آخرت میں سزا ملے گی البتہ کسی بڑے نیک کام کی وجہ سے معافی بھی مل سکتی ہے۔

۳۹۲۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں۔ جب وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیں گے (اس کا اقرار کر لیں گے) تو انھوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لیے (ہاں) مگر اس (کلمے) کا کوئی حق ہو (تو) پھر لوگوں کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔“ اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔“

۳۹۲۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمُرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا يَحْفَقَهَا. وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ».



۳۹۲۹۔ حضرت اوس بن ابوالوس حذیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ ہمیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے چپکے چپکے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور قتل کر دو۔“ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے آزاد کر دو۔“ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لیں۔ جب وہ ایسا کریں تو ان کی جائیں اور مال مجھ

۳۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنَّا لَنَفْعُودُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يَقْصُصُ عَلَيْنَا وَيَذْكُرُنَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّه. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ» فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «إِذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ. فَإِنَّمَا أَمُرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى

۳۹۲۸۔ أخرجه مسلم، أيضًا، ح: ۳۵/۲۱ من حديث الأعمش به.

۳۹۲۹۔ [إسناده صحيح] أخرجه النسائي: ۸۱/۷، تحريم الدم، باب تحريم الدم، ح: ۳۹۸۸ من حديث السهمي به، وصححه البوصيري.

۳۶- ابواب الفتن۔ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

يَتَوَلَّوْا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، بِحَرَامٍ هِيَ۔

حَرَمٌ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ۔

🌞 فائدہ و مسائل: ① نبی ﷺ نے سرگوشی کرنے والے کی بات سے یہ سمجھا کہ یہ شخص دل سے مسلمان نہیں، بعد میں اس کے ظاہری اسلام پر اعتماد کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ امام سیوطی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں: ”زیادہ صحیح تشریح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجازت تھی کہ کسی سے اس کی دلی کیفیات کے مطابق سلوک کریں چنانچہ اس کے مطابق عمل کرنے کا ارادہ فرمایا (کفر کی بنا پر قتل کرنا چاہا) پھر نبی ﷺ کو یہ بات بہتر محسوس ہوئی کہ ظاہر پر عمل کیا جائے (اس کے ظاہری اسلام کی وجہ سے مسلمان والا سلوک کیا جائے) کیونکہ یہ قانون نبی ﷺ اور امت سب کے لیے ہے اس لیے آپ اس طرف مائل ہو گئے اور باطن (کی حقیقی کیفیت) کے مطابق عمل سے اجتناب فرمایا۔“ (شرح سنن النسائي، کتاب تحریم الدم) ② سنن نسائی کے اس باب میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی مروی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلہ ثقیف کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اور نبی ﷺ کے سوا خیمے کے سب افراد سو گئے۔ (اس تنہائی کے وقت) ایک آدمی نے آکر نبی ﷺ سے چپکے سے بات کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جاسے قتل کروے۔“ پھر فرمایا: ”کیا وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا؟“ اس نے کہا: گواہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے چھوڑ دے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے خون اور ان کے مال (مسلمانوں پر) حرام ہو گئے، مگر اس کے حق کے ساتھ۔“ (سنن النسائي، المحاربة، باب تحریم الدم، حدیث: ۳۹۸۷)

۳۹۳۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے

ہے انھوں نے فرمایا: نافع بن ازرق اور اس کے ساتھی آئے انھوں نے کہا: عمران! آپ ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! (آپ ضرور تباہ ہو گئے ہیں۔) عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیسے ہلاک ہو گیا؟ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ

۳۹۳۰- حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّيْطِ بْنِ الشَّمْثِيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ النُّحْصَيْنِ قَالَ: أُلْتُ نَافِعَ بْنَ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابَهُ. فَقَالُوا: هَلَكْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ: مَا هَلَكْتُ. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: مَا الَّذِي أَهْلَكَنِي؟ قَالُوا: قَالَ اللَّهُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى

۳۹۳۰- [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۸/۲۲۶، ح: ۵۶۴ من حديث حفص به، وحسنه البوصيري.

۳۶- ابواب الفتن

لَا تَكُونُ فِتْنَةً وَيَكُوناَ الدِّينُ كُلُّهُ بِاللهِ ۚ قَالُوا: قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى تَفْنَاهُمْ. فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ. إِنْ شِئْتُمْ حَدِّثْكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالُوا: وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ. فَلَمَّا لَقَوْهُمْ قَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا. فَمَنَحُوهُمْ أَكْتَانَهُمْ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمْحِ. فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. إِنِّي مُسْلِمٌ. فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ. قَالَ: «وَمَا الَّذِي صَنَعْتَ؟» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَهَلَّا شَفَقْتَ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِي قَلْبِهِ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ شَفَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ. قَالَ: «فَلَا أَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ، وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ!».



کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
فِتْنَةٌ وَيَكُوناَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ ”ان سے جنگ کرو
حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور مکمل طور پر اللہ کا دین غالب
ہو جائے۔“ انھوں نے فرمایا: ہم نے ان (کفار) سے
جنگ کی حتی کہ انھیں ملک (عرب) سے نکال دیا اور اللہ
کا دین مکمل طور پر غالب ہو گیا۔ اگر تم چاہو تو تمھیں
ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی
ہے۔ انھوں نے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے
سنی ہے؟ فرمایا: ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس
موجود تھا (جب آپ نے یہ فرمایا) ”رسول اللہ ﷺ نے
مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے مسلمانوں کا ایک لشکر
روانہ فرمایا۔ جب ان (مسلمانوں) کا ان (مشرکوں)
سے سامنا ہوا تو ان سے شدید جنگ ہوئی۔ آخر وہ لوگ
مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔ میرے رشتے داروں
میں سے ایک آدمی نے ایک مشرک پر نیزے سے حملہ
کیا۔ جب وہ اس کے سر پر پہنچ گیا تو (دشمن فوج کے)
اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ اس (صحابی) نے (اس
کے کلمہ شہادت پر یقین نہ کرتے ہوئے) اسے نیزہ
مار کر قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تباہ ہو گیا۔ آپ نے
ایک بار یادو بار فرمایا: ”تو نے کیا کیا ہے؟“ اس نے
جو کیا تھا بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تو
نے اس کا پیٹ کیوں نہ چیر لیا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ
اس کے دل میں کیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول!
اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس

... کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان
کے دل میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر تو نے نہ تو
اس کی زبان کے الفاظ کو قبول کیا نہ تو اس کے دل کی
کیفیت سے واقف ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش
ہو گئے (اس کا عذر قبول نہیں فرمایا)۔ کچھ عرصہ بعد وہ
فوت ہو گیا، ہم نے اسے دفن کیا۔ صبح ہوئی تو وہ زمین کی
سطح پر تھا۔ لوگوں نے کہا: شاید کسی دشمن نے اسے قبر
سے کھود نکالا ہے۔ پھر ہم نے اسے دفن کیا اور اپنے
لڑکوں کو حکم دیا کہ اس کا پہرہ دیں۔ (اس کے باوجود)
وہ (اس کی لاش) صبح کو (قبر سے باہر) زمین پر پڑی
تھی۔ ہم نے کہا: شاید لڑکوں کو اونگھ آ گئی۔ (ان کی
غفلت سے فائدہ اٹھا کر کسی نے میت نکال لی۔) ہم نے
اسے (پھر) دفن کیا اور خود پہرہ دیا۔ (اس کے باوجود)
صبح کو اس کی لاش (قبر سے باہر) زمین پر پھٹی چنانچہ ہم
نے اسے کسی گھاٹی میں پھینک دیا۔ (اور دفن نہ کیا۔)

قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ
يَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى مَاتَ. فَدَفَنَاهُ فَأَصْبَحَ
عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقَالُوا: لَعَلَّ عَدُوًّا
نَبَيْنِهِ. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ أَمَرْنَا عِلْمَانًا يَحْرُسُونَهُ.
فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ. فَقُلْنَا: لَعَلَّ
الْعِلْمَانَ نَعَسُوا. فَدَفَنَاهُ. ثُمَّ حَرَسْنَاهُ
بِأَنْفُسِنَا. فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ.
فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشَّعَابِ.

۳۹۳۰ (م) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے (ایک)
روایت (اس طرح) ہے انھوں نے فرمایا: ہمیں
رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی ہم پر روانہ فرمایا۔ ایک
مسلمان نے ایک مشرک پر حملہ کیا۔ اور آخر تک واقعہ
بیان فرمایا۔ اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے: اسے زمین
نے باہر نکال دیا، نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا:
”زمین اس کو بھی قبول کر لیتی ہے جو اس سے زیادہ برا
ہوتا ہے لیکن اللہ نے تمہیں یہ دکھانا چاہا ہے کہ لا إله
إلا الله کا احترام کتنا عظیم (اور اہمیت کا حامل) ہے۔“

۳۹۳۰ م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ
الْبُخْلِيُّ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ
عَاصِمٍ، عَنِ السَّمِيطِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
الْحُصَيْنِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
سَرِيَّةٍ. فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى
رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
وَرَأَدَ فِيهِ: فَبَدَّدَهُ الْأَرْضُ. فَأَحْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ
وَقَالَ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ أَشْرُ مِنْهُ.
وَلَكِنَّ اللَّهَ أَحَبُّ أَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيمَ حُرْمَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۳۶- ابواب الفتن مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① خوارج وغیرہ بدعتی فرقے دین کو صحیح انداز سے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے۔
 ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم دین اور علم صحیح اور کامل تھا اس لیے اختلافی مسائل میں خاص طور پر عقائد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کو اہمیت دینی چاہیے اور مسائل کو ان کے فرامین کی روشنی میں سمجھنا چاہیے ③ خوارج نے مسلمان خلفاء کے خلاف بغاوت کی۔ یہ غلط قدم تھا اس سے فتنہ و فساد پیدا ہوا۔ ④ جو شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اسے مسلمان سمجھنا چاہیے اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا چاہیے۔ اگر اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر ہو جس سے اس کا کافر ہونا ثابت ہو جائے تو اسے مرتد قرار دے کر سزا دی جاسکتی ہے لیکن محض شک و شبہ کی بنا پر کسی کو کافر قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے۔ ⑤ اللہ تعالیٰ کسی غلطی کی سزا دینا میں بھی دے دیتا ہے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

(المعجم ۲) - بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَمَالِهِ
 (التحفة ۲)

باب: ۲- مومن کی جان و مال کی حرمت کا بیان

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ: «أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُورِ شَهْرُكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ أَحْرَمَ بِلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا وَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «أَلَيْسَ أَشْهَدُ».

۳۹۳۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ”سنو! سب سے زیادہ احترام والا دن تمہارا یہ دن ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا مہینہ تمہارا یہ مہینہ ہے۔ سنو! سب سے زیادہ احترام والا شہر تمہارا یہ شہر ہے۔ سنو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے (ایک دوسرے کے لیے) اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں یہ دن۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا حکم کا حق) پہنچا دیا ہے؟“ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! گواہ رہ۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد ۹ ذوالحجہ کو عرفات میں بھی فرمایا تھا اور ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ میں جمرات کے قریب کھڑے ہو کر بھی۔ دیکھیے: (سنن ابن ماجہ: حدیث: ۳۰۵۸۳۰۵۷) ② اس شہر سے مراد مکہ مکرمہ ہے جو سب سے زیادہ عظمت والا شہر ہے۔ ③ مسلمان کی جان و مال قابل احترام ہونے کا مطلب یہ

۳۹۳۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۸۰/۳، ۳۷۱ من حديث عيسى بن يونس به، وصححه البوصيري * الأعمش عن، وأرسله وكيع عنه في جزءه، ح: ۳۴، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۱۲۱۸ وغيره.

۳۶- أبواب الفتن
ہے کہ اسے قتل کرنا، زخمی کرنا، اس کا مال چھیننا اور دھوکے سے اس کا مال لے لینا بہت بڑے جرم ہیں۔

۳۹۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي صَمْرَةَ،
نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجَمْعِيُّ:
حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ
النُّصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ:
«مَا أَطْيَبُكَ وَأَطْيَبَ رِيحِكَ. مَا أَعْظَمَكَ
وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!
لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ.
مَا لَهُ وَدَمِهِ، وَأَنْ تَنْظُرَ بِهِ إِلَّا خَيْرًا».

۳۹۳۳- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے: ”تو کتنا پاکیزہ ہے! اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے! تو کس قدر عظیم ہے! تیرا احترام کتنا عظیم ہے! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اللہ کے ہاں مومن کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے“ یعنی اس کے مال اور جان کی حرمت اور یہ کہ اس کے بارے میں بدگمانی کرنا بھی حرام ہے۔“

۳۹۳۳- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَيُونُسُ بْنُ يَحْيَى.
جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،
مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ كُرَيْزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى
الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ».

۳۹۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے کے لیے قابل احترام ہے، یعنی اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو۔“

🌟 فائدہ: کسی کو ذلیل کرنا، اس کی غیبت کرنا، اس پر کسی قسم کا جھوٹا الزام لگانا اور اس کی غلطیوں کی تشہیر کرنا سب کبیرہ گناہ ہیں۔

۳۹۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ

۳۹۳۲- [إسناده ضعيف] وأشار البوصيري والمنذري إلى ضعفه * نصر بن محمد ضعيف (تقريب)، وفيه علة أخرى، وله شواهد ضعيفة.

۳۹۳۳- أخرجه مسلم، والبر الوصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ح: ۳۲/۲۵۶۴ من حديث داود به.

۳۹۳۴- [إسناده حسن] أخرجه ابن مندة في الإيمان: ۱/ ۴۵۲، ح: ۳۱۵ من حديث ابن وهب به، وأحمد: ۲/ ۲۱، ۲۲ من حديث أبي هانئ حميد بن هانئ به، وصححه البوصيري، وابن حبان (موارد)، ح: ۲۵، والحاكم: ۱/ ۱۰، ۱۱، على شرطهما، وله شواهد عند ابن حبان، ح: ۲۶ وغيره.

۳۶- ابواب الفتن

زبردستی مال چھیننے کی ممانعت کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن وہ ہے جس سے لوگوں کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے بارے میں خطرہ نہ ہو اور مہاجر وہ ہے جو غلطیاں اور گناہ ترک کر دے۔“

السَّرْحُ الْمَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان امن سے ہے اس لیے مومن کی شان یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو امن ملے کسی قسم کا خوف و خطر نہ ہو۔ مومن بددیانت نہیں ہوتا اور نہ کسی کے مال و جان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ② ”ہجرت“ اللہ کی رضا کے لیے وطن چھوڑنے کو کہتے ہیں اس لیے جو شخص اللہ کے لیے وطن چھوڑ دیتا ہے اسے چاہیے کہ اس اللہ کی رضا کے لیے گناہ بھی ترک کر دے تاکہ اللہ کے ہاں مہاجر والا بلند مقام حاصل کر سکے۔

(المعجم ۳) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّهَيَّةِ باب: ۳- زبردستی مال چھیننے (لوٹنے) کی

(الحفلة ۳)

ممانعت کا بیان

۳۹۳۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سرعام (کسی کا مال وغیرہ) چھینا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً، فَلَيْسَ مِنَّا».

۳۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب شرابی شراب پی رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور چوری کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب ڈاکو ڈاکہ ڈال رہا ہوتا ہے تو وہ“

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ: أَنَّكَ النَّبِيَّ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ

۳۹۳۵- [صحیح] تقدم، ح: ۲۵۹۱.

۳۹۳۶- أخرجه البخاري، المظالم، باب النهي بغير إذن صاحبه، ح: ۶۷۷۲/۲۴۷۵، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله، ح: ۱۰۱/۵۷ من حديث الليث به.

زبردستی مال چھیننے کی ممانعت کا بیان

۳۶۔ أبواب الفتن

مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِبُ الْحَمَرُ، حِينَ يَسْرِبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ»۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایمان کے منافی ہے۔ ② کبیرہ گناہوں سے آدمی مرتد نہیں ہوتا تاہم ان کا ارتکاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ ③ ایمان کا مطلب یقین ہے۔ اگر کسی کو یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حرام کی سزا دے گا اور وہ سزا دنیا کی سزا سے بے انتہا زیادہ ہوگی تو اس یقین کی موجودگی میں وہ جرم کر ہی نہیں سکتا۔ گناہ اسی وقت ہوتا ہے جب انسان پر وقتی لذت اور دنیوی فائدے کا احساس اس طرح مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ آخرت کو فراموش کر دیتا ہے۔ ④ کبیرہ گناہ سے جلد از جلد توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ ایمان بالکل ہی سلب نہ ہو جائے۔

263

۳۹۳۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: ۳۹۳۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۹۳۸۔ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: دشمن کی کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ لگیں وہ ہم نے لوٹ لیں اور بانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ بانڈیوں کے پاس سے گزرے تو انھیں الٹ دینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ الٹا دی گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”لوٹ حلال نہیں۔“

۳۹۳۷۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في الجلب على الخيل في السباق، ح: ۲۵۸۱ من حديث حميد، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۱۱۲۳، وصححه ابن حبان، وانظر، ح: ۳۹۳۵، فإنه شاهد له.

۳۹۳۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۸۴/۲، ح: ۱۳۷۸ من حديث ابن أبي شيبة، به، ورواه شعبة عن ممالك، به، الطبراني: ۸۳/۲، ومستدرک الحاكم: ۱۳۴/۲، وصححه، والذهبي، والبوصيري، وابن حبان، ح: ۱۶۷۹، وابن حجر في الإصابة (ترجمة ثعلبة)، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

۳۶- أبواب الفتن

مسلمان کو گالی دینے اور اس سے لڑنے کی ممانعت کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① غنیمت کا مال تقسیم ہونے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں ② کسی جرم کی مالی سزا دینا

جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَاب: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (التحفة ۴)

باب ۴- مسلمان کو گالی دینا
فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

۳۹۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

۳۹۳۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔“

۳۹۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۴۱- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

۳۹۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

۳۹۳۹- [صحیح] تقدم، ح: ۶۹.

۳۹۴۰- [صحیح] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۵۰/ ۴ عن ابن أبي شيبة به، وحسنه البوصيري، ورواه ابن عون عن ابن سيرين به، تاريخ بغداد للخطيب: ۳/ ۳۹۷، وحلية الأولياء: ۸/ ۳۵۹ في رواية منخل بن حكيم القشوري، والحديث السابق شاهد له.

۳۹۴۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۷۸ وغيره من حديث أبي إسحاق به، وصححه البوصيري، ورواه زكريا بن الزائدة، وإسرائيل عن أبي إسحاق به، ورواه معمر عن أبي إسحاق عن عمر بن سعد عن سعد به، النسائي: ۷/ ۱۲۱، ح: ۴۱۱۵، وللحديث شواهد كثيرة، انظر، ح: ۳۹۳۹.



۳۶- أبواب الفتن ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

🌟 فوائد و مسائل: ① کفر سے مراد کبیرہ گناہ ہے، یعنی یہ ایسا کام ہے جو مسلمان کے لائق نہیں، یہ تو کسی کافر کے کرنے کا کام ہے۔ ② جن کاموں کو کفر کے کام یا جاہلیت کے کام کہا جاتا ہے ان سے انتہائی پرہیز کرنا چاہیے۔

(المعجم ۵) - بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(التحفة ۵)

کے گلے کاٹنے لگ جاؤ“ کا بیان

۳۹۴۲- حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ سے روایت

ہے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ (جب لوگ خاموش ہو گئے) تو آپ نے فرمایا: ”میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگ جاؤ۔“

۳۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ» فَقَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① بزرگ شخصیت کی بات سننے کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور بات کرنے والوں کو خاموش کرنا احترام کا تقاضا بھی ہے اور اس کی نصیحت سے مستفید ہونے کے لیے شرط بھی۔ ② مسلمانوں کا باہمی اتفاق اللہ کا عظیم احسان ہے جیسے کہ ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ كُرُوا بِعَمَتِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِبِعَمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا﴾ (آل عمران ۳: ۱۰۳) ”تم پر اللہ کی جودت ہوئی اسے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کے احسان سے بھائی (بھائی) بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پھر اس نے تمہیں اس میں گرنے سے بچالیا۔“ ③ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں محبت پیدا کرنے والی چیزوں کو اختیار کریں مثلاً: ایک دوسرے کو سلام کرنا، نماز باجماعت میں ایک دوسرے سے مل کر

۳۹۴۲- أخرجه البخاري، العلم، باب الإنصات للعلماء، ح: ۷۰۸۰، ۶۸۶۹، ۴۴۰۵/۱۲۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الإيمان، باب بيان معنى قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض، ح: ۶۵ عن ابن بشار به.

۳۶۔ ابواب الفتن

ایک دوسرے کو قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

کھڑے ہونا اور صفیں سیدھی رکھنا وغیرہ۔ اور ایسے کاموں سے پرہیز کریں جو اختلاف اور دشمنی پیدا کرنے والے ہیں مثلاً: کسی کی بے عزتی کرنا، ظلم، زیادتی، گالی اور غیبت وغیرہ۔ ⑤ قتل و غارت بہت بڑا جرم ہے جو مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

۳۹۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا بھلا ہوا میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو۔“

۳۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَيَحْكُمُ - أَوْ يُلْكُمُ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۹۴۴۔ حضرت صنابح بن أنسرحمسی

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو بلاشبہ میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور بلاشبہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا“ لہذا میرے (فوت ہونے کے) بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔“

۳۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُصَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصَّنَابِحِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ. فَلَا تَقْتُلَنَّ بَعْدِي».



🌞 فوائد و مسائل: ① [فَرَط] کے معنی ”پیش رو“ یا ”میر سامان“ کے ہیں یعنی وہ شخص جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر ان کے پڑاؤ والے کے لیے مناسب جگہ متعین کرتا ہے اور ان کے لیے اور ان کے جانوروں کے لیے پانی وغیرہ کا بندوبست کرتا ہے۔ ② قیامت کے دن میدانِ حشر میں نبی ﷺ حوض کوثر سے اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔ اس حوض میں جنت کی نہر ”کوثر“ سے پانی آئے گا۔ ③ امت کی تعداد کی کثرت نبی ﷺ کے لیے خوشی اور فخر کا باعث ہے لہذا ”خاندانی منصوبہ بندی“ کے نام سے مسلمانوں کی آبادی محدود رکھنے کی کافرانہ سازش کو سمجھنا اور ان کے جال میں چھٹنے سے اپنے آپ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بچانا فرض ہے۔ ④ اولاد کی

۳۹۴۳۔ أخرجه البخاري، السعادي، باب حجة الوداع، ح: ۴۴۰۳/۴۴۰۳، ۶۱۶۶، ۶۰، مسلم، الإيمان، الباب السابق، ح: ۱۲۰/۶۶، ب من حديث عمر بن محمد به.

۳۹۴۴۔ [إسناده صحيح] أخرجه الحميدي، ح: ۳۵۱، وأحمد ۴/۳۴۹، وغيرهما من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد، وتابعه مجالد، وللحديث شواهد كثيرة، وحديث ابن ماجه صححه أبو صيرى.

۳۶۔ ابواب الفتن اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آنے کا بیان
ترہیت اسلام کے دینی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق کرنا ضروری ہے تاکہ وہ امت محمدیہ کے مفید افراد بنیں۔

(المعجم ۶) - بَابُ: الْمُتَسَلِّمُونَ فِي ذِمَّةِ باب ۶۔ مسلمان اللہ عزوجل کی پناہ
اللہ عزوجل (الصفحة ۶) میں ہیں

۳۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَابِسِ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ. فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي عَهْدِهِ. فَمَنْ قَتَلَهُ، طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْبَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

۳۹۴۵۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے چنانچہ تم اللہ کے (حفظ و امان کے) وعدے کو مت توڑو۔ جو شخص اس (نمازی مسلمان) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے (ایک مجرم کی طرح اپنے دربار میں) طلب فرمائے گا پھر اسے جہنم میں منہ کے بل اوندھا کر کے پھینک دے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر سردار یا بادشاہ کسی کو پناہ دے تو اسے تکلیف دینا سردار یا بادشاہ کی توہین یا بغاوت سمجھا جاتا ہے۔ نمازی مسلمان اسی طرح اللہ کی پناہ میں ہے لہذا اسے تکلیف دینا یا اسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی اور بغاوت کے مترادف ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ ② بے نماز کو اللہ کی یہ پناہ حاصل نہیں۔ ③ مسلمان کے قاتل کی سزا جہنم ہے لیکن اگر مقتول کے وارث خون بہالے کر یا احسان کرتے ہوئے قاتل کو معاف کر دیں تو ایسے مسلمان قاتل کی سزا معاف ہو جائے گی۔ ④ کبیرہ گناہوں کے مرتکب جہنم میں جائیں گے پھر اپنے گناہوں کے مطابق سزا سنبھالنے کے بعد انھیں رہائی مل جائے گی۔

۳۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

۳۹۴۶۔ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے۔“

۳۹۴۵۔ [صحیح] وأعله البوصيري بالانقطاع، وله شواهد عند مسلم، ح: ۶۵۷ / ۲۶۱ وغيره.

۳۹۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰ / ۵ عن روح به، موطأ، وصححه البوصيري، وانظر، ح: ۲۱۸۳.

اللہ، عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں مومن کی عزت بعض فرشتوں سے بھی زیادہ ہے۔“

۳۹۴۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَزَّمِ، يَزِيدُ بْنُ شَفِيَّانٍ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ».

باب: ۷- عصیت کا بیان

(المعجم ۷) - بَابُ الْعَصِيَّةِ (التحفة ۷)

۳۹۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے جگ کرتا ہے (لوگوں کو) عصیت کی دعوت دیتا ہے یا عصیت کی بنیاد پر غصے میں آتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کی طرح ہے۔“

۳۹۴۸- حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ [رِيَّاحٍ]، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَصِيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ، أَوْ يَعْصِبُ لِعَصِيَّةٍ، فَقَتَلَتْهُ جَاهِلِيَّةٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① گمراہی کے جھنڈے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحقیق کے بغیر ایک فریق کا ساتھ دیتا ہے کہ وہ حق پر ہے یا نہیں۔ اس صورت میں اگر وہ گروہ حق پر بھی ہوا تو اس شخص کی نیت حق کا ساتھ دینے کی نہیں بلکہ اپنے خاندان، قبیلے، قوم، جماعت، پارٹی یا تنظیم کا ساتھ دینے کی ہے اس لیے یہ وہ جگہ نہیں جس میں حصہ لینے سے ثواب ہوا اور قتل ہونے سے شہادت کا درجہ ملے۔ ② حق و باطل کی پہچان کے بغیر ہر دعوت اور ہر جگہ و جدل جاہلیت کے طریقے پر ہے۔

۳۹۴۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷/ ۳۳۱، ۳۳۲، ح: ۶۶۳۰ من حديث هشام به لفظ، قال الله تعالى: "عبدى المؤمن أحب إلي من بعض ملائكتي"، وضعفه البوصيري من أجل أبي المهزم، وقد تقدم، ح: ۳۰۸۶.

۳۹۴۸- أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ۵۳/ ۱۸۴۸ من حديث أيوب به.

۳۶- أبواب الفتن

سواد اعظم کا بیان

۳۹۴۹- حضرت فہیلہ رضی اللہ عنہا اپنے والد (واحد بن اسحق رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں“ عصیت تو یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔“

۳۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيُحْمَدِيُّ عَنْ عَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَيْسِلَةُ. قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

(المعجم ۸) - بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

(التحفة ۸)

باب: ۸- سواد اعظم (بڑی جماعت) کا بیان

۳۹۵۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی لہذا جب تمہیں اختلاف نظر آئے تو بڑی جماعت کا ساتھ دو۔“

۳۹۵۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمَى قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا، فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ».

(المعجم ۹) - بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

(التحفة ۹)

باب: ۹- مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنے

۳۹۴۹- [ضعیف] * عباد تقدم حاله، ح: ۱۴۶۲، ورواه أبو داود، الأدب، باب في العصية، ح: ۵۱۱۹ من حديث سلمة بن بشر الدمشقي عن بنت وائلة بن الأسقع عن أبيها به مختصراً، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر، فيه صدقة بن يزيد، وهو ضعيف.

۳۹۵۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۴ من حديث معان أو معاذ بن رفاعه به، وفسر السواد الأعظم: "الحق وأهله" * معان لين الحديث (تقريب)، وأبو خلف متروك، ورواه ابن معين بالكذب (أيضاً)، وله شاهد ضعيف عند أبي نعيم في أخبار أصبهان: ۲/۲۰۸، والحديث ضعفه البوصيري.

۳۹۵۱- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور اسے بہت طویل فرمایا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج آپ نے بہت لمبی نماز ادا کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے طلب اور خوف والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزوں کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک سوال قبول نہیں فرمایا۔ میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن مسلط نہ ہوں۔ اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔ اور میں نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ اللہ نے مجھے یہ چیز بھی عطا فرمادی۔ اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔“

۳۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ. قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ».



🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لیے ہر قسم کی بھلائی کی خواہش رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت رکھیں، کثرت سے درود پڑھیں، زیادہ سے زیادہ آپ کا اتباع کریں اور بدعات سے اجتناب کریں۔ ② دشمنوں کے تسلط سے غیر مسلموں کا ایسا غلبہ مراد ہے کہ مسلمان دنیا سے ختم ہو جائیں۔ ③ اس دعا کی قبولیت اس طرح ظاہر ہے کہ دور نبوت سے آج تک کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جب دنیا میں کسی نہ کسی مقام پر مسلمانوں کی آزاد حکومت قائم نہ ہو علاوہ ازیں جن غیر مسلموں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے اسلام قبول کرنے والے اور اس کا دفاع کرنے والے پیدا فرمادیے۔ ④ غرق ہونے کے عذاب سے مراد ایسی قدرتی آفت ہے جس سے سب مسلمان تباہ ہو جائیں، مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور آندھی وغیرہ۔ امت میں یہ عذاب اس طرح نہیں آئیں گے جس طرح گزشتہ امتوں پر یہ عذاب آئے کہ حق کے مخالفین کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ ⑤ مسلمانوں کا آپس میں جنگ و جدل اچھی بات

۳۹۵۱- [صحیح] أخرجه أحمد: ۵/ ۲۴۰ من حديث الأعمش به، وصححه ابن خزيمة: ۲/ ۲۲۵، والבו صبري، وللحديث شواهد كثيرة عند مسلم، ح: ۲۸۸۹، ۱۹/ ۲۸۹۰، ۲۰ وغیره، انظر الحديث الآتي.

۳۶۔ ابواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

نہیں۔ ⑤ نبی ﷺ متحرک نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعض دعائیں قبول فرمائیں اور بعض دعائیں قبول نہیں فرمائیں۔

۳۹۵۲۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے لیے زمین سمیٹی گئی حتیٰ کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب دیکھ لیے اور مجھے دو خانے دیے گئے: زرد یا سرخ (سونا) بھی اور سفید (چاندی) بھی اور مجھے کہا گیا: آپ کی سلطنت وہاں تک ہوگی جہاں تک آپ کے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔ اور میں نے اللہ عز وجل سے تین درخواستیں کیں۔ (ایک) یہ کہ میری امت پر

بھوک (اور قحط) مسلط نہ کرے جس سے ان کی اکثریت ہلاک ہو جائے۔ (دوسری یہ کہ میری امت پر بیرونی دشمن مسلط ہو کر انھیں ملیا میٹ نہ کر دے۔ اور تیسری) یہ کہ ان کو گروہ گروہ کر کے باہمی جنگ میں مبتلا نہ کرے۔ مجھے فرمایا گیا: میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا۔ میں تیری امت پر بھوک مسلط نہیں کروں گا جو انھیں ہلاک کر دے اور میں ان کے خلاف دنیا کے کناروں کے درمیان (رہنے والے) سب (دشمنوں) کو جمع نہیں کروں گا بلکہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ اور جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی (ہیشہ چلتی رہے گی)۔ مجھے اپنی امت کے بارے میں (سب سے زیادہ) گمراہ کرنے والے لیڈروں کا خوف ہے۔ میری امت کے کچھ قبیلے

۳۹۵۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرَمِيِّ، عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُؤِيتُ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَزْزَيْنِ: الْأَصْفَرَ أَوِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ رُؤِيتُ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَيَذِيقَ بَعْضُهُمْ بِأَسَ بَعْضٍ. وَأَنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أَسْلُطَ عَلَى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ]. وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَبْنِي أَقْطَارَهَا، حَتَّى يُبْنِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السِّيفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قِبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قِبَائِلُ مِنْ

۳۹۵۲۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ح: ۲۸۸۹ من حديث قتادة به.

۳۶- ابواب الفتن

أُمِّي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
دَجَالَيْنِ كَذَّابَيْنِ. قَرِيبَا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمَا
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمِّي عَلَى
الْحَقِّ مَنصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان
اوٹان (جوں) کی پوجا کریں گے۔ اور میری امت کے
کچھ قبائل مشرکوں سے مل جائیں گے۔ قیامت سے
پہلے میں کے قریب جھوٹے دجال ہوں گے۔ ان میں
سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ میری امت
میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ ان کی
مدد کی جائے گی۔ ان کے مخالف انھیں نقصان نہیں
پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَتَحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ
هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلُهُ!

امام ابن ماجہ کے شاگرد ابوالحسن قطان رحمہ اللہ نے کہا:
جب امام ابوعبداللہ (ابن ماجہ رحمہ اللہ) یہ حدیث سنا کر
فارغ ہوئے تو فرمایا: کس قدر خوف زدہ کرنے والی
حدیث ہے!



🌞 فوائد و مسائل: ① زمین سمیٹے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے زمین اس
طرح منکشف فرمائی کہ آپ نے اس کے مشرقی اور مغربی علاقے بیک وقت ملاحظہ فرمالیے۔ ② ”جہاں تک
زمین سمیٹی گئی ہے۔“ اس میں اشارہ ہے کہ زمین کے بعض حصے اس کشف میں شامل نہیں تھے۔ ممکن ہے کہ
صرف وہ علاقے دکھائے گئے ہوں جہاں تک ایک وقت میں اسلامی حکومت قائم ہونا مقدر ہو یعنی اسلامی
سلطنت اپنی وسیع ترین حدود میں دکھائی گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ پوری زمین دکھائی گئی ہو کیونکہ حضرت عیسیٰ
ﷺ کے زمانے میں پوری دنیا میں اسلام غالب ہوگا کیونکہ وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ ان کا مطالبہ ہوگا کہ
مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ③ نبی ﷺ کو سونے چاندی کے خزانے دیے جانے کا مطلب
امت کا ان خزانوں پر قابض اور متصرف ہونا ہے جیسے خلافت راشدہ کے دور میں قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ملیا میٹ
ہوئیں اور ان کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ ④ تمام امت کا بھوک سے ہلاک نہ ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ان پر جزدی طور پر بھی ایسا عذاب نہیں آئے گا بلکہ امت کے جرائم کی وجہ سے مقامی طور پر مختلف انداز
کے عذاب آئے ہیں اور آئندہ بھی آسکتے ہیں۔ ⑤ مسلمانوں میں باہمی قتل و غارت ہونے کا یہ مطلب
نہیں کہ ہم اسے ناگزیر سمجھ کر قبول کر لیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس کیفیت سے نکلانے کے لیے جو
کچھ ممکن ہو عملی طور پر کریں۔ ⑥ گمراہ کرنے والے قائدین کے شر سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن
اور احادیث شریفہ کا علم حاصل کریں تاکہ دین کی اصل تعلیمات کو جان کر ان پر عمل کر سکیں۔ ⑦ ورنہ صرف

۳۶- ابواب الفتن : مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

بت (صم) مراد نہیں بلکہ اللہ کے سوا جس چیز کی بھی پوجا کی جائے وہ وثن ہے مثلاً: بزرگوں کی قبریں، تصویریں، تمہکات، بزرگوں کی طرف منسوب درخت، پتھر اور غار وغیرہ۔ ان سب چیزوں سے نام نہاد ”عقیدت“ کے جو مظاہرے اور شرکیہ اعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے یہ سب اشیاء وثن بن گئی ہیں لہذا ان سے دور رہنا ہر توحید پرست کا فرض ہے۔ ⑧ مسلمانوں کا مشرکین سے ملنا اس طرح بھی ہے کہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائیں اور یہ بھی ہے کہ جنگ و جدل اور جھگڑے فساد کے موقع پر وہ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی مدد کریں اور یہ بھی ہے کہ ان کے کافر اندر و رواج اور الحاد کے مظاہر کو ”تہذیب“ قرار دے کر اختیار کر لیں جیسے ہندوؤں کی بسنت اور عیسائیوں کا دین ٹائٹل اور اپریل فول وغیرہ۔ ⑨ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص دجال اور کذاب ہے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی یا علیجا محمد وغیرہ۔ ⑩ اہل حق کی ایک جماعت قیامت تک قائم رہے گی جو قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنائے گی اور نت نئے اٹھنے والے لگراہ فرقوں کی گمراہی واضح کرے گی۔ ⑪ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس لیے خوف زدہ کرنے والی قرار دیا ہے کہ اس میں مسلمانوں کے کفر و شرک اکبر میں ملوث ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہ بات یقیناً خطرناک ہے کہ انسان خود کو مسلمان سمجھتا رہے اور اللہ کے ہاں وہ اسلام سے خارج ہو چکا ہو۔

۳۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۳- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (ایک دن) نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی ہے اس شرکی وجہ سے جو قریب ہے۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا رخنہ پیدا ہو گیا ہے۔“ اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ نے ہاتھوں سے دس کا اشارہ فرمایا۔

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۹۵۴- ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے اندر

عُرْوَةٌ، عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَقْفَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِنْ نَوْمِهِ، وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ. فَتُفْتَحُ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ» وَعَقَدَ بِيَدِهِ عَشْرَةً.

قَالَتْ زَيْنَبُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «إِذَا كَثُرَ الْحَبَثُ».

۳۹۵۳- أخرجه البخاري، الفتن، باب قول النبي ﷺ "ويل للعرب من شر قد اقترب"، ح: ۷۰۵۹ من حديث صفیان به، ومسلم، الفتن، باب اقتراب الفتن، وفتح ردم یا جوج ومأجوج، ح: ۲۸۸۰ عن ابن أبي شیبة به.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:
 ”(ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① یا جوج ماجوج ایک فسادی قوم ہے جن سے دوسروں کو بچانے کے لیے حضرت ذوالقرنین نے ایک عظیم دیوار تعمیر کی تھی۔ اس کا ذکر سورہ کہف کی آیت: ۹۳-۹۹ میں ہے۔ ② جب وہ دیوار منہدم ہو جائے گی تو وہ لوگ دوسری قوموں پر حملہ آور ہوں گے اور غارت گری کریں گے۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ③ جب نیک لوگ کم رہ جائیں اور بددیانت اور بدکردار لوگ زیادہ ہو جائیں تو اللہ کا عذاب مختلف صورتوں میں نازل ہو جاتا ہے مثلاً: زلزلہ، سیلاب، آندھی اور جنگیں وغیرہ۔ ④ اس صورت حال سے بچنے کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بہت ضروری ہے۔ ⑤ دس کا اشارہ آگوشے کا سر اشہادت کی انگلی کے سر پر رکھ کر ہوتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اس انگلی پر آگوشہ رکھنے سے جتنا بڑا حلقہ بنتا ہے، سد سکندری میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے۔ ⑥ جب ایک بار سوراخ ہو جائے تو پھر یہی خطرہ ہوتا ہے کہ یہ سوراخ بڑا ہو جائے گا اور آخر کار وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یا جوج ماجوج دنیا میں قتل و غارت کرنے کے لیے آزاد ہو جائیں گے۔

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ
 الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ
 ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ
 يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
 عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «سَتَكُونُ فِتْنٌ. يُضَيِّعُ الرَّجُلُ فِيهَا مُمْرِنًا
 وَيُمْسِي كَافِرًا. إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ».

۳۹۵۳- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مستقبل میں) ایسے فتنے
 برپا ہوں گے جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر
 ہو جائے گا (اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے
 گا)۔ مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے۔“

🌞 **فوائد و مسائل:** ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذکورہ روایت آخری حصہ [إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ] ”مگر جسے اللہ علم کے ذریعے سے زندہ رکھے“ کے سوا باقی صحیح ہے نیز اس حدیث کی بابت دیگر محققین کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابن ماجہ للآلبانی، رقم: ۷۹۰، طبع مکتبۃ المعارف، الرياض) بتائیں مذکورہ روایت آخری حصے کے سوا صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ ② مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی خبر دینا نبی ﷺ کا معجزہ اور آپ کی نبوت کی دلیل

۳۹۵۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي: ۹۷/۱، ح: ۳۴۵ من حديث الوليد به، وضعفه البوصيري من أجل علي ابن يزيد، وتقدم، ح: ۲۲۸، وفيه علة أخرى، وأصل الحديث صحيح دون جملة "إلا من أحياه الله بالعلم".

۳۶- أبواب الفتن مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

ہے۔ ⑤ فتنوں کے بارے میں خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان حالات میں اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کا زیادہ خیال رکھیں۔ ⑥ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ انسان انہیں معمولی سمجھتا ہے حالانکہ وہ اسلام سے خارج کر دینے والے ہوتے ہیں اس لیے کسی بھی گناہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔

۳۹۵۵- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے کہا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جرات مند ہو۔ پھر فرمایا: (وہ حدیث) کس طرح ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”آدمی کو اس کے اہل و عیال اور پڑوسیوں کے بارے میں جو آزمائش آتی ہے اس کی معافی نماز روزے صدقے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتی ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ مقصد نہیں۔ (اس سوال سے) میرا مقصد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی طرح تلاطم خیز ہوگا۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ آپ کے اور اس (فتنے) کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ وہ (دوبارہ) بند نہیں ہوگا۔

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حَذِيفَةُ: قُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْمَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ. إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.

۳۹۵۵- أخرجه البخاري، مواقيت الصلاة، باب الصلاة كفارة، ح: ۱۴۳۵/۵۲۵ من حديث الأعمش به، ومسلم، الفتن، باب في الفتن التي تموج كموج البحر، ح: ۱۴۴ بعد، ح: ۲۸۹۲ عن محمد بن عبد الله بن نمير به.

۳۶۔ ابواب الفتن

قُلْنَا لِحَدِيثَةٍ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟
قَالَ: نَعَمْ. كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ. إِنِّي
حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعَالِيَطِ.

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان
حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا: ہم لوگوں نے
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم
تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں
(انھیں اس قدر یقینی معلوم تھا) جیسے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ کل کا دن آنے سے پہلے رات آئے گی۔ میں نے
انھیں ایک حدیث سنائی تھی جو غلط سبط (اغلوطہ اور من
گھڑت) نہیں تھی۔

(حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمیں ان سے یہ
پوچھتے ہوئے خوف محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون تھا؟
(کہیں مسلسل سوالات سے ناراضی محسوس نہ کریں)
چنانچہ ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ان سے یہ بات
پوچھنا۔ مسروق نے ان سے پوچھا (کہ فتنوں میں
رکاوٹ شخصیت کون ہے؟) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا
لِمَسْرُوقٍ: سَلُهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.



🌞 فوائد و مسائل: ① اہل وعیال اور پڑوسیوں وغیرہ کے بارے میں آزمائش سے مراد روزمرہ کے معاملات
ہیں۔ ان سے بھی انسان کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ ② چھوٹی موٹی
غلطیاں نماز، روزے وغیرہ سے معاف ہو جاتی ہیں۔ ③ اس حدیث میں مذکور فتنے سے مراد اسلام دشمنوں کی وہ
خفیہ سازشیں ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حیات میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ آپ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹے
الزامات سے وہ ظاہر ہوئیں اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زور پر انھیں کامیاب کیا گیا۔ ④ دروازہ ٹوٹنے سے
مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے جو ایک مجوسی ابو لؤلؤ فیروز کے ہاتھ سے ہوئی۔ اس سے سازشوں کے راستے
کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی۔ ⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مستقبل کے فتنوں
سے آگاہ فرمایا تھا۔ عام مسلمانوں کو ان سے آگاہ کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ ⑥ یہ فتنے اسی طرح واقع ہوئے
جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے وہ
وحی کی روشنی میں ہوتا تھا۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال کرنا درست نہیں۔

۳۶- أبواب الفتن

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ
وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ،
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ
قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ.
وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:
بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ
نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ. وَمِنَّا
مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَسَرِهِ. إِذْ
نَادَى مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا.
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: «إِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ
يَدُلَّ أُمَّتُهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَّهُمْ.
وَيُنْذِرُهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَّهُمْ. وَإِنْ أَمْتَكُمْ
هَذِهِ، جُعِلَتْ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنْ
آخِرُهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا. ثُمَّ
يَجِيءُ فِتْنٌ تُرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقُولُ
الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكُشُفُ. ثُمَّ
تَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي.
ثُمَّ تَنْكُشُفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُزْخَرَ عَنِ
النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلْيُذِرْكَ مَوْتَهُ وَهُوَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. وَلَيَأْتِ إِلَى
النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

۳۹۵۶- حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے پاس جمع تھے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ایک منزل پر اترے ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا، کوئی (تفریح کے طور پر) تیر اندازی کر رہا تھا اور کوئی اپنے موشیوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ اچانک (نبی ﷺ کے) اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: سب لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں۔ ہم سب جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے (نماز کے بعد) اٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے سے پہلے جو بھی نبی آیا اس کا فرض تھا کہ اسے جو بھلائی معلوم ہے اپنی قوم کو بتائے اور اسے جو برائی معلوم ہے اس سے انھیں ڈرائے۔ اس امت کی عافیت اس کے پہلے حصے میں ہے اور آخر والوں کو ایسی آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم عجیب محسوس کرو گے، پھر فتنے پیش آئیں گے جو ایک دوسرے کو معمولی بنا دیں گے۔ (بعد والا فتنہ دیکھ کر معلوم ہوگا کہ اس سے تو پہلا ہی ہلکا تھا۔) مومن کہے گا: یہ فتنہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ (فتنہ) ختم ہو جائے گا۔ پھر (دوسرا) فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: یہ مجھے تباہ کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا۔ لہذا مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ جہنم سے بچ جائے اور

۳۶۔ ابواب الفتن

مستقبل میں ظاہر ہونے والے فتنوں کا بیان

بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَمِينِهِ، وَثَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ.

جنت میں داخل کر دیا جائے اسے چاہیے کہ اسے موت آئے تو وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ اور جس نے کسی (شرعی) امام کی بیعت کی اس سے ہاتھ ملا کر عہد کیا اور اس کو اپنے دل کا خلوص پیش کیا تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص آکر اس (خلیفہ) سے کھینچا تانی کرے (اس سے حکومت چھیننے کی کوشش کرے) تو اس دوسرے (مدعی خلافت) کی گردن اڑا دو۔“

قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَنْشُذُكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَنْشَارَ يَدَيْهِ إِلَيَّ أُنْذِنِيهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کے درمیان اپنا سر آگے نکالا اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔



🌞 نوادہ مسائل: ① نبی کی جدوجہد کی بنیاد خلوص اور انسانوں کی خیر خواہی پر ہوتی ہے۔ علماء کو بھی اسی بنیاد پر منت کرنی چاہیے۔ ② صحابہ و تابعین مخلص مومن تھے۔ ان سے اختلاف کرنے والے غلطی پر تھے۔ ③ مومن فتنوں کو پہچانتا ہے اس لیے انھیں قبول نہیں کرتا اگرچہ بے انتہا مشکلات آجائیں۔ ④ فتنوں کے دور میں ایمان کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ ⑤ معاملات میں صحیح اور غلط کا معیار یہ ہے کہ دوسروں سے ایسا سلوک کرو جیسا تم اپنے آپ سے کیا جانا پسند کرتے ہو مثلاً: جس طرح ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اسے مشورے کی ضرورت پڑے تو صحیح مشورہ دیا جائے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو صحیح مشورہ دے۔ جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی دھوکا نہ دے اسی طرح اسے چاہیے کہ دوسروں کو دھوکا نہ دے۔ ⑥ اسلامی سلطنت میں ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے شخص کا خلافت کے استحقاق کا دعویٰ لے کر کھڑا ہونا مسلمانوں

۳۶- ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرست رہنے کا بیان

میں انتشار و افتراق کا باعث ہے۔ ④ پہلے خلیفہ کے بعد مسلمانوں کے اہل حل و عقد دوسرا خلیفہ منتخب کریں گے، کسی کو خود بخود خلافت کا دعویٰ لے کر کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ موجود خلیفہ غلطی کرے تو اسے مستحب کرنا ضروری ہے جیسے امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے حکام کی غلطیوں پر سخت تنقید کی لیکن یہ مطالبہ کبھی نہیں کیا کہ حکومت ہمیں دے دو۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ التَّبَتُّ فِي الْفِتْنَةِ

باب: ۱۰- فتنے اور آزمائش کے وقت

(التحفة ۱۰)

حق پرست رہنا

۳۹۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس زمانے میں تمھارا کیا حال ہوگا جو معتزب آنے والا ہے جس میں لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا۔ (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھالے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور در ذیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد و مواعید میں بے وفائی اور امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے اختلاف ہو جائے گا۔“ یہ فرماتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب یہ صورت حال ہو تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”جو بات تمھیں (قرآن و سنت کی روشنی میں) صحیح معلوم ہو اسے اختیار کرو اور جو بات (قرآن و سنت کی روشنی میں) غلط معلوم ہو اسے چھوڑ دو۔ اور اپنے خاص افراد (اہل خانہ، اقارب، خلیص دوست وغیرہ) پر توجہ دو اور عام لوگوں کے معاملات سے ایک طرف ہو جاؤ۔“

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَرْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِرِّمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَهُ، يُغْرِبُ النَّاسَ فِيهِ غَرْبَةً، وَيَنْفِي حُثَالَةً مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرَجَتْ عُھُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هَكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِكُمْ».

۳۹۵۷- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۴۲ من حديث عبد العزيز به، وصححه الحاكم: ۴۳۵/۴، ۱۵۹/۲، والذهبي، ولفحديث طرق أخرى، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۱۴۳ بتحقيقي.

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرست رہنے کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① دور صحابہ میں نیک لوگ زیادہ تھے بعد میں مروء الایام کے ساتھ ساتھ صورت حال بدلتی گئی اس لیے نبی ﷺ کے بعد صحابہ و تابعین کا دور ”بہترین زمانہ“ ہے۔ ② نیک لوگ ہر دور میں موجود ہیں گئے تاہم ان کی تعداد بعض زمانوں میں زیادہ اور بعض میں کم ہو سکتی ہے۔ ③ وعدہ پورا نہ کرنا اختلاف اور فساد کا باعث ہے۔ ④ خرابی کے ایام میں صحیح اور غلط کا معیار قرآن و حدیث اور صحابہ و تابعین کا عمل ہے۔ ⑤ جو شخص عوام کی اصلاح نہ کر سکے اسے اپنے اعمال میں بہر حال صحیح راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۳۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ النَّبِيُّ بِالْوَصِيفِ؟» يَنْهَى الْقَبْرَ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «نَصَبَرُ» قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ. وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: «عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ» ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الرَّبِّتِ بِالْدَمِّ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «إِلْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ» قَالَ،

۳۹۵۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! اس وقت تو کیا کرے گا جب لوگوں میں موت کثرت سے واقع ہوگی حتیٰ کہ ایک گھر، یعنی قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہوگی؟“ میں نے کہا: (میں وہی کچھ کروں گا) جو کچھ میرے لیے اللہ اور اس کا رسول پسند فرمائیں۔ یا میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ مجھے ان حالات میں کیا کرنا چاہیے) آپ نے فرمایا: ”صبر کرنا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تو کیا کرے گا جب لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوگا حتیٰ کہ تو مسجد میں آئے گا تو تجھ سے اپنے بستر تک واپس نہیں پہنچا جائے گا اور تو اپنے بستر سے اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ تک نہیں جاسکے گا؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”عفت اختیار کرنا۔“ پھر فرمایا: ”تو کیا کرے گا جب لوگوں میں قتل و غارت عام ہوگی حتیٰ کہ حجارة الزیت (کا مقام) خون میں ڈوب جائے گا؟“ میں نے کہا: جو کچھ اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو جس قبیلے سے ہے اسی



۳۹۵۸۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح: ۴۲۶۱ من حديث حماد ابن زيد به، وله طريق آخر عند ابن حبان (الإحسان)، ح: ۵۹۳۳، والحاكم: ۴/۴۲۳، ۴۲۴.

۳۶- ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخَذُ بِسَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «سَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَكِنْ ادْخُلْ بَيْتَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَنْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِذَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِكَ، فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

میں جا رہنا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہ میں تلوار لے کر ان لوگوں کو قتل کروں جو یہ (فساد) کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تب تو تو لوگوں کے ساتھ (جنگ و جدل میں) شریک ہو گیا، بلکہ اس صورت حال میں تو اپنے گھر میں داخل ہو جانا۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر لوگ میرے گھر میں گھس آئیں تو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تجھے خطرہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا۔ تب وہ (فسادی قاتل) اپنا اور تیرا گناہ اٹھالے جائے گا اور وہ جہنمی ہو جائے گا۔“



نوائد و مسائل: ① مشکل حالات میں صبر بہترین طرز عمل ہے۔ ② قتل اور بھوک کے زمانے میں چوری ڈاکے سے پرہیز کرنا بہت بہادری کا کام ہے۔ ③ قتل و غارت کے زمانے میں جب عام لوگ حق و باطل کی پہچان چھوڑ کر محض فساد پھیلانے کے لیے حق کی حمایت کا بہانہ بنا کر قتل و غارت کرنے لگیں تو تمام فریقوں سے الگ تھلگ رہنا بہتر ہے۔ ④ عام فساد کے زمانے میں کسی ایک فساد کی قوتل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ غلط فہمیاں دور کرنے اور امن قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ⑤ اس قسم کے حالات میں جب مسلمان باہم دست و گریباں ہوں سب سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنا بہتر ہے اگر اس حالت میں بھی کوئی فساد ایسے امن پسند شہری کو قتل کر دے تو وہ شہید ہے۔ ⑥ ”قبر کی قیمت غلام کے برابر ہو جائے گی“ کا مطلب ہے اس کثرت سے متیں ہوں گی کہ دفنانے کے لیے دو گز زمین کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور قبر کے لیے اتنی سی جگہ ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یا قبر کھودنے والے اتنے کیاب ہو جائیں گے کہ ان کی اجرت ایک گھر کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کثرت اموات کے باعث گھر رہنے والوں سے خالی ہو جائیں گے اور ان کی قیمتیں اتنی گر جائیں گی کہ ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائیں گی جب کہ عام حالات میں مکان کی قیمت ایک غلام کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ۳۹۵۹- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”قیامت سے پہلے ہرج و مرج واقع

۳۹۵۹- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۴۰۶ من حديث الحسن به، وللحديث شواهد.

الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرَجًا» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرَجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ يَقْتُلُ الْمُشْرِكِينَ. وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذَلِكَ الْيَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا. نُنْعِزُ عُقُولَ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ».

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنِّي لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِنِّي لَأَمْلِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكْتُنَا فِيمَا عَهَدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا.



فنتے اور آزمائش کے وقت حق پرستے رہنے کا بیان

ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے پیچازاد کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کر دے گا۔“ بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی۔ اور بعد میں ایسے لوگ آجائیں گے جو گردوغبار کی طرح (بے حقیقت، بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔“

پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں ہی پر آجائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کے بارے میں ہمیں نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی تھی تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے اسی طرح نکل جائیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں کے درمیان معمولی باتوں پر قتل قیامت کی نشانی ہے۔ یہ ایسی بری خصلت ہے جو ماضی قریب تک اس کثرت سے موجود نہیں تھی حالانکہ دوسرے بہت سے فتنے موجود تھے۔ ② کسی فتنے سے پیشگی خبردار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان اس سے بچنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اس لیے علماء اور حکام کا فرض ہے کہ اس کے اسباب پر غور کر کے اس کے سدباب کی کوشش کریں۔ ③ مسلمان کو کچھ بوجھ سے کام لینا چاہیے اور اختلافات کو قتل و غارت کا جواز نہیں بنانا چاہیے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پرست رہنے کا بیان

خلوص کی بنیاد پر اور غلط فہمی کی وجہ سے تھے اس لیے ان کے لیے ممکن ہو گیا کہ گمراہ لوگوں کے پروپیگنڈے کے اثر سے آزاد ہو کر اصلاح کر لیں۔ حضرت حسن ؓ کے ایثار اور تدبیر کی وجہ سے مسلمان دوبارہ متحد ہو گئے۔
 ⑤ صحابہ کرام ؓ کے اختلافات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی صحابی کے بارے میں احترام کے منافی لہجہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

۳۹۶۰۔ حضرت عدیر بنت اُہبان ؓ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: جب حضرت علی ؓ یہاں بصرہ میں تشریف لائے تو میرے والد (حضرت اُہبان بن صلی غفاری ؓ) کے پاس بھی آئے انھوں نے فرمایا: ابو مسلم! (اُہبان ؓ) کیا آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ ؓ اور ان کے ساتھیوں) کے خلاف میری مدد نہیں کریں گے؟ اُہبان ؓ نے کہا: کیوں نہیں، پھر اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا: لونڈی! میری تلوار نکال۔ وہ تلوار لے آئی۔ انھوں نے میان سے ایک باشت تلوار باہر نکالی تو (معلوم ہوا کہ) وہ لکڑی کی تھی۔ انھوں نے فرمایا: میرے محبوب اور تیرے چچا کے بیٹے (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جب مسلمانوں میں باہم فتنہ و فساد برپا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ (لکڑی کی تلوار لے کر) چلنے کو تیار ہوں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: مجھے نہ تو آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی تلوار کی۔

۳۹۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْدٍ، مُؤَدَّنُ مَسْجِدِ جُرَدَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيْسَةُ بِنْتُ أَهْبَانَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا، الْبَصْرَةَ، دَخَلَ عَلَى أَبِي. فَقَالَ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِيْنُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَذَعَا جَارِيَةً لَهُ. فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ أَخْرِجِي سَيْفِي. قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ. فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ، فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ. فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ، إِذَا كَانَتِ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ. فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ. قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ.

❶ فوائد و مسائل: ① لکڑی کی تلوار جنگ میں کام نہیں آ سکتی۔ لکڑی کی تلوار بنوانے کا مقصد جنگ و جدل سے الگ رہنا ہے۔ ② مسلمانوں کے باہمی اختلاف کے موقع پر کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کی بجائے دونوں

۳۹۶۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في اتخاذ السيف من خشب [في الفتنة]، ح: ۲۲۰۳ من حديث عبدالله بن عبيد به، وقال: 'حسن غريب' الخ.

۳۶- أبواب الفتن فتنے اور آزمائش کے وقت حق پر رہنے کا بیان

میں صلح کرانے کی کوشش کرنا زیادہ ضروری ہے۔

۳۹۶۱- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى
الَلَيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ تَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، عَنْ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ. يُضْهِجُ الرَّجُلَ فِيهَا مُؤْمِنًا،
وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْهِجُ
كَافِرًا. أَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ.
وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي
فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسَرُوا قَبَائِلَهُمْ،
وَقَطَّعُوا أَوْتَارَهُمْ، وَأَضْرَبُوا بِسُوفِهِمْ
الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ
كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ».

۳۹۶۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسے فتنے (روما) ہوں گے جیسے تاریک رات کے ٹکڑے۔ ان میں انسان صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ ان (فتنوں) کے دوران میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان حالات میں تم اپنی کمائیں توڑ دینا، ان کی تانت کاٹ دینا اور اپنی تلواریں پتھروں پر دے مارنا۔ اگر (فسادی لوگ) تم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئیں تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے اچھے بیٹے (ہاتیل) کی طرح ہو جانا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① فتنے کے زمانے میں اپنے ایمان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ ② فتنوں میں کم حصہ لینا بہتر ہے اور بالکل کنارہ کش رہنا سب سے بہتر۔ ③ صرف اس لیے کسی سے دشمنی رکھنا اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا غلط ہے کہ اس کا تعلق فلاں فرقے، تنظیم جماعت یا پارٹی سے ہے، یہ جاہلیت کی سی عصبیت ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ اجتناب کرنا ضروری ہے۔

۳۹۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

۳۹۶۲- حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انھوں نے کہا: میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت

۳۹۶۱- [حسن] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب النهي عن السعي في الفتنة، ح: ۴۲۵۹ من حديث عبد الوارث به، وقال الترمذي "حسن غريب صحيح"، ح: ۲۲۰۴.

۳۹۶۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۴۹۳/۳ من طرق عن حماد عن علي بن زيد، وتقديم، ح: ۱۱۶ به، ولم يشك، وللحديث شواهد عند أحمد: ۲۲۵/۴، ۲۲۶، وأبي داود، ح: ۴۲۵۷، ومسلم، ح: ۲۸۸۷/۱۳ وغيرهم.

۳۶۔ ابواب الفتن دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر باہم مقابلے میں آنے کی شجاعت کا بیان

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَأَتِ بِسَيْفِكَ أَحَدًا، فَأَضْرِبْهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ». میں حاضر ہوا تو انھوں نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”عقرب فتنہ افتراق اور اختلاف (رو نما) ہوگا۔ جب یہ صورت حال پیش آئے تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھ جانا اور اسے (پہاڑ کے پتھروں پر) مار کر توڑ دینا۔ پھر گھر میں بیٹھ رہنا حتی کہ تجھ تک کوئی گناہ گار ہاتھ پہنچ جائے یا فیصلہ کر دینے والی موت آجائے۔“

فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) تحقیق فترواق ہو چکا اور میں نے وہی کچھ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① مسلمانوں کا اسلحہ کفار کے خلاف کام آنا چاہیے جب وہ مسلمان کے خلاف چلنے لگے تو اس کا تباہ ہو جانا بہتر ہے۔ ② گناہ گار ہاتھ کا مطلب ہے کہ کسی مفید کا نشانہ بن جاؤ اور مظلومانہ شہادت پا لویا طبعی موت کی وجہ سے ان جھیلوں سے چھوٹ جاؤ۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱۔ دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجانا

۳۹۶۳۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ التَّقَى بِأَسْيَافِهِمَا، إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جاتے ہیں۔“

۳۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے

۳۹۶۳۔ [صحیح] وضعفه البوصيري من أجل مبارك بن سحيم، وله شواهد، منها الحديث الآتي والذي بعده. ۳۹۶۴۔ [صحیح] أخرجه النسائي ۱۲۴/۷، تحريم الدم، تحريم القتل، ح: ۴۱۲۳، ۴۱۲۴ من حديث يزيد به، ولم يذكر ابن أبي عروبة، ورواه يونس عن الحسن به، النسائي ۱۲۶/۷، ح: ۴۱۲۹، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي، وحديث ابن ماجه صححه البوصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن دو مسلمانوں کا تلواریں لے کر باہم مقابلے میں آنے کی شاعت کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلَمَانَ التَّيْمِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے (لڑنے کے لیے) ملے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جائیں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے (اس لیے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جب کوئی شخص جرم کی پوری کوشش کرے لیکن کسی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے تو اللہ کے ہاں وہ بھی مجرم ہے۔ ② جو شخص ارتکاب جرم کا عزم رکھتا ہو لیکن ارتکاب سے پہلے رجوع کر لے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور توبہ کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

۳۹۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَضْمُونٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا الْمُسْلِمَانِ، حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ، فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ. فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاَهَا جَمِيعًا».

۳۹۶۵۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم کے کنارے پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس غلطی کی وجہ سے ان دونوں کے جہنمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن ان کے لیے جہنم سے بچنے کا موقع باقی ہوتا ہے کہ لڑائی سے باز آجائیں۔ ② مومن کا قتل جہنم میں پہنچانے والا عمل ہے البتہ توبہ یا قصاص سے یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے۔

۳۹۶۶۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابُو اِمَامَةَ رَضِيَ اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۶۵۔ أخرجه البخاري، الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بسيفيهما، ح: ۷۰۸۳ تعليقاً من حديث محمد بن جعفر غندر به، ومسلم، الفتن، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ح: ۲۸۸۸/۱۶ عن ابن بشار به.

۳۹۶۶۔ [إسناده ضعيفاً] وحسنه البوصيري * عبدالحكم بن ذكوان السدوسي روى عنه ثلاثة، ولم يوثقه غير ابن حبان، والبوصيري يتيحه، ورواه عنه أبو داود الطيالسي في مسنده ح: ۲۳۹۸، قلت: ورواه جماعة عن مروان ۴

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برے درجے والا شخص وہ ہوگا جس نے (دوسرے کی) دنیا کے لیے اپنی آخرت ضائع کر لی۔“

باب ۱۲- فتنے کے زمانے میں زبان

کو (نامناسب باتوں سے) روک کر رکھنا

۳۹۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جو عربوں کا صفایا کر دے گا۔ اس کے مقتول جہنم میں جائیں گے۔ اس فتنے میں زبان تلوار کے وار سے زیادہ سخت (اور تکلیف دہ) محسوس ہوگی۔“

۳۹۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنوں سے بچو ان میں زبان (کی بات) تلوار کے وار کی طرح (اثر انداز) ہوتی ہے۔“

الفرازی بہ، منهم یوسف بن عدی، فالعلة من السدوسي فقط، والله أعلم.

۳۹۶۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الفتن والملاحم، باب في كف اللسان، ح: ۴۲۶۵ من حديث ليث بن أبي سليم، ح: ۲۰۸، وقال الترمذي "غريب"، ح: ۲۱۷۸ * زياد سيمين كُوش مجهول الحال، وفيه علة أخرى اشترت إليها أنفاً.

۳۹۶۸- [ضعيف] وضعفه البوصيري لعلتين، إحداهما ضعف محمد البيلماني، وتقدم، ح: ۲۵۰۰، وله لون آخر عند أبي داود، ح: ۴۶۶۴، وإسناده ضعيف، وله طريق آخر ضعيف.

۳۶- أبواب الفتن

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ: حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَثْرَلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ».

(المعجم ۱۲) - بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي

الْفِتْنَةِ (الصفحة ۱۲)

۳۹۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ سَمِينٍ كُوشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ. فَتَلَاهَا فِي النَّارِ. اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْفِتْنََ. فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ».

۳۶۔ ابواب الفتن

۳۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلَقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ قَالَ: مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ. فَقَالَ لَهُ عُلَقَمَةُ: إِنَّ لَكَ رَحِمًا. وَإِنَّ لَكَ حَقًّا. وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْرَاءِ. وَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمُ بِهِ. وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُرَزِيِّ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ. مَا يَطْرُقُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ. مَا يَطْرُقُ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ. فَيَكْتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ».



قَالَ عُلَقَمَةُ: فَأَنْظُرُ، وَيَحْكُ مَاذَا تَقُولُ، وَمَاذَا تَتَكَلَّمُ بِهِ. قُرْبُ كَلَامٍ، قَدْ مَتَعْنِي أَنْ أَتَكَلَّمُ بِهِ، مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حکمرانوں سے تعلق رکھنے میں خطرہ ہے کہ ان کے غلط کاموں یا غلط باتوں کی تائید کرنی

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

۳۹۶۹۔ حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس سے ایک آدمی گزر رہا جو (معاشرے میں) اونچا مقام رکھتا تھا۔ علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تیرا (مجھ سے) قرابت کا تعلق ہے اور (مجھ پر) تیرا حق ہے۔ (اس لیے نصیحت کے طور پر بات کر رہا ہوں۔) میں نے دیکھا ہے کہ تو ان حکمرانوں کے پاس جاتا ہے اور ان سے جو اللہ چاہے بات چیت کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث مرزئی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات کرتا ہے وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک (حقیقت میں) ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔“

علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس لیے دیکھ لیا کہ تو کیا کہہ رہا ہے اور کیا کچھ منہ سے نکال رہا ہے تیرا بھلا ہو۔ مجھے تو بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی یہ حدیث کی باتیں کہنے سے روک دیتی ہے۔

۳۹۶۹۔ [مسندہ حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في فلة الكلام، ح: ۲۳۱۹ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم.

۳۶۔ ابواب الفتن فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

پڑے گی اس لیے احتیاط پسند بزرگ حکومتی عہدے داروں سے زیادہ میل جول پسند نہیں فرماتے۔ لیکن اگر کسی ضرورت مند یا مظلوم کی مدد کے لیے یا ان کی کسی غلطی پر تنبیہ کرنے کے لیے ان کے پاس جائیں تو حرج نہیں۔ ① مکران اپنے مشیروں سے متاثر ہوتے ہیں اس لیے انھیں غلط مشورہ دینے والا بہت بڑا مجرم ہے اور ان کے غلط اقدامات میں شریک ہے۔ ② بعض اوقات ظاہری طور پر معمولی کجی جانے والی بات بہت دور رس اثرات رکھتی ہے اس لیے معاشرے میں اہم مقام رکھنے والوں کو بہت احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔ ③ سیاست دان ہوں یا علماء یا افران ان کی ذمہ داری بہت نازک ہے۔ اس کا احساس رہنا چاہیے۔ ④ علمائے کرام کو چاہیے کہ جب حکومتی عہدے داران سے مشورہ طلب کریں تو انھیں صحیح مشورہ دیں اور جب نصیحت کی درخواست کریں تو انھیں اللہ کی رضا کے لیے ایسی نصیحت کریں جس سے عام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔

۳۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقَّيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ. لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا. فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

۳۹۷۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی (بعض اوقات) اللہ کی ناراضی والا ایک لفظ کہہ دیتا ہے وہ اس میں حرج نہیں سمجھتا۔ (لیکن وہ اتنا بڑا گناہ کا لفظ ہوتا ہے کہ) وہ اس کی وجہ سے ستر سال تک جہنم میں گر جاتا ہے۔“

۳۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا، أَوْ لِيَسْكُتْ».

۳۹۷۱۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۳۹۷۰۔ [صحیح] ابن اسحاق تابعہ یزید بن الہاد، أحمد: ۳۷۸/۲، وباقی السند صحیح، وللحدیث طرق كثيرة عند الترمذی، ح: ۲۳۱۴ وغیرہ.

۳۹۷۱۔ أخرجه البخاري، الأدب، باب: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ح: ۶۰۱۸، من حديث أبي الأحوص به، ومسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف. . . الخ، ح: ۷۵/۴۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۳۶- أبواب الفتن - فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① بری بات کہنے سے اجتناب ایمان کا تقاضا ہے۔ ② فضول باتیں کرنے سے اجتناب کرنا اور خاموش رہنا اچھی عادت ہے۔ ③ بے فائدہ باتوں میں مشغول رہنے سے ذکر الہی اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا بہت ہی بہتر ہے۔ اس کی وجہ سے گناہ سے حفاظت ہوتی ہے اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَعْمَاسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ الْعَمِيرِيِّ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّخَفِيُّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرِ أَعْتَصِمُ بِهِ: قَالَ: «قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا».

۳۹۷۲- حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (صحیح کی) ایک بات فرما دیجیے جس پر میں مضبوطی سے قائم رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہو: میرا رب اللہ ہے پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے (نقصان پہنچنے کا) خوف ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا پھر فرمایا: ”اس سے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان پر قائم رہنا اس لیے ضروری ہے کہ جہنم سے نجات صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب انسان کی موت ایمان کی حالت میں آئے۔ ② زبان سے جس قدر زیادہ گناہ سرزد ہوتے ہیں اتنے دوسرے اعضاء سے نہیں ہوتے۔ ③ زبان کے گناہ آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ ④ معاشرے میں زبان کے گناہوں کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی دوسرے گناہوں کو۔ ⑤ زبان کے گناہوں کے اثرات زیادہ شدید ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں اور بہت سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مثلاً: قتل و غارت وغیرہ اس لیے زبان کے بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ،

۳۹۷۳- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک دن جبکہ ہم چل رہے تھے میں آپ کے

۳۹۷۲- أخرجه مسلم، الإیمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ح: ۶۲/۳۸ من طريق آخر عن عروة بن الزبير عن سفیان بن عبد الله به.

۳۹۷۳- [حسن] أخرجه الترمذی، الإیمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ح: ۲۶۱۶ عن محمد بن أبي عمر به، وقال: "حسن صحيح"، وللحديث شواهد.

۳۶- ابواب الفتن

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتُ عَظِيمًا. وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيُمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿نَحَافَى جُنُودِهِمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧]. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَدُرُوزَةِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَاكٍ ذَلِكَ كُلُّهُ؟» قُلْتُ: بَلَى. فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ: «تَكْفُفُ عَلَيْكَ هَذَا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمَوْأَحِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ قَالَ: «ثِيَابُكَ أَمُكْ يَا مُعَاذُ! هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ، عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ، إِلَّا حَصَائِدُ السِّتَمِ؟»

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان قریب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں پہنچا دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے بڑی عظیم بات پوچھی ہے اور جس کے لیے اللہ آسان کر دے اس کے لیے یہ آسان بھی ہے۔ (جنت میں پہنچانے والا عمل یہ ہے کہ) تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے نماز قائم کرے زکاة ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿تَسْحَافَى جُنُودُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ..... جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“ پھر فرمایا: ”کیا میں تجھے دین کا سر اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ جہاد ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جس پر ان سب کا مدار ہے؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں! تب نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اسے روک کر رکھنا۔“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہمارا

فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان
مؤاخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”معاذ! تیری ماں تجھے
روئے۔ لوگوں کو (جہنم کی) آگ میں چہروں کے بل
گھسیٹنے والی چیز ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلوں کے
سوا اور کیا ہے؟“

🌞 فوائد و مسائل: ① سب نیکیوں کا مقصد اور گناہوں سے بچنے کی ہر کوشش کا مقصد جنت کا حصول اور جہنم سے نجات ہے اس لیے یہ بہت عظیم مسئلہ ہے۔ ② نیکی اللہ کی توفیق ہی سے ہوتی ہے اور گناہ سے بچنا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ ③ اسلام کے پانچوں ارکان پر کما حقہ عمل کرنے سے جنت ملتی ہے اور جہنم سے نجات ہوتی ہے۔ ④ روزہ صدقہ اور تہجد نیکی کے دروازے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک عمل بہت سی نیکیوں میں معاون بنتا ہے لہذا نفلی روزے نفلی صدقات اور تہجد میں سے جو عمل بھی آسانی سے ہو سکے اسے زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ ⑤ نفلی روزے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ⑥ صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں جنت حاصل ہوتی ہے۔ ⑦ نماز تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جاسکتی ہے تاہم آدھی رات کے بعد خصوصاً تہائی رات باقی رہنے پر ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ ⑧ زبان کی حفاظت ایک اہم عمل ہے جس کا بڑی نیکیوں سے گہرا تعلق ہے۔ روزے کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے جب جھوٹ، چغلی، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔ صدقے کا ثواب بھی ملتا ہے جب احسان نہ بتلایا جائے اور نیکی کا اعلان کر کے ریاکاری کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ تہجد میں اللہ کا ذکر و دعا اور تلاوت زبان کے عمل ہیں۔ ⑩ زبان کے گناہوں کو معمولی سمجھ لیا جاتا ہے لہذا توبہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور گناہ اتنے زیادہ جمع ہو جاتے ہیں کہ انسان جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ⑪ دین کا سرکلہ توحید کا اقرار ہے جس کے ذریعے سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ توحید کے بغیر اسلام کی حیثیت وہی رہ جاتی ہے جو سرکاشے کے بعد انسان کی رہتی ہے۔ ⑫ اسلام کا ستون نماز ہے۔



۳۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : ۳۹۷۳- ام المومنین ام حبیہ (بنت ابو سفیان) رضی اللہ عنہا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ
قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ
قَالَ : حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ
شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، رَوَى النَّبِيُّ ﷺ، عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا

۳۹۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه، حديث* كل كلام ابن آدم عليه لا له*، ح: ۲۴۱۲ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب" * أم صالح بنت صالح لا يعرف حالها (تقریب).

۳۶۔ ابواب الفتن ۔ فتنے کے زمانے میں زبان کو روک کر رکھنے کا بیان

لَهُ. إِلَّا الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالتَّهْيِ عَنْ
الْمُنْكَرِ، وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
خَالِي، يَعْلَى عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا
نَدْخُلُ عَلَى أُمَرَائِنَا فَتَقُولُ الْقَوْلَ. فَإِذَا
خَرَجْنَا، قُلْنَا غَيْرَهُ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ذَلِكَ،
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، النَّفَاقَ.

۳۹۷۵۔ حضرت ابو شعاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم امراء
(حکمرانوں) کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں
پھر جب ہم باہر آتے ہیں تو دوسری بات کہتے ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس چیز کو ہم رسول اللہ
ﷺ کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان کا ظاہر اور باطن ایک ہونا چاہیے۔ ② حکمرانوں کے سامنے صحیح صورت حال
پیش کرنا اور صحیح رائے دینا ضروری ہے۔ ان کی خوشنودی کے لیے غلط رائے دینا یا ان کے غلط کام کو غلط جانتے
ہوئے بھی اس کی تعریف کرنا بہت بڑی اخلاقی کمزوری ہے جس سے حکمران کو بھی نقصان ہوتا ہے اور مسلم عوام کو
بھی۔ ③ منافقانہ طرز عمل جھوٹ، دھوکے اور خوشامد پر مبنی ہوتا ہے اور یہ سب بری عادتیں ہیں۔

۳۹۷۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَبِوَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ
حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَشِينُهُ».

۳۹۷۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بھی انسان کے اسلام کی
خوبی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے
چھوڑ دے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ الموسوعة الحديثية

۳۹۷۵۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۵/۲ عن ليلى به، وتابعه أبو خالد سليمان بن حيان الأحمر، النسائي في
الكبرى: ۲۳۱/۵، ح: ۸۷۵۹، وله شواهد عند البخاري، ح: ۷۱۷۸، وأحمد: ۶۹/۲، وغيرهما، والحدیث
صححه البصيري.

۳۹۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب [حديث: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه"]،
ح: ۲۳۱۷ من حديث الأوزاعي به، وقال: "غريب"، وأخرجه البغوي، شرح السنة: ۱۴/۳۲۰، ح: ۴۱۳۲ بإسناد
صحیح عن الأوزاعي حدثني قرة بن عبد الرحمن بن حيويل حدثني الزهري حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن حدثني
أبو هريرة به. . . الخ، وحسنه النووي في الأربعين، وله شواهد «قرة ضعفه الجمهور».

۳۶۔ أبواب الفتن فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور محقق عصر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی شرح السنہ کی روایت کو سنداً صحیح قرار دیا ہے اور امام نووی کی تحسین کو بھی نوٹ کیا ہے نیز اس کے مزید شواہد کا بھی ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کی ہمارے فاضل محقق کے نزدیک بھی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳/۲۵۶ وصحيح سنن ابن ماجه: رقم: ۳۲۲۶ طبع مكتبة المعارف، الرياض) ⑤ غیر متعلقہ امور میں بے جا مداخلت غلط نتائج پیدا کرتی ہے۔ ⑥ برے کام سے منع کرنا بے جا مداخلت میں شامل نہیں۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ الْفُرْقَةِ (التحفة ۱۳) باب: ۱۳۔ (فتنوں کے دور میں لوگوں سے)

الگ تھلگ رہنا

۳۹۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعَجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بَعَنَانٍ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَيَطِيرُ عَلَى مَنْتِهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ، مَطْلَانَهُ. وَرَجُلٌ فِي غَنَمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَافِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْبَقِيُّ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

۳۹۷۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے بہترین زندگی یہ ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر (میدان جنگ میں) اڑتا پھرتا ہو جب بھی خوف زدہ کرنے والی یا پریشان کن آواز سنائی دے وہ اس پر ادھر اڑ جاتا ہے۔ وہ موت یا شہادت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔ یا ایک آدمی کسی چوٹی پر یا کسی وادی میں چند بکریاں لے کر رہ رہا ہے وہ نماز قائم کرتا ہے زکاۃ ادا کرتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ صرف نیکی کے معاملات میں تعلق رکھتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جہاد کی زندگی سب سے اعلیٰ زندگی ہے۔ ② مجاہد کا مقصد اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنا اور کافروں سے مسلمانوں کی سرزمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اسے عہدے، تحفے، انعام یا شہرت کی تمنا نہیں ہوتی۔

۳۹۷۷۔ أخرجه مسلم، الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ح: ۱۸۸۹ من حديث عبد العزيز به.

۳۶- ابواب الفتن - فتوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

⑤ شہادت کی تمنا کرنا اور جہاد میں اس لیے حصہ لینا کہ شہادت کی موت نصیب ہو ایک بہت بڑی خوبی ہے۔
 ⑥ فتوں کے زمانے میں اپنا دین بچانے کے لیے عام آبادی سے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا جائز ہے لیکن یہ تمنا ہی اس طرح کی نہیں ہونی چاہیے جس طرح کی عیسائی راہب یا ہندو جوگی اختیار کرتے ہیں کہ انسانوں سے بالکل کٹ جاتے ہیں بلکہ اس کا مقصد لوگوں کے برے کاموں میں شریک ہونے سے بچنا ہے، نیکی کے کاموں میں حسب طاقت شریک رہنا چاہیے۔ ⑦ نماز اور زکوٰۃ سب سے اہم عبادتیں ہیں ان سے کسی بھی حال میں غفلت جائز نہیں۔

۳۹۷۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: کون سا انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنے والا۔“ اس نے کہا: اس کے بعد کون سا (افضل ہے)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو کسی گھائی میں اللہ کی عبادت کرتا ہے لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھتا ہے۔“

۳۹۷۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ، يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

۳۹۷۹- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو (جہنم کی طرف) بلائیں گے۔ جو شخص ان کی بات مانے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے اوصاف (اور علامات) بتا

۳۹۷۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ

۳۹۷۸- أخرجه البخاري، الرقاق، باب العزلة راحة من خلاط السوء، ح: ٦٤٩٤ من حديث الزهري به، ومسلم، الإمارة، الباب السابق، ح: ١٨٨٨ من حديث يحيى بن حمزة به.

۳۹۷۹- أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ٧٠٨٤/٣٦٠٦، ومسلم، الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن... الخ، ح: ١٨٤٧ من حديث الوليد به.

۳۶۔ ابواب الفتن

فتنوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلگ رہنے کا بیان

وَيَحْيِيهِمْ أَجَابَهُمُ إِلَيْهَا قَدْ قُذِفُوا فِيهَا ۖ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ مِنْ جَلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِالنِّسْبَتَيْنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي، إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «فَالزَّمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا. وَلَوْ أَنْ تَعْصَ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ».

دیکھیے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہم ہی میں سے کچھ افراد ہوں گے اور ہماری زبانوں ہی میں بات کریں گے۔“ میں نے کہا: اگر مجھے (ان کا) یہ زمانہ ملے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کی اجتماعیت اور ان کے امام کے ساتھ پیوستہ رہنا۔ اگر ان کی اجتماعیت نہ ہو اور نہ کوئی (متفقہ) امام ہو تو ان سب فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ تجھے کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے حتیٰ کہ تجھے اسی حال میں موت آجائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کے بعد ہر دور میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جو باطل کی طرف دعوت دینے والے تھے اور عام لوگ ان کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر ان کی بات مان لیتے تھے۔ ② خارجی، معتزلہ شیعہ اور جمہیہ وغیرہ فرقے صحابہ و تابعین کے دور میں پیدا ہوئے۔ صحابہ و تابعین نے ان کی تردید کی اور ان کے شبہات کا ازالہ کیا۔ ③ اختلاف کے اس دور میں صحیح راستہ وہی تھا جس پر صحابہ کرام اور تابعین قائم تھے، بعد میں پیدا ہونے والے اختلافات میں بھی صحابہ و تابعین کا طرز عمل ہی قابل اتباع ہے۔ ④ ”جماعت المسلمین“ سے مراد وہ مسلمان ہیں جو ان فرقوں سے الگ ہیں مثلاً: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک فرقہ ان کی محبت میں غلو کا شکار ہوا جیسے: کیسانیہ اور دوسرے شیعہ فرقے۔ ایک فرقہ ان کی مخالفت میں حد سے بڑھ گیا مثلاً: خارجی اور ناصبی۔ عام مسلمان ان دونوں سے الگ رہے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد تسلیم کیا لیکن انھیں معصوم نہیں مانا، ان کے لیے اللہ کے نور میں سے نور ہونے کا عقیدہ نہیں رکھا۔ یہی عام مسلمان ”جماعت المسلمین“ (مسلمانوں کی جماعت) ہیں۔ علاوہ ازیں خروج و بغاوت کے زمانے میں خلیفہ وقت کے ساتھ رہنا بھی اس کے مفہوم میں شامل ہے۔ ⑤ مسلمانوں کے امام سے مراد وہ حکمران اور خلیفہ ہے جو اسلامی شریعت کی روشنی میں ان کے معاملات کا انتظام کرتا اور دوسرے فرائض انجام دیتا ہے مثلاً: اسلامی سلطنت کی سر زمین کی حفاظت، دشمن ملکوں کے خلاف جہاد، زکوٰۃ وغیرہ کی وصولی اور تقسیم بیت المال کا دوسرا انتظام مجرموں کی گرفتاری اور سزا، مسلمانوں کے جھگڑوں میں فیصلے کرنا اور اس مقصد کے لیے قاضی اور جج مقرر کرنا وغیرہ۔ ⑥ بعض لوگوں نے ”مسلمانوں کی جماعت“ کا مصداق ایک خود ساختہ جماعت کو قرار دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ ”جماعت المسلمین“ کا لفظ اسم علم کے طور پر استعمال نہیں ہوا اور نہ اِمَامَتُہُمْ (ان کا امام) کے بجائے اِمَامَتُہَا (اس جماعت کا امام) فرمایا جاتا۔ جو امام مسلمانوں کا دفاع نہیں کر سکتا اور ان پر اسلامی شریعت نافذ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے ساتھ پوچھنے کی کا حکم ناقابل فہم ہے۔ ⑦ فتنوں کے زمانے میں کسی پارٹی کے ساتھ مل کر

۳۶۔ أبواب الفتن ... فتوں کے دور میں دین بچانے کی خاطر دنیا سے الگ تھلک رہنے کا بیان

دوسرے مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں البتہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف جنگ کرنا اسلامی سلطنت کے دفاع اور قوت کے لیے ضروری ہے۔ ⑤ دور حاضر میں مختلف مذہبی تنظیمیں صرف تعاون علی البریٰ کی بنیاد پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ وابستگی یا عدم وابستگی کا تعلق اسلام کے بنیادی احکام سے نہیں۔ ان میں سے کسی ایک جماعت یا بیک وقت متعدد جماعتوں سے تعاون درست ہے جب تک وہ کوئی غلط کام نہ کریں۔ جو کام غلط ہو اس میں تعاون جائز نہیں۔

۳۹۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَرْيَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

۳۹۸۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان کے لیے بہترین مال بکریاں ہوں جن کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں (جہاں گھاس چارہ مل سکتا ہے) لیے پھرتا رہے۔ اور (اس طرح) اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (فتنوں سے دور) بھاگتا پھرے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① جب عام لوگوں کے ساتھ رہنے میں ایمان کو خطرہ ہو تو گوشہ نشینی اختیار کرنا جائز ہے۔ ② جو شخص فتوں میں غلط کارروائیوں کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے اپنی زبان اور علم کا استعمال کر سکتا ہو اس کے لیے وعظ و نصیحت اور بحث و مناظرہ کے لیے آبادی میں رہنا اور یہ خدمت سرانجام دینا افضل ہے۔

۳۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطُطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ فِتْنٌ عَلَى أَوْابِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ».

۳۹۸۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فتنے پیدا ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کے پیچھے لگنے سے بہتر ہے کہ تو کسی درخت کی جڑ چباتا ہو امر جائے۔“

۳۹۸۰۔ [صحیح] کذا قال ابن ماجه، والصبواب عن عبدالرحمن بن عبدالله عن أبيه، وأخرجه البخاري، الإيمان، باب من الدين الفرار من الفتن، ح: ۱۹، وغيره.

۳۹۸۱۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ۵/ ۱۸، ح: ۸۰۳۳ من حديث سعيد بن مظلوم، وله شواهد، منها ما رواه أبو داود، ح: ۴۲۴۶، وإسناده صحيح.

۳۶- ابواب الفتن

فَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاَصٌ عَلَى جَذَلِ شَجَرَةٍ،
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

مشتبکہ کاموں سے رک جانے کا بیان

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ
الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي
عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ، قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ
مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو
بار نہیں ڈسا جاتا۔“

۳۹۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُلْدَغُ
الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ».

۳۹۸۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے
دو بار نہیں ڈسا جاتا۔“



☀️ فوائد و مسائل: ① مومن سے بعض اوقات غلطی ہو سکتی ہے لیکن غلطی واضح ہونے پر اس سے رجوع
کر لینا چاہیے۔ ② جو شخص ایک بار ناقابل اعتماد ثابت ہو جائے دوبارہ اس پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لینا
درست نہیں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبُهَاتِ (التحفة ۱۴)

۳۹۸۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا
۳۹۸۳- امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے انھوں

۳۹۸۲- أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۱۳۳، ومسلم، الزهد، باب: لا
يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۲۹۹۸/۶۳ من حديث الليث به.
۳۹۸۳- [صحیح] أخرجه الطيالسي، ح: ۱۸۱۳ عن زمعة به، وهو في المسند لأحمد: ۱۱۵/۲ من حديث زمعة •
زمعة تقدم حاله، ح: ۲۲۶، والحديث السابق شاهد له.
۳۹۸۴- أخرجه البخاري، الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، ح: ۵۲، ومسلم، المساقاة، باب أخذ الحلال
وترك الشبهات، ح: ۱۵۹۹/۱۰۷ من حديث زكريا به.

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ،
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ، وَأَهْوَى بِإِصْبَعِهِ إِلَى
أُذُنِهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«الْحَلَالُ بَيْنَ، وَالْحَرَامِ بَيْنَ، وَبَيْنَهُمَا
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنْ
اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ.
وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ.
كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ
فِيهِ. أَلَا، وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلَا، وَإِنَّ
حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ. أَلَا، وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. وَإِذَا
فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا، وَهِيَ
الْقَلْبُ».

نے کہا: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے
کانوں کی طرف اٹکیوں سے اشارہ کر کے یہ فرماتے
سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے
تھے: ”حلال واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان
دونوں کے درمیان کچھ شبہ والی چیزیں ہیں جن سے اکثر
لوگ واقف نہیں۔ تو جس نے شبہ والی چیزوں سے
اجتناب کیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا
اور جو کوئی شبہ والی چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام میں
مبتلا ہو جائے گا جیسے ممنوع چراگاہ کے ارد گرد بکریاں
چرانے والا ہو سکتا ہے کہ (نا دانستہ طور پر) اس کے اندر
(جانور) چرا لے (اور اس طرح مجرم قرار پا جائے۔) جس
خبردار! ہر بادشاہ کی ایک ممنوع چراگاہ ہوتی ہے (جس
میں عام لوگوں کے جانوروں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔)
خبردار! اللہ کی ممنوع چراگاہ سے مراد اللہ کی حرام کردہ
چیزیں (اور کام) ہیں۔ سن لو! جسم میں گوشت کا ایک
تکڑا ہے اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے اگر وہ
خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ
دل ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھانے پینے کی چیزیں ہوں یا روزمرہ کے اعمال ان میں کچھ واضح طور پر حلال ہیں جن
میں کوئی شک نہیں مثلاً: روٹی، شہد اللہ کا نام لے کر ذبح کیے ہوئے حلال جانور کا گوشت جائز ضرورت کے لیے
کہیں آنا جانا اور کسی سے بات چیت کرنا وغیرہ۔ کچھ چیزیں اور کام واضح طور پر حرام ہیں مثلاً: خنزیر کا گوشت،
شراب، مردار، جھوٹ بولنا، چوری کرنا اور زنا کرنا وغیرہ۔ بعض چیزیں اور کام ایسے ہیں جن کا حلال یا حرام
ہونا واضح نہیں۔ عام لوگ ان مسائل سے واقف نہیں ہوتے۔ علماء ان کا حکم قرآن و حدیث کے الفاظ کے
اشارات و اقتضاء سے یا قیاس وغیرہ سے معلوم کرتے ہیں۔ ② جس چیز کے بارے میں معلوم نہ ہو مسئلہ
پوچھنے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے کیونکہ ہو سکتا ہے معاملے کی ایک صورت جائز اور ایک ناجائز

۳۶- أبواب الفتن

شروع میں اسلام کے اجنبی ہونے کا بیان

ہو۔ مسئلہ معلوم ہو جانے کے بعد صحیح اور راجح موقف کے مطابق عمل کیا جائے۔ ⑤ مشکوک چیز پر عمل کرنے سے گناہ کا اندیشہ تو ہوتا ہی ہے عوام بھی بدظن ہوتے ہیں۔ انسان کو بلا وجہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے وہ بدنام ہو جائے۔ ⑥ جس کام سے ممنوع کام تک نوبت پہنچنے کا خطرہ ہو اس سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے جیسے غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں ملنا، اگرچہ پردہ کی پابندی کے ساتھ ہو اس سے خطرہ ہے کہ شیطان گناہ کی خواہش پیدا کر دے اور دونوں افراد کبیرہ گناہ میں ملوث ہو جائیں۔ ⑦ مثال دے کر سمجھانے سے مسئلہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا ہے اور سننے والا اس پر اطمینان اور دل کی آادگی کے ساتھ عمل کر سکتا ہے۔ ⑧ دل کی اصلاح بہت ضروری ہے تاکہ اخلاص، یقین اور اللہ کی محبت وغیرہ جیسی صفات حاصل ہوں۔ ان کی وجہ سے نیکی پر عمل کرنا اور گناہ سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳۹۸۵- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل و عارت (اور فتنوں کے ایام) کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔“

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ، كَهَجْرَةِ إِلَيَّ».



🌞 فوائد و مسائل: ① فتنہ و فساد کے ایام میں فتنوں میں شمولیت سے بہتر ہے کہ ان سے الگ تھلگ رہا جائے۔ اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارا جائے۔ ② رہبانیت ممنوع ہے لیکن فتنوں کے ایام میں گوشہ نشینی رہبانیت میں شامل نہیں کیونکہ رہبانیت کا مطلب ہے کہ عوام سے جائز میل جول سے بھی اجتناب کیا جائے اور عبادت میں اس طرح کی سختی کی جائے جو سنت کے خلاف ہے جب کہ اس گوشہ نشینی کا مقصد اپنے آپ کو قتل و عارت اور فساد میں ملوث ہونے سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس دوران میں مسنون نقلی عبادات میں اس حد تک مشغول ہوا جاسکتا ہے کہ اپنی ذات اور بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ کسی اور مشکوک سرگرمی میں حصہ نہ لیا جاسکے۔ ③ ہجرت میں وطن چھوڑا جاتا ہے اور گوشہ نشینی میں اہل وطن کی برائیوں اور شرارتوں سے دامن بچانے کے لیے ان سے تعلق محدود کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں عمل مشابہ ہیں اور ان دونوں کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔

باب: ۱۵- اسلام شروع میں اجنبی تھا

(المعجم ۱۵) - بَاب: بَدْءُ الْإِسْلَامِ عَرَبِيًّا

(التحفة ۱۵)

۳۹۸۵- آخر جہ مسلم، الفتن، باب فضل العبادۃ فی الهرج، ح: ۲۹۴۸ / ۱۳۰ من حدیث المعلی بن زیاد بہ.

۳۶۔ ابواب الفتن شروع میں اسلام کے اجنبی ہونے کا بیان

۳۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ، وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ».

۳۹۸۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام شروع میں اجنبی تھا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا“ اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

🌞 نوآمد مسائل: ① ”غریب“ اجنبی اور بے وطن کو کہتے ہیں۔ شروع میں اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ اسے کوئی جانتا نہ تھا۔ معاشرہ اسے قبول کرنے پر تیار نہ تھا۔ آہستہ آہستہ لوگ اسے سمجھتے اور قبول کرتے گئے حتیٰ کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گیا اور کفر و شرک ختم ہو گیا۔ ② خلفائے راشدین کے دور کے بعد اسلام میں بدعات کا ظہور ہوا بعد کے ادوار میں مسلمانوں نے غیر مسلموں کے رسم و رواج اور خیالات اپنا لیے۔ اس طرح اصل اسلام چند لوگوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اکثریت نے خود ساختہ رسم و رواج اور غلط عقائد و اعمال ہی کو صحیح اسلام سمجھ لیا۔ ③ جن اجنبیوں کو مبارک باد دی گئی ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدعات کی کثرت میں سنت پر عمل پیرا رہیں غلط عقائد مشہور ہونے پر صحیح عقیدے پر قائم رہیں اور اخلاقی انحطاط کے دور میں صحیح اسلامی اخلاق کو اختیار کریں۔ ④ حق و باطل کا دار و مدار کسی نام کو اختیار کرنے پر نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی موافقت اور مخالفت پر ہے۔

۳۹۸۷۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَيِّدَانَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا،

۳۹۸۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام شروع میں اجنبی تھا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا“ اس لیے اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

۳۹۸۶۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً... الخ، ح: ۲۳۲/۱۴۵ من حديث مروان الفزاري به.

۳۹۸۷۔ [سناده حسن] أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۱/ ۲۹۸ من حديث الليث بن سعد عن يزيد به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة.

۳۶۔ ابواب الفتن

فتنوں سے محفوظ لوگوں کا بیان

وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ .

۳۹۸۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام اجنبی کے طور پر شروع ہوا اور وہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا۔ تو اجنبیوں کو مبارک ہو۔“

۳۹۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا ، وَسَيَعُوذُ غَرِيْبًا . فَطُوْبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ .»

عرض کیا گیا: اجنبی (غریب) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”قبائل سے الگ ہونے والے۔“

قَالَ : قِيلَ : وَمَنِ الْغُرَبَاءِ؟ قَالَ : التَّرَائُعُ مِنَ الْقَبَائِلِ .

باب: ۱۶۔ فتنوں سے جن لوگوں کے سلامت رہنے کی امید ہے

(المعجم ۱۶) - بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ (الصفحة ۱۶)

۳۹۸۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک دن مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہوئے ایک ارشاد کی وجہ سے رونا آ رہا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے

۳۹۸۹۔ حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي . فَقَالَ : مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ : يُبْكِينِي



۳۹۸۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً، ح: ۲۶۲۹ من حديث حفص بن غوث، وقال: 'حسن غريب صحيح'، ورواه أبو خالد سليمان بن حبان عن الأعمش به، وصححه البغوي في شرح السنة: ۱/۱۸، ولم أجد تصريح سماع الأعمش وأبي إسحاق، والحديث السابق والذي قبله يغبان عنه.

۳۹۸۹۔ [ضعيف] أخرجه الحاكم: ۴/۳۲۸ من حديث عيسى الزرقني به، وقال: 'صحیح'، ووافقه الذهبي * وعيسى متروك (تقريب)، وللبعض الحديث شواهد صحيحة، وعند الحاكم: ۲/۳۱۷ رواية معلقة.

۳۶۔ ابواب الفتن

امتوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

تھے: ”تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔ اور جو کوئی اللہ کے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ (گویا) اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ گناہم تنقیٰ نیک لوگ پسند ہیں جو غیر حاضر ہوں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اگر موجود ہوں تو انہیں بلایا نہیں جاتا نہ انہیں پہچانا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ وہ ہر ایک غبار آلود تاریک فتنے سے نکل جاتے ہیں (اور فتنوں سے متاثر ہو کر گمراہ نہیں ہوتے۔“)

شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ يَسِيرَ الرِّبَاءِ شِرْكٌ. وَإِنَّ مَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ، إِذَا غَابُوا، لَمْ يُنْقَدُوا. وَإِنْ حَضَرُوا، لَمْ يَدْعُوا وَلَمْ يَعْرِفُوا. فَلَوْ هُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى. يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ».

۳۹۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی مثال ان سوادنوں کی سی ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے۔“

۳۹۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَزِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ [عُمَرَ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «النَّاسُ كَالْبِلِّ مَائَةٍ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً».

🌟 فوائد و مسائل: ① صاحب کمال لوگ تعداد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ② عوام میں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی اہم ذمہ داری کو اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر کامل اہلیت والا فرد نہ ملے تو ناقص اہلیت والے ہی سے کام چلانا چاہیے تاہم ان کی مناسب رہنمائی اور ان کے کام کی مناسب نگرانی ضروری ہے۔ ③ مربی تربیت میں محنت کرے اور اس کا مطلوب نتیجہ نہ نکلے تو ضروری نہیں کہ تربیت میں نقص ہو۔ بعض اوقات تربیت پانے والوں کے نقص کی وجہ سے مطلوب نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

باب: ۱۷۔ امتوں کا فرقوں میں تقسیم ہونا

(المعجم ۱۷) - بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ

(التلحفة ۱۷)

۳۹۹۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۳۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۹۹۰۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۷۰/۲، ۱۲۳، ۱۳۹ من حديث زيد بن ابن عمر، ولم يكن ملصقا على الراجح، ولحديثه شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما من حديث الزهري عن سالم عن أبيه. ۳۹۹۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، السنة، باب شرح السنة، ح: ۵۹۶۶ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: «

۳۶- أبواب الفتن

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَأِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «الْجَمَاعَةُ».

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

امتوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔“

۳۹۹۲- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنتی تھا اور ستر جہنمی۔ عیسائی بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) اکہتر جہنمی تھے اور ایک جنتی۔ تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میری امت ضرور بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”جماعت۔“

۳۹۹۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۴ الترمذی 'حسن صحیح'، ح: ۲۶۴۰، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۴، والحاکم ۱/۱۲۸ علی شرط مسلم، ووافقه الذہبی.

۳۹۹۲- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۷۰/۱۸، وابن أبي عاصم في السنة: ۱/۳۲، ح: ۶۲ وغيرهما من حديث عباد به.

۳۹۹۳- [صحیح] أخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث، ص: ۲۴، ح: ۴۱ من حديث الوليد عن أبي عمرو الأزواعي به، وصححه البوصيري * قتادة عن، وتابعه سعيد بن أبي هلال وزيد بن أسلم وغيرهما كما ذكرته في تخريج النهاية، ح: ۴۸.

۳۶۔ ابواب الفتن

امتوں کے فرقوں میں تقسیم ہونے کا بیان

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعْنِي أَنَّهُ قَالَ: «بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرُ (۷۱) فَتَنًا فَتَادَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّنِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ».

فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا وہ سب فرتے جہنم میں جائیں گے اور وہ جماعت ہے۔“

🌞 نوامد و مسائل: ① نبی ﷺ نے مستقبل میں پیش آنے والے جن جن واقعات کی جس جس طرح خبر دی۔ وہ اسی طرح پیش آئے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی نبوت اور صداقت کی دلیل ہے۔ ② فرقوں میں تقسیم ہونے کے بارے میں اس لیے بتایا گیا ہے کہ مسلمان ان اختلافات میں صحیح طرز عمل اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ ③ نصاریٰ اور مسلمانوں میں اختلاف کی اصل وجہ خواہشات نفس کی پیروی اور تعصب ہے۔ اور یہ جرائم جہنم میں لے جانے والے ہیں۔ ④ مسلمانوں کی اصل ”جماعت“ وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلی آ رہی ہے۔ اس جماعت سے لوگ الگ ہو کر مختلف فرقوں کی شکل اختیار کر گئے لیکن اصل ”جماعت“ بھی قائم ہے۔ مسلمانوں کو اسی ”جماعت“ کے ساتھ رہنے اور ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ ⑤ جماعت سے الگ ہونے والے خواہش نفس یا غلط تاویلات کی وجہ سے الگ ہوئے۔ جو لوگ ان فرقوں میں شامل نہیں ہوئے وہ قرآن و حدیث پر قائم رہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ⑥ نجات کا دار و مدار اپنی پارٹی کا کوئی خاص نام رکھ لینے پر نہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے پر ہے۔ عالمین کتاب و سنت مختلف زمانوں اور علاقوں میں مختلف ناموں سے مشہور ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ الگ الگ فرقے بن گئے ہیں بلکہ وہ سب تنظیمیں یا جماعتیں ”الجماعۃ“ میں شامل ہیں۔

۳۹۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَسْبُحَنَّ سُنَّةُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا يَبَاعُ، وَذِرَاعًا يَذْرَاعُ، ۳۹۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ پہلوں کے طریقے کی (پوری طرح) پیروی کرو گے جیسے باع باع کے برابر ہاتھ ہاتھ کے برابر اور باشت باشت کے برابر ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں گھے

۳۹۹۴۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۵۰/۲ عن يزيد بن هارون، وصححه البوصيري، والحاكم: ۳۷/۱، علي شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق أخرى عند البخاري ومسلم وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

وَشِئْرًا بِشِيرٍ. حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ صَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ (پیروی کریں گے؟) آپ نے فرمایا: ”اور کن کی؟“

🌅 فوائد و مسائل: ① یہود و نصاریٰ کے رسم و رواج کی پیروی کرنا گمراہی کا باعث ہے۔ ② یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہونا ان کی محبت پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں ان کا مذہب بھی اچھا محسوس ہونے لگتا ہے۔ جب اسلام کے مقابلے میں کفر کے طور پر لیتے اچھے لگنے لگیں تو پھر نام نہاد ایمان کا باقی رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ③ ”باع“ سے مراد وہ فاصلہ ہے جو دونوں ہاتھوں کے سروں کے درمیان اس وقت ہوتا ہے جب دونوں بازو مخالف سمتوں میں دائیں بائیں پھیلا لیے جائیں۔ ”تاتھ“ (ذراع) سے مراد ہاتھ کی انگلیوں سے کہنی تک کا فاصلہ ہے۔ ④ سائے کے بل میں گھسنے کی کوشش کرنا ایک نامعقول حرکت ہے لیکن یہود و نصاریٰ کی پیروی میں مسلمان یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ یہ کام یا سوچ درست بھی ہے یا نہیں، بغیر سوچے سمجھے اس کی پیروی شروع کر دیں گے۔ ⑤ اس پیش گوئی پر عمل کی موجودہ دور میں متعدد مثالیں ہیں جیسے آج سے چند سال قبل جب ”سوشلزم“ کا تصور نیا نیا سامنے آیا تو مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن و حدیث کی نصوص کی اس انداز سے تویل شروع کر دی کہ جس سے سوشلزم کا اسلام میں شامل ہونا ثابت کیا جاسکے۔ جب روس نے سوشلزم کے اس تصور کو چھوڑ دیا تو انہی لوگوں نے قرآن مجید سے مغربی جمہوریت اور مادر پدر آزادی کے حق میں ”دلائل“ تلاش کرنے شروع کر دیے۔ اسی طرح مغرب کی تہذیبی و ثقافتی بلغار ہے جس کا مسلمانوں کی نسل نو بڑی تیزی سے شکار ہوتی جا رہی ہے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ.



(المعجم ۱۸) - بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: ۱۸۔ مال کا فتنہ

(التحفة ۱۸)

۳۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَنَّ أَبَا اللَّيْثِ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: «لَا. وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ

۳۹۹۵۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب التحذير من الاعتزاز بزينة الدنيا وما يسط منها، ح: ۱۰۵۲/۱۲۱ من حديث الليث به.

۳۶۔ ابواب الفتن

مال کے فتنے کا بیان

اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوْ خَيْرٌ هُوَ؟ إِنَّ كُلَّ مَا بُنِيَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ. أَكَلْتُ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ، فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلْتُ، فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ، يُبَارِكْ لَهُ. وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

ہے؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ”تم نے کیا سوال کیا؟“ اس نے کہا: میں نے کہا تھا: کیا خیر سے بھی شر حاصل ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیر (حلال مال) سے خیر ہی حاصل ہوتا ہے کیا وہ خیر ہے؟ (دنیا کا ہر مال خیر نہیں ہوتا۔) موسم بہار میں جو ہبزہ اگتا ہے اس سے جانور اچھارے کا شکار ہو کر مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب ہو جاتا ہے مگر وہ چرنے والا جانور (فج جاتا ہے) جو کھاتا ہے پھر جب اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو دھوپ کی طرف منہ کر کے گور اور پیشاب کرتا ہے پھر چگالی کرتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ کھانے لگتا ہے۔ جو شخص جائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اسے اس میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو شخص ناجائز طریقے سے مال حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا رہتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مال و دولت کی حرص انسان کے دین کے لیے خطرناک ہے۔ ② مال اللہ کی نعمت ہے اس لیے حلال طریقے سے حاصل کرنا منع نہیں۔ ③ حلال کمائی سے حاصل ہونے والا مال بھی خرچ نہ کرنا بلکہ سیٹ سیٹ کر رکھنا نقصان دہ ہے۔ ④ گھاس اور ہبزہ جانور کے لیے مفید ہے بشرطیکہ پہلا کھایا ہوا ہضم ہونے کے بعد اور کھائے۔ اگر مسلسل کھاتا جائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اسی طرح مال مفید چیز ہے بشرطیکہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا جائے۔ ⑤ مثال دے کر سمجھانے سے بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آ جاتی ہے۔

۳۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمُضَرِّيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنَبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ ۳۹۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم فارس اور روم (کی سلطنتوں) کے خزانے فتح کر لو گے تو تمہاری

۳۹۹۶۔ أخرجه مسلم، الزهد والرفاق، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۷/۲۹۶۲ عن عمرو بن سواد به.

۳۶- أبواب الفتن

مال کے فتنے کا بیان

کیا حالت ہوگی؟“ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم وہی کچھ (شکر کے کلمات) کہیں گے (اور شکر والے عمل کریں گے) جن کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاد دوسری بات ہوگی۔ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے سے منہ پھیرو گے پھر ایک دوسرے سے ناراض رہنے لگو گے۔ یا اس طرح کا کوئی اور لفظ فرمایا۔ پھر غریب مہاجرین میں جاؤ گے اور انہیں ایک دوسرے کی گردنوں پر لاد دو گے۔“

حَدَّثَنَا أَن يَزِيدَ بْنُ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِي، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟» قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ: تَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ. تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ. أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ. ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ».



308

فوائد و مسائل: ① رشک سے یہاں دنیا کے مال کی طرف مسابقت مراد ہے۔ کسی نعمت کے بارے میں یہ خواہش کہ وہ مجھے ملے دوسرے کو نہ ملے نا جائز رشک ہے۔ اس قسم کا رشک حسد تک لے جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے۔ جائز رشک کا مطلب یہ خواہش ہے کہ جیسی نعمت کسی کو ملی ہے ویسی مجھے بھی ملے۔ یہ رشک جائز ہے۔ ② حسد کے نتیجے میں تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں اور دشمنی تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ یہ سب عاداتیں مذموم ہیں۔ ③ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند افراد تک دست افراد پر خنثی کریں گے اور عرب جمائیں گے۔ یہ صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نہیں تھیں بعد والوں میں ایسے افراد ظاہر ہوئے جن میں ایسی خصلتیں موجود تھیں۔

۳۹۹۷- حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔ وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بصیرہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں (کے لوگوں) کا جزیہ لے کر آئیں۔ نبی ﷺ نے بحرین

۳۹۹۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۳۹۹۷- أخرجه البخاري، الحزبية والموادعة، باب الحزبية والموادعة مع أهل الذمة والحرب، ح: ۲۹۶۱ من حديث ابن شهاب الزهري به، ومسلم، الزهد، الباب السابق، ح: ۲۹۶۱ من حديث ابن وهب به.

۳۶۔ ابواب الفتن

عورتوں کے فتنے کا بیان

والوں سے صلح کی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو انھوں نے فجر کی نماز (مسجد نبوی میں) رسول اللہ ﷺ کی افتاء میں ادا کی۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو مسکرا دیئے پھر فرمایا: ”میرا خیال ہے تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟“ انھوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کے رسول! آپ فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں۔ مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک (اور مسابقت) کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا“ تو یہ (دنیا) تمھیں تباہ کر دے گی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔“

ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِحِجْرَيْنِيَّهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضَرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حِينَ رَأَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَطُّكُم سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟» قَالُوا: أَجَلُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أُبَشِّرُوا وَأْمَلُوا مَا يَشُرُّكُمْ. فَإِنَّهُ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ. وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَافَسُوهَا [كَمَا تَنَافَسُوهَا]. فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ».

فوائد و مسائل: دولت ایک آزمائش ہے۔ اس کی حرص کی وجہ سے ظلم اور گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ① مال حلال طریقے سے حاصل ہو اور اس پر قناعت کی جائے تو برا نہیں۔

باب: ۱۹۔ عورتوں کا فتنہ

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

(التحفة ۱۹)

۳۹۹۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۹۹۸۔ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد مردوں

الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ

۳۹۹۸۔ أخرجه البخاري، النكاح، باب ما يتقى من شؤم المرأة... الخ، ح: ۲۰۹۶، ومسلم، الذكر والدعاء، باب أكثر أهل الجنة الفقراء، وأكثر أهل النار النساء، وبيان الفتن بالنساء، ح: ۲۷۴۰/۹۷ من حديث سلمان التيمي به.

عورتوں کے فتنے کا بیان

۳۶- أبواب الفتن

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مرد اور عورت کا تعلق ایک فطری تعلق ہے لیکن شریعت نے اس کے لیے کچھ اصول و قواعد مقرر کیے ہیں۔ مرد جذبات سے مغلوب ہو کر یہ اصول توڑ دیتا ہے اس لیے مرد کے لیے یہ چیز ایک آزمائش ہے۔ ② اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت سے تعلق جائز شرعی طریقے سے (نکاح کے ذریعے سے) قائم کیا جائے۔ ③ بعض دفعہ مرد بیوی کو خوش کرنے کے لیے ماں باپ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا رشتے داروں سے تعلقات خراب کر لیتا ہے یا بیوی کی فرمائش پوری کرنے کے لیے حرام طریقے سے مال حاصل کرتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ان معاملات میں احتیاط سے کام لے تاکہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر بیٹھے۔ ④ عورت کے لیے مرد بھی اسی طرح آزمائش ہے۔ خاوند کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی نافرمانی کرنا اس آزمائش میں ناکامی ہے۔



۳۹۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يَتَايَاَنِ: وَيُلِّي لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. وَيُلِّي لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ».

۴۰۰۰- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى - حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۹۹۹- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۱۵۹/۲ من حديث وكيع به، وقال: "صحيح الإسناد" ورده الذهبي بقوله: "خارجة واو" وقال عنه الحافظ: "متروك وكان يندلس عن الكذايين" (تقريب).
۴۰۰۰- [صحيح] أخرجه الترمذي كما تقدم، ح: ۲۸۷۳، وله شاهد في صحيح مسلم، ح: ۲۷۴۲ من حديث أبي

۳۶۔ ابواب الفتن

عورتوں کے فتنے کا بیان

اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ خَطِيْبًا. فَكَانَ فِيْمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلُوَّةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاطِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. أَلَا، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النَّسَاءَ».

رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں (دوسروں کا) خلیفہ بنا کر یہ دیکھے گا کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا (کے شر) سے بچو اور عورتوں (کی وجہ سے گمراہ ہونے) سے بچو۔“

۴۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مَرْبِئَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ بُسِ الزَّيْنَةِ وَالتَّبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ. فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا، حَتَّى لَبَسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ، وَتَبَخَّرُوا فِي الْمَسَاجِدِ».

۴۰۰۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے کہ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت زینت والا لباس پہنے اتر آئی ہوئی مسجد میں آئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں زینت والا لباس پہننے اور تفاخر والی چال چلنے سے منع کرو۔ بنی اسرائیل پر اسی وقت لعنت کی گئی تھی جب ان کی عورتوں نے زینت والا لباس پہنا اور مسجدوں میں فخر سے چلنے لگیں۔“

۴۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

۴۰۰۲۔ حضرت ابو زہرہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ حضرت عبید (بن کثیر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ

◀ سلمة عن أبي نضرة به.

۴۰۰۱۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف، داود بن مدرك لا يعرف وموسى بن عبدة (تقدم، ح: ۲۵۱) ضعيف".
۴۰۰۲۔ [حسن] أخرجه أبو داود، الترمذ، باب في طيب المرأة للخروج، ح: ۴۱۷۴ من حديث سفيان به * عاصم ضعيف، وتابعه عبد الرحمن بن الحارث بن أبي عبدة عند البيهقي: ۳/ ۱۳۳، ۱۳۴.

۳۶۔ ابواب الفتن

عورتوں کے فتنے کا بیان

ﷺ کو ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگا رکھی تھی اور مسجد کی طرف جا رہی تھی۔ ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: جبار کی بندی! کہاں جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد میں۔ فرمایا: اسی لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف چلے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک غسل نہ کر لے۔“

مَوْلَى أَبِي رُحْمٍ [وَأَسْمُهُ عُبَيْدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيَّبَةً، تَرِيدُ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ: يَا أُمَّةَ الْحَبَارِ أَيْنَ تَرِيدِينَ؟ قَالَتْ: الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا امْرَأَةٌ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، حَتَّى تَغْتَسِلَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کو گھر سے نکلنے وقت خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔ ② عورت کے لیے نماز جماعت کے لیے مسجد میں جانا جائز ہے بشرطیکہ زیب و زینت کر کے نہ نکلے بلکہ سادہ لباس میں پردے اور دیگر شرعی آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے جائے۔ ③ بزرگ شخصیت کے لیے جائز ہے کہ اجنبی عورت کو غلطی پر متنبیہ کرے بشرطیکہ اس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جس سے نیک آدمی کی عزت کو خضرہ لاحق ہو جائے۔ ④ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے اس عورت کو اللہ کا خوف دلانے کے لیے ”اللہ کی بندی“ کی بجائے ”جبار کی بندی“ کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔ اس میں ڈانٹ کا پہلو بھی شامل تھا۔



۴۰۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو۔ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد سب سے زیادہ دیکھی ہے۔“ ایک عقل مند خاتون نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے کہ جہنم میں ہماری تعداد زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم (گالی گلوچ اور) لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور رفیق حیات کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود کوئی چیز

۴۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا نَافِعٍ النَّخَعِيِّ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ. فَإِنِّي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ: جَزَلَةٌ، وَمَا لَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتُكْثِرْنَ الْعَيْشِيرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذِي لُبٍّ

۴۰۰۳۔ أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات، وبيان إطلاق لفظ الكفر... الخ، ح: ۷۹/۱۳۲ عن ابن رُمح به.

۳۶- ابواب الفتن
 مِنْكُنَّ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِينَ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ، وَتَشْكُتُ الْيَلِيَّةُ مَا تُصَلِّي، وَتُقَطِّرُ فِي رَمَضَانَ، فَهَذَا مِنْ نُقْصَانِ الدِّينِ».

نیکي کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان
 عقل مند آدمی پر تم سے زیادہ غالب آتی ہو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! عقل اور دین کا نقص کون سا ہے؟ فرمایا: ”عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے۔ یہ اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ (مہینے میں) کئی دن نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں (ان ایام میں) روزہ نہیں رکھ سکتی یہ دین کا نقص ہے۔“



فوائد ومسائل: ① استغفار اور صدقے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ② نبی اکرم ﷺ کو جنت اور جہنم کا مشاہدہ کرایا گیا اس لیے آپ نے اس بارے میں جو فرمایا چشم دید فرمایا۔ ہمارا فرض ہے کہ اس پر ایمان رکھیں۔ ③ عقل میں ناقص ہونے سے مراد یہ ہے کہ عورتوں پر فطرتاً جذبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بچے کی پرورش کا جو فریضہ سونپا ہے اس کے لیے جذبات کا یہ غلبہ ضروری ہے تاہم اجتماعی معاملات کی ذمہ داری ان پر نہیں ڈالی جاسکتی کیونکہ وہاں جذباتی فیصلے مفید نہیں ہوتے۔ ④ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر سے باہر کی ذمہ داریوں سے آزاد رکھا ہے۔ گواہی وغیرہ کے معاملات اس کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ عورت کی گواہی کی ضرورت صرف خاص حالات میں پڑتی ہے یعنی جب موقع پر دو مرد موجود نہ ہوں جو گواہ بن سکیں۔ اسلامی نظام معاشرت کے مجموعی خدوخال کو سامنے رکھتے ہوئے یہی قانون بہتر ہے۔ ⑤ عورت ایام حیض میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ اس کی یہ فطری کمزوری اس کا قصور نہیں یہ ایسے ہی ہے جس طرح ایک کمزور بدن والا مسلمان بہت سی وہ نیکیاں انجام نہیں دے سکتا جو طاقتور جسم والا مسلمان انجام دے سکتا ہے اس لحاظ سے طاقتور بہتر اور افضل ہے لیکن اس میں کمزور مسلمان قصور وار نہیں۔ ⑥ مرد و عورت کی محبت کی وجہ سے بعض اوقات ایسا مطالبہ تسلیم کر لیتا ہے جو وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں کوئی بڑا دنیاوی نقصان یا کوئی دینی نقصان نہ ہو تو تسلیم کر لینا جائز ہے تاکہ گھر آباد رہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

۴۰۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۰۰۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۴۰۰۴- [حسن] أخرجه البيهقي: ۹۳/۱۰ من حديث هشام بن سعد به، وصححه ابن حبان * عاصم بن عمر مجهول، ولحديثه شواهد عند الطبراني في الأوسط: ۲/۲۱۷، ح: ۱۳۸۹، والخطيب: ۹۲/۱۳ وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو قبل اس کے کہ تم دعائیں مانگو اور تمھاری دعائیں قبول نہ کی جائیں۔“

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی کا حکم دینے سے مراد مناسب طریقے سے نیکی کی ترغیب دینا ہے۔ حاکم اپنی رعایا کو والد اپنی اولاد کو اور خاوند اپنی بیوی کا حکم دے سکتا ہے جس کی وہ تعمیل کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس انداز سے حکم نہیں دیا جاسکتا۔ ② برائی سے منع کرنے کی طاقت ہو تو ہاتھ سے منع کرنا (جیسے حاکم والدین اور خاوند وغیرہ) ورنہ زبان سے سمجھانا ضروری ہے (جیسے عالم عوام کو سمجھاتا ہے) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گناہ سے دلی نفرت ضروری ہے۔ ③ گناہوں کا ارتکاب دعا کی قبولیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے لہذا توبہ کرنی چاہیے۔



۴۰۰۵۔ حضرت قیس بن الوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔“ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں (اس سے منع نہ کریں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: ۱۰۵) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَا يُعَيِّرُونَهُ، أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ».

۴۰۰۵۔ [مسندہ صحیح] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۸ من حديث إسماعيل به، وقال الترمذي "صحيح"، ح: ۲۱۶۸، وصححه ابن حبان * إسماعيل صرح بالسماح عند أحمد: ۵/۱ وغيره.

۳۶۔ ابواب الفتن
 قَالَ أَبُو اسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرَى: فَإِنِّي سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.
 بیان کرتے ہوئے کہا: (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا) میں
 نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① عام لوگ مذکورہ بالا آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ انسان خود نیکی پر قائم رہے دوسروں کی
 گمراہی سے اسے کوئی خطرہ نہیں نہ اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہی ہوگی لہذا کسی کو گناہ سے روکنے کی کیا
 ضرورت ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واضح فرما دیا کہ آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال کر
 رکھو تاکہ گمراہیوں کی گمراہی کا اثر تم پر بھی نہ ہو جائے۔ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتے اور گناہوں سے روکتے
 رہو ورنہ تم خود ان سے متاثر ہو کر گمراہ ہو جاؤ گے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو برائی سے روکنا نیکی پر قائم رہنے کا
 ایک لازمی حصہ ہے اس میں تساہل نیکی کے راستے سے انحراف ہے جو غضب الہی کا باعث بن سکتا ہے۔
 ② کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم زیادہ وسیع اور گہرا تھا۔ ③ خطبے میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کی
 وضاحت اور صحیح فہم بیان کرنا چاہیے۔

٤٠٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَزِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمَّا وَقَعَ
 فِيهِمُ النَّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى
 الذَّنْبِ، فَيَنْهَاهُ عَنْهُ. فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ، لَمْ
 يَنْتَعُهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ
 وَأَخْلِيئَهُ. فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ
 بِبَعْضٍ. وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ. فَقَالَ: ﴿لُعِنَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ..... كَثِيرٌ مِنْهُمْ
 فَاسْتَوُوا﴾ ”بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود
 اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ
 سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے

٤٠٠٦۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير سورة المائدة، ح: ٣٠٤٨ عن ابن بشار به، والسند مرسل،
 ورواه أبو داود، ح: ٤٣٦٦ متصلاً، وحسنه الترمذي، وهو منقطع، انظر، ح: ١٤٧٨، ١٦٠٦.

۳۶۔ ابواب الفتن

إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
فَلَيُفْضَوْنَ ﴿[المائدة: ۷۸-۸۱].﴾

نیکي کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان
تھے اور وہ جو برے کام کرتے تھے ان سے ایک
دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ جو کچھ کرتے تھے یقیناً
بہت برا تھا۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ
دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ بہت برا
ہے جو کچھ انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجا۔ وہ یہ کہ اللہ
تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں
گے۔ اور اگر وہ اللہ پر نبی پر اور نبی پر نازل ہونے والی
شریعت پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو ان (کافروں)
سے دوستی نہ کرتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔“

حضرت ابو سعیدؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک
لگائے ہوئے تھے آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا:
”نہیں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتیٰ کہ ظالم کا ہاتھ
پکڑ کر (اسے ظلم سے روک دو اور) اسے حق قبول کرنے
پر مجبور کر دو۔“

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت ایک دوسری سند
سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی
ﷺ سے اسی طرح مرفوعاً بھی بیان کی ہے۔

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَكِنًا. فَجَلَسَ
وَقَالَ: «لَا. حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِي
الظَّالِمِ، فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا».

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ، أَمْلَاهُ عَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ
أَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،
بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى:
أَبْنَاءُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ
جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا.
فَكَانَ فِيمَا قَالَ: «أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا،

۴۰۰۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو
آپ نے اس میں یہ بھی فرمایا: ”خبردار! کسی آدمی کو
لوگوں کی ہیبت حق کہنے سے روک نہ دے جب کہ اسے
(حق) معلوم ہو۔“

۴۰۰۷۔ [صحیح] تقدم، ح: ۲۸۷۲، وله شواهد، منها ما أخرجه أحمد: ۸۷/۳، وإسناده قوي.

نیکو کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

۳۶- ابواب الفتن

هَيْبَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ، إِذَا عَلِمَهُ.

قَالَ: فَبِكَيْ أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ
رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهَيْبْنَا.
یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پڑے اور فرمایا: قسم
ہے اللہ کی! ہم نے کئی (غلط) چیزیں دیکھیں لیکن
(اظہار کرنے سے) ڈر گئے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جب معلوم ہو کہ فلاں کام ناجائز ہو رہا ہے اور شریعت کا حکم یہ ہے تو حق بیان کرنا چاہیے
شاید غلط کام کرنے والوں کو ہدایت نصیب ہو جائے یا کم از کم دوسرے لوگوں کو شرعی حکم معلوم ہو جائے اور وہ
باطل کو حق نہ سمجھ لیں۔ ② جب جان چلے جانے کا یا سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو خاموش رہنا جائز ہوتا ہے تاہم
ایسے موقع پر بھی افضل یہی ہے کہ عزیمت کا راستہ اختیار کر کے حق بیان کیا جائے اور اس راہ میں آنے والی
مشکلات اور تکلیفوں کو برداشت کیا جائے جیسے امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ وغیرہ نے کیا۔

۴۰۰۸- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنے آپ کو
ذلیل نہ کرے۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! کوئی
شخص اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے
فرمایا: ”وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں
اللہ کی طرف سے اس پر بولنا ضروری ہے پھر وہ اس کے
بارے میں بات نہیں کرتا“ (اور غلط کام سے منع نہیں
کرتا۔) اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
”تجھے فلاں مسئلے میں بات کرنے سے کیا رکاوٹ تھی؟
وہ کہے گا: لوگوں کا خوف تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا
زیادہ حق مجھ ہی سے ڈرنے کا تھا۔“

۴۰۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ،
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحْقِرُ
أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يُرَى أَمْرًا، لِلَّهِ
عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ. فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ، لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ
فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشِيتُ النَّاسَ.
فَيَقُولُ: فَإِنِّي، كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَى».

۴۰۰۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۰۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۰/۳ عن ابن نمير به، وصححه البوصيري، ورواه يزيد بن عمرو بن مرة
به أبو البخترى لم يسمعه من أبي سعيد، صرح به أحمد في روايته: ۸۴/۳، ۹۱، فالسند منقطع.
۴۰۰۹- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۶/۴ عن وكيع به، وأخرجه أبو داود، ح: ۴۳۳۹ من حديث أبي إسحاق به،
ورواه شعبه عنه، أحمد: ۳۶۴/۴، والطائسي، ح: ۶۶۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، وحسنه ۴۴

۳۶- ابواب الفتن

نیکي کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

وَكَيْفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، هُمْ أَعَزُّ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ، لَا يُغَيَّرُونَ، إِلَّا أَعَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن لوگوں میں اللہ کی نافرمانی کی جائے جب کہ وہ (گناہ کرنے والوں سے) زیادہ طاقتور اور زیادہ زور آور ہوں اس کے باوجود (مجرموں کو گناہ سے) منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کر دیتا ہے۔“



فوائد ومسائل: ① جس کو اللہ تعالیٰ دنیاوی طور پر دولت، عزت اور قوت دے اس کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کے فروغ اور گناہ کے سدباب کے لیے کوشش کرے۔ ② ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق برائی روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ دنیا میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو نیک بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں لیکن یہ عذاب اس وقت آتا ہے جب معاشرے میں گناہ کی کثرت ہو جائے۔

۴۰۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے فرمایا: جب سمندر کا سفر طے کرنے والے مہاجر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ مجھے وہ عجیب باتیں بتاؤ گے جو تم نے حبشہ کے ملک میں دیکھیں؟“ ان میں سے کچھ نوجوان افراد نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول! (ہم سنائیں گے۔) ایک بار ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے ان کی ایک راہب بڑھیا گزری جس نے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا تھا۔ وہ ان میں سے ایک جوان (لڑکے) کے پاس سے گزری تو اس نے اس (راہب) کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گری۔ اس کا مٹکا ٹوٹ گیا۔ جب وہ اٹھی تو اس

۴۰۱۰- حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهَاجِرَةً الْبَحْرِ، قَالَ: «أَلَا تُحَدِّثُونِي بِأَعَاجِيبِ مَا رَأَيْتُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ؟» قَالَ فِتْنَةٌ مِنْهُمْ: بَلَى. يَأْرَسُولُ اللَّهِ يَبْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ، مَرَّتْ بَنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَابِنَهُمْ تَحْمِلُ عَلَى رَأْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ. فَمَرَّتْ بِقَتَى مِنْهُمْ. فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا. فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا، فَأَنْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا. فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ، انْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: سَوْفَ



«السبوطي في الجامع الصغير».

۴۰۱۰- [حسن] أخرجه ابن أبي الدنيا من حديث يحيى بن سليم به، النهاية في الفتن والملاحم بتحقيق: ۸۷/۲، ح: ۹۱۶، وحنه البوصري * سويد تابعه إسحاق بن إبراهيم عند ابن أبي الدنيا، ويحيى بن سليم تابعه مسلم بن خالد عند ابن حبان، ح: ۲۵۸۴، وعلته عنبة أبي الزبير، وله شواهد عند البيهقي: ۹۵/۶، والخطيب: ۳۹۶/۷، وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

تَعْلَمُ، يَا عَذْرَاءُ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ، وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ، عِنْدَهُ عَذَابٌ.

(شری لڑکے) کی طرف مڑ کر بولی: ارے دھوکے باز! تجھے تب پتہ چلے گا جب اللہ تعالیٰ (حشر کے میدان میں) کرسی رکھے گا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا اور (انسانوں کے) ہاتھ اور پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے۔ پھر تجھے پتہ چلے گا کہ کل (قیامت کو) اس (اللہ) کے پاس میرا تیرا معاملہ کیسے طے ہوتا ہے؟

قَالَ: يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَدَقْتُ. صَدَقْتُ. كَيْفَ يَقْدُسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيفِهِمْ مِنْ شِدِيدِهِمْ؟».

راوی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے (یہ واقعہ سن کر) فرمایا: ”اس نے سچ کہا۔ اس نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیونکر پاک کرے گا جن میں طاقت ور سے کمزور کو حق نہیں دلایا جاتا؟“

319

🌞 فوائد و مسائل: ① مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پہلے گروہ نے رجب ۵ ہجرت میں ہجرت کی اس کے بعد اگلے سال زیادہ افراد نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت مدینہ کے بعد یہ حضرات مختلف اوقات میں گروہوں کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ② سمندر کے مہاجرین سے مراد حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے لوگ ہیں کیونکہ یہ حضرات بحرِ قزوم (بحرِ احمر) پار کر کے حبشہ پہنچے تھے۔ ③ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی قیامت اور جنت جہنم کا ذکر موجود تھا۔ نبی ﷺ کے دور میں اگرچہ ان کتابوں میں تحریف ہو چکی تھی تاہم ان میں بہت سی صحیح باتیں موجود تھیں۔ موجودہ بائبل میں یہ تحریف بہت زیادہ ہے اور صحیح چیزیں شاذ و نادر ہیں۔ ④ غیر مسلم صحیح بات کرے تو اس کی بھی تصدیق کرنی چاہیے ⑤ جس قوم میں کمزوروں پر ظلم کیا جائے وہ اللہ کی طرف سے سزا کی مستحق ہو جاتی ہے۔ ⑥ اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم رہے اور مظلوم کی مدد کرتے ہوئے ظالم کو پوری سزا دی جائے۔ ⑦ موجودہ غیر مسلم معاشرے میں قانون اس قسم کے ہیں جن سے ظالم کو تحفظ ملتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں بھی انہی ظالمانہ قوانین کو رائج کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے ظلم پھیلتا ہے اور مظلوم تباہ ہوتے ہیں۔

۴۰۱۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۱۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [ما جاء] أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ح: ۲۱۷۴ عن

۳۶۔ ابواب الفتن

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہاد ظالم سلطان کے سامنے انصاف (اور حق) کی بات کہنا ہے۔“

وَيُنَادِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، [قَالَ:] حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعَادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ، كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان بادشاہ ظالم بھی ہو تو اس کے خلاف بغاوت نہیں کی جاتی لیکن اسے ظلم سے روکنا ضروری ہے۔ ② چونکہ ظالم بادشاہ کا مقابلہ اس طرح نہیں کیا جاتا جس طرح کافروں سے جنگ کی جاتی ہے اس لیے خالی ہاتھ محض دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اسے تبلیغ کرنا زیادہ جرأت و بہادری کا کام ہے کیونکہ عام طور پر ایسے فرد سے یہی خطرہ ہوتا ہے کہ وہ قتل کر دے گا یا قید کر کے طرح طرح کی تکلیفیں دے گا۔



۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّعْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَئِی الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرَزِ لِيَرْكَبَ. قَالَ: «أَيُّنَ السَّائِلِ؟» قَالَ: أَنَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

۴۰۱۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پہلے حجرے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ دوسرے حجرے پر پہنچے تو اس نے (پھر) سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔ پھر جب آپ نے حجرہ عقبہ (بڑے حجرے) پر نکل کر ماریں اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا (افضل جہاد ہے۔)“

❖ القاسم بن زکریا، وقال: "حسن غریب"، والحديث الآتي شاهد له، راجع نيل المقصود في التعليق على سنن أبي داود، ح: ۴۳۴۴.

۴۰۱۲۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۵/۲۵۱، ۲۵۶ من طريقين عن حماد بن سلمة به.

۳۶۔ ابواب الفتن۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

۴۰۱۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا (اور عید گاہ میں رکھا) اور نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کیا۔ ایک آدمی نے کہا: مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ تو نے اس دن منبر نکالا حالانکہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں) وہ نہیں نکالا جاتا تھا۔ اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا حالانکہ (اس دور میں) خطبے سے ابتدا نہیں کی جاتی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اور ہاتھ سے ختم کر سکتا ہو تو ہاتھ سے ختم کر دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے اور سمجھائے)۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے اور اس کے خاتمہ کی خواہش رکھے)۔ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔“

۴۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمُنْبَرَّ فِي يَوْمِ عِيدِهِ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمُنْبَرَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُعَيِّرَهُ يَدِيهِ، فَلْيُعَيِّرْهُ يَدِيهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَسْأَلْهُ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَلْيَقُلْ لَهُ: وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① عید گاہ میں عید کا خطبہ منبر کے بغیر دینا منسوخ ہے۔ ② عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا بھی سنت کے خلاف ہے۔ ③ عید کا خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکمرانوں کو غلطی پر ٹوک سکتے تھے۔ ⑤ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تنقید کرنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی اس لیے غلط کام سے منع کرنے والے کی تائید کرنی چاہیے۔ حکمران کا فرض ہے کہ برائی کو سختی سے ختم کرے۔ اسی طرح ایک شخص اپنے گھر، زمین اور کارخانے وغیرہ میں برائی کو ختم کرنے کا پابند ہے۔ علماء کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے اور مسائل کی وضاحت کر کے برائی کا راستہ روکنا چاہیے اور جہاں مناسب حد تک کسی اور انداز سے دباؤ ڈالا جاسکتا ہو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیے، خاص طور پر مسجد اور مدر سے میں جہاں عالم کو پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اسے اس اختیار سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ⑥ کمزور آدمی جو ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اور زبردست ہونے کی وجہ

۳۶- ابواب الفتن

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

سے منع کرنے کی جرأت نہیں رکھتا اسے گناہ سے نفرت رکھنی چاہیے اور یہ نیت رکھے کہ اگر اللہ مجھے طاقت دے تو میں اس برائی کو ختم کر دوں گا۔

(المعجم ۲۱) - **بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾** [المائدة: ۱۰۵]
(التحفة ۲۱)

باب: ۲۱- فرمان باری تعالیٰ: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب

۴۰۱۴- حضرت ابو امیہ شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ”اے ایمان والو! اپنی فکر کرو۔ جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں۔“ انھوں نے فرمایا: تم نے یہ مسئلہ خبر رکھے والے سے پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”بلکہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی سے منع کرو حتیٰ کہ جب تو دیکھے کہ بخل کا حکم مانا جاتا ہے (ہر شخص بخل کر رہا ہے گویا بخل کی حکومت ہے) خواہ بخل کی پیروی کی جاتی ہے دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص کو اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہے، اور تیرے سامنے ایسی صورت حال آجائے کہ تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو پھر

۴۰۱۴- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَمِّيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا. سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتُمْ شُحًا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ. وَرَأَيْتُمْ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ، فَعَلَيْكَ حُوزِيَّةٌ نَفْسِكَ. وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، صَبْرٍ فِيهِمْ عَلَى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجُمْرِ. لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ



۴۰۱۴- [إسناده حسن] أخرجه أبوداود، الملاحم، باب الأمر والنهي، ح: ۴۳۴۱ من حديث عتبة بن ربيعة، وليس فيه "حدثني عمي" بل فيه: حدثني عمرو بن جارية، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۳۰۵۸، وصححه ابن حبان، والمحاكم: ۳۲۲/۴، والنهبي.

۳۶- ابواب الفتن

خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ بِمِثْلِهِ».

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جانیں بچاؤ“ کا مطلب خاص اپنی جان کی فکر کر اور عوام کی فکر چھوڑ دے کیونکہ تمہارے آگے صبر کا زمانہ آ رہا ہے۔ اس دور میں صبر (اور حق پر قائم رہنا) اس طرح (دشوار) ہو گا جیسے انگارے کو مٹی میں لینا۔ ان ایام میں (صحیح نیک) عمل کرنے والے کو (عام حالات میں) یہی عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔“

۴۰۱۵- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخَزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَنَزُّكَ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَنَا؟ قَالَ: «الْمُلْكُ فِي صَغَارِكُمْ، وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ، وَالْعِلْمُ فِي رُدَّائِكُمْ».

۳۰۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم (مسلمان) کب نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا چھوڑ بیٹھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تمہارے اندر وہ (خرابیاں) ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلی قوموں میں ظاہر ہوئی تھیں۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم سے پہلی امتوں میں کیا ظاہر ہوا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”حکومت کم عمر یا بچکانہ ذہن رکھنے والے (افراد میں اور بے حیائی بڑوں میں (جوان تو بدکاری میں ملوث ہوں گے ہی) بوڑھے بھی باز نہیں آئیں گے) اور علم تمہارے ذلیل لوگوں میں۔“

قَالَ زَيْدٌ: تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَالْعِلْمُ فِي رُدَّائِكُمْ» إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفَسَاقِ.

حضرت زید بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تمہارے ذلیل لوگوں میں علم ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ علم فاسق (اور بدکردار) لوگوں میں ہوگا (جو علم پر عمل نہیں کریں گے۔)

۴۰۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۳۰۱۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۱۵- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۷/۳، على تصحيح في المطبوع عن زيد بن يحيى به، وتابعه جماعة، مشكل الآثار: ۳۱۴/۴، وحلية الأولياء: ۱۸۵/۵، وغيرهما، وصححه البوصيري.

۴۰۱۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب [لا يتعرض من البلاء لما لا يطيق]، ح: ۲۲۵۴، عن ابن

۳۶۔ أبواب الفتن

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”مومنو! اپنی جائیں بچاؤ“ کا مطلب

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ» قَالُوا : وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ : «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ، لِمَا لَا يُطِيقُهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اپنے آپ کو کیسے ذلیل کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایسی آزمائش میں نہ پڑے جس میں پورا اترنے کی طاقت نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سزا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین

نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے اور اُچھی کی رائے اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة للألباني، رقم: ۶۱۳) بابیں ایسی ذمہ داری اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی صلاحیت نہ ہو کیونکہ لوگ جو توقعات رکھتے ہیں وہ پوری نہیں ہوتیں تو ذمہ داری اٹھانے والے کو قصور وار سمجھتے ہیں اس طرح اس کی عزت خواہ خواہ کم ہو جاتی ہے۔ ② بعض علماء مسجد مدرسہ یا انجمن کے انتظامی معاملات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ ان میں علمی صلاحیت تو ہوتی ہے انتظامی صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض اوقات خود مسجد یا مدرسہ کے متعلقین یہ تصور کر لیتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے عالم ہیں لہذا انتظام اچھے طریقے سے چلائیں گے۔ اس صورت میں ایسی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیے جس کے بارے میں یقین ہو کہ اسے نبھانا مشکل ہے۔



۴۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا

۴۰۱۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو طَوَالَةَ :

بندے سے سوال کرے گا حتیٰ کہ یہ بھی فرمائے گا: جب

حَدَّثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ

تو نے برائی دیکھی تھی تو اس سے منع کیوں نہیں کیا تھا؟

الْحُدْرِيِّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

پھر جب (وہ جواب نہ دے سکے گا تو) اللہ بندے کو

يَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جواب سکھا دے گا وہ کہے گا: یا اللہ! مجھے تجھ سے (رحمت

حَتَّى يَقُولَ : مَا مَنَعَكَ، إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ، أَنْ

کی) امید تھی اور بندوں سے ڈر لگتا تھا۔“

تُثَكِّرُهُ؟ فَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَبْدًا حُجَّتَهُ، قَالَ :

«بشار به، وقال: "حسن غريب"، وانظر، ح: ۱۱۶، ۷۱، لعلیه.

۴۰۱۷۔ [استاذہ حسن] أخرجه الحميدي، ح: ۷۳۸ (بتحقيقي) من حديث يحيى بن سعيد به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۴۵، والבוصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن سزاؤں کا بیان
يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ، وَفَرِقتُ مِنَ النَّاسِ.

فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی نیکی کی وجہ سے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ② جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمانا چاہے گا اس کے دل میں صحیح جواب ڈال دے گا۔ ③ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے گناہوں میں بے باک ہو جانا اور نیکیوں کے بارے میں بے پروا ہو جانا سراسر گمراہی ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْعُقُوبَاتِ باب: ۲۲۔ سزاؤں کا بیان

(الحفۃ ۲۲)

۴۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو معاوية، عَنْ مُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ. فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يَفْلِتْهُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ (احمد: ۱۰۲)۔
۴۰۱۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ ”آپ کے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے۔“

فوائد و مسائل: ① مجرم کو اگر اللہ کی طرف سے فوری سزا نہ ملے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ چھوٹ گیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک خاص وقت تک مہلت دیتا ہے پھر اچانک پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کو مہلت دینے میں اللہ کی صفت رحمت کا اظہار ہے کہ وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر ہدایت قبول کر لیں اور اس طرح وہ عذاب سے بچ کر انعام کے مستحق بن جائیں۔ ③ اللہ کے عذاب سے کوئی بے اور ولی نہیں بچا سکتا۔

۴۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، هُوَ كَرَفَرَمَا: «أَسْأَلُكُمْ عَنْ جَمَاعَةٍ لَا يَخُذُونَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ» (صحيح) أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ: ۳۳۳/۸ من حدیث سلیمان بہ، وصححه البوصیری، وله شواہد کثیرۃ عند الطبرانی فی مسند الشامیین: ۳۹۰/۲، ح: ۱۵۵۸، وحديث الطبرانی صححه الحاكم: ۵۴۰/۴، ووافقه الذہبی، وفي مسند المستدرک سقط فليتبہ.

۴۰۱۸۔ أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى... الخ"، ح: ۴۶۸۶ من حديث أبي معاوية، ومسلم، الأدب، باب تحريم الظلم، ح: ۲۵۸۳ عن ابن نمير به.
۴۰۱۹۔ [صحيح] أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ: ۳۳۳/۸ من حدیث سلیمان بہ، وصححه البوصیری، وله شواہد کثیرۃ عند الطبرانی فی مسند الشامیین: ۳۹۰/۲، ح: ۱۵۵۸، وحديث الطبرانی صححه الحاكم: ۵۴۰/۴، ووافقه الذہبی، وفي مسند المستدرک سقط فليتبہ.

۳۶۔ ابواب الفتن

سزاؤں کا بیان

ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ [تُظْهَرِ] الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَسَا فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَشْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.

جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أَحْذُوا بِالسَّيْنِ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کو قحط سالی روزگاری تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے۔

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.

جب وہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

وَمَا لَمْ تَحْكَمْ أَمْرَهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ».

جب بھی ان کے امام (سرदार اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مصائب و تکالیف کے ظاہری اسباب کے علاوہ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ اگر عقائد و اخلاق کی ان خرابیوں سے پرہیز کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ظاہری اسباب کو تبدیل فرما دیتا ہے۔



⑤ بے حیائی کے نتیجے میں آتش اور سوزاک جیسی بیماریاں پیدا ہوئیں پھر ایڈز اور ہپاٹائٹس وغیرہ کی بیماریاں سامنے آئیں۔ کوئی معاشرہ بے حیائی سے جتنا محفوظ ہے اسی قدر اس میں یہ بیماریاں کم ہیں۔ ⑥ ناپ تول میں کمی لالچ اور حرص کی وجہ سے ہوتی ہے اس سے دوسروں کا حق مارا جاتا ہے اس لیے اس کی سزا بھی مالی نقصان اور قحط کی صورت میں ملتی ہے۔ ⑦ زکاۃ مال میں برکت کا باعث ہے۔ جب معاشرے میں زکاۃ دینے والے کم ہو جائیں تو اس کی سزا میں معاشرے کا رزق روک لیا جاتا ہے۔ ⑧ دوسروں پر رحم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اس کے برعکس دوسروں کو تکلیف پہنچانے والا ان کی مدد نہ کرنے والا اور ان کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے والا اللہ کے رحم کا مستحق نہیں رہتا۔ ⑨ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے مراد اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے جائز حقوق کا تحفظ ہے۔ اس کے علاوہ اسلام قبول کرنے والا اللہ کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ اس عہد کی خلاف ورزی بھی قوم کو سزا کا مستحق بنا دیتی ہے۔ ⑩ شریعت پر عمل کرنے سے اختلافات ختم ہو جاتے ہیں جس کے برعکس دنیوی مفاد کے لیے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے خود غرضی کی عادت پختہ ہوتی ہے اور ایثار و ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں معمولی بات پر اختلافات شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ ⑪ قومی صحت کی حفاظت کے لیے ملک سے فاشی کے تمام ذرائع، مثلاً فحش لٹریچر، ساز، قس، فلمیں، مرد و عورت کا اختلاط ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے بے ہودہ پروگرام وغیرہ کا سدباب ضروری ہے۔ ⑫ معاشی آسودگی اور اقتصادی ترقی کے لیے ملک میں دیانت داری کا چلن ضروری ہے۔ ⑬ پانی کی قلت موجودہ دور کا ایک اہم مسئلہ بننا چاہا ہے۔ اگر زکاۃ کے نظام کو صحیح بنیادوں پر قائم کر کے اسے شریعت کے مطابق چلایا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ملکی دفاع کی مضبوطی کے لیے عقیدہ توحید کی ترویج و تبلیغ اور توحید کے صحیح تصور کو پختہ کرنا چاہیے۔ تب اللہ کی وہ مدد آئے گی جس کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ فرقہ پارٹی، علاقے، زبان اور قبیلے کی بنیاد پر امتیاز دور حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کا علاج ہر سطح پر شریعت کا مکمل نفاذ ہے۔

۴۰۲۰ - حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے۔ وہ اس کا کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کو گانے والیاں ساز بجا کر گانے سنائیں گی۔

۴۰۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ

۴۰۲۰ - [حسن] أخرجه أبو داود، الأشربة، باب في الذاذية، ح: ۳۶۸۸ من حديث معاوية به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۸۴ وغيره، وانظر، ح: ۳۳۸۵.

۳۶- أبواب الفتن

سزاؤں کا بیان

الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيُشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْرِفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَارِيفِ وَالْمُعْتَبَاتِ، يَخْصِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ».

اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنادے گا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ہر نشہ آور چیز حرام ہے خواہ اس کا کوئی نام رکھ لیا جائے۔ ② نام بدلنے سے چیز کا شرعی حکم تبدیل نہیں ہو جاتا جیسے سو کو منافع کہیں یا مارک اپ وہ سود ہی رہتا ہے۔ ③ حیلے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی بلکہ جرم زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ ④ ساز بجانا اور سننا حرام ہے۔ ⑤ ساز کے ساتھ اچھے شعر بھی سنے جائیں تو جائز نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ سازوں کے ساتھ نعت پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں بلکہ گستاخی ہے اور اگر ان کا مفہوم شریک ہو تو گناہ اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ ⑥ اس امت میں زمین میں دھنس جانے اور صورت تبدیل ہو کر بندر یا خنزیر بن جانے کے واقعات پیش آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ⑦ پہلے سے خردینے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی مسلمان لاعلمی میں وہ جرم نہ کر بیٹھے جس سے وہ اس سزا کا مستحق ہو جائے۔



۴۰۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کے قول): ﴿يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾ (البقرة: ۱۵۹/۲) ”ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔“ (کی بابت) فرمایا: ”(لعنت بھیجنے والوں سے مراد) زمین کے چوپائے ہیں۔“

۴۰۲۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف نیکی عمر میں اضافہ

۴۰۲۱- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۲۶۹/۱، ح: ۱۴۴۴، وعنه نقله ابن كثير في تفسيره: ۲۰۶/۱، وفي نسخة، ص: ۲۸۸، وضعفه البوصيري من أجل ليث بن أبي سليم، وتقدم، ح: ۲۰۸.

۴۰۲۲- [ضعيف] تقدم، ح: ۹۰، وحسنه البوصيري.

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُّ. وَلَا يَزِيدُ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ».

کرتی ہے۔ اور صرف دعا ہی تقدیر کو پلٹتی ہے۔ اور انسان (بعض اوقات) ایک گناہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ حدیث کی تحقیق بحث اور فوائد و مسائل کے لیے حدیث: ۹۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

باب: ۲۳۔ مصیبت پر صبر کا بیان

(المعجم ۲۳) - بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

(التحفة ۲۳)

۴۰۲۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں پر پھر جو ان کے بعد سب سے افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں۔ بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اگر وہ اپنے دین (اور ایمان) میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کا ایمان نرم ہو تو اس کے ایمان کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ بندے پر آزمائش (اور مصیبت) آتی رہتی ہے حتیٰ کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا۔“

۴۰۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعْنِي، وَيَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مِثْلَ. يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ. فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ مُلَبًّا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةً ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ، وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نیک صاحب ایمان پر دنیوی مشکلات کا آنا اس کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② دنیا کی مصیبتیں مومن کے لیے نعمت ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے وہ آخرت کے عذاب سے بچ جاتا ہے۔ ③ مصیبت پر صبر ایمان کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ ④ انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات کو پیش نظر رکھنے سے صبر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

٤٠٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ يُوعَكُ. فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ، فَوَجَدْتُ حَرَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، فَوَقَّ اللَّحَافُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ: «إِنَّا كَذَلِكُ. يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «الْأَنْبِيَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ الصَّالِحُونَ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا الْعَبَاةَ يُحَوِّبُهَا، وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُهُمْ بِالرِّخَاءِ».



مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

۳۰۲۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ رکھا تو لحاف کے اوپر رکھے ہوئے میرے ہاتھ کو حرارت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو کتنا سخت بخار ہے! آپ نے فرمایا: ”ہم (انبیاء) اسی طرح ہوتے ہیں کہ ہمیں مصیبت (یا آزمائش) بھی دگنی آتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! سب سے زیادہ سخت آزمائش کن لوگوں کو آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نبیوں کو۔“ میں نے کہا: ان کے بعد؟ فرمایا: ”نیک لوگوں کو۔ انھیں فقر کے ذریعے سے آزمایا جاتا تھا حتیٰ کہ (بعض اوقات) ایک آدمی کو صرف ایک چادر میسر ہوتی تھی جسے وہ جسم پر لپیٹ لیتا تھا۔ اور وہ مصیبت پر اس طرح خوش ہوتے تھے جس طرح تم راحت پر خوش ہوتے ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیماری کی شدت بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر کا ثواب بھی شدت کے مطابق زیادہ ہوتا ہے۔ ② فقر بھی آزمائش ہے۔ اس پر صبر اور شکر سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ ③ مشکل پر خوشی کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں ثواب ملتا ہے۔ مشکل ختم ہو جائے گی لیکن اس کا ثواب جنت میں ہمیشہ کی نعمتوں کا باعث ہوگا۔

٤٠٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

۳۰۲۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا

٤٠٢٤- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ج: ٥١٠ من حديث هشام بن سعد به، وصححه البوصيري، والحاكم: ٣٠٧/٤، والذهبي على شرط مسلم، وله طريق آخر عند أحمد: ٩٤/٣ وغيره. ٤٠٢٥- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (٥٤)، ج: ٦٩٢٩، ٣٤٧٧ من حديث الأعمش به، ومسلم، الجهاد، باب غزوة أحد، ج: ١٧٩١ عن ابن نمير به.

۳۶- ابواب الفتن مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

شَقِيقِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. «ضَرْبَةُ قَوْمِهِ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ».

ہوں کہ آپ کسی نبی کی حالت بیان فرما رہے ہیں: ”اے اس کی قوم نے مارا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے تھے اور کہتے تھے: میرے رب! میری قوم کو معاف کر دے، وہ جانتے نہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ہدایت کی طرف بلانے والوں کو مشکلات آتی ہیں حتیٰ کہ انبیاء ﷺ بھی بہت سی تکلیفیں برداشت کرتے رہے ہیں۔ ② ممکن ہے اس حدیث میں ”کسی نبی“ سے مراد خود نبی ﷺ ہوں اور طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ مقصود ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ ارْبِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ: أَوْلَئِكَ تَزْمِنُ قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنْ لِيُطَمِّئَنَّ قَلْبِي» [البقرة: ۲۶۰] وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُحْنٍ شَدِيدٍ. وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُونُسُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

۳۰۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں جب انھوں نے فرمایا: رَبِّ ارْبِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى.....“ ”میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو ایمان نہیں لایا؟ ابراہیم نے کہا: کیوں نہیں؟ لیکن (سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔“ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے! وہ مضبوط سہارے کی پناہ لے رہے تھے۔ اور اگر میں قید میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① انبیاء کرام ﷺ کا ایمان سب سے کامل ہوتا ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ انھیں ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرا دیتا ہے جو دوسروں کے لیے ”غیب“ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ کرنا چاہا تو یہ شک کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس لیے کہ ”علم الحقیقین“ سے ”عین الحقیقین“

۴۰۲۶- أخرجه البخاري، التفسير، باب: "إِذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْبِنِي... الخ"، ح: ۴۵۲۷ من حديث ابن وهب، به، ومسلم، الإيمان، باب زيادة طمأنينة القلب بتظاھر الأدلة، ح: ۱۵۱ عن حرملة.

کے درجے تک ترقی کریں۔ ① ”ہم زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن اس میں شک نہیں کرتے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بدرجہ اولیٰ شک سے برتر ہیں۔ اس میں ابراہیم علیہ السلام کی عظمت کا اظہار ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد کی زندگی کا مشاہدہ کرا دیا۔ ② حضرت لوط علیہ السلام نے قوم سے کہا تھا کہ اگر میرا کوئی مضبوط دنیوی سہارا ہوتا تو تم مجھ سے حیا سوز مطالبہ نہ کرتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں تھا بلکہ یہ قوم کی اخلاقی پستی کا اظہار ہے کہ اگر میرا مضبوط دنیوی سہارا موجود ہوتا تو تم ان افراد کے ڈر سے اس بد تیزی کی جرأت نہ کرتے لیکن تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میرا اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمہیں انسانوں کی نسبت کہیں زیادہ سزا دے سکتا ہے۔ ③ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس لیے جیل جانا پڑا تھا کہ وہ ایک جرم کے ارتکاب سے انکار کر رہے تھے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ جب حکمرانوں پر ان کا خلوص سچائی اور ان کے کردار کی عظمت واضح ہو گئی اور انھیں ضرورت محسوس ہوئی کہ آنجناب کی صلاحیتوں سے استفادہ کریں تو قاصد رہائی کا حکم نامہ لے کر جیل میں آیا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کردار کا ایک اور پہلو سامنے آیا کہ انھوں نے اس وقت تک جیل سے باہر آنے سے انکار کر دیا جب تک ان کی بے گناہی کا قاعدہ ثابت نہ ہو جائے۔ اور بحرم (عزیز مصر کی بیوی) کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کیفیت میرے ساتھ پیش آتی تو میں اس وقت جیل سے باہر آ جاتا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھتا کہ وہ کسی اور انداز سے میری براءت کا اظہار فرما دے گا۔ اس ارشاد کا مقصد حضرت یوسف علیہ السلام کی استقامت اور ان کے صبر کی تعریف ہے۔ ⑤ خاتم النبیین ﷺ کا مقام تمام انبیائے کرام سے بلند و برتر ہے لیکن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کردار کے روشن پہلو بھی لائق تحسین ہیں۔ ان کی اہمیت و عظمت بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے۔ ⑥ دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف بھی عظمت کردار کا ایک پہلو ہے۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کو دل سے تسلیم کریں۔ ان خوبیوں کی وجہ سے دوسروں کی عزت کریں اور ان سے محبت رکھیں۔ جس طرح ان کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی تعریف اور ان میں تعاون بھی کریں خواہ متعلقہ فرد کا تعلق ان کی پارٹی، تنظیم، جماعت اور مسلک سے نہ ہو۔



۴۰۲۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ۴۰۲۷۔ حضرت انس بن مالک علیہ السلام سے روایت ہے کہ جنگ اُحد میں جب رسول اللہ ﷺ کا دانت شہید ہوا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور خون آپ کے چہرہ مبارک

۴۰۲۷۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۳، ۳۰۰۲ وغيره من حديث حميد به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند مسلم، ح: ۱۰۴/۱۷۹۱، والبخاري، ح: ۴۰۶۹ تعليقا وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

سے پہنے لگا تو آپ چہرہ مبارک سے خون پونچھتے تھے اور فرماتے تھے: ”یہ قوم کیسے نجات پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کر دیا جب کہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا؟“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ”اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ (اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمائے اور چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔“)

أَنَسَىٰ بَنِي مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، كَثُرَتْ رِبَاعِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَشَجَّ، فَجَعَلَ الدَّمَ يَسِيلُ عَلَىٰ وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «كَيْفَ يَفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِم بِالدَّمِ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟» فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۶۸].

فوائد و مسائل: ① جہاد میں رسول اللہ ﷺ کی شجاعت مومنوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا افسوس کے طور پر تھا کہ انھوں نے اتنا بڑا جرم کیا ہے کیا معلوم اس کی پاداش میں ان پر عذاب ہی آجائے۔ ③ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ان میں سے بعض کو ایمان نصیب ہوگا، بعض اپنے جرم کی سزا میں جہنم رسید ہوں گے۔ ④ نبی مخلوق کے دلوں پر اختیار نہیں رکھتے نہ عذاب لانا یا روکنا ان کے اختیار میں ہے۔



۴۰۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ کہہ کے بعض لوگوں نے نبی ﷺ کو خست زنی کر کے لہو لہان کر دیا تھا۔ جبریل نے کہا: کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ ظلم کیا ہے۔“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک نشانی دکھاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں دکھائیے۔“ انھوں نے وادی کی دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھ کر کہا: اس درخت کو بلایئے۔ نبی ﷺ نے اسے بلایا تو وہ چل

۴۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، ذَاتَ يَوْمٍ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ، قَدْ خَضِبَ بِالدَّمَاءِ، قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ. فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: «فَعَلَ بِي هَؤُلَاءِ، وَفَعَلُوا» قَالَ: أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ. أَرِنِي» فَظَهَرَ لِي شَجَرَةٌ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ: ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَاَهَا. فَجَاءَتْ

۴۰۲۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۱۳/۳ عن أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماع الأعمش، وتقديم،

۳۶- ابواب الفتن

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

تَمْسِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: قُلْ لَهَا قَلْتَرَجْعُ. فَقَالَ لَهَا. فَرَجَعْتُ، حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَسْبِي».
 کر آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: اے کہیے واپس چلا جائے۔ آپ نے اسے کہا تو وہ واپس ہو گیا حتیٰ کہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کافی ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنن ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ الموسوعة الحديثية مسند الامام احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت کی سند قوی ہے اور مسلم کی شرط پر ہے نیز شیخ البانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد وغیرہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۹/۱۶۶۱۲۵ و صحیح سنن ابن ماجہ للألبانی، رقم: ۳۲۵۰ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۳۰۲۸) ② یہ واقعہ مکی دور کا ہے۔ ممکن ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کسی بڑی عمر کے صحابی سے سنا ہو یا خود رسول اللہ ﷺ نے سنایا ہو۔ ③ درخت کا نبی ﷺ کے حکم سے حرکت کرنا مجزہ ہے۔ یہ مجزہ دکھانے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے لیکن کچھ خاص حکمتوں کی وجہ سے یہ تکلیفیں برداشت کرنا ضروری ہے۔ ④ اس کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی دلجوئی تھی کہ اللہ کی ہر مخلوق آپ کے ساتھ اور آپ پر ایمان رکھنے والی ہے۔



٤٠٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْضُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِإِلْسَانٍ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلُوا».

۳۰۲۹- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وہ سب لوگ شمار کرو جنہوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہے۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں خوف ہے جب کہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں نہیں معلوم شاید تم پر آزمائش آئے۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم پر قَالَ: فَأَبْتَلَيْنَا، حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا

٤٠٢٩- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب كتابة الإمام الناس، ح: ٣٠٦٠، من حديث أبي معاوية به تعليقاً، ومسلم، الإيمان، باب جواز الاستمرار بالإيمان للخائف، ح: ١٤٩، عن ابن نمير به.

۳۶۔ ابواب الفتن

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

آزمائش آئی حتیٰ کہ ہم چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنے لگے۔

يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا .

🌞 فوائد و مسائل: ① مردم شامی کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ افرادی قوت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ② صحابہ کرام

ﷺ کو اللہ تعالیٰ پر اس قدر توکل تھا کہ چھ سات سو کی تعداد ہوتے ہوئے خود کو ناقابل شکست سمجھتے تھے۔

③ زیادہ تعداد کے باوجود آزمائش آ سکتی ہے اس لیے اللہ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور آزمائش میں ثابت

قدم رہنا چاہیے۔

۴۰۳۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس رات

رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی آپ کو (سفر معراج کے

دوران میں ایک جگہ) عمدہ خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ نے

فرمایا: ”جبریل! یہ عمدہ خوشبو کیسی ہے؟“ انھوں نے

فرمایا: یہ باسط کی ان کے دو بیٹوں کی اور ان کے شوہر

کی قبروں کی خوشبو ہے۔ انھوں نے فرمایا: ان کا واقعہ

یوں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بنی اسرائیل کے معزز افراد

میں سے تھے۔ وہ (اپنے کام کاج کے سلسلے میں) ایک

راہب کے پاس سے گزرتے جو اپنے عبادت خانے

میں ہوتا تھا۔ وہ انھیں دیکھتا تو انھیں اسلام کی تعلیم

دیتا۔ جب خضر علیہ السلام جوان ہوئے تو ان کے والد نے

ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر علیہ السلام نے اسے

(اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ کسی کو نہیں

بتائے گی۔ وہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے۔

انھوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ ان کے والد

نے ایک اور عورت سے ان کی شادی کر دی۔ انھوں نے

اسے بھی (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ

۴۰۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِهِ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً.

فَقَالَ: «يَا جِبْرِئِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟

قَالَ: هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا

وَزَوْجِهَا. قَالَ: وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ

كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ مَعْرُ

بِ رَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ،

فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ، زَوْجَهُ

أَبُوهُ امْرَأَةً، فَعَلِمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا

أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَفْرُبُ النِّسَاءَ،

فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى، فَعَلِمَهَا

وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ

إِحْدَاهُمَا وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى. فَانْطَلَقَ

هَارِبًا. حَتَّى أَتَى جَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ

رَجُلَانِ يَخْطِيبَانِ. فَرَأَيَاهُ. فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا

۴۰۳۰۔ [إسناده ضعيف] وانظر، ح: ۲۸۷۶، ۱۷۵، لعلته، وله شاهد عند أحمد: ۳۰۹/۱، ۳۱۰ بإسناد حسن عن

ابن عباس نحو المعنى باختلاف كثير دون جملة منكرو: "كان بدء ذلك أن الخضر كان من أشرف بني إسرائيل".

۳۶۔ ابواب الفتن

وَأَفْشَى الْأَخْرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ.
فَقِيلَ: وَمَنْ رَأَى مَعَكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ. فَسُئِلَ
فَكْتَمَ. وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ.
قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ الْكَاتِمَةَ. فَبَيْنَمَا هِيَ
تَمْشِي ابْنَةً فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمَشْطُ.
فَقَالَتْ: تَجَسَّ فِرْعَوْنُ فَأُخْبِرْتُ أَبَاهَا.
وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ.
فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَزْجِعَا عَنْ
دِينِهِمَا. فَأَبَيَا. فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا. فَقَالَا:
إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا
فِي بَيْتٍ. فَفَعَلَ. فَلَمَّا أُسْرِى بِالنَّبِيِّ ﷺ،
وَجَدَ رَيْحًا طَيِّبَةً. فَسَأَلَ جَبْرِيلَ، فَأَخْبَرَهُ.



مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان
کسی کو نہیں بتائے گی۔ ان میں سے ایک عورت نے تو
راز رکھا جبکہ دوسری نے ظاہر کر دیا۔ وہ (ظن سے)
بھاگ گئے حتیٰ کہ سمندر میں ایک جزیرے میں جا پہنچے۔
(وہاں) دو آدمی ایندھن جمع کرنے آئے۔ انھوں نے
خطر طوفان کو دیکھ لیا۔ ان میں سے ایک نے راز رکھا
دوسرے نے ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا: میں نے خطر کو دیکھا
ہے۔ اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ اور کس نے دیکھا
ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے۔ اس سے پوچھا گیا تو اس
نے راز چھپا لیا۔ ان کے ہاں یہ قانون تھا کہ جو شخص
جھوٹ بولے اسے قتل کر دیا جائے۔ اس (چھپانے
والے) نے چھپانے والی عورت سے شادی کر لی۔ وہ
فرعون کی بیٹی کو لنگھی کر رہی تھی کہ لنگھی (اس کے ہاتھ
سے) گر گئی۔ اس نے کہا: فرعون کا برا ہو۔ اس نے اپنے
باپ کو بتایا۔ اس عورت (ماضیہ لنگھی کرنے والی) کا
خاوند بھی تھا اور دو بیٹے تھے۔ فرعون نے انھیں بلوایا۔
اس نے ان میاں بیوی کو دین سے پھیرنے کی کوشش
کی۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: میں تمھیں قتل
کر دوں گا۔ انھوں نے کہا: اگر تو ہمیں قتل کرے تو ہم پر
یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک جگہ دفن کرنا۔ اس نے ایسے
ہی کیا۔ جب نبی ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو عمدہ
خوشبو محسوس ہوئی۔ نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے
دریافت کیا تو انھوں نے یہ بات سنائی۔

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جس سے اس کو کچھ تقویت مل جاتی ہے اس لیے
اس میں ماضیہ اس کے خاوند اور بیٹی کی حد تک بات صحیح ہے باقی تفصیلات غیر صحیح ہیں نیز ہمارے فاضل محقق اس
کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس کا ایک شاہد مسند احمد میں حسن درجے کا ہے جو کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لیکن دونوں احادیث کے الفاظ میں خاصا اختلاف ہے البتہ مسند احمد کی

۳۶۔ ابواب الفتن — مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

روایت میں [كَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْحَضَرَ.....] والا جملہ منکر ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الإسراء

والمعراج للآلئانی رحمہ اللہ)

۴۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَنَّ أَبَا
الْلَيْثِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عِظَمُ الْجَزَاءِ
مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ. وَإِنَّ اللَّهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا
ابْتَلَاهُمْ. فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا. وَمَنْ
سَخِطَ، فَلَهُ السَّخَطُ».

۴۰۳۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا
ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان
پر آزمائش ڈالتا ہے۔ جو راضی رہے اسے رضا ملے گی
اور جو ناراض ہوا اسے ناراضی حاصل ہوگی۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① آزمائش میں بندے کا فائدہ ہوتا ہے اس لیے اللہ کے فیصلے پر راضی رہتے ہوئے
شریعت کے دائرے میں رہ کر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی مصیبت پر بندہ ناراضی کا اظہار کرے گا تو
مصیبت تو اپنے مقررہ وقت ہی پر ختم ہوگی لیکن بندہ ثواب سے محروم ہو کر اللہ کو ناراض کر لے گا۔ ② مصیبت
بھی اللہ کی ایک نعمت ہے بشرطیکہ احکام کی نافرمانی نہ کی جائے۔

۴۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
الرَّقْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ،
عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ
النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا
مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا
يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ».

۴۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا
ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس
مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے
ملتا جلتا نہیں اور ان کی طرف سے آنے والی تکلیف پر
صبر نہیں کرتا۔“

۴۰۳۱۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في الصبر على البلاء، ح: ۲۳۹۶ من حديث الليث
به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۳۲۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [في فضل المخالطة مع الصبر على أذى الناس]،
ح: ۲۵۰۷ من حديث شعبة عن الأعمش به إلا أن فيه: 'عن شيخ من أصحاب النبي ﷺ - وكان شعبة يرى أنه ابن
عمر'.

۳۶- أبواب الفتن

مصیبت پر صبر و استقامت اختیار کرنے کا بیان

☀ فوائد و مسائل: ① لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔ برے آدمی کی برائی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے لیکن خود نیکی پر قائم رہنا چاہیے۔ ② معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی سب سے الگ تھلگ ہو کر راہوں کی طرح جنگلوں یا غاروں میں چلے جانا جائز نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ③ جب ایمان کو خطرہ ہو تب خلوت نشینی جائز ہے۔

۴۰۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،
وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ
الْإِيمَانِ. وَقَالَ: بُنْدَارٌ: حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ:

۴۰۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین خوبیاں جس میں ہوں اے ایمان کا لطف حاصل ہوتا ہے..... ایک روایت میں ہے: اے ایمان کی مناس حاصل ہو جاتی ہے۔“

وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

(پہلی خوبی) اور جب اے اللہ نے کفر سے نجات دے دی ہو تو اے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو۔“

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ، لَا يُجِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ.

(دوسری) کسی شخص سے محبت اور دوستی رکھے تو محض اللہ کے لیے رکھے۔

وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا
سِوَاهُمَا.

(تیسری) اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت باقی سب کی محبت سے بڑھ کر ہو۔

☀ فوائد و مسائل: ① اللہ کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دوست سے محبت کی بنیاد خاندان، قبیلہ، زبان و وطن یا دنیوی مفاد نہ ہو بلکہ کسی سے اس لیے محبت ہو کہ وہ اللہ کے احکام کی تعمیل کرنے والا نیک آدمی ہے۔ ② اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ جب بیوی بچوں ماں باپ دوست احباب یا دنیوی مفادات کا تقاضا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی کا ہو تو ان سب کو نظر انداز کر کے ان کی ناراضگی کی پروا نہ کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مان لیا جائے۔ ③ مومن کفر سے اور کافروں کے رسم و رواج سے نفرت کرتا ہے اور مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے محبت اور ان کی مدد نہیں کرتا کیونکہ کافروں کی

۴۰۳۳- أخرجه البخاري، الإيمان، باب من كره أن يعود في الكفر... الخ، ح: ۲۱، ۶۰۴۱ من حديث شعبة به، ومسلم، الإيمان، باب بيان خصال من انصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ح: ۶۸/۴۳ عن ابن المثنى وابن بشار به.

زمانے کی تختی کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

طرف میلان میں خطرہ ہے کہ ایمان کمزور ہو کر آخر وہ مرحلہ آ جائے جب ایمان بالکل ختم ہو جائے۔ اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْهُ۔

۴۰۳۳۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے

انہوں نے کہا: مجھ سے میرے جگری دوست (جانی محبوب)ؓ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے حلا دیا جائے۔ اور فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا، جس نے اسے عہد ترک کیا اس سے (اللہ کی حفاظت کا) ذمہ جاتا رہا۔ اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔“

۴۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّزِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ. ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، [قَالَ]: حَدَّثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَمَانِيُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ، أَنْ: «لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قُطِعَتْ وَخُرِفَتْ. وَلَا تُتْرَكَ صَلَاةُ مَكْتُوبَةٍ، مُتَعَمِّدًا. فَمَنْ تَرَكَهَا، مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تُشْرَبِ الْخُمْرُ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ».

🌞 فوائد و مسائل: ① شرک سب سے بڑا جرم ہے لہذا سخت سے سخت حالات میں بھی اس سے بچنا ضروری ہے۔ ② عقیدہ توحید کے لیے جان بھی قربان کرنی پڑے تو سعادت ہے ③ شرک کے بعد بڑا گناہ نماز چھوڑنا ہے جو کفر کے مترادف ہے۔ ④ عقل اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ نشہ آور اشیاء کے استعمال سے اس نعمت کو ضائع کرنا بہت بڑی ناشکری ہے۔ ⑤ نشے کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی گناہ کرنا آسان ہو جاتا ہے اس لیے مسلمان کے لیے ہر نشہ آور چیز سے پرہیز انتہائی ضروری ہے۔

باب: ۲۳۔ زمانے کی تختی کا بیان

(المعجم ۲۴) - بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

(التحفة ۲۴)

۴۰۳۵۔ حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ

۴۰۳۵۔ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۰۳۴۔ [حسن] تقدم، ح: ۳۳۷۱، وأخرجه الخطيب في موضع أو هام الجمع والتفريق: ۱/۱۱۸ من حديث عبد الوهاب به، وحسنه البوصيري.

۴۰۳۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن المبارك في الزهد، ص: ۲۱۱، ح: ۵۹۶، ومن طريقه أحمد: ۴/۹۴ من حديث ابن جابر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۲۸، والبوصيري.

۳۶۔ ابواب الفتن

زمانے کی سختی کا بیان

الرَّحِيْبِيُّ: أَتَيْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ».

🌞 فائدہ: زندگی میں ہر موقع پر آزمائش آتی ہے۔ راحت بھی آزمائش ہے، مصیبت بھی آزمائش ہے۔ مومن کو چاہیے کہ ہر موقع پر یہ دیکھے کہ اللہ کی رضا کس چیز میں ہے اس کے مطابق عمل کرے۔

۴۰۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ، عَنْ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاغَاتٌ. يُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الْأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ النَّافِثُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ».

۴۰۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب لوگوں پر دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا جائے گا۔ اور رُوَيْضَہ باتیں کریں گے کہا گیا: رُوَيْضَہ (کا مطلب) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حقیر آدمی عوام کے معاملات میں رائے دے گا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اچھی عادات کی حوصلہ افزائی اور بری عادات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ② جب یک دیانت دار آدمی کو اس کا جائز مقام نہ دیا جائے بلکہ جھوٹے بددیانت کی خوش نماہاتوں پر اعتماد کر لیا جائے تو معاشرے کا کوئی شعبہ انحطاط سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ③ موجودہ معاشروں کے بے شمار مسائل کی وجہ سے اور دیانت داری کا فقدان ہے۔ علماء کو چاہیے کہ ان کے فروغ کی کوشش کریں۔

۴۰۳۶۔ [حسن] آخر جہ احمد: ۲/ ۲۹۱ عن یزید بہ بیعض الاختلاف، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۶۵، ۴۶۶، ۵۱۲، والذهبی، وله شواهد عند احمد: ۲/ ۳۳۸، ۲۲۰ وغیره.

زمانے کی تختی کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ».

۴۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ (یہ نوبت آجائے گی کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر گر پڑے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والے کی جگہ (مر کر دفن ہو چکا) ہوتا۔ وہ دین (کے بارے میں پیش آنے والی مشکلات) کی وجہ سے ایسے نہیں کرے گا بلکہ (دنوی) مشکلات کی وجہ سے کرے گا۔“

🌞 نوآمد مسائل: ① دنیاوی مشکلات میں اللہ سے مدد مانگنا اور حالات بہتر بنانے کی کوشش کرنا بہتر طریقہ ہے۔ ② دنیا کی وجہ سے موت کی تنہا کرنا منع ہے۔ ③ دین کی حفاظت کی فکر دنیا سے زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَغْنِي مَوْلَى مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَتَنْتَقُونَ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ. فَلَيْذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيْنَ شِرَارُكُمْ. فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ».

۴۰۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس طرح چن لیے جاؤ گے جس طرح نکلی اور ردی کھجوروں میں سے (عدہ) کھجوریں چن (کراٹھا) لی جاتی ہیں۔ اچھے لوگ (دنیا سے) چلے جائیں گے اور برے لوگ رہ جائیں گے پس اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔“

🌞 فائدہ: نیک لوگ ہر دور میں رہیں گے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی اس وقت کوئی نیک آدمی نہیں ہوگا۔

۴۰۳۷۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... الخ، ح: ۵۴/۱۵۷، بعد، ح: ۲۹۰۷ من حديث ابن فضيل به.

۴۰۳۸۔ [حسن] أخرجه الحاكم: ۴/۴۳۴ من حديث طلحة به، وصححه، ووافقه الذهبي، وله لون آخر عند ابن حبان في صحيحه، ح: ۱۸۳۳، وله شاهد عند البخاري، ح: ۶۴۳۴، وآخر عند ابن حبان، ح: ۱۸۳۲، وصححه الحاكم: ۴/۴۳۴، ووافقه الذهبي.

۳۶۔ ابواب الفتن

..... علامات قیامت کا بیان

۴۰۳۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاملہ ہمیشہ سخت سے سخت ہوتا چلا جائے گا۔ دنیا پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔ لوگوں میں بخل ہی زیادہ ہوتا جائے گا۔ قیامت محض بدترین لوگوں پر قائم ہوگی اور عیسیٰ ابن مریم ﷺ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

۴۰۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ أَبِي بَابٍ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأُمَمُ إِلَّا شِدَّةً. وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِذْبَارًا. وَلَا النَّاسُ إِلَّا شَحًّا. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ. وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ».

باب: ۲۵۔ علامات قیامت کا بیان

(المعجم ۲۵) - بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(التحفة ۲۵)

۴۰۴۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔“ اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع فرمایا۔

۴۰۴۰۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ، كَهَاتَيْنِ» وَجَمَعَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کے بعد صرف قیامت ہی باقی ہے۔ ② یہ حدیث حضرت عیسیٰ ﷺ کے نزول کے منافی نہیں کیونکہ عیسیٰ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔

۴۰۳۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرک ۴/ ۴۱۱ من حديث يونس به، وقال الذهبي: "وهو منكر جدًا"، ميزان الاعتدال: ۴/ ۴۸۱، وكذا قال النسائي وغيره، وفيه أربع علل (۱) عن عنة الحسن البصري (۲) جهالة الجندی ولم يثبت توثيقه عن ابن معين كما حققته في تخريج النهاية، ح: ۱۰۷ (۳) الاختلاف في السند (۴) أبان لم يسمع من الحسن، ذكره ابن الصلاح في أماليه، ولبعض الحديث (الشرط الأول) شواهد ضعيفة.

۴۰۴۰۔ أخرجه البخاري، والرقاق، باب قول النبي ﷺ "بعثت أنا والساعة كهاتين" . . . الخ، ح: ۶۵۰۵ من حديث أبي بكر بن عباس به، وتابعه إسرائيل، تغليق التعليق: ۱۷۷/ ۵.

علامات قیامت کا بیان

۳۶- ابواب الفتن

آسمان سے ان کا نزول اگرچہ بعد میں ہو گا لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت کی بجائے نبوت محمد (ﷺ) کے مبلغ و داعی ہوں گے اور شریعت محمدیہ ہی کو نافذ و غالب فرمائیں گے۔ ⑤ مسلمان کو چاہیے کہ روز بروز بڑھتے ہوئے فتنوں کے دور میں اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے اور جاہلیت کے عقائد و رسوم کو رائج کرنے والوں کے خلاف ہر ممکن کوشش کرے۔

۴۰۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْقُرَازِ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ : روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالائی کمرے سے
إِطْلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ جھانک کر ہمیں دیکھا جب کہ ہم قیامت کے بارے
نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت نہیں
حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: الدَّجَالُ، آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: دجال
وَالدَّخَانُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.“ دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

🌞 فائدہ: یہ حدیث باب ۲۸ میں تفصیل سے آئے گی۔ دیکھیے حدیث: ۴۰۵۵

۴۰۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ۴۰۴۲- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: روایت ہے انھوں نے فرمایا: غزوہ تبوک کے دوران
حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ میں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ
ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ پہلے چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں خیمے
ﷺ، وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي حِجَابٍ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عوف!
مِنْ أَدَمَ. فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْحِجَابِ. فَقَالَ آ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”سارے ہی (آ جاؤ)۔“ پھر
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”أَدْخُلْ يَا عَوْفُ“ فَقُلْتُ: فرمایا: ”عوف! یاد رکھو قیامت سے پہلے چھ واقعات
بِكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ”بِكُلِّكَ“ ثُمَّ قَالَ: (چشم آنے والے) ہیں: ان میں سے ایک میری
”يَا عَوْفُ احْفَظْ خِيَلًا لَا بَيْنَ يَدَيِ وفات ہے۔“ (یہ سن کر غم اور پریشانی کی وجہ سے)
السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْبِي“ قَالَ: فَوَجَمْتُ میں بولنے کے قابل نہ رہا (جکا بکا رہ گیا)۔ رسول اللہ

۴۰۴۱- أخرجه مسلم، الفتن، باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱ من حديث سفيان الثوري به.

۴۰۴۲- أخرجه البخاري، الجزية والمواذعة، باب ما يحذر من الغدر، ح: ۳۱۷۶ من حديث الوليد به.

عِنْدَهَا وَجَمَّةٌ شَدِيدَةٌ. فَقَالَ: «قُلْ: بِئْتِ الْمَقْدِسِ. ثُمَّ دَاءٌ يَطْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهَدُ اللَّهُ بِهِ ذَرَارِيَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُرَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ. ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ. حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةً دِينَارٍ، فَيُظَلَّ سَاحِطًا. وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ. لَا يَنْقُي بَيْتٌ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ. ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ. فَيَعْدِرُونَ بِكُمْ. فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

ﷺ نے فرمایا: ”کہو (یہ) ایک (علامت ہے) پھر بیت المقدس کی فتح پھر تمہارے اندر ایسی بیماری پھیلے گی جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو شہادت کا درجہ دے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کر دے گا“ پھر تمہارے اندر مال و دولت آ جائے گی۔ (فراوانی کے باوجود حرص بہت ہوگی) حتیٰ کہ آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تب بھی وہ ناراض رہے گا۔ اور تمہارے اندر ایک فتنہ برپا ہوگا کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا“ پھر تمہارے درمیان اور بنو اصف (رہمیوں) کے درمیان صلح (جنگ بندی) ہوگی۔ وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں کے ساتھ تمہاری طرف (حملہ کرنے کے لیے) آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (فوجی) ہوں گے۔“



🌞 نوامد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کی وفات قیامت کی نشانی ہے۔

② بیت المقدس پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح ہوا۔ دوبارہ صلاح الدین ایوبی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت بھی یہود سے جنگ ہوگی اور ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور تمام عیسائی مسلمان ہو جائیں گے۔ ③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہاں پہلی تھی جو ”طاعون عمواس“ کے نام سے معروف ہے۔ بعد میں بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ ممکن ہے قیامت کے قریب کوئی اور وبا آنے والی ہو۔ ④ مال کی حرص اور ناشکری موجودہ دور میں عام ہے۔ جدید جاہلیت کی بعض تحریکیں مثلاً: بنکوں میں پیسے رکھ کر سود لینے کی ترغیب، بیمہ جو سود اور جوئے کا مجموعہ ہے، بہت سی انعامی سکیمیں جو لائبریری یعنی جوئے کی شکلیں ہیں اور زیادہ اخراجات سے ڈر کر کم بچے پیدا کرنے کی کوشش (خاندانی منصوبہ بندی) اسی مادہ پرستانہ ذہنیت کے چند مظاہر ہیں۔ ⑤ ہر گھر میں داخل ہونے والے فتنے کا اطلاق متعدد چیزوں پر ممکن ہے مثلاً: جاندار کی تصویر جو کہ شرعاً حرام ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کسی بزرگ یا بچے کی یا کسی عالم یا پیر کی تصویر شوق یا برکت کے لیے گھر میں رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اس سے بچ جائے تو اخباروں اور رسالوں میں پھر بچوں کی نصابی کتابوں میں ضرور موجود ہوتی ہے۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ میں حکومت کے احکام سے ہر گھر میں تصویر مجبوری بن چکی ہے۔ اس کے بعد ٹیلی ویژن، وی آر کیبل اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے سے اس کے مضمر اثرات مزید

وسعت اختیار کر چکے ہیں۔ اسی طرح کافز موسیقی ہے جو پہلے صرف فلمی گانوں کے ساتھ سنی جاتی تھی اور اس کو سننے کے لیے خاص اہتمام کرنا پڑتا تھا پھر ریڈیوئی وی وغیرہ کے ذریعے سے عام ہو گئی۔ اب تقریباً ہر گھر 'دکان' بس' کار اور ٹیکسی وغیرہ میں موجود ہے بلکہ نعتوں اور شریکے نظموں کے ساتھ اس کی موجودگی نے عوام کی نظر میں اسے گناہ کی فہرست سے خارج کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں وطن، قبیلہ، زبان، فرقہ، تنظیم اور پارٹی کی بنیاد پر تعصب بلکہ قتل و غارت بھی جدید دور کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ مالی معاملات میں حکومتوں کے سود کی سرپرستی کرنے کی وجہ سے کوئی شخص اس کے اثرات سے محفوظ نہیں۔ اس طرح اور فتنے بھی ہو سکتے ہیں۔ ① رومیوں سے مراد مغرب کے عیسائی ممالک ہو سکتے ہیں۔ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے اقوام متحدہ کے کسی فیصلے کا بہانہ بنا کر اسی غیر مسلم ممالک مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۴۳- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام کو شہید کرو گے اور تلواروں کے ساتھ (ایک دوسرے سے) جنگ کرو گے۔ اور برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔“

۴۰۴۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ. وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ».

۴۰۴۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے لیے (گھر سے) باہر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس (قیامت) کی بابت پوچھنے والے سے زیادہ

۴۰۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَبَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَلَكِنْ

۴۰۴۳- [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۱۷۰ من حديث الدراوردي به، وقال: 'حسن'، وقال الذهبي، 'حديث منكر' * عبدالله الأنصاري لم يعرفه ابن معين، ووثقه ابن حبان، والترمذي.
۴۰۴۴- [صحيح] تقدم، ح: ۶۴.

۳۶۔ ابواب الفتن

علامات قیامت کا بیان

نہیں جانتا لیکن میں تجھے اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے تو یہ اس کی ایک علامت ہے۔ جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے (فقیر) لوگوں کے رئیس بن جائیں گے تو یہ بھی اس کی ایک نشانی ہے۔ جب بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے سے لمبی (اور اونچی) عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی اس کی ایک علامت ہے۔ (قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ.....﴾ ”بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اسے جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کچھ کرے گا“ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا صحیح خبروں والا ہے۔“

سَأَخْبِرُكَ عَنْ أَسْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَسْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحِفَاةُ الْعُرَاءَ رُؤُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَسْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَسْرَاطِهَا. فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ» فَكَلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةِ. [لقمان: ۳۴]



🌞 فائدہ: یہ حدیث پوری تفصیل سے سن ابن ماجہ کے مقدمہ کی احادیث میں گزر چکی ہے۔ (دیکھیے: حدیث: ۱۴۰)

۴۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میرے بعد تمہیں وہ حدیث کوئی نہیں سناے گا۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ”قیامت کی بعض علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا“ جہالت پھیل جائے گی بدکاری

۴۰۴۵۔ أخرجه البخاري، العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، ح: ۸۱ من حديث شعبة به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲۶۷۱ عن ابن بشار به.

علامات قیامت کا بیان

۳۶- ابواب الفت

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَقْشُو الرُّثَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَيَقْبَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لْخَمْسِينَ امْرَأَةً، قِيمٌ وَاحِدٌ»۔
عام ہو جائے گی شراب (کثرت سے) پی جائے گی،
مرد ختم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی حتیٰ کہ
پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا صرف ایک
مرد ہوگا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”میرے بعد کوئی نہیں سائے گا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن صحابہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ بصرہ میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② علم اٹھ جانے سے مراد دینی علوم کے ماہر علماء کا فوت ہو جانا ہے جس کی وجہ سے دینی رہنمائی ختم ہو جائے گی اور لوگ دینی علوم کے ماہر ہونے کے باوجود دین میں جاہل ہوں گے۔ ③ فاشی عام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں بے حیائی سے نفرت باقی نہیں رہے گی۔ آج کل ہماری شاعری ناول اور فلمیں وغیرہ بے حیائی پھیلانے میں پوری طرح مشغول ہیں۔ غیر مسلم مسلمان نوجوانوں کو آزادی، تفریح اور روشن خیالی کے نام سے آوارگی کا سبق دے رہے ہیں جس میں فی دُش وی سی آر کیل اور انٹرنیٹ وغیرہ کی جدید ایجادات کی وجہ سے بہت وسعت اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔ ④ منشیات کی نئی نئی قسموں کا ظہور بھی نبی ﷺ کی پیش گوئی کو سچ ثابت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان فتنوں سے بچاؤ کے لیے ہر ممکن اقدام کریں۔ ⑤ معاشرے میں مردوں کی تعداد خطرناک حد تک کم ہونے کی وجہ جنگوں میں مردوں کا قتل ہونا، باہمی جھگڑوں اور فسادات میں مارا جانا اور مختلف قسم کے حادثات میں مردوں کا زیادہ ہلاک ہونا وغیرہ ہے جس کی وجہ سے یہ تو بت آئے گی کہ ایک آدمی بہت سی عورتوں کا کفیل ہوگا مثلاً: ماں خالہ دادی بیٹیاں، بہنیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں وغیرہ۔

۴۰۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۰۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ
عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ لوگ اس کے لیے آپس میں لڑیں گے اور ہر دس میں
حَتَّى يَحْصِيَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔ سے نوا فراقتل ہو جائیں گے۔“

۴۰۶۶- [ضعيف للشوذه] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۶۱، ۳۴۶، ۴۱۵ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه
البوصيري، وهو سند حسن، ولكنه شاذ لمخالفة حديث مسلم، ح: ۲۹/ ۲۸۹۴، فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون
والله أعلم.

فَيُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ. فَيُقْتَلُ، مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ، تِسْعَةٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے شاذ ہونے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے ایک جملے کے سوا باقی روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اور دکتور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت [من كل عشرة تسعة] ”دس میں سے نو افراد“ والے جملے کے علاوہ حسن صحیح ہے کیونکہ مذکورہ جملہ شاذ ہے جبکہ محفوظ الفاظ [مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ] ”ہر سو میں سے ننانوے“ ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے بھی اس جملے کو شاذ قرار دیا ہے لہذا مذکورہ روایت اس جملے کے سوا حسن بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم، دیکھیے: (صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، رقم: ۳۲۸۶) و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۶) ② دریائے فرات ترکی سے شروع ہو کر شام اور عراق میں سے گزرتا ہوا خلیج فارس میں گرتا ہے۔ ترکی کا وہ حصہ بھی اس سے سیراب ہوتا ہے جہاں ”کردستان“ کے نام سے الگ ملک بنانے کی تحریک چل رہی ہے۔ اور عراق کا وہ حصہ جہاں یہ سمندر میں گرتا ہے، ایران اور کویت دونوں کی سرحدوں کے قریب ہے اس لیے اس علاقے میں معدنی دولت کا خزانہ ظاہر ہونے پر علاقے کے ممالک میں جنگ کا چھڑنا ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے کے ممالک کی سلامتی اور تحفظ کے نام پر بڑے ملک (امریکہ، روس اور چین وغیرہ) بھی اس دولت پر قبضہ جمانے کے لیے جنگ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ③ اس واقعہ کی پیشگی خبر دینے میں یہ حکمت ہے کہ سمجھ دار آدمی دولت کا لالچ نہ کریں اور جنگ میں شریک ہو کر جانیں نہ گنوائیں، بالخصوص جبکہ یہ جنگ اتنی شدید اور خطرناک ہوگی کہ ننانوے فی صد لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک فی صد بچو زندہ بچیں گے۔ ان کا حال بھی زخموں اور بیماریوں کی وجہ سے قابل رشک نہیں ہوگا۔



٤٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: ٣٠٣٤ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ کہ مال بہت زیادہ ہو جائے گا“ اور فقے ظاہر ہوں گے اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ“ قَالَوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ”الْقَتْلُ، الْقَتْلُ، الْقَتْلُ“ ثَلَاثًا.

٤٠٤٧ - [صحیح] أخرجه أحمد: ٢/ ٤٥٧ من حديث العلاء به مطولاً، ولهذا طرف منه، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة عند مسلم وغيره.

۳۶- أبواب الفتن قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① مال کی کثرت اسن و سکون کا باعث نہیں جب کہ ایمان و تقویٰ نہ ہو۔ ② فتنوں سے مراد مختلف قسم کے تعصبات بھی ہو سکتے ہیں جو قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں اور ایسی چیزیں بھی جو ایمان کے لیے خطرے کا باعث ہیں، خصوصاً جب کہ لوگ دین کے علم سے بھی محروم ہوں۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ باب ۲۶- قرآن اور علم کا اٹھ جانا

(الصفحة ۲۶)

۴۰۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَتَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءُؤُنَا أَتَبْنَاءُهُمْ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «يَكُنْ لَكَ أُمُّكَ، زِيَادُ بْنُ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ. أَوَلَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَنْقُرُونَ الثُّورَةَ وَالْإِنْحِيلَ، لَا يَتَعَمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟»

۴۰۴۸- حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کسی واقعے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”یہ علم چلے جانے کے وقت ہوگا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھائیں گے؟ قیامت تک (اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”زیاد! تیری ماں تجھے روئے میں تو تجھے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھ دار آدمی خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن وہ ان میں موجود کسی حکم پر عمل نہیں کرتے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی بابت کافی تفصیل سے بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۸۶/۲۹ والممشكاة للألباني: رقم: ۲۳۵، ۲۴۷) ② قرآن کا علم صرف الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا نام ہے۔ ③ صحابہ کرام ”علم“ کا لفظ صرف قرآن و حدیث

۴۰۴۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۱۶۰، ۲۱۸ عن وكيعة به، وصححه ابن كثير في تفسيره، والحاكم على شرط الشيخين: ۳/ ۵۹۰، ووافقه الذهبي، ورواه عمرو بن مرة عن سالم به، أحمد: ۴/ ۲۱۹، ومن طريقه الحاكم: ۱/ ۱۰۰، وأعله البوصيري بالانقطاع، ونقل عن البخاري قال: ”لم يسمع سالم من زياد بن لبيد“، وله شاهد منقطع عند الطبراني في الكبير: ۵/ ۲۶۵.

۳۶۔ ابواب الفتن قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

کے لیے بولتے تھے۔ باقی علوم کی حیثیت ”فتن“ کی ہے جن کا مقصد مادی ضروریات کو پورا کرنا یا مادی آسائش حاصل کرنا ہے۔

۴۰۴۹۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام اس طرح ٹھوہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھالیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لایا لہٰذا اِلَّا اللہ کہتے دیکھا تھا ہم بھی کہتے ہیں۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد) حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ نے کہا: انھیں لایا لہٰذا اِلَّا اللہ سے کیا فائدہ ہوگا جب انھیں نماز روزے قربانی اور صدقے کا بھی علم نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: ”اے صلہ! (اس دور میں) یہی انھیں جہنم سے بچالے گا۔“

۴۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ، عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَذْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَذْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ. حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ. وَلَيَمْرَأَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، فِي لَيْلَةٍ. فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ. وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ. يَقُولُونَ: أَذْرَكْنَا أَبْنَاءَ عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَتَحْنُ نَقُولُهَا» فَقَالَ لَهُ صِلَةٌ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَذِيفَةُ. ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا. كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَذِيفَةُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: «يَا صِلَةٌ تَنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ». ثَلَاثًا.

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے اور اس پر مفصل تحقیق بحث کی ہے جس سے صحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے لہٰذا مذکورہ روایت دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔

۴۰۴۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ١/٤٧٣، ٥٤٥ من حديث أبي معاوية به، ولم أجد تصريح سماعه، وخالفه محمد بن فضيل فرواه عن أبي مالك عن ربعي عن حذيفة به موقوفاً، الدعاء له ص: ٣٠، ح: ١٥، ومع ذلك صححه البوصيري، والحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

۳۶- ابواب الفتن

قرآن اور علم کے اٹھ جانے کا بیان

واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة) رقم: ۸۷، وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدکتور بشار عواد، رقم: ۴۰۴۹) ① کتاب کے شروع میں ایک حدیث گزری ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھینے کا نہیں بلکہ عالم فوت ہو جائیں گے تو علم بھی ختم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ مقدمہ حدیث: ۵۲) اس جہالت کے نتیجے میں یہ صورت حال پیش آئے گی۔ ② جب لوگ اسلام پر عمل کرنا اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیں گے تب انھیں قرآن کے الفاظ سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ ③ فتنوں کے ایام میں تھوڑا عمل بھی نجات کے لیے کافی ہوگا کیونکہ اس دور میں تھوڑے اسلام پر عمل کرنا بھی مشکل ہوگا جیسے روس میں کمیونسٹوں کے دور حکومت میں مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لیے منظم کوششیں کی گئی تھیں جس کے نتیجے میں روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں کے مسلمان علم سے اس طرح محروم ہو گئے کہ انھیں صرف اسلام کا نام یاد رہ گیا اور کچھ یاد نہ رہا۔

۴۰۵۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ اور ہرج سے مراد قتل و غارت ہے۔

۴۰۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ، يُؤْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ».

۴۰۵۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے آگے (مستقبل میں) ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت پھیل جائے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“

۴۰۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا، يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُؤْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۰- أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۳، ۷۰۶۲ من حديث الأعمش به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۲۶۷۲ عن ابن نمير به.

۴۰۵۱- [صحيح] انظر الحديث السابق.

۳۶- ابواب الفتن

دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان

۴۰۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِرَفْعِهِ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

۴۰۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ قریب ہو جائے گا علم کم ہو جائے گا حریصانہ بخل عام ہو جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قتل۔“

(المعجم ۲۷) - بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

(التحفة ۲۷)

۴۰۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ: قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ» قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ: يَعْنِي وَسَطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ.

۴۰۵۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہو گئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”امانت (دیانت داری کی صفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔“ (حدیث کے راوی علی بن محمد طنافسی نے کہا: ”جَذَرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ سے مراد ”وَسَطُ قُلُوبِ الرِّجَالِ ہے یعنی دل کے درمیان میں.....“

وَنَزَلَ الْقُرْآنُ. فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

اور قرآن نازل ہوا ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ خوبی مزید پختہ ہو گئی۔)

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ

پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے

۴۰۵۲- أخرجه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۱ من حديث عبد الأعلى به، ومسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه، وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۱۲/۲۶۷۲ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۴۰۵۳- أخرجه البخاري، الرقاق، باب رفع الأمانة، ح: ۷۲۷۶، ۷۰۸۶، ۶۴۹۷ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب، ح: ۲۳۰/۱۴۳ من حديث وكيع به.



۳۶- أبواب الفتن

الْتَوَمَّةَ، فَتَرْفَعُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَثَرَهَا
كَأَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَنَامُ التَّوَمَّةَ، فَتَنْتَرِعُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ، فَيَقْطُلُ أَثَرَهَا كَأَثَرِ الْمَجْلِ. كَجَمْرِ
دَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجْلِكَ فَتَقِطُ، فَتَرَاهُ مُتَتَبِّرًا،
وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ».

دیانت داری کے ختم ہو جانے کا بیان
بارے میں بیان کیا اور فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا تو
امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی اس کا ایک نشان
رہ جائے گا جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو
(باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی تو
اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا جیسے تیرے
پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ
ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔“

ثُمَّ أَخَذَ حَذِيفَةَ كَفًّا مِنْ حَصَى، فَدَخَرَجَهُ
عَلَى سَاقِهِ.

(یہ کہتے ہوئے) حضرت حذیفہ ؓ نے مٹی بھر
نکلیاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

قَالَ: «فَيُضَيِّحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَاذُ
أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ. حَتَّى يَقَالَ: إِنْ فِي بَنِي
فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَحَتَّى يَقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا
أَغْفَلَهُ وَأَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ».

آپ (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا: ”پھر لوگ ایک
دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت
ادانہ نہیں کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک
دیانت دار آدمی بھی ہے۔ اور حتیٰ کہ ایک آدمی کے
بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت
ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رانی کے
ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔“

وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ رَمَانَ. وَلَسْتُ أَبَالِي أَيْكُمْ
بَايَعْتُ. لَيْنَ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّهُ عَلَيَّ
إِسْلَامُهُ. وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا
لَيَرُدُّونَ عَلَيَّ سَاعِيَهُ. فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَمَا كُنْتُ
لِلْبَايَعِ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

اور (حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا: مجھ پر ایک
وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا
نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان
ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا
کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا اور اگر وہ یہودی
یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (ذمہ دار) اسے میرے پاس
لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں
اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔



۳۶۔ ابواب الفتن

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① دیانت داری مسلمان کے کردار کی اہم ترین صفت ہے۔ ② سوتے ہوئے دل سے دیانت داری کا وصف ختم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں یہ صفت بہت تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا ایک وقت میں وہی بد دیانت بن جائے گا۔ ③ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے حالانکہ وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک ہوں گے لیکن ان کے دل نیکی سے خالی ہوں گے۔ ④ غیر اسلامی معاشرے میں دھوکا فریب ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ایسے نہیں ہونا چاہیے۔ ⑤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اب قابل اعتماد افراد بہت کم رہ گئے ہیں۔

۴۰۵۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی آدمی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا کو چھین لیتا ہے۔ اور جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو تجھے وہ شخص ناپسندیدہ اور قابل نفرت محسوس ہوتا ہے۔ جب وہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہو جاتا ہے تو اس سے دیانت داری چھین لی جاتی ہے۔ جب اس سے دیانت داری چھین جاتی ہے تو تو اسے خائن اور خیانت میں مشہور دیکھتا ہے۔ جب وہ خائن اور خیانت میں مشہور ہو جاتا ہے تو اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے۔ جب اس سے رحم دلی چھین جاتی ہے تو اسے لعنتی اور لوگوں سے اس پر لعنتیں پڑتی دیکھتا ہے۔ جب تو اسے لعنتی دیکھے اور اس پر لعنتیں پڑ رہی ہوں تو اس کی گردن سے اسلام کا قلابہ اتر جاتا ہے۔“

باب: ۲۸۔ (قیامت کی بڑی نشانیاں)

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْآيَاتِ (التحفة ۲۸)

۴۰۵۵۔ حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اسید غفاری)

۴۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

۴۰۵۴۔ [إسناده موضوع] وضعه البوصيري لضعف سعيد بن سنان الحنفي الكندي الحمصي أبي مهدي، وهو

"متروك"، ورماه الدارقطني وغيره بالوضع.

۴۰۵۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۱.



۳۶- ابواب الفتن

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان

وَيَكُفُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقُرَّازِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ، أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ بْنِ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: إِطْلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ. فَقَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالذَّجَالُ. وَالْذَّخَانُ. وَالْذَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ. وَخُسُوفٌ بِالْمَغْرِبِ. وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَتَأْرُخُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ أَبْيَنُ، تَسُوفُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ. تَبَيَّتْ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا. وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا».

یعنی: روایت ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالا خانے سے جھانکا اور فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں، ذابۃ الارض، یا جوج و ما جوج، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ظہور (نزول) اور زمین میں جنس جانے کے تین واقعات: ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ اور (یمن کے شہر) عدن اُبین کی گہرائی سے ایک آگ کا ظہور جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان میں لے آئے گی۔ جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو وہ (آگ) بھی ان کے ساتھ ٹھہریں گی۔ جب وہ دوپہر کو (آرام کے لیے) قیلولہ کریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ذابۃ الارض کی احادیث باب: ۳۱ میں مغرب سے سورج طلوع ہونے کی احادیث باب: ۳۲ میں دجال کے ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج و ما جوج کے بارے میں احادیث باب: ۳۳ میں آ رہی ہیں۔ ② سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کا نظام ختم ہو رہا ہے۔ اب قیامت کے مراحل شروع ہیں جن کا تعلق عالم آخرت سے ہے اس لیے اس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسے موت کے وقت فرشتے نظر آجائے پر توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ③ دجال کا فتنہ بہت عظیم فتنہ ہے۔ وہ یہود کا لیڈر ہوگا اور مسلمانوں کی گمراہی کا باعث ہوگا۔ ④ یہودیوں نے سچے مسیح (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کا انکار کیا کیونکہ انھوں نے دنیا میں یہود کے غلبے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ دجال کے ایام میں یہود کو فنی طور پر ترقی اور غلبہ حاصل ہوگا۔ ⑤ بعض مسلمان کہلاتے والے لہرتے بھی امام غائب کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ممکن ہے دجال کے شعبدے دیکھ کر وہ بھی اسے اپنا امام تسلیم کر لیں۔

۴۰۵۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۵۶- حَدَّثَنَا حَزْمَةُ بْنُ زَيْحِيٍّ: حَدَّثَنَا

۳۶۔ ابواب الفتن

قیامت کی بڑی نشانیوں کا بیان

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ . أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَيِّانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ بَيْنَا : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالدُّخَانُ ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ ، وَالْدَّجَالُ ، وَخُوصَصَّةٌ أَحَدِكُمْ ، وَأَمْرُ الْعَامَّةِ» .

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں، دَابَّةُ الْأَرْضِ، دجال، آدمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ (عمومی فتنہ)۔“

🌅 فوائد و مسائل: ① مغرب سے سورج طلوع ہونے پر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس لیے اس سے پہلے پہلے خلوص دل سے توبہ کر کے نجات کا بندوبست کر لینا ضروری ہے۔ ② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوکے کی پیٹنگوں کی پوری ہو چکی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کے کفر اور ظلم کی وجہ سے ان کے خلاف بددعا کی تو ان پر قحط مسلط ہوا حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے انھیں نضا صاف ہونے کے باوجود دھواں ہی دھواں محسوس ہوتی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، سورة حَمَّ الدُّخَانِ، باب ﴿يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾، حدیث: ۲۸۲۱) لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیر مطالعہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامت ابھی ظاہر نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ انصاریں سے ہیں۔ نبی ﷺ کی ہجرت کے بعد انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا شروع کی جبکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کردہ واقعہ کی دور کا ہے۔ ③ زندگی میں نیک اعمال کمائے جاسکتے ہیں، موت کے بعد یہ موقع ختم ہو جاتا ہے اس لیے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ④ بہت سے فتنے ایسے ہیں جن میں انسان گمراہ ہو سکتا ہے اس سے پہلے نیکیاں کرنے سے امید کی جاسکتی ہے کہ فتنے کے دوران میں اللہ کی طرف رہنمائی اور توفیق حاصل ہو جائے۔



۴۰۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ . حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے الخَلَّالُ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَمَّارَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنُ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کی) نشانیاں دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔“

۴۰۵۷۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه العقيلي: ۳/۳۲۹ من حديث الحسن بن علي الصمداني به، وصححه الحاكم: ۴/۴۲۸ على شرط الشيخين، وتعبه الذهبي بقوله: "أحسبه موضوعاً وعون ضعوفه"، وأورد ابن الجوزي في الموضوعات: ۳/۱۹۸، وضعفه البوصيري * عون ضعيف كما في التقريب وغيره.

قیامت کی بڑی نشانوں کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

أَنَسِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا يَأْتِ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ».

۳۰۵۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے: چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو بیس سال ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور میل ملاپ رکھنے والے لوگ ہوں گے، پھر ان سے متصل ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے سے ناراض رہنے والے اور قطع تعلق کرنے والے لوگ ہوں گے، پھر اس کے بعد قتل و غارت ہوگی، بچ جانا! بچ جانا!“

۴۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُمِّي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: فَأَرْبَعُونَ سَنَةً، أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ تَرَاخُمٍ وَتَوَاصُلٍ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، إِلَى سِتِينَ وَمِائَةً سَنَةً، أَهْلُ تَدَابُرٍ وَتَقَاطُعٍ. ثُمَّ الْهَرَجُ الْهَرَجُ. النَّجَا النَّجَا».

(م) دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے پانچ طبقے ہیں: ہر طبقہ چالیس سال کا ہے۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا طبقہ علم اور ایمان والوں کا ہے۔ دوسرا طبقہ سہ چالیس سے سہ اسی تک نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے۔“ پھر راوی نے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَازِمٌ أَبُو مُعَمِّدٍ الْعَنْزِيُّ: حَدَّثَنَا الْمِسُورُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمِّي عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ: كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا، فَأَمَّا طَبَقَتِي وَطَبَقَةُ أَصْحَابِي، فَأَهْلُ عِلْمٍ

۴۰۵۸۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف يزيد، وتقدم، ح: ۱۰۸۰، وعبدالله بن مغفل مجهرل (تقریب).

۴۰۵۸۔ (م) [إسناده ضعيف جدًا، باطل] وقال البوصيري: [”هذا إسناده ضعيف، أبو معن والمسور بن الحسن وخازم العنزي مجهولون“، قال أبو حاتم: ”هذا الحديث باطل“ وقال الذهبي في المسور: حديثه منكروا]، وله شواهد موضوعة عند ابن حبان في المجروحين: ۱۷۱/۲، وابن الجوزي في الموضوعات: ۱۹۷، ۱۹۶/۳، وغيرهما.

۳۶۔ ابواب الفتن

زمین میں دھنس جانے کے واقعات کا بیان

وَأَيْمَانٍ. وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ، مَا بَيْنَ
الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ، فَأَهْلُ بَرْ وَتَقْوَى.
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

باب: ۲۹۔ زمین میں دھنس جانے

(المعجم ۲۹) - بَابُ الْخُسُوفِ


کے واقعات

(النسخة ۲۹)

۴۰۵۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے (انسانوں
کی) صورتیں بدلیں گی، وہ زمین میں دھنسیں گے اور ان
پر پتھر برسے گا۔“

۴۰۵۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَسْحٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ».

 فوائد و مسائل: ① سابقہ امتوں میں صورتیں مسخ ہونے کے واقعات ہوئے ہیں جیسے بختی کے دن مچھلی کا
شکار کرنے والوں کو بندر بنا دیا گیا: دیکھیے (سورہ اعراف: آیت: ۱۶۳ تا ۱۶۶) قیامت کے قریب اس امت میں بھی
ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ ② حضرت لوط علیہ السلام کی بدکاری قوم پر پتھر برسائے گئے: دیکھیے (سورہ ہود: آیت: ۸۲)
اور قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا: دیکھیے (سورہ قصص: ۸۱) قیامت کے قریب بھی مجرموں کو اس طرح کی
سزائیں ملیں گی۔

۴۰۶۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ فرما رہے تھے:
”میری امت کے آخر میں زمین میں دھنسے، صورتیں بگڑ
جانے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

۴۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ
وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ».

۴۰۵۹۔ [صحیح] أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ: ۱۲۱/۷ من حدیث بشیر بہ، وأعلہ البوصیری بالانقطاع بین سیار
وطارق، وله شواہد، انظر، ح: ۴۰۶۱.

۴۰۶۰۔ [صحیح] أخرجه عبد بن حمید، ح: ۴۵۲، والطبرانی: ۱۵۰/۶، ح: ۵۸۱۰ من حدیث عبد الرحمن، وقد
تقدم، ح: ۲۳۸ بہ، ومن أجلہ ضعفه البوصیری، وله شواہد، منها الحدیث الآتی.

۴۰۶۱۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس شخص نے بدعت اختیار کی ہے۔ اگر اس نے واقعی بدعت اختیار کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میری امت میں“ یا (آپ نے فرمایا: ”اس امت میں صورتیں بگڑ جائیں زمین میں دھنسنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تقدیر (کا انکار کرنے) والوں میں ہوں گے۔

۴۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُفَرِّتُكَ السَّلَامَ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَثَ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدَثَ، فَلَا تُقْرِئُهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي - أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - مَسْحٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» وَذَلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

فائدہ: تقدیر کے انکار کا فتنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور ہی میں شروع ہو گیا تھا اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس فتنے کی شاعت دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا کہ یہی گمراہ فرقہ اس قسم کے عذابوں کا مستحق ہے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت میں زمین میں دھنسنے صورتیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔“

۴۰۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ».

باب: ۳۰۔ مقام بیداء کا لشکر

(المعجم ۳۰) - بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

(التحفة ۳۰)

۴۰۶۳۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے

۴۰۶۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

۴۰۶۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، السنة، باب من دعا إلى السنة، ح: ۴۶۱۳ من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وأخرجه الترمذي، ح: ۲۱۵۲ عن ابن بشار به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۴۰۶۲۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۱۶۳/۲ من حديث الحسن بن عمرو به، وأعله البوصيري بالانقطاع، والحديث السابق شاهده، وذكره الحاكم في المستدرک ۴/۴۴۵.

۴۰۶۳۔ [صحيح] أخرجه النسائي، مناسك الحج، حرمة الحرم، ح: ۲۸۸۳ من حديث سفيان به، وصححه

۳۶۔ ابواب الفتن

مقام بیداء کے لشکر کا بیان

روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے اس کی طرف آئے گا حتیٰ کہ جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں کو آوازیں دیں گے تو انھیں بھی دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں سے صرف ایک آدمی بھاگ کر بچے گا جس سے دوسروں کو اس واقعہ کا علم ہوگا۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيُؤْمَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْرُوْنَهُ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ، خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ. وَبَيْنَاذَى أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ. فَيُخَسَفُ بِهِمْ. فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ».

(حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حجاج کا لشکر (مکہ پر حملہ کرنے کے لیے) آیا تو ہم نے گمان کیا کہ یہ وہی لوگ ہیں (جن کا ذکر اس حدیث میں ہے)۔ ایک آدمی نے (یہ حدیث سن کر عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی طرف (اپنے پاس سے بنا کر) جھوٹی بات منسوب نہیں کی۔

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ، ظَنَنَّا أَنَّهُمْ هُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

360

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حامی تھے۔ حجاج بن یوسف کے حملے کے وقت کعبہ شریف کے غلاف کو پکڑے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے قریب زمانہ میں فوت ہوئے۔ (تقریب التہذیب) ② بیداء اس ہموار زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز نہ آگتی ہو۔ مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک مقام کا نام بھی بیداء ہے۔ حدیث میں غالباً دوسرے معنی مراد ہیں۔ ③ یہ واقعہ قیامت کے قریب پیش آئے گا۔

الحاکم: ۴/۴۲۹، ۴۳۰، والذہبی، وهو فی صحیح مسلم: ۴/۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ح: ۲۸۸۳، الفتن، باب الخسف بالجیش الذي یوم البیت من حدیث سفیان بن عیینة به باختلاف یسیر.

۳۶- ابواب الفتن

مقام ہیداء کے لشکر کا بیان

۴۰۶۴- حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس کعبہ پر حملے کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر حملہ آور ہوگا۔ جب وہ مقام ہیداء پر یا بنجر میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے اور پیچھے والوں کو زمین نکل لے گی اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔“

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرَيْبِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا النَّبْتِ، حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشٌ. حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأُولِهِمْ وَأَخْرَجَهُمْ. وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ».

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: «يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ».

میں نے عرض کیا: اگر ان میں کوئی ایسا شخص ہو جسے زبردستی لایا گیا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ انہیں ان نیتوں کے مطابق اٹھائے گا جو ان کے دلوں میں تھیں۔“

۴۰۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ، سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ يَبْعَثُونَ عَلَى نَبَاتِهِمْ».

۴۰۶۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جسے دھنسا دیا جائے گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شاید ان میں کوئی ایسا شخص بھی ہو جسے جبر سے لایا گیا ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بڑے جرم کے ارتکاب پر اللہ کا عذاب بعض اوقات مجرموں کو دنیا ہی میں پکڑ لیتا ہے۔ ② مجرموں کے ساتھ چلنے والے بھی عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ ③ قیامت کو سزا صرف مجرموں کو ملے گی۔

۴۰۶۴- [صحیح] أخرجه الترمذي، باب ماجاء في الخسف، ح: ۲۱۸۴ من حديث أبي نعيم الفضل بن دكين به، وقال: "حسن صحيح"، والحديث السابق شاهد له.

۴۰۶۵- [صحیح] أخرجه الترمذي، باب حديث الخسف بجيش البیداء، ح: ۲۱۷۱ عن نصر بن علي به، وانظر الحديثين السابقين.

۳۶۔ أبواب الفتن

دابة الأرض کا بیان

گی خواہ وہ جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد ہوں یا ان سے کسی نہ کسی انداز سے تعاون کرنے والے یا ان کے جرم کو معمولی سمجھ کر روکنے کی کوشش نہ کرنے والے یا ان کے جرم سے نفرت نہ رکھنے والے ہوں۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ

باب: ۳۱۔ دَابَّةُ الْأَرْضِ کا بیان

(التحفة ۳۱)

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۰۶۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دَابَّةُ الْأَرْضِ ظاہر ہوگا تو

سَلَمَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ

اس کے پاس حضرت سلیمان بن داود عليه السلام کی انگلی

خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ہوگی اور حضرت موسیٰ بن عمران عليه السلام کا عصا ہوگا۔ وہ عصا

قَالَ: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ

کے ساتھ مومن کے چہرے کو روشن کر دے گا اور انگلی

ابْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ،

کے ساتھ کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا حتیٰ کہ محلے کے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ

لوگ جمع ہوں گے تو (ایک دوسرے کو اس طرح

بِالْعَصَا. وَتَحْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ،

مخاطب کریں گے کہ) یہ کہے گا: اے مومن! اور وہ کہے

حَتَّى أَنْ أَهْلَ الْجَوَاءِ لِيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ

گا: اے کافر!

هَذَا: يَا مُؤْمِنٌ وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرٌ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

(امام ابن ماجہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان نے

ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

(اپنی عالی سند سے بھی) اس سے ملتی جلتی حدیث

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

بیان کی ہے۔

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هَذَا: يَا مُؤْمِنٌ

اور اس میں ایک مرتبہ فرمایا: تو یہ کہے گا: اے مومن!

وَهَذَا: يَا كَافِرٌ

اور یہ (کہے گا): اے کافر!

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دَابَّةُ الْأَرْضِ کا ظہور دوسری صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

📖 دیکھیے: (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۰۵۲، ۴۰۵۵)

۴۰۶۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب ومن] سورة النمل، ح: ۳۱۸۷ من حديث حماد

به، وقال: "حسن غريب" * علي بن زيد تقدم حاله، ح: ۱۱۶، وشيخه مجهول (تقريب) له عن أبي هريرة ثلاثة

أحاديث منكورة، قاله ابن القطان.

۳۶- أبواب الفتن

۴۰۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَسَا، مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، زُتَيْجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ، قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ. فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ، حَوْلَهَا رَمْلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُخْرَجُ الذَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ». فَإِذَا فُتِرَ فِي شَيْبَرٍ.

۴۰۶۷- حضرت بریدہ بن حبیب السلیؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے مکہ کے قریب دیہات میں ایک جگہ لے گئے۔ دیکھا تو وہ خشک زمین تھی جس کے ارد گرد ریت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ذَابَّةُ الْأَرْضِ اس جگہ سے نکلے گا۔» میں نے دیکھا کہ وہ جگہ ایک بالشت لمبی اور پون بالشت چوڑی تھی۔

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: فَحَجَّجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ. فَأَرَانَا عَصَا لَهُ. فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هَذِهِ. كَذَا.

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ نے فرمایا: اس سے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو وہ جگہ میرے اس عصا کی پیمائش کے ساتھ اتنی اتنی (وسیع) ہو چکی تھی۔ (عبداللہ کے شاگرد فرماتے ہیں:) یہ کہتے وقت عبداللہ نے ہمیں اپنا عصا دکھایا۔

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دوسری صحیح حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان کی سمت سے ظاہر ہوگا۔ (دیکھئے حدیث: ۴۰۷۵)

(المعجم ۳۲) - بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ

باب ۳۲- سورج کا مغرب سے

مَغْرِبِهَا (التحفة ۳۲)

طلوع ہونا

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْفَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا

۴۰۶۸- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے (مغرب سے طلوع ہوتا) دیکھیں گے تو

۴۰۶۷- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أحمد: ۳۵۷/۵ من حديث أبي ثُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ الْأَزْدِيُّ بِهِ، وَضَعْفَهُ الْبُوصَيْرِيُّ مِنْ أَجْلِ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَهُوَ «مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ مَعَ جَلَالَتِهِ» كَمَا فِي التَّقْرِيبِ.

۴۰۶۸- أخرجه البخاري، التفسير، باب «لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا»، ح: ۴۶۳۵ من حديث عُمَارَةَ بِهِ، وَمُسْلِمٌ، الْإِيْمَانُ، بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ فِيهِ الْإِيْمَانُ، ح: ۱۵۷ عن ابن أبي شَيْبَةَ بِهِ.

۳۶۔ ابواب الفتن

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا بیان

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَى النَّاسُ، أَمَنَ مَنْ عَلَيْهَا. فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

زمین پر موجود تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کے نظام میں تبدیلی اور اس کے خاتمے کے قریب آنے کا واضح اشارہ ہے۔ ② اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی البتہ مومنوں کے یک اعمال باقی رہیں گے۔

۴۰۶۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور صُحیٰ (چاشت) کے وقت لوگوں کے سامنے داہے کا ظاہر ہونا ہے۔“

۴۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التِّيمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجُ، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحَى».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان میں سے جو علامت بھی پہلے ظاہر ہوئی دوسری اس سے قریب ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے خیال میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (داہے کے ظہور سے) پہلے ہوگا۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَأَيُّهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَى، فَالْأُخْرَى مِنْهَا قَرِيبٌ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۷۰۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر

۴۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرٍّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

۴۰۶۹۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض . . . الخ، ح: ۲۹۴۱ من حديث سفیان الثوري به.

۴۰۷۰۔ [حسن] تقدم، ح: ۴۷۸.

۳۶- ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

عَسَائِلَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلنُّوبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهُمْ لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهِمْ خَيْرًا».

سال (میں) طے ہونے والا (فاصلہ) ہے۔ وہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا رہے گا حتیٰ کہ سورج اس کی طرف سے طلوع ہو۔ جب وہ ادھر سے طلوع ہو گیا تو کسی ایسے شخص کو ایمان سے فائدہ نہیں ہو گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکا ہو گا یا جس نے ایمان لا کر نیکی نہیں کی ہوگی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① توبہ قبول کرنا اللہ کی صفت ہے۔ دروازے کا کھلا ہونا اس کا ظاہری مظہر ہے۔ ② توبہ کا دروازہ ان نفی اشیاء میں سے ہے جنہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے ہم جنت اور جہنم پر دیکھے بغیر ایمان رکھتے ہیں۔ ③ زمین و آسمان کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہے ان قوانین فطرت کو ختم یا تبدیل کر سکتا ہے۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَخُرُوجِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَآجُوجَ (التحفة ۳۳)

باب: ۳۳- دجال کا فتنہ، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول اور یاجوج ماجوج کا ظہور

۴۰۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَى. جُفَاؤُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَتَارُهُ جَنَّةً، وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

۴۰۷۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے۔ زیادہ بالوں والا ہے۔ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (اصل میں) باغ ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) آگ ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دجال ایک مافوق الفطرت شخصیت ہے لیکن وہ کوئی افسانوی کردار نہیں بلکہ حقیقت میں موجود ہے۔ یہودی مذہب پر ہے۔ ایک خاص وقت پر ظاہر ہوگا۔ ② جب دجال ظاہر ہوگا تو ایسے شعبہ

۳۶- ابواب الفتن - دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

دکھائے گا جس سے کمزور ایمان والے دھوکا کھا جائیں گے اور اس کے دعوے کو تسلیم کر کے اسے معبود بنالیں گے۔ صحیح العقیدہ مسلمان اس سے دھوکا نہیں کھائیں گے۔ ⑤ اس کی جنت اور جہنم بھی ایک شعبہ ہوگا، اس لیے مومن کو اس کی جہنم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور اس کی جنت کے لالچ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ جنہیں وہ اپنی جہنم میں پھینکے گا وہ اس میں ٹھنڈا پانی، دوسری نعمتیں اور راحت پائیں گے اور اس کی جنت میں جانے والے اللہ کی طرف سے سزا کے مستحق ہوں گے۔

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانٌ. يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ».

۴۰۷۲- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا“، خراسان کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس کا اتباع کریں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تدار ڈھال ہوتی ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① جس علاقے کو ماضی میں ”خراسان“ کہا جاتا تھا، اس میں اکثر حصہ موجودہ افغانستان کا ہے کچھ حصہ موجودہ ایران کا اور روس سے آزاد ہونے والی ان ریاستوں کا ہے جو افغانستان کے شمال میں واقع ہیں۔ ② چمڑے کی تدار ڈھال کی طرح چمڑے چہروں والے لوگ چین میں، تبت میں، پاکستان کے شمالی علاقوں (گلگت اور بلتستان وغیرہ) میں اور جاپان میں پائے جاتے ہیں۔ حدیث میں انہی علاقوں میں سے کسی علاقے کے باشندے مراد ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے خراسان کے بعض علاقوں کے لوگ بھی ایسے ہوتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ۴۰۷۳- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۰۷۲- [حسن] أخرجه الترمذي، باب ما جاء من أين يخرج الدجال، ح: ۲۲۳۷ من حديث روح به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۵۲۷/۴، والذهبي: ابن أبي عروبة تابعه عبد الله بن شاذب عند أبي يعلى وغيره، راجع النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۲۲۵ بتحقيقي.

۴۰۷۳- أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۷۱۲۲ من حديث إسماعيل به، ومسلم، الفتن، باب في الدجال وهو أمون على الله عز وجل، ح: ۱۱۵/۲۹۳۹ عن ابن نمير به.

۳۶- ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

نُسَیْرٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيِّينَ ﷺ، عَنِ الدَّجَالِ
أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَقَالَ ابْنُ نُسَیْرٍ: أَشَدُّ سُؤَالًا
مِنِّي. فَقَالَ لِي: «مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ
يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ. قَالَ:
«هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

☀ قاعدہ: [هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ] کا ایک مفہوم تو یہ ہے جو ترجمے میں اختیار کیا گیا ہے یعنی دجال
اتنا ذلیل ہے کہ اللہ اسے یہ چیزیں عطا نہیں فرمائے گا بلکہ یہ محض ظاہری دھوکا ہوگا۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ممکن
ہے کہ جب اللہ کے ہاں ذلیل ہونے کے باوجود اسے بڑے بڑے شعبہ دے دکھانے کا اختیار دیا گیا ہے تو کھانا
اور پانی تو معمولی چیز ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ دجال اتنا ذلیل ہے کہ
اللہ تعالیٰ ان شعبوں کو اس کی سچائی کا ثبوت نہیں دے گا بلکہ ایسی چیزیں ظاہر فرما دے گا جن سے اس کا
جھوٹا ہونا واضح ہو جائے مثلاً: اس کے کفر کی واضح علامت (پیشانی پر ”ك“، ف“، ر“ لکھا ہونا) جسے ہر پڑھا
لکھا اور ان پڑھ شخص پڑھ لے گا۔ (فتح الباری: ۱۱۹/۳)

۴۰۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُسَیْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ، وَصَعِدَ الْمُنْبَرُ. وَكَانَ لَا
يَضَعُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذَلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۴۰۷۴- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز ادا
کرنے کے بعد منبر پر تشریف فرما ہوئے حالانکہ اس
سے پہلے آپ ﷺ صرف جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ کے
لیے) منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ لوگوں کو اس سے
پریشانی ہوئی۔ کوئی کھڑا تھا، کوئی بیٹھا تھا۔ رسول اللہ

۴۰۷۴- [[سنادہ ضعیف] أخرجه أبو داود، ح: ۴۳۲۷ من حديث إسماعيل بن أبي خالد - قلت: مجالده ضعيف كما
تقدم، ح: ۱۱، وتفرّد بالفاظ: "معني القيلولة ... فرح نبيكم" "ما أنا بسخرتكم ... ولا سألنكم"، "يظهر
الحنن، شديد التشكي" "بين عمان وبيسان" "فخر ثلاث زفرات"، وهي ضعيفة، وباقي الحديث صحيح، وحديث
مسلم: (۲۹۴۲) يغني عنه.

۳۶- ابواب الفتن

وہاں کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ (پھر فرمایا:) ”اللہ کی قسم! اس جگہ میں کوئی ایسی ترغیب و ترہیب والی بات بتانے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں فائدہ ہو۔ لیکن میرے پاس تمیم داری آئے اور مجھے ایک خبر دی جس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے دوپہر کو خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے نیند نہیں آئی“ اس لیے میں نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی سے تم سب کو آگاہ کر دوں۔ مجھے تمیم داری کے ایک چچا زاد نے بتایا کہ (سمندری سفر کے دوران میں) بادِ مخالف انھیں ایک غیر معروف جزیرے تک لے گئی۔ وہ جہاز کی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے میں پہنچے۔ انھیں بڑی بڑی پلکوں والی ایک سیاہ فام چمڑی ملی۔ انھوں نے اسے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جسائے ہوں۔ انھوں نے کہا: ہمیں (وضاحت سے) بتا۔ اس نے کہا: میں نہ تمہیں کچھ بتاؤں گی نہ تم سے کچھ پوچھوں گی۔ لیکن یہ مندر جو تمہیں نظر آ رہا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہے جس کی شدید خواہش ہے کہ تم اسے کچھ بتاؤ اور وہ تمہیں کچھ بتائے۔ وہ اس مندر میں گئے اور اس شخص کے پاس جا پہنچے دیکھا تو ایک بڑی عمر کا آدمی ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ اس سے بہت رنج و غم ظاہر ہو رہا ہے بہت ہائے وائے کر رہا ہے۔ اس نے ان سے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ انھوں نے کہا: شام سے۔ اس نے کہا: عربوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: ہم عرب کے لوگ ہیں تو کس چیز کے بارے میں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے اندر جو آدمی (نبی ﷺ) ظاہر ہوا ہے اس کا کیا حال ہے؟ وہ بولے: اچھا حال ہے۔ اس (نبی ﷺ)

فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ أَفْعَدُوا: «فَأَنِّي، وَاللَّهِ مَا فَحُشْتُ مَقَامِي هَذَا لِأُمْرِ يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلَكِنْ تَمِيمَا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَبُولَةَ، مِنَ الْفَرَحِ وَفَرَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُنَشِّرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَيْبِكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ عَمِّ لَيْسِمِ الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَفَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: أَخْبِرِينَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلِكُمْ. وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ، قَدْ رَمَقْتُمُوهُ. فَأَتَوْهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوتِقٍ، شَدِيدِ الْوَنَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ الشَّكْكِ. فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ. قَالَ: مَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي حَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا. نَأْوَى قَوْمًا. فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمَرَهُمُ النُّيُومَ جَمِيعَ: إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. قَالَ: مَا فَعَلْتَ عَيْنُ رُغْرَ؟ قَالُوا:

دجال کے قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

خَيْرًا. يَسْتَفُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ. وَيَسْتَفُونَ مِنْهَا لِسْفِيهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ تَحُلُ بَيْنَ عَمَانٍ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلْتَ بِحَيْرَةِ الطَّبْرِئَةِ؟ قَالُوا: تَذْفُقُ جَنَابَتَهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَقَرْتُ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ انْقَلَتْ مِنْ وَثَاقِي هَذَا، لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرَجُلَيْنِ. إِلَّا طَبِئَةً. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى هَذَا يَنْتَهِي فَرَجِي. هَذِهِ طَبِئَةٌ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ صَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

نے قوم کا مقابلہ کیا تو اللہ نے اسے قوم پر غلبہ عطا فرما دیا۔ اب وہ سب (اہل عرب) متحد ہیں۔ ان کا معبود بھی ایک ہے اور دین بھی ایک ہے۔ اس نے کہا: زُعر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اچھا ہے۔ لوگ اس سے کھیتی کو پانی دیتے اور خود پینے کے لیے پانی بھرتے ہیں۔ اس نے کہا: بیسان اور عمان کے درمیان کے سمجھوروں کے درختوں کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: ہر سال پھل دیتے ہیں۔ اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: اس کا پانی اتنا زیادہ ہے کہ کناروں سے اچھلتا ہے۔ اس نے تین بار ٹھنڈی سانس لی، پھر بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹ گیا تو زمین کا کوئی علاقہ نہیں رہے گا جس پر میرے یہ قدم نہ لگیں۔ سوائے طیبہ کے۔ اس پر میرا بس نہیں چلے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ زمین کریمہ کی خوشی کی انتہا ہوگی (بے حد خوشی ہوگی)۔ یہ (مدینہ منورہ ہی) طیبہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے ہر تنگ اور کھلے راستے پر ہر میدان اور پہاڑ پر قیامت تک کے لیے فرشتے تلواریں سونے کھڑے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے خط کشیدہ جملوں کے سوابق روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث (۲۹۳۲) اس سے کفایت کرتی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی ان خط کشیدہ الفاظ کے سوابق روایت کو صحیح قرار دیا ہے، لہذا مذکورہ روایت خط کشیدہ الفاظ کے سوا قابل عمل اور قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ ② رسول اللہ ﷺ فجر کے بعد بعض اوقات ضروری مسائل بیان فرمادیا کرتے تھے مثلاً: خوابوں کی تعبیر وغیرہ۔ لیکن منبر پر بیٹھ کر فجر کے بعد خطبہ دینے کا معمول نہیں تھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ پہلے بھی دجال سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت تمیم داری رحمہ اللہ کے واقعے سے اس کی مزید تصدیق ہوگی۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”اس نے مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں

۳۶- أبواب الفتن دجال کے قتلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

صبح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔“ (صحیح مسلم‘ الفتن‘ باب قصة الجساسۃ‘ حدیث: ۲۹۳۲)
 ⑤ جساسہ کے بارے میں صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے جسم پر اتنے بال تھے کہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا۔“ ⑥ عمان اور یسمان شام کے دو شہر ہیں۔ عمان موجودہ اردن کا دارالحکومت ہے۔ ⑦ دُرُ شام کا ایک شہر ہے۔ اس کے قریب چشمہ ہے۔ بحیرہ طبریہ شام میں ہے۔ ⑧ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا لیکن مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو مدینہ میں موجود تمام کافر اور منافق مدینہ سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ (صحیح البخاری‘ الفتن‘ باب ذکر الدجال‘ حدیث: ۱۲۳۳)
 ⑨ دجال مکہ مکرمہ میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم‘ الفتن‘ باب قصة الجساسۃ‘ حدیث: ۲۹۳۲)

۴۰۷۵- حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ روایت ہے ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اس کی حقارت کا ذکر فرمایا اور اس کا عظیم (بڑا) قتلہ ہونا بیان فرمایا۔ (یا مطلب یہ ہے کہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کبھی معمول کی آواز میں بیان فرمایا کبھی آواز بلند فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجور کے درختوں کے کسی جھنڈ میں ہے (اور ابھی نکلنے والا ہے) جب ہم (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری یہ (خوف زدگی کی) کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو کیا ہوا؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! آج صبح آپ نے دجال کا ذکر فرمایا۔ اس کی پستی اور بلندی کا ذکر فرمایا (یا آہستہ اور بلند آواز سے تنبیہ فرمائی) حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ کسی اور چیز سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ

۴۰۷۵- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ، الْغَدَاةَ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رَحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا. فَقَالَ: «مَا سَأَلْتُمْ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ. فَخَفَضْتَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعْتَ. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ. قَالَ: «غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْنِي عَلَيْكُمْ: إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ. وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَأَمُرُّوْ حَاجِبِ نَفْسِهِ. وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابَّ قَطَطَ عَيْنِهِ قَائِمَةٌ. كَأَنِّي أَشَبُّهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطَنِ. فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ

۴۰۷۵- أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۷/ ۱۱۰ من حديث ابن جابر به.



۳۶۔ ابواب الفتن

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

کریلوں گا (دلائل کے ذریعے سے ہو یا اس کے شعبدوں کی حقیقت ظاہر کر کے ہو) اور اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے اندر نہیں ہوں گا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا اور میری عدم موجودگی میں اللہ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ دجال گھنگریالے بالوں والا جوان ہے۔ اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ وہ ایسا ہے کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن (جن میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ ایک دن ایک مہینہ کے برابر ایک دن ایک جمعہ (سات دن) کے برابر اور باقی (سینتیس) دن تمہارے (عام) دنوں کی طرح ہوں گے۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس دن میں ہمیں ایک دن کی (صرف پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن میں اس کی مقدار کے مطابق اندازہ کر لینا۔“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! زمین میں اس (کے سفر کرنے) کی رفتار کتنی ہوگی؟ فرمایا: ”جیسے بادل جس کے پیچھے ہو لگی ہوئی ہو (اور اسے اڑائے لیے جارہی ہو)۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انھیں (اپنی بات تسلیم کرنے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات مان لیں گے اور (اس کے دعوے کو سپان کر) اس پر ایمان لے

سُورَةُ الْكَهْفِ . إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ . فَعَثَّ يَمِينًا ، وَعَثَّ شِمَالًا . بِاعْبَادِ اللَّهِ انْتَبُوا . قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ : « أَرْبَعُونَ يَوْمًا . يَوْمٌ كَسَنَةٍ . وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ . وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ . وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ » قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ ، نَكْفِيْنَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : « فَاقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ » . قَالَ ، قُلْنَا : فَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ : « كَالْعَاقِثِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ » . قَالَ : « فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ . فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ . وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ . وَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَسْبَعُهُ ضُرُوعًا وَأَمَدُهُ خَوَاصِرَ . ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ . فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ . فَيَضْحَكُونَ مُمَجِّلِينَ . مَا بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ . ثُمَّ يَمُرُّ بِالْحَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا : أَخْرِجِي كُنُوزَكَ . فَيَنْطَلِقُ . فَيَتَّبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ . ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا ، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً ، فَيَقْطَعُهُ جُرْكَتَيْنِ رَمِيَّةِ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ بِضَحْكَ . فَيَسْتَمَا هُمْ كَذَلِكَ ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ ، وَاصِعًا كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةِ

۳۶۔ ابواب الفتن

دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

آئیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے تو وہ اگادے گی۔ ان کے مولیٰ شام کو (چرچک کر) واپس آئیں گے تو ان کی کوبائیں انتہائی اونچی ان کے تھن انتہائی بڑے (دودھ سے لبریز) اور ان کی کونھیں خوب نکلے ہوئی ہوں گی (خوب سیر ہوں گے)۔ پھر وہ کچھ (اور) لوگوں کے پاس جائے گا، انھیں (اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا، وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا، صبح ہوگی تو وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، ان کے پاس (مال) جانور وغیرہ (کچھ نہیں رہے گا۔ پھر وہ ایک کھنڈر پر سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ (نور زمین میں مدفون) وہ (خزانے) شہد کی مکھیاں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے ایک آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار کے ایک وار سے دو ٹکڑے کر دے گا۔ (ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے اتنی دور پھینک دے گا) جتنی دور تیر جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہنستا ہوا آجائے گا، اس کا چہرہ (خوشی سے) دک رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو (زمین پر) بھیج دے گا۔ وہ دمشق کے مشرق کی طرف سفید مینار کے قریب نازل ہوں گے، انھوں نے درس اور زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن رکھے ہوں گے، دو فرشتوں کے پروں پر تھ رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے تو (پانی کے) قطرے نکلیں گے، جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں

مَلَکَیْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطَرَ. وَإِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَجِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ. وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ. فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَذَرِكُهُ عِنْدَ بَابٍ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ. ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ. فَيَمْسَحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ. فَيَسْمَعُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي. لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَاتِلِهِمْ. فَأَخْرَجَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَبَعَثَ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَهُمْ، كَمَا قَالَ اللَّهُ، مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ. فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا. ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ، مَرَّةً. وَيَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ. حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مَائَةٍ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ. فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ. فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ. فَيَضْحَكُونَ قُرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ. وَنَهْطُ نَبِيِّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ رَهْمُهُمْ وَتَنَنَّهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ. فَيَرْغَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ. فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُحْتِ. فَتَحْمِلُهُمْ فَتَقْطُرُحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ. ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

بَيْتٌ مَدْرُورًا وَتَرَىٰ فِيْعَسْلُهُ حَتَّىٰ يَنْتَرِكُهُ
كَالزَّلْزَلَةِ . ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِئِي ثَمَرَاتِكَ .
وَرُدِّي بَرَكَاتِكَ . فَيُؤْمِنُذ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَانَةِ . فَتُسَبِّعُهُمْ . وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا .
وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرُّسُلِ حَتَّىٰ إِنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ
الْإِبِلِ تَكْفِي الْفَيْئَامَ مِنَ النَّاسِ . وَاللَّفْحَةَ مِنَ
الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ . وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي
الْفَحْدَ . فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً . فَتَأْخُذُ تَحْتَ آبَائِهِمْ .
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ . وَيَنْفِي سَائِرَ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ ، كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ . فَعَلَيْهِمْ
تَقْوِمُ السَّاعَةُ .

گئے۔ جس کا فرنگ ان کے سانس کی مہک پھینچے گی، وہ ضرور مر جائے گا۔ ان کے سانس کی مہک وہاں تک پھینچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر وہ (دجال کے تعاقب میں) روانہ ہوں گے حتیٰ کہ اسے لُڈ شہر کے دروازے پر جائیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے (دجال کے فتنے میں مبتلا ہو کر گمراہ ہونے سے) بچالیا ہو گا۔ ان کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کریں گے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائے گا: اے عیسیٰ! میں نے اپنے کچھ بندے ظاہر کیے ہیں ان سے جنگ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں، ان (مومنوں) کو حفاظت کے لیے ”طور“ پر لے جائیے۔ تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دے گا اور وہ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ”ہر ٹیلے سے (اترا کر) بھاگے آ رہے ہوں گے۔“ ان کے پہلے لوگوں (ہجوم کے شروع کے حصے) کا گزر بحیرہ طبریہ سے ہوگا، وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے۔ جب ان کے پچھلے افراد گزریں گے تو کہیں گے: کبھی اس مقام پر پانی بھی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور ہی پر) موجود ہوں گے۔ (یاجوج ماجوج کی وجہ سے کہیں آ جا نہیں سکیں گے اس لیے خوراک کی شدید قلت ہو جائے گی) حتیٰ کہ انہیں ایک بیل کا سر اس سے بہتر معلوم ہوگا جتنا تمہیں آج کل سواشر فیوں کی رقم اچھی لگتی ہے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تب اللہ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا چنانچہ وہ سارے کے سارے ایک ہی بارمر جائیں گے۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (پہاڑ سے) اتریں گے تو دیکھیں گے کہ ایک ہاشت جگہ بھی ایسی نہیں جو ان کی بدبو، ان کی سڑاند اور ان کے خون سے آلودہ نہ ہو۔ وہ اللہ کی طرف توجہ فرمائیں گے (اور دعائیں کریں گے) تو اللہ ایسے پرندے بھیج دے گا جو سختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ پھر اللہ ان پر ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے نہ اینٹوں کے مکان میں بچاؤ ہوگا نہ خیمے میں۔ وہ (بارش) زمین کو دھو کر آئینے کی طرح صاف کر دے گی۔ پھر زمین کو حکم ہوگا: اپنے پھل اُگا اور برکت دوبارہ ظاہر کر دے۔ ان دنوں ایک جماعت ایک انار کھائے گی تو سب افراد سیر ہو جائیں گے اور اس کا چھلکا ان سب کو سایہ کر سکے گا۔ اللہ دودھ والے جانوروں میں اتنی برکت دے گا کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی سے ایک بڑی جماعت کا گزراہ ہو جائے گا۔ اور ایک دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔ اور ایک دودھ دینے والی بکری ایک بڑے کنبے کو کافی ہوگی۔ وہ اسی انداز سے خوش گوار اور بارکت ایام گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایک خوش گوار ہوا بھیج دے گا۔ وہ ان کی بظلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ اور باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جو اس طرح (سرعام) جماع کریں گے جس طرح گدھے بھفتی



۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج ماجوج کے ظہور کا بیان

کرتے ہیں۔ انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (صور پھونکنے پر یہی لوگ مریں گے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① سورہ کہف کے پہلے رکوع کی تلاوت دجال کے فتنے سے حفاظت کا باعث ہے۔
 ② علماء کو چاہیے کہ علامات قیامت کی صحیح احادیث عوام کو سنا میں خاص طور پر دجال کے بارے میں انہیں باخبر کریں تاکہ وہ اس فتنے سے بچ سکیں۔ ③ دجال کے حکم پر بارش کا برسنایا قحط پڑ جانا اسی طرح ایک آزمائش ہے جس طرح اس کی جنت اور جہنم یا اس کا مردے کو زندہ کرنا۔ ④ دجال کے ظہور کے زمانے میں دن رات کا موجودہ نظام محدود مدت کے لیے معطل ہو جائے گا۔ ⑤ ایک سال کے برابر لمبے دن میں، وقت کا اندازہ کر کے، پورے سال کی نمازیں ادا کرنے کا حکم ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت انسانوں کے پاس ایسے ذرائع ہوں گے جن سے وہ وقت کا صحیح اندازہ کر سکیں گے۔ اس میں گھڑی کی ایجاد کی پیش گوئی ہے۔ ⑥ اس حدیث سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کے ان علاقوں کے بارے میں رہنمائی ملتی ہے جہاں دن رات کی مقدار معمول سے مختلف ہے۔ اور ان علاقوں کے بارے میں بھی جہاں سال کے بعض حصوں میں دن رات کا معروف نظام نہیں رہتا۔ ایسے علاقوں میں نماز اور روزے کا اندازہ گھڑی دیکھ کر کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان خلا میں جائے تو وہاں بھی اسی اصول کو مد نظر رکھے۔ ⑦ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور یہ بھی متفق علیہ مسئلہ ہے کہ وہ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ اس سے صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اختلاف رکھتے ہیں۔ ⑧ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے معاملات معجزانہ کیفیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے کافروں نے انہیں شہید کرنے کی کوشش کی تھی اب کافروں کا ان کی حد نظر میں زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا۔ ⑨ لد ایک شہر ہے جو فلسطین (موجودہ یہودی ریاست اسرائیل) میں واقع ہے۔ وہاں ہوائی اڈہ بھی ہے۔ ممکن ہے شہر کے دروازے سے مراد اس کا ہوائی اڈہ ہو جہاں دجال فرار ہونے کی کوشش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قابو میں آ جائے۔ ⑩ دجال بھی مسیح کہلاتا ہے مگر وہ جھوٹا مسیح ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہیں جن کے ہاتھ سے وہ جہنم رسید ہوگا۔ ⑪ یا جوج ماجوج جسمانی لحاظ سے قوی ہیکل ہوں گے اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوں گے اس لیے عام انسان ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ⑫ یا جوج ماجوج اس وقت کہاں ہیں؟ یہ معلوم نہیں تاہم وہ یقیناً موجود ہیں اس میں شک نہیں۔ ⑬ اہل چین یا اہل روس یا اس کے علاوہ کسی ملک کے باسی لوگوں کو یا جوج ماجوج قرار دینا درست نہیں۔ ⑭ یا جوج ماجوج اچانک ختم ہو جائیں گے۔ ⑮ یا جوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد نباتات اور حیوانات کی پیداوار میں بہت زیادہ برکت ہوگی۔ ⑯ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ⑰ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوں گے۔ مسلمانوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی آخر کار ایک خاص ہوا سے بچے کچھے مسلمان فوت ہو جائیں گے۔

۳۶- ابواب الفتن

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

۱۵) قیامت کے ابتدائی مراحل مثلاً: صور پھونکنے جانے پر سب کا مرجانا وغیرہ بہت شدید مراحل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

۴۰۷۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِيسِي يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَابِهِمْ وَأَثَرَسَتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ».

۴۰۷۶- حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو مسلمان سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس سے یاجوج ماجوج کے افراد کی تعداد اور ان کے اسلحہ کی مقدار کا اندازہ ہوتا ہے۔ ② ان کا اسلحہ اس لیے جلانے کے کام آئے گا کہ سب لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔



۴۰۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيِّئَانِيِّ، يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو، [عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ] عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ. وَحَدَّثَنَا. فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةٍ

۴۰۷۷- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب سے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمھارے اندر ہی ظاہر ہو

۴۰۷۶- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۰۷۷- [إسناده ضعيف] فيه علنان ضعفة المحاربي، وضعف إسماعيل بن رافع، وحديث أبي سعيد أيضًا ضعيف، أخرجه أبو داود، الملاحم، باب خروج الدجال، ح: ۴۳۲۲ ب مختصراً جداً، وإسناده حسن.

..... دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج ماجوج کے ظہور کا بیان

گا۔ اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کا مقابلہ کر لوں گا۔ اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنا دفاع خود کرے گا۔ اور میری عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلانے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی ایسی علامتیں بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ ابتدا میں کہے گا: میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ کہنا ہے اور تمہارا رب کا نامیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کا فر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔ اس کے فتنے میں یہ چیز بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) جہنم ہوگی۔ جسے اس کی جہنم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھئے وہ اس کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر آگ (ٹھنڈی اور سلامتی والی) ہو گئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا: اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں تو کیا تو تسلیم کر لے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (نورا) دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور اسے کہیں گے: بیٹا! اس کی پیروی کر دے تیرا رب ہے۔ اس کا ایک

الدَّجَالِ . وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ نَبِيًّا إِلَّا خَلَدَ أُمَّتَهُ الدَّجَالِ . وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ . وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ . وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ ، لَا مَحَالَةَ . وَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ . وَإِنْ يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي ، فَكُلُّ أَمْرٍ حَجِيجٌ نَفْسِهِ . وَاللَّهُ خَلَفَنِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ . وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلْفَةِ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ . فَيَعِثُّ يَمِينًا وَيَعِثُّ شِمَالًا . يَاعِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا . فَإِنِّي سَأَصْغُو لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِلَّا نَبِيٌّ قَبْلِي . إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ : أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي . ثُمَّ يَشْفِي فَيَقُولُ : أَنَا رَبُّكُمْ . وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا . وَإِنَّهُ أَعْوَزُ . وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَزَ . وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : كَافِرٌ . يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ ، كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ . وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ . فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ . فَمَنْ ابْتَلِيَ بِنَارِهِ ، فَلَيْسَتْغَنَتْ بِاللَّهِ وَلَيَقْرَأُ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ . فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا . كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ . وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ ، لِأَعْرَابِيٍّ : أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ . فَيَقْتَتِلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ . فَيَقُولَانِ : يَا نَبِيَّ اتَّبِعْهُ . فَإِنَّهُ رَبُّكَ . وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلِّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، فَيَقْتُلَهَا ، وَيَنْشُرَهَا بِالْمُنْشَارِ ، حَتَّى يُلْفَى شِقْمَتَيْنِ . ثُمَّ يَقُولُ :

۳۶۔ ابواب الفتن ...

... دجال کے نئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

انظُرُوا إِلَىٰ عَبْدِي هَذَا . فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآلَنَ ، ثُمَّ
يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي . فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ . وَيَقُولُ لَهُ
الْحَبِيبُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّيَ اللَّهُ ، وَأَنْتَ
عَدُوُّ اللَّهِ . أَنْتَ الدَّجَالُ . وَاللَّهُ مَا خُنْتُ ،
بَعْدُ ، أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّي الْيَوْمَ .

اور فتنہ یہ ہے کہ اسے ایک انسان پر قابو دیا جائے گا وہ
اسے قتل کرے گا یعنی آ رہے سے چیر دے گا حتیٰ کہ وہ
انسان دو ٹکڑے ہو کر گر پڑے گا پھر وہ (دوسرے لوگوں
سے) کہے گا: میرے اس بندے کو دیکھنا میں ابھی اسے
زندہ کروں گا وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا میرے سوا
کوئی اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کر دے
گا۔ خبیث (دجال) اسے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ
(مومن) کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن
ہے۔ تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے بارے میں جتنی
سمجھ مجھے آج آئی ہے پہلے نہیں آئی تھی۔“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ
نے فرمایا: ”میری امت کا یہ آدمی جنت میں سب سے
اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ : فَحَدَّثَنَا
الْمُحَارِبِيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ
الْمُوصَفِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « ذَلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي
دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ » .

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا تو
خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے حتیٰ کہ وہ
فوت ہو گئے۔ (تب ہمیں معلوم ہوا کہ دجال کے ہاتھ
سے قتل ہو کر زندہ ہونے والا اور پھر اس کی تردید کرنے
والا شخص کوئی اور ہوگا۔)

قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى
ذَلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . حَتَّى
مَضَى لِسَبِيلِهِ .

ابورافع رضی اللہ عنہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ
کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ
آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برے گی۔
اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔
اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ : ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ
أَبِي رَافِعٍ . قَالَ : « وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ
السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فْتُمْطِرُ . وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ
تُنْبِتَ فْتُنْبِتُ . وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَ بِالْحَيِّ
فَيَكْذِبُونَهُ . فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ .



۳۶۔ ابواب الفتن۔ وہاں کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُمْرَ بِالْحَيِّ فَيُضَدُّ قُوَّتَهُ. فَأَيُّمَرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطَرَ فَتَمْطُرُ. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ. حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيَهُمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ، أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، وَأَدْرَهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَظَنَهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ. إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ. لَا يَأْتِيَهُمَا مِنْ نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً. حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الطَّرِيفِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطِعِ السَّبْحَةِ. فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ. فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ. فَتَنْفِي الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيَدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ».

گزرے گا: وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب ان کا کوئی مویشی نہیں بچے گا سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اور قبیلے کے پاس سے گزرے گا: وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم کر لیں گے۔ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برس جائے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔ اسی دن ان کے مویشی شام کو (چر کر) واپس آئیں گے تو بہت موٹے تازے ہوں گے۔ ان کی کوئیں خوب پھولی ہوئی اور ان کے تھن دودھ سے خوب بھرے ہوئے ہوں گے۔ وہ ساری زمین پر گھوسے گا اور اپنا تسلط جمائے گا: سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ وہ جس درے سے بھی وہاں آئے گا آگے سے اسے فرشتے تنگی تلواریں لیے ملیں گے حتیٰ کہ وہ شور (کھر) زمین کے آخر میں سرخ نیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ تب مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت شہر سے نکل کر اس کے پاس آ جائیں گے۔ (اس طرح) مدینے سے (کفر و نفاق کی) گندگی اس طرح نکل جائے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ وہ دن یوم نجات کہلائے گا۔“

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ. وَجُلَّتْهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ. وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ.

حضرت اُمّ شریک بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”اس دن وہ کم ہوں گے۔ اور تقریباً سبھی (عربی) بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک آدمی ہو گا۔ ان کا امام انھیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک اسی صبح حضرت عیسیٰ

۳۶۔ ابواب الفتن

وہاں کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

ابن مریم علیہ السلام (زمین پر) اتر آئیں گے۔ ان کا امام اٹلے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں کے درمیان (کمر پر) ہاتھ رکھ کر اسے فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے چنانچہ ان کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔ جب وہ فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجال موجود ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس مہینے کا تار اور سبز چادر ہوگی۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو اس طرح کھلے لگے گا جیسے نمک پانی میں کھل جاتا ہے چنانچہ وہ فرار ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا تو تجھ سے بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتا۔ آپ اسے لد شہر کے مشرقی دروازے پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے دے گا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے دے گا خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا درخت باغ کی دیوار ہو یا جانور..... مگر غرقہ جوان (یہودیوں) کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ باقی ہر چیز کہے گی: اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔“

فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَتَخَصُّ، بِمِشْيِ الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يَصْلِي بِالنَّاسِ. فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ. فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيمَتْ. فَيَصْلِي بِهِمْ إِمَامُهُمْ. فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ. فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ. كُلُّهُمْ ذُو سِنْفٍ مُحَلَّى وَسَاجٍ. فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَالُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَتَنَطَّلُ هَارِبًا. وَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْقِيَنِي بِهَا. فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللِّدِ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْرُمُ اللَّهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللَّهُ ذَلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا دَابَّةً - إِلَّا الْعَرَقَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ - إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمَ هَذَا يَهُودِيٌّ. فَتَعَالَ أَقْتُلُهُ».



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی مدت چالیس سال ہے۔ ایک سال چھ ماہ کے برابر ہوگا ایک سال ایک مہینے جتنا ایک سال ایک ہفتے جتنا اور اس کے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً. السَّنَةُ كَنُصْفِ السَّنَةِ. وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ. وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ. وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ.

۳۶۔ ابواب الفتن جہاں کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

آخری دن چنگاری کی طرح ہوں گے۔ آدمی صبح کو شہر کے ایک دروازے پر ہوگا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام ہو جائے گی۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جس طرح تم طویل دنوں میں اندازے سے نماز پڑھتے تھے اسی طرح ان (مختصر) دنوں میں بھی (وقت کا) اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیسیٰ ابن مریم ﷺ میری امت میں انصاف کرنے والے نبی اور عادل امام ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو زنج کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ لینا بند کر دیں گے اس لیے کسی کبری یا اونٹ کی زکاة نہیں لی جائے گی۔ آپس کی ناراضی اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ زہریلے جانوروں کا زہر نہیں رہے گا حتیٰ کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا تو سانپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور بچی شیر کو بھگا دے گی، وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑ یا بکریوں میں ایسے ہوگا جیسے ریوڑ کا کتا ہوتا ہے۔ زمین امن سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ سب لوگ متحد ہوں گے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ نابور ہو جائے گی۔ قریش سے حکومت چھن جائے گی۔ زمین چاندی کے تھال کی طرح ہو جائے گی۔ اس کی پیداوار اسی طرح ہوگی جیسے آدم ﷺ کے زمانے میں ہوا کرتی تھی حتیٰ کہ کئی افراد مل کر انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ اور کئی افراد مل

يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ. فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى يُمِيسِيَ» فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: «تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطَّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا. يَدْفُقُ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِزْيِرَ. وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ. وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْلَعُ عَلَى شَايَ وَلَا بَعِيرٍ. وَتَرْفَعُ الشَّحَنَاءُ وَالنَّبَاغِضُ. وَتَنْزِعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرُّهُ، وَيَغْرِزُ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونُ الذُّبُّ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا. وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السَّلَامِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ. وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتَسْلُبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَمَاثُورٍ الْفَيْضَةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ. حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْفُطْفِ مِنَ الْعَبَبِ فَيُشْبِعُهُمْ. وَتَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَى الرِّمَامَةِ فَيُشْبِعُهُمْ. وَتَكُونُ الشُّورُ بِكَذَا وَكَذَا، مِنْ أَلْمَالِ. وَتَكُونُ الْفَرَسُ بِالْأَدْرِيهِمَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسُ؟ قَالَ: «لَا تُرَكَّبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا» قِيلَ لَهُ: فَمَا

۳۶۔ ابواب الفتن دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

کراہیک اتار کھائیں گے تو سیر ہو جائیں گے۔ ایک نیل اتنے اتنے مال کے بدلے لے گا اور ایک گھوڑا چند درہم کا مل جائے گا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! گھوڑا سستا کیوں ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”اس پر جنگ کے لیے سواری نہیں کی جائے گی۔“ انھوں نے کہا: نیل کیوں مہنگا ہوگا؟ فرمایا: ”ساری زمین پر کاشت کاری ہوگی۔ اور دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سخت سال آئیں گے۔ ان میں لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوگا۔ پہلے سال اللہ کے حکم سے آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان ساری بارش روک لے گا ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا۔ اور زمین ساری پیداوار روک لے گی۔ کوئی سبزہ نہیں اگے گا چنانچہ سارے مویشی ہلاک ہو جائیں گے مگر جو اللہ چاہے۔“ عرض کیا گیا: اس زمانے میں لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کے ذریعے سے۔ یہ ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہو جائے گی۔“

يُغْلِي الثَّوَرُ؟ قَالَ: «تُحَرِّثُ الْأَرْضُ كُلَّهَا. وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ. يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْسِبَ ثُلُثَ مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْسِبَ ثُلُثَ نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ، فَتَحْسِبُ ثُلُثِي مَطَرِهَا. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْسِبُ ثُلُثِي نَبَاتِهَا. ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ، فِي السَّنَةِ الثَّالثَةِ، فَتَحْسِبُ مَطَرَهَا كُلَّهُ. فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً. وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ، فَتَحْسِبُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا تُنْبِتُ حَصْرَاءً. فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ، إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ». قِيلَ: فَمَا يَعِيشُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ: «التَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ، وَيَجْرِي ذَلِكَ عَلَيْهِمْ مَجْرَى الطَّعَامِ».



عبدالرحمن محاربی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بچوں کے استاد کو دینی چاہیے کہ پرائمری سکول میں بچوں کو یاد کرائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِيزِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِي يَقُولُ: بَنَيْغِي أَنْ يُدْفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدَّبِ، حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصَّبِيَّانَ فِي الْكِتَابِ.

دجال کے فتنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس میں مذکور بعض اشیاء دوسری صحیح احادیث میں بھی مذکور ہیں جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مذکورہ روایت تو سنداً ضعیف ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حسن سند سے اسی مفہوم کی روایت مختصر عمروی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث بذالہذا جو باتیں صحیح احادیث میں مروی ہیں وہ صحیح اور درست ہیں۔ واللہ اعلم۔ ② اس حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے پر مقامی امام ہی نماز پڑھائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے جبکہ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”وہ لوگ (دجال سے) جنگ کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کی اقامت ہو جائے گی۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہو کر انھیں نماز پڑھائیں گے۔“ (صحیح مسلم، الفتن، باب فی فتح قسطنطنیۃ، و خروج الدجال، و نزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث: ۲۸۹۷) اس دوسری روایت کے اصل الفاظ ہیں [فَأَمَّهُمْ] اس کے معنی کیے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیں گے۔ اس معنی کی رو سے دونوں روایات ہم معنی ہو جاتی ہیں کہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کریں گے بلکہ وہاں موجود امام کے پیچھے ہی نماز پڑھیں گے۔

۴۰۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ عیسیٰ ابن مریم انصاف کرنے والے قاضی بن کر اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ ساقط کر دیں گے اور کثرت سے مال تقسیم کریں گے حتیٰ کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

عَنْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِزْيِرَ، وَيَبْضِعَ الْجُزْيَةَ، وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَبْقِيَ أَحَدٌ».

فوائد و مسائل: ① اس وقت اسلامی قانون یہ ہے کہ یہودی یا عیسائی اسلامی حکومت میں اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کریں اور جزیہ ادا کریں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حکم عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے۔ نزول مسیح کے بعد قانون یہ ہوگا کہ یہودی اور عیسائی اسلام قبول کریں یا جنگ کریں اور مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ② یہ حدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی واضح تردید ہے کیونکہ اس میں نازل ہونے والے مسیح کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ان کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

۴۰۷۸- أخرجه البخاري، المظالم، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، ح: ۲۴۷۶، ومسلم، الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكمًا... الخ، ح: ۱۵۵ عن ابن أبي شيبة من حديث سفيان به.

دجال کے فتنے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

اس کا نام غلام احمد تھا۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ مریم علیہا السلام ہے۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ قادیان میں پیدا ہوا۔ وہ لوگوں میں انصاف کریں گے۔ یہ عیسائی انگریزوں کی عدالتوں سے انصاف کا طالب تھا۔ وہ حکمران ہوں گے۔ اس نے عیسائی حج جے ایف ڈوٹی کی عدالت میں اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے مخالفوں کے مرنے کی پیش گوئی نہیں کرے گا۔ وہ انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس نے پچاس حصوں کی کتاب تصنیف کرنے کا وعدہ کر کے پیشگی رقم وصول کر کے پانچ حصوں کی کتاب ”براہین احمدیہ“ شائع کی۔ وہ بھی کہنے کو پانچ حصے لیکن حقیقت میں دو حصوں ہی پر مشتمل ہے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ اس کے مذہب کی بنیاد ”اولی الامر“ (کافر انگریزوں) کی اطاعت پر ہے۔ وہ مال تقسیم کریں گے۔ یہ اپنے مریدوں سے چندے وصول کر کے گزرا رہ کرے والا تھا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس نے دجال کا مطلب انگریز قوم بیان کیا اور ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کے امام ہوں گے۔ مرزا نے اپنی مسجد میں ایک اور شخص کو امام مقرر کر رکھا تھا اور خود اس کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ وہ دمشق میں نازل ہوں گے۔ اس نے دمشق کو دیکھا تک نہیں۔ الغرض مرزا غلام احمد قادیانی میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام والی کوئی علامت موجود نہیں بلکہ اس کا کردار اور اس کی پیش گوئیاں اس کی تکذیب کے لیے کافی ہیں۔



۴۰۷۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا“ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ”وہ ہر نیلے سے بھاگتے آئیں گے۔“ تو وہ ساری زمین پر پھیل جائیں گے۔ مسلمان ان سے ایک طرف ہو جائیں گے (ان کی کثرت دیکھ کر مقابلہ نہیں کریں گے) حتیٰ کہ بچے کچھ مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور مویشی بھی اپنے پاس رکھیں گے (چراگا ہوں میں نہیں چھوڑیں گے)۔ یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ کسی نہر کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ ان کی فوج کا پچھلا حصہ وہاں سے

۴۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا

يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ غَمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ. فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶] فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ. وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَخُصُونِهِمْ. وَيَضْمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى إِنَّهُمْ لَيَمْرُونَ بِالنَّهْرِ فَيَسْرُبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ

۴۰۷۹۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۷۷/۳ من حديث ابن إسحاق به، وصححه البوصيري، وابن حبان،

ح: ۱۹۰۹، والحاكم: ۲/۲۴۵، ۴/۴۸۹، ۴۹۰، الأول على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان

گزرے گا تو ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: (شاید) اس جگہ کبھی پانی ہوتا تھا۔ وہ زمین والوں پر غالب آ جائیں گے تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: ہم زمین والوں سے فارغ ہو چکے اب ہم آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے۔ ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف اپنا نیزہ پھینکے گا اس کا نیزہ خون آلود ہو کر واپس آئے گا۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ ان پر ایسے حشرات بھیجے گا جیسے نڈی دل کا لاروا (ایک قسم کا کیڑا)۔ وہ حشرات ان کی گردنوں پر حملہ آور ہوں گے۔ تو وہ اس طرح مر مر کر کر ایک دوسرے پر گریں گے جیسے نڈی دل یک بارگی مر جاتا ہے۔ صبح کو مسلمانوں کو ان کی حس و حرکت سنائی نہ دے گی تو وہ کہیں گے: کون بہادر آدمی اپنی جان خطرے میں ڈال کر معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ان میں سے ایک آدمی (قلعے سے) اترے گا اور وہ (اپنے دل میں) ان کے ہاتھوں قتل ہونے پر تیار ہوگا۔ وہ دیکھے گا کہ سب (یاجوج ماجوج) ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ آواز دے گا: خوش ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے دشمنوں کو تباہ کر دیا ہے۔ تب (مسلمان لوگ) (اپنے حصار سے) نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چھوڑیں گے۔ جانوروں کو چرنے کے لیے ان (یاجوج ماجوج) کے گوشت کے سوا کوئی خوراک میسر نہ ہوگی۔ وہ ان کو کھا کھا کر اس طرح موٹے اور بہت دودھ والے ہو جائیں گے جیسے بہترین چارہ کھا کر خوب موٹے نازے اور دودھ والے ہو جاتے ہیں۔“

أَجْرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ، يَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ، مَرَّةً مَاءٌ. وَيَطْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ. يَقُولُ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ. وَلَكِنَّا لَنَرِي أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتَّىٰ إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَهْزُ حَرْبَتُهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مَخْضَبَةً بِالْأَمِّ. يَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَسْمَعُهُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ ذَوَابَّ كَنَعَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ أَغْنَاهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُضْحِكُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًا. يَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى. فَيَتَأَذَّبُهُمْ: أَلَا أَبْشَرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لِحَوْمِهِمْ. فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا، كَأَحْسَنِ مَا شُكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطٌّ.

فوائد ومسائل: ① اس حدیث سے یاجوج اور ماجوج پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے کہ وہ کافر وحشی اور جنگجو قوم کے لوگ ہوں گے۔ ② آسمان سے ان کی برجھیں اور تیروں کا خون آلود ہو کر واپس آنا اللہ کی طرف سے مہلت دینے اور انھیں وقتی خوشی دینے کا انداز ہے۔ ③ [نَعْف] کی تشریح یوں کی گئی ہے: ”ایک کیڑا جو اونٹوں اور بکریوں کی ناکوں میں ہوتا ہے۔“ (النهاية لابن اثير۔ مادہ: نغف) اس کو ٹنڈی دل [جَرَاد] کی طرف مضاف کیا گیا ہے اس لیے اس سے مراد وہ سوٹنڈیاں بھی ہو سکتی ہیں جو ٹنڈی دل کے انڈوں سے نکلتی ہیں اور پر نکلنے سے پہلے درختوں اور فصلوں کے پتے کھا کھا کر ختم کر دیتی ہیں۔ ④ موشی گوشت نہیں کھاتے لیکن جس طرح اس زمانے کے دوسرے بہت سے واقعات معمول کے خلاف ہیں اسی طرح یہ بھی ہوگا کہ موشیوں کو ان مرے ہوئے افراد کا گوشت کھانے کی عادت ہو جائے گی چنانچہ وہ ان مرے ہوئے لوگوں کا گوشت کھائیں گے اور وہ گوشت بھڑم بھی کر سکیں گے۔



۴۰۸۰- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلُّ يَوْمٍ . حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ : ارْجِعُوا فَسْتَحْفِرُوهُ غَدًا . فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ . حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَدَّتُهُمْ ، وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ ، حَفَرُوا . حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ : ارْجِعُوا . فَسْتَحْفِرُوهُ غَدًا ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . وَاسْتَنْتَبُوا . فَيَعْبُدُونَ إِلَيْهِ ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ . فَيَحْفِرُوهُ وَيَخْرُجُونَ

۴۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یاجوج ماجوج روزانہ (دیوار) کھودتے ہیں حتیٰ کہ جب (اتنی کم موٹی رہ جاتی ہے کہ) انھیں سورج کی روشنی (اس کے آر پار) نظر آنے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا افسر کہتا ہے: واپس چلو اس (باقی دیوار) کو ہم کل کھود ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے سے بھی انتہائی سخت کر دیتا ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی منشا ہوگی کہ انھیں لوگوں تک پہنچنے دے تو وہ کھودیں گے جب وہ سورج کی روشنی دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا افسر کہے گا: چلو اس کو ہم کل کھود لیں گے ان شاء اللہ۔ وہ اللہ کی مرضی کا ذکر کریں گے تو (اس کی یہ برکت ہوگی کہ) جب (صبح کو) واپس آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے

۴۰۸۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، التفسير، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ۳۱۵۳ من حديث قتادة به، وقال: "حسن غريب"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۱۹۰۸، والحاكم على شرط الشيخين: ۴/۴۸۸، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ۳۴۸ إن شئت المزيد.

۳۶- **أبواب الفتن** دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یاجوج ماجوج کے ظہور کا بیان
عَلَى النَّاسِ فَيَنْفِثُونَ الْمَاءَ. وَيَتَحَصَّنُ جَيْشِي جَهَنَّمَ كَرُغْمَتِهِمْ. فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجِعُ عَلَيْهِمُ الدَّمَ الَّذِي اجْفَظَ. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَعْفًا فِي أَفْقَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا»۔
جیسی جھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے اور پانی پی کر ختم کر دیں گے۔ لوگ ان سے بھاؤ کے لیے قلعہ بند ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو تیر خون سے تر ہو کر واپس آئیں گے۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو زیر کر لیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ تب اللہ ان کی گدیوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جن سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔“

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمِنُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لَحْمِهِمْ»۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور ان پر چربی چڑھ جائے گی۔“

فوائد ومسائل: ① کھودنے کا مطلب ہے کہ دیوار میں سوراخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انھیں کامیاب نہیں ہونے دیتا اس لیے دیوار دوبارہ موٹی ہو جاتی ہے۔ ② تمام اسباب اللہ کے تصرف میں ہیں۔ اس کی مرضی کے بغیر اسباب پر محنت کے باوجود کامیابی نہیں ہوتی، اس لیے مومن کا توکل اللہ پر ہونا چاہیے۔ ③ اللہ کے نام میں اتنی برکت ہے کہ وہ کافر (یاجوج ماجوج) بھی اللہ کا نام لیں گے تو دیوار دوبارہ موٹی نہیں ہوگی اور وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۴۰۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ شَحِيمٍ عَنْ مُؤَثِّرِ ابْنِ عَفَّازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى. فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا.
۴۰۸۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی، آپ کی ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے بھی ہوئی۔ وہ آپس میں قیامت کے بارے میں بات چیت کرنے لگے۔ سب سے پہلے انھوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا لیکن انھیں اس کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ پھر انھوں نے

۴۰۸۱- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۷۵ من حديث العوام به، وصححه البوصيري، والحاكم: ۲/ ۲۸۴، والذهبي، ولم أر لمضعفه حجة * مؤثر ثقة، وثقه المعتدل العجلي، وابن حبان وغيرهما.

۳۶- أبواب الفتن

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. ثُمَّ سَأَلُوا
مُوسَى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. فَرَدَّ
الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَقَالَ: قَدْ
عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجِبَتِهَا. فَأَمَّا وَجِبَتُهَا
فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ
الدَّجَالِ. قَالَ: فَأَنْزَلَ فَأَقْتَلَهُ. فَبَرِجُوعَ
النَّاسِ إِلَى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ
وَمَآجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا
يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا
أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأُرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ
يُمِيتَهُمْ. فَتَنْشُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ.
فَيَجْأُرُونَ إِلَى اللَّهِ. فَأَدْعُو اللَّهَ. فَيُرْسِلُ
السَّمَاءَ بِالنَّمَاءِ. فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي
الْبَحْرِ. ثُمَّ تُنْشَفُ الْجِبَالُ وَتُمْدُّ الْأَرْضُ
مَدَّ الْأَدِيمِ. فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتَى كَانَ ذَلِكَ،
كَانَتْ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَامِلِ اللَّيْلِ
لَا يَدْرِي أَهْلَهَا مَتَى تَمُجُّهُمْ يَوْمَ لَا دَهَاءَ.

دجال کے فتنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور یا جوج ماجوج کے ظہور کا بیان

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انھیں بھی اس کا علم نہ
تھا۔ تب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بات کرنے کو کہا
گیا تو انھوں نے فرمایا: مجھے قیامت قائم ہونے سے
پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں باقی رہا اس کے قائم ہونے کا
وقت تو وہ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں پھر انھوں نے
دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے
قتل کروں گا تب لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جائیں
گے۔ آگے سے انھیں یا جوج ماجوج ملیں گے جو ہریلے
سے تیزی کے ساتھ اتر رہے ہوں گے۔ وہ جس پانی
(جسے وغیرہ) کے پاس سے گزریں گے پانی جائیں
گے۔ اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے اسے خراب
کر دیں گے۔ تب لوگ اللہ سے فریاد کریں گے چنانچہ
میں اللہ سے دعا کروں گا کہ ان (یا جوج ماجوج) کو تباہ
کر دے۔ تب (ساری) زمین میں ان کی سڑاند پھیل
جائے گی۔ لوگ اللہ سے فریاد کریں گے میں بھی اللہ
سے دعا کروں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش
نازل فرمائے گا جو انھیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دے
گی۔ پھر پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین کو
اس طرح کھینچ دیا جائے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ دیا
جاتا ہے۔ مجھے (عیسیٰ علیہ السلام کو) بتایا گیا ہے کہ جب یہ
واقعہ ہوگا تو قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے وہ حاملہ جس
(کا وقت بالکل قریب ہو اور اس) کے گھر والوں کو پتہ نہ
ہو کہ کب اچانک ولادت ہو جائے گی۔“

(حدیث کے ایک راوی) عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ
فرمایا: اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوَجَدَ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي
كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَقُّنَ إِذَا فُتِحَتْ

امام مہدی کے ظہور کا بیان

۳۶- آیات الفتن

ہے: ﴿حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ
مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ ”حتیٰ کہ جب یاجوج
اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ ہر بلندی سے
دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّن كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُونَ ﴿٩٦﴾ (الأنبياء: ٩٦)

باب ۳۴- امام مہدی کا ظہور

(المعجم ۳۴) - بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

(الصفحة ۳۴)

۴۰۸۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے کچھ جوان آ گئے۔ جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر
آئے اور (چہرہ مبارک کا) رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے
عرض کیا: ہمیں آپ کے چہرہ مبارک پر کچھ ایسے آثار
نظر آئے ہیں جو ہمیں پسند نہیں۔ (ہم نہیں چاہتے کہ
آپ کو ٹمگین دیکھیں)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم اس
گھرانے کے افراد ہیں (جن کی یہ شان ہے کہ) اللہ
نے ہمارے لیے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمالیا
ہے۔ میرے گھر والوں کو میرے بعد مصیبتوں اور بدری
اور وطن سے اخراج کا سامنا کرنا پڑے گا حتیٰ کہ مشرق
سے کچھ لوگ آئیں گے ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں
گے۔ اور وہ اچھی چیز مانگیں گے تو انھیں نہیں دی جائے
گی۔ پھر وہ جنگ کریں گے تو ان کی مدد کی جائے گی
(اور فتح حاصل ہوگی)۔ تب جو کچھ انھوں نے مانگا تھا

۴۰۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَبَادٍ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فِيهِ
مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَأَاهُم النَّبِيُّ ﷺ،
إِعْرَوْزَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ:
مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ.
فَقَالَ: «إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ
عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَهْلُ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي
بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا. حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ
قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ، فَيَسْأَلُونَ
الْخَيْرَ، فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيَقَاتِلُونَ فَيَنْصُرُونَ،
فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى
يَذْفَعُوَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُهَا
نَيْسًا كَمَا مَلَأُوهَا حُزْرًا. فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ

۴۰۸۲- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۵/۲۳۵، ۲۳۶، ح: ۱۹۵۷۳ عن معاوية به، وانظر، ح: ۵۰۴
لحال يزيد، ولم تثبت متابعة الحكم له، وفي السند إليه عبدالله بن واهر رافضي خبيث منهم، وله طريق آخر موضوع
عند الحاكم: ۴/۴۶۴.

۳۶۔ ابواب الفتن

مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِيَهُمْ وَلَوْ حَبَوَا عَلَى النَّلَجِ».

امام مہدی کے ظہور کا بیان

انہیں پیش کیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ اس (حکومتی انتظام) کو میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیں گے چنانچہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر رکھا تھا۔ تم میں سے جو ان حالات کو پالے اسے چاہیے کہ اس (مہدی) کے پاس آئے اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے۔“

۴۰۸۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں مہدی ہوگا۔ اگر (اس کی مدت) کم ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ نو سال۔ اس (کے دور حکومت) میں میری امت کو ایسی خوشیاں ملیں گی جیسی کبھی نہیں ملی تھیں۔ (زمین کو) اس کے میوے ملیں گے۔ اور وہ ان (میووں) میں سے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی (پوری پیداوار دے گی)۔ ان دنوں مال کے انبار ہوں گے۔ آدمی اٹھ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجیے اور مہدی کہے گا: لے لے۔“

۴۰۸۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قُصِرَ، فَسَبْعٌ. وَإِلَّا فَتِسْعٌ. فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِنْهَا قَطُّ. تُوَلَّى أَكْلُهَا. وَلَا تَذْخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَالْمَالُ يَوْمِيذٍ كُدُوسٌ. فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي. فَيَقُولُ: خُذْ».

www.KitaboSunnat.com

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سزا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ ان محققین کی تحقیقی بحث پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت کم از کم حسن الغیرہ ضرور بن جاتی ہے جو کہ محدثین کے ہاں قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروض النضر: ۲۳۷) وستن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد؛ رقم: (۴۰۸۳) مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل میں سے ایک نیک آدمی ہوگا جس کا نام نبی ﷺ کے نام پر (محمد) اور اس کے والد کا نام نبی

۴۰۸۳۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن: ۵۳، ح: ۲۲۳۲ من حديث شعبة عن زيد العمي به، وقال: "حسن"، وتقدم حاله، ح: ۲۷۰۳، والحديث ضعيف من أجله.

امام مہدی کے ظہور کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

ﷺ کے والد کے نام پر (عبداللہ) ہوگا۔ اس کے سات سالہ دور حکومت میں مکمل امن و امان اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ دیکھیے: (جامع الترمذی، الفتن، باب ماجاء فی المہدی، حدیث: ۲۲۳۱، وسنن أبی داود، کتاب المہدی، حدیث: ۴۲۸۲) ⑤ ماضی میں بعض لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو درست نہیں تھا۔ اس وجہ سے جدید دور کے بعض افراد نے مہدی کا انکار شروع کر دیا ہے۔ یہ طرز عمل درست نہیں۔ جھوٹے کی تردید کرتے ہوئے سچے کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔

۴۰۸۴۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی آپس میں جنگ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ وہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہیں ملے گا۔ پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم لوگوں کو اس طرح قتل کریں گے کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔“

۴۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَثْرَتِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ».

پھر آپ نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ پھر فرمایا: ”جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔“

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ: «فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبَوَا عَلَى التَّلَجِ. فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ، الْمَهْدِيُّ».

۴۰۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہے۔ اللہ اسے ایک رات میں درست فرمائے گا۔“

۴۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ

۴۰۸۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الدلائل: ۵۱۵/۶ من حديث عبد الرزاق به، وصححه البوصيري، والحاكم: ۴/۴۶۳، ۵۰۲، ۴۶۴، ۵۰۲، على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وصححه ابن كثير، وإسناده ضعيف لنعنة الثوري، وقد تقدم، ح: ۱۶۲، ولبعض الحديث شواهد.

۴۰۸۵۔ [إسناده حسن] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۹۷/۱۵، ح: ۱۹۴۹۰ عن الحفري به، وتابعه الفضل بن دكين عند أحمد: ۸۴/۱، وغيره، وله شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۴۲۹۰.

امام مہدی کے ظہور کا بیان

۳۶- ابواب الفتن

أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمُهْدِيُّ مِنَّا، أَهْلُ الْبَيْتِ، يُضْلِحُهُ اللَّهُ
فِي لَيْلَةٍ».

☀ فائدہ: ایک رات میں درست فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اچانک توبہ کی توفیق ملے گی اور وہ نیک ہو جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ اس میں اچانک قائدانہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ حکمرانی کے لائق ہو جائے گا۔

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے مہدی کے بارے میں بات چیت شروع کر دی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”مہدی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔“
فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمُهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ».



☀ فائدہ: مہدی کے بارے میں شیعہ روایات میں جو مطلب دیا بس درج کیا گیا ہے وہ درست نہیں، مثلاً: اس کا سامرا کے قمار میں پوشیدہ ہونا اس کے پاس ذوالفقار حیدری کا ہونا اصل قرآن اس کے پاس ہونا وغیرہ۔

۴۰۸۷- حَدَّثَنَا هَدِيثُهُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں: میں (نبی ﷺ)“ حمزہ، علی، جعفر، حسن حسین اور مہدی (عجل اللہ فرجہ)۔
أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ، وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ، سَادَةُ

۴۰۸۶- [إسناده حسن] أخرجه أبو داود، المهدی: ۱، ح: ۴۲۸۴ من حديث أبي المليح الرقي به، وأورده الحاكم في المستدرک: ۴/ ۵۵۷، وسكت عنه.

۴۰۸۷- [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۳/ ۲۱۱ من حديث سعد به، [لا أنه قال: عبد الله بن زياد اليمامي، وهو الصواب، وضعفه البخاري، والجمهور * وعكرمة مدلس وعنعن، وللحديث شاهد عند الخطيب: ۹/ ۴۳۴، وقال فيه: "هذا الحديث منكر جدًا"، وهو غير ثابت، وفي إسناده غير واحد من المجهولين.

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۳۶- أبواب الفتن

أَهْلُ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْرَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

۳۰۸۸- حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء نبیدی

ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرق
سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی کے لیے یعنی اس
کی حکومت کے لیے زمین ہموار کریں گے۔“

۴۰۸۸- حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى
الْمُضَرِّي، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ،
قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ
الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الرَّبِيعِيِّ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ
الْمَشْرِقِ، فَيُوطِئُونَ لِلْمَهْدِيِّ» يَعْنِي
سُلْطَانَهُ.

باب: ۳۵- (بڑی بڑی جنگوں کا بیان)

(المعجم ۳۵) - بَابُ الْمَلَا حِمِ (التحفة ۳۵)

۳۰۸۹- حضرت خالد بن معدان ؓ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: حضرت جبیر بن نفیر ؓ نے مجھ
سے فرمایا: ”چلو دو مخمر ؓ کے پاس چلیں۔ وہ نبی
ؐ کے صحابی تھے، چنانچہ (خالد نے کہا): میں ان
(جبیر) کے ساتھ چل پڑا۔ جبیر نے دو مخمر ؓ سے
جنگ بندی کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں
نے نبی ؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”عقرب
اہل روم تم (مسلمانوں) سے ایک پر امن صلح کریں

۴۰۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،
عَنْ حَسَّانِ بْنِ غَطِيَّةٍ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٌ
وَأَبْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ
مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ: قَالَ:
لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مَخْمَرٍ، وَكَانَ
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَنْطَلَقْتُ
مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ

۴۰۸۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف عمرو بن جابر * وابن لهيعة تقدم، ح: ۳۳۰، وله شاهد
ضعيف عند أبي نعيم في الحلية: ۵۳/۶.

۴۰۸۹- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجهاد، باب في صلح العدو، ح: ۲۷۶۷، ۴۲۹۳ من حديث عيسى
به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، والحاكم ۲/۴۲۱، والذهبي، وقال البوصيري: "إسناده حسن".

۳۶- ابواب الفتن

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

گئے۔ تم اور وہ ایک (مشترک) دشمن کے خلاف جنگ کرو گے جس میں تم غالب آؤ گے۔ تمہیں غنیمتیں ملیں گی اور تم سلامت رہو گے۔ پھر تم (مسلمان اور رومی عیسائی) واپس لوٹو گے حتیٰ کہ ایک ٹیلوں والے مرغزار میں پڑاؤ ڈالو گے۔ (اچانک) صلیب والوں میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور (نعرہ لگاتے ہوئے) کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ ایک مسلمان غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔“

النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: «سُتَصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا. ثُمَّ تَعُزُّوْنَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي ثُلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ. فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقْدِفُهُ. فَعِنْدَ ذَلِكَ تَعْدِرُ الرُّومُ، [فَيَجْتَمِعُونَ] لِلْمَلْحَمَةِ».

عبدالرحمن بن ابراہیم دمشق کے واسطے سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”وہ جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ تب وہ اسی جھنڈوں تلے (جملے کے لیے) متحد ہو کر آئیں گے۔ ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (صلیبی فوجی) ہوں گے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدَّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ جَيْشِيذٍ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.



🌞 فوائد و مسائل: ① عیسائیوں کے مختلف فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مختلف ممالک میں الگ الگ فرقوں کی اکثریت ہے اس لیے ایک فرقے کے عیسائی دوسرے فرقے کے عیسائیوں کے مظالم سے تنگ آ کر مسلمانوں سے تعاون کر سکتے ہیں جس طرح زمانہ حال میں یوگوسلاویہ کے سرب اور کروٹ آپس میں مل کر نہیں رہ سکے چنانچہ سربیا اور کروٹیا الگ الگ ملک بن گئے، اور سربوں سے مخالفت کی وجہ سے کروٹ عیسائی یوشیا ہرزگیوینا کے مسلمانوں کے حامی بن گئے۔ مستقبل میں کسی بڑے ملک میں بھی ایسی صورت حال پیش آ سکتی ہے۔ یا عیسائی اور مسلمان کسی تیسرے ملک (ہندومت یا بدھ مت وغیرہ کے پیروکاروں) کے خلاف متحد ہو کر لڑ سکتے ہیں۔ ② مسلمانوں اور عیسائیوں کی وقتی مصالحت دائمی نہیں ہو سکتی کیونکہ عیسائی دل میں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں لہذا موقع ملنے پر کوئی معمولی سا بہانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ ③ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے صلح کا معاہدہ کرنے کے باوجود ہوشیار رہنا چاہیے اور اپنے دفاع کا مکمل ہندوست رکھنا چاہیے۔ ④ مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں کی جنگی مہم کا ذکر حدیث ۴۰۴۲ میں بھی گزر چکا ہے۔

۳۶۔ ابواب الفتن

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۴۰۹۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاقِبَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ، بَعَثَ اللَّهُ بَعَثًا مِنْ الْمَوَالِي، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ قَرَسًا وَأَجْوَدُ سِلَاحًا، يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ» .

۴۰۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جو لوگ نسل در نسل مسلمان ہوتے ہیں ان کی آئندہ نسلوں میں اسلام سے محبت اور اس پر عمل کی کوشش کم ہو جاتی ہے اس کے برعکس جو غیر مسلم اسلام قبول کرتے ہیں وہ اسلام کو اچھا سمجھ کر اس پر دل سے یقین رکھتے ہیں اس لیے وہ اسلام کے لیے قربانی کا جذبہ بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ ② جس طرح مسلمانوں کو اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی تبلیغ کی جاتی ہے غیر مسلموں کو بھی اسلام میں داخل ہونے کی تبلیغ کرنا ضروری ہے اور زیادہ مفید ہے۔

۴۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ. ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ]، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا [اللَّهُ]» .

۴۰۹۱۔ حضرت نافع بن عتبہ بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے جنگ کرو گے اللہ اسے فتح کر دے گا۔ پھر تم روم سے جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح کر دے گا۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔“

۴۰۹۰۔ [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۸۴۸/۴ من حديث عثمان به، وصححه علي شرط البخاري، ووافقه الذهبي علي شرط مسلم، وقال البوصيري: "هذا إسناده حسن، عثمان مختلف فيه" قلت: وثقه الجمهور في غير علي ابن يزيد الألهاني.

۴۰۹۱۔ أخرجه مسلم، الفتن، باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال، ح: ۲۹۰۰ من حديث عبد الملك ابن عمير به.

۳۶- ابواب الفتن

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

قَالَ جَابِرٌ: فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومُ. حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جزیرہ عرب (موجودہ سعودی عرب، یمن، حضرموت، قطر، کویت اور کچھ عراق) نبی اکرم ﷺ کے دور میں فتح ہو گیا تھا۔ خلافت راشدہ کے دور میں روم اور ایران سے جنگیں ہوئیں۔ ② اس وقت روم عیسائیوں کا اہم علاقہ ہے۔ یورپ کا سارا علاقہ تہذیبی طور پر اس کے تابع ہے تاہم اب مسلمانوں کے علاقے آزادی کی کوشش کر رہے ہیں۔ ③ اس حدیث میں یورپ پر اسلام کے غلبے کی پیشگوئی ہے۔ اس کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اس کا فتنہ جب عروج پر ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تب پوری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا۔ ④ ان واقعات کی پیشگوئی خبر دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان مواقع پر مسلمان حق کا ساتھ دیں اور باطل کے ظاہری غلبے سے مرعوب نہ ہوں۔

۴۰۹۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ وَقَالَ الْوَلِيدُ: يَزِيدُ بْنُ قُطَيْبَةَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ، فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ».

۴۰۹۳- حَدَّثَنَا شُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ

۳۰۹۳- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔“

۴۰۹۲- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الملاحم، باب في تواتر الملاحم، ح: ۴۲۹۵ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به، وتقدم حاله، ح: ۱۶۸۰، وحسنه الترمذي، ح: ۲۲۳۸ بقوله: "حسن غريب" * أبو بكر بن أبي مریم ضعيف، وشيخه مجهول، ويزيد مجهول الحال.

۴۰۹۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، أيضًا، ح: ۴۲۹۶ من حديث بقیة، وتقدم حاله، ح: ۱۱۲۱، به، ولم يصرح بالسماع المتسلسل * وابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان.

بڑی بڑی جنگوں کا بیان

۳۶۔ ابواب الفتن

(قسطنطنینیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے
اور ساتویں سال دجال ظاہر ہو جائے گا۔“

[عَنْ] ابْنِ أَبِي بَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ، سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ».

۳۰۹۴۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ
مسلمانوں کے قریب ترین سرحدی محافظ مقام بولاء پر
ہوں گے۔“ پھر فرمایا: ”اے علی! اے علی! اے علی!“
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر
قربان (حاضر ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ
بنو اصر (رومیوں) سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد
والے بھی ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ سب سے
افضل مسلمان یعنی حجاز والے ان کے مقابلے کے لیے
نکلیں گے۔ انھیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے
والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔ وہ سبحان اللہ اور
اللہ اکبر کے نعروں سے قسطنطنینیہ کو فتح کر لیں
گے۔ انھیں اتنی نعمتیں ملیں گی جتنی پہلے کبھی نہیں ملی
تھیں حتیٰ کہ وہ ڈھالوں کے ذریعے سے تقسیم کریں
گے۔ (اچانک) ایک شخص آکر کہے گا: تمہارے شہروں
میں دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ لینے
والا بھی شرمندہ ہوگا اور چھوڑنے والا بھی شرمندہ ہوگا۔“

۴۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُثَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَذْلَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بِبَوْلَاءٍ». ثُمَّ قَالَ: «يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ» قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيَقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُؤُفَةُ الْإِسْلَامِ، أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً. فَيَقْتَتِلُونَهُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالشَّيْخِ وَالتَّكْبِيرِ. فَيُصِيبُونَ غَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا. حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَنْزَسَةِ. وَيَأْتِي آبُ فَيَقُولُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ. أَلَا وَهِيَ كَذِبَةٌ. فَالْأَخَذُ نَادِمٌ، وَالْتَّارِكُ نَادِمٌ».

۴۰۹۵۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے

۴۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۴۰۹۴۔ [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الطبراني: ۲۵/ ۱۷، ح: ۹ من حديث كثير به، ومن أجله ضعفه البوصيري،

وانظر، حديث: ۱۶۵ لحاله.

۴۰۹۵۔ [صحيح] تقدم، ح: ۴۰۴۲.

۳۶- ابواب الفتن

ترکوں کا بیان

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے درمیان اور بنو امیہ (رومیوں) کے درمیان جنگ بندی ہوگی وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسی جھنڈوں تلے تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هَذَنَّةٌ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

🌞 فائدہ: فوائد و مسائل کے لیے دیکھیے حدیث: ۴۰۴۲۔

باب ۳۶- ترکوں کا بیان

(المعجم ۳۶) - بَابُ التُّرْكِ (التحفة ۳۶)

۴۰۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایک قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ اور قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم سے جنگ کرو گے۔“

۴۰۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَنْلُعُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ».

۴۰۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چھٹی ہیں۔ ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ

۴۰۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذَلْفَ الْأَنْوَفِ،

۴۰۹۶- أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الذين يتعلون الشعر، ح: ۲۹۹۰، ومسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل . . . الخ، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفیان به.

۴۰۹۷- أخرجه البخاري، انظر الحديث السابق، ومسلم، الحديث السابق، ح: ۲۹۱۲ عن ابن أبي شيبة من حديث سفیان به.



— ترکوں کا بیان

تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں۔“

۴۰۹۸- حضرت عمرو بن تغلب نمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے جنگ کرو گے۔ ان کے چہرے گویا تہہ دار ڈھالیں ہیں۔ اور قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔“

۳۶- أبواب الفتن ... كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَفَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالِهُمُ الشَّعَرُ.

۴۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ. كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَفَةُ. وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ».

۴۰۹۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ، كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَفَةُ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَيَتَخَذُونَ الدَّرَقَ، يَرْبِطُونَ خِيَلَهُمْ بِالنَّخْلِ».

۴۰۹۹- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔ اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چہرے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔ وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پہلی تین حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دو قوموں سے جنگ ہوگی۔ ایک قوم کی علامت ان کے چوڑے چہرے چھٹی ناکیں اور چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور دوسری قوم کی علامت بالوں سے بنے ہوئے جوتے پہننا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں صفات ایک ہی قوم میں پائی جائیں گی۔ ممکن ہے دونوں قومیں مل کر جنگ کریں اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قوم کی دو شاخیں ہوں۔ ② علامہ بیضاوی

۴۰۹۸- أخرجه البخاري، الجهاد، باب قتال الترك، ح: ۲۹۲۷ و ۳۵۹۲ من حديث جرير به.

۴۰۹۹- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۱/۳ عن عمار به، وتابعه أبو عبيدة عبد الملك بن معن عند ابن حبان، ح: ۱۸۷۲، وحسن البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۲۹۲۸، ۳۵۸۷ وغيره.

ترکوں کا بیان

۳۶- أبواب الفتن

ﷺ بیان کرتے ہیں: ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ دینے کی وجہ ان کے نقوش کا چپٹا ہونا اور چہروں کا گول ہونا ہے۔ اور تہجد دار کہنے سے مراد ان کا مونٹا اور زیادہ گوشت والے ہونا ہے۔ (فتح الباری: ۶/۷۳۳) ⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے محمد بن عباد کا ایک قول نقل کیا ہے کہ بابک خری کے قہقین بالوں کے جوتے پہنتے تھے۔ یہ زندیق لوگ تھے جو حرام چیزوں کو حلال قرار دیتے تھے۔ خلیفہ مامون الرشید کے دور میں انھوں نے بہت زور پکڑ لیا تھا۔ طبرستان اور رے وغیرہ کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ بابک خلیفہ معتمد کے دور حکومت میں ۲۲۲ ہجری میں قتل ہوا۔ ⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے مراد اہل بارز یعنی کرد ہیں۔ (صحیح البخاری المناقب باب علامات النبوة فی الإسلام، حدیث: ۳۵۹۱) واللہ اعلم۔



زہد کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

✽ لغوی معنی: لغت میں زہد کے معنی: عبادت گزار، مذہبیت اختیار کرنا، دنیا سے بے رغبتی اور کنارہ کشی کرنا ہیں۔

✽ اصطلاحی تعریف: [الزُّهْدُ: تَرَكُ مَا لَا يَنْفَعُ فِي الْآخِرَةِ، وَالْوَرَعُ تَرَكُ مَا تُخَافُ ضَرَرُهُ] ”آخرت کے لیے غیر مفید چیزوں کو ترک کرنا زہد اور کسی چیز کو نقصان کے خدشے سے چھوڑنا ورع ہے۔“

✽ زہد کی اقسام: امام احمد رحمہ اللہ نے زہد کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- ① حرام چیزوں کو ترک کرنا، یہ ادنیٰ درجے کا زہد ہے۔
- ② ضرورت سے زائد حلال چیزوں کو ترک کرنا، یہ متوسط درجے کا زہد ہے۔
- ③ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی ہر چیز کو ترک کر دینا، یہ اعلیٰ درجے کا زہد ہے۔ (کتاب الزہد،

للإمام وکیع بن جراح: ۱/۱۲۳-۱۲۵)

دنیا کی زندگی دارالامتحان ہے۔ آزمائشوں اور مصیبتوں، مشکلات و محن کا گھر ہے، لہذا اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیت پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا، اس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر بجالانا اور اپنی ضروریات کو حاصل

شدہ وسائل کے مطابق ڈھال کر قناعت کا مظاہرہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ دوسروں کی دولت و امارت کو دیکھ کر ناشکری کا شکار ہو جانا یا دولت مندی کے حصول کے لیے دوڑ لگا دینا اس دارالامتحان کے تقاضوں کے خلاف ہے کیونکہ یہ دنیا چند دن کی ہے۔ باقی رہنے والی زندگی دارالجزاء میں ہے جس کی نعمتیں لافانی اور لازوال ہیں۔ ان کے حصول کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا مطلوب و مقصود ہے۔ اس دنیا کی بے ثباتی، کم وقتی اور بے ہمتی کو واضح کرتے ہوئے پروردگار عالم فرماتا ہے:

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ وِزْنَةٌ وَتَفَاحُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْصَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهَيِّجُ فَتْرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (الحديد: ۲۰)



”تم جان لو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل، تماشا اور زینت ہے اور آپس میں فخر جتنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں کثرت جتنا ہے۔ (اس کی مثال یوں ہے) جیسے بارش کہ اس سے (پیدا شدہ) نباتات کسانوں کو خوش کرتی ہیں، پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو آپ اسے زرد ہوتی دیکھتے ہیں، پھر وہ چور چور ہو جاتی ہیں اور آخرت میں (کفار کے لیے) شدید عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیاوی زندگی تو بس دھوکے کا سامان ہے۔“

لیکن ہم مسلمان تو اسی دھوکے کے سامان کے حصول کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہیں، حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بھی مومنوں کو اس دنیا سے کامیاب لوٹنے کی ترغیب اپنے قول اور عمل دونوں سے دی ہے۔ اگر آپ چاہتے تو زمین اپنے خزانے آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتی تھی۔ آسمان اپنی نعمتیں اٹھا کر سرسلا تھام کر آپ نے ہمیشہ سادگی، قناعت پسندی اور زہد و ورع کو اپنا کر امت کو یہ درس دیا کہ اس دارالامتحان میں اسی طرح جینا سیکھو۔ اگر دنیا میں کامیاب عمل کر کے لوٹو گے تو آخرت میں ابدی اور لازوال نعمتیں تمہارا مقدر بنیں گی اس لیے مسلمانوں کو ہر دم آپ کا یہ فرمان مدنظر رکھنا چاہیے: [شُكُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ] (صحیح البخاری، الرقاق، باب قول النبی ﷺ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))، حدیث: ۶۴۱۶) ”دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی غریب

۳۷۔ أبواب الزهد زہد کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اس کی اقسام

الوطن مسافریا راہ گزر ہوتا ہے۔“ نیز فرمایا: [الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ] (صحیح مسلم، الزهد، باب: ((الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر))، حدیث: ۲۹۵۶) ”دنیا مؤمن کی قید اور کافر کی جنت ہے۔“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۷) أَبْوَابُ الزُّهْدِ (التحفة ۲۹)

زہد سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- دنیا سے بے رغبتی

(المعجم ۱) - بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

(التحفة ۱)



۴۱۰۰- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبتی حلال کو حرام کرنے یا مال ضائع کرنے سے نہیں ہوتی۔ دنیا سے بے رغبتی کا مطلب یہ ہے کہ تجھے اپنے پاس موجود چیز پر اللہ کے پاس موجود چیزوں سے زیادہ اعتماد نہ ہو۔ اور تجھ پر جو مصیبت آئے تو اس کے ثواب کی زیادہ رغبت رکھتا ہو کہ وہ (دنیا میں آنے کی بجائے آخرت میں پیش آنے کے لیے) تیرے لیے باقی رہے۔“

۴۱۰۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَائِلِ، وَلَا فِي إِصَاعَةِ الْمَالِ. وَلَكِنْ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْ تَتَّقَ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ. وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ، إِذَا أَصَبَتْ بِهَا، أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا، لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ».

ابو ادريس خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حدیث دوسری احادیث کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عام سونے کے مقابلے میں خالص (بانہیں قیراط کے معیار کا) سونا۔

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، يَقُولُ: مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ، كَمِثْلِ الْإِبْرِيرِ فِي الذَّهَبِ.

۴۱۰۰- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في الزهادة في الدنيا، ح: ۲۳۴۰ من حديث عمرو بن واقد به، وقال: "غريب... وعمرو بن واقد منكر الحديث".

۳۷- أبواب الزهد

دنیا سے بے رغبتی کا بیان

۴۱۰۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زَهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقَلَّةَ مَنَظَرٍ، فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ» .

۴۱۰۱- حضرت ابوخلاد (عبدالرحمن بن زبیر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی دی گئی ہے تو اس سے قریب ہوا کرو کیونکہ وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے۔“

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ : حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِي اللَّهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ، يُحِبُّوكَ» .

۴۱۰۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھے پسند کریں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ“ اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ“ لوگ تم سے محبت کریں گے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے شواہد اور متابعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی القرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بتا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ: ۲/۶۲۴-)

۴۱۰۱- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، (الكنز): ۲۸، ۲۷/۸، عن هشام به، وتابعه كثير بن هشام عند أبي نعيم في الحلية: ۱۰/۴۰۵، وله علل: منها ضعف أبي قرة يزيد بن مئان، انظر حديث: ۲۵۸۱، وللحديث شاهدان ضعيفان جداً عند صاحب الحلية: ۳۱۷/۷، وأبي يعلى .

۴۱۰۲- [ضعيف] أخرجه العقبلي: ۱۱/۲ من حديث خالد القرشي به، وقال: وليس له من حديث الثوري أصل، وقد تابعه محمد بن كثير الصنعاني، ولعله أخذ عنه ودلّسه لأن المشهور به خالد هذا، وصححه الحاكم: ۴/۳۱۳، وردّه الذهبي بقوله: قلت: "خالد وضاع"، وضعفه البوصيري، ورواه عبد الله بن وائد أبو قتادة الحارثي وهو متروك مدلس، راجع التقريب وغيره، عن الثوري به، وللحديث شواهد ضعيفة.

۳۷۔ ابواب الزہد۔ دنیائے بے رغبتی کا بیان

۶۲۸ (رقم: ۹۳۳) زہد کا مطلب یہ نہیں کہ انسان دنیا والوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔ یہ رہبانیت ہے جو اسلامی طریقہ نہیں۔ زہد کا مطلب یہ ہے کہ حلال آمدنی پر کفایت کی جائے خواہ کم ہو۔ اور حرام کمائی کی راہیں تلاش نہ کی جائیں۔ ⑤ یہ امید رکھنا کہ دوسرے مجھے کچھ دیں، حرص کا اظہار ہے۔ دوسروں کے مال سے بے نیازی زہد و قناعت میں شامل ہے۔ ⑥ انسانوں سے طمع رکھنے سے انسان ذلیل ہوتا ہے اور قناعت سے ان کی نظروں میں محبوب و معزز بن جاتا ہے۔ ⑦ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا اور حلال روزی تلاش کرنا زہد کے معنائی نہیں۔ ⑧ اللہ تعالیٰ سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی ضرورت بھی مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اسباب اس کے اختیار میں ہیں لیکن آخرت کی طلب زیادہ ہونی چاہیے۔

۴۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بِنِ عُبَيْةَ، وَهُوَ طَعِينٌ. فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ. فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يَبْكِيكَ؟ أَيْ خَالٍ! أَوْ جَعَّ يَشِيرُكَ، أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ، لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ. قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالَ نُقُصَمَ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ، مِنْ ذَلِكَ، خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»

۴۱۰۳۔ حضرت سرہ بن سہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں حضرت ابو ہاشم خلد بن عبید اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ (نیزے سے) زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو تشریف لائے تو ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا درد زیادہ پریشان کر رہا ہے یا دنیا (کے چھوٹنے) پر غمگین ہیں اس (زندگی) کا عمدہ حصہ تو گزر گیا؟ (اب تو کما حصہ ہی باقی ہے جس میں دکھ تکلیفیں زیادہ ہوتی ہیں۔) حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کسی بات پر نہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، نکاش میں اس کے مطابق چلا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”شاید تم کو بہت اموال ملیں جو لوگوں میں تقسیم کیے جا رہے ہوں۔ (ان کا لالچ نہ کرنا۔) تمہارے لیے تو اس میں سے ایک خادم اور ایک سواری کا جانور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) کافی ہے۔“

۴۱۰۳۔ [حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب اتخاذ الخادم والركب، ح: ۵۳۸۷ من حديث جرير به، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۶۷ * سمرة بن سهم مجهول كما في التريب، وله شاهد ذكره الترمذي، ح: ۲۳۲۷، وأخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۱۲، وأحمد: ۳۶/۵ وغيرهما، وسنده حسن.

فَأَذْرَعْتُ، فَجَمَعْتُ. مجھے مال ملا اور میں نے جمع کر لیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② عیادت کے موقع پر مریض کی پریشانی معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ③ ضرورت سے زیادہ مال ملے تو جمع کرنے کی بجائے دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ ④ اگر حلال طریقے سے مال جمع ہو جائے اور نیکی کی راہوں میں خرچ کرنے کے باوجود دولت باقی رہے تو یہ گناہ نہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے اپنے اعلیٰ مقام کے منافی سمجھ کر افسوس کرتے تھے۔

٤١٠٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِشْتَكَيْ سَلْمَانُ. فَعَادَهُ سَعْدٌ، فَرَأَاهُ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ؟ يَا أَحِبِّي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَلَيْسَ، أَلَيْسَ؟ قَالَ سَلْمَانُ : مَا أَبْكِي وَأَجِدُهُ مِنْ أَثْنَيْنِ. مَا أَبْكِي ضَمًّا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ. وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا. فَمَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ. قَالَ : وَمَا عَهْدُ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَهْدُ إِلَيَّ أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّايِبِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ، وَأَمَّا أَنْتَ، يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ، وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

۳۱۰۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں رہے؟ کیا آپ نے فلاں کام نہیں کیا؟ فلاں کارنامہ انجام نہیں دیا؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دو چیزوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں رو رہا۔ میں نہ دنیا کے پھوٹنے کی وجہ سے روتا ہوں نہ آخرت کو ناپسند کرتے ہوئے۔ لیکن (میں اس لیے اٹھتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے آپ سے کیا وعدہ لیا تھا؟ فرمایا: آپ نے مجھ سے فرمایا تھا: ”آدمی کو اتنا کچھ کافی ہوتا ہے جتنا مسافر کا زادراہ۔“ اور مجھے یقین ہے کہ میں (اس) حد سے تجاوز کر گیا ہوں۔ اور اے سعد! آپ جب (کسی جھگڑے کا) فیصلہ کریں تو اپنے فیصلے میں اللہ کا خوف پیش نظر رکھیں۔

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان
اور جب (مستحقین میں کوئی چیز) تقسیم کریں تو تقسیم کے
وقت (تقویٰ کو ملحوظ رکھیں۔) اور جب آپ (کسی
پروگرام کے بارے میں) سوچیں (یا ارادہ کریں) تو
اپنی سوچ میں (اور ارادے میں اللہ سے ڈریں۔)

قَالَ ثَابِتٌ: فَبَلَّغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بَضْعَةً
وَعِشْرِينَ ذِرْهَمًا، مِنْ نَفَقَتِهِ كَانَتْ عِنْدَهُ.
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے معلوم ہوا
کہ انھوں نے ترکے میں صرف تقریباً بیس دینار
چھوڑے جو ان کے ذاتی اخراجات کے لیے تھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی اکرم ﷺ نے کئی بشارتیں دی تھیں۔ اس کے باوجود وہ معمولی سی
کوٹاہی کو بھی بہت بڑی غلطی تصور کرتے تھے۔ ② حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس دنیاوی ضروریات کے پیش نظر
تھوڑے بہت سامان کا جمع ہو جانا یہ ان کی کوٹاہی نہیں تھی لیکن کمال تقویٰ کی وجہ سے وہ خوف زدہ رہتے تھے۔
③ کسی جھگڑے کا فیصلہ کرتے وقت اور کسی مشترک چیز کی تقسیم کے وقت تقویٰ کی اہمیت زیادہ ہو جاتی ہے
کیونکہ لوگ اعتماد کر کے یہ ذمہ داری دیتے ہیں۔ ان کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا
بڑی غلطی ہے۔ [ہم] سے مراد سوچ، ارادہ، پروگرام وغیرہ ہے۔ مومن کے مستقبل کے پروگرام تقویٰ پر مبنی
ہوتے ہیں۔

(المعجم ۲) - بَابُ الْهَمِّ بِالْذُّنْيَا (الصحفة ۲)

۴۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
ابْنَ أَبَانَ بْنَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدَ مَرْوَانَ، بِبُضْفِ
التَّهَارِ. قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ، هَذِهِ السَّاعَةُ،
إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَأَلْنَا
عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۱۰۵ - حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دو پہر کے
وقت مروان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے باہر نکلے۔ میں نے
کہا: انھوں نے اس وقت انھیں کوئی (اہم) مسئلہ
دریافت کرنے ہی کے لیے بلایا ہوگا۔ میں نے زید رضی اللہ
عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: انھوں نے ہم سے کچھ
احادیث کے بارے میں دریافت کیا تھا (کہ وہ کس
طرح ہیں)۔ جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔

۴۱۰۵۔ [استادہ صحیح] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۵ من حديث شعبة به مطولاً، وصححه البوصيري، وله طرق عند
الترمذي، ح: ۲۶۵۶ من حديث شعبة، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۷۲.

۳۷۔ ابواب الزہد

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس شخص کا مقصود حصول دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام تکبیر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور نیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔“

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ، فَرَّقَى اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ. وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ».



فوائد و مسائل: ① جو شخص دنیاوی مال و دولت اور جاہ و شہرت کا طالب اور حریص ہوتا ہے وہ دنیا کے لیے بہت محنت کرتا ہے۔ اسے جتنی بھی دولت ملے مزید کی حرص کی وجہ سے وہ مطمئن نہیں ہوتا اس لیے مفلس آدمی کی طرح پریشان رہتا ہے۔ ② حریص آدمی دنیا کمانے کے لیے کئی پروگرام شروع کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک پر پوری توجہ دے اور اسے جلد سے جلد اس کی کوشش کے نتائج حاصل ہوں لیکن فطری طور پر انسان کی امور کی طرف بیک وقت برابر توجہ نہیں دے سکتا لہذا اسے اس کی حرص کے مطابق نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ دولت حاصل ہونے کے باوجود پریشان رہتا ہے۔ ③ آخرت کی طرف توجہ کرنے سے دنیا کی اہمیت کم ہو جاتی ہے لہذا قناعت کی دولت حاصل ہو جاتی ہے اور بندہ مطمئن اور خوش کن زندگی گزارتا ہے۔ ④ آخرت کو مقصود بنا لینے سے دنیا کے معاملات میں بھی نظم و ضبط پیدا ہو جاتا ہے جس سے کاروبار میں بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ⑤ اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنے والے کے دنیاوی معاملات بھی سلجھ جاتے ہیں اور حرص ختم ہو کر استغنا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ⑥ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے جو رزق مقدر کر رکھا ہے وہ حلال ذرائع اختیار کرنے سے بھی مل جاتا ہے لہذا ناجائز طریقے اختیار کرنے سے سوائے پریشانیوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۳۱۰۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جو شخص سارے تفکرات کو جمع کر کے ایک ہی فکر یعنی آخرت کی فکر میں ڈھال لے اللہ اس کو دنیاوی تفکرات سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور

٤١٠٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ تَهَشَّلٍ، عَنِ الصَّحَّاحِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ

۳۷۔ ابواب الزهد

حصول دنیا کی فکر کرنے کی ممانعت کا بیان

ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاجِدًا، هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَّاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَّتِهِ هَلَكَ».

جسے دنیا کے معاملات کے تفکرات مختلف گھاٹیوں میں لیے پھریں اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ (ان تفکرات کی) کون سی وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔“



فائدہ: دنیا کے تفکرات سے بے نیاز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جائز ضروریات آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں اور جو شخص حرص و ہوس کی وجہ سے طرح طرح کے تفکرات میں مبتلا ہوتا ہے، اس کے تفکرات ختم نہیں ہوتے، وہ خود ہی ان میں الجھا ہوا اللہ کے حضور پیش ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے حدیث: ۲۵۷۔ فوائد دیکھیے۔

۴۱۰۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمَلًا صَدْرَكَ غَنَى، وَأَسَدَّ فَقْرَكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدِّ فَقْرَكَ».

۴۱۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ! میں تیرا سینہ استغنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو اشغال سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور نہیں کروں گا۔“



فوائد ومسائل: ① انسان کی تخلیق کا اصل مقصد عبادت ہے روزی کمانے کا مقصد صرف اتنی جسمانی قوت کا حصول ہے جس سے اللہ کے احکام کی تعمیل کا حقد ہو سکے۔ ② عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کے پروگرام میں بنیادی اہمیت عبادت کو دی جائے اور دنیاوی ضروریات کے دوران میں بھی اللہ کے احکام کی تعمیل کی نیت ہو تاکہ یہ اعمال بھی عبادت بن جائیں۔ ③ دینی اور دنیاوی اعمال میں فرض کو نوافل پر فوقیت حاصل ہے لہذا اگر کسی نفلی عمل سے فرض کی ادائیگی متاثر ہوتی ہو تو فرض کو اہمیت دی جائے، نفلی کام کو کسی اور مناسب موقع کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔

۴۱۰۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب أحاديث ابنينا بالضراء، ومن كانت الآخرة همه... الخ، ح: ۲۴۶۶ من حديث عمران بن وهب، وقال: "حسن غريب" أبو خالد الوالبي وزائدة بن شبيب وثقهما ابن خزيمة، وابن حبان، والحاكم وغيرهم، فحديثهما لا ينزل عن درجة الحسن، راجع نيل المصنوع، ح: ۱۳۲۸.

دنیا کی حقیقت کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

باب ۳- دنیا کی مثال

(المعجم ۳) - بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا (التحفة ۳)

۴۱۰۸- حضرت مستور دین شدا دین عمرو قرشی فہری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”آخرت کے مقابلے
میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں انگلی
ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔“

۴۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ
أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَوِّدَ، أَخَا
بَنِي فِهْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ
مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ. فَلْيَنْظُرْ
بِمَا يَرْجِعُ».

🌟 فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی قلیل ہے جب کہ آخرت کی زندگی ابدی ہے جس کی انتہا نہیں۔
② جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے مقابلے میں اس قدر قیمتی ہیں کہ جنت میں چند آنچ خالی زمین کی قیمت دنیا
کی تمام دولت اور خزانوں سے زیادہ ہے پھر اس کے محلات اور باغات اور ان میں موجود نعمتیں پاک بازیویاں
خدام وغیرہ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے، خصوصاً دیدار الہی کی نعمت تو ایسی ہے کہ اس کے مقابلے
میں جنت کی بڑی سے بڑی نعمت بچ ہے۔ ③ مثال دے کر بیان کرنے سے مسئلہ زیادہ واضح اور قابل فہم ہو
جاتا ہے۔

۴۱۰۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چٹائی پر (آرام
کرنے کے لیے) لیٹے تو اس کے نشان آپ کے جسم
مبارک پر ظاہر ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے
رسول! اگر آپ ہمیں فرماتے تو ہم آپ کے لیے کوئی
چیز (بستر وغیرہ) بچھا دیتے جس کے ساتھ اس (چٹائی
کی تختی) سے بچاؤ ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۴۱۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا
الْمُسْعُوْدِيُّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
إِصْطَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ. فَأَثَرُ فِي
جُلْدِهِ قُلْتُ: يَا أَبَايَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
كُنْتُ آذَنْتُنَا فَفَرَسْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَتِيكَ مِنْهُ

۴۱۰۸- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا، وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ۲۸۵۸/ ۵۵ عن ابن نمير به.

۴۱۰۹- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب حديث "ما الدنيا إلا كراكب استظل"، ح: ۲۲۷۷ من حديث
المسعودي به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مسند الطيالسي، ح: ۲۷۷۷، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزهد

دنیا کی حقیقت کا بیان

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَنَا وَالِدُنِيَا إِنَّمَا أَنَا وَالِدُنِيَا كَمَا كَرَاكِبُ اسْتَنْظَلُوا [تَحْتَ] شَجَرَةٍ. ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا»۔
 ”میرا دنیا سے کیا تعلق! میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی سوار (مسافر) سائے کے لیے درخت کے نیچے ٹھہرا، پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بود و باش میں سادگی مستحسن ہے۔ ② عمدہ چیز سے اجتناب اگر اس لحاظ سے ہو کہ جو رقم اپنی ذات پر خرچ ہونے والی ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ ہو تو بہتر ہے اگر بخل کی وجہ سے ہو تو بری عادت ہے۔ اگر حلال چیز کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جائے تو شرعاً ممنوع ہے۔ ③ زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمت کے لیے حرص نہ کی جائے اگر بغیر حرص کے جائز طریقے سے مل جائے تو استعمال کر لی جائے۔ اہتمام اور تکلف زہد کے منافی ہے۔ ④ جس چیز کی دعوت دی جائے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے سے تبلیغ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ⑤ حکومت کے عہدے داروں کو پر تکلف زندگی سے خاص طور پر بچنا چاہیے تاکہ عوام کی ضروریات اور فلاح و بہبود کے لیے زیادہ رقم خرچ ہو سکے۔



۴۱۱۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ، وَابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ. فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلَيْهَا. فَقَالَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى صَاحِبِهَا؟ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا. وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَرُونُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَفَى كَافِرًا مِنْهَا فَطَرَةً أَبَدًا»۔
 ۴۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ،

۴۱۱۰۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے۔ اچانک آپ کو (راستے میں) ایک مری ہوئی بکری نظر آئی (وہ مر کر پھول گئی تھی اور) اس کی ٹانگ اوپر اٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری مالک کی نظر میں حقیر ہے، دنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے۔ اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک ٹھہر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو کبھی ایک قطرہ بھی پینے کو نہ دیتا۔“

۴۱۱۱۔ حضرت مستورد بن شداد قرظی رضی اللہ عنہ سے

۴۱۱۰۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ۲۳۲۰ من حديث أبي حازم به مختصراً، وقال: "صحيح غريب".

۴۱۱۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ح: ۲۳۲۱ من حديث

۳۷۔ ابواب الزہد۔ دنیا کی حقیقت کا بیان

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَهْمَدِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الْأَهْمَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: إِنِّي لَفِي الرُّكْبِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَنَى عَلَى سَخْلَةٍ مَبْنُودَةٍ. قَالَ، فَقَالَ: «أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا؟» قَالَ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا. أَوْ كَمَا قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا».

روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر ایک چھینکے ہوئے (مردہ) مینے کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے خیال میں یہ مینا مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انھوں نے بے قدر سمجھ کر ہی پھینکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنا یہ مینا مالکوں کی نظر میں حقیر ہے اللہ کے ہاں دُنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کے ہاں اصل اہمیت انسان کے اعمال کی ہے۔ دنیا کے اسباب اگر نیکی کے کام میں استعمال کیے جائیں تو وہ انسان کے لیے مفید ہیں ورنہ مال و دولت یا جاہ و حشمت کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں۔ ② دنیا کے اسباب کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا چاہیے اور انہیں ایسے کام میں خرچ کرنا چاہیے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔ ③ اللہ کی رضا اور انعامات کا اصل مقام جنت ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کی کوئی قیمت نہیں۔

۴۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خُلَيْدٍ، عَثْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ. مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ وَمَا وَالَاهُ، أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا».

۳۱۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”دُنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے اور سوائے عالم اور طالب علم کے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے یعنی دنیا چونکہ اللہ کی یاد سے

﴿مجالدہ، وقال: "حسن"، وللحديث شواهد كثيرة، منها حديث الترمذي السابق.

۴۱۱۲۔ [استناد حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب منه حديث: "إن الدنيا ملعونة"، ح: ۲۳۲۲ من حديث عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان به، وقال: "حسن غريب".

۳۷۔ ابواب الزہد دنیا کی حقیقت کا بیان

غافل کرتی ہے اس لیے یہ لعنت کا باعث ہے۔ ① ہر وہ چیز یا عمل جس کا اللہ کی یاد سے کسی بھی انداز سے کوئی تعلق ہو اس پر یا اس کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے چنانچہ تلاوت نماز اللہ کے لیے جانور کی قربانی اور حج و عمرہ کے اعمال سب رحمت کا باعث ہیں۔ ایسے اعمال انجام دینے والا اللہ کی لعنت سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح کعبہ صفا و مروہ منیٰ عرفات مزدلفہ اور ہر مسجد و مدرسہ اللہ کی رحمت کے مقامات ہیں۔ یہاں دین کی خدمات انجام دینا اور دین کے خادموں کی ضروریات مہیا کرنا دینی کتاب میں چھاپنا اور دوسروں تک پہنچانا ان کی تعلیم دینا اور تعلیم حاصل کرنا علماء و طلباء کی ضروریات پوری کرنے کی نیت سے حلال روزی کمانا یہ سب اللہ کی رحمت کے اسباب ہیں۔ ② دین کے علم سے کسی بھی انداز سے منسلک ہونا اللہ کی رحمت کا باعث ہے اس لیے اگر دنیوی علوم و فنون بھی خدمت دین کی نیت سے حاصل کیے جائیں تو وہ بھی دین کے خادم علوم ہونے کی وجہ سے لعنت کے دائرے سے خارج ہو جائیں گے۔ اگر یہ نیت نہ ہو تو یہ علوم رحمت کا باعث نہیں ہوں گے۔ ③ حلال روزی کمانا اللہ کا حکم ہے اس لیے اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے حلال روزی کمانا اور حلال کاموں میں خرچ کرنا ثواب کا کام ہے۔



۴۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْذُّنْيَا سَجَنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ».

۴۱۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جس طرح قیدی جیل میں بہت سے قوانین کا پابند ہوتا ہے بلا اجازت وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح مومن دنیا میں من مانی نہیں کرتا بلکہ ہر قدم پر اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے اس کے بدلے میں اسے جنت ملے گی۔ ② کافر دنیا میں آزادی کی یعنی بے قید زندگی گزارتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسے جہنم کا عذاب ملنے والا ہے۔ جہنم کے عذابوں کے مقابلے میں دنیا کی سخت سے سخت زندگی بھی جنت کے برابر ہے۔

۴۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ ... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۱۱۳۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۵۶، والترمذي، ح: ۲۲۲۴ من حديث العللاء به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۱۱۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ۲۲۳۳ من حديث حماد به * وليث بن أبي سليم تقدم حاله، ح: ۲۰۸، وأخرج البخاري في صحيحه، الرقاق، باب قول النبي ﷺ: "كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل"، ح: ۶۴۱۶ من طريق آخر عن مجاهد به دون قوله: "وعند نفسك من أهل القبور"، وهو المحفوظ.

۳۷۔ ابواب الزہد

دنیا کی حقیقت کا بیان

عَرَبِيٌّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ جَسَدِي فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ. أَوْ كَأَنَّكَ غَايِرٌ سَبِيلٍ. وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ».

انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ (کندھا) پکڑ کر فرمایا: ”عبداللہ! دنیا میں ایسے رہ گویا تو پردیسی ہے۔ گویا تو مسافر ہے۔ اور اپنے آپ کو قبروں والوں (مردوں) میں شمار کر۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سند اضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے مذکورہ روایت کے اس جملے: [وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ] کے سوا باقی روایت محفوظ ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ روایت مذکورہ جملے کے سوا صحیح ہے، نیز مسند احمد کے محققین اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت درج بالا جملے کے سوا صحیح لغیرہ ہے اور مذکورہ جملہ حسن لغیرہ ہے۔ اور یہی بات اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے یعنی مذکورہ حدیث کے دونوں جملے قابل حجت ہیں۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۸/۳۸۳-۳۸۵ وصحيح سنن ابن ماجه للالباني رقم: ۳۳۳۸) کندھے سے پکڑنے کا مقصد متوجہ کرنا تھا تا کہ بات توجہ سے سنی جائے اور ذہن نشین ہو جائے۔ ② دنیا انسان کا وطن نہیں آخرت اس کا وطن ہے اس لیے دنیا میں صرف اتنا اہتمام کرنا چاہیے جتنا کوئی مسافر کسی جگہ ٹھہرتے وقت کرتا ہے۔ ③ زندگی میں بہت زیادہ آسائشوں کا عادی نہیں ہونا چاہیے۔ ④ پردیسی اور مسافر اپنی وقتی اور فوری ضروریات کو اہمیت دیتا ہے اور سفر کی تیاری سے غافل نہیں ہوتا اسی طرح مومن دنیا میں رہ کر آخرت کمانے کی کوشش کرتا ہے دنیا اس کا اصل مقصد نہیں ہوتی۔

(المعجم ۴) - بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

باب ۴۔ جس شخص کو اہمیت نہیں دی جاتی

(التحفة ۴)

۴۱۱۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ

۴۱۱۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (ہر) ضعیف آدمی کمزور سمجھا جانے والا (لوگ اسے کمزور سمجھیں اور اس سے کسی قسم کا کوئی

۴۱۱۵۔ [إسناده ضعيف] من أجل سويد بن عبد العزيز وهو ضعيف، ضعفه الجمهور، وفي الباب حديث أحمد: ۱۱۴/۲ ”وأهل الجنة الضعفاء المغلوبون“، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ح: ۴۹۹/۲، ووافقه الذهبي.

۳۷- أبواب الزهد

دنیا کی حقیقت کا بیان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «رَجُلٌ ضَعِيفٌ، مُسْتَضْعَفٌ، ذُو طَمَرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ».

خطرہ محسوس نہ کریں۔) دو پرانے کپڑوں میں ملبوس۔ (لیکن اللہ کے ہاں اتنا بلند مقام ہے کہ) اگر اللہ کے نام سے قسم کھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔“

۴۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ. أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ».

۴۱۱۶- حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف آدمی کمزور سمجھا جائے والا (جنتی ہے۔) کیا میں تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر درشت غور پرست، متکبر (جہنمی ہے۔)“



🌞 فوائد و مسائل: ① ”کمزور سمجھا جانے والا“ سے مراد شریف انفس آدمی ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی زیادتی کرے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لوگ اسے کمزور سمجھتے ہیں اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کے شر وغیرہ ہی کا کوئی خوف ہوتا ہے۔ ② افراد کی معاملات میں نرمی اور درگزر کا چلن عام ہو جائے تو معاشرہ اس کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ فساد ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی اپنی مالی جسمانی یا خاندانی اور افرادی طاقت پر گھمنڈ کر کے دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ اگر وہ کسی پر زیادتی نہ کرے خواہ اسے کمزور سمجھا جائے تو یہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہے جس کا ثواب جنت ہے۔ ③ درشت خو سے مراد بات چیت کے انداز میں اور برتاؤ میں سختی اختیار کرنے والا ہے۔ اس قسم کے بد اخلاق آدمی سے ہر کسی کا بھگڑا ہوتا ہے جس سے فساد جنم لیتا اور بڑھتا ہے۔ ④ جو غلط کام طلب الجموع المنوع بیان کیا گیا ہے یعنی ایسا حریص آدمی جو مال جمع کرتا رہتا ہے لیکن بخیل بھی ہے خرچ نہیں کرتا۔ مومن میں حرص اور بخل کی عادتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ منافقوں اور کافروں میں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ⑤ تکبر سے مراد دوسرے کو حقیر سمجھنا اور حق واضح ہو جانے کے باوجود تسلیم نہ کرنا ہے۔ یہ برتری کا غلط احساس بہت سی اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں کا باعث ہے۔

۴۱۱۶- أخرجه البخاري، التفسير، باب: «عتل بعد ذلك زميم»، ح: ۶۰۷۱، ۴۹۱۸، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب النار يدخلها الجبارون، والجنة يدخلها الضعفاء، ح: ۴۷/۲۸۵۳ من حديث سفیان الثوري به.

دنیا کی حقیقت کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

۴۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

۳۱۱۷۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ، عِنْدِي، مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ. ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ. غَامِضٌ فِي النَّاسِ. لَا يُؤْبَهُ لَهُ. كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَصَبَرَ عَلَيْهِ. عَجِلَتْ مَيِّتُهُ، وَقَلَّ ثَرَاؤُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا (کم آمدنی والا) ہو اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو (نفل نماز اور تہجد زیادہ پڑھتا ہو) لوگوں میں گناہ ہو اس کی پروا نہ کی جاتی ہو اسے ضرورت کے مطابق رزق میسر ہو (اتنا زیادہ رزق نہ ہو کہ بچا کر رکھا جائے) وہ اس پر صبر کرے (مزید کا لالچ نہ کرے) اسے جلدی موت آ جائے اس کا ترکہ تھوڑا ہو اور اسے رونے والیاں بھی کم ہوں۔“

۴۱۱۸۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْجَمِصِيِّ:

۳۱۱۸۔ حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ». قَالَ: الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ. يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سادگی ایمان میں سے ہے۔“
راوی نے کہا: سادگی سے مراد معمولی لباس و غذا پر اکتفا کرنا ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ سنن ابی داؤد کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (سنن ابوداؤد) (أردو) طبع دارالسلام حدیث: ۳۲۱ علاوہ ازس شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر تفصیل بحث کرتے ہوئے اسے حسن قرار دیا ہے۔ بتائیں تحمیں حدیث والی رائے ہی درست معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے اسے ایک جگہ حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني، رقم: ۳۲۱) ② تکلفات سے پرہیز ایمان کا جز ہے لہذا سادہ عادات کا حامل عام

۴۱۱۷۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري * صدقة بن عبدالله، وأيوب بن سليمان ضعيفان كما في التقريب وغيره، وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي، ح: ۹۱۱، والنهاية، ح: ۳۰.

۴۱۱۸۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أبوداود، الترمذی، باب النهي عن كثير من الإفراط، ح: ۴۱۶۱ من حديث عبدالله ابن أبي أمامة به، وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار: ۱/ ۴۷۸، ۱/ ۵۱، والطبراني: ۲۷۲/ ۱ من طريقين عن أبي أمامة به * ابن إسحاق عنن.

نعت پر بھی اللہ کا شکر کرتا ہے جب کہ زہد و زینت کا عادی بعض اوقات ایک بڑی نعمت کو بھی اپنے معیار سے کم تر سمجھتا ہے اور شکر کی بجائے شکوہ کرنے لگتا ہے۔ ⑤ سادگی میں بہت سی چیزیں شامل ہیں مثلاً: پیوند لگا پکڑا پکین لینا، زمین پر بیٹھ جانا، مفلس اور غریب کی بات سننے اور حتی الوسع مدد کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا، غریب کی معمولی دعوت قبول کر لینا اور اس کا پیش کیا ہوا سادہ کھانا کھا کر احسان مندی کا اظہار کرنا۔ ملازموں سے تحقیر آمیز رویہ رکھنے سے اجتناب کرنا، اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کی خوشی اور غمی میں شریک ہونا وغیرہ۔

۴۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ حُثَيْمٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ رَكُمْ؟» قَالُوا : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : «خَيْرٌكُمْ الَّذِينَ إِذَا رَوْا ، ذَكَرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ» .

۴۱۱۹۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”کیا میں تمھیں تمھارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمھارے بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آئے۔“

باب: ۵۔ تنگ دستی کی فضیلت

(المعجم ۵) - بَابُ فَضْلِ [الْفَقْرِ]

(التحفة ۵)

۴۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟» قَالُوا : رَأَيْكَ فِي هَذَا . تَقُولُ : هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ . هَذَا حَرِيٌّ ، إِنْ حَطَبَ ، أَنْ يُحَطَبَ . وَإِنْ شَفَعَ ، أَنْ يُشَفَعَ . وَإِنْ قَالَ ، أَنْ يُسْمَعَ . لِقَوْلِهِ . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ .

۴۱۲۰۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے عرض کیا: اس کے بارے میں آپ کی رائے زیادہ صحیح ہے۔ ہم تو (اپنی معلومات کے مطابق) یہ کہتے ہیں: یہ شخص معزز (دولت مند) افراد میں سے ہے۔ اس کے بارے میں یہی توقع ہے کہ اگر (کسی گھرانے میں) نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے، اگر (کسی

۴۱۱۹۔ [حسن] أخرجه الطبراني: ۱۶۷/۲۴، ح: ۴۲۴ من حديث يحيى بن سليم به، وتابعه غير واحد، وحسنه البوصيري، رواه محمد بن أبي عمر المكي عن يحيى به، ورواه معمر، وبشر بن المفضل عن ابن خيثم به.

۴۱۲۰۔ أخرجه البخاري، النكاح، باب الأكل في الدين، ح: ۵۰۹۱ من حديث عبد العزيز به.

۳۷- أبواب الزهد

تجربہ دہی کی فضیلت کا بیان

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟» قَالَوا: نَقُولُ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. هَذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ، لَمْ يَنْكَحْ، وَإِنْ شَفَعَ، لَا يُشْفَعُ. وَإِنْ قَالَ، لَا يَسْمَعُ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلءِ الْأَرْضِ مِثْلُ هَذَا».

(کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات سنی جائے) (اور اسے اہمیت دی جائے۔) نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ (پھر) ایک اور آدمی گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! قسم ہے اللہ کی! ہم تو کہتے ہیں کہ یہ ایک غریب مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں تو قہر ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (غریب مسلمان) اس (پہلے) شخص جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے۔“

فوائد ومسائل: ① غریب مسلمان اگر چہ گناہ ہو دنیا والوں کی نظروں میں اس کا کوئی مقام نہ ہو لیکن اللہ کے ہاں ایسا ایک آدمی بھی دنیا بھر کے ان انسانوں سے بہتر ہے جو ایمان و تقویٰ سے محروم ہوں۔ ② اللہ کے ہاں اصل اہمیت اور قدر و منزلت ایمان و تقویٰ کی ہے نہ کہ مال و دولت، شان و شوکت، ذات برادری اور نام و نسب کی۔ ③ نکاح کے لیے نیک مردوں اور نیک عورتوں کا انتخاب کرنا چاہیے خواہ وہ غریب ہی ہوں۔ غریب نیک آدمی امیر نیک آدمی کا ہم پلہ ہے لیکن بد عقیدہ یا بری عادتوں والا دولت مند شخص نیک آدمی کا ہم پلہ نہیں۔

٤١٢١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ، الْفَقِيرَ، الْمُتَعَفِّفَ، أَبَا الْعِيَالِ».

٣١٢١- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن تنگ دست، سوال سے بچنے والے، بال بچوں والے بندے سے محبت فرماتا ہے۔“

٤١٢١- [إسناده ضعيف] أخرجه العنيلي: ٤٧٤/٣ من طريق آخر عن موسى بن عبيدة به، وقال: "موسى متروك" انظر، ح: ٢٥١، وضعفه العراقي، والבוصري، وقال: "القاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران"، وفيه علة أخرى، وله شاهد ضعيف جداً.

۳۷۔ أبواب الزهد - تنگ دستی کی غفلت کا بیان

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

(الصفحة ۶)

۴۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مومن دولت مندوں
عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سے آدھا دن، یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”يَدْخُلُ فَقَرَاءُ جائیں گے۔“
الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ.
خَمْسِمِائَةِ عَامٍ“.

🌞 فوائد ومسائل: ① اللہ کے ہاں ہزار سال کی مدت ایک دن کے برابر ہے۔ (سورہ حج آیت: ۴۷) اس لیے
دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں جانے کا مطلب دنیا کے حساب سے پانچ سو سال پہلے جنت میں
داخل ہونا ہے۔ ② پہلے جنت میں جانا ان کے بلند درجات کو ظاہر کرتا ہے، اور انھیں محشر کی مشکلات بھی کم
برداشت کرنی پڑیں گی۔ ③ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ دولت مندوں کو اپنی زیادہ دولت کی آمد و خرچ کا حساب
دینا پڑے گا جس میں کافی وقت صرف ہوگا جب کہ غریب لوگ اپنی تھوڑی کمائی کے حساب سے تھوڑی دیر میں
فارغ ہو جائیں گے۔ ④ دنیا میں دولت کم ملنا یا نہ ملنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ صبر ضروری
ہے جس طرح زیادہ دولت کے ساتھ شکر ضروری ہے۔



۴۱۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نادار مہاجرین غنی مہاجرین
ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“
عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ”إِنَّ فَقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ،

۴۱۲۲ - [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم،
ح: ۲۳۵۳، ۲۳۵۴ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: 'حسن صحيح'، وهو في المصنف: ۲۴۶/۱۳، وأخرجه
الترمذي، ح: ۲۳۵۱ من طريق آخر عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد به.

۴۱۲۳ - [صحيح] * وفيه ضعيفان عطية، وقد تقدم، ح: ۳۷، وتلميذه أيضا تقدم، ح: ۸۵۴، وله شواهد عند
مسلم، ح: ۲۹۷۹/۳۷ وغيره، والحديث السابق شاهد له أيضا.

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

بِمُقَدَّارِ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

🌞 فائدہ: جنت میں پہلے داخل ہونے کے لحاظ سے یہ شرف نادار مہاجرین کو حاصل ہے تاہم بعض دوسرے اسباب کی بنا پر بعض دولت مند صحابہ کرام رحمہ اللہ بھی اس شرف میں شریک ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر دولت مند صحابہ نے زیادہ عمل کیے ہیں مثلاً: پہلے ہجرت کی اور زیادہ غزوات میں حصہ لیا تو ان کے درجات اس لحاظ سے بلند تر ہو سکتے ہیں۔

۳۱۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

انھوں نے فرمایا: نادار مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ثروت حضرات کو ان پر فضیلت عطا فرمائی ہے (جس کی وجہ سے وہ لوگ مالی نیکیاں زیادہ کر کے بلند درجات حاصل کر سکتے ہیں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ناداروں کی جماعت! کیا میں تمہیں خوش خبری نہ دوں؟ نادار مومن دولت مند مومنوں سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔“

۴۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ:

أَبْنَانَا أَبُو عَسَاةَ بْنَ بَهْلُولٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِشْتَكَى فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ. فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ».

پھر (یہ حدیث سنا کر حدیث کے ایک راوی) حضرت موسیٰ (بن عبیدہ رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾ ”آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔“

ثُمَّ تَلَا مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾. [الحج: ۴۷]

باب: ۷۔ غریبوں کے ساتھ بیٹھنا

(المعجم ۷) - بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

(التحفة ۷)

۳۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۴۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ

۴۱۲۴۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۴۴ / ۱۳، ح: ۱۶۲۳۴ من حديث موسى بن عبيدة به، ومن أجله ضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۲۵۱.

۴۱۲۵۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب قول أبي هريرة: ما احتذى النعال... بعد رسول الله ﷺ

۳۷- أبواب الزهد

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

نے فرمایا: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کرتے اور ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان (جعفر رضی اللہ عنہ) کو ابوالساکین کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے۔“

الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ، أَبُو يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ: أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مسکینوں سے محبت کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا ہے: [اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا، وَأَمْتِنِي مُسْكِينًا وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ] ”اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین بنا کر فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔“

۴۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحْبَبُوا الْمَسَاكِينَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا، وَأَمْتِنِي مُسْكِينًا، وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً سخت ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل میں اس حدیث پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابرین مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (ارواء الغلیل: ۳۵۸/۳-۳۶۲، رقم: ۸۱۱) ② نادار اور مسکین سے ہمدردی، محبت اور احترام کا سلوک کرنا چاہیے۔ ③ نبی ﷺ کا فقر اختیار ہی تھا، یعنی غنیمت نے اور خس و غیرہ کی کثیر آمدنی ہونے کے باوجود سادہ زندگی گزارتے تھے اور

❧ أفضل من جعفر ... ح: ۳۷۶۶ عن عبد الله بن سعيد به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۵۲۵ لحال إبراهيم بن الفضل المخزومي، وفيه علة أخرى.

۴۱۲۶- [إسناده ضعيف جداً] أخرجه عبد بن حميد في مستخرجه (ق ۱۱۳۰) عن ابن أبي شيبة، والخطيب: ۱۱۱/۴ من حديث عبد الله بن سعيد به، وضعفه البوصيري * يزيد تقدم حالة، ح: ۲۵۸۱، وأبو المبارك مجهول (تقريب).

تمام آمدنی مدد کے مستحق افراد پر نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ ⑤ آدمی دولت مند ہونے کے باوجود فقر کا ثواب حاصل کر سکتا ہے جب دل میں مال کی محبت نہ رکھے بلکہ مال دوسروں پر خرچ کرے اور خود اپنی ضروریات کو محدود رکھتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرے۔

٤١٢٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَازِيُّ: حَدَّثَنَا أَصْبَاطُ بْنُ نَصْرِ بْنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ قَارِئَ الْأَزْدِ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ خَبَابٍ. فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرُؤُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنْتَرِذُهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾. إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ١٥٢]، قَالَ: جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ. فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَبِلَالٍ وَعَمَّارٍ وَخَبَابٍ. قَاعِدًا فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوهُمْ. فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَقَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا، تَعْرِفَ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضَلْنَا. فَإِنْ وَفَدَ الْعَرَبُ تَأْتِيكَ فَتَسْتَحْسِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هَذِهِ الْأَعْبِدِ. فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَأَقْمَهُمْ عِنَّا. فَإِذَا نَحْنُ فَرَعْنَا، فَاغْنُ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ. قَالَ: «نَعَمْ»

۴۱۲۷- حضرت ابو کنود (عبداللہ بن عامر) ازوی رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب سے روایت کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں یہ حدیث بیان فرمائی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْرُؤُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنْتَرِذُهُمْ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ اور ان لوگوں کو اپنے سے دور مت کریں جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے (اور اس کی عبادت کرتے) ہیں۔ وہ اپنے رب کا چہرہ (رضا مندی) چاہتے ہیں۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ آپ پر نہیں اور آپ کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ ان پر نہیں پھر اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔“ (حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: (قبول) اسلام سے پہلے حضرت اقرع بن حابس تمیمی اور حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کمزور (ناچار) مسلمانوں کی جماعت میں حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور ایسے ہی کچھ دوسرے غریب اور کمزور

٤١٢٧- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ٤/ ١٢٩٧، ١٢٩٨، ح: ٧٣٣١ عن أحمد بن محمد القطان به، ورواه ابن جرير الطبري في تفسيره: ٧/ ١٢٨، ١٢٧ من حديث عمرو العنقزي به، وصححه البوصيري، وقال ابن كثير في تفسيره: ٣/ ٢٥٥، وفي نسخة: ١٣٩/ ٢ "لهذا حديث غريب" فإن هذه الآية مكية، والأقراع بن حابس وعيينة إنما أسلما بعد الهجرة بزمان "قلت: أبو الكنود، وتلميذه لم يوثقهما غير ابن حبان.

۳۷- ابواب الزهد

قَالُوا: فَكُتِبَ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا. قَالَ: فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ. وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ، وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةِ فَتْرَلٍ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۱۰۲]. ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِجْضٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۱۰۳]. ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الانعام: ۱۰۴]. قَالَ: فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكْبَتَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ وَلَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ ﴿ثُمَّ يَذِيقُ رِزْقَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعَمْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعُ ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ [الكهف: ۲۸]. قَالَ: هَلَاكًا قَالَ: أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعُ. ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلِ الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. قَالَ خَبَّابٌ:



غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

مومنوں کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ جب انھوں نے ان حضرات کو نبی ﷺ کے ارگرد بیٹھے دیکھا تو انھیں حقیر جانا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے تنہائی میں بات کی اور کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ (الگ سے) تشریف رکھیں تاکہ اہل عرب کو ہماری فضیلت (اور بلند مقام) کا پتہ چلے کیونکہ آپ کے پاس عرب (کے مختلف علاقوں) کے وفد آتے ہیں اور ہمیں اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں اس لیے جب ہم آپ کے پاس آیا کریں تو آپ انھیں اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر آپ چاہیں تو ان کے ساتھ بھی تشریف رکھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمیں (اس معاہدہ کی) ایک تحریر لکھ دیجیے۔ نبی ﷺ نے لکھنے کا سامان طلب فرمایا اور لکھنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لیا۔ ہم (غریب مسلمان) ایک طرف بیٹھے تھے۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام اترے اور (وہی کی آیات سناتے ہوئے) فرمایا: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (جو اس وقت غیر مسلم تھے) اور فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالظَّالِمِينَ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ لوگ (انھیں دیکھ کر) کہیں: کیا ہم میں سے یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے؟ کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو (ان سے) زیادہ نہیں جانتا؟ پھر

فَكُنَّا نَعْمُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ
الَّتِي يَقُومُ فِيهَا، قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

فرمایا: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ.....الرَّحْمَةَ﴾ ”اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجئے تم پر سلام ہو۔ تمہارے رب نے مہربانی کو اپنے ذمے لازم کر لیا ہے۔“ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے قریب آگئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیے۔ پھر (یہ کیفیت ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ (کافی دیر تک) بیٹھے رہتے۔ پھر جب آپ اٹھنا چاہتے تو تشریف لے جاتے اور ہمیں بیٹھے رہنے دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ.....فُرْطًا﴾ ”اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اس کی رضا کے طالب ہیں۔ آپ کی نظریں انھیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی طرف نہ جائیں (ان سرداروں کے ساتھ نہ بیٹھیں) کہ آپ دنیا کی زندگی کی زینت چاہتے لگیں۔ اور آپ اس شخص کی بات نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (عمینہ اور اقرع وغیرہ کی) اور جو اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا معاملہ حد اعتدال سے ہٹا ہوا ہے (ہلاکت کا باعث ہے۔“ صحابی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد عمینہ اور اقرع کا معاملہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا اور دنیا کی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: (اس کے بعد) ہم نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے لیکن جب وہ وقت آتا جو نبی ﷺ کے اٹھنے کا (روزمرہ کا) ہوتا تھا تو ہم خود ہی نبی ﷺ کو چھوڑ کر اٹھ جاتے تھے تاکہ آپ بھی تشریف لے جا سکیں۔

۳۷۔ ابواب الزہد

غریبوں کی ہم نشینی کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کا اتنا خیال تھا کہ اس کے لیے بعض ایسی شرائط بھی تسلیم کرنے کا سوچا جو حقیقت میں آپ کو انتہائی ناگوار تھیں۔ ② اللہ تعالیٰ مخلص مومنوں کی خواہشات پوری فرما دیتا ہے۔ ③ اگرچہ زبانی معاہدہ بھی واجب العمل ہوتا ہے، تاہم لکھ لیتا بہتر ہے۔ ④ اس واقعہ سے قدیم الاسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام اور ان کی عظمت واضح ہے۔ ⑤ پہلے اسلام لانے والے صحابہ بعد میں اسلام لانے والے صحابہ سے افضل ہیں، تاہم بعد والے بھی واجب الاحترام ہیں اور تابعین سے افضل ہیں۔ ⑥ مریبی اور معلم کو چاہیے کہ مخلص ساتھیوں کے جذبات کا خیال رکھے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے حکم پر پوری طرح عمل فرماتے تھے اگرچہ وہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی حکم ہوتا۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ کا پہلا معمول بھی درست تھا کہ جب ضرورت محسوس فرماتے مجلس سے اٹھ جاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہتے تاکہ نبی ﷺ سے سیکھے ہوئے مسائل یاد کریں اور ایک دوسرے سے وہ احادیث سنیں جو براہ راست رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی ہوتی تھیں۔ ⑨ بعد میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع عنایت فرمائیں اس لیے رسول اللہ ﷺ زیادہ دیر تک تشریف رکھتے تھے۔ ⑩ صحابہ کرام نے محسوس کیا کہ نبی ﷺ کو اس طرز عمل سے مشقت اٹھانی پڑتی ہے اس لیے وہ خود ہی مناسب وقت پر مجلس پر خاست کر دیتے تھے تاکہ آپ کو آرام و استراحت اور دوسرے ذاتی امور کے لیے کافی وقت مل سکے۔ استاد کو چاہیے کہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ استفادے کا موقع دے لیکن طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ استاد پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ ⑪ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے شواہد اور متابعات کی بنا پر حسن اور صحیح قرار دیا ہے۔ ان شواہد اور متابعات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہے نیز آئندہ آنے والی روایت میں بھی مختصراً اسی واقعے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (صحیح السیرۃ النبویۃ للألبانی، ص: ۲۲۲-۲۲۳، والموسوعة الحدیثیۃ مسند الإمام أحمد: ۹۳/۴)



۴۱۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یہ آیت ہم چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: میرے بارے میں۔ حضرات عبداللہ بن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ انھوں نے فرمایا: قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم ان

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا، سِتَّةٌ: فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَّارٍ

۴۱۲۸۔ أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ح: ۴۱۳/۲، ۴۵، ۴۶ من طريقين عن المقدماء به.

۳۷۔ ابواب الزهد

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل

(غریب افراد) سے کم تر نہیں بننا چاہئے، لہذا انہیں اپنے پاس سے ہٹا دیجیے۔ اس بات سے رسول اللہ ﷺ کے دل میں اللہ کی مشیت سے کوئی خیال آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ ”ان لوگوں کو اپنے پاس سے مت ہٹائیے جو صبح شام اپنے رب کو اس کی رضا کے حصول کے لیے پکارتے ہیں۔“

وَالْمُقْدَادِ وَبِلَالٍ. قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَتْبَاعًا لَهُمْ. فَأَطْرَدَهُمْ عَنْكَ. قَالَ: فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْخُلَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ [الأنعام: ۱۵۲].

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي الْمُكْثَرِينَ

(الشفقة ۸)

باب: ۸۔ زیادہ مال رکھنے والوں کا بیان

۴۱۲۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے مگر جس نے مال کو اس طرح اس طرح اس طرح اور اس طرح (خرج) کیا۔“ ”یہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں آگے اور پیچھے چاروں طرف (ہر طرف ایک بار) اشارہ فرمایا۔

۴۱۲۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُحْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْمُكْثِرِينَ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» أَرْبَعٌ: عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ قُدَامِهِ، وَمِنْ وَرَائِهِ.

فوائد و مسائل: ① مال حرص اور بخل کے ذریعے سے جمع ہوتا ہے اور یہ دونوں مذموم خصلتیں ہیں۔ ② جائز طریقے سے کمایا ہوا مال بھی اللہ کی راہ میں اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا ضروری ہے، اپنی ذاتی آسائشات اور تعیشات پر مال صرف کرنا درست نہیں۔ ③ سخاوت کرنے والا ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا مال اس کے لیے نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جس قدر زیادہ خرچ کرے گا اتنا ہی جنت میں بلند درجات کا مستحق ہوگا۔

۴۱۲۹ [حسن] وقال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف عطية وعنه" انظر، ح: ۴۱۲۳، ورواه الأعمش عن عطية به ألفاظ مختلفة، متقاربة المعنى، أحمد: ۵۲/۳، وله شاهد عند أحمد: ۵۲۵، ۳۰۹/۲، وانظر الحديث الآتي.

۳۷- ابواب الزهد

۴۱۳۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، هُوَ سِمَاكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَنْفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَكَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ».

فائدہ: سخاوت سے اس شخص کو فائدہ ہو سکتا ہے جس کی کمائی حلال ہو لہذا حرام کمائی سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

۴۱۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ. إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» ثَلَاثًا.

۴۱۳۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنِ كَاسِبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أَحَبُّ أَنْ أَحَدًا عِنْدِي

۴۱۳۰- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث المعروف بن سويد عن أبي ذرٍّ أخرجه مسلم، ح: ۳۰/۹۹۰، والبخاري، ح: ۶۶۳۸، ۱۴۶۰، وغيرهما.

۴۱۳۱- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۲۸/۲ عن يحيى القطان به، وابن عجلان صرح بالسماع عنده، وصححه البوصيري.

۴۱۳۲- [صحيح] أخرجه أحمد: ۴۱۹/۲ من حديث عبد العزيز به، وحسنه البوصيري، وللحديث شواهد كثيرة جدا عند البخاري، ومسلم وغيرهما، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

۴۱۳۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے قیامت کے دن (دوسروں سے درجات میں) نیچے ہوں گے، مگر جس نے مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کیا اور اس کی کمائی پاک (اور حلال ذرائع) سے ہوئی۔“

۴۱۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے زیادہ نیچے ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح اور اس طرح خرچ کیا۔“ (نبی ﷺ نے) تین بار (اشارہ) فرمایا۔

۴۱۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو میں نہیں چاہوں گا کہ مجھ پر تیسری رات آئے اور (اس وقت بھی) اس میں سے کچھ میرے پاس (بچا ہوا)



۳۷- أبواب الزهد

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل

ذَهَبًا. فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ. موجود ہو مگر اتنی چیز جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے اِلَا شَيْءٌ اَرْضُدُّهُ فِي قَضَاءِ ذَيْنَ. سنبھال رکھوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان اور امت کے لیے ترغیب ہے۔ ② احد ایک بڑا پہاڑ ہے اتنا سونا دو تین دن میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود نبی ﷺ کی خواہش یہی تھی کہ اگر اتنا مال بھی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں مکمل طور پر تقسیم کر دیا جائے۔ ③ قرض کی ادائیگی قرض خواہ کا حق ہے اس کی ادائیگی سخاوت سے اہم ہے۔ ④ قرض لینا دینا جائز ہے لیکن قرض لیتے وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ جلد از جلد ادا کر دیا جائے گا۔ ⑤ سنبھال رکھنے کی ضرورت تب پیش آسکتی ہے جب ادائیگی کا مقرر وقت آنے میں کچھ وقفہ باقی ہو تاکہ جب قرض خواہ مطالبہ کرے تو ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے ادائیگی میں تاخیر نہ ہو جائے۔ ⑥ اگر قرض خواہ قریب موجود ہو تو مقررہ وقت سے پہلے خود جا کر ادائیگی کر دینا افضل ہے لیکن اگر اس سے رابطہ مشکل ہو تو رقم سنبھال کر رکھنا مناسب ہے تاکہ ادائیگی جلد از جلد کی جاسکے۔

۴۱۳۳- حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اس نے (دل سے) جان لیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے تو اسے کم مال اور اولاد دے اور اسے اپنی ملاقات کی محبت نصیب فرما اور اسے جلدی موت عطا فرما۔ اور جو مجھ پر ایمان نہ لایا، میری تصدیق نہ کی اور یہ یقین نہ کیا کہ میں جو (شریعت) لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے اس کو بہت مال اور اولاد دے اور اس کی عمر طویل فرما دے۔“

۴۱۳۳- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ، مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غِيلَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي، وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ، وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ. وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَمْ يَصْدُقَنِي، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ، فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطْلِلْ عُمُرَهُ».

۴۱۳۴- حضرت نقادہ (بن عبد اللہ) اسدی رضی اللہ عنہ

۴۱۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۱۳۳- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۷/ ۳۱، ح: ۵۶ من حديث هشام به، وتابعه معلى بن منصور، أمد الغابة: ۱۲۵/ ۴ * عمرو بن غيلان مختلف في صحبته، وقال الذهبي: "لا تصح له صحبة". ۴۱۳۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۷۷/ ۵ عن عفان به * البراء السليطي لم يوثقه غير ابن حبان، وقال: «

۳۷- أبواب الزهد

حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرْزَيْنَ.
ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ:
حَدَّثَنَا عَسَّانُ بْنُ بُرْزَيْنَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ
سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيطِيِّ، عَنْ ثِقَادَةَ
الْأَسَدِيِّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى
رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً. فَرَدَّه. ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى
رَجُلٍ آخَرَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ. فَلَمَّا أَبْصَرَهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا
وَيَمِّنْ بَعَثَ بِهَا».

قَالَ ثِقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ:
وَيَمِّنْ جَاءَ بِهَا. قَالَ: «وَيَمِّنْ جَاءَ بِهَا». ثُمَّ
أَمَرَ بِهَا فَحَلَبَتْ فَدَرَّتْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَا لَ فُلَانٍ» لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ:
«وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا يَوْمًا» لِلَّذِي بَعَثَ
بِالنَّاقَةِ.

۴۱۳۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي خَصْبِينَ،
عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَسَ عَبْدُ الدُّبَّارِ وَعَبْدُ
الدَّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِصَةِ. إِنْ

کثیر المال لوگوں سے متعلق احکام و مسائل
سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے
مجھے ایک آدمی کی طرف بھیج کر اس سے ایک اونٹنی طلب
فرمائی۔ اس شخص نے (اونٹنی دینے سے) انکار کر دیا۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور آدمی کی طرف
بھیجا۔ اس نے ایک اونٹنی بھجوا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ
نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ! اس میں برکت عطا فرما
اور اسے بھیجنے والے کو بھی۔“

حضرت ثقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا جو اسے لے
کر آیا (اس کے لیے بھی برکت کی دعا فرمائیں)۔ نبی
ﷺ نے فرمایا: ”اور جو اسے لے کر آیا (اللہ اسے بھی
برکت دے۔“ پھر آپ کے حکم سے اسے دوہا گیا اس
نے بہت دودھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پہلے شخص
کے بارے میں جس نے انکار کر دیا تھا فرمایا: ”یا اللہ!
فلاں کا مال زیادہ فرما۔“ اور جس نے اونٹنی بھیجی تھی اس
کے حق میں فرمایا: ”یا اللہ! اس کو روز کا رزق روز دے۔“

۴۱۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک ہو جائے (تباہ ہو
جائے) دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، کھیل کا بندہ اور چادر کا
بندہ۔ اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے، اگر نہ دیا
جائے تو (بیعت والا) وعدہ پورا نہیں کرتا۔“

«الذهبي: "لا يعرف".

۴۱۳۵- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله، ح: ۲۸۸۶، ۲۴۳۵ من حديث أبي
بكر به، وله طريق آخر، انظر الحديث الآتي.

أَعْطِي رَضِي، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ.

۴۱۳۶- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاک ہو جائے دینار کا بندہ
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ۔ ہلاک ہو جائے اوندھا ہو
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعَبَسَ جائے اسے کاٹا لگے تو نکالا نہ جائے۔»
عَبْدَ الدِّينَارِ وَعَبْدَ الدَّرْهِمِ وَعَبْدَ الْخَمِصَةِ.
تَعَبَسَ وَانْتَفَسَ. وَإِذَا شَيْكَ، فَلَا انْتَفَسَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① دنیا کا لالچ مذموم ہے۔ ② جب محبت و نفرت کی بنیاد محض دنیوی مفاد پر ہو جائے تو
خلوص باقی نہیں رہتا۔ اس صورت میں خلیفہ المسلمین یا اس کے نائب سے بیعت بھی اللہ کی رضا کے لیے اور
اسلامی سلطنت کی حفاظت اور خدمت کے لیے نہیں ہوتی، اس طرح یہ عظیم نیکی بھی تمام برکات سے محروم ہو کر
برائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ③ دینی جماعتوں اور تنظیموں سے تعلق اللہ کی رضا اور ثواب کے لیے ہونا چاہیے۔
اسی نیت سے عہدہ اور ذمہ داری قبول کی جائے۔ اگر محسوس ہو کہ محنت کرنے کے باوجود جماعت میں اہمیت تسلیم
نہیں کی جارہی تو اکابر سے ناراض ہو کر جماعت سے الگ نہ ہو جائے۔ ہاں اگر یہ محسوس کیا جائے کہ جماعت یا
تنظیم کے عہدیدار صحیح انداز سے کام نہیں کر رہے اور توجہ دلانے کے باوجود اصلاح پر آمادہ نہیں تو خاموشی کے
ساتھ تنظیم سے الگ ہو جائے۔ ④ درہم و دینار کے بندے سے مراد وہ شخص ہے جو دنیا کے مال و دولت کی اتنی
خواہش رکھتا ہے کہ اس کی تمام سرگرمیوں کا محور حصول دولت بن کر رہ جاتا ہے۔ اس طرح وہ دولت سے خدمت
لینے کی بجائے دولت جمع کرنے اور سنبھالنے میں مصروف رہتا ہے، گویا دولت اس کا آقا یا معبود ہے اور وہ غلام
یا پجاری۔ ⑤ دولت کے پجاری کے لیے بددعا کی گئی ہے کہ وہ تباہ ہو جائے۔ منہ کے بل گرنے اور سر کے بل
اوندھا ہو جانے سے یہی مراد ہے۔ کاٹنا نہ نکالے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ مشکلات میں پھنسا رہے اور اس کی
مدد اور نجات کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

باب ۹: قناعت کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ الْقَنَاعَةِ (التحفة ۹)

۴۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مارت سامان کی کثرت

۴۱۳۶- أخرجه البخاری، أيضاً، ح: ۲۸۸۷ من حدیث عبد اللہ بن دینار بہ.

۴۱۳۷- أخرجه مسلم، الزکاة، باب فضل القناعة والحث علیہا، ح: ۱۲۰/۱۰۵۱ من حدیث سفیان بہ.

۳۷۔ ابواب الزهد

قاعات کا بیان

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ. وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① انسان دولت اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اس کے کام چلتے رہیں لیکن جب دولت خود مقصود بن جائے تو پھر مال و دولت کی کثرت کے باوجود وہ سکون و اطمینان حاصل نہیں ہوتا جس کے لیے کوشش کی جاتی ہے۔ ② قاعات کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود رزق کو کافی سمجھے اور اپنی ضروریات کو اس حد تک محدود کر لے کہ حلال روزی میں گزارہ ہو جائے۔ ③ دولت مند وہ ہے جس کا دل دولت مند ہے۔ اور دل دولت مند تب ہوتا ہے جب اس میں حرص اور غل نہ ہو۔ ایسا آدمی تھوڑے سے مال سے اتنی خوشی حاصل کر لیتا ہے جو حریص آدمی کو بہت زیادہ مال سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

۴۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كَامِيَابُ دَهٍ رَزَقَ مَلْغِيَا أَوْ رَوَاهُ اسْ بِرَقَالْعِ هُوكِيَا»

۴۱۳۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کامیاب وہ ہے جسے اسلام کی ہدایت مل گئی ضرورت کے مطابق رزق مل گیا اور وہ اس پر قانع ہو گیا۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَرَزِقَ الْكَفَافَ، وَفَقِيَ بِهِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① اسلام سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ اس سے آخرت میں جنت ملتی ہے جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ ② ”رزق کفافی“ کا مطلب اتنی روزی ہے جس سے بنیادی ضروریات بغیر فضول خرچی کے پوری ہوتی رہیں اور قرض اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ ③ کامیابی دولت کے ڈھیر جمع کرنے کا نام نہیں بلکہ موجود رزق پر قاعات اور شکر اصل دولت اور بڑی کامیابی ہے۔

۴۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَاصِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «كَامِيَابُ دَهٍ رَزَقَ مَلْغِيَا أَوْ رَوَاهُ اسْ بِرَقَالْعِ هُوكِيَا»

۴۱۳۸۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب في الكفاف والقناعة، ح: ۱۲۵/۱۰۵۴ من حديث أبي عبد الرحمن الحبلي به بألفاظ مختلفة نحو المعنى.

۴۱۳۹۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه... الخ، ح: ۶۶۶۰، من حديث عمارة به، ومسلم، انظر الحديث السابق، ح: ۱۲۶/۱۰۵۵ من حديث وكيع به.

تقاعت کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! محمد (ﷺ) کے گھر والوں کو ضروری حاجات کے مطابق رزق عطا فرما۔“

نُمَيْرٌ وَعَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقِي آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

🌟 فوائد و مسائل: ① انسان کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی اچھی عادات و خصال کی خواہش رکھے۔

② ضرورت کے مطابق رزق کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہ ملے جسے جمع کر کے رکھا جائے۔ ③ نبی ﷺ کا زہد و تقاعت امت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

۳۱۳۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر دولت مند اور نادار کی خواہش یہی ہوگی کہ اسے دنیا میں صرف (زندہ رکھنے کے قابل) تھوڑی سی روزی ملی ہوگی۔“

۴۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ نَفِيعٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَبِي مِنَ الدُّنْيَا قُوتًا».

۳۱۳۱۔ حضرت عبید اللہ بن حصن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی صبح اس حال میں ہوئی کہ اسے بدن میں عافیت اپنے بارے میں امن اور دن بھر کی خوراک حاصل ہو اسے گویا پوری دنیا جمع کر کے دے دی گئی۔“

۴۱۴۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالََا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، آمِنًا فِي سِرِّهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا

۴۱۴۰۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ٦٩/١، ٧٠ من حديث إسماعيل عن نافع أبي داود عن أنس به، ووقع في المسند المطبوع تصحيح، وانظر، ح: ١٤٨٥ لحال نافع، وفيه علة أخرى.

۴۱۴۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في الوصف من حيزت له الدنيا، ح: ٢٣٤٦ من حديث مروان به، وقال: "حسن غريب"، سلمة الأنصاري وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله آخرون فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد ضعيفة، راجع مسند الحميدي بتحقيقي، ح: ٤٣٩.

۳۷۔ أبواب الزهد

قناعت کا بیان

حَبِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① جسے کوئی بیماری اور خوف نہ ہو اور دن بھر کی ضرورت کا سامان موجود ہو تو یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ② ہم زیادہ کی خواہش میں ان نعمتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دل میں شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ ③ جس شخص کے پاس ایک دن کی ضروریات موجود ہیں اسے اس دن کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ امید رکھنی چاہیے کہ جب کل کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات بھی مہیا فرما دے گا۔

۴۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَشَقَلُ مِنْكُمْ. وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ. فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ».

۳۱۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(دنیا میں) اپنے سے نیچے والے (کم مال) کو دیکھو! اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو! اس سے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔“

قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: «عَلَيْكُمْ».

(راوی حدیث) ابو معاویہ نے [نِعْمَةُ اللَّهِ] کے بعد [عَلَيْكُمْ] کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نیچے والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے کم ہے اور اوپر والے سے مراد وہ شخص ہے جو کسی نعمت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ ② اپنے سے زیادہ نعمت والے کو دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے یہ نعمت کم حاصل ہے اس کی کو شیطان اس انداز سے پیش کرتا ہے گویا یہ نعمت حاصل ہی نہیں۔ اس طرح محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے جس سے شکر کی بجائے اللہ سے شکوہ کرنے کو جی چاہتا ہے جو ناشکری کی ایک بڑی صورت ہے۔ ③ اپنے سے کم تر پر نظر ڈالنے سے حاصل شدہ نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے جس سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ④ ہر نعمت کے بارے میں یہ کیفیت ہے کہ ایک فرد کو وہ نعمت کسی سے کم ملی ہے تو وہی نعمت اسے کسی دوسرے سے زیادہ بھی ملی ہے۔ اس معاملے کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اگر ایک فرد کو ایک نعمت کسی سے کم ملی ہے تو کوئی دوسری نعمت اسے زیادہ بھی ملی ہے۔ جس طرح ایک شخص کسی سے کم دولت رکھتا ہے اور کسی سے زیادہ دولت مند بھی ہے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر وہ اس سے دولت میں کم ہے تو صحت یا قوت میں اس سے بڑھ کر ہے۔ اگر حسن صورت میں کم ہے تو علم و فضل یا حسن سیرت میں اس سے زیادہ بھی



۳۷- ابواب الزهد

آل محمد ﷺ کی گزارش کا بیان

فِيهِ بَنَارٌ . مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ : نَلَبَثُ شَهْرًا .

🌞 فوائد و مسائل: ① اس میں نبی ﷺ کے زہد استغناء قناعت اور سادگی کا بیان ہے۔ ② حیات مبارکہ کے آخری سالوں میں رسول اللہ ﷺ نے سال بھر کے خرچ کے لیے کھجوریں اور جو وغیرہ اکٹھے کر دینا شروع کر دیے تھے لیکن امہات المؤمنین سخاوت سے کام لیتے ہوئے جلد ہی خرچ کر دیتی تھیں اس لیے اکثر روٹی، سالن اور گوشت وغیرہ کے بغیر گزارہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات کھجوریں بھی میسر نہیں ہوتی تھیں۔

۴۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَقَدْ كَانَ يَأْتِي ، عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بَيْتَيْهِ الدُّخَانُ .

(حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:) میں نے کہا: پھر وہ لوگ کیا کھاتے تھے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دو سیاہ چیزیں: کھجوریں اور پانی البتہ ہمارے کچھ انصاری ہمسائے تھے وہ مخلص ہمسائے تھے ان کے گھروں میں پلنے والی کچھ بکریاں تھیں (جنھیں چرنے کے لیے چراگاہ میں نہیں لے جایا جاتا تھا) گھرا کر چارہ دیا جاتا تھا۔ وہ ان کا دودھ آپ ﷺ کی طرف (ہمارے ہاں) بھیج دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانُوا تَسْعَةُ آيَاتٍ . (راوی حدیث) محمد بن عمرو رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: وہ نو گھر تھے۔

🌞 فائدہ: عورتوں کو چاہیے کہ حلال آمدنی میں گزارہ کریں اور خاوند کو حرام ذرائع اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔

۳۷- أبواب الزهد - آل محمد ﷺ کی گزارش کا بیان

۴۱۴۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ، عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْتَوِي، فِي الْيَوْمِ، مِنَ الْجُوعِ. مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَرَارًا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبٍّ وَلَا صَاعٌ تَمْرٍ». وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ.

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

۴۱۴۶- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے دیکھا کیونکہ آپ کو معمولی سی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں جن سے پیٹ بھر لیتے۔

۴۱۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔“

۴۱۴۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس صرف ایک مدّ خوراک ہے۔“ یا فرمایا:

فائدہ: اس میں امت کے لیے سبق ہے کہ وہ تنگ دستی کی حالت میں صبر اختیار کریں حرام کمائی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ أَبَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَرَارًا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبٍّ وَلَا صَاعٌ تَمْرٍ». وَإِنَّ لَهُ، يَوْمَئِذٍ، تِسْعَ نِسْوَةٍ.

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

۴۱۴۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔“

۴۱۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار یہ فرماتے سنا ہے: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس ایک صاع غلہ ہے نہ ایک صاع کھجوریں۔“

۴۱۴۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج محمد (ﷺ) کے گھر والوں کے پاس صرف ایک مدّ خوراک ہے۔“ یا فرمایا:

فائدہ: ”صاع“ کا مطلب ”ٹوپی“ ہے جو غلہ ماپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اہل مدینہ کا صاع تقریباً ڈھائی کلو گرام کا ہوتا تھا۔

۴۱۴۶- أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۷۸/۳۶ من حديث شعبة به.

۴۱۴۷- [صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۳۲۸ عن الحسن بن موسى به مطولاً، وصححه البوصيري، والحافظ في الفتح: ۱۱/۲۹۳ تحت، ح: ۶۴۵۹، وتقدم طرفه، ح: ۲۴۲۷ وأخرجه البخاري، ح: ۲۵۰۸، ۲۰۶۹ من حديث قتادة به، وله شواهد كثيرة.

۴۱۴۸- [إسناده ضعيف لا تقطاعه] انظر، ح: ۱۴۷۸، ۱۶۰۶، ومع ذلك صححه البوصيري.

۳۷۔ أبواب الزهد۔ آل محمد علیہ السلام کی گزران کا بیان

[illegible]

فوائد ومسائل: ① مد سے مراد صاع کا چوتھا حصہ ہے جس کی مقدار تقریباً ساڑھے چھ سو گرام ہوتی ہے۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کے اس اظہار سے مقصود شکوہ نہیں بلکہ صبر و شکر میں اپنا اسوۂ حسنہ پیش کرنا ہے تاکہ صحابہ اور امت کے دوسرے افراد اس کی اتباع کر سکیں۔ ⑥ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دکنور بشار عواد اس کی بابت لکھتے ہیں کہ مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن متنازع ہے، نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مذکورہ محققین کی بحث پڑھنے کے بعد یہی معلوم ہوتا ہے کہ تصحیح حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ للألبانی، رقم: ۲۳۰۴ و سنن ابن ماجہ بتحقیق الدکنور بشار عواد، رقم: ۳۱۳۸)

438

۴۱۴۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ .
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلِيمَانَ
ابْنِ صُرَيْدٍ قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . فَمَكُنَّا
ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ .

۴۱۵۰- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنْبِئَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ. فَأَكَلَ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا».

۳۱۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گرم کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے میرے پیٹ میں اتنے دن سے (تازہ اور) گرم کھانا نہیں گیا۔ (کھجور

٤١٤٩- [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ٩٩/٧، ح: ٦٤٩٠ من حديث نصر به، واستحسنه أحمد، وضعه البوصيري لجهالة التابعي - عبد الأكرم - وهو الضواب.

٤١٥٠- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ٧/ ٢٨٠ من حديث سويد به باختلاف يسير، وحسنه البوصيري، والحافظ في الفتح: ١١/ ٢٩٣، وقال ابن التركماني: "وهذا السند على شرط مسلم" * سويد تقدم حاله، ح: ١٠٣٦، ٢٣٧٣، والأعمش عن، ح: ١٧٨ إن صح السند إليه.

۳۷۔ ابواب الزهد

و غیرہ پر گزارہ رہا۔“

(المعجم ۱۱) - بَابُ ضِجْجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ
(التحفة ۱۱)

۴۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چڑے کا تھا جس میں عُرْوَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجْجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ.

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بستر عمدہ کپڑے کا نہیں تھا جس میں اون یا روئی بھری ہوئی ہو بلکہ چڑے کا بستر بنا ہوا تھا اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی جو سخت اور ناہموار ہوتی ہے۔ لیکن چڑے کی وجہ سے اس کی تختی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔ اہل عرب چڑے کو سادہ انداز سے تیار کرتے تھے جو نہ زیادہ قیمتی ہوتا تھا نہ خوبصورت۔ اس لحاظ سے چڑے کا بستر انتہائی سادگی کی مثال ہے۔

۴۱۵۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَهُمَا فِي حَمِيلٍ لَهُمَا وَالْحَمِيلُ الْقُطَيْمَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَهَّزَهُمَا بِهَا، وَوَسَادَةً مَحْشُوَّةً إِذْخِرًا، وَفَرِيَّةً.

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح کے موقع پر گھر پر استعمال کی کچھ چیزیں دی تھیں۔ بعض لوگوں نے اس کو جہیز کے موجودہ رواج کی دلیل بنایا ہے، جو درست نہیں۔ اصل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب مفلس آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مدد کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ جب وہ جوان ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ان سے

۴۱۵۱۔ أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ج: ۲/۳۸ من حديث ابن نمير به.

۴۱۵۲۔ [صحيح] أخرجه النسائي، النكاح، جهاز الرجل ابنته، ج: ۳/۳۸۶ من حديث زائدة عن عطاء به، ورواه حماد بن سلمة، ابن سعد: ۸/۲۵ وغيره عن عطاء به مطولاً، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزہد

آل محمد ﷺ کے گھر والوں کے بستر وغیرہ کا بیان

نکاح کر دیا۔ اس موقع پر ان کا الگ گھر بسانے کے لیے ضروری سامان مہیا کیا گیا۔ اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی مالی حالت اتنی تکی تھی کہ جب ان کو کہا گیا کہ شب زفاف کے وقت حضرت فاطمہ کو کوئی تحفہ دو تو انھوں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اپنی وہ چادر ہی دے دو جو تمھارے پاس ہے۔“ (سنن أبي داود، النکاح، باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئاً، حدیث: ۲۱۲۵) حدیث کے الفاظ [جَهَّزْهُمَا بِهَا] بھی قابل غور ہیں اس کا ترجمہ ”جہیز دینا“ غلط ہے بلکہ اس کا مفہوم یا تو گھر بسانے کے لیے سامان مہیا کرنا ہے یا شب بستی کے لیے تیار کرنا۔ اور یہ دوسرے معنی زیادہ صحیح ہیں۔ تینہ کی ضمیر سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد مرد و جہیز ہوتا تو ضمیر صرف مونث کی ہوتی [جَهَّزَهَا] نہ کہ [جَهَّزَهُمَا]۔ ① [وَسَادَهُ] اس سرہانے کو کہتے ہیں جس پر سوتے وقت سر رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا ذکر عیسیٰ کو بھی کہتے ہیں جس سے بیٹھے وقت ٹیک لگائی جاتی ہے۔ حضرت فاطمہ کو ملنے والا نکیہ پہلی قسم کا بھی ہو سکتا ہے دوسری قسم کا بھی۔ واللہ اعلم۔

۴۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْحَنْظَلِيِّ أَبُو زَمِيلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ. قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ. وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ. وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةِ مِمْشَعٍ، نَحْوِ الصَّاعِ، وَقَرِظَ فِي نَاحِيَةِ فِي الْغُرْفَةِ. وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ. فَأَبْتَدَرْتُ عَيْنَيَّ. فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي؟ وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ

۴۱۵۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا میں نے دیکھا کہ آپ نے صرف تہ بند پہن رکھا ہے دوسرا کوئی کپڑا زیب تن نہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو پر چٹائی سے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف صرف تھوڑے سے جو تھے۔ غالباً ایک صاع ہوں گے۔ اور دیکھ کر کے پتے تھے (جو چمڑے کی دباغت میں کام آتے ہیں) اور بغیر دباغت کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن خطاب! آپ کیوں روتے ہیں؟“ میں نے کہا: اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے ہیں (کوئی نرم بستر

۴۱۵۳۔ أخرجه مسلم، الطلاق، باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن... الخ، ح: ۱۴۷۹/۳۰ من حديث عمر بن يونس به مطولاً.

۳۷۔ ابواب الزهد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران کا بیان

وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى،
وَذَلِكَ كَسْرِي وَقَبْصَرُ فِي الثَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ.
وَأَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَصَفْوَتُهُ، وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ.
قَالَ: «يَا ابْنَ الْحَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ
لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟» قُلْتُ: بَلَى.

بھی نہیں۔) اور آپ کے سامان رکھنے کی جگہ میں کچھ
نظر نہیں آتا سوائے اس (ایک صاع جو) کے جو میں
دیکھ رہا ہوں۔ ادھر کسری اور قبصر باغوں اور میووں میں
(عیش کر رہے) ہیں۔ آپ اللہ کے نبی اور اس کے
برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا توشہ خانہ ہے (جو خالی بڑا
ہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خطاب کے بیٹے!
کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمیں آخرت مل جائے
اور ان (قبصر و کسری) کو دنیا؟“ میں نے کہا: کیوں نہیں!
(میں خوش ہوں۔)

فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا مال جمع نہیں کیا بلکہ زہد اختیار فرمایا۔ ② گھر میں ایک دو وقت
کی خوراک موجود ہونا زہد کے منافی نہیں۔ ③ بے تکلف ساتھیوں میں صرف تہ بند بہن کر یعنی قیص پہنے بغیر
بیٹھنا جائز ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شدید محبت رکھتے تھے۔ ⑤ کافروں کو ان کی نیکیوں کا معاوضہ
دینا ہی میں دنیوی سامان یا عیش و عشرت کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ⑥ مسلمان پر دنیوی تنگ دستی آخرت
میں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

۴۱۵۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا) رخصت ہو کر میرے گھر آئیں اس رات ہمارا منتر
صرف ایک مینڈھ کی کھال پر مشتمل تھا۔

۴۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ
وَأِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَّيْلٍ عَنْ مُجَالِيدٍ، عَنْ
عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:
أَهْدَيْتُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ. فَمَا كَانَ
فِرَاشَنَا، لَيْلَةً أُهْدِيَتْ، إِلَّا مَسْكٌ كَبْشٍ.

باب: ۱۲۔ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کی گزران

(المعجم ۱۲) - بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱۲)

۴۱۵۴۔ [إسناده ضعيف] وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعيف الحارث الأعور (تقدم، ح: ۹۵) * ومجالد (تقدم، ح: ۱۱)".

۳۷۔ ابواب الزهد

۴۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامَلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ، وَإِنْ لَمْ يَحْدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةُ أَلْفٍ.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزارش کا بیان

۳۱۵۵۔ حضرت ابو مسعود (عقبہ بن عمرو انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیتے تو (ہماری یہ کیفیت ہوتی تھی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مد (کھجور یا جو وغیرہ) لے کر آتا (اور اسے صدقے کے طور پر پیش کر دیتا)۔ آج تو ایک آدمی کے پاس ایک لاکھ کی رقم بھی موجود ہے۔

قَالَ شَقِيقٌ: كَأَنَّهُ يُعْرَضُ بِنَفْسِهِ. (ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا: غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخاوت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ خود امداد کے مستحق ہونے کے باوجود امداد قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اس مفلسی میں بھی محنت مزدوری کر کے خیرات کرتے تھے۔ ② صحابہ کرام نبی ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نام لے کر حکم نہیں دیتے تھے کہ خیرات کرو۔ تب بھی ان کی کوشش ہوتی تھی کہ ہم بھی اس کی تعمیل کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ ③ فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا اچھا بدلہ دنیا میں بھی خوشحالی کی صورت میں مل جاتا ہے۔ ④ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے حالات بیان فرمائے لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ میرا اپنا واقعہ ہے تاکہ یہ ریا کاری میں شامل نہ ہو جائے جب کہ ان کا مقصد سامعین کو اس نیکی کی ترغیب دلانا تھا اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاص واضح ہے۔



۴۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُثْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِثْبَرِ فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ

۳۱۵۶۔ حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت عقبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے مِثْبَر پر خطبہ دیا اور (اس میں یہ بھی) فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۴۱۵۵۔ أخرجه البخاري، الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، ح: ۱۴۱۵، ۱۴۱۶ وغيرهما، ومسلم، الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، والنهي الشديد عن تنقيص المصدق بقليل، ح: ۷۲/۱۰۱۸ من حديث الأعمش به بالفاظ مختلفة.

۴۱۵۶۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۱۵/۲۹۶۷ من حديث خالد به.

۳۷- أبواب الزهد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزران کا بیان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقٌ هَمِيسَ نَهْتَاهُ. (ہم وہی کھاتے رہے) حتیٰ کہ ہماری باجھیں زخمی ہو گئیں۔

🌟 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر آنے والے سخت حالات ہمارے لیے صبر و استقامت کا سبق ہیں۔ ② صبر پر ایسے حالات بیان کرنے کا مقصد سامعین کو یہ سمجھانا ہے کہ اب جب کہ ہر قسم کی نعمتیں میسر ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور ان سے معمولی سی کمی پر شکوہ شروع نہیں کر دینا چاہیے۔

۴۱۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ. قَالَ: فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمَرَاتٍ. لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةٌ.

۴۱۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں بھوک کا سامنا کرنا پڑا جب کہ وہ سات افراد تھے۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نبی ﷺ نے سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ہر آدمی کے لیے ایک کھجور۔

🌟 فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے پاس بھی ان کی ضرورت کی خوراک نہیں تھی اس کے باوجود جو چند کھجوریں موجود تھیں وہی دے دیں۔ ② رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔ قائد کو اپنے ساتھیوں کا اسی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ ③ تھوڑی چیز تقسیم کرتے وقت بھی انصاف اسی طرح ضروری ہے جس طرح زیادہ مال کی تقسیم میں۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا صبر و ایثار بے مثال ہے کہ ایک ایک کھجور ملی تو اسی پر اکتفا کر لیا کسی نے زیادہ حصہ لینے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

۴۱۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرِو الْعَدَنِيِّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۱۵۸- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَتَسْلُكُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے

۴۱۵۷- أخرجه البخاري، الأظعمة، باب ما كان النبي ﷺ وأصحابه يأكلون، ح: ۵۴۱۱، ۵۴۴۱ من حديث عباس بن عبد المطلب، قال: "لكل إنسان تمره".

۴۱۵۸- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الهالك التكاث، ح: ۳۳۵۶ من محمد بن أبي عمر العدني، وقال: "حسن"، وهو مخرج في مسند الحميدي، ح: ۶۱ لرقام الحروف، يسر الله لنا طبعه.

۳۷۔ أبواب الزهد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزارشات کا بیان

الرُّبَيْبُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ الْعَمِيَّةَ﴾ [النكاح: ۸۰] قَالَ الرُّبَيْبُ: وَأَيُّ نَعِيمٍ نَسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ. قَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ».

بارے میں ضرور سوال ہوگا۔“ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ ہمیں تو صرف پانی اور کھجوریں ہی میسر ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! یہ (سوال) ضرور ہوگا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جو نعمتیں ہماری نظر میں معمولی ہیں، غور کیا جائے تو وہ بھی بڑی نعمتیں ہیں، لہذا ان کا شکر کرنا ضروری ہے۔ ② معمولی سے معمولی غذا بھی بھوکا رہنے کے مقابلے میں بہت بڑی نعمت ہے۔ ③ ”آگاہ

رہو! یہ ضرور ہوگا۔“ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ اگر آج تمہارے پاس نعمتوں کی فراوانی نہیں ہے تو عن قریب یہ ہو جائے گی، یعنی فوحتا ہوں گی اور تمہیں وافر مقدار میں غلہ حاصل ہوں گی، لہذا تمہیں بہت سے نعمتیں میسر ہوں گی۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک انسان کو دنیا میں تھوڑا بہت مال و متاع ملا ہی ہے یعنی کسی کو کم، کسی کو زیادہ، لہذا قیامت کے دن ہر شخص سے اس کو دی جانے والی ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ہماری رائے میں دوسرا مفہوم رائج ہے۔ واللہ اعلم۔



٤١٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ، نَحْمِلُ أَرْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا. فَفَنِي أَرْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِثْلَ ثَمَرَةٍ. فَقِيلَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ تَقَعُ الثَّمَرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا. وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ. فَأَذَا نَحْنُ يَحْوِثُ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ. فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۴۱۵۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک جہادی مہم پر) روانہ فرمایا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ ہم اپنی غذائی اشیاء اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔ (مہم کے دوران میں) ہماری خوراک ختم ہو گئی تھی کہ ایک ایک آدمی کے حصے میں ایک ایک کھجور آتی تھی۔ کسی نے کہا: ابو عبد اللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا گزارہ ہوتا ہو گا؟ انھوں نے فرمایا: اس کا احساس ہمیں اس وقت ہوا جب وہ (ایک ایک کھجور) بھی نہ رہی۔ (آخر) ہم سمندر پر پہنچے تو اچانک ایک بڑی مچھلی نظر آئی جسے سمندر نے (پانی سے باہر) پھینک دیا تھا۔ ہم (سارا لشکر) اس میں

٤١٥٩- أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب حمل الزاد على الرقاب، ح: ٢٩٨٣ من حديث عبدة به، ومسلم،

الصيد والذبائح، باب إباحة ميثات البحر، ح: ١٩٣٥/٢٠ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۳۷۔ أبواب الزهد - تعمیر اور ویرانی کا بیان

سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر قسم کے حالات میں جہاد کیا، خواہ ان کے پاس سواریاں اور راش وغیرہ بھی نہ ہوتا۔ ② مچھلی مری ہوئی بھی حلال ہے۔ ③ جہاد میں اللہ کی طرف سے غیر متوقع اعزاز سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

(المعجم ۱۳) - باب: فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ
(التحفة ۱۳)

۴۱۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا. فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقُلْتُ: خُصٌّ لَنَا وَهَلِي، نَحْنُ نُضْلِيحُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ».

۴۱۶۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ اپنی ایک جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: ہماری جھونپڑی کمزور ہو گئی ہے، ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے خیال میں تو معاملہ اس سے جلد واقع ہونے والا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① معالے کی جلدی سے مراد یہ ہے کہ معلوم نہیں موت کب آجائے۔ شاید مرمت کیے ہوئے گھر میں رہنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ ② نصیحت میں موقع محل کی مناسبت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ③ سرچھپانے کے لیے مکان کی ضرورت تو ہے لیکن موت کو نہیں بھولنا چاہیے۔ جس طرح دنیا کی ضرورت کے لیے کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ آخرت کے گھر کی فکر ضروری ہے۔ ④ بے جا تکلفات سے ہر ممکن حد تک بچنا چاہیے۔

۴۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ - ۴۱۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

۴۱۶۰۔ [صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في البناء، ح: ۵۲۳۶ من حديث أبي معاوية به، وقال الترمذي 'حسن صحيح'، ح: ۲۳۳۵، ح: ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، وصرح الأعمش بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۵۶.

۴۱۶۱۔ [حسن] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷۹/۴، ح: ۳۱۰۵ من حديث الوليد به، وقال: "تفرد به الوليد"، وفيه عبد الأعلى بن عبد الله بن أبي فروة، ومن طريقه أوردته الضياء في المختارة، وقال في المجموع: ۶۹/۴، ۷۰: "رجاله ثقات"، وله شاهد عند أبي داود، ح: ۵۲۳۷، قال العراقي: "إسناده جيد".

۳۷- ابواب الزهد

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي فَرْوَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فَلَانٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَا لَمْ يَكُنْ هُكْذَا، فَهُوَ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيُّ ذَلِكَ. فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ. فَلَمْ يَرَهَا. فَسَأَلَ عَنْهَا. فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ. فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللَّهُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ».

446

تعمیر اور ویرانی کا بیان
نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک گول خیمے کے پاس سے گزرے جو ایک انصاری صحابی کے دروازے پر بنا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: گول خیمہ ہے جو فلاں نے بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مال بھی اس طرح (بلا ضرورت خرچ) ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہوگا۔“ انصاری کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا علم ہوا تو اس نے وہ خیمہ ہٹا دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو وہ خیمہ نظر نہ آیا۔ آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ انصاری کو آپ کے فرمان کا علم ہوا تو اس نے اسے ہٹا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحمت فرمائے۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے۔“

فائدہ: علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے قُبَّة کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے: [القُبَّة مِنَ الْحِيَامِ: بَيْتٌ صَغِيرٌ مُسْتَدِيرٌ] (النهاية: مادة 'قب') ”قبہ (خیمہ) اس چھوٹے سے گھر کو کہتے ہیں جو گول شکل میں ہوتا ہے۔“ گھر کے آگے اس قسم کا خیمہ لگانا غالباً امارت و ثروت کا اظہار ہوتا تھا اور صرف فقر کے لیے اس قسم کی زیست جائز نہیں۔

۴۱۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتًا يُكْتَنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُكْتَنِي مِنَ الشَّمْسِ. مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى.

۴۱۶۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا (اور آپ حیات تھے) تو میں نے یہ کیفیت بھی دیکھی کہ میں نے ایک کمرہ بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھ سکے اور دھوپ سے بچا سکے۔ اس کی تعمیر میں میری کسی شخص نے مدد نہ کی۔

فوائد و مسائل: ① گھر کا اصل مقصد بارش اور دھوپ سے بچاؤ اپنی فنی زندگی کا تحفظ اور پردے کا اہتمام ہے۔ یہ فائدہ معمولی گھر سے بھی اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح مزین اور خوبصورت کوشیوں سے حاصل

۴۱۶۲- أخرجه البخاري، الاستاذان، باب ما جاء في البناء، ح: ۶۳۰۲ عن أبي نعيم به.

۳۷- ابواب الزهد

توکل اور یقین کا بیان

ہوتا ہے اس لیے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔ ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذاتی ضروریات کے لیے سادہ سے سادہ اہتمام کرتے تھے اور باقی مال اللہ کی راہ میں اور دوسرے مسلمانوں کی مدد کے لیے خرچ کر دیتے تھے۔ یہی سادگی مسلمان کی اصل شان ہے۔ ② کسی کے مدد نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مدد کے لیے تیار نہیں تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنا معمولی گھر تھا کہ خود ہی بنالیا کسی سے مدد لینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

۴۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى :

۴۱۶۳- حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میری بیماری لمبی ہو گئی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان: ”موت کی تمنا نہ کرو“ نہ سنا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”بندے کو اپنے تمام (جائز) اخراجات کرنے کا ثواب ملتا ہے مگر جوٹی میں خرچ کیا جائے“ یا فرمایا: ”عمارت بنانے میں خرچ کیا جائے (اس کا ثواب نہیں ملتا۔“)

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَابًا نَعُوذُ فَقَالَ: لَقَدْ طَالَ سُمْعِي. وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ. وَقَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْجِرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا، إِلَّا فِي التَّرَابِ» أَوْ قَالَ: «فِي الْبِنَاءِ».

فوائد ومسائل: ① بیماری کی عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ ② موت کی دعا کرنا منع ہے بلکہ اللہ سے مصیبت دور ہونے کی دعا کرنی چاہیے۔ ③ بندہ اپنی جان اور صحت کے لیے جو خوراک استعمال کرتا ہے یا بیوی بچوں وغیرہ کو خوراک مہیا کرتا اور ان کی دوسری لازمی ضروریات پوری کرتا ہے یہ اس کا صرف اخلاقی فرض ہی نہیں بلکہ دینی فریضہ بھی ہے جس پر وہ ثواب کا مستحق ہے۔ ④ رہائش کے لیے گھر پر صرف اس حد تک خرچ کرنا چاہیے جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیب و زینت پر رقم ضائع کرنا مناسیب نہیں۔

باب ۱۴- توکل اور یقین

(المعجم ۱۴) - بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

(التحفة ۱۴)

۴۱۶۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

۴۱۶۴- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى :

۴۱۶۳- [صحیح] أخرجه الترمذي، الجناز، باب ما جاء في النهي عن التمني للموت، ح: ۹۷۰ من حديث أبي إسحاق به، وقال: "حسن صحيح" رواه شعبة عن أبي إسحاق به.

۴۱۶۴- [حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب في التوكل على الله، ح: ۲۳۴۴ من حديث ابن هبيرة به،

۳۷- أبواب الزهد

توکل اور یقین کا بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجُسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ. تَعْدُو خِمَاصًا، وَتَرَوْحُ بِطَانًا».

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح (گھونسلوں سے) بھوکے روانہ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پرندوں کا توکل یہ ہے کہ وہ رزق جمع کر کے نہیں رکھتے بلکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج رزق دیا ہے اسی طرح کل بھی دے گا۔ ② انسان عام طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس لیے گھبراتا ہے کہ وہ مستقبل کے بارے میں فقر و فاقہ سے ڈرتا ہے۔ اسے یقین رکھنا چاہیے کہ جس طرح اللہ نے اسے اب رزق دیا ہے مستقبل میں بھی دے گا۔ ③ توکل کا مطلب یہ نہیں کہ جائز اسباب اختیار نہ کیے جائیں۔ پرندے بھی گھونسل چھوڑ کر نکلتے ہیں اور تلاش کر کے رزق کھاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو حرص سے بچتے ہوئے جائز ذرائع سے رزق حاصل کرنا چاہیے۔



٤١٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ، عَنْ حَبَّةَ وَ سَوَاءَ، ابْنِ خَالِدٍ قَالَا: دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا. فَأَعْتَاهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «لَا تَبْأَسَا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَرَّزْتُ رُؤُوسُكُمْ». فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ، لَيْسَ عَلَيْهِ قَشْرٌ. ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ».

۴۱۶۵- حضرت حبہ بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت سوا ابی شریب رضی اللہ عنہ نے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کسی چیز کو مرمت کر رہے تھے۔ ہم نے اس کام میں رسول اللہ ﷺ کی مدد کی۔ آپ نے فرمایا: ”جب تک تمہارے سر حرکت کرتے رہیں رزق سے ناامید مت ہونا۔ انسان کو اس کی ماں جفتی ہے تو وہ (گوشت کے کوٹھڑے کا طرح) سرخ ہوتا ہے جس پر (مضبوط) کھال بھی نہیں ہوتی، پھر بھی اللہ عزوجل اسے رزق مہیا فرماتا ہے۔“

❧ وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۵۶/۲، ح: ۷۲۸، والحاكم ۳۱۵/۴.

٤١٦٥- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۶۹/۳ عن أبي معاوية ثنا الأعمش به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۸۸ والمضياء في المختارة، والوَصِيرِي، وإسناده ضعيف من أجل عتنة الأعمش، وباقي السند حسن.

۳۷- أبواب الزهد

توکل اور یقین کا بیان

۴۱۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ، صَالِحُ بْنُ رُزَيْقٍ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، بِكُلِّ وَادٍ، شُعْبَةٌ. فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُلَّهَا، لَمْ يَبَالِ اللَّهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ. وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبُ».

۳۱۶۶- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے دل کی ایک ایک شاخ ہر وادی میں ہوتی ہے (وہ دنیوی مفاد کے لیے ہر راستے پر چلنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔) جس شخص کا دل ہر وادی کے پیچھے پڑ جاتا ہے (دنیا کے لیے ہر مشغولیت میں گرفتار ہو جاتا ہے) اللہ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ اسے کس وادی میں تباہ کر دے۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے (اللہ کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یقین کرتا ہے کہ جائز رزق اس کے لیے کافی ہوگا) اسے اللہ تعالیٰ انتشار سے بچا لیتا ہے (اور وہ اطمینان کی زندگی گزارتا ہے۔“)

۴۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ».

۳۱۶۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر شخص کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید اور اس کی ناراضی کا خوف، دونوں کی ضرورت ہے۔ امید اسے نیکیوں کی رغبت دلاتی ہے اور خوف اسے گناہ سے باز رکھتا ہے۔ ② زندگی میں امید پر خوف کا غلبہ رہنا چاہیے لیکن وفات کے وقت امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اللہ سے حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یہ امید رکھے کہ اس کی توفیق سے زندگی میں جو نیک کام ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے گا اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے گا۔ ④ امید کا یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں اللہ کی نافرمانی کی عادت ہو اور نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہو۔ جب نصیحت کی جائے تو کہہ دے: اللہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ یہ امید کا غلط تصور ہے۔

۴۱۶۶- [إسناده ضعيف] أخرجه المزني في تهذيب الكمال: (ق ۵۹۶/۲) من طريق ابن ماجه به، وضعفه البوصيري من أجل صالح بن رزق وهو مجهول كما في التقريب، وقال الذهبي: "حديثه منكرو".
۴۱۶۷- أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ۸۱/۲۸۷۷ من حديث أبي معاوية به.

۳۷۔ ابواب الزہد

توکل اور یقین کا بیان

۴۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ سَفْيَانَ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ. وَفِي كُلِّ خَيْرٍ. إِحْرَصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ. وَلَا تَعْجِزْ. فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ، فَقُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ. فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحْ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

۴۱۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کمزور مومن کی نسبت طاقتور مومن بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اور سب میں خیر موجود ہے۔ جو چیز تجھے نفع دے سکتی ہے اس کی (کوشش اور حرص کر اور عاجز نہ بن۔ اگر تجھ پر (تیری مرضی کے خلاف) کوئی چیز غالب آ جائے تو کہہ: یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ (لفظ لَو) ”اگر“ سے بچ کیونکہ ”اگر“ سے شیطان کا کام شروع ہو جاتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① طاقتور مومن اپنی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو نیک کاموں کی انجام دہی، نیکیوں کے فروغ اور برائیوں کی راہ روکنے میں خرچ کرتا ہے جب کہ کمزور آدمی بہت سے ایسے کام نہیں کر سکتا جو طاقتور آدمی انجام دے سکتا ہے۔ اس لحاظ سے طاقتور مومن کمزور سے بہتر ہے۔ ② جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دینے کے لیے جائز طریقے سے کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ جسمانی اور ذہنی قوتوں کو ظلم و زیادتی کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز ضروری ہے ورنہ ایسا طاقتور اللہ کو کمزور سے پیارا نہیں ہوگا بلکہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ ④ مومن دنیوی فوائد کے لیے محنت کرے تو اچھا ہے کیونکہ وہ انھیں نیکی کے کاموں میں استعمال کرے گا۔ ⑤ اچھے مقصد کے حصول کے لیے پوری کوشش کرنا ضروری ہے لیکن اللہ پر اعتماد ہونا چاہیے۔ کامیابی ہو تو اللہ کا شکر ادا کیا جائے ورنہ سمجھ لیا جائے کہ ناکامی میں انسان کی کسی کوتاہی کو دخل ہے یا یہ مطلوب چیز انسان کے لیے مفید نہیں اور اس کا نہ ملنا انسان کے لیے بہتر اور اللہ کا احسان ہے۔ ⑥ ناکام ہونے والے منصوبے کی خامی سامنے آنے پر افسوس کو خود پر مسلط نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے: کاش یہ کام اس طرح کی بجائے اس طرح کیا جاتا البتہ خامی تلاش کر کے آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ ⑦ شیطان کا کام یہ ہے کہ وہ ناکامی کو بہت بڑا کر کے پیش کرتا ہے جس سے اللہ کی رحمت سے مایوسی یا اللہ کی ذات اقدس سے ناراضی اور شکوہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کی آخرت کو تباہ کرنے والی ہیں۔ ⑧ بعض اوقات انسان اپنی ناکامی کا ذمہ دوسرے انسان کو قرار دے لیتا ہے اور پھر حسد اور بغض کے جذبات کے تحت اسے نقصان پہنچانے یا بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی شیطانی عمل ہے۔ مزید دیکھیے حدیث: ۴۹ کے فوائد و مسائل۔

۴۱۶۸۔ [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى: ١٥٩/٦، ح: ١٠٤٥٧۔ ورواه محمد بن يحيى ابن حبان عن الأعرج به، أخرجه مسلم، ح: ٢٦٦٤، وابن ماجه، انظر، ح: ٧٩، وابن عجلان وغيره ألوان أخرى.



۳۷۔ ابواب الزهد دانائی کی باتوں کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ الْحِكْمَةِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵۔ دانائی کی بات

۴۱۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الْحَكِيمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ. حَيْثُمَا وَجَدَهَا، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا».

۴۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

۴۱۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانائی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں ملے اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

۴۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔“

فوائد ومسائل: ① [غبین] کا مطلب ہے اپنی چیز مناسب قیمت سے بہت کم قیمت پر بیچ دینا یا کوئی چیز مناسب قیمت سے بہت زیادہ قیمت پر خرید لینا۔ ایسا دھوکا وہی کھاتا ہے جسے اپنی چیز کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا یا دوسرے کی چیز کی ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو جاتا ہے اور اس کے عیب وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ② صحت میں انسان بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو بیماری میں نہیں کر سکتا لیکن غفلت کی وجہ سے یہ موقع ضائع کر دیتا ہے اس طرح اپنے وقت کی صحیح قیمت وصول نہ کر کے گھانا پالیتا ہے۔ ③ ہم عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں نیکی نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس وقت نہیں حالانکہ بہت دفعہ ہم اپنا وقت کھیل کود، لہو و لعب، ہنسی مذاق، غیبت وغیرہ اور فضول گپ بازی میں گزار دیتے ہیں۔ یا ایسے لڑ بچر (کہانیاں) افسانے، ناول اور گندی شاعری وغیرہ کے مطالعے میں ضائع کر دیتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ ٹی وی، ٹی وی آر ویڈیو، یو ٹیو

۴۱۶۹۔ [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ح: ۲۶۸۷ من حديث ابن نمير به، وقال: "غريب"، وانظر، ح: ۲۵۴۵ لِحَالِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ.

۴۱۷۰۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ، ولا عيش إلا عيش الآخرة، ح: ۶۴۱۲ من حديث عبد الله بن سعيد به، وعلته عن عباس العنبري به، ولعله متصل عن عباس، راجع أصول الحديث، والبخاري رحمه الله لم يكن مدلسًا.

۳۷- أبواب الزهد

دانائی کی باتوں کا بیان

وغیرہ پر وقت کا ضائع ہونا بہت واضح ہے، پھر کسی بھی کھیل کا بیج ہو رہا ہو تو چھوٹے بڑے سبھی ضروری کاموں کو نظر انداز کر کے کنٹری سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ ان فضولیات میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی تفریح کو اختیار کرنا چاہیے جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو۔ بہت سے غیر اسلامی تہواروں مثلاً: ہسٹنٹ وغیرہ پر بے شمار وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے اور طرح طرح کے گناہوں کا ارتکاب کر کے شیطان کو خوش کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر ان سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

۴۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ
جُبَيْرٍ، مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي وَأَوْجِزْ. قَالَ: «إِذَا
قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ، فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدَّعٍ.
وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَدِرُ مِنْهُ. وَأَجْمِعِ النَّاسَ
عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۴۱۷۱- حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (دین کی باتیں) سکھائیے اور اختصار کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو ایسے نماز پڑھ جیسے تو دنیا سے رخصت ہونے والا ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہ کہہ جس سے (بعد میں) معذرت کرنی پڑے۔ اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① وعظ و نصیحت میں حسب موقع اختصار یا تفصیل سے کام لینا چاہیے۔ ② نماز کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز میں پوری توجہ اور انجماک ہو۔ دل اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور نماز میں جو کچھ پڑھا جائے پوری طرح سوچ سمجھ کر اللہ کے حضور بجز و نیاز کی کیفیت کے ساتھ پڑھا جائے۔ ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر غیر ضروری حرکتوں سے اجتناب کیا جائے۔ ③ جب کسی انسان کو معلوم ہو کہ وہ تھوڑی دیر بعد دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو وہ اللہ کے سامنے انتہائی تقصیر کا اظہار کرتا ہے اور غلوں سے دعا کرتا ہے۔ ہر نماز کو اسی طرح ادا کرنا چاہیے۔ ④ بات کرتے وقت اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیے کیونکہ ایک دفعہ جو بات زبان سے نکل گئی وہ واپس نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات ایک غلط بات کے نقصانات لامحدود بھی ہو سکتے ہیں۔ ⑤ دنیا میں انسان ایک دوسرے کے کام آتا ہے لیکن انسانوں کے دل بھی اللہ کے ہاتھ میں ہیں اس لیے امید بندوں سے نہیں اللہ سے ہونی چاہیے۔ اسی سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ حاجت

۴۱۷۱- [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۴۱۲ من حديث ابن خثيم به، ورواه جماعة عنه، وضعفه البوصيري من أجل عثمان بن جبیر، وله شواهد عند الحاكم: ۴/ ۳۲۶، ۳۲۷، وصححه، ووافقه الذهبي من حديث سعد بن أبي وقاص، وأورده الضياء المقدسي في المختارة من حديث ابن عمر.

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

۳۷۔ ابواب الزهد

پوری کر دئے جیسے بھی اس کی حکمت و رحمت کا تقاضا ہو۔

۴۱۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۱۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حکمت کی بات سنتا
سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ بُنَ پھر اپنے (سانے والے) ساتھی کی وہ بات
خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (دوسروں کو) سنا تا ہے جو سب سے بری ہو۔ (مثلاً:
ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، خطیب نے خطبے میں جو اچھی باتیں بیان کی ہیں وہ
ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرِّ مَا دوسروں کو نہیں بتاتا، صرف یہ بیان کرتا ہے کہ آج
يَسْمَعُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا، فَقَالَ: خطیب نے فلاں بات ایسی کہی جو غلط ہے) اس کی
بَارَاعِي أَجْزَرَنِي شَاءَ مِنْ غَنَمِكَ. قَالَ: مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی ایک چرواہے کے پاس
أَذْهَبَ فَخَذَّ بِأُذُنِ خَيْرِهَا. فَذَهَبَ فَأَخَذَ گیا، اور کہا: چرواہے! اپنے ریوڑ میں سے مجھے ایک
بِأُذُنِ كَلْبٍ الْغَنَمِ. گوشت والی بکری دے دے (جسے ذبح کر کے میں
گوشت کھا سکوں)۔ چرواہے نے کہا: جا کر ریوڑ کی
بہترین (بکری) کا کان پکڑ لے (اور لے جا۔) وہ
سائل گیا اور ریوڑ کے کتے کا کان پکڑ لیا۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا (امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد) ابوالحسن قطان رحمۃ اللہ علیہ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا نے یہی روایت اسماعیل بن ابراہیم کے واسطے سے اسی
حَمَّادٌ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ فِيهِ: «بِأُذُنِ خَيْرِهَا کے ہم معنی بیان کی اور اس میں کہا: ”اس ریوڑ کی
شَاءَ“. بہترین بکری کا کان (پکڑ لے۔)“

باب: ۱۶۔ تکبر سے بچنا اور فروتنی اختیار کرنا (المعجم ۱۶) - بَابُ الْبَرَاةِ مِنَ الْكِبَرِ

وَالْتَوَاضِعِ (التحفة ۱۶)

۴۱۷۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ۴۱۷۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۱۷۲۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۵۳/۲ عن حسن بن موسى وعفان به، وانظر ح: ۱۱۶، ۴۰۶۶، لعلته،
وحسنه المقدسي من طريق آخر فيه علي بن زيد، وهو ضعيف كما أشرت إليه، وضعفه العراقي، وحسنه السيوطي،
وأشار البوصيري إلى ضعفه، وهو الراجح.

۴۱۷۳۔ [صحیح] تقدم، ح: ۵۹.

۳۷- ابواب الزهد

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“

عَلَيْهِ بْنُ مُسْهِرٍ . ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرُّقَيْيُّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ . وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ» .

🌞 فوائد و مسائل : ① سب سے بڑا تکبر حق کا انکار ہے۔ دوسروں کی خوبیوں کا انکار اور ان کی تحقیر بھی تکبر ہے۔ ارشاد نبوی ہے: [الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ] (صحیح مسلم، الإيمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث: ۹۱) ”تکبر کا مطلب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو تحقیر سمجھنا ہے۔“ ② تکبر کی معمولی مقدار بھی اللہ کی ناراضی کا باعث ہے۔ ③ جو شخص تکبر کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر یا اللہ کے احکامات پر ایمان لانے سے انکار کرے گا وہ جہنمی ہے۔ اگر کوئی شخص مال و دولت، حسن، طاقت، علم، نسب وغیرہ کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھتا ہے تو یہ بھی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔



۴۱۷۴- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ الْأَعْرَضِ ، أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبَرُ بَاءٌ رَدَائِي وَالْعِظَمَةُ إِزَارِي . مَنْ نَارَ عَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا ، أَلْقَيْتُهُ فِي جَهَنَّمَ» .

۴۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔“

🌞 فوائد و مسائل : ① عظمت و کبریاٰی اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔ اگر مخلوق میں کسی کو وقتی طور پر محدود عظمت و شان حاصل ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے لہذا انسان کا فرض ہے کہ اس پر اللہ کا شکر کرے نہ کہ اپنی عظمت کا دعویٰ کرتے ہوئے تکبر کی روش اختیار کرے۔ ② تکبر کرنے والا کو یا خدا کی صفات کا حامل ہونے کا

۴۱۷۴- [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، اللباس، باب ماجاء في الكبر، ح: ۴۰۹۰ عن هناد به، وأورده الضياء في المختارة، وللحديث طرق عند الحميدي، ح: ۱۱۵۷ وغيره (وحدث به عطاء قبل اختلاطه)، وله شواهد عند مسلم وغيره.

۳۷۔ أبواب الزهد

تکبر سے بچنے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

دعویٰ کرتا ہے اس لیے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ⑤ انسان کی عظمت اللہ کے سامنے جھکنے اور اس کا بندہ بننے میں ہے، غرور و تکبر میں نہیں۔

۴۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظَمَةُ إِزَارِي. فَمَنْ نَارَعَنِي وَاجِدًا مِنْهُمَا، أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ».

۴۱۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے کھینچے گا، میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔“

۴۱۷۶۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَتَوَاضَعُ لِلَّهِ، سُبْحَانَهُ، دَرَجَةً، يَرْفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً، يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً. حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ».

۴۱۷۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پاک (کی خوشنودی) کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سامنے ایک درجہ تکبر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے حتیٰ کہ (درجات کم ہوتے ہوئے یہ نوبت آ جاتی ہے کہ) اسے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیتا ہے۔“

۴۱۷۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۴۱۷۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: مدینہ والوں کی ایک لوٹھی بھی

۴۱۷۵۔ [حسن] أخرجه الواحدي في الوسيط: ۱۰۱/۴، جاثية، الآية: ۳۷ من حديث المحاربي به، وتابعه ابن فضيل عند ابن حبان (موارد)، ح: ۴۹، وللحديث شواهد كثيرة.

۴۱۷۶۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن حبان في صحيحه (موارد)، ح: ۱۹۴۲ عن حرملة به مطولاً، وضعفه البوصيري من أجل دراج عن أبي الهيثم، انظر، ح: ۱۷۸۸، وأخرج مسلم، ح: ۶۹/۲۵۸۸ "وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله".

۴۱۷۷۔ [صحيح] أخرجه أحمد: ۲۱۵/۳ عن عبد الصمد به، وانظر، ح: ۱۱۶ لحال علي بن زيد، ومن أجله ضعفه البوصيري، وله شاهد عند البخاري في صحيحه، ح: ۶۰۷۲.

۳۷۔ ابواب الزهد۔ تلبیس برے بچے اور تواضع اختیار کرنے کا بیان

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى تَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، فِي حَاجَتِهَا.

اللہ کے رسول ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے کسی کام کے لیے مدینہ میں جس جگہ چاہتی لے جاتی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① معاشرے کے کمزور افراد سے زیادہ شفقت کا سلوک کرنا چاہیے۔ ② بڑے آدمی سردار یا امام کو کسی معمولی آدمی کا کام کرنے میں تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت اجنبی عورت کے ساتھ کہیں جانا جائز ہے بشرطیکہ لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ تنہائی ہو۔

۴۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْمَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيُسَبِّحُ الْجَنَازَةَ، وَيَجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْجِمَارَ. وَكَانَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، عَلَى جِمَارٍ. وَيَوْمَ خَيْبَرَ، عَلَى جِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ. وَتَحْتَهُ إِكَاظٌ مِنْ لَيْفٍ.

۴۱۷۸۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیمار کی عیادت فرماتے، جنازے کے ساتھ جاتے غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہو جایا کرتے تھے۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے دن (جس دن بنو قریظہ اور بنو نضیر والا واقعہ ہوا) آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے۔ اور جنگ خیبر کے موقع پر آپ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی رسی کی تھی۔ اور آپ کے نیچے کھجور کے پتوں کی زین تھی۔



۴۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ جِمَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ:

۴۱۷۹۔ حضرت عیاض بن جمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔“

۴۱۷۸۔ [ضعیف] تقدم، ح: ۲۲۹۶.

۴۱۷۹۔ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ح: ۲۸۶۵/۶.

من حديث الحسين بن واقد به.

أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تواضع (انکسار فروتنی) کا مطلب ہے: فخر و غرور سے اجتناب و دوسروں کا احترام اور کم درجے کے لوگوں سے میل جول اور حسن سلوک کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھنا۔ ② مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تواضع کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت پر فخر و تکبر جائز نہیں بلکہ شکر کے جذبے کے ساتھ اس نعمت سے مخلوق کے بھلے کام لینا چاہیے۔ ④ نبی ﷺ پر قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی نازل ہوئی تھی اور نبی ﷺ اس کی روشنی میں مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔ نبی ﷺ کے اقوال و افعال (احادیث) اسی وحی کی وجہ سے واجب العمل ہیں۔

باب: ۱۷۔ حیا کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ الْحَيَاءِ (النحفة ۱۷)

۳۱۸۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وہ نشین کنواری لڑکی سے زیادہ حیا دار تھے۔ اگر آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرہ مبارک پر اس کے آثار ظاہر ہو جاتے تھے۔

۴۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَثْبَةَ، مَوْلَى لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ غَدَرَاءٍ فِي خِدْرِهَا. وَكَانَ، إِذَا كَرِهَ شَيْئًا، رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حیا انسان کی ایک فطری خوبی ہے۔ بے حیائی انسان کے لیے خلاف فطرت کیفیت ہے جو شیطان کے ورغلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ② ناگوار گزرنے والی بات کو برداشت کر جانا اور اس کا کھل کر اظہار نہ کرنا بھی حیا میں شامل ہے تاہم اگر کوئی خلاف شرع بات ہو تو خاموش رہنا حیا میں شامل نہیں اس وقت مناسب انداز سے اظہار ضروری ہے۔ ③ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جب لڑکی بالغ ہوتی تو وہ گھر میں اس کمرے میں زیادہ وقت گزارتی جہاں اسے زیادہ تنہائی میسر ہو۔ شادی تک یہی کیفیت رہتی۔ اس کمرے کو [خدر] کہتے تھے اس لیے ”خدر والی“ کا ترجمہ ”پردہ نشین“ کیا گیا ہے۔

۳۱۸۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۴۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۱۸۰۔ أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۶۲ عن ابن بشار، ومسلم، الفضائل، باب كثرة حياءه ﷺ، ح: ۲۳۲۰ من حديث ابن مهدي به.

۴۱۸۱۔ [ضعيف] أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق، ح: ۲۸۸ من حديث يحيى به، ورواه مالك عن الزهري به، ۴۱۸۱

۳۷۔ ابواب الزهد

حیا کا بیان

الرَّقِیُّ: حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مُعَاوِیَّةَ
ابْنِ یَحْیٰی، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا.
وَوُحْلُقُ الْإِسْلَامِ الْحِیَاءُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے شواہد کی

بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس پر تفصیلاً بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ روایت اور
آئندہ آنے والی روایت دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں، نیز امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بھی انہیں
حسن قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للالباني، رقم: ۹۳۰) ① حیا بہت سی اخلاقی
خراہیوں سے محفوظ رکھتی ہے اس لیے اسلام میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ② حیا کو قائم رکھنے کے لیے
پردہ کرنے اور کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کے احکام دیے گئے ہیں۔ ③ شریعت اسلامی میں
ایسے احکامات دیے گئے ہیں جن سے شادی کرنا اور شادی شدہ زندگی گزارنا آسان ہو جائے اور طلاق کے
راستے میں رکاوٹیں قائم کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد بھی عفت و عصمت اور حیا کو قائم رکھنا ہے۔ ④ اس مقصد کے
لیے بدکاری پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے اسی طرح کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگانے کی بھی عبرت ناک سزا مقرر
کی گئی ہے۔



۴۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

۳۱۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر دین کی کوئی نہ کوئی
امتیازی اور اخلاقی خوبی ہوتی ہے۔ اسلام کی امتیازی
خوبی حیا ہے۔“

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ: حَدَّثَنَا
صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ
الْقُرْظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا، وَإِنَّ خُلُقُ
الْإِسْلَامِ الْحِیَاءُ».

۴۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ:

۳۱۸۳۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

«والمطبراني في الصغير: ۱/ ۱۴، ۱۳، والخليل: ۲۴/ ۸، وله شواهد عند مالك: ۲/ ۹۰۵ وغيره.

۴۱۸۲۔ [ضعیف] أخرجه الخرائطي، ح: ۲۸۹ من حديث سعيد به، وضعفه البوصيري لعثنين، وانظر الحديث السابق.

۴۱۸۳۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (۵۴)، ح: ۳۴۸۳ من حديث منصور به.

۳۷- أبواب الزهد

حیا کا بیان

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِوةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں تک پہلی نبوت کا جو کلام پہنچا ہے اس میں یہ بھی ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① حیا کی اہمیت سابقہ شریعتوں میں بھی مسلمہ تھی۔ ② حیا انسان کو برے کاموں سے روکنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب کسی میں حیا نہ ہو تو اس سے گندے سے گندے گناہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ③ اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جس کام میں ایک شریف آدمی شرم محسوس نہیں کرتا وہ شرعاً جائز ہوتا ہے۔ اور جس کام سے شرم محسوس ہوتی ہو اس سے بچ جانا چاہیے تاہم بعض اوقات معاشرے کی حالت تبدیل ہو جانے سے گناہ عام ہو جائے اور نیکی کا رواج نہ رہے تو وہ اس حکم میں نہیں۔



۴۱۸۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى: ۳۱۸۳- حضرت ابوبکرہ (نفع بن حارث ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے۔ اور بدکلامی بد اخلاقی کا حصہ ہے اور بد اخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔“

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبُذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ».

🌟 فوائد و مسائل: ① اچھے اعمال کی طرح اچھے اخلاق بھی ایمان میں شامل ہیں۔ ② مومن کو اچھی عادتوں کا پابند ہونا چاہیے اور بری عادتوں سے متفرغ ہونا چاہیے۔ ③ بدکلامی سے مراد فحش کلامی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ہے جو مومن کی شان کے لائق نہیں۔

۴۱۸۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ۳۱۸۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۸۴- [صحیح] أخرجه القضاعي في مسند الشهاب: ۱/ ۱۲۴، ح: ۱۵۶ من حديث إسماعيل بن موسى به، وتابعه سعيد بن سليمان عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۳۱۴، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴، والحاكم: ۵۲/ ۱، والذهبي، وله شواهد كثيرة جداً.

۴۱۸۵- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳/ ۱۶۵ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه: ۱۱/ ۱۴۱، ۱۴۲، ح: ۲۰۱۵، وقال الترمذي "حسن غريب"، ح: ۱۹۷۴، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۹۱۵، (الإحسان)، ح: ۵۵۲ [وفي سنده تصحيف]، ورواه كثير بن حبيب عن ثابت به، مسند البزار: ۲/ ۴۰۳، ح: ۱۹۶۳.

۳۷۔ ابواب الزهد

تخل کا بیان

الْخَلَّالُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نے فرمایا: ”بے حیائی جس چیز میں بھی عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ہوا سے بد نما کر دیتی ہے۔ اور حیا جس چیز میں بھی ہو «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا شَانَهُ. اُسے خوش نما کر دیتی ہے۔ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا زَانَهُ.»

🌞 فوائد و مسائل: ① حیا زندگی کے ہر مرحلے اور ہر میدان میں ضروری ہے۔ ② بے حیائی کلام میں ہو یا حرکات میں یا معاملات میں وہ بری ہی ہے۔ ڈھٹائی بے مروتی، سنگ دلی، بد معاملہ ہونا اور بد عہدی وغیرہ اصل میں بے حیائی ہی کے مختلف پہلو ہیں۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ الْحِلْمِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۸۔ تخل کا بیان

۴۱۸۶۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: ۳۱۸۶۔ حضرت معاذ بن انس جھنی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنا غصہ روک لیا جب کہ وہ غصہ (کے مطابق سختی) نافذ کرنے کی طاقت رکھتا تھا اُسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جو ن سی حور چاہے پسند کر لے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے سے کمزور پر غصہ آئے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اصل بہادری یہی ہے کہ ایسے موقع پر غصہ نکالنے کی بجائے معاف کر دیا جائے۔ ② بعض نیکوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص انعامات مقرر کیے ہوئے ہیں۔ ان انعامات کے حصول کی کوشش کرنا مستحسن ہے۔ ③ حوریں اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے پیدا کی ہیں۔ ④ ہر جنتی کو حوریں ملیں گی لیکن غصے پر قابو پا کر ظلم سے اجتناب کرنے کی جزا کے طور پر خاص انعام دیا جائے گا۔ ایسے جنتی کو اپنی پسند کی حوریں منتخب کرنے کا حق دیا جائے گا۔ ⑤ جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذابوں کا تعلق صرف روح سے نہیں جسم سے بھی ہے کیونکہ دنیا میں نیکی یا گناہ کرنے میں جسم اور روح دونوں شریک ہیں اس لیے آخرت میں ثواب و سزا جسمانی بھی ہوگا اور روحانی بھی۔

۴۱۸۶۔ [مسندہ حسن] أخرجه أبو داود، الأدب، باب من كظم غيظاً، ح: ۴۷۷۷ من حديث ابن وهب به، وقال

الترمذي "حسن غريب"، ح: ۲۰۲۱، ۲۴۹۳.

۴۱۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ:
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ
الْعَبْدِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ:
كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ:
«أَتَشْكُمُ وَفُودَ عَبْدِ الْقَيْسِ» وَمَا يَرَى أَحَدٌ
فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ. إِذْ جَاءُوا فَتَزَلُّوا. فَأَتَوْا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَبَقِيَ الْأَشْجُ الْعَصْرِيُّ.
فَجَاءَ بَعْدُ. فَتَزَلَّ مَثْرَلًا. فَأَنَاحَ رَاحِلَتَهُ،
وَوَضَعَ ثِيَابَهُ جَانِبًا. ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَشْجُ إِنَّ
فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْجَلَمُ
وَالثَّوَدَةُ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيءٌ جَبِلْتُ
عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَّثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «بَلْ شَيْءٌ جَبِلْتُ عَلَيْهِ».

۳۱۸۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے انھوں نے کہا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے
پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد آ گیا ہے۔“ اس وقت ہم
میں سے کسی کا یہ خیال نہیں تھا (کہ وہ پہنچ گئے ہیں۔)
اچانک وہ لوگ آئے اور سواریوں سے اتر کر رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ (ان کے سردار)
حضرت اشج (مالک بن منذر) عصری رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔
وہ بعد میں حاضر ہوئے۔ وہ قیام گاہ پر اترے سواری کو
بٹھایا اپنے (سفر کے) کپڑے ایک طرف رکھے (سفر
کے کپڑے اتار کر دوسرے پہنے) پھر رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں
فرمایا: ”اشج! تمہارے اندر دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ
تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری سے اور سچ میں کام کرنا۔“
انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ چیز میرے اندر
فطری طور پر موجود ہے یا بعد میں پیدا ہوئی؟ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ یہ چیز تمہارے اندر فطری
طور پر موجود ہے۔“

۴۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ:
حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ:
حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ

۳۱۸۸- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے نبی ﷺ نے حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
”تمہارے اندر دو خوبیاں ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ حلم

۴۱۸۷- [إسناده ضعيف جدًا] وضعفه البوصيري من أجل عمارة بن جوين العبدی، تقدم، ح: ۲۴۷، والحديث
الأمي يعني عنه.

۴۱۸۸- أخرجه مسلم، الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله وشرايع الدين... الخ، ح: ۲۵/۱۷ من
حديث قره، وقال الترمذي "حسن صحيح غريب"، ح: ۲۰۱۱.

غم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

تھمیں نظر نہیں آتا اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تھمیں سنائی نہیں دیتا۔ آسمان چرچاتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچائے۔ اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر (بلکہ ہر جگہ) کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر تھمیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا سا اور زیادہ روؤ اور بستر پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکو اور تم باواز بلند اللہ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ۔ قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرَّقٍ الْعَجَلِي، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ. إِنَّ السَّمَاءَ أَطْطَ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطَط. مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاصِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ. وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَصَحَّحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَّيْتُمْ كَثِيرًا. وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ. وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ لَوِذْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعَصَّدُ.

فوائد ومسائل: ① اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو جنت، جہنم اور آسمانوں کے حالات دکھا دیے تھے اس لیے نبی ﷺ کو تقویٰ اور خوفِ الہی کی وہ کیفیت حاصل تھی جو دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ② فرشتے اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہیں اور اللہ کی عظمت سے کا حق واقف ہونے کی وجہ سے وہ اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ ③ انسان کمزور اور محتاج مخلوق ہے اسے خشیت و انابت کی زیادہ ضرورت ہے۔ ④ سجدہ فرشتوں کی عبادت میں بھی شامل ہے اور یہ بندے کو اللہ کے قریب کرنے والا عظیم ترین عمل ہے۔ ⑤ اللہ کے خوف کا تقاضا ہے کہ اس کی عظمت کا احساس کر کے اور اپنے گناہوں اور کمزوریوں پر نظر کر کے ندامت پیدا ہو اور اللہ کے سامنے رو رو کر اس سے معافی مانگی جائے۔ ⑥ آسمان بہت مضبوط مخلوق ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے کسی تخت یا کباوے پر بہت زیادہ وزنی چیز رکھ دینے سے پیدا ہوتی ہے۔ ⑦ آسمان کا چرچانا عقل کے خلاف نہیں لہذا اس کی تاویل کی ضرورت نہیں۔ ⑧ حدیث کا آخری جملہ [وَاللَّهُ لَوِذْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعَصَّدُ] ”قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے.....“ ”درج ہے، یعنی یہ جملہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں بلکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

٤١٩١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: ٣١٩١- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تھمیں وہ کچھ معلوم ہو

٤١٩١- [صحیح] أخرجه أحمد: ٣/ ٢١٠ عن عبد الصمد به، ورواه مولى ابن أنس (البخاري ومسلم)، وأبو طلحة الأمدی، أحمد: ٣/ ١٨٠ كلاهما عن أنس به.

۳۷۔ ابواب الزہد

نم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔“

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبْكَيْتُمْ كَثِيرًا».

۴۱۹۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے انھوں نے فرمایا: ان کے اسلام قبول کرنے کے صرف چار سال بعد یہ آیت نازل ہو گئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے انھیں تنبیہ فرمائی۔ (ارشاد ہے:) ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ ”اور (اہل ایمان) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“

۴۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ غَامِرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَبْنِي إِسْلَامَهُمْ وَبَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِهَا، إِلَّا أَرْبَعَ سِنِينَ ﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾.

[الحديد: ۱۶]



🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان لانے کے بعد اس کی حفاظت کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔ ② گناہوں کے ارتکاب سے دل سخت ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وعظ و نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ ③ دل کی نجی کا علاج موت کی یاد قرآن کی تلاوت اور تہیوں سے شفقت کا اظہار کرنا ہے۔

۴۱۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ مدت ہنسو کیونکہ زیادہ ہسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“

۴۱۹۳۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الضَّحْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ

۴۱۹۲۔ [صحیح] وصحہ البوصیری، ولہ شاهد فی صحیح مسلم، ح: ۲۷/۳، والمراد إسلامهم: بإسلام ابن مسعود وأصحابه دون عبدالله بن الزبیر لأنه ولد بعد الهجرة في المدينة، وللحديث لون آخر عند البزار كما في تفسير ابن كثير: ۴/۳۳۲، وفي نسخة: ۸/۴۵.

۴۱۹۳۔ [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۵۳ من حديث أبي بكر الحنفي- من بني حنيفة- به، وصححه البوصيري، وللحديث شواهد عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵ وغيره، وانظر، ح: ۴۲۱۷.

غم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

۳۷- ابواب الزہد

ثَبِيتُ الْقَلْبِ.

☀️ فوائد و مسائل: ① دل مردہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردہ انسان کو کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا اسی طرح غافل آدمی کو بھی اپنی آخرت کے نفع اور نقصان کا احساس نہیں ہوتا۔ ② دل جب مردہ ہو جائے تو اس میں نرمی کی جگہ سختی، رحم کی جگہ سنگ دلی اور انصاف کی جگہ ظلم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ خندہ پیشانی ایک اچھی عادت اور شرعاً مطلوب ہے لیکن ہر چیز سے بے پروا ہو کر ہر وقت ہنسی مذاق اور دل لگی میں وقت گزارنا غفلت اور مردہ دلی کی علامت ہے۔ دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھنا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا ضروری ہے۔

۴۱۹۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔“ میں نے سورۃ نساء تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ”اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ حاضر کریں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں (میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① جس طرح قرآن کی تلاوت بڑی نیکی ہے اس طرح قرآن سننا بھی ضروری ہے۔ ② قرآن کی تلاوت کا دل پر ایک خاص روحانی اثر ہوتا ہے۔ کسی سے قرآن سننے سے یہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ ③ قرآن کا ترجمہ سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے تاکہ تلاوت کا دل پر صحیح اثر ہو سکے۔ ④ قرآن مجید کی تلاوت یا سننے کا اصل مقصد اس کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور آیت میں قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا ہے۔ اور قیامت خود ایک عبرت انگیز موضوع ہے۔ ضروری ہے کہ وعظ و نصیحت میں اس موضوع کو اہمیت دی جائے۔

۴۱۹۴- [صحیح] أخرجه الترمذی، تفسیر القرآن، [باب] ومن سورة النساء، ح: ۳۰۲۴ عن هناد به، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزهد

غم زدہ ہونے اور رونے کا بیان

۴۱۹۵۔ حضرت براءؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتاروئے کہ مٹی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: ”بھائیو! ایسی چیز (قبر) کے لیے تیاری کر لو۔“

۴۱۹۵۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ. فَحَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ. فَبَكَى، حَتَّى بَلَ الثَّرَى. ثُمَّ قَالَ: «يَا إِخْوَانِي لِيُمِثِلْ هَذَا قَاعِدُوا».

☀ فوائد و مسائل: ① قبر آخرت کا پہلا مرحلہ ہے اس کے لیے تیاری موت سے پہلے ہی ہو سکتی ہے لہذا زندگی کے جو چند دن میسر ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ② موت اور قبر کے مراحل یاد کر کے رونا اللہ کے خوف سے رونے میں شامل ہے کیونکہ وہاں اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو سزا ملے گی۔ ③ مناسب موقع پر وعظ و نصیحت کے چند جملے کہنے میں حرج نہیں لیکن اس طرح کا رواج نہ بنالیا جائے کہ لازمی جڑ سمجھ لیا جائے۔ جس طرح بعض حضرات جنازہ پڑھانے سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا عملاً ضروری سمجھ بیٹھے ہیں اگرچہ وہ اسے زبان سے ضروری نہ کہیں۔



۴۱۹۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی شکل بنا لو (تاکہ آنسو آجائیں۔)“

۴۱۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكَوَانَ الدَّمَشْقِيِّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْكُوا. فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا».

۴۱۹۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مومن کی آنکھوں

۴۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ

۴۱۹۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۹۴ من حديث أبي رجاء عبد الله بن واقد الهروي به، وحسنه المنذري: ۴/ ۲۴۰، وضعفه البوصيري.

۴۱۹۶۔ [ضعيف] تقدم، ح: ۱۳۳۷.

۴۱۹۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني: ۱۰/ ۲۰، ح: ۹۷۹۹ من حديث حماد به، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، ومن أجله ضعفه البوصيري.

اعمال کی حفاظت کرنے کا بیان

سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکل آئیں، اگرچہ کبھی کے سر جھٹتے ہی ہوں پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے ظاہری حصے (رخساروں) پر لگ جائیں اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔“

۳۷۔ ابواب الزہد

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّزْقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ، وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذَّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرٍّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ».

باب: ۲۰۔ عمل کو (غیر مقبول ہونے سے)

(المعجم ۲۰) - بَابُ التَّوَقُّفِ عَلَى الْعَمَلِ

محفوظ کرنا

(التحفة ۲۰)

۴۱۹۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اللہ کا فرمان ہے:) ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ ”وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جو دینا ہوتا ہے دیتے ہیں اور ان کے دل ڈر رہے ہوتے ہیں۔“ کیا اس سے مراد وہ آدمی ہے جو زنہ پوری اور شراب نوشی کا مرتکب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ اے ابوبکر کی بیٹی! ”نہیں“ اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ آدمی ہے جو روزہ رکھتا ہے صدقہ دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اسے ڈر رہتا ہے کہ شاید (اس کا عمل) قبول نہ ہو۔

۴۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ [سَعِيدٍ] الِهْمْدَانِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ [المومنون: ۶۰] أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَشْرِبُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ؟ قَالَ: «لَا، يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ- أَوْ يَا بِنْتَ الصَّدِيقِ- وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُ».

فوائد ومسائل: ① نیک اعمال کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے لیکن عمل پر بھروسہ کر کے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ ② بظاہر ایک صحیح عمل میں بھی ایسی خامی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ قبول نہ ہو۔ ③ عمل کر

۴۱۹۸۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المؤمنين، ح: ۳۱۷۵ من حديث مالك بن

مغول به .

کے اس کی قبولیت کے لیے بھی اللہ سے درخواست کرتے رہنا چاہیے۔ ① منکی پر فخر کرنا جائز نہیں۔

۴۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
ابْنِ عَمْرَانَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ
جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّ قَالَ: سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
كَالْوَعَاءِ. إِذَا طَابَ أَصْفَلُهُ، طَابَ أَغْلَاهُ.
وَإِذَا فَسَدَ أَصْفَلُهُ، فَسَدَ أَغْلَاهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر عمل کرتے وقت دل کی گہرائی میں خلوص ہوگا تو عمل اچھا اور قابل قبول ہوگا۔ اگر دل میں خلوص نہیں تو بظاہر اچھا نظر آنے والا عمل بھی حقیقت میں اچھا نہیں۔ ② برتن میں پانی پڑا ہوا ہو اور برتن کے نچلے حصے میں گندگی موجود ہو تو برتن کا سارا پانی اس سے متاثر ہو کر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے خواہ بظاہر اوپر والا پانی صاف محسوس ہو رہا ہو۔ عمل اور اخلاص کی یہی مثال ہے۔



۴۲۰۰۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ الْحِمَصِيُّ:
حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ ذَكْوَانَ، أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى
فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَذَا
عَبْدِي حَقًّا».

۴۱۹۹۔ [حسن] أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ق: ۱۶۲۲/۳ من طريقين (محمد بن المصنف وعمرو بن عثمان) عن الوليد به.

۴۲۰۰۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل عننة، وبقية، تقدم، ح: ۵۵۱، ۱۱۲۱، وقال أبو حاتم: "هذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"، علل الحديث: ۱/ ۱۸۹، ح: ۵۴۱.

دکھلاوے اور شہرت کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

۴۲۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اعتدال اختیار کرو اور سیدھے رہو۔ تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ”مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور اپنے فضل میں چھپالے۔“

۴۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَارِبُوا وَسَدُّوا، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَنْجِيهِ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اعتدال کا مطلب افراط و تفریط سے اجتناب ہے، یعنی نہ تو بدعت کا ارتکاب کیا جائے اور نہ فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کی جائے۔ ② جنت اصل میں اعمال کا بدلہ نہیں بلکہ اللہ کی خاص رحمت ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اللہ کے احسانات کے مقابلے میں انتہائی حقیر ہیں بلکہ ان اعمال کی توفیق بھی اللہ کا احسان ہے۔ ③ [سَدُّوا] کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اصل مقصود کو پیش نظر رکھو [سَدَّادُ السَّهْمِ] کا مطلب ہوتا ہے تیر کا نشانہ پر لگنا۔ یہ لفظ اسی سے ماخوذ ہے۔ اصل مقصود اللہ کی رضا کا حصول اور جہنم سے نجات ہے۔ ④ نیک اعمال کا مقصد اللہ کی رحمت کا حصول ہے۔ اس کے نتیجے میں جنت بھی مل جائے گی اور جہنم سے بچاؤ بھی ہو جائے گا۔

باب: ۲۱۔ دکھلاوے اور شہرت کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ الرِّبَايَةِ وَالشَّمْعَةِ

(التحفة ۲۱)

۴۲۰۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز و جل فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے

۴۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الثُّمَالِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

۴۲۰۱۔ أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب لن يدخل أحد الجنة بعمله، بل برحمة الله تعالى، ح: ۷۶/۲۸۱۶ من حديث الأعمش به، وحسنه البوصيري من أجل شريك، ولم ينفرد به، وللحديث شواهد كثيرة.

۴۲۰۲۔ أخرجه مسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ح: ۴۶/۲۹۸۵ من حديث العلاء به بالفاظ متفاوتة، وصححه البوصيري.

۳۷۔ ابواب الزهد دکھاوے اور شہرت کا بیان

أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ. وَهُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ.

لے عمل کیا، اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے لاتعلق ہو جاتا ہوں۔ اور وہ (عمل) اسی کے لیے ہوتا ہے جس کو اس نے (میرا) شریک بنایا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی اور کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے کام کیا جائے جس کے ذریعے سے اسے دنیوی مفاد حاصل ہو یا لوگوں کی نظر میں متقی اور پارسا کہلائے۔ ② ایسا عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ ③ وہ عمل دوسرے کے لیے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ثواب نہیں دیتا۔ اگر ریا کار ثواب کا طالب ہے تو اسی انسان سے ثواب لے جس کو دکھانے کے لیے اس نے کام کیا ہے۔ ظاہر ہے انسان دوسرے انسان کو نیکی کا بدلہ نہیں دے سکتا اس لیے قیامت کے دن ریا کار کو شرمندگی ہوگی۔ اور اسے عمل کا کوئی ثواب یا فائدہ نہیں ملے گا۔ ④ ریا کاری شرک اصغر ہے۔ اس سے وہ عمل تباہ ہو جاتا ہے جس میں ریا شامل ہوتا ہم یہ شرک اکبر نہیں جس کی سزا دائمی جہنم ہے۔



۴۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدَ بْنَ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ ابْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٌ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ. فَإِنَّ اللَّهَ أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ».

۴۲۰۳۔ صحابی رسول حضرت ابوسعید بن ابوفضاہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے تمام انسانوں کو جمع کرے گا اور وہ دن ایسا ہے جس میں کوئی شک نہیں جب ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل میں (کسی کو) شریک کیا وہ اس عمل کا ثواب غیر اللہ ہی سے مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ریا کاری قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہے۔ ② ثواب دینا صرف اللہ کا کام ہے

۴۲۰۳۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكهف، ح: ۳۱۵۴ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب" * زياد بن مينا، وثقه الترمذي، وابن حبان، وجهله غيرهما، فحديثه حسن.

لہذا کوئی کسی سے کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے ریا کاری والے اعمال بے کار ہیں جن کا ثواب نہ اللہ تعالیٰ دے گا نہ عوام دے سکیں گے۔ ⑤ ریا کاری قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہوگی۔

۴۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ،
عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ. فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا
هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْنَكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ
الدَّجَالِ؟» قَالَ، قُلْنَا: بَلَى. فَقَالَ:
«الشُّرْكَ الْخَفِيُّ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ
فَيَزِينُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ».

ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (گھر سے) باہر تشریف لائے جب کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں (فرمائیے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھپا ہوا شرک۔ (وہ یہ ہے) کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔“

🌞 فائدہ مسائل: ① ریا کاری دجال سے زیادہ خطرناک اس لیے ہے کہ دجال کھلا دشمن ہے اس کا کفر واضح ہے جبکہ ریا کار کا عمل بظاہر نیکی کا عمل ہوتا ہے۔ ② اسے پوشیدہ شرک اس لیے کہا گیا ہے کہ کسی بت درخت قبر چاند سورج وغیرہ کی پوجا کرنے والا یا اسے سجدہ کرنے والا سب کو نظر آتا ہے کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔ اس کا شرک واضح ہوتا ہے۔ لیکن ریا کاری کرنے والا بظاہر اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے یا رکوع سجود میں مشغول ہوتا ہے اسے دیکھ کر یہ نہیں چلتا کہ یہ اللہ کی رضا کے لیے نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ اپنے نفس کی پوجا کر رہا ہے۔ ③ اگر نیکی کرنے والے کی نیت یہ ہو کہ اس کی تعریف کی جائے تو یہ ریا ہے لیکن اگر اس کی نیت یہ نہیں لوگوں کو دیکھنے ہی اس کی نیکی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ تعریف کرتے ہیں اس میں عمل کرنے والے کا قصور نہیں۔ ④ جس طرح یہ جائز نہیں کہ نماز پڑھنے والے کو کوئی دیکھ لے تو وہ نماز لمبی کر دے اس طرح یہ بھی درست نہیں کہ لمبی سورت پڑھنا شروع کی ہے اچانک کوئی آگیا تو نماز مختصر کر دے بلکہ اپنی پہلی نیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ ⑤ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال کا بھی یہی حکم ہے مثلاً: صدقہ جہاد وغیرہ۔

۴۲۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۰۴- [حسن] أخرجه أحمد: ۳۰/۳ من حديث كثير به معلولاً، وحسنه أبو صيري، وأشار المنذري إلى أنه حسن.

۴۲۰۵- [ضعيف] * رواد صدوق اختلط بأخره فتركه وفي حديثه عن الثوري ضعف شديد (تقریب)، وعامر بن ۴۴

۳۷۔ أبواب الزهد

دکھاوے اور شہرت کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج چاند یا کسی بت کو پوجیں گے لیکن ایسے عمل کریں گے جو غیر اللہ (کو دکھانے) کے لیے ہوں گے اور پوشیدہ خواہش رکھیں گے۔“

الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَنْخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. أَمَّا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يَعْْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا. وَلَكِنْ أَعْمَالًا لِغَيْرِ اللَّهِ، وَشَهْوَةً خَفِيَّةً».

۴۲۰۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تشہیر کرے گا۔ اور جو شخص دکھاوا کرتا ہے اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔“

۴۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُسْمِعْ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُرَاءَ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ».

۴۲۰۷۔ حضرت جنبد (بن عبد اللہ بن سفیان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دکھاوا کرے گا اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔ اور جو شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے اللہ اس کی تشہیر کرے گا۔“

۴۲۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلِيلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرَاءَ، يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. وَمَنْ يُسْمِعْ، يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ریا کاری کرنے والا کام اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خوبی کی شہرت ہو اور وہ

«عبد اللہ مجهول (أيضًا)، والحسن بن ذكوان صدوق يخطيء، ورمي بالقدر وكان بدلس، وله شاهدان ضعيفان جدًا، المشكاة، ج: ۵۳۳۲، بتحقيقه.

۴۲۰۶۔ [صحیح] رواه فراس عن عطية به، الترمذي، ج: ۳۳۸۱، وأحمد: ۴۰/۳، وضعفه البوصيري من أجل عطية، وانظر، ج: ۴۱۲۳، والحديث الآتي شاهد له.

۴۲۰۷۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الرياء والسمة، ج: ۶۴۹۹، ومسلم، الزهد، باب تحريم الرياء، ج: ۲۹۸۷ من حديث سفیان الثوري به، ورواه عبد الله بن عباس (مسلم)، وأبو بكر، أحمد: ۴۵/۵ نحوه.

۳۷۔ ابواب الزہد حد کا بیان

اس کی تعریف اور عزت کریں لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی یہ بری نیت ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو جاتا ہے اور اس کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ ① اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوق کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا کہ یہ شخص اخلاص کے ساتھ نیکی نہیں کرتا تھا جس سے سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو جائے گی۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ الْحَسَدِ (التحفة ۲۲) باب: ۲۲۔ حسد کا بیان

۴۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَاسْلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا».

۴۲۰۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (رشک) صرف دو ہی کاموں میں جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے پر لگا دیا۔ (اس سے رشک کرنا چاہیے) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے (دین کی) سمجھ دی وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ”حسد“ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کسی کو اللہ کی طرف سے نعت ملی ہو تو اسے دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہو کہ اس کی یہ نعت ختم ہو جائے۔ یہ جذبہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس حدیث میں حسد سے مراد ”رشک“ ہے یعنی یہ خواہش کرنا کہ جیسی نعت اس کے پاس ہے ویسی مجھے بھی مل جائے یہ جائز ہے۔ ② حسد تو کسی پر بھی جائز نہیں۔ رشک بھی دنیا کی دولت، شہرت اور حکومت پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ کسی کا نیک عمل ہی اس قابل ہے کہ اس طرح کامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ③ خوبیوں میں سب سے زیادہ قابل رشک دو خوبیاں ہیں: سخاوت اور علم۔ یہ عمل بھی تین خوبیوں میں شمار ہو سکتے ہیں جب اللہ کی رضا کے لیے غلوں کے ساتھ انجام دیے جائیں ورنہ شہرت کے لیے حاصل کیا جانے والا علم اور خرچ کیا جانے والا مال سخت ترین سزا اور شدید عذاب کا باعث ہوگا۔ اللہ محفوظ رکھے۔

۴۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۲۰۸۔ أخرجه البخاري، العلم، باب الاختطاب في العلم والحكمة، ح: ۷۳ من حديث إسماعيل به، ومسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة... الخ، ح: ۸۱۶ عن ابن نمير به.

۴۲۰۹۔ أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول النبي ﷺ: رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به... الخ، ح: ۷۵۲۹،

۳۷- ابواب الزهد

حسد کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (ریشک) صرف دو کاموں میں جائز ہے۔ ایک اس آدمی سے (ریشک کرنا چاہیے) جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر قائم رہتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔ اور (دوسرا) وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا وہ رات کے اوقات میں بھی اسے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی (اس پر ریشک کرنا چاہیے۔“)

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ».



474

🌞 فوائد و مسائل: ① [يَقُومُ بِهِ] کا مطلب اس پر عمل کرنا بھی ہے اور نماز کے قیام میں اس کی تلاوت بھی خواہ فرض نمازوں میں ہو یا نوافل و تہجد میں۔ ② اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ③ مسجدوں کے بیٹاروں اور دیواروں کی زیب و زینت کی بجائے علماء اور طلباء پر خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ اسی طرح مسجد کے مفلس یا مقررہ نمازی اور مسجد کے قرب و جوار میں رہنے والے مدد کے مستحق غریب آدمیوں کو دینا زیادہ ضروری ہے۔ مسجد سادہ رہے تو افضل ہے۔

۴۲۱۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ گنتا ہوں (کی آگ) کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی (دنیا کی) آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزہ جہنم سے (بچانے والی) ڈھال ہے۔“

۴۲۱۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَبِي عَيْسَى [الْحَمَّاطُ]، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ. وَالصِّيَامُ جُذَّةٌ مِنَ النَّارِ».

۴۲۱۰- وصلى، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه... الخ، ح: ۸۱۵ من حديث سفیان بن عیینة به.
۴۲۱۰- [استاده ضعیف جداً] أخرجه أبو يعلى ۶/ ۳۳۰، ح: ۳۶۵۶ عن هارون به، وانظر، ح: ۳۳۱۵ لحال عيسى الحنط، وحديث أبي داود، ح: ۴۹۰۴ يغني عنه، ولبعض الحديث شواهد، انظر، ح: ۲۸۰ وغیره.

۳۷- أبواب الزهد - علم وزیادتی کا بیان

باب ۲۳- علم وزیادتی

(المعجم ۲۳) - بَابُ الْبَغْيِ (التحفة ۲۳)

۴۲۱۱- حضرت ابو بکرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ”زیادتی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جلدی دے دیتا ہے جب کہ اس کے ساتھ اس کے لیے آخرت کا عذاب بھی سنبھال رکھتا ہے۔“

۴۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَوْزِي: أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنَ عَلِيَّةَ عَنْ عَيْشَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّجْمِ».

نوائد و مسائل: ① علم وزیادتی سے پرہیز کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اسلام کی اہم خوبی عدل اور رحم ہے۔ ② علم اور رشتہ داروں سے بدسلوکی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی خواہ ظلم کسی انسان پر کیا جائے یا کسی حیوان پر۔

۴۲۱۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے جلدی ثواب نیکی اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے حسن سلوک) کا ملتا ہے۔ اور (اسی طرح) سب سے جلدی سزا زیادتی اور قطع رحمی (رشتہ داروں سے بدسلوکی) کی ملتی ہے۔“

۴۲۱۲- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا، الْبِرُّ وَصَلَةُ الرَّجْمِ. وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةً، الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجْمِ».

۴۲۱۳- حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے

۴۲۱۳- حَدَّثَنَا يَغْفُوبُ بْنُ حَمِيدٍ

۴۲۱۱- [سنادہ صحیح] أخرجه أبو داود، الأدب، باب في النهي عن البغي، ح: ۴۹۰۲ من حديث ابن عليّ به، وقال الترمذي "حسن صحيح"، ح: ۲۵۱۱، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، والحاكم ۴/۳۵۶، ۱۶۲، ۱۶۳، والذهبي.

۴۲۱۲- [سنادہ ضعیف جلد] أخرجه ابن عدي: ۱۳۸۷/۴ من حديث صالح بن موسى الطلحي به، وهو متروك كنه في التقريب.

۴۲۱۳- [صحیح] تقدم، ح: ۳۹۳۳.

۳۷- أبواب الزهد

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حقیر کرے (یا اسے حقیر جانے)۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان کو ذلیل کرنا یا اسے حقیر اور کم تر سمجھ کر بدسلوکی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ② حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی میں صرف یہی عیب ہو کوئی اور عیب نہ ہو تو اسے برا آدمی قرار دینے کے لیے یہی عیب کافی ہے۔

۴۲۱۴- حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَنَّ أَبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا. وَلَا يَنْفَعِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۱۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ تواضع اختیار کرو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان پر ہر قسم کی زیادتی کرنا حرام ہے۔ ② تواضع سے متعلق فوائد کے لیے حدیث: ۴۱۷۹ کے فوائد ملاحظہ فرمائیے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

(التحفة ۲۴)

باب: احتیاط اور تقویٰ

۴۲۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۱۵- نبی ﷺ کے صحابی حضرت عطیہ (بن عروہ)

۴۲۱۴- [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۲۶ من حديث ابن وهب به، وحسنه البوصري، وله شاهد عند مسلم، وانظر، ح: ۴۱۷۹.

۴۲۱۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب علامة التقوى ودع مالا بأس به حذراً، ح: ۲۴۵۱ من حديث أبي عقيل عبدالله بن عقيل به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۳۱۹/۴، والذهبي * عبدالله بن يزيد الدمشقي ضعفه الجوزجاني، والحافظ ابن حجر، والذهبي، ووثقه ابن حبان، والترمذي، والحاكم، والذهبي، وتعديله راجع.

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

۳۷- أبواب الزهد

سعدی رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ تقویٰ کے (بلند) مقام تک نہیں پہنچتا حتیٰ کہ حرج والی چیز سے بچنے کے لیے وہ چیز بھی چھوڑ دے جس میں حرج نہیں (لیکن شک ہے کہ شاید منع ہو۔)“

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَبَسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ، حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَدَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ».

۳۲۱۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر صاف دل والا سچی زبان والا۔“ صحابہ نے عرض کیا: سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں صاف دل والا کون ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پرہیزگار پاک باز جس (کے دل) میں نہ کوئی گناہ ہو نہ زیادتی نہ کمینہ نہ حسد۔“

۴۲۱۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ: حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَحْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ». قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ. فَمَا مَحْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّفِيُّ. لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا غِلٍّ وَلَا حَسَدٍ».

🌟 فوائد و مسائل: ① دل کی صفائی اور پاکیزگی آخرت میں نجات کا باعث ہے۔ ② متقی آدمی دوسروں سے افضل ہے۔ ③ کہنے کا مطلب ہے دل میں ناراضی رکھنا تاکہ موقع ملے پر بدلہ لیا جاسکے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔

۳۲۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:

۴۲۱۶- [إسناده صحيح] أخرجه الخرائطي في مكارم الاخلاق، ح: ۴۵ من حديث يحيى بن مطولاً، وصححه البوصيري. ۴۲۱۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في الحلية: ۳۶۵/۱۰ من حديث أبي معاوية به مختصراً، وحسنه البوصيري. * أبو رجاء محرز بن عبد الله الجزري، ومكحول مدلسان وعثمان، وتقدم مكحول، ح: ۴۸۱، وفي الحديث علة أخرى، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ۲۳۰۵، وابن ماجه، ح: ۴۱۹۳ وغيرهما.

۳۷۔ ابواب الزہد

احتیاط اور تقویٰ کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! متقی ہو جا، تو سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جائے گا۔ قناعت پسند بن، جا تو سب سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا۔ لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو مومن بن جائے گا۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ ہمسائیگی کا اچھا تعلق رکھ، تو مسلم بن جائے گا اور ہنساکم کر دے کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ. وَكُنْ قَنِيعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ. وَاجِبٌ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحْسِنْ جَوَارَ مَنْ جَاوَزَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا. وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی ایک روایت مروی ہے جس کی بابت مسند احمد کے محققین لکھتے ہیں کہ یہ حدیث جید ہے، نیز شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین کی بحث سے قلعہ حدیث والی رائے ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتی ہے۔ بنابرین مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابل عمل ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۳۵۹/۱۳ والصحيحة للآلباني (رقم: ۵۰۶، ۲۰۴۶۹۳۰) ② جس طرح نماز، روزہ وغیرہ اعمال عبادت میں شامل ہیں اسی طرح گناہوں اور مشکوک کاموں سے پرہیز کرنا بھی عبادت کا ایک پہلو ہے۔ زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو عبادت کے دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھے۔ ③ موجود نعمتوں پر مطمئن نہ ہونا اور مزید کرم حاصل رکھنا دل میں شکر کے جذبات پیدا نہیں ہونے دیتا۔ شکر کے لیے ضروری ہے کہ موجود نعمتوں کی اہمیت اور فوائد کو مدنظر رکھا جائے۔ اس سے اللہ کے احسانات کا احساس پیدا ہوگا اور بندہ شکر گزار بن جائے گا۔ ④ مومن کی امتیازی صفت دوسروں سے حسن سلوک ہے۔ ⑤ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ زیادہ اختلافات ان سے پیدا ہوتے ہیں جن کے ساتھ زیادہ میل ملاپ ہوتا ہے اور انسان کو ہمسایوں سے اکثر واسطہ پڑتا رہتا ہے لہذا ہمسایوں سے حسن سلوک کا عادی سب کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتا ہے اس طرح وہ صحیح مسلمان بن جاتا ہے۔ ⑥ زیادہ ہنسنا غفلت کو ظاہر کرتا ہے اور غفلت و بے پروائی مردہ دلی کی علامت ہے اور دل جب مردہ ہو جائے تو اسے اپنے اخروی نفع و نقصان کا احساس نہیں رہتا، اس لیے ہنسی مذاق کی زیادتی بری بات ہے البتہ خندہ پیشانی اچھی صفت ہے۔



۴۲۱۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تدبیر جیسی کوئی عقل مندی نہیں“ (حرام وغیرہ سے) پرہیز جیسا کوئی تقویٰ نہیں حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔“

۴۲۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ رُمح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِي بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا عَقْلَ كَالْتَذْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْحَسَبِ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ».

۴۲۱۹- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسب مال ہے اور شرف تقویٰ ہے۔“

۴۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ [أَبِي] مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوَى».

فوائد و مسائل: ① لوگ مال کو دیکھ کر عزت کرتے ہیں۔ اونچے خاندان کا ایک آدمی غریب ہو جائے تو اس کو وہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ لوگوں کے ہاں یہ کیفیت ہے۔ ② اصل چیز جو عزت و احترام کا باعث ہوتی چاہیے وہ کسی کی نیکی اور پرہیزگاری ہے۔ اصل شرف یہی ہے اس لیے آخرت میں تقویٰ کی بنیاد پر ہی عزت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات ۴۹: ۱۳) ”اللہ کے ہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔“

۴۲۲۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۲۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ

۴۲۱۸- [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل المااضي بن محمد، وهو ضعيف كما في التقريب وغيره، وشيخه مجهول (تقريب)، وللحديث شواهد ضعيفة جدًا.

۴۲۱۹- [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجرات، ح: ۳۲۷۱ من حديث يونس به، وقال: "حسن غريب صحيح" وعلته عن قنادة، وتقدم، ح: ۱۷۵، وللحديث شواهد عند القاضي في مسند الشهاب: ۴۶/۱، ح: ۲۰، والنسائي ۶/۶۴، ح: ۳۲۲۷ وغيره.

۴۲۲۰- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى: ۶/۴۹۴، ح: ۱۱۶۰۳ من حديث المعتمر به، وأعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر كما في تهذيب التهذيب وغيره.

۳۷۔ ابواب الزهد

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ
ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ
أَبِي السَّلِيلِ ضَرِيبِ بْنِ نَقِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ
كَلِمَةً وَقَالَ عُثْمَانُ: آيَةٌ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
بِهَا، لَكَفَّتْهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ أَيَّة؟
قَالَ: «وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا».

[الطلاق: ۲]

(المعجم ۲۵) - بَابُ الشَّاءِ الْحَسَنِ

(الشفعة ۲۵)

باب: ۲۵۔ اچھی رائے عامہ

۴۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنَّ بَاكَ نَافِعَ ابْنَ عُمَرَ
الْجُمَحِيِّ عَنْ أُمِّهِ بِنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ
ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاةِ أَوْ النَّبَاةِ قَالَ:
وَالنَّبَاةُ مِنَ الطَّائِفِ قَالَ: «يُوشِكُ أَنْ
تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ». قَالُوا: بِمَ
ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «بِالشَّاءِ الْحَسَنِ
وَالشَّاءِ السَّيِّئِ». أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ،
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ».

۴۲۲۱۔ حضرت ابو بکر (معاذ بن رباح) ثقفی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نباؤہ
یا نباؤہ کے مقام پر ہم سے خطاب فرمایا یہ مقام طائف
کے قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہو سکتا ہے تم
جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ پہچان لو“ ہم نے
عرض کیا: اللہ کے رسول! کس علامت سے؟ فرمایا:
”اچھی رائے کے اظہار سے اور بری رائے کے اظہار
سے۔ تم ایک دوسرے پر اللہ کے گواہ ہو۔“

🌞 نواد و مسائل: ① نیک متقی آدمی اسی کی تعریف کر سکتا ہے جس میں وہ واقعی اچھی صفات دیکھے کیونکہ متقی
خوشامد اور چالوئی نہیں کر سکتا۔ ② نیک متقی آدمی اسی کو برا کہے گا جس میں واقعی بری عادات موجود ہوں کیونکہ



۴۲۲۱۔ [إسناده حسن] أخرجه أحمد عن يزيد بن أحمد عن أبي بَكْرٍ بنِ أَبِي شَيْبَةَ، وعبد بن حميد في المنتخب،
ح: ۴۴۲ من حديث يزيد بن، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۲۰۵۹، والحاكم: ۱/۱۲۰، ۴/۴۳۶،
والذهبي، وحسنه الحافظ في الإصابة، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

وہ جھوٹ بول کر کسی کو بدنام نہیں کرتا۔ ⑤ اچھی تعریف (یا لوگوں کی اچھی رائے) سے مراد ہر قسم کے عوام کی رائے نہیں بلکہ توحید و سنت پر کاربند نیک لوگوں کی رائے مراد ہے جن میں سب سے بلند مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے لہذا جس شخص کے بارے میں ایسے عظیم افراد اچھی رائے رکھتے ہوں وہ یقیناً نیک اور جنتی آدمی ہوگا۔ ⑥ خوارج، معتزلہ اور جمہیہ وغیرہ کے گمراہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ صحابہ اور تابعین نے ان کی آراء کو غلط قرار دیا ہے اور پوری قوت سے ان کی تردید فرمائی ہے۔

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت کلثوم (بن علقمہ) خزاعی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں نیکی کروں تو مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے اچھا کام کیا ہے۔ اور جب میں گناہ کر رہا ہوں تو کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے برا کام کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب حیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو (یقین کر لے کہ) تو نے اچھا کام ہی کیا ہے اور جب وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو پھر تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُثَيْبِ بْنِ الْخَزَّاعِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ، أُنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ. وَإِذَا أَسَأْتُ، أُنِّي قَدْ أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: قَدْ أَحْسَنْتُ، فَقَدْ أَحْسَنْتُ. وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ».

فوائد و مسائل: ① عام نیکیاں اور برائیاں ایسی ہیں کہ عام مسلمان انھیں اس حیثیت سے پہچانتے ہیں خواہ عملی طور پر وہ نیکیوں میں ست اور برائیوں کے عادی ہوں۔ ② اخلاقی خوبیاں اور خامیاں سب سے زیادہ ہمسایوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ جب کسی شخص کو معلوم ہو کہ ہمسائے اے اچھا نہیں سمجھتے تو اسے چاہیے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔ ③ آج کل علم کی کمی کی وجہ سے اور غلط رسم و رواج زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بعض اچھے کام جھوٹ گئے ہیں جب اس پر عمل کیا جائے تو عوام تنقید کرتے ہیں اور بعض غلط کام ایسے مشہور ہو گئے ہیں کہ لوگ انھیں شرعی حکم سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ جب ایسی بدعت سے اجتناب کیا جائے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ سنت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ایسے مسائل میں عوام کی رائے کو اہمیت حاصل نہیں بلکہ ایسے علماء سے دریافت کرنا چاہیے جو صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کر سکتے ہیں اور قرآن و حدیث کی نصوص سے مسائل سمجھ سکتے ہیں۔ محض چٹ پٹی تقریریں کرنے والے واعظوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

۴۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: كَتِفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ. وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ، فَقَدْ أَسَأْتُ».

اچھی اور بری رائے کے اظہار کا بیان

۳۲۲۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: مجھے کیسے معلوم ہوگا جب میں نیکی کروں یا برائی کروں؟ (کہ میں نے نیکی کی ہے یا برائی کی ہے۔) نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو سنے کہ تیرے ہمسائے کہیں: تو نے اچھا کام کیا ہے تو تو نے اچھا کام ہی کیا ہے۔ اور جب تو انھیں سنے کہ وہ کہیں: تو نے برا کام کیا ہے تو تو نے برا کام ہی کیا ہے۔“

۴۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَزَيْدُ ابْنُ أَحْزَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَّارِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَكَ اللَّهُ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا، وَهُوَ يَسْمَعُ وَأَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَكَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا، وَهُوَ يَسْمَعُ».

۳۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جتنی آدمی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی اچھی رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ میری تعریف کر رہے ہیں۔) اور جتنی وہ ہے جس کے کانوں کو اللہ لوگوں کی بری رائے سے بھر دیتا ہے اور وہ سن رہا ہوتا ہے (کہ لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے۔)“

🌞 فوائد و مسائل: ① نیک آدمی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ باتیں اس کے کانوں تک بھی پہنچ ہی جاتی ہیں۔ ② جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور نیکی کے راستے پر قائم رہنے کی اور زیادہ کوشش کرے اور اللہ سے استقامت کی دعا کرے۔ ③ جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں بری رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تاکہ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور آئندہ نیکی کی توفیق ملے۔

۴۲۲۳- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۰۲ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه: ۸/ ۱۱، ح: ۱۹۷۴۹، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۵۷، والبوصيري.

۴۲۲۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني: ۱۲/ ۱۷۰، ح: ۱۲۷۸۷ من حديث مسلم بن إبراهيم به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند الحاكم: ۳۷۸/ ۱، وغيره.

انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ”مکمل تو نیتوں ہی سے ہیں۔ اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اس کی ہجرت (اجر و ثواب کے لحاظ سے بھی) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے پاس وہ ہجرت کر کے آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ: أَتَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَتَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوُّجُهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اعمال میں نیت ضروری ہے اور ثواب و عذاب کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ② نیت دل کا فعل ہے زبان سے اس کا اظہار ضروری نہیں مثلاً: نماز پڑھتے وقت زبان سے جو الفاظ ادا کیے جاتے ہیں یا روزہ رکھنے کی جو نیت عوام میں مشہور ہے حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں چنانچہ یہ بدعت ہے۔ ③ ہر کام کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جو کام اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے گا وہی قبول ہو سکے گا جس میں کوئی اور مقصد شامل ہو جائے گا وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔ ④ خلوص نیت ہی شرعی احکام کی بنیاد ہے۔ یاد رہے کہ ہر کار خیر کے بار آور ہونے کے لیے درست اور خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ نہ صرف ثواب سے محروم ہونا پڑے بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا بھی ملے گی۔ ⑤ اس حدیث کو اہل علم نے دین کا ایک چوتھائی حصہ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: رَجُلٌ

۳۲۲۸۔ حضرت ابوبکر (سعید بن عمرو) انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت کی مثال چار افراد کی سی ہے: ایک آدمی کو اللہ نے مال اور علم سے نوازا۔ وہ اپنے مال میں علم کے مطابق عمل کرتا ہے اسے جائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ ایک

۴۲۲۸۔ أخرجه أحمد: ۴/ ۲۳۰ عن وكيع به، وتابعه شعبة عند أحمد، ورواه منصور عن سالم به، وانظر الحديث الآتي.

۳۷۔ ابواب الزهد

نیت کا بیان

(دوسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے علم دیا اور مال نہیں دیا۔ وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے عمل انجام دیتا جیسے یہ (نیک مال دار) انجام دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثواب میں یہ دونوں برابر ہیں۔ اور ایک (تیسرا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے علم نہیں دیا چنانچہ وہ اپنے مال کو اندھا دھند صرف کرتا ہے۔ (یعنی) ناجائز مقام پر خرچ کرتا ہے۔ اور ایک (چوتھا) آدمی وہ ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس (برے مال دار) شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس (مال) سے ایسے کام کرتا جیسے یہ (برا مال دار) کرتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دونوں (تیسرا اور چوتھا) گناہ میں برابر ہیں۔“

آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا. فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ، يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا، عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا. فَهُوَ يَخْطِئُ فِي مَالِهِ، وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ. وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا. فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ».

۴۲۲۸ م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْأَمْرَوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَرَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَفْضِلٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

۴۲۲۸۔ (۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہی روایت دوسری و سندوں سے بھی بواسطہ ابوکبشہ رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اس (مذکورہ حدیث) کے ہم معنی بیان کی ہے۔

🌞 نوآمد و مسائل: ① اگر انسان ایک نیکی کی خواہش رکھتا ہو لیکن کسی عذر کی وجہ سے اسے کرنے نہ سکتا ہو تو اس کی

۴۲۲۸۔ (۴) [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۸۹/۴ وغيره من حديث عبد الرزاق به، أخرجه الطبراني: ۳۴۴/۲۲، ح: ۸۲۴ من حديث مفضل بن مهلهل به، وللحديث طرق كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۳۲۵، وقال: "حسن صحيح"، والطبراني وغيرهما.

۳۷۔ ابواب الزهد انسان کی آرزوؤں اور اجل کا بیان

اچھی نیت کی وجہ سے اسے ثواب ملتا ہے۔ ① اگر کوئی شخص ایک نیکی کرنے کی کوشش کرے لیکن کسی رکاوٹ کی وجہ سے انجام نہ دے سکے وہ بھی ثواب کا مستحق ہوگا۔ ② گناہ کی خواہش ہو لیکن انسان اس کا ارتکاب کرنے سے معذور ہو یا گناہ کی کوشش کرے اور کامیاب نہ ہو تب بھی گناہ گار ہوتا ہے۔ ③ اگر دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہو لیکن اللہ کی رضا کے لیے اس کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے تو ثواب ملتا ہے۔ ④ نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت اسی طرح نیک کام کرنے والوں سے محبت اور برے کام کرنے والوں سے نفرت بھی ثواب کا باعث ہے۔

۴۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَمُحَمَّدُ
ابْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا
يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّتِهِمْ».

۴۲۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو (قیامت کے دن)
ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① اعمال کی جزا و سزا نیتوں کے مطابق ملتی ہے۔ ② بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہماری نیت نیک ہے۔ یہ غلط ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کرنا بری نیت ہی میں شامل ہے اگرچہ انسان اس کے لیے کوئی جواز تراش لے مثلاً: صدقہ دینے کی نیت سے چوری کرنا گناہ ہی ہے بلکہ یہ زیادہ گناہ ہے کیونکہ اس صورت میں انسان برائی کو نیکی سمجھ لیتا ہے اس لیے اس پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے کی بجائے فخر کرتا ہے۔

۴۲۳۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَنْبَأَنَا
زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى
نِيَّتِهِمْ».

۴۲۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو ان کی نیتوں کے
مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔“

(المعجم ۲۷) - بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ باب: ۲۷۔ امید اور اجل

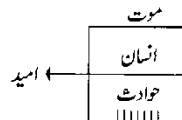
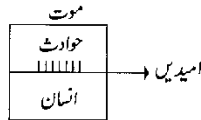
(التحفة ۲۷)

۴۲۲۹۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۹۲/۲ من حديث شريك به، وله شاهد عند مسلم، انظر الحديث الآتي.
۴۲۳۰۔ أخرجه مسلم، الجنة ونعيمها، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت، ح: ۸۳/۲۸۷۸ من حديث
الأعمش به، ولفظ: "يبعث كل عبد على ما مات عليه"، وبه صح الحديث.

۴۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ، بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُمَيْانُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ [خُثَيْمٍ]، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مَرَّتَيْنِ. وَخَطَّ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعَ. [وَأَخْطُوهُ إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعَ. وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ. فَقَالَ: «أَتَذَرُونَ مَا هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ. وَهَذِهِ الْخُطُوطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَشُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ. فَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا، أَصَابَتْهُ هَذَا. وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ. وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ».

۴۲۳۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چوکور شکل کا خط کھینچا۔ اور ایک خط اس چوکور کے درمیان میں کھینچا۔ اور چوکور خط کے درمیان میں جو خط تھا اس کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے۔ اور ایک خط اس چوکور سے نکلتا ہوا کھینچا پھر فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ درمیانی خط انسان ہے۔ یہ اس کے پہلو کے خطوط حوادث ہیں جو ہر جگہ سے آکر اسے پکڑ لیتے ہیں۔ اگر وہ اس حادثے سے بچ جائے تو وہ اسے پکڑ لیتا ہے۔ اور یہ چوکور خط موت کا ہے جس نے اسے گھیر رکھا ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکل رہا ہے اس کی امیدیں (اور آرزوئیں) ہیں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں اس مثال کی وضاحت کے لیے دو نقشے بنائے ہیں۔ ان کی رائے میں رسول اللہ ﷺ کا بنایا ہوا نقشہ ان دو میں سے کسی ایک کے مطابق تھا۔



حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے پانچ اور اقوال بھی ذکر کیے ہیں اور ان کے مطابق نقشے بنائے ہیں۔ دیکھیے: (فتح الباری: ۳۸۵/III) ② انسان کی زندگی میں مشکلات اور مصائب لازمی ہیں۔ جس طرح غریب آدمی مشکلات کا شکار ہوتا ہے اسی طرح امیر آدمی حتیٰ کہ بادشاہ پر بھی مشکلات آتی ہیں اگرچہ ان کی نوعیت ان کے حالات کے

۳۷۔ ابواب الزهد

انسان کی آرزوؤں اور اہل کا بیان

مطابق مختلف ہوتی ہے۔ ⑤ یہ مشکلات انسان کی آزمائش ہیں، لہذا سیدھے راستے پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ⑥ انسان کی خواہشات پروگرام اور آرزوئیں بہت ہوتی ہیں ان میں سے کچھ پوری ہوتی ہیں کچھ نہیں ہوتیں لہذا موت کو یاد رکھنا چاہیے جو لازماً آتی ہی ہے اور معلوم نہیں کب آ جائے۔

۴۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ابن آدم ہے اور یہ
سَلَمَةُ عَنْ [عُبَيْدِ] اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: اس کی اہل ہے گدی کے قریب۔“ پھر آگے کو ہاتھ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا ابْنُ آدَمَ، وَهَذَا أَجَلُهُ، عِنْدَ فَقَاهُ
وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ. ثُمَّ قَالَ: «وَلَمْ [أَمْلُهُ]».

🌞 فائدہ: انسان کی امیدوں کے مقابلے میں اس کی اہل بہت قریب ہے لہذا اس کے استقبال کی تیاری ضروری ہے۔ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے غفلت انتہائی نادانی ہے۔

۴۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ فِي حُبِّ اثْنَيْنِ: فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ».

۴۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا

۴۲۳۲۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ۲۳۳۴ من حديث حماد به، وقال: "حسن صحيح".

۴۲۳۳۔ [صحيح] أخرجه الفضاوي في مسند الشهاب: ۱/ ۲۱۳، ح: ۳۲۳ من حديث أبي مروان العثماني به وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۶۴۲۰، وأخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ۱۰۴۶ وغيرهما، وانظر الحديث الآتي.

۴۲۳۴۔ أخرجه مسلم، الزكاة، باب كراهة الحرص على الدنيا، ح: ۱۰۴۷ من حديث أبي عوانة به.

انسان کی آرزوؤں اور اجل کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَتَنْشِبُ مِنْهُ اِثْنَتَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، حِرْصٌ اَوْ عَمَلٌ حِرْصٌ»
 ① مال اور عمر کی حرص اچھی

فوائد ومسائل: ① بڑھاپے میں آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ ② مال اور عمر کی حرص اچھی نہیں۔ ان دونوں کا فائدہ تو یہی ہے جب ان سے نیکیاں کمانے میں مدد ملی جائے۔ لیکن عام طور پر انسان نیکیوں سے غفلت کرتا ہے جو اس کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

۴۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُلَمَانِيُّ: ۴۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِئِينَ مِنْ مَالٍ، لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا التَّوْبُ. وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ»
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں بھری ہوئی ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ ان کے ساتھ تیسری وادی بھی ہو۔ اور انسان کا دل صرف مٹی سے بھرتا ہے البتہ جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

فوائد ومسائل: ① مال کی محبت انسان میں فطری طور پر موجود ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کئی مصلحتیں پوشیدہ ہیں تاہم اس میں حد سے بڑھ جانا گمراہی کا باعث ہے۔ ② مال کی حرص جائز حد سے آگے بڑھ جائے تو حن تعلق، بخل، فرائض میں کوتاہی اور اس قسم کی دوسری خرابیوں کا باعث بن جاتی ہے اس لیے ان بد اعمالیوں سے بچنے کے لیے مال کی محبت کو جائز حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔ ③ مال کی محبت کا علاج یہ ہے کہ فرض زکوٰۃ اور واجب اخراجات کے علاوہ بھی نیکی کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ④ مال کی ناجائز محبت سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ⑤ دل مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا دل زندگی بھر نہیں ہوتا۔ جب مٹی میں جائے گا اور قبر میں دفن ہوگا تب اس کی حرص ختم ہوگی اور دل سیر ہوگا کیونکہ وہاں ثواب و عذاب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے بعد دنیا کی طرف توجہ ممکن نہیں۔

۴۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ: ۴۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۳۵۔ [صحیح] وصححه البوصيري، وله شاهد عند مسلم، الزكاة، باب لو أن لابن آدم واديين لا يتغنى ثالثا، ح: ۱۱۶/۱۰۴۸ وغیره.

۴۲۳۶۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب "أعمار أمتي بين الستين إلى السبعين"، ح: ۳۵۰ عن الحسن

۳۷- أبواب الزهد

نیک عمل پر بھیگی اختیار کرنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوں گی۔ اس سے آگے بڑھنے والے کم ہوں گے۔“

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّتِينَ إِلَى السَّبْعِينَ. وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① گزشتہ امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں ان کے مقابلے میں اس امت کے افراد کی عمریں بہت مختصر ہیں اس لیے ہمیں اس مختصر مہلت میں نیکی کا کام کرنے کی کوشش زیادہ کرنی چاہیے۔ ② نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب: من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.....، حدیث: ۶۴۹۹) ③ جب انسان ساٹھ سال کے قریب پہنچ جائے تو اسے آخرت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے شاید ساٹھ سال سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور ساٹھ سال کے بعد تو یوں سمجھ کہ مجھے رعایتی مدت مل رہی ہے۔ اس کے بعد غفلت اور فسق و فجور نہایت خطرناک ہے۔ ستر سال کے بعد تو ہر دن کو ایک نئی رعایت تصور کرنا چاہیے۔



باب: ۲۸- نیک عمل پر دوام اور بھیگی اختیار کرنا

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْمَدَاوِمَةِ عَلَى الْعَمَلِ (الصفحة ۲۸)

۴۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِيهِ ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ

۴۲۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِيهِ ﷺ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ، الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ

«ابن عرقبة، وقال: "غريب حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۶۷، والحاكم على شرط مسلم: ۴۲۷/۲، ووافقه الذهبي، وقال ابن مندة في التوحيد: "هذا إسناده حسن، مشهور عن المجازي"، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۳۳۱، وقال: "حسن غريب". ۴۲۳۷- [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۲۵.

۳۷۔ ابواب الزهد۔ نیک عمل پر پیشگی اختیار کرنے کا بیان
الْعَبْدُ، وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا.

فوائد و مسائل: ① تھوڑی نیکی اگر پابندی سے کی جائے تو وہ طبیعت پر بوجھ نہیں بنتی اور نتیجے کے لحاظ سے اس زیادہ نیکی سے بڑھ جاتی ہے جو چند دن زور شور سے کی جائے پھر چھوڑ دی جائے۔ ② پیشگی کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بیمار ہو مجبور ہو یا کوئی اور عذر ہو پھر بھی ضرور ادا کرے اس طرح یہ نقلی عمل فرض کے مشابہ ہو جائے گا اور نفل کو فرض کا مقام دینا درست نہیں۔ ③ نیکی کا جو کام ہمیشہ کرنے کی عادت ہو پھر کسی وجہ سے وہ چھوٹ جائے بعد میں جب وہ وجہ ختم ہو جائے تو دوبارہ شروع کر دینا چاہیے۔ ④ تہجد میں طویل قیام افضل ہے اگرچہ تھک جانے کی وجہ سے قیام کا کچھ یا اکثر حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے۔

۴۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۸۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت (بیٹھی) تھی کہ نبی ﷺ میرے پاس (گھر میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: ”یہ خاتون کون ہے؟“ میں نے کہا: فلاں صاحبہ ہے جو سوتی نہیں۔ ام المومنین نے ان کی نماز تہجد کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تھک رہی ہو! وہی چیز اختیار کرو جس کی تمھیں طاقت ہو۔ قسم ہے اللہ کی! اللہ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ۔“ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کو دین کا وہ کام زیادہ پسند تھا جس پر وہ عمل کرنے والا دوام کرے۔

فوائد و مسائل: ① طاقت سے زیادہ عبادت کرنا منع ہے کیونکہ اس سے بعد میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ انسان عبادت بالکل ہی ترک کر دے۔ ② پیشگی والے نفل کا مجموعی ثواب زیادہ ہو جاتا ہے اس لیے وہ افضل ہے۔

۴۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۳۹۔ حضرت حنظلہ (بن ربیع بن صبیح) تمیمی

۴۲۳۸۔ أخرجه مسلم، صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره... الخ، ح: ۲۲۱/۷۸۵ عن ابن أبي شيبه.
۴۲۳۹۔ [صحیح] أخرجه مسلم، التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة... الخ، ح: ۱۳/۲۷۵۰ من حديث الفضل بن دكين أبي نعيم به.

۳۷- ابواب الزهد

نیک عمل پر عملی اختیار کرنے کا بیان

اسیری رضی اللہ عنہ کا تبی وحی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے جنت اور جہنم کا ذکر کیا (تو دل کی یہ کیفیت ہوئی) گویا ہم (جنت اور جہنم کو) آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں اٹھ کر بیوی بچوں کے پاس (گھر) چلا گیا۔ میں ان کے ساتھ ہنسا کھلا۔ (حنظلہ نے) کہا: پھر مجھے وہ کیفیت یاد آئی جس میں ہم (رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں) تھے چنانچہ میں (گھبرا کر) باہر نکلا تو میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا: میں منافق ہو گیا، میں منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تفصیل سن کر) فرمایا: یہ کیفیت تو ہماری بھی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کیفیت عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”حنظلہ! اگر تم (ہمیشہ) اسی کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستر پر پڑا (فرمایا) راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ (لیکن) حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔“

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكَّيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَّرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، حَتَّى كَأَنَّ رَأْيِي الْعَيْنِ. فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوَلَدِي. فَصَحَّحْتُ وَلَعَبْتُ. قَالَ: فَذَكَّرْتُ الَّذِي كُنَّا فِيهِ. فَخَرَجْتُ، فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: نَافَقْتُ. نَافَقْتُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّا لَنَفَعَلُهُ. فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي، لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ أَوْ عَلَى طُرُقِكُمْ يَاحَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً».



🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ایمان اور قلبی کیفیات کے بارے میں بہت محتاط رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کسی نادانستہ غلطی کی وجہ سے ان کے درجات میں کمی نہ آجائے۔ ② دل کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ③ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے دنیا کے معاملات میں مشغول ہونا شرعاً مطلوب ہے۔ ④ انسان کو فرشتوں سے (بعض لحاظ سے) افضل قرار دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایسے حالات میں گھرا ہوا ہے جو اسے اللہ سے غافل کرتے ہیں، پھر بھی وہ اللہ کو یاد کرتا اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

۴۲۴۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۰- [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۵۰ من حديث ابن لهيعة به، وله شواهد عند البخاري، ومسلم، وأبي داود، ح: ۱۳۶۸، وغيرهم.

گناہوں کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اتنے عمل کا بوجھ اٹھاؤ جتنے کی تمہیں طاقت ہو کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جس پر زیادہ پابندی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔“

۳۷- أبواب الزهد

الذَّمْسَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ. سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِكْلَمُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ، وَإِنْ قَلَّ».

۴۲۴۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ مکہ کے ایک حصے میں (کسی کام سے) تشریف لے آئے۔ وہاں کچھ دیر تشریف فرما رہے، پھر واپس تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ آدمی اسی طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے (اشارہ کرتے ہوئے) تین بار فرمایا: ”لوگو! (افراط و تفریط سے بچ کر) میانہ روی اختیار کرو۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا، تم ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاتے ہو۔“

۴۲۴۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَّةٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ. فَأَنَّى نَاحِيَةَ مَكَّةَ. فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ. فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ. فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ» ثَلَاثًا: «وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا».

باب: ۲۹- گناہوں کا بیان

(المعجم ۲۹) - بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

(التحفة ۲۹)

۴۲۴۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم سے ان اعمال کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم جاہلیت

۴۲۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

۴۲۴۱- [إسناده حسن] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه: ۱۲۴/۲ من حديث يعقوب الأشعري به، وحنه البصري * عيسى بن جارية حسن الحديث كما حققته في "نور المصابيح".

۴۲۴۲- أخرجه البخاري، استنابة المرتدين... الخ، باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة، ح: ۶۹۲۱ من حديث الأعمش به، ومسلم، الإيمان، باب هل يؤخذ بأعمال الجاهلية، ح: ۱۹۰/۱۲۰ عن ابن نمير به.

۳۷۔ ابواب الزہد

گناہوں کا بیان

أَنْوَاعُ أَخَذَ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُوَ أَخَذَ بِمَا كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَمَنْ أَسَاءَ، أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ»
میں کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام لا کر نیک کام کیے اس سے جاہلیت میں ہونے والے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جس نے (اسلام لا کر بھی) برے کام کیے اس سے پہلے اور بعد والے (سب اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”اسلام اپنے سے پہلے (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الإيمان، باب کون الإسلام يهدم ما قبله.....، حدیث: ۱۲۱) جو شخص خلوص دل کے ساتھ سے اسلام قبول کرتا ہے اس کے جاہلیت کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ② جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد بھی جاہلیت کی عادتیں اور بد اعمالیاں ترک نہیں کرتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا، اس لیے اس کے سابقہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔ ③ جو شخص خلوص سے اسلام قبول کرتا ہے، پھر اس سے تقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے، اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہیں ہوگا کیونکہ مسلمان کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے کافر نہیں ہو جاتا۔ جن صحابہ کرام سے ایسے گناہ سرزد ہوئے جن پر حد نافذ ہوئی، نبی ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ ④ مسلمان کو صحیح مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور اسے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہو جائے۔



۴۲۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۴۳۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: اُنھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عائشہ! معمولی سمجھ جانے والے گناہوں سے بچنا، اللہ کے ہاں ان کا بھی مواخذہ ہوگا۔“
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ بَانَكَ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ إِنَّا لَكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ. فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا».

🌟 فوائد و مسائل: ① بعض گناہ عام لوگوں کی نظر میں معمولی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے ہوتے ہیں

۴۲۴۳۔ [صحیح] أخرجه أحمد: ۶/۱۵۱، ۷۰، والدارمي، ح: ۲۷۲۹، والنسائي في الكبرى تحفة الأشراف: ۱۲/۲۵۰ من حديث سعيد، وصححه البوصيري، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۱۲/۲۲۹، ح: ۱۶۱۸۴، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۹۷، وللحديث شواهد، راجع الفتح: ۱۱/۳۲۹ تحت حديث، ح: ۶۴۹۲.

مثلاً: گالی گلوچ، ہنسی مذاق میں جھوٹ بولنا، مرد کا اپنی شلواریں بند اور پا جامہ وغیرہ سے ٹخنوں کو چھپا لینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنا بند اڑھی پنڈلی تک اونچا رکھنا اگر یہ نہ ہو سکے تو ٹخنوں تک ضرور اونچا رکھنا اور بند کو ٹخنوں سے نیچے تک لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے۔“ (سنن ابی داؤد، اللباس، باب ماجاء فی إسبال الإزار، حدیث: ۴۸۸۳) جو گناہ معاشرے میں عام ہو جائے عوام کی نظر میں وہ گناہ نہیں رہتا خواہ کبیرہ ہی ہو۔ علماء کو چاہیے کہ ایسے گناہوں سے خاص طور پر منع کریں اور ان کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت کریں۔ جو گناہ واقعاً صغیرہ ہیں ان کے بارے میں بھی احتیاط ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہ بکثرت کرنے سے مجموعی طور پر گناہوں کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صغیرہ گناہوں کی پروا نہ کرنے سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ان سے بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے باز آ جائے اور (اللہ سے) بخشش کی درخواست کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اگر مزید گناہ کرے تو سیاہی کا نقطہ زیادہ ہو جاتا ہے (حتیٰ کہ ہوتے ہوئے دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔) یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (اس فرمان میں) کیا ہے: ﴿كَذَٰلِكَ بَلَىٰ رَأَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ”یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔“

۴۲۴۴۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ ، إِذَا أَذْنَبَ ، كَانَتْ نُكْثَةٌ سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ . فَإِنْ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ ، ضُفِّلَ قَلْبُهُ . فَإِنْ زَادَ آذَنَ . فَكَذَٰلِكَ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَذَٰلِكَ بَلَىٰ رَأَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ .“

نوائد و مسائل: ① گناہ ہو جائے تو جلد سے جلد توبہ کرنی چاہیے تاکہ دل پاک صاف ہو جائے۔ ② گناہوں کی وجہ سے دل سیاہ ہو جانے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ

۴۲۴۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة ويل للمطففين، ح: ۳۳۳۴ من حديث محمد ابن عجلان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصيري، وابن حبان، ح: ۲۴۴۸، ۱۷۷۱، والحاكم على شرط مسلم: ۵۱۷/۲، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزهد

گناہوں کا بیان

سے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔ ① روحانی بیماریوں کا علاج اللہ کی یاد قرآن کی تلاوت توبہ و استغفار اور موت کی یاد ہے۔

۴۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ بْنِ [حَدَّثَنَا] الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْهَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا عِلْمَ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ، بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَثْوَرًا». قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَلَّا لَا تَكُونُ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: «أَمَّا إِنْهُمْ إِنْخَوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ. وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ. وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ، إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ، انْتَهَكُوهَا».

496

۴۲۴۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور پہچان لوں گا جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل ان (نیکیوں کو) بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے گا۔“ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی صفات بیان فرما دیجیے۔ ان (کی خرابیوں) کو ہمارے لیے واضح کر دیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں شامل ہو جائیں اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں اور رات کی عبادت کا حصہ حاصل کرتے ہیں جس طرح تم کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں جب تمہاری میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے تو ان کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔“

فوائد و مسائل: ① بہت سے گناہ نیکیوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ② لوگوں کے سامنے نیک بنے رہنا اور تمہاری میں گناہ کا ارتکاب بے تکلف کر لینا یہ بھی ایک قسم کی منافقت ہے جس کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ③ تہجد پڑھنا بڑی نیکی ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری تمہاری میں تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ ④ اصل تقویٰ یہی ہے کہ انسان اس وقت بھی گناہ سے باز رہے جب اسے دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ ⑤ نیکیوں کو غبار میں تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول نہیں فرمائے گا اس لیے وہ بے وزن ہو جائیں گی اگرچہ دیکھنے میں وہ پہاڑوں جیسی عظیم اور سفید ہوں۔

۴۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ

۴۲۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۴۵۔ [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱/ ۲۳۷ من حديث عيسى الرملی به، وتابعه سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي في مسند الشاميين: ۱/ ۳۹۳، ح: ۶۸۰، وصححه البوصيري.

۴۲۴۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ح: ۲۰۰۴ من حديث ابن

توبہ کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: مَا أَكْثَرَ
مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «الَّتَقَوَى وَحُسْنُ
الْخُلُقِ» وَسَمِعْتُ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟
قَالَ: «الْأَجْوَفَانِ: الْقَمُ وَالْفَرْجُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① تقویٰ اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ اور خوش اخلاقی انسانوں پر
ظلم و زیادتی کرنے سے اور برا سلوک کرنے سے باز رکھتی ہے۔ اس طرح تقویٰ سے حقوق اللہ صحیح ادا ہوتے
ہیں اور خوش اخلاقی سے حقوق العباد۔ ان دونوں کی ادائیگی یقیناً جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ② منہ کے
گناہوں میں حرام رزق کھانا بھی ہے جس کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں اور زبان کے گناہ بھی مثلاً:
جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ وغیرہ جن سے لوگوں میں فساد پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے گناہ بڑے گناہ
ہیں۔ ③ شرم گاہ کا گناہ زنا ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔ اور معاشرے میں بے شمار خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہے۔
زبان کے گناہ (غیر محرم سے ناجائز بات چیت وغیرہ) آنکھ کے گناہ (نامحرم کو دیکھنا) ہاتھ کے گناہ (نامحرم
کو چھونا یا خط وغیرہ لکھنا اور فحش کرنا) پاؤں کے گناہ (بدکاری کے لیے چل کے جانا) وغیرہ سب اسی بڑے گناہ
کے لیے کیے جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔ ④ منہ اور شرم گاہ کے گناہوں سے بچنے
والے کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دوسرے گناہوں سے بھی بچ جائے گا اور جنت میں چلا جائے گا۔

باب: ۳۰۔ توبہ کا بیان

(المعجم ۳۰) - بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

(التحفة ۳۰)

٤٢٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،
عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ
مِنْهُ بِضَلَّتِيهِ، إِذَا وَجَدَهَا».

۳۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اس سے
زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ سواری پا کر خوش
ہوتا ہے۔"

❖ إدریس یہ، وقال: "صحيح غريب"، ولم يذكر "وعمه"، واسمه داود بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي الزعافري.
٤٢٤٧- أخرجه مسلم، التوبة، باب في الحظ على التوبة والفرح بها، ح: ٢٦٧٥ / ٢ بعد، ح: ٢٧٤٣، وقيل،
ح: ٢٧٤٤ من حديث أبي الزناد، وللحديث طرق كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۷۔ ابواب الزهد

توبہ کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ ② بندے کو جب احساس ہو جائے کہ اس نے گناہ کیا ہے خواہ وہ چھوٹا گناہ ہو یا بڑا براہ راست اللہ کے آگے توبہ کرے، یعنی اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ کے لیے یہ عزم اور وعدہ کرے کہ وہ اس گناہ سے بچ کر رہے گا۔ ③ توبہ اللہ اور بندے کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی تیسرے کی مداخلت کی ضرورت نہیں، البتہ کسی نیک عالم آدمی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے نیکی کا عزم کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پہلے انسان اس عالم کی شرم سے گناہ سے بچتا ہے، پھر براہ راست اللہ کی شرم سے گناہ سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے تاہم یہ ضروری نہیں۔ تنہائی میں توبہ کر کے اللہ سے استقامت کی دعا کرے تو کافی ہے۔ ④ جس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس کے ارتکاب کی صورت میں وہ حق ادا کرنا یا صاحب حق سے معاف کروانا ضروری ہے ورنہ توبہ مکمل نہیں ہوگی۔

۴۲۴۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ [الْمَدَنِيُّ]: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَخْطَأْتُكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ السَّمَاءَ، ثُمَّ تَنْتَبَهُمْ، لَنَابَ عَلَيْكُمْ».

۳۲۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اتنی غلطیاں کرو کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں، پھر توبہ کرو تو (پھر بھی) اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① یہ ضروری ہے کہ انسان گناہ کے بعد جلد از جلد توبہ کرے تاہم اگر نفس اور شیطان کے بہکاوے اور دل کی غفلت کی وجہ سے جلد توبہ نہ کی جاسکے تو جب بھی احساس ہو توبہ کر لینی چاہیے۔ یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اتنے زیادہ گناہ ہو گئے ہیں وہ معاف نہیں ہوں گے البتہ توبہ وہ ہے جو دل سے ہو صرف زبان سے نہ ہو۔

۴۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ توبہ کی وجہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو

۴۲۴۸۔ [حسن] حسنه البوصيري، والعرافي، وقال المنذري: "وإسناده جيد"، وله شاهد عند أحمد: ۳/۲۳۸، وقال الهيثمي: ۱۰/۲۱۵ "ورجاله ثقات".

۴۲۴۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۸۳ من حديث فضيل به، وضعفه البوصيري، وانظر، ح: ۳۷، ۷۷۸، لعلته، ولاصل الحديث شاهد عند البخاري، ح: ۶۳۰۸، ومسلم، ح: ۲۷۴۴ وغيرهما.

توبہ کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

ﷺ: «لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَصَلَّ رَاحِلَتُهُ بِفَلَاقٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَالْتَمَسَهَا. حَتَّى إِذَا أَغْنَى، تَسَجَّى بِتَوْبِهِ. فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ وَجِبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا. فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ».

کسی چیل صحرا میں اپنی سواری گم کر بیٹھا۔ اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب تھک گیا تو کپڑا اوڑھ کر لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں (لیٹا ہوا) تھا کہ اچانک اسے اپنی سواری کے پاؤں کی آواز وہیں سنائی دی جہاں سے وہ گم ہوئی تھی۔ اس نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو سواری سچ موجود تھی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ اسی مفہوم کی ایک حدیث صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے تمہارے اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جسے (اچانک) اپنا اونٹ مل گیا“ حالانکہ وہ اسے چیل (بے آب و گیاہ) میدان میں گم کر چکا تھا۔“ (صحیح البخاری، الدعوات، باب التوبہ، حدیث: ۲۴۰۸) جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے دیکھیے تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔ ② اس میں توبہ کی ترغیب ہے۔ ③ مسئلہ سمجھانے کے لیے مثال بیان کی جاسکتی ہے۔

۴۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَنْتَابُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ».

۴۲۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح (ہو جاتا) ہے جس کا کوئی گناہ نہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شواہد کی بنا پر حسن قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ محققین کے تفصیلی کلام سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت دیگر شواہد کی بنا پر قابل عمل ہو جاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفۃ تحت الحدیث: ۶۱۵-۶۱۶) گناہ کی وجہ سے بندہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندے کو دوبارہ وہی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ ② جو

۴۲۵۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۵۴/۱۰ من حديث الرقاشي به، ورواه عبدالرزاق عن معمر عن عبدالكريم (الجزري) به، وللحديث شواهد كثيرة، كلها ضعيفة، وحسنه ابن حجر لشواهد.

شخص گناہ سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے اسے گزشتہ گناہ کی وجہ سے مطعون کرنا جائز نہیں۔

۴۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ۳۲۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کے سب بیٹے خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ حدیث کا مفہوم دوسرے دلائل کی رو سے درست معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (المشكاة للألبانی، التحقيق الثاني، رقم: ۲۲۸۰) ② غلطی ہو جانا انسان کی فطری کمزوری ہے لیکن غلطی کو تسلیم نہ کرنا بلکہ اصرار کرنا جرم ہے۔ ③ توبہ بہت بڑی نیکی ہے۔ صحیح توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ ④ بغیر گناہ کے بھی استغفار کرنا بڑی نیکی ہے جس کی روحانی برکات بے شمار ہیں۔



۴۲۵۲- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: ۳۲۵۲- حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ سے روایت ہے، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَرَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْتَدَمُ تَوْبَةً» فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْتَدَمُ تَوْبَةً»؟ قَالَ: نَعَمْ.

ہے انھوں نے فرمایا: میں اپنے والد (حضرت معقل بن مقرر رحمہ اللہ) کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انھیں سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے۔“ میرے والد صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ سے (براہ راست) سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”ندامت توبہ ہے؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① ندامت توبہ کا اہم جز ہے۔ ② عالی سندی طلب متقن ہے۔ ③ اگر کسی چیز میں شک

۴۲۵۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب في استعظام المؤمن ذنوبه، ح: ۲۴۹۹ عن أحمد بن منيع به، وقال: "غريب"، وصححه الحاكم ۲/۴: ۲۴۴، وتعبه الذهبي بقوله: "علي (ابن مسعدة) لين"، وفيه علة أخرى، وهي نعمة قتادة، وتقدم، ح: ۱۷۵.

۴۲۵۲- [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۳۷۶، والحميدي، ح: ۱۰۵ عن سفیان بن عیینة به، وصححه البوصيري، والحاكم: ۴/۲۴۳، والذهبي، وله شواهد عند ابن حبان، والحاكم وغيرهما.

توبہ کا بیان

۳۷۔ أبواب الزهد

ہو تو استاد سے دریافت کر لینا احترام کے منافی نہیں۔

۴۲۵۳۔ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ

الرَّمْلِيُّ: أَتَيْنَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ
ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ
ابْنِ نَفِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبِلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ
مَا لَمْ يَغْرُغْ».

۳۲۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت
تک بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک نزع کا
عالم طاری نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① نزع سے مراد روح قبض کرنے کا عمل شروع ہونا ہے۔ ② جب موت کے فرشتے ظاہر
ہو جاتے ہیں تو عالم آخرت سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اس لیے توبہ کی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ ③ بندے کو
چاہیے کہ جلد از جلد توبہ کر لے، معلوم نہیں کب آخری وقت آجائے۔

۴۲۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: سَمِعْتُ أَبِي:
حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ
فُبْلَةٍ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا. فَلَمْ يَقُلْ لَهُ
شَيْئًا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
طَرَفِي النَّهَارِ وَرِفْقًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
الْأَسَنَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ هَذَا؟ فَقَالَ: «هِيَ لِمَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ أُمَّتِي».

۳۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا
کہ اس نے ایک (انجسی) عورت کا بوسہ لے لیا ہے۔
اور وہ نبی ﷺ سے اس گناہ کا کفارہ دریافت کرنے لگا۔
رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي
النَّهَارِ وَ رِفْقًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
الْأَسَنَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ ”دن کے
کناروں میں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کیجیے۔
بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت
ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے۔“ اس آدمی نے

۴۲۵۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [”إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغ“]، ح: ۳۵۳۷ من حديث ابن ثوبان به، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۴۴۹، والحاكم ۲۵۷/۴، والذهبي، وحسنه البغوي في شرح السنة ۹۰/۵، ح: ۱۳۰۶، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ۲۴۵۰ وغيره.
۴۲۵۴۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۹۸.

کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ (رعایت) میرے (ہی) لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض گناہ دوسرے گناہوں سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ جتنا بڑا گناہ ہوگا اس کی معافی کے لیے اتنی بڑی نیکی کی ضرورت ہے۔ ② وہ شخص اپنے گناہ پر نادم تھا اور اس کی معافی کے لیے ہر کفارہ ادا کرنے کو تیار تھا اس وجہ سے وہ گناہ نماز کی برکت سے معاف ہو گیا۔ جو شخص نادم نہ ہو گناہ کو معمولی سمجھے اس کا چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ ③ آیت کے شان نزول سے اس کا مطلب اور مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن آیت میں مذکور حکم امت کے سب افراد کے لیے ہوتا ہے۔ ④ گناہ ہو جائے تو فوراً کوئی نیکی کرنی چاہیے مثلاً: نفل نماز پڑھ کر گناہ کی معافی کی دعا کرے یا صدقہ خیرات کرے یا کوئی اور نیکی کرے جو اس گناہ کی معافی سے مناسبت رکھتی ہو مثلاً ذکر اذکار و تلاوت اور نفل روزہ وغیرہ۔

۴۲۵۵- امام زہری رحمہ اللہ نے (اپنے شاگرد معمر سے) فرمایا: کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ (پہلی حدیث یہ ہے جو) حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے اپنی جان پر زیادتی کی (اور زندگی میں بہت گناہ کیے) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے (میری لاش کو) پیس کر مجھے (میری راکھ کو) ہوا میں اڑا دینا اور سمندر میں بہا دینا۔ قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ ان بیٹوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ نے زمین سے کہا: جو تو نے لیا ہے حاضر کرو (ایسے ہی سمندر سے بھی اس کی راکھ کے

۴۲۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْبُوحٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ؟ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ. فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْطَى بَيْنَهُ فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي، ثُمَّ اسْتَحْقُونِي، ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ، فِي الْبَحْرِ. فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. قَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ. فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَأَذِي مَا أَخَذْتَ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشِيتُكَ أَوْ

۴۲۵۵- أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: (۵۴)، ح: ۳۴۸۱، من حديث معمر به، ومسلم، التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى، وأنها تغلب غضبه، ح: ۲۷۵۶/۲۵ من حديث عبد الرزاق به.

۳۷- أبواب الزهد

توبہ کا بیان

ذرات جمع کر کے اسے زندہ کر دیا) اچانک وہ (زندہ سلامت) کھڑا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: تو نے جو کام کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: میرے رب! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اسے معاف کر دیا۔“

مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ فَعَفَرْتُ، لِذَلِكَ».

۴۲۵۶- امام زہری رحمہ اللہ نے (دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے) فرمایا: اور مجھے حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی۔ اس نے اسے باندھ دیا تھا، نہ اسے کچھ کھانے کو دیا، نہ اسے چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی حتیٰ کہ وہ (بھوک سے) مر گئی۔“

۴۲۵۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ، فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا. فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ».

امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: (میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں) تاکہ کوئی (اپنی نیکیوں پر) بھروسہ نہ کرے اور کوئی (اللہ کی رحمت سے) مایوس نہ ہو۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِئَلَّا يَتَكَلَّ رَجُلٌ، وَلَا يَتَأَسَّ رَجُلٌ.

فوائد و مسائل: ① انسان کو اللہ کی رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ اللہ کے عذاب سے خوف بھی رکھنا چاہیے۔ ② محدثین کی فتاہت صرف اختلافی فروعی مسائل تک محدود نہ تھی بلکہ ایمان، اخلاق اور عملی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ ③ اپنی لاش جلانے اور اس کی راکھ اڑانے کی وصیت کرنے کی وجہ موت کے وقت خشیت کی کیفیت کا غلط تھی، اس لیے اس کی یہ غلطی بھی معاف ہوگئی کہ اس نے نامناسب وصیت کی۔ ④ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو زندہ کیے بغیر روح سے بھی سوال کر سکتا تھا لیکن اس کو اللہ نے اپنی قدرت اور سطوت کا مشاہدہ کروادیا۔ ⑤ قبر کے عذاب اور نعمت سے مراد وہ تمام حالات ہیں جو موت کے بعد قیامت تک پیش آئیں گے۔ یہ حالات ہر شخص کو پیش آتے ہیں خواہ اسے دُفن کیا جائے یا اسے جنگلی جانور یا مچھلیاں کھا جائیں یا اس کو خاک سیاہ کر کے اس کے ذرے بکھیر دیے جائیں یا اس کی راکھ کو کسی برتن میں محفوظ کر لیا جائے یا اس کی لاش محفوظ ہو جسے لوگ دیکھ رہے ہوں۔ ⑥ عذاب قبر کا تعلق عالم غیب سے ہے، اس لیے زندہ انسان اس کے

۴۲۵۶- [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۷۔ ابواب الزهد

توبہ کا بیان

ادراک کی طاقت نہیں رکھتے۔ ④ کسی بھی جاندار پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، خاص طور پر ایسا ظلم جس سے جاندار ایک ہی بار مر جانے کے بجائے تڑپ تڑپ کر اور سک سک کر مرے۔ ⑤ پالتو جانوروں کی ضروریات کا خیال رکھنا فرض ہے بلکہ ایسے جانور جو کسی کے پالتو نہیں ان پر رحم کرنے سے بھی اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے جیسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے گناہ گار انسان کی مغفرت ہوگئی تھی۔

۴۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ. فَسُئِلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَعْفِرَ لَكُمْ. وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي عَفَرْتُ لَهُ. وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ. فَسُئِلُونِي الْهُدَى أَهْدِيَكُمْ. وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ. فَسُئِلُونِي أَرْزُقُكُمْ. وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبُكُمْ وَيَبَسُّكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتَقْنَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشَقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي - لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبُكُمْ وَيَبَسُّكُمْ اجْتَمَعُوا،

۳۲۵۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہ کرنے والے ہو سوائے اس کے جسے میں محفوظ رکھوں اس لیے مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی یہ یقین رکھے کہ میں بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں پھر وہ مجھ سے میری قدرت کے واسطے سے بخشش کی درخواست کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا۔ تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں چنانچہ مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ تم سب فقیر (محتاج اور مفلس) ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں لہذا مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی انسان جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں چمکے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بد نصیب (اور بدکار) بندے جیسے دل والے بن جائیں اس سے میری



۴۲۵۷۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [فيه أربعة أحاديث]، ح: ۲۴۹۵ من حديث لبت عن شهر به، وقال: "حسن" وروى بعضهم عن شهر عن معدي كرب عن أبي ذر به، وأكثره في صحيح مسلم.

توبہ کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد

بادشاہت میں مچھر کے پر بتنی کی نہیں آئے گی۔ اگر تمہارے زندہ فوت شدہ پہلے اور پچھلے تر اور خشک اکٹھے ہو کر (مجھ سے سوال کریں اور) ہر مانگنے والا وہ سب کچھ مانگ لے جس کی وہ (زیادہ سے زیادہ) تمنا کر سکتا ہے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی ہی کمی آئے گی جیسے کوئی سمندر کے کنارے پر جائے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، کیونکہ میں تجی اور عظمتوں والا ہوں۔ میری عطا کلام کرنا ہے۔ جب میں کسی چیز کا ارادہ کروں تو اسے صرف یہ کہتا ہوں: ہو جا، وہ ہو جاتی ہے۔“

فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ - مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا - ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ - عَطَائِي كَلَامٌ - إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر حرام کر لیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ میرے بندو! تم سب راہ بھولے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں غذا عنایت کروں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم سب تنگے ہو سوائے اس کے جسے میں (لباس) پہناؤں پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں پس مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔ میرے بندو! تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ میرا کچھ نقصان کر سکو اور تم کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مجھے کچھ فائدہ پہنچا سکو۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ متقی فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن سب سے زیادہ بدکار فرد جیسے دل والے بن جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میرے پاس (موجودہ خزانوں) میں اتنی ہی کمی ہوگی، جتنی سوئی ڈبونے سے سمندر میں کمی ہوتی ہے۔ میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرتا (اور محفوظ رکھتا) ہوں پھر تمہیں وہ پورے پورے دے دوں گا (ان کی جزا پوری دوں گا) تو جسے بھلائی ملے وہ اللہ کا شکر کرے اور جسے دوسری چیز پیش آئے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“ (صحیح مسلم، البر والصلة و الادب، باب تحریم الظلم، حدیث:

۳۷۔ ابواب الزهد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

۲۵۷۷) بندے کو اللہ سے امید اور خوف کا تعلق رکھنا چاہیے۔ ⑤ ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ ہی ہے لہذا اسی سے مانگنا چاہیے جس کے غمزدانے لا محدود ہیں۔ ⑥ نیک بننے میں انسان کا اپنا فائدہ ہے اور برا بننے میں اپنا نقصان ہے۔ ہم اللہ کا کچھ نہیں سنوا سکتے نہ اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ ⑦ اللہ کی عظمت اور اپنی بے مانگی کا احساس انسان کو سیدھی راہ پر قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

باب: ۳۱۔ موت کی یاد اور اس

(المعجم ۳۱) - بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

کے لیے تیاری

وَالْإِسْتِعْدَادُ لَهُ (الصفحة ۳۱)

۳۲۵۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لذتیں ختم کر دینے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ» يَعْنِي الْمَوْتَ.

۳۲۵۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۲۵۹۔ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ:

انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آئے انھوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا پھر کہا: اللہ کے رسول! کون ساموسن افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو۔“ انھوں نے کہا: کون ساموسن زیادہ عقل مند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں یہی عقل مند ہیں۔“

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ قَبِيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا» قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرُ؟ قَالَ: «أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا

۴۲۵۸۔ [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في ذكر الموت، ح: ۲۳۰۷ عن محمود به، وقال: "غريب حسن".

۴۲۵۹۔ [حسن] * فروة بن قيس تابعه العلاء بن عتبة، حلية الأولياء: ۱/۳۱۳، وأبو معيد حفص بن غيلان عند الطبراني في مسند الشاميين: ۲/۳۹۲، ح: ۱۵۵۹، وإسناده حسن، وصححه الحاكم: ۴/۵۴۰، ۵۴۱، ووافقه الذهبي، ورواه مجاهد عن ابن عمر به، الطبراني في الصغير: ۷/۸۷، والكبير: ۱۲/۴۱۷، ح: ۱۳۵۶۳، وقال الهيثمي: ۳۰۹/۱۰ [إسناده حسن].

۳۷۔ ابواب الزہد۔ موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

بَعْدَهُ اسْتَعْدَادًا. أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ».

ﷺ نوادہ و مسائل: ① اچھا اخلاق اللہ کے ہاں درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ ② موت کا ذکر کرنے سے دل کی غفلت دور ہوتی ہے۔ ③ موت کو یاد رکھنے سے آخرت کے لیے تیاری کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ ④ اصل عقل مندی آخرت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔ دنیا کی فانی اور بے حقیقت اشیاء پر پوری توجہ لگا دینا بے وقوفی ہے۔

۴۲۶۰۔ حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور یہ یقین ہو کہ جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے (نفس کی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتا ہے) اور اللہ سے (جھوٹی) امیدیں وابستہ کرے۔“ (یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے لیکن عمل ایسے کرے جس سے اس کی رحمت کی بجائے اس کا غضب حاصل ہو۔)

۴۲۶۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

الْجَمْعِيُّ: حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَفِيُّ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ».

۴۲۶۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ

ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو قریب الوفا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ سے (اس کی رحمت کی) امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈر بھی لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بندے کے دل میں ایسے موقع پر یہ دونوں چیزیں (امید اور خوف) جمع ہو

۴۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ

أَبِي زَيْدٍ: حَدَّثَنَا [سَيَّارٌ]: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى ثَابِتٍ، وَهُوَ فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ بَارِسُوهُ اللَّهُ وَأَخَافُ ذُنُوبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ، فِي مِثْلِ هَذَا

۴۲۶۰۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب حديث المكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت]، ح: ۲۴۵۹ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به، وقال: "حسن"، وانظر، ح: ۱۶۸۰ لحال ابن أبي مریم هذا.

۴۲۶۱۔ [حسن] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت، ح: ۹۸۳ من حديث سيار بن حاتم به، وقال: "حسن غريب".

۳۷- ابواب الزهد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

الْمُؤْمِنِينَ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. جائیں اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بیمار آدمی کی عیادت کرنا اور اس کی خیریت دریافت کرنا مسنون ہے، خاص طور پر جب کہ مریض کی کیفیت ایسی ہو کہ آخری وقت قریب محسوس ہوتا ہو۔ ② بندے کو وفات کے وقت امید اور خوف دونوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاہم امید کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔ ③ اگر بندے کے دل میں امید و خوف کی کیفیت ہو تو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے، اس طرح اللہ کے غضب سے پناہ مل جاتی ہے۔

۴۲۶۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ. فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا، قَالُوا: أَخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَخْرِجِي حَمِيدَةً، وَأُبَشِّرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا، حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَيُفْتَحُ لَهَا. فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ. فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ. أَدْخِلِي حَمِيدَةً، وَأُبَشِّرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضْبَانَ. فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ شَوْءًا قَالَ: أَخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ

۳۲۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قریب الوفات آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر آدمی نیک ہو تو وہ کہتے ہیں: نکل اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی۔ نکل تو قابل تعریف ہے۔ تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی (نعمتوں کی) اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے برابر اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ (فرشتے) اے آسمان کی طرف چڑھالے جاتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں شخص ہے۔ تب کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک روح کو جو پاک جسم میں تھی۔ داخل ہو جا تو قابل تعریف ہے۔ اور تجھے خوشخبری ہو رحمت اور خوشبو کی اور اس رب (سے ملاقات) کی جو ناراض نہیں۔ اے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ اسے لے کر اس آسمان تک پہنچتے ہیں جس پر اللہ عزوجل کی ذات اقدس ہے۔ اگر (مرنے والا) آدمی برا ہو تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے غبیث روح



۴۲۶۲- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۳۶۴، ۱۴۰، والنسائي في الكبرى: ۶/۴۴۳، ۴۴۴، ح: ۱۱۴۴۲. من حديث ابن أبي ذنب به، وصححه البرصيري.

۳۷- أبواب الزهد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

الْحَبِيبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْحَبِيبِ. أَخْرَجِي ذَمِيمَةً، وَأُبَشِّرِي بِحَمِيمٍ وَعَسَاقٍ. وَأَخْرَجِي مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ. ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَلَا يُفْتَحُ لَهَا. فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ: فُلَانٌ. فَيَقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْحَبِيبَةِ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْحَبِيبِ. إِرْجِعِي ذَمِيمَةً. فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تُصَوِّرُ إِلَى الْقَبْرِ».

جو گندے جسم میں تھی۔ نکل، تو قابلِ مذمت ہے۔ تجھے خوشخبری ہو کھولتے ہوئے پانی کی، پیپ کی اور دوسرے اس کے مختلف عذابوں کی۔ اسے مسلسل اسی طرح کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکل آتی ہے۔ پھر وہ اسے لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھلتا۔ کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے: اس ناپاک روح کو کوئی خوش آمدید نہیں جو ناپاک جسم میں تھی۔ واپس ہو جا قابلِ مذمت ہو کر۔ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ تب اسے آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور وہ قبر میں آ پہنچتی ہے۔“



فوائد ومسائل: ① فرشتے اللہ کی مقدس مخلوق ہیں جو اللہ کے حکم سے مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ ② انسانوں کی روح قبض کرنے کے لیے بھی فرشتے مقرر ہیں جن کا سرور وہ ہے جسے حدیث میں ”ملک الموت“ (موت کا فرشتہ) کہا گیا ہے اور عوام میں اس کا نام عزرائیل مشہور ہے۔ ③ فرشتے قریب الوقات آدمی کے پاس آ کر اسے مخاطب کرتے ہیں۔ اس وقت وہ انھیں دیکھتا اور ان کی باتیں سنتا ہے لیکن دوسرے انسان انھیں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ان کی بات ہی سن سکتے ہیں۔ ④ روح ایک غیر مادی وجود ہے جس کی موجودگی میں جسم زندہ کہلاتا ہے لیکن فرشتے اسے نکالتے، پکڑتے، اس سے بات کرتے اور برے انسان کی روح کو سزا بھی دیتے ہیں۔ ⑤ آسمان ایک ٹھوس وجود ہے جس کے دروازے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے آتے جاتے ہیں۔ ⑥ نیک روح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے جب کہ بری روح کو آسمان تک لے جایا جاتا ہے لیکن اسے اوپر جانے کی اجازت نہیں ملتی۔ ⑦ قبر کا عذاب بھی ان ہی نبی معاملات میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ موجودہ جسمانی حواس کے ساتھ اس کا ادراک ممکن نہیں۔ مومن کے لیے قبر کی راحت بھی اسی قبیل سے ہے۔

۴۲۶۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

۴۲۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَابِيتٍ

۴۲۶۳- [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۳۹۲ من حديث عمر بن علي به، وصححه البوصيري، وله شواهد، منها حديث مطر بن عكاس، أخرجه الترمذي، ح: ۲۱۴۶، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم ۴۴

۳۷۔ ابواب الزهد

موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی شخص کی موت کسی خاص جگہ پر آنا مقدر ہوتی ہے اس کی (کوئی دنیوی) ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے۔ جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فوت کر لیتا ہے۔ قیامت کے دن زمین کہے گی: میرے مالک! تو نے میرے پاس جو امانت رکھی تھی وہ یہ (حاضر) ہے۔“

الْجَحْدَرِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ شَبَّانَةَ [شَبَّانَةُ بْنُ عَبِيدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِالْأَرْضِ، أَوْتِنَتْهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ، فَإِذَا بَلَغَ أَفْصَى أَثَرِهِ، قَبَضَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ. فَتَقُولُ الْأَرْضُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هَذَا مَا اسْتَوْذَعْتَنِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کا علم کامل اور اکمل ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کس شخص کی موت کہاں آنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ بندے کو معلوم نہیں۔ ارشاد ہے: هُوَ مَا تَذَرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ. إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (لقمان ۳۱: ۳۲) ”کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔“ ② انسان کی موت اپنے مقرر وقت ہی پر آتی ہے ظاہری طور پر کوئی سبب بن جاتا ہے جسے ہم حادثہ قرار دے لیتے ہیں۔



٤٢٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ، أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةَ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ؟ فَكُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَا. إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ مَوْتِهِ. إِذَا بُشِّرَ

۳۲۶۴- ۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند کرتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! موت کو ناپسند کرنے میں اللہ کی ملاقات سے ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ اور ہم سب (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ (تو پھر نجات کیسے ہوگی؟) نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات نہیں اس سے موت کے وقت کی کیفیت

❖ علی شرط الشيخين: ۴۲/۱، ووافقه الذهبي.

٤٢٦٤- أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب من أحب لقاء الله، أحب الله لقاءه... الخ، ح: ۲/۶۸۴، ۱۵ من حديث سعيد بن أبي عروبة، ومنه علقه البخاري، ح: ۶۵۰۷.

— موت کی یاد اور اس کی تیاری کا بیان

مراد ہے۔ جب (بندے کو) اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوش خبری دی جاتی ہے وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تب اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا (اور اس سے خوش ہوتا) ہے۔ اور جب (کسی بندے کو) اللہ کے عذاب کی بشارت دی جائے وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا (مرنے سے گھبراتا ہے) اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔“

۳۷۔ أبواب الزهد

بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ، أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ. فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ. وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

فوائد ومسائل: ① فوت ہونے والے نیک آدمی کو فرشتے خوش خبری دیتے ہیں چنانچہ اسے اللہ کے پاس جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ ② فوت ہونے والے برے آدمی کو فرشتوں کی خوف ناک کیفیت سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے پھر فرشتے بھی اسے یہی خبر دیتے ہیں تو اسے مزید یقین ہو جاتا ہے اس لیے اس کو مرنے سے خوف آتا ہے اور وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا۔

۴۲۶۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ موت کی تمنا ضرور کرنا ہی چاہے تو یوں کہے: [اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي] ”اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو۔ اور مجھے اس وقت فوت کرنا جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔“

۴۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيَضْرُ نَزْلُ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مَتَمَنِّيَا الْمَوْتَ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي، مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي».

فوائد ومسائل: ① زندگی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں نیکیاں کر کے بندہ اللہ کو راضی کر سکتا ہے اور جنت کے بلند درجات حاصل کر سکتا ہے۔ ② موت کی دعا زندگی کی نعمت کی ناشکری ہے۔ ③ موت کی تمنا

۴۲۶۵۔ [إسناده صحيح] أخرجه أبو داود، الجناز، باب في كراهية تمنى الموت، ح: ۳۱۰۸ من حديث عبدالوارث به، ومن حديثه أخرجه البخاري، ح: ۵۶۷۱، ومسلم، ح: ۲۶۸۰، وغيرهما، ورواه ثابت عن أنس به (متفق عليه).

۳۷- ابواب الزهد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

بے صبری کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوسی بھی اس لیے موت کی دعا کرنے کی بجائے مشکلات ٹل جانے کی دعا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ⑤ حدیث میں ذکر کردہ دعا میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فیصلوں کو خوشدلی سے قبول کرنے کا اظہار ہے۔ ⑥ دنیا کی مشکلات وقتی ہیں جب کہ اللہ کی ناراضی آخرت کی ابدی نعمتوں سے محرومی کا باعث ہے۔

باب: ۳۲- قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

(المعجم ۳۲) - بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبَلَى
(التحفة ۳۲)

۴۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو کر مٹی میں مل جاتی ہے سوائے ایک ہڈی کے وہ ریزہ کی ہڈی کا آخری مہرہ ہے۔ قیامت کے دن اسی سے تخلیق شروع ہوگی۔“

۴۲۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ، وَمِنْهُ يُرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① قبر میں انسان کا جسم آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ہڈیاں بھی مٹی بن کر مٹی میں مل جاتی ہیں اس کے باوجود قبر کا عذاب و ثواب باقی رہتا ہے۔ ② ریزہ کی ہڈی کا آخری مہرہ بوسیدگی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اسی سے جسم انسانی کی دوبارہ تخلیق ہوگی۔ یہ مہرہ کس طرح محفوظ رہتا ہے؟ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

۴۲۶۷- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام

حضرت ہانی بربری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو

۴۲۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوشَفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ، عَنْ هَانِيٍّ، مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ، يَبْكِي، حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ.

۴۲۶۶- أخرجه البخاري، التفسير، باب: "يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا"، ح: ۴۹۳۵، ومسلم، الفتن، باب ما بين النفتين، ح: ۱۴۱/۲۹۵۵ من حديث أبي معاوية به موطأ.

۴۲۶۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في فظاعة القبر وأنه أول منازل الآخرة، ح: ۲۳۰۸ من حديث يحيى بن معين به، وقال: "حسن غريب".

۳۷۔ ابواب الزہد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

فَقِيلَ لَهُ: تَذَكُّرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَلَا تَبْكِي. وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ. وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ» قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَعُ مِنْهُ».

رونا نہیں آتا اور اس (قبر) کو دیکھ کر روتے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پاسکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔“ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جو بھی منظر کبھی دیکھا ہے قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے خوف سے رونا ایمان کی نشانی ہے۔ ② قبر سے نجات کا مطلب قبر میں سوال جواب کا مرحلہ خیریت سے طے ہو جانا ہے۔ اگر سوالوں کے صحیح جواب دینے کی توفیق مل گئی تو قیامت کے مراحل بھی آسان ہو جائیں گے ورنہ قیامت کے سخت مراحل قبر کی نسبت بہت زیادہ ہولناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سے محفوظ رکھے۔ ③ قبر کو سب سے خوفناک منظر دنیا کے لحاظ سے فرمایا گیا ہے ورنہ جہنم کے عذاب کا منظر اس سے کہیں زیادہ ہولناک ہے۔

۴۲۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”میت قبر میں پہنچ جاتی ہے تو نیک آدمی کو قبر میں (اٹھا کر) بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں تھا؟ وہ کہتا ہے: اسلام میں۔ کہا جاتا ہے: یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہمارے پاس اللہ کے ہاں سے واضح دلائل لے کر آئے تو ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ کہا جاتا ہے: تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: کوئی اس قابل نہیں کہ (دنیا میں) اللہ کو دیکھ سکے۔ تب اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دریچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ آگ

۴۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي دَبِّبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ، غَيْرَ فَرَعٍ وَلَا مَشْغُوفٍ. ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيَقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ. فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ

۴۲۶۸۔ [صحیح] تقدم، ح: ۴۲۶۲.

۳۷۔ ابواب الزہد

يَرَى اللَّهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: أَنْظُرْ
إِلَى مَا وَفَاكَ اللَّهُ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ
الْحِجَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ. وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ
كُنْتُ، وَعَلَيْهِ مِتُّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ. وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءِ فِي قَبْرِهِ فَرَعَا
مُسْتَوْفًا. فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتُ؟ فَيَقُولُ:
لَا أَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ:
فَيُفْرَجُ لَهُ قَبْلَ الْحِجَّةِ. فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا
وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: أَنْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ
اللَّهُ عَنْكَ. ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ،
فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ
لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتُ، وَعَلَيْهِ
مِتُّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى».



قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان
آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: دیکھ اللہ
نے تجھے کس چیز سے بچا لیا ہے پھر اس کے لیے جنت
کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے وہ اس کی آب و تاب اور
اس کی نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا
ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے: یقین پر تو تھا اور اسی پر تیری
وفات ہوئی اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ۔
برے آدمی کو قبر میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے تو وہ گھبرایا ہوا
اور بدحواس ہوتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے: تو کس چیز میں
تھا؟ وہ کہتا ہے: معلوم نہیں۔ اسے کہا جاتا ہے (تیری
طرف مبعوٹ ہونے والا) یہ آدمی کون ہے؟ وہ کہتا ہے:
(مجھے معلوم نہیں۔) میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے
سنا تھا وہ میں نے بھی کہہ دی۔ تب اس کے لیے
جنت کی طرف ایک درپچہ کھولا جاتا ہے اسے اس کی
آب و تاب اور اس کی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ اسے کہا جاتا
ہے: دیکھ اللہ نے تجھے کس چیز سے محروم کر دیا۔ پھر اس
کے لیے جہنم کی طرف درپچہ کھولا جاتا ہے۔ وہ اسے
دیکھتا ہے کہ آگ آگ کو توڑ پھوڑ رہی ہے۔ اور اسے
کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانا ہے۔ تو (زندگی میں بھی)
شک پر تھا اور اسی حالت میں مر گیا اور اسی پر تو اٹھایا
جائے گا۔ ان شاء اللہ۔



فوائد و مسائل: ① قبر میں سوال جواب کا مرحلہ یقینی ہے لیکن اس کا تعلق عالم غیب سے ہے جس کو زندہ
انسان محسوس نہیں کر سکتے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا احساس ہو جاتا تھا کیونکہ اس قسم کے غیبی معاملات
انبیائے کرام کو دکھا دیے جاتے ہیں۔ ② جو شخص دنیا میں ایمان اور عمل صالح پر قائم تھا اس کو صحیح جوابات کی
توفیق ملتی ہے۔ جس کے دل میں ایمان نہیں تھا وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ③ قبر میں ہر انسان کو جنت اور جہنم کا
منظر دکھایا جاتا ہے اور وہ اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم کے اثرات محسوس کرتا ہے تاہم جنت یا جہنم میں
دامنی طور پر داخلہ قیامت کے دن ہوگا۔ ④ دفن کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت کو مخاطب کرنا اور اسے قبر

۳۷- ابواب الزہد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

کے سوالوں کے جواب بتانا حدیث سے ثابت نہیں اس لیے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت کے بعد میت کا اس دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔

۴۲۶۹- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔“ اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ اور (دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے:) میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ”ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کچی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔“

۴۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُنَبِّئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [ابراہیم: ۲۷]

🌟 فوائد و مسائل: ① کچی بات سے مراد کلمہ توحید ہے۔ مومن اللہ کی توفیق سے دنیا کی زندگی میں اس پر قائم رہتا ہے جس کے نتیجے میں قبر میں وہ سوال جواب کے مرحلے میں ثابت قدم رہتا ہے۔ منافق دنیا کی زندگی میں اس پر قائم نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان متزلزل ہوتا ہے اور وہ شکوک و شبہات میں مبتلا رہتا ہے لہذا آخرت کی اس پہلی منزل (قبر) میں بھی وہ جواب نہیں دے سکتا۔ ② قبر میں عذاب نفاق اعتقادی سے کم تر گناہوں پر بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ پیشاب سے جسم اور لباس کو بچانے کی کوشش نہ کرنا ایک کی بات دوسرے کو بتا کر لڑائی کرا دینا وغیرہ۔

۴۲۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۲۶۹- أخرجه البخاري، الجائز، باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ۱۳۶۹، ۴۶۹۹ من حديث شعبة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه... الخ، ح: ۲۸۷۱/۷۳ عن ابن بشار به. ۴۲۷۰- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الجائز، باب ماجاء في عذاب القبر، ح: ۱۰۷۲ من حديث عبيد الله به، وقال: "حسن صحيح"، وأخرجه البخاري، ح: ۱۳۷۹، ومسلم، ح: ۲۸۶۶ وغيرهما من حديث مالك عن نافع به، ومروفي الموطأ: ۲۳۹/۱.

۳۷۔ ابواب الزہد

قبر کا اور جسم کے گل سڑ جانے کا بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ غُرِضَ عَلَى مَقْعِدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ. إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. يُقَالُ: هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ تجھے قیامت کے دن (قبر سے) اٹھایا جائے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبر کے ساتھ جنت اور جہنم کا جو تعلق قائم ہوتا ہے اس کی وجہ سے مرنے والے کو جنت یا جہنم کی ہوا مسلسل آتی رہتی ہے اور ایک حد تک راحت یا عذاب بھی مسلسل ہوتا ہے لیکن دن رات میں دو دفعہ اسے جنت یا جہنم میں موجود اس کا گھر بھی دکھایا جاتا ہے تاکہ اس کی خوشی یا رنج میں مزید اضافہ ہو۔ ② ”یہ تیرا ٹھکانا ہے“ اس میں اشارہ قبر کی طرف ہے، یعنی تو اس قبر میں رہے گا حتیٰ کہ قیامت آئے اور تو اس ٹھکانے پر پہنچے جو تجھے دکھایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اشارہ اس ابدی ٹھکانے کی طرف ہو جو اسے دکھایا جاتا ہے، یعنی اسے قیامت تک جنت یا جہنم کا وہ مقام روزانہ دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تو اس مقام پر پہنچے گا۔



۴۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ وَالِدِ حَضْرَتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَغْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ».

۴۲۷۱۔ حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی جان ایک پرندے کی صورت میں جنت کے درختوں سے (پھل) کھاتی ہے حتیٰ کہ اٹھنے کے دن (قیامت کو) دوبارہ اپنے جسم میں چلی جائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ محققین نے اس حدیث پر طویل بحث کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح والی رائے ہی اقرب الی الصواب ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے فاضل محقق نے سنن ابن ماجہ کی ایک روایت جو کہ اسی مفہوم کی ہے اس کی تحقیق میں لکھا ہے کہ آئندہ آنے والی روایت (۴۲۷۱) اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ مذکورہ روایت کو

۳۷- آیواب الزہد مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

وہ خود ضعیف قرار دے چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں شیخ رحمہ اللہ سے تسامح ہوا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد اور متابعات کی بنا پر قابلِ حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۵۵-۵۹، والصحيحة للآلباني، رقم: ۹۹۵، وسنن ابن ماجه بتحقيق الدكتور بشار عود، رقم: ۳۲۵۱) ① پچھلی حدیث میں مذکور تھا کہ میت کو قبر ہی میں جنت کی یا جہنم کی ہوا پہنچتی ہے جبکہ اس حدیث میں ہے کہ وہ پرندے کی صورت میں جنت کے پھل کھاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ انسان کے درجات کے لحاظ سے ہو کہ بعض مومنوں کو قبر میں جنت کی نعمتیں ملتی ہوں اور بعض کو جنت میں پہنچا دیا جاتا ہو جیسے شہداء کے بارے میں یہی الفاظ وارد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ [الْبُلْبُلِي]: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مَثَلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أَصَلْ»۔

۳۲۷۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب میت قبر میں پہنچتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا نظر آتا ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: مجھے چھوڑ نماز پڑھ لینے دو۔“

🕌 فوائد و مسائل: ① قبر میں سورج غروب ہونے کا منظر بھی ایک آزمائش ہے جس سے سچے مومن کی اور نام نہاد مسلمان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ② زندگی میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا نہایت ضروری ہے ورنہ قبر کے امتحان میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔ ③ آنکھیں ملنے کی وجہ یہ ہے کہ اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ غافل ہو کر سویا رہا جس کی وجہ سے عصر کی نماز میں دیر ہو گئی اس لیے وہ چاہتا ہے کہ فوراً نماز پڑھ لے تاکہ مزید تاخیر نہ ہو۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ ذِكْرِ الْبَغِيثِ باب: ۳۳- مرنے کے بعد زندہ ہونے

(حشر) کا بیان

(التحفة ۳۳)

۴۲۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۲۷۳- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۷۲- [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۸۶۷ من حديث إسماعيل بن حفص به، وصححه ابن حبان، ح: ۷۷۹، وحسنه البوصيري إن كان أبو سفيان سمعه من جابر، وله شاهد عند البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۶۴ (بتحقيق)، وصححه ابن حبان، ح: ۷۸۱، والحاكم: ۳۷۹/۱، ۳۸۰، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وإسناده حسن كما قال الهيثمي في المعجم: ۵۲/۳.

۴۲۷۳- [ضعيف] وضعفه البوصيري لضعف حجاج بن أرطاة، وتقدم، ح: ۹۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، وعطية تقدم، ح: ۳۷، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۳۲۴۳، وغيره، وفيه عطية العوفي ضعيف، وأخرج أبو داود، ح: ۴۷۴۲، بلفظ

۳۷- أبواب الزهد

مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی مشرک یا مان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ
عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ صَاحِبِي الصُّورِ بِأَيْدِيهِمَا أَوْ فِي
أَيْدِيهِمَا قَرْنَانِ. يُلَاحِظَانِ النَّظَرَ مَتَى
يُؤْمَرَانِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① صور (نرسنگا) ایک قسم کا بگل ہوتا تھا جو کسی جانور کے سینک سے بنایا جاتا تھا۔ ② مذکورہ روایت ضعیف ہے تاہم قرآن مجید میں صور میں پھونکنے کی بابت یہ ارشاد الہی ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ”اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بے ہوش ہو جائے گا“ سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوسری بار پھونکا جائے گا تو وہ یکا یک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ (الزمر: ۶۸) ③ صور کی حقیقت و کیفیت سے اللہ تعالیٰ ہی باخبر ہے۔ ہمیں جتنی بات بتائی گئی ہے اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔



۴۲۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، يَشُوقُ
الْمَدِينَةَ: وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى
الْبَشَرِ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ.
قَالَ: تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟
فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ
فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾
ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ لآخرى فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ﴾
[الزمر: ۶۸] فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا

۴۲۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے (بات چیت کے دوران میں) کہہ دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو منتخب فرما کر انسانوں پر فضیلت دی! ایک انصاری صحابی نے ہاتھ اٹھایا اور اس (یہودی) کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اور کہا: تو یہ الفاظ کہتا ہے حالانکہ ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عز و جل فرماتا ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ لآخرى فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ﴾ ”اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین والے سب

«الصور قرن ينفخ فيه»، وحسنه الترمذي، ح: ۳۳۴۴، وصححه الحاكم: ۵۰۶/۲، ۵۶۰/۴، ووافقه الذهبي.

۴۲۷۴- [مسند حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الزمر، ح: ۳۲۴۵ من حديث محمد بن عمرو به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۷- ابواب الزہد

مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی حشر کا بیان

أَنَا مُوسَى أَخِذْ بَقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ .
فَلَا أَذْرِي أَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنْ
اسْتَشْنَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ . وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ
مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ، فَقَدْ كَذَبَ .

بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ سب سے پہلے سراٹھانے والا میں ہوں گا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو تھامے کھڑے ہیں۔ معلوم نہیں کہ انھوں نے مجھ سے پہلے (ہوش میں آ کر) سراٹھا لیا ہوگا یا وہ ان افراد میں شامل ہوں گے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں یونس بن مثنیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں اس نے جھوٹ کہا۔“

☆ فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں اپنے دین کی غیرت مطلوب ہے لیکن اگر اس کا اظہار ایسے انداز سے ہو جس سے کسی دوسرے نبی کی تحقیر نکلتی ہو تو جائز نہیں۔ ② صحابی نے یہودی کو اس لیے تھپڑ مارا تھا کہ اس کے کلام سے حضرت محمد ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت کا اشارہ ملتا تھا اور یہ حرکت ناشائستہ تھی۔ ③ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جزدی فضیلت کا ذکر اس لیے فرمایا گیا کہ سچی بات بھی اس انداز سے نہیں ہونی چاہیے جس سے غلط مفہوم سمجھے جانے کا اندیشہ ہو۔ ④ قیامت کے حالات غیب سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے جتنی بات نبی ﷺ کو بتائی گئی آپ ﷺ کو معلوم ہو گئی اور جو نہیں بتائی گئی وہ معلوم نہیں ہوئی اس لیے نبی ﷺ کے لیے کلی علم غیب کا عقیدہ درست نہیں۔ ⑤ عرش اللہ کی مخلوق ہے جس کے پائے ہیں قیامت کے دن اسے سب دیکھیں گے اور بعض خاص نیکیوں کے حامل اس کے سائے میں محشر کی شدتوں سے محفوظ ہوں گے۔ ⑥ صورتوں کی آواز سے جو لوگ بے ہوش نہیں ہوں گے ان کی وضاحت حدیث میں نہیں۔ اس میں اپنی طرف سے رائے زنی مناسب نہیں۔ ⑦ مذکورہ حدیث میں صورتوں میں پھونکنے کی بابت یہ مروی ہے کہ صورتیں دوسرے پھونکا جائے گی۔ پہلی اور دوسری مرتبہ پھونکنے کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟ اس کی بابت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں مرتبہ صورت پھونکنے میں چالیس کا فاصلہ ہوگا۔“ لوگوں نے کہا: ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ پھر انھوں نے کہا چالیس برس کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔ انھوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہیں کہہ سکتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا سارا بدن بوسیدہ ہو جائے گا (گل سڑ جائے گا) مگر بڑھکی ہڈی کا مریاتی رہے گا پھر قیامت کے دن اسی سے آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔“ (صحیح البخاری، التفسیر، حدیث: ۳۸۱۴)

۴۲۷۵۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «يَأْخُذُ الْجَبَّارُ سَمَواتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدِهِ وَفَبَضَّ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْجَبَّارُ. أَنَا الْمَلِكُ. أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمَتَكَبِّرُونَ؟ قَالَ: وَتَمَّائِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. حَتَّى نَفَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟



مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی حشر کا بیان

۳۲۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبار (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے (یہ فرماتے ہوئے) اپنا ہاتھ بند کیا پھر اسے کھولنے اور بند کرنے لگے۔ پھر فرمائے گا: ”میں جبار (زبردست) ہوں۔ میں بادشاہ ہوں! کہاں ہیں (دنیا کے نام نہاد) جبار؟ کہاں ہیں متکبر؟“ (یہ فرماتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ (جوش کے ساتھ) دائیں بائیں حرکت فرماتے تھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ منبر نیچے تک حرکت کر رہا تھا۔ اور میں (دل میں) کہنے لگا: کہیں وہ (منبر) نبی ﷺ کو لے کر گر نہ پڑے؟

🌞 فوائد ومسائل: ① اللہ کا ہاتھ اس کی صفت ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ اس کی تاویل کرنا بھی درست نہیں اور انسانی ہاتھ سے تشبیہ دینا بھی درست نہیں۔ ② اللہ کا کلام کرنا بھی اس کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کلام فرماتا ہے اور جس مخلوق سے کلام فرماتا ہے انھیں آواز سنائی دیتی ہے جیسے فرشتوں سے کلام فرماتا ہے یا موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا یا قیامت کے دن بندوں سے کلام فرمائے گا۔

۴۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «حُفَاةٌ، عُرَاةٌ»

۳۲۷۶۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن لوگ کس حالت میں انھیں گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ننگے پاؤں، ننگے بدن۔“ میں نے کہا: اور عورتیں؟ فرمایا: ”عورتیں بھی۔“

۴۲۷۵۔ [صحیح] تقدم، ح: ۱۹۸.

۴۲۷۶۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الحشر، ح: ۶۵۲۷، من حديث حاتم بن أبي صغيرة به، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ح: ۲۸۵۹/۵۶ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷- أبواب الزهد

مرنے کے بعد زندہ ہونے یعنی حشر کا بیان

قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: «وَالنِّسَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نَسْتَحْيِي؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَهْمٌ مِنْ أَنْ يُنْظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ»
میں نے کہا: ”اللہ کے رسول! ہمیں شرم نہیں آئے گی؟“
فرمایا: ”عائشہ! معاملہ اس سے زیادہ سخت ہے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔ (اپنی اپنی پریشانی میں کسی کو اتنا ہوش ہی کہاں ہوگا کہ وہ دیکھتا پھرے دوسرے نگے ہیں یا لباس پہنے ہوئے ہیں۔“

فوائد ومسائل: ① لوگ جب قبروں سے نکلیں گے اس وقت نگے پاؤں اور بے لباس ہوں گے بعد میں انھیں اپنے اپنے درجے کے مطابق لباس مل جائے گا۔ ② قیامت کے معاملات بہت سخت ہیں۔ بعض مراحل ایسے ہیں جن میں کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا البتہ بعض مراحل میں ایک دوسرے سے بات چیت ہوگی۔

۴۲۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُعْرِضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ. فَأَمَّا عَرَضَتَانِ، فَجِدَالٌ وَمَعَادِيرٌ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطَيَّرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي. فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ وَأَخَذَ بِشِمَالِهِ»
۴۲۷۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں تو بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جائیں گی۔ تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ کوئی اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔“

۴۲۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍ عَنِ
۴۲۷۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ”جس دن

۴۲۷۷- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۱۴ عن وكيع به، وأعله البوصيري بالانقطاع بين الحسن وأبي موسى، وصرح الحسن البصري بالسماع من أبي موسى الأشعري عند ابن أبي الدنيا، النهاية في الفتن والملاحم: ۴۰/ ۲، ۴۱، ح: ۸۲۲ بتحقيق، في رواية عتبة بن عبدالله الأصم الرفاعي البصري عنه * عقبة ضعيف وربما دلس كما في التقريب فتصريح السماع خطأ بلا ريب، وله طريق آخر عند الترمذي، ح: ۲۴۲۵ وغيره وفيه الحسن، وهو مدلس وعمن عن أبي هريرة.

۴۲۷۸- أخرجه البخاري، الرقاق، باب قول الله تعالى: "أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ...". ح: ۶۵۳۱ من حديث عيسى بن يونس، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب في صفة يوم القيامة، أعاننا الله على أهواله، ح: ۶۰/ ۲۸۶۲ عن ابن أبي شيبة به.

۳۷- أبواب الزهد

مرنے کے بعد زندہ ہونے، یعنی حشر کا بیان

النَّبِيُّ ﷺ، ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾
[المطففين: ٦] قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ
إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ».

ہوگا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن سورج بہت قریب ہوگا جس کی وجہ سے بہت پسینہ آئے گا لیکن یہ پسینہ

اپنے اپنے گناہوں کے مطابق کم زیادہ ہوگا۔ ② بعض نیک لوگ عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اس وقت
عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ③ عرش کے سائے کا شرف حاصل کرنے والے افراد کی تفصیل
ایک حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے: انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی عبادت میں مشغول رہنے والا
جو ان مسجدوں سے محبت رکھنے والا (نمازی) محض اللہ کی رضا کے لیے کسی مومن سے محبت رکھے والا بدکاری کی
دعوت رد کر کے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرنے والا چھپا کر صدقہ کرنے والا تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے (اللہ
کے سامنے عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہوئے) اشک بار ہو جانے والا۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الزکاة،
باب الصدقة باليمين، حدیث: ۱۲۳۳)



۴۲۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ،
عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمَوَاتُ﴾ [ابراہیم: ۴۸] فَأَيُّنَ تَتَكُونُ النَّاسُ
يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ».

۳۷۷۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں
نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ
الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ﴾ ”جس دن یہ زمین کسی اور
زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔“ اس
وقت انسان کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”پل
صراط پر۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پل صراط بھی قیامت کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے۔ ② یہ پل جہنم پر ہوگا اور

سب انسان اس پر سے گزریں گے۔ نیک مومن اس پر سے آسانی سے گزر جائیں گے۔ زیادہ گناہ گار مومن اور
سب کافر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد گناہ گار مومن، نبیوں اور نیک آدمیوں کی شفاعت کے ساتھ
جہنم سے نکل آئیں گے۔ کم گناہ کرنے والے پہلے نکلیں گے دوسرے بعد میں۔ آخر میں صرف کافر جہنم میں رہ
جائیں گے۔

۴۲۷۹- أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب في البعث والنشور، وصفة الأرض يوم القيامة، ح: ۲۹/۲۷۹۱
عن ابن أبي شيبة به.

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُقَارِيِّ، أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ: وَكَانَ فِي حَجَرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَعْني أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوضَعُ الصَّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ. عَلَى حَسَنِكَ كَحَسَنِكَ السَّعْدَانِ. ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ. فَتَاجِ مُسْلِمٌ وَمَخْذُوجٌ بِهِ. ثُمَّ نَاجٍ وَمُحْتَبَسٌ بِهِ. وَمَمْكُوسٌ فِيهَا».

۴۲۸۰- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پل صراط کو جنہم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس پر کانٹے ہوں گے، جیسے سعدان کے کانٹے۔ پھر لوگ گزریں گے۔ کچھ صحیح سلامت بچ نکلیں گے، کچھ ناقص جسم والے ہو کر آخر کار بچ نکلیں گے۔ پھر (نتیجہ یہ ہوگا کہ) کوئی نجات پا جائے گا کوئی وہاں روک لیا جائے گا اور کوئی سر کے بل اس میں جا گرے گا۔“

🌟 فائدہ: پل صراط سے خیریت کے ساتھ اور جلدی گزرنے کا دار و مدار ایمان اور عمل صالح پر ہوگا۔ جس قدر ایمان زیادہ ہوگا اتنا ہی تیزی سے گزریں گے اور جس قدر گناہ زیادہ ہوں گے اتنا پل صراط پر لگے ہوئے کانٹے زیادہ شمی کریں گے اور جن کے بارے میں انھیں حکم ہوگا وہ کانٹے انھیں جہنم میں گھسیٹ لیں گے۔

۴۲۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرُجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مَسَّكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى

۴۲۸۱- ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہونے والا کوئی آدمی ان شاء اللہ جہنم میں نہیں جائے گا۔“ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَإِنْ مَسَّكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ ”تم میں سے ہر ایک ضرور اس

۴۲۸۰- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱/۳ من حديث ابن إسحاق به مطولاً، وفيه تصحيف مطبعي، وهو في المصنف: ۱۷۶/۳، ۱۷۷، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۵۸۵/۴، ۵۸۶.

۴۲۸۱- [صحيح] أخرجه أحمد: ۲۸۵/۶ عن أبي معاوية به، وصرح بالسماع، وله شاهد في صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة، أهل بيعة الرضوان، رضي الله عنهم، ح: ۱۶۳/۲۴۹۶، وبه صح الحديث.

۳۷- ابواب الزهد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا [مریم: ۷۱] قَالَ: «أَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: ﴿لَهُمْ نُسُجُ الَّذِينَ أَتَقَوُّ وَذَرُ الْظَّالِمِينَ﴾ فِيهَا جَنَّتَا» [مریم: ۷۲]

پر پہنچنے والا ہے۔ یہ آپ کے پروردگار کے ذمے قطعی طے شدہ بات ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿لَهُمْ نُسُجُ الَّذِينَ أَتَقَوُّ وَذَرُ الْظَّالِمِينَ﴾“ پھر ہم پر ہیرو گاروں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں گھسنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔“



فوائد ومسائل: ① غزوہ بدر اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ تھا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جنگ میں شریک تھے وہ دوسرے صحابہ سے افضل ہیں۔ ان سب کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ مشہور قول کے مطابق ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ ② ۶ ہجری میں نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ فرمایا۔ چودہ سو صحابہ آپ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر کافروں نے آپ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ بھیجا تا کہ رؤسائے قریش سے بات چیت کر کے انھیں رکاوٹ ختم کرنے پر آمادہ کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی واپسی میں توقع سے زیادہ تاخیر ہوئی تو انوفاء پھیل گئی کہ انھیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی جو بیعت رضوان کہلاتی ہے۔ یہ بیعت کرنے والے صحابہ کرام بھی قطعی جنتی ہیں۔ ③ جنہم پر سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔ مخلص اور نیک مومن اس سے پار ہو جائیں گے۔ گناہ گار مومن گر جائیں گے لیکن انبیاء اولیاء شہداء اور حفاظ قرآن وغیرہ کی شفاعت سے درجہ بدرجہ نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ ④ آیت مبارکہ میں ظالموں سے مراد صریح کافر اور اعتقادی منافق ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ⑤ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں تعارض نہیں جہاں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے وہاں علمائے کرام دونوں نصوص کی اس انداز سے وضاحت فرما دیتے ہیں کہ تعارض نہیں رہتا۔ نبی ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ⑥ قرآن یا حدیث کے سمجھنے میں کوئی اشکال ہو تو کسی عالم سے پوچھ لینا چاہیے اور عالم کو چاہیے کہ وضاحت کر دے۔



(المعجم ۳۴) - بَابُ صِفَةِ أُمَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

(التحفة ۳۴)

۴۲۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۲۸۲- أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتجمل في النوض، ح: ۳۶/۲۴۷ من حديث أبي

مالك به.

۳۷۔ ابواب الزہد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ یہ میری امت کی علامت ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں۔“

ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ. سَيِّمَاءُ أُمَّتِي، لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهَا».

فوائد ومسائل: ① نماز سب سے بڑا نیک عمل ہے حتیٰ کہ اس کی تیاری کے لیے کیا جانے والا وضو بھی بہت ثواب اور آخرت میں عزت و شرف کا باعث ہے۔ ② وضو احتیاط سے اچھی طرح کرنا چاہیے تاہم بہت زیادہ پانی خرچ کرنا یا پانی ضائع کرنا گناہ ہے۔ ③ وضو کے اعضاء کا چمکنا حضرت محمد ﷺ کی امت کی علامت ہے۔ بے نماز وضو نہیں کرتے اس لیے انہیں یہ علامت حاصل نہیں ہوگی چنانچہ وہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی امت میں سے ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکیں گے۔

۴۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ. فَقَالَ: «أَتَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «أَتَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَذَلِكَ أَنْ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشُّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ. أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

۴۲۸۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک خیمے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی چوتھائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ”کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کی تہائی ہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تمہاری تعداد تمام جنتیوں کا نصف ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور مشرکوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد ایسے ہے جیسے سیاہ تیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ تیل کی جلد پر ایک سیاہ بال۔“

۴۲۸۳۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب الحشر، ح: ۶۵۲۸، ومسلم، الإيمان، باب بيان كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ح: ۳۷۷/۲۲۱ عن ابن بشار به.

۳۷۔ أبواب الزهد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① بتدریج کم سے زیادہ خوشخبری کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور نعمت کی عظمت کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ ② امت محمدیہ کا زمانہ بھی طویل ہے اور افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے اس لیے جنتیوں میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔

۴۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ. وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ أَقْلٌ. فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَدْعُو قَوْمَهُ، فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا. فَيَقَالُ: مَنْ شَهِدَ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَيَدْعُو أُمَّةً مُحَمَّدٍ فَيَقَالُ: هَلْ بَلَغَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: وَمَا عَلَّمَكُمْ بِذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا، فَصَدَّقْنَا. قَالَ: فَذَلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳].



۴۲۸۴۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہوں گے (جو اس پر ایمان لائے) اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے۔ (اسی طرح تمام نبیوں کے ساتھ) زیادہ اور کم افراد ہوں گے۔ نبی سے کہا جائے گا: کیا تم نے اپنی قوم کو (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ نبی فرمائے گا: ہاں۔ اس کی قوم کو بلا کر کہا جائے گا: کیا اس نے تمہیں (اللہ کے احکام) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ (نبی سے) کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ فرمائے گا: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت۔ محمد ﷺ کی امت سے کہا جائے گا: کیا اس نبی نے (اپنی قوم کو اللہ کے) احکام پہنچائے تھے؟ مومن کہیں گے: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کیا معلوم؟ مومن کہیں گے: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ انبیائے کرام نے (اپنی اپنی امت کو اللہ کے احکام) پہنچائے تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کو سچا تسلیم کیا۔ اللہ اس کے فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ”اور (جیسے ہم نے تمہیں ہدایت

۴۲۸۴۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله عز وجل: "ولقد أرسلنا نوحًا إلى قومه"، ح: ۳۳۳۹،

ح: ۷۳۴۹ من حديث الأعمش به.

۳۷- أبواب الزهد حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

دی) اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں۔“

🌞 فوائد ومسائل: ① وسط کا مطلب درمیان، بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ امت محمدیہ کو دوسری امتوں پر یہ افضلیت حاصل ہے کہ ہم پہلے انبیائے کرام پر بھی بغیر دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا مطلب معتدل بھی ہے، یعنی افراط و تفریط سے پاک۔ اسلام کی تعلیمات افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ ② اللہ کے تمام انبیاء علیہم السلام سچے اور مخلص تھے انھوں نے اپنے فرائض بڑی تہدیب اور خلوص سے انجام دیے۔ ③ امت محمدیہ کی شہادت اس یقینی علم کی بنیاد پر ہوگی جو قرآن و حدیث سے حاصل ہوا کیونکہ وحی کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم آنکھوں دیکھے واقعہ کے علم سے زیادہ یقینی ہے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کی گواہی امت کی گواہی کی تصدیق اور تائید کے لیے ہوگی۔ ⑤ اس آیت سے نبی ﷺ کے حاضر ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب امتی بھی حاضر ناظر ہیں جو نبیوں کے حق میں گواہی دیں گے۔

۴۲۸۵- حضرت رفاعہ (بن عرابہ) جہنی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے انھوں نے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ”متم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو آدمی ایمان لائے پھر سیدھی راہ پر قائم رہے اسے ضرور جنت میں پہنچایا جائے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ لوگ (دوسری امتوں کے جنتی) اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک تم اور تمھاری نیک اولادیں جنت کے گھروں میں نہ پہنچ جائیں۔ اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔“

۴۲۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يَسُدُّ إِلَّا سَلَكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّأُوا أَلْتَمَّ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرَارِيكُمْ، مَسَاكِينَ فِي الْجَنَّةِ. وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ، أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ».

🌞 فوائد ومسائل: ① امت محمدیہ کے مومن دوسری امتوں کے مومنوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۴۲۸۵- [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۶/۴ من حديث الأوزاعي به * ويحيى صرح بالسمع ومضى طرفه. ح: ۱۳۷۷، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱.

① جنت میں داخلے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضے پورے کرنا، سیدھی راہ پر قائم رہنا اور گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ⑤ کوئی شخص محض اس لیے جنت میں داخلے کا مستحق نہیں ہو جاتا کہ اس کے والدین نیک ہیں بلکہ خود بھی نیک ہونا ضروری ہے۔ ⑥ بلند درجات والے مومن حساب کتاب کے بغیر جنت میں پہنچا دیے جائیں گے۔ ⑦ ایک حدیث میں بغیر حساب کے جنت میں جانے والے ستر ہزار مومنوں کی یہ خوبیاں بیان کی گئی ہیں: ”وہ (آگ کے ساتھ) داغ نہیں لگواتے، جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، بدھنگونی نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ (صحیح البخاری، الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب، حدیث: ۶۵۴۱)

۴۲۸۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زَيْدٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَعَذَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا. لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. وَثَلَاثُ حَتَّيَاتٍ مِنْ حَتَّيَاتِ رَبِّي، عَزَّ وَجَلَّ».

۴۲۸۷- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

۴۲۸۸- حضرت ابو امامہ (صدیق بن عثمان) باہلی

ہشام بن عمار سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب (سبحانہ و تعالیٰ) نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل کرے گا جن سے نہ کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں کوئی عذاب دیا جائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور (مزید) میرے رب عز و جل کی تین لکھیں۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی رحمت بڑی عظیم ہے۔ ② اللہ کا تقرب حاصل کرنا اور انتہائی بلند درجات حاصل کرنا صحابہ کے بعد بھی ممکن ہے۔ اب بھی اگر کوئی انسان ایسے عمل کرے جن کی جزا بغیر حساب کے جنت میں جانا ہے تو وہ اس جزا سے محروم نہیں رہے گا۔ جس طرح وہ اعمال انجام دینا اب بھی ممکن ہے جن کے نتیجے میں عرش کے سائے تلے جگہ ملے گی۔ ③ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار یعنی ستر ہزار کے علاوہ انچاس لاکھ مزید بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ④ حَتَّيَات (لکھیں) یعنی دونوں ہاتھ بھر کر لی جانے والی مقدار۔ اس سے مراد بندوں کی کثیر تعداد ہے جن کو بلا حساب کتاب جنت میں بھیجا جائے گا اور ایسا تین بار ہوگا۔ ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

۴۲۸۷- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

۴۲۸۸- حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ

۴۲۸۶- [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ۲۴۳۷ من حديث إسماعيل به، وقال: "حسن غريب".

۴۲۸۷- [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۱ من حديث

The Real Muslims Portal

۳۷۔ أبواب الزهد

حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی (۸۰) اس امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی۔“

الْأَصْبَهَانِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَلَمَانَ بْنِ بَرْثَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفًّا. تَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① دوسری حدیث میں ہے کہ تمہارے مقابلے میں دوسروں کی تعداد ایسے ہوگی جیسے سفید تیل پر ایک سیاہ بال (حدیث: ۳۲۸۳) یہ موازنہ شرکین سے ہے۔ اور دو تہائی تعداد صرف اہل جنت کے مقابلے میں ہے۔ ② اس سے امت محمدیہ کا شرف ظاہر ہے تاہم نجات کے لیے صرف اتنی ہونا کافی نہیں بلکہ صحیح ایمان اور صحیح عمل بھی ضروری ہے۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم آخری امت ہیں اور ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہے اُمّی امت اور ان کا نبی؟ تو ہم بعد میں آنے والے (جنت میں داخلے کے لحاظ سے) سب سے مقدم ہیں۔“

۴۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ: آئِنِ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيِّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ امت آخری امت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب ہے۔ ② حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سابق نبی ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے تقریباً چھ صدیاں پہلے پیدا ہوئے ③ ہماری امت کا حساب دوسروں سے پہلے ہوگا اس لیے ہمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ اچھے کام کریں اور برے کاموں سے اجتناب کریں کافروں سے دوستی نہ لگائیں اور ان کے رسم و رواج اختیار نہ کریں۔

۴۲۹۰۔ [حسن] وصححه البوصيري، وله شاهد عند أحمد: ۲۸۲/۱ فيه علي بن زيد بن جدعان، وتقدم،

۳۷- أبواب الزهد حضرت محمد ﷺ کی امت کی صفات کا بیان

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَذِنَ لِأُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ. فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا. ثُمَّ يُقَالُ: اِرْقُمُوا رُؤُوسَكُمْ. قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ»۔
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع فرمائے گا تو حضرت محمد ﷺ کی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ اللہ کو طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہاری تعداد کے مطابق جہنمیوں کو تمہارا فدیہ بنا دیا ہے۔“

🌞 فائدہ: مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث: ۱۲۷۶۷ اس سے کفایت کرتی ہے۔ دیکھیے: تحقیق و تخریج حدیث ہذا۔

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [رَجُلٌ] مِنَ الْمُسْرِكِينَ. فَيُقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ»۔
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس امت پر رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس پر عذاب خود اس کے ہاتھ سے آئے گا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک مشرک دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ جہنم سے بچاؤ کے لیے تیرا فدیہ ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ سنن ابی داؤد کی روایت (۳۴۷۸) اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں مذکورہ روایت کو دیگر محققین نے شواہد اور متابعت کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے۔ بنا بریں مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہونے کے باوجود دیگر شواہد کی بنا پر قابل حجت ہے۔ واللہ اعلم۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة للألباني، رقم: ۹۵۹۹، ۱۳۸۱) ② ہر انسان کے لیے جنت میں بھی گھر تیار کیا گیا ہے اور جہنم میں بھی۔ قیامت کے دن کافروں کو جہنم میں جگہ ملے گی تو ان کے چھوڑے ہوئے جنت کے گھر اہل جنت کو مل جائیں گے اور جہنم میں مومنوں کے جو گھر خالی رہ جائیں گے وہ

۴۲۹۱- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلته، ح: ۷۴۰، ۸۷، وحديث مسلم، ح: ۲۷۶۷/ ۵۱، يعني عنه.

۴۲۹۲- [إسناده ضعيف جداً] وضعفه البوصيري، وانظر لعلته، ح: ۷۴۰، ۱۸۶۲، وحديث أبي داود، ح: ۴۲۷۸، يعني عنه، وإسناده حسن.

۳۷۔ ابواب الزهد قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

کافروں کے حصے میں آجائیں گے اور مومن جنت میں چلے جائیں گے۔ فدیہ ہونے کا یہی مطلب ہے۔ ⑤ امت مرحومہ (رحمت والی امت) سے مراد یہ ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی خاص رحمتیں ہیں جو پہلی امتوں کو حاصل نہیں ہوئیں لیکن ان رحمتوں میں سے حصہ صرف اسی شخص کو ملے گا جو شریعت پر عمل کرے گا اور اللہ کے عذاب سے ڈرے گا۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ مَا يُرْجَى مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
بَاب: ۳۵۔ قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید
يَوْمَ الْقِيَامَةِ (التحفة ۳۵)

۴۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے تمام مخلوقات میں تقسیم کی ہے۔ اسی (رحمت) کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے جنگلی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔ اس نے نانوے رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں جن سے قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔“

۴۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ. قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ. فِيهَا يَرْحَمُونَ. وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ. وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا. وَأُخَرَ تَسَعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً. يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».



☀️ فوائد و مسائل: ① مخلوق میں ایک دوسرے پر شفقت اور رحم کرنے کا جذبہ اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے لہذا یہ بھی مخلوق ہے۔ اللہ کی رحمت اللہ کی صفت ہے جو غیر مخلوق ہے۔ ② اللہ کی بے شمار قسم کی مخلوق ہے اور ہر قسم کے افراد کی تعداد کا اندازہ لگانا انسان کے لیے ناممکن ہے۔ ان تمام انواع و اقسام کی معنی مخلوقات اب تک پیدا ہو چکی ہیں اور جس قدر قیامت تک پیدا ہونے والی ہیں ان سب کی مجموعی شفقت و رحمت کو جمع کیا جائے تو اللہ کی رحمت کے مقابلے میں اس تمام کی کوئی حیثیت نہیں۔ ③ رحمت کے سو حصے ذکر کرنے کا مقصد اللہ کی رحمت کے بے انتہا وسیع ہونے کا تصور دینا ہے۔ جس ذات نے اپنی ہر مخلوق میں رحم کا جذبہ رکھا ہے حتیٰ کہ حیوان اور پرندے بھی اپنے بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہیں کہ ان کو بچانے کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دیتے ہیں تو اس خالق کی رحمت کس قدر بے پایاں ہوگی؟ اس کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ④ قیامت کے دن جس طرح اللہ کی صفت غضب اور صفت عدل کا اظہار ہوگا اسی طرح اس کی صفت رحمت کا بھی بے حد و حساب ظہور ہوگا۔

۴۲۹۳۔ أخرجه مسلم، التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى، وأنها تغلب غضبه، ح: ۱۹/۲۷۵۲ من حديث عبد الملك بن أبي سليمان به.

۳۷- ابواب الزهد

۴۲۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ
يَسَنَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ، عَزَّ
وَجَلَّ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِائَةً
رَحْمَةً. فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً. فِيهَا
تُعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا. وَالْبَهَائِمُ،
بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَالطَّيْرُ. وَآخَرُ تِسْعَةً
وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ».

۴۲۹۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس دن
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو سو رحمتیں بھی پیدا فرمائیں۔
ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی۔ اسی (رحمت)
کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے اور
حیوانات اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے
ہیں۔ اس (اللہ) نے اور ننانوے رحمتوں کو قیامت تک
کے لیے مؤخر فرما دیا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ
اس ایک رحمت کے ساتھ انھیں پوری (سو رحمتیں) کر
دے گا۔“

۴۲۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ
كَتَبَ بَيْنَهُ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ
غَضَبِي».

۴۲۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عز و جل نے جب
خلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے یہ لکھ لیا
(اپنے لیے یہ ضروری ٹھہرا لیا): میری رحمت میرے
غضب پر غالب ہوگی۔“

فوائد ومسائل: ① جب کسی کام میں ایک پہلو رحمت کا تقاضا کرتا ہو اور دوسرا غضب کا مستوجب ہو تو اللہ
کی رحمت کا معاملہ غضب کے پہلو پر غالب آجاتا ہے۔ ② اس کا ایک مظہر یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی نافرمانی
کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بعض نیکیوں کی وجہ سے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح نادانستہ طور پر ہو جانے
والے غلط کاموں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ③ انسان خود اپنی مدغمیوں کی وجہ سے اور ان سے توبہ نہ کرنے کی وجہ
سے اللہ کے غضب کا مستحق بنتا ہے۔ ④ سلسلہ نبوت و رسالت کا جاری فرمانا اور کتابیں نازل فرمانا بھی اس
کی رحمت کا اظہار ہے۔ اور اس سلسلے کے بند کر دینے کے بعد محمد دین و دین اور داعیان حق کا ظہور و وجود بھی

۴۲۹۴- [صحیح] أخرجه أحمد: ۳/ ۵۵ من حديث الأعمش به، وصححه البوصيري، والحديث السابق شاهد له.

۴۲۹۵- [صحیح] تقدم، ح: ۱۸۹.

۳۷۔ ابواب الزہد قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

رحمت الہی ہی کا مظہر ہے۔

۴۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا
عَلَى حِمَارٍ. فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا
حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى
اللَّهِ؟» قُلْتُ: «اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ». قَالَ: «فَإِنَّ
حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا. وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ، إِذَا فَعَلُوا
ذَلِكَ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

۴۲۹۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: میں ایک گدھے پر سوار تھا کہ اللہ کے
رسول ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”معاذ!
کیا تجھے معلوم ہے کہ بندوں کے ذمے اللہ کا کیا حق ہے
اور اللہ کے ذمے بندوں کا کیا حق ہے؟“ میں نے کہا:
”اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:
”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں
اور اس کے ساتھ کسی چیز کو (عبادت میں) شریک نہ
کریں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ کام
کریں تو انہیں عذاب نہ دے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی آپ کے گدھے پر سوار تھے۔ (صحیح البخاری) الجہاد والسمیر باب اسم
الفرس والحمار، حدیث: ۲۸۵۶) ② اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق اور مہتمم ہے اس لیے بندوں کا لازمی فرض ہے
کہ صرف اس کی عبادت کریں۔ ③ اللہ کے ذمے کسی کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ اللہ نے بندوں کا جو حق اپنے ذمے
لیا ہے تو اس کے ذمے اس کے بندوں کا یہ حق محض اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ یہ حق اللہ نے خود اپنی
رحمت سے اپنے ذمے لیا ہے۔ ④ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ دینے سے مراد دائمی عذاب نہ دینا ہے
ورنہ دوسرے گناہوں کی سزا قبر میں قیامت کے دن اور جہنم میں ملے گی۔

۴۲۹۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

۴۲۹۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا: ہم لوگ کسی غزوے میں رسول اللہ

۴۲۹۶۔ [صحیح] أخرجه الطبراني: ۳۶/۲۰، ح: ۲۷۴ من حديث أبي عوانة، وأحمد: ۵/۲۳۰ من حديث
عبد الملك به، ورواه أنس بن مالك، وعمرو بن ميمون (البخاري، ومسلم)، والاسود بن هلال (مسلم)، وغيرهم
عن معاذ به، وهو متواتر عنه.

۴۲۹۷۔ [استادہ موضوع] أخرجه العقيلي: ۹۶/۱ من حديث هشام به، وروى عن يزيد بن هارون قال: "كان
إسماعيل الشعيري كتاباً"، وفيه علة أخرى.

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کون لوگ ہو؟“ انھوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال (کر اسے دہکا) رہی تھی۔ اور اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب تنور کی (آگ کی) لپٹ اوپر آئی وہ بچے کو پیچھے کر لیتی۔ وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جس قدر ماں اپنے بچے پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں؟ اس نے کہا: ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے سر جھکا لیا اور رونے لگے پھر سر مبارک اٹھا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا“ سوائے اس سرکش اڑیل کے جو اللہ سے سرکشی کرتا ہے اور لا اِلهَ اِلا اللہ کہنے سے انکار کر دیتا ہے۔“

۴۲۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم میں تو بد نصیب ہی جائے گا۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بد نصیب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی فرمانبرداری کا کوئی عمل نہیں کیا اور اللہ کی نافرمانی والا کوئی عمل نہیں چھوڑا۔“

۳۷- ابواب الزہد

ابن یحییٰ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ حَنْصَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غُرَوَاتِهِ. فَمَرَّ بِقَوْمٍ. فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ. وَامْرَأَةٌ تَحْصِبُ تَنُورَهَا. وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا. فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجَ التَّنُورِ، تَنَحَّطَ بِهِ. فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَتْ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ عِبَادِهِ مِنْ الْأُمِّ يُولِدُهَا؟ قَالَ: «بَلَى» قَالَتْ: فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّى. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذُبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ، الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ».

۴۲۹۸- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيْقٌ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيْقُ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ

۴۲۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۴۹/۲ من حديث ابن لهيعة به، وانظر، ح: ۳۳۰ لعلته.

۳۷۔ ابواب الزهد

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

يَعْمَلُ لِلْهِ بِطَاعَةٍ، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً.

۴۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۲۹۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ”وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔“ پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنایا جائے جو شخص میرے ساتھ دوسرا معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ أَوْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المائدة: ۵۶] فَقَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ إِلَهٌ آخَرُ. فَمَنْ اتَّقَى أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَهًا آخَرَ، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

دوسری سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا پروردگار فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بنایا جائے۔ اور جو شخص اس بات سے ڈر گیا (اور پرہیز کیا) کہ میرے ساتھ شرک کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اسے بخش دوں۔“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقَى، فَلَا يُشْرَكَ بِي [غَيْرِي]. وَأَنَا أَهْلُ، لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرَكَ بِي، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ».

۴۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي



۴۲۹۹۔ [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة المائدة، ح: ۳۳۲۸ من حديث زيد بن وقال: "حسن غريب، وسهيل ليس بالقوي في الحديث، وقد تفرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت".
 ۴۳۰۰۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ح: ۲۶۳۹ من حديث الليث بن سعد بن، قال: "حسن غريب".

قیامت کے دن اللہ کی رحمت کی امید کا بیان

ایک امتی کو سب مخلوقات کے سامنے پکار کر طلب کیا جائے گا۔ اس کے نانوے رجسٹر کھول دیے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس (تمام ریکارڈ) میں سے کسی چیز (کسی گناہ) کا انکار کرتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں میرے مالک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے (مقرر کیے ہوئے) محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ تیری نیکیاں نہ لکھی ہوں یا گناہ زیادہ لکھ دیے ہوں)؟ پھر فرمائے گا: کیا ان (گناہوں) کے علاوہ تیری کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ شخص خوف زدہ ہو جائے گا اور کہے گا:

نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں ہمارے پاس تیری نیکیاں بھی ہیں اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا چنانچہ اس (کے کل) کا ایک (کاغذ کا چھوٹا سا) پرزہ لایا جائے گا۔ اس پر لکھا ہوگا: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ بندہ کہے گا: یا

رب! ان رجسٹروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا (حیثیت رکھتا) ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اٹھ جائیں گے اور وہ پرزہ بھاری ثابت ہوگا۔“

(راوی حدیث امام ابن ماجہ کے استاد) محمد بن یحییٰ نے کہا: (حدیث میں مذکور لفظ) بطاقہ سے مراد رقعہ ہے۔ مصر والے رقعہ کو بطاقہ کہتے ہیں۔

۳۷۔ ابواب الزہد

عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصَاحُّ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى رُؤُسِ الْحَلَائِيقِ. فَيُسْرَلُهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِلًّا. كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ. ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ فَيَقُولُ: لَا. يَارَبِّ فَيَقُولُ: أَظْلَمْتُكَ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: أَلَيْكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فِيهَا بَرُّ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ. وَإِنَّهُ لَا ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ. فَتُخْرَجُ لَهُ بَطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَيَقُولُ: يَارَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ. فَتَوَضَّعُ السَّجَلَاتُ فِي كَفِّهِ وَالْبَطَاقَةُ فِي كَفِّهِ. فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ، وَتَقَلَّتِ الْبَطَاقَةُ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبَطَاقَةُ الرَّقْعَةُ. وَأَهْلُ بَصْرَ يَقُولُونَ لِلرَّقْعَةِ: بَطَاقَةٌ.

☀️ فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن بعض لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ (دیکھیے: حدیث: ۴۲۸۶) اور جہنم میں جانے والے بعض لوگ بھی ایسے ہوں گے جن کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ ان کی سب نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں گی۔ (دیکھیے: (سورة الکہف: ۱۸، ۱۰۵) ① نیکیوں کے وزن کا دار و مدار خلوص نیت اور اتباع سنت پر ہوگا۔ کوئی نیکی جتنے خلوص سے کی گئی ہوگی اور سنت سے جتنی زیادہ مطابقت رکھے گی اتنا ہی اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ ② کلمہ شہادت یعنی تو حید و رسالت پر دل سے ایمان لانا ایسا عمل ہے جس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لیے اگر کسی شخص کو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینے کا موقع نہیں ملا اور وہ فوت ہو گیا تو اس کا کلمہ شہادت اس کی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ ③ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل نہ کرنے والے کا کلمہ شہادت اسے جہنم میں جانے سے نہیں بچا سکے گا لیکن وہ گناہوں کی سزا بھگت کر جہنم سے نکل آئے گا اور نکلنے کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی ④ جس نے کلمہ شہادت صرف زبان سے ادا کیا، دل میں اس پر یقین نہیں رکھا، وہ منافق ہے جو دائمی جہنمی ہے۔ اس کی سزا عام کافر سے سخت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ (النساء: ۳، ۱۳۵) ”منافق یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے، ناسکین ہے کہ وہاں آپ کو ان کا کوئی مددگار ملے۔“ ⑤ یہ حدیث اہل علم میں حدیث بظاہر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حدیث عاصی اہل ایمان کے لیے اللہ عز وجل کی خصوصی رحمت اور کمال مہربانی کا مظہر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔



(المعجم ۳۶) - بَابُ ذِكْرِ الْخَوْضِ

باب ۳۶- حوض کوثر کا بیان

(النفحة ۳۶)

۴۳۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرِ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَطِيَّةٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ لِي حَوْضًا، مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ. أَبْيَضٌ مِثْلَ اللَّبَنِ. آيِنُهُ عَدَدُ النُّجُومِ. وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۳۰۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا ایک حوض ہے جو کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان (کی مسافت کے برابر وسیع) ہے۔ (اس کا پانی) دودھ کی طرح سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ اور قیامت کے دن میرے قبیض (اتنی) سب نبیوں کے قبیض سے زیادہ ہوں گے۔“

۴۳۰۱- [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۷۲۳ من حديث ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۱۴۶/۱۳، وله شواهد عند البخاري، ح: ۶۵۷۹، ومسلم، ح: ۲۲۹۲/۲۷ وغيرهما، راجع النهاية بتحقيقي، ح: ۴۱۲-۳۹۰.

🌟 فوائد و مسائل: ① حوض کوثر میدانِ حشر میں ایک حوض ہوگا جس سے نبی ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پلائیں گے۔ اس کی وسعت اس حدیث میں کعبہ سے بیت المقدس تک بیان کی گئی ہے۔ دوسری حدیث میں یمن کے شہر عدن سے فلسطین کے شہر ایلہ (موجودہ بندرگاہ ايلات) تک کے برابر یا مدینہ منورہ سے سعودی عرب کے جنوب مشرق میں واقع عمان تک یا مدینہ منورہ سے یمن کے شہر صنعاء تک ذکر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۴۳۰۳، ۴۳۰۴) اس سے اس کے طول و عرض کی تحدید مقصود نہیں بلکہ اس کی وسعت کا ایک سادہ تصور پیش کرنا مقصود ہے۔ ② حوض کوثر میدانِ حشر میں ہوگا لیکن اس میں پانی جنت سے آئے گا۔ نبی ﷺ نے جنت میں نہر کوثر ملاحظہ فرمائی تھی۔ (صحیح البخاری، التفسیر، باب: سورة ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَافِرِينَ﴾، حدیث: ۴۹۹۳)

۴۳۰۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایلہ سے لے کر عدن تک کے فاصلے سے زیادہ طویل و عریض ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس (کے پانی) کا رنگ دودھ سے زیادہ سفید اور (ذائقہ) شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں لوگوں کو اس سے ہٹاؤں گا جس طرح آدمی اپنے حوض سے بیگانے افواہوں کو ہٹکا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! تم میرے پاس (حوض پر) آؤ گے تو وضو کے نشان سے تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ یہ علامت تمہارے سوا کسی اور (امت) کی نہیں ہوگی۔“

۴۳۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي لَا يَبْعُدُ مِنْ أَيْلَةَ إِلَى عَدَنَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ. وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرُّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيَّةَ عَنْ حَوْضِهِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ. تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ. لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ کا حوض صرف آپ ﷺ کی امت کے لیے ہوگا۔ ② نبی ﷺ امت کے افراد

۴۳۰۲۔ أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتجليل في الوضوء، ح: ۳۸/۲۴۸ عن عثمان بن أبي شيبة.

کو اس لیے پہچان لیں گے کہ ان کے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ اس میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر یا عالم الغیب نہیں۔ ⑤ بے نماز لوگ حوض سے پانی نہیں پی سکیں گے کیونکہ ان کو امت محمدیہ کی علامت حاصل نہیں ہوگی۔ ⑥ حوض کوثر میں پانی جنت سے آئے گا اس لیے اس میں جنت کی نعمتوں والی خوبیاں ہوں گی۔

۴۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ: ثَبَّتَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَأَتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ. فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي مَرْكَبِكَ. قَالَ: أَجَلٌ. وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ. وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. فَأَخْبَيْتُ أَنَّ ثَوْبَانَ بِهِ. قَالَ، فَقُلْتُ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةَ. أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ. أَكَاوِيهِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَتْهُ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ عَلَيَّ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ. الدُّنْسُ يُبَايَا

۴۳۰۳۔ حضرت ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلایا میں (جلد پہنچنے کی غرض سے) ڈاک کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو انھوں (عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ابوسلام! ہماری وجہ سے آپ کو اس سواری کی مشقت اٹھانی پڑی۔ میں نے کہا: جی ہاں! امیر المومنین! فرمایا: قسم ہے اللہ کی! میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے حوض کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپ سے براہ راست وہ حدیث سنوں۔ ابوسلام رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولا رسول اللہ ﷺ نے حدیث سنائی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض عدن سے لے کر ایلہ تک (کی مسافت جتنا طویل و عریض) ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح (بے شمار) ہیں۔ جو اس میں سے ایک بار پانی پی لے گا اسے

۴۳۰۳۔ [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب ما جاء في صفة آواني الحوض، ح: ۲۴۴۴ من حديث محمد ابن مهاجر، وقال: "غريب"، وسنده ضعيف للانقطاع، وللحديث طرق أخرى عند ابن حبان، ح: ۲۶۰۱ وغيره، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۳۰۱.

۳۷۔ ابواب الزہد حوض کوثر کا بیان

وَالشُّعْتُ رُؤُوسًا. الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ
الْمُنْعَمَاتِ. وَلَا يَنْتَحِلْنَ لَهُمُ الشُّدُّ. قَالَ،
فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ. ثُمَّ قَالَ:
لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنْعَمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي
الشُّدُّ. لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي
عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَبَخَّرَ. وَلَا أَذْهَنُ رَأْسِي
حَتَّى يَشَعَّتْ.

اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض پر میرے
پاس سب سے پہلے وہ غریب مہاجر آئیں گے جن کے
کپڑے میلے اور سر پر اگندہ ہوں گے۔ جو ناز و نعمت میں
پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لیے
دروازے نہیں کھولے جاتے۔“ حضرت عمر بن
عبدالعزیز رضی اللہ عنہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کی ڈاڑھی مبارک
(آسوں سے) تر ہوئی۔ پھر فرمایا: لیکن میں نے تو
ناز و نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے
دروازے کھولے گئے۔ اب ضرور یہ ہوگا کہ میں پہننے
ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک میلے نہ ہو جائیں
اور سر میں تیل نہیں ڈالوں گا جب تک بال نہ بکھر
جائیں۔



🌟 فوائد و مسائل: ① غریب گم نام مسلمان اگر نیک ہوں تو اللہ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ ② اگر اللہ تعالیٰ
دولت دے تو زب و زینت اور فخر و مہابت کی بجائے سادگی اختیار کرنا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔
③ دروازے کھولے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بلند مقام کی وجہ سے سب لوگ ان کا احترام کرتے ہیں
اور جس کے پاس جائیں وہ دروازے کھول کر استقبال کرتا ہے جب کہ غریب مفلس آدمی سے اس کے برعکس
سلوک ہوتا ہے۔ ④ میلے کپڑے اور پرانگندہ بال رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ مناسب صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھا
جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ زب و زینت میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو۔ ⑤ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
خلیفہ ہونے کے باوجود علم حدیث کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ جس عالم کے بارے میں انھیں معلوم ہوا کہ اسے
کوئی حدیث یاد ہے اس سے استفادہ کرنے کو عار نہیں سمجھا۔ مسلمان حکمرانوں کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔
⑥ علمائے کرام کا فرض ہے کہ دین سے محبت کرنے والے حکام کا احترام کریں اور ان کے احکام کی تعمیل
کی پوری کوشش کریں۔ ⑦ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ فوراً پہنیں لیکن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ
نے اطاعت امیر میں مشقت اٹھا کر جلد از جلد پہننے کی کوشش کی۔

۴۳۰۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا ۳۳۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۳۰۴۔ آخر جہ مسلم، الفضائل، باب إثبات حوض نبینا ﷺ وصفانہ، ح: ۴۲/۲۳۰۴ من حدیث هشام بہ.

۳۷- أبواب الزهد

حوض کوثر کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان یا جیسے مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان۔“

أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ نَاجِيَتَيْنِ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ. أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ».

۳۳۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (حوض) میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کی طرح سونے اور چاندی کے جگ ہوں گے۔“

۴۳۰۵- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

۳۳۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ قبرستان میں تشریف لے گئے اور قبرستان (میں مدفون افراد) کو سلام کرتے ہوئے فرمایا: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاجِفُونَ] ”اے مومن لوگوں کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”ہماری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکتے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم تو میرے ساتھی اور صحابی ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔“ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو لوگ ابھی (دنیا

۴۳۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ. فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا، إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، بِكُمْ لَاجِفُونَ» ثُمَّ قَالَ: «لَوِ دِدْنَا أَنَّا قَدَرْنَا إِنْخَوَانَنَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَسْنَا إِنْخَوَانَكَ؟ قَالَ: «أَنْتُمْ أَصْحَابِي. وَإِنْخَوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي. وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي

۴۳۰۵- أخرجه مسلم، أيضاً، ح: ۴۳/۲۳۰۴ من حديث خالد بن

۴۳۰۶- أخرجه مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، ح: ۳۹/۲۴۹ من حديث العلاء بن

خَبَلٌ دُھمُہُمْ، اَلَمْ یَکُنْ یَعْرِفُہَا؟» قَالُوا: بَلٰی. قَالَ: «فَاِنَّہُمْ یَأْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ، مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ» قَالَ: «اَنَا فَرَطُکُمْ عَلٰی الْحَوْضِ» ثُمَّ قَالَ: «لِیَذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیْرُ الصَّالُّ. فَاتَّادِیْہُمْ: اَلَا هَلُمُّوْا فِیْقَالَ: اِنَّہُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَکَ، وَلَمْ یَزَالُوْا یَزْجَعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِہُمْ. فَاقُوْلُ اَلَا سَحَقًا سَحَقًا».

میں) نہیں آئے، آپ (قیامت کے دن) انھیں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بتاؤ اگر کسی کے بیچ کلیان گھوڑے (دوسروں کے) مکمل طور پر کالے گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ انھیں پہچان نہ لے گا؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں (پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ (رسول اللہ ﷺ کے امتی) قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔“ اور فرمایا: ”میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔“ پھر فرمایا: ”کچھ افراد کو میرے حوض سے دور ہٹایا جائے گا جس طرح گم شدہ (پرائے) اونٹ کو دور ہٹایا جاتا ہے چنانچہ میں انھیں آواز دوں گا: (ادھر) آ جاؤ۔ تو کہا جائے گا: انھوں نے آپ کے بعد (اپنی حالت) تبدیل کر لی تھی۔ اور اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔ تب میں کہوں گا: دور ہو! دور ہو!“

🌞 فوائد و مسائل: ① قبرستان میں جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہیے۔ ② قبروں کی زیارت کا مقصد فوت شدہ افراد کے لیے دعائے مغفرت اور موت کی یاد دہانی سے مانگنا مقصد نہیں۔ ③ السلام علیکم کہنے کا مقصد انھیں ستانا نہیں بلکہ ان کے لیے سلامتی کی دعا کرنا ہے۔ مخاطب (تم) کا لفظ بولنے کا مقصد اپنے دل کو نصیحت کرنا ہے کہ یہ لوگ کل تک ہمارے اندر موجود تھے اور ہم سے بات چیت کرتے تھے۔ آج یہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ④ موحد امتی نبی ﷺ کے دینی بھائی ہیں کیونکہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں لیکن بھائی ہونے سے درجات کی برابری لازم نہیں آتی۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی تھے لیکن جو درجہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ ان کے کسی بھائی کو حاصل نہیں ہوا۔ ⑤ نبی ﷺ امتیوں کو وضو کی علامت سے پہچانیں گے اس لیے نہیں کہ وہ امتیوں کے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں۔ ⑥ ”جیش رو“ قافلے کے اس شخص کو کہتے ہیں جو قافلے کے دوسرے افراد سے پہلے بڑاؤ پر پہنچ کر مساتھروں کے وہاں ٹھہرنے اور ان کی ضروریات مہیا کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تم قیامت کے دن قبروں سے اٹھو گے تو میں تم سے پہلے حوض پر پہنچ چکا ہوں گا تاکہ جب تم پہنچو تو تمھیں حوض کوثر کا پانی پلاؤں۔ ⑦ حوض کوثر سے پانی پینے کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جو اسلام پر قائم رہے اور اسلام کی حالت میں فوت ہوئے۔ ⑧ اونٹ

۳۷۔ ابواب الزهد

شفاعت کا بیان

بہت زیادہ پانی پیتا ہے۔ اور عرب میں پانی کم ہوتا تھا اس لیے لوگ اپنے اونٹوں کے لیے حوض تیار کرتے تھے اور انھیں پانی سے بھرتے تھے تاکہ اونٹ پیاسے نہ رہیں اسی لیے دوسروں کے اونٹوں کو پانی نہیں پینے دیتے تھے۔ اہل بدعت یا مرتد کو اسی طرح حوض کوثر سے پانی پینے سے منع کر دیا جائے گا۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ باب: ۳۷۔ شفاعت کا بیان

(التحفة ۳۷)

۴۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوگی ہے اور ہر نبی نے وہ دعا جلدی (دنیا میں) مانگ لی۔ میں نے اپنی دعا کو امت کے حق میں شفاعت کے لیے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ یہ (دعا) امت کے ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوئے فوت ہوگا۔“

سورۃ مساکل: ① اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو فرمایا کہ تمہاری ایک دعا لازماً قبول ہوگی یہی وعدہ ہمارے نبی ﷺ کے لیے بھی ہے۔ ② دعا کی قبولیت اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ وہ چاہے تو کسی برے سے برے آدمی کی دعا قبول کر لے چاہے تو نبی کی دعا بھی قبول نہ کرے۔ ③ ہر نبی نے دنیا میں کسی نہ کسی موقع پر یہ درخواست کی کہ اے اللہ! میری فلاں خواہش کو وہ دعا قرار دیا جائے جو لازماً قبول ہونے والی ہے چنانچہ اس نبی کی دعا قبول کر کے وہ خواہش پوری کر دی گئی۔ ④ نبی ﷺ نے دنیا میں کسی دعا کو وہ دعا قرار نہیں دیا جس کی قبولیت کا وعدہ ہے اس لیے اس دعا کا حق ابھی باقی ہے۔ ⑤ نبی ﷺ نے امت کی مغفرت کے لیے شفاعت کو اپنی وہ خصوصی دعا قرار دیا ہے۔ یہ دعا قیامت کے دن کی جائے گی اور اہل توحید کے لیے لازماً قبول ہوگی۔ ⑥ نجات کے لیے توحید پر وفات ضروری ہے۔

۴۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَأَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولادِ آدم کا سردار ہوں

۴۳۰۷۔ أخرجه مسلم، الإیمان، باب اختاء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، ح: ۱۹۹ عن ابن أبي شيبة به.

۴۳۰۸۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة بني إسرائيل، ح: ۳۱۴۸ من حديث علي بن زيد، تقدم، ح: ۱۱۶ مطولاً، وقال: "حسن صحيح"، ولم ينفرد به، وله شواهد، وروى بعضهم هذا الحديث عن أبي نضرة عن ابن عباس بطوله.

ابْنِ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَتَبْنَا عَلِيَّ
ابْنَ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا
سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ
الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. وَأَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُسْتَفْعٍ وَلَا فَخْرَ. وَلَوْ أَنَّ
الْحَمْدَ يَبْدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی اکرم ﷺ نے اپنی خوبیاں خود بیان فرمائی ہیں کیونکہ ان کا تعلق مستقبل سے ہے جو بتائے بغیر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ ② ان خصائص کے بیان کرنے کا مقصد حقیقت حال سے آگاہ کرنا ہے اظہارِ فخر نہیں۔ ③ بعض حالات میں اپنی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: ﴿اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهَا﴾ (یوسف ۵۵: ۱۲) ”آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔“ یہ ممنوعہ خود ستائی میں شامل نہیں۔ ④ نبی ﷺ تمام انسانوں کے سردار ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں چنانچہ تمام انبیاء اور رسولوں سے بھی افضل ہیں اسی لیے جنت کا مقام ”وسیلہ“ اور محشر میں ”مقام محمود“ رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص ہیں۔ ⑤ جہنڈا بھی قیادت کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا جہنڈا ”حمہ کا جہنڈا“ (لواء الحمد) ہے۔ سب کائنات نبی ﷺ کی تعریف کرے گی جب کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائیں گے۔ ⑥ قبروں سے اٹھنا قیامت کی ابتدا ہے اور جنت میں داخلہ اس سلسلے کی انتہا۔ نبی ﷺ کو ان دونوں میں اولیت کا شرف حاصل ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھنے میں بھی نبی ﷺ کو اولیت حاصل ہوگی اور جنت کا دروازہ بھی آپ ﷺ کے لیے کھولا جائے گا۔ ⑦ قیامت کے دن شفاعت اللہ کی اجازت سے ہوگی۔ نبی ﷺ عرش کے نیچے تعریف لے جا کر ایک طویل سجدہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریفیں کریں گے جو پہلے کبھی نہ کی ہوگی تب رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور وہ شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ نبی ﷺ کے بعد دوسرے انبیاء علیہم السلام پھر شہداء، حفاظ قرآن اور دوسرے نیک لوگ درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شفاعت کریں گے۔ ⑧ ان تمام تفصیلات پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے میں شامل ہے۔

۴۳۰۹- حَدَّثَنَا نَضْرَبُنْ عَلِيٍّ وَإِسْحَاقُ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۳۰۹- أخرجه مسلم، الإيمان، باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، ح: ۳۰۶/۱۸۵ عن نصر بن

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی جو جہنم کے اصل مستحق (اور ہمیشہ اس میں رہنے والے) ہیں وہ تو اس میں نہ مریں گے نہ جہنم کے لیکن کچھ لوگ جنہیں ان کے گناہوں یا غلطیوں کی وجہ سے جہنم پکڑ لے گی وہ انہیں ایک بار فوت کر دے گی حتیٰ کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے تو ان کے حق میں شفاعت کی اجازت مل جائے گی چنانچہ انہیں گروہ گروہ کر کے لایا جائے گا اور جنت کی نہروں (کے کناروں) پر بکھیر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: جنت والو! ان پر پانی ڈالو۔ (پانی ڈالنے سے) وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں دانہ اگتا ہے۔“ (یہ سن کر) حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: لگتا ہے رسول اللہ ﷺ صحرائی میدانوں میں رہتے رہے ہیں۔

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا أَهْلُ النَّارِ، الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ. وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَتْهُمْ إِمَاتَةً. حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ. فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ. فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِضُوا عَلَيْهِمْ. فَيَبْتَنُونَ بَنَاتِ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حَوِيلِ السَّبِيلِ» قَالَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.



🌞 فوائد و مسائل: ① گناہ گار مومن کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ ② اس حدیث میں مذکور وہ سزا پانے والے مومن ہیں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالے جائیں گے خواہ وہ مومنوں کی شفاعت سے نکالے جائیں یا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کسی کی شفاعت کے بغیر نکالے جائیں۔ ③ جنت کا پانی جہنم کے اثرات کا خاتمہ کر دے گا اور نجات پانے والے جہنمی دوسرے جنتیوں کی طرح خوش و خرم اور ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے۔ ④ سیلاب کا پانی جب زور میں ہوتا ہے تو تاج کے دانے یا جنگلی پودوں کے بیج بھی اس کے ساتھ آجاتے ہیں پھر جب سیلاب کا پانی اترتا ہے تو اس کے ساتھ آئی ہوئی مٹی چپھو رہ جاتی ہے اور اس میں وہ مندر بیج اگ آتے ہیں۔ ⑤ جب بیج اگتا ہے تو پودا مڑا ہوا کمزور اور زرد ہوتا ہے اسی طرح جب وہ گناہ گار جہنم سے نکلیں گے تو آگ کی وجہ سے جلے ہوئے اور کمزور ہوں گے پھر جنت کے پانی کی وجہ سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ ⑥ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے لیکن اللہ کے عذاب سے بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

شفاعت کا بیان

۳۷- ابواب الزہد

۴۳۱۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے (بھی) ہوگی۔“

۴۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكِبَايِرِ مِنْ أُمَّتِي».

🌟 فوائد و مسائل: ① قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی مثلاً: جنت میں داخلے کے لیے شفاعت، جہنم سے نکالنے کے لیے شفاعت، بعض مومنوں کی بلندی درجات کے لیے شفاعت وغیرہ۔ ② کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے جو شفاعت ہوگی وہ جہنم سے نکالنے کے لیے ہوگی۔ شرک اکبر اور جو کفر اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس کفر اور شرک کے مرتکب افراد کے لیے شفاعت نہیں ہوگی اگرچہ وہ خود کو مسلمان ہی سمجھیں اسی طرح اعتقادی منافق بھی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

547

۴۳۱۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شفاعت اور آدمی امت کے جنت کے داخلے میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کی اجازت دی گئی تو میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا کیونکہ یہ زیادہ افراد کو شامل کرنے والی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ پرہیزگاروں کے لیے ہوگی؟ نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں اور (گناہوں میں) تھڑے ہوئے لوگوں کے لیے ہوگی۔“

۴۳۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خُثَيْمَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْنِ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ. لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَظْفَى. أَثَرُ وَنَهَا لِلْمُتَّقِينَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ، الْخَطَايِينَ الْمُتَوَلِّينَ».

🌟 فوائد و مسائل: ① نبی ﷺ اپنی امت کے انتہائی خیر خواہ تھے اس لیے امت کے لوگوں کا بھی فرض ہے کہ

۴۳۱۱- [حسن] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب منه حديث شفاعتي لأجل الكباير من أمتي، ح: ۲۴۳۶ من حديث جعفر به، وقال: "حسن غريب".

۴۳۱۱- [إسناده حسن] وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة، منها ما رواه الحسن بن عرفة في جزءه، ح: ۹۳، وقال المنذري في الترغيب "إسناده حديث ابن عمر جيد" ۴۴۷/۴.

نبی ﷺ سے محبت رکھیں ان کے اداکام کی تعمیل کریں، ان کے اسوہ کی پیروی کریں، ان پر درود پڑھیں اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھیں اور احترام کریں۔ ⑤ آدمی امت کی بجائے شفاعت کی اجازت میں امید ہے کہ زیادہ لوگوں کی مغفرت ہو جائے اس لیے آپ ﷺ نے اسے منتخب فرمایا۔ ⑥ نبی ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن کے تابع ہے اس لیے اللہ ہی سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے حق میں شفاعت کی اجازت نبی ﷺ کو حاصل ہوگی۔

۴۳۱۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهِمُونَ أَوْ يَهْمُونَ. شَكَ سَعِيدٌ فَيَقُولُونَ: لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَّاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ. خَلَقَكَ اللَّهُ يَدِيهِ. وَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ. فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يَرْحَمْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ. فَيَسْتَحْسِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا نُوحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ. وَيَسْتَحْسِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى.

۴۳۱۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مومن جمع ہوں گے پھر انھیں الہام ہو گا یا فرمایا: وہ فکر مند ہوں گے (حدیث کے راوی) سعید کو شک ہوا ہے۔ تب وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے دربار میں (کسی کی) سفارش پیش کریں تو وہ ہمیں اس جگہ سے (نقل کر کے) راحت نصیب فرمائے چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ آدم ہیں جو سب انسانوں کے والد ہیں۔ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس کے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا لہذا آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجیے کہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب فرمائے۔ وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں اور اپنے اس گناہ کا ذکر اور شکایت کریں گے جو ان سے سرزد ہو گیا تھا۔ (جس درخت سے منع کیا گیا تھا) اس کا پھل کھا لیا تھا۔ وہ اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے۔ (اور کہیں گے) نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ

۴۳۱۲- أخرجه البخاري، التفسير، باب قول الله تعالى: 'وعلم آدم الأسماء كلها'، ح: ۴۴۷۶، ومسلم، الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ح: ۱۹۳/۳۲۳ من حديث سعيد بن أبي عروبة ب.

تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اس بات کا ذکر کر کے شرم محسوس کریں گے کہ انہوں نے اپنے رب سے ایسا سوال کیا تھا جس کی حقیقت کا انھیں علم نہیں تھا۔ (وہ کہیں گے:) لیکن تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے (براہ راست) کلام فرمایا اور انھیں تورات عطا فرمائی۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ وہ ایک آدمی کے بے گناہ قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے۔ (وہ کہیں گے) لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں۔ لیکن تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا۔“ ایک روایت میں ہے: ”میں مومنوں کی دو صفوں کے درمیان سے گزر کر جاؤں گا۔“ اور فرمایا: ”میں اپنے رب کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا، مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد! سر اٹھائیے! بات سمجھیے! آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال سمجھیے! آپ کو دیا

عَبْدًا كَلِمَةً اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ وَلَكِنْ أَتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ. فَيَأْتُونَهُ. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنْ أَتُوا مُحَمَّدًا. عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ. قَالَ: فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: فَأَشْفِي بَيْنَ السَّمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ. قَالَ: فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ [لي]. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي. ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ يَا مُحَمَّدٌ وَقُلْ تُسْمَعُ. وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ. فَيَحْدُ لِي حَدًّا. فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدٌ قُلْ تُسْمَعُ وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي. فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ. فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدٌ قُلْ تُسْمَعُ وَاسْمَعُ تَعْطُهُ. وَأَشْفَعُ تَشْفَعُ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يُعْلَمُنِيهِ. ثُمَّ

۳۷- ابواب الزهد

أَشْفَعُ . فَيَحْدُ لِي حَدًا . فَيُذِلُّهُمْ الْجَنَّةَ .
ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ .

شفاعت کا بیان

جائے گا۔ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا پھر میں دوسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا۔ محمد! سر اٹھائیے! بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اللہ ان لوگوں کو (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی) جنت میں داخل کر دے گا۔ پھر میں تیسری بار جاؤں گا۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے (سجدے میں) رہنے دے گا پھر مجھے کہا جائے گا: محمد! سر اٹھائیے! بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں سر اٹھا کر اللہ کی وہ تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا (چنانچہ) میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی اور اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل کر دے گا (جن کے حق میں شفاعت کی اجازت دی ہوگی)۔ پھر میں چوتھی بار جاؤں گا اور



عرض کروں گا: میرے رب! (جہنم میں) صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک دیا ہے۔“

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ آدمی جہنم سے نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں جو کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔ اور جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا إله إلا الله کہا اور اس کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھلائی (ایمان) ہے۔“

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَى أَثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ : وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ . وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .»

🌞 فوائد و مسائل: ① قیامت کے مراحل انتہائی شدید ہوں گے لہذا ان مراحل میں آسانی کے لیے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی اور برائیوں سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ② انبیاء کرام پر بھی قیامت کے دن خشت الہی کی کیفیت کا غلبہ ہوگا اس لیے انھیں اپنی معاف شدہ لغزشیں بھی بڑے گناہوں کی طرح خطرناک محسوس ہوں گی۔ ③ لوگ انبیاء کرام کو ان کا بلند مقام اور ان کے فضائل یاد دلانا کر کوشش کریں گے کہ وہ اللہ سے شفاعت کریں لیکن ہر نبی دوسرے نبی کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہوئے خود شفاعت کرنے سے معذرت کر لے گا۔ ④ شفاعت کبریٰ کا مقام حضرت محمد ﷺ کے لیے مخصوص ہے اس لیے جب نبی ﷺ سے عرض کیا جائے گا تو آپ معذرت نہیں کریں گے۔ ⑤ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس پوری طرح موجود ہوگا اس لیے براہ راست اصل مقصود عرض کرنے کی بجائے پہلے سجدہ کر کے اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائیں گے۔ ⑥ سجدہ بندے کو رب کا قرب بخشنے والی عظیم عبادت ہے اور دعا کے آداب میں یہ شامل ہے کہ پہلے حمد و ثناء کی جائے اور درود پڑھا جائے پھر دعا کی جائے۔ ⑦ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب فرمائیں گے پھر مقام شفاعت پر تشریف لے جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور شہنشاہ ہے اور نبی ﷺ اس کے ایک مقرب بندے ہیں جو درخواست پیش کر سکتے ہیں اور قبولیت کی امید رکھ سکتے ہیں لیکن اللہ کے حکم کے برعکس کچھ نہیں کر سکتے۔ ⑧ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے اس لیے اللہ کی جو تعریفیں اس وقت کریں گے وہ اسی وقت سکھائی جائیں گی پہلے سے معلوم نہیں ہوں گی۔ ⑨ رسول اللہ ﷺ بھی

۳۷۔ أبواب الزهد

شفاعت کا بیان

اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں فرمائیں گے اور جب اجازت ملے گی تو وہ بھی لاحد و نہیں ہوگی۔ ⑤ سب لوگوں کا ایمان برابر نہیں ہوتا بلکہ کم و بیش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص کے ایمان میں بھی اس کے اعمال کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جنہیں قرآن نے روک دیا ہے وہ نبی پر ایمان نہ لانے والے اور شرک اکبر کے مرتکب اور اعتقادی منافی ہیں جن پر جنت حرام ہے۔ ان کے حق میں کسی کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۴۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ :

۴۳۱۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تین قسم کے افراد شفاعت کریں گے: پہلے انبیاء کرامؑ پھر علماءؒ پھر شہداءؒ۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا عَبْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلَاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ : الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ» .

۴۳۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امامؑ ان کا خطیبؑ اور ان میں سے (پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا اور کوئی فخر نہیں۔“

۴۳۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ . غَيْرَ فَخْرٍ» .

☀️ نوائد و مسائل: ① امام سے مراد قائد اور پیشوا ہے نماز کی امامت مراد نہیں۔ ② جب تمام انبیاء خاموش ہو جائیں گے تب نبی ﷺ ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کلام فرمائیں گے۔ ③ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ شفاعت فرمائیں گے پھر دوسرے انبیاء و رسل شفاعت فرمائیں گے۔

۴۳۱۳۔ [إسناده موضوع] أخرجه العقبلي: ۳/ ۳۶۷ من حديث أحمد بن يونس به، وضعفه العراقي، والبوصيري * غيبة تقدم حاله، ح: ۱۲۴۲، وعلاق مجهول (تقريب).

۴۳۱۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب "سلوا الله لي الوسيلة... الخ"، ح: ۳۶۱۳ من حديث ابن عقیل به مطولاً، وقال: "حسن صحيح غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد.

۳۷۔ ابواب الزہد

شفاعت کا بیان

۴۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي. يُسَمَّوْنَ الْجَهَنِّيِّينَ».

۴۳۱۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً کچھ لوگ میری شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے انھیں جہنمی کہا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① انھیں جہنمی اس معنی میں کہا جائے گا کہ وہ جہنم سے نکلے ہوئے ہیں، جیسے اگر کوئی شخص ایک شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہائش اختیار کر لے تو عموماً اسے پہلے شہر کی طرف منسوب کر کے یاد کیا جاتا ہے۔ ② یہ نام اس لیے ہے کہ انھیں اللہ کی نعمت یاد رہے اور انھیں خوشی حاصل ہو اس سے مقصود ان کی تحقیر نہیں، ویسے بھی جنت میں غم، گمراہی اور پریشانی کا جو نہیں ہوگا۔

۴۳۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ، بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ؟ قَالَ: «سِوَايَ».

۴۳۱۶۔ حضرت عبداللہ بن ابو جعداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ بنو تميم (کی تعداد) سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے علاوہ (کوئی) اور ہے۔“

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا: کیا یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے آپ نے خود سنی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خود سنی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شفاعت کرنے والے مومن کا درجہ جتنا زیادہ بلند ہوگا اسے اتنے ہی زیادہ افراد کی

۴۳۱۵۔ أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۶۶ من حديث يحيى به.

۴۳۱۶۔ [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، [باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب وبعض من يشفع له]، ح: ۲۴۳۸ من حديث خالد الحذاء به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۳۷- أبواب الزهد

جہنم کی کیفیات کا بیان

شفاعت کی اجازت ملے گی حتیٰ کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی کی شفاعت سے ایک قبیلے کی تعداد سے زیادہ افراد کو معافی مل جائے۔ ① بوقیم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ یہ اتنی جس کی شفاعت سے اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات ملے گی ممکن ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

۴۳۱۷- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا

صَدَقَةُ بْنُ خَالِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَذَرُونَ مَا خَيْرَ لِي رَبِّيَ اللَّيْلَةَ؟» قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ خَيْرٌ لِّي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ بَصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَكَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: «هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ».

۳۳۱۷- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آج رات میرے رب نے مجھے کس انتخاب کا حق عنایت فرمایا؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے مجھے آدمی امت کے جنت میں داخلے اور شفاعت میں سے کوئی ایک چیز منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ میں نے شفاعت کو منتخب کر لیا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بھی شفاعت پانے والوں میں شامل فرما دے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہر مسلمان کے لیے ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جو اسلام پر فوت ہو۔ ② شفاعت کی امید پر گناہ کرتے چلے جانا عقل مندی نہیں کیونکہ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں ایمان کی نعمت چھن بھی سکتی ہے۔ ③ مزید فوائد کے لیے ملاحظہ فرمائیں حدیث: ۳۳۱۱۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ صِفَةِ النَّارِ

(التحفة ۳۸)

باب: ۳۸- جہنم کی کیفیات

۴۳۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۳۱۷- [سنادہ صحیح] أخرجه الطبراني: ۱۸/۶۸، ۶۹، ح: ۱۲۶ من حديث هشام به مطولاً، وتابعه بشر بن بكر عند الحاكم، وصححه: ۱/۱۴، ۱۵، ۶۶ على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث طرق عند الترمذي، ح: ۲۴۴۳، وابن حبان، ح: ۲۵۹۲-۲۵۹۴، والحاكم: ۲/۶۷ وغيرهم.

۴۳۱۸- [سنادہ ضعیف جلد] * نفع تقدم حاله، ح: ۱۴۸۵، وتابعه الحسن عند الحاكم: ۴/۵۹۳، وصححه، وتعبه الذهبي بقوله: حسن (لعله جسر بن فرقد) واو، وبكر (ابن بكار) قال النسائي: ليس بثقة وسنده مظلم، وحديث البخاري، ح: ۳۲۶۵، ومسلم، ح: ۲۸۴۳ يعني عنه.

۳۷- ابواب الزہد

جہنم کی کیفیات کا بیان

ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبِي وَيَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ثَقِيفِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. وَلَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا. وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اور اگر اسے دوبار پانی کے ساتھ بجھایا نہ گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔ اور یہ (دنیا کی آگ) اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے۔“

نوائد و مسائل: ① ستر کا عدد عربی زبان میں کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی جہنم کی آگ دنیا کی آگ کی نسبت بے انتہا گرم ہے۔ اور حقیقی معنی مراد لینا بھی ممکن ہے، یعنی اس کی حرارت اس حرارت کا ستر واں حصہ ہے۔ ② دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ کو یاد کرنا چاہیے تاکہ گناہوں سے بچنا ممکن ہو۔ ③ مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے جبکہ اس کی بابت صحیح اور راجح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ روایت مکمل صحیح نہیں بلکہ اس کا پہلا حصہ ”تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“ شواہد کی بنا صحیح ہے جبکہ دوسرا حصہ ضعیف ہے کیونکہ اس کا کوئی صحیح شاہد موجود نہیں جیسا کہ دیگر محققین نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الضعیفہ: رقم: ۳۲۰۸)

۴۳۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِشْتَكَيْتِ النَّارَ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا. فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ: نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ. فَمِثْلُهُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ، مِنْ

۴۳۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: یا رب! میرے ایک حصے نے دوسرے کو کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانس مقرر کر دیے۔ ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک سانس گرمی کے موسم میں۔ تمھیں جب سخت سردی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید سردی کی وجہ سے

۴۳۱۹- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ما جاء أن للنار نفسين... الخ، ح: ۲۵۹۲ من حديث الأعمش به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه عاصم بن بهدلة عن أبي صالح به عند الذاري: ۲/ ۳۴۰، ح: ۲۸۴۹، وله شواهد كثيرة عند البخاري، ومسلم وغيرهما.

۳۷۔ ابواب الزهد

جنہم کی کیفیات کا بیان

زَمَّهْرِ بِرِهَا. وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، ہے۔ اور جب تمہیں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اس کی شدید گرمی کی وجہ سے ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اپنے خالق کا شعور رکھتی ہیں، اس لیے اس کی عبادت کرتی اور اس کے احکام کی تعمیل کرتی ہیں۔ ② جنت اور جہنم بھی باشعور مخلوقات ہیں۔ قرآن مجید میں جہنم کے غصے کا ذکر ہے۔ (دیکھیے: سورہ ملک ۸: ۶۷) ③ جہنم کی حرارت اتنی شدید ہے کہ خود جہنم کے لیے ناقابل برداشت ہے اس لیے اسے اجازت دی گئی ہے کہ سال میں دو بار گرم اور سرد ہوا خارج کر کے اس شدت میں قدرے تخفیف کر لے۔ ④ کرۂ ارض پر گرمی کے موسم میں سخت گرمی کی لہر اور سردی کے ایام میں سخت سردی کی لہر ایک معروف اور محسوس حقیقت ہے۔ اس کے کچھ ظاہری اسباب ہیں جن سے سائنس دان واقف ہیں لیکن اس کے کچھ باطنی اور غیر مادی اسباب بھی ہیں جن کا علم صرف نبی ﷺ کے بتانے سے ہوا ہے۔ ⑤ دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے ظاہری اور سائنسی اسباب کے ساتھ ساتھ کچھ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں جن کا اندازہ ظاہری اسباب سے نہیں ہو سکتا، مثلاً: صدقہ کرنے سے مال میں اضافہ ہونا، تجارت میں جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے سے مال میں بے برکتی کا ہونا، سلام کی وجہ سے محبت کا پیدا ہونا وغیرہ ان پر ایمان رکھنا چاہیے۔



۴۳۲۰۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَوْقَدَتْ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَحْمَرَّتْ. ثُمَّ أَوْقَدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ. فَبَيَّ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ»۔

۴۳۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جہنم (کی آگ) ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ (اب) وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔“

۴۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۳۲۰۔ [سنادہ ضعیف] أخرجه الترمذی، صفة جہنم، باب منه فی صفة النار أنها سوداء مظلمة، ح: ۲۵۹۱ عن العباس، و انظر، ح: ۲۵۵۷، لعلته، وقال أبو هريرة: "أترونها حمراء كئام هذه؟"، لہي أسود من القار والقار الزفت، أخرجه مالك: ۹۹۴/۲، وإسناده صحيح، وقال الباجي: حكمه الرفع.

۴۳۲۱۔ [صحیح] رواه ثابت البناني عن أنس به عند مسلم، صفات المنافقين، باب صبیغ أنعم أهل الدنيا في النار، وصیغ أشدهم يؤسا في الجنة، ح: ۵۵/۲۸۱۷.

جہنم کی کیفیات کا بیان

۳۷۔ ابواب الزہد -

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اس کافر کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا (جس کی زندگی سب سے زیادہ عیش و عشرت خوشیوں اور نعمتوں میں گزری۔) پھر کہا جائے گا: اے آگ میں ایک غوطہ دو۔ اے اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی نعمت (اور راحت) بھی حاصل ہوئی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں مجھے (زندگی بھر) کوئی نعمت (یا راحت) حاصل نہیں ہوئی۔ اور اس مومن کو لایا جائے گا جس پر سب سے زیادہ سخت مصیبتیں اور آزمائشیں آئیں۔ کہا جائے گا: اے جنت میں اس کی نعمتوں کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ۔ اے جنت کی ایک جھلک دکھا کر لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اے فلاں! کیا تجھے کبھی کوئی مصیبت اور آزمائش بھی آئی تھی؟ وہ کہے گا: مجھے تو (زندگی بھر) کبھی کوئی مصیبت یا آزمائش (اور تکلیف) نہیں آئی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دنیا کی زندگی انتہائی مختصر زندگی ہے۔ اس کے مقابلے میں محشر کی مدت انتہائی طویل ہے اور محشر کے بعد جنت اور جہنم کی زندگی کبھی ختم نہ ہونے والی دائمی زندگی ہے۔ ② جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح دنیا کی تکلیفوں اور جہنم کے عذابوں کی کیفیت ہے۔ ③ دنیا کی ان نعمتوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لینا بہت بڑی حماقت ہے جو آخرت کے مقابلے میں انتہائی حقیر بھی ہیں ناقص بھی اور عارضی بھی۔

۴۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : حَدَّثَنَا عِيسَى : ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کافر (جہنم میں) جسمانی طور

۴۳۲۲۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصيري من أجل العلتين، انظر، ح: ۳۷، ۸۵۴، وقال زيد بن أرقم في حديثه: "إن الرجل من أهل النار ليعظم للنار حتى يكون الضرس من أضراسه كأحد"، أحمد: ۳۶۷/۴، وإسناده صحيح، وأصله في صحيح مسلم، ح: ۲۴۰۸، وجاء عنده، ح: ۲۸۵۱ قال رسول الله ﷺ: "ضرس الكافر - أوتاب الكافر - مثل أحد وغلظ جلده مسيرة ثلاث".

۳۷۔ ابواب الزہد

جہنم کی کیفیات کا بیان

(پر) بہت بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ اس کی ڈاڑھ اُرد پھاڑ سے بھی بڑی ہو جائے گی۔ اور اس کا جسم اس کی ڈاڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا (دنیا میں) کسی کا جسم اس کی ڈاڑھ سے بڑا ہوتا ہے۔“

ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيُعْظَمُ حَتَّىٰ إِنَّ ضَرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ. وَفَضِيلَةُ جَسَدِهِ عَلَىٰ ضَرْسِهِ، كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَىٰ ضَرْسِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ روایت کو ہمارے فاضل محقق نے سنداً ضعیف قرار دیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ مذکورہ حدیث کا پہلا جملہ [إِنَّ الْكَافِرَ..... مِنْ أُحُدٍ] شواہد کی بنا پر صحیح ہے نیز محققین کی بھی مذکورہ روایت کے بارے میں یہی رائے ہے۔ تاہم مذکورہ روایت کا صرف پہلا جملہ ہی صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للآلباني رقم: ۱۶۰۱ والموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۱۳/۳۲) ② جہنمیوں کے جسموں کا بڑا ہونا بھی عذاب ہی کی ایک صورت ہے۔ ③ قرآن مجید میں ہے کہ مجرموں کو تنگ مقام میں ڈالا جائے گا۔ دیکھیے: (الفرقان: ۲۵) ④ جسم بڑا ہونے کی وجہ سے بھی جگہ تنگ محسوس ہوگی۔ ⑤ قنوقاقت کو اتنا بڑا کرنے کا مقصد عذاب میں اضافہ کرنا ہے۔



۴۳۲۳۔ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا۔ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ اس رات حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں وہ فرد بھی ہے جس کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ مضر (کے افراد کی تعداد) سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ اور میری امت میں وہ فرد بھی ہے جو جہنم میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس کا

۴۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ. فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أَقِيْشٍ. فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ. وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يُعْظَمُ لِنَارٍ حَتَّىٰ يَكُونَ أَحَدُ زَوَايَاهَا».

۴۳۲۳۔ [إسناده حسن] وهو في المصنف: ۱۱/۴۶۳، ح: ۱۱۷۴۸، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱/۷۱، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في المجمع: ۸/۳: "ورجاله ثقات".

ایک کونہ بن جائے گا۔“

فوائد ومسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی کے ہاں جاتے تھے یا جب صحابہ و تابعین کی آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو وہ فضول باتیں کرنے کی بجائے احادیث سنتے اور سناتے تھے اور دین کے مسائل سیکھتے سکھاتے تھے۔ ② جہنم کا کونہ بننے کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ اسے قید کیا جائے گا اس کو کھڑی کا ایک حصہ اس کے جسم سے بھر جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۴۳۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا چنانچہ وہ اتارویں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتیٰ کہ ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے۔ اگر ان (آنسوؤں) میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی (آنسوؤں کی نہر میں) بہنے لگیں۔“

۴۳۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ. فَيَبْكُونَ حَتَّى يَنْقَطَعَ الدَّمْعُ. ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ. لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ».

فوائد ومسائل: ① مذکورہ روایت سنداً ضعیف ہے جیسا کہ محققین نے اس کی بابت وضاحت کی ہے تاہم حدیث میں مذکورہ جملے [حَتَّى يَصِيرَ فِي وُجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُودِ] کے سوا باقی روایت کا ایک شاہد مستدرک حاکم میں موجود ہے اور اس کی سند بھی حسن ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ تاہم مذکورہ روایت اس جملے: ”جہنمیوں کے رونے کی وجہ سے ان کے چہروں پر خندقوں کی طرح نشان بن جائیں گے“ کے سوا صحیح ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيح للالباني، رقم: ۱۶۷۹) ② جہنم میں طرح طرح کے عذاب ہیں جن میں ایک عذاب غم اور افسوس کا بھی ہے جس کی وجہ سے رونا آتا ہے۔ ③ دنیا میں رونے سے غم ہلکا ہو جاتا ہے لیکن جہنم میں رونا بھی ایک عذاب ہوگا لہذا اس سے غم میں تخفیف نہیں ہوگی۔ ④ دنیا میں اللہ کے خوف سے رونے سے آخرت میں جنت ملتی ہے۔ دنیا میں غفلت کی زندگی بس بس کر گزارنے والے جہنم میں زیادہ روئیں گے۔

۴۳۲۴- [استادہ ضعیف] وانظر، ح: ۱۷۸، ۱۰۸۰ لعلته، وأخرج الحاكم: ۶۰۵/۴ من حديث أبي موسى رفعه: "إن أهل النار ليبكون حتى لو أجريت السفن في دموعهم لجرت وإنهم ليبكون الدم"، يعني مكان الدمع وضححه، وواقفه الذهبي، وسنده حسن.

۴۳۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ
مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ،
وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]
«وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الرَّقُومِ قُطِرَتْ فِي الْأَرْضِ
لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ. فَكَيْفَ
بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟».

۳۳۲۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت
مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ﴾
”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے
ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“
پھر فرمایا: ”اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین پر پڑا دیا جائے تو
دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر اس کا کیا حال
ہوگا جس کا کھانا اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا؟“

۴۳۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْوَاسِطِيِّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ [عَنِ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا
أَثَرَ السُّجُودِ. حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ
السُّجُودِ».

۳۳۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”آگ آدم علیہ السلام کے بیٹے کو کھا جائے گی“
سوائے سجدوں کے نشان کے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر
سجدے کا نشان کھانا حرام فرمادیا ہے۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن گناہ گار جو جہنم میں جائے گا وہ اپنی سزا بھگتنے کے بعد جل کر کوئلہ ہو جائے گا تاہم
بعد میں وہ زندہ ہو کر جنت میں جائے گا۔ (حدیث: ۳۳۰۹) زیر مطالعہ حدیث میں ایسے ہی مومن کا ذکر ہے جسے
سجدے کے نشان کی وجہ سے پہچان کر جہنم سے نکالا جائے گا۔ ② بے نماز کے چہرے پر سجدے کا نشان نہیں
ہوگا اس لیے فرشتے اسے جہنم سے نہیں نکالیں گے جب کہ دوسرے گناہ گاروں کو وہ اللہ کے حکم سے جہنم سے
نکال لیں گے۔

۴۳۲۵- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة جهنم، باب ما جاء في صفة شراب أهل النار، ح: ۲۵۸۵ من
حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح".
۴۳۲۶- أخرجه البخاري، التوحيد، باب قول الله تعالى: "وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة"، ح: ۷۴۳۷،
ومسلم، الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، ح: ۲۹۹/۱۸۲ من حديث إبراهيم بن سعد به مطولاً.

۴۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن موت کو لا کر پہل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: جنت والو! وہ ڈرتے ڈرتے جھانکیں گے۔ انھیں خوف ہوگا کہ انھیں اس جگہ (جنت) سے نکال نہ دیا جائے جہاں وہ موجود ہیں۔ پھر کہا جائے گا: جہنم والو! وہ خوش ہو کر جھانکیں گے انھیں (اس امید کی وجہ سے) خوشی ہوگی کہ انھیں اس جگہ سے نکال لیا جائے گا جہاں وہ موجود ہیں۔ (پھر) کہا جائے گا: کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر اللہ کے حکم سے اس (موت) کو پہل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں گروہوں سے کہہ دیا جائے گا: تم جس چیز میں ہو اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ اس میں کبھی موت نہیں آئے گی۔“

٤٣٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ،
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْيَاسَمَةِ .
 فَيُوقَفُ عَلَى الصَّرَاطِ . فَيَقَالُ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ
 قَبِّلُوهُمُ خَافِينَ وَجِلِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ
 مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ . ثُمَّ يَقَالُ : يَا أَهْلَ النَّارِ
 قَبِّلُوهُمُ مُسْتَبْشِرِينَ فَرِحِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ
 مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ . فَيَقَالُ : هَلْ تَعْرِفُونَ
 هَذَا؟ قَالُوا : نَعَمْ . هَذَا الْمَوْتُ . قَالَ : فَيُؤْمَرُ
 بِهِ فَيَذْبَحُ عَلَى الصَّرَاطِ . ثُمَّ يَقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ
 كَلَامًا : خُلُودٌ فِيمَا تَجِدُونَ . لَا مَوْتَ
 فِيهَا أَبَدًا .»



☀️ فوائد و مسائل: ① موت ایک وجودی چیز ہے جو قیامت کے دن محسوس شکل میں سامنے آئے گی۔ ② موت کو محسوس شکل میں ظاہر کر کے ذبح کرنے کا یہ مقصد ہے کہ دونوں فریقوں کو موت کے ختم ہو جانے میں کوئی شک نہ رہے۔ ③ موت کا ذبح ہو جانا اہل جنت کے لیے مزید خوشی کا باعث ہوگا اور اہل جہنم کے لیے مزید غم کا باعث ہوگا۔ ④ یہ اعلان اس وقت کیا جائے گا جب شفاعت کی وجہ سے نجات پانے والے جنت میں جا چکیں گے اور جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن کے لیے غلہ دکان فیصلہ ہو چکا ہوگا۔

(المعجم ۳۹) - بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ باب: ۳۹- جنت کی کیفیات

(التحفة ٣٩)

۴۳۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : ۳۳۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

٤٣٢٧- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٢٦١، ٣٧٧، ٥١٣ من حديث محمد بن عمرو به، وصححه البوصيري، وله شواهد كثيرة جدًا.

٤٣٢٨- أخرجه البخاري، التفسير، باب قوله: "فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين" ح: ٤٧٧٩ تعليقاً من حديث أبي معاوية به، وتابعه أبو أسامة عن الأعشى حدثنا أبو صالح به، البخاري، ح: ٤٧٨٠، ومسلم، الجنة: ٤١

۳۷۔ ابواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے: جن نعمتوں اور لذتوں کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے دی ہے وہ چھوڑو (اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ ان سے عظیم تر انعامات مراد ہیں)۔ چاہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ”کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔“

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمِنْ بَلَدٍ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ. إِقْرَأُوا إِنَّ شَيْئَكُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

[الحجۃ: ۱۷]



حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ اس آیت میں ﴿مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ ”آنکھوں کی ٹھنڈک“ (ٹھنڈک کے اسباب) پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ: وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُهَا: مِنْ قُرَاتٍ أَعْيُنٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان انہی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جو اسے حاصل ہوں یا ان سے ملتی جلتی نعمتوں کا تصور کر سکتا ہے جب کہ جنت کی نعمتیں ان سے بالکل منفرد اور انوکھی ہیں۔ ② جنت کی بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کی ہم نام اشیاء دنیا میں پائی جاتی ہیں مثلاً: مختلف پھل اور میوے پرندوں کا گوشت، طرح طرح کے مشروبات وغیرہ ان میں بھی دنیا کی نعمت اور جنت کی نعمت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کی نعمتوں سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں۔ ③ کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اس سے مراد دنیا میں موجود انسان اور جن ہیں۔ انھوں نے یہ نعمتیں نہ دیکھیں نہ سیں، جو حضرات فوت یا شہید ہو کر جنت میں پہنچ گئے وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ④ جنت کی ہر نعمت خالص مسرت اور

۳۷۔ أبواب الزهد جنت کی کیفیات کا بیان

خوشی کا باعث ہے۔ دنیا کی چیزوں کی طرح ان کے حصول کے لیے مشقت اور تکلیف اور حصول کے بعد گم ہونے چوری ہونے یا ختم ہونے کا خطرہ یا ان کے استعمال کے کچھ فحش ناپسندیدہ اثرات (جیسے زیادہ کھالینے سے پیٹ کی تکلیف وغیرہ) بالکل نہیں۔ ⑤ قرآن مجید کے بعض الفاظ کو ایک سے زیادہ طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ طریقہ معتبر انداز سے مروی ہو۔ علمائے قراءت و تجوید نے ایسے کلمات اور ان کو پڑھنے کے طریقے بیان کر دیے ہیں۔ ان سے ہٹ کر پڑھنا جائز نہیں۔

۴۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطِيَّةٍ،
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «أَشْبَرُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا
عَلَيْهَا».

۴۳۳۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ : حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مَطْلُوبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «مَوْضِعٌ سَوَاطٍ فِي الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① گھوڑے کو چلانے کے لیے سوار جو چابک اور کوڑا استعمال کرتا ہے وہ زمین پر رکھا جائے تو بہت کم جگہ گھیرتا ہے۔ دنیا میں اتنی سی زمین کی کوئی اہمیت نہیں لیکن جنت کا اتنا سا حصہ بھی بے انتہا قیمتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں ابدی ہیں جب کہ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ختم ہونے والی ہے۔ ② کرۂ ارض کا رقبہ کروڑوں مربع میل ہے۔ انسان کے لیے اس کی مٹی بھی قیمتی ہے۔ ہم زمین کا ایک چھوٹا سا خالی ٹکڑا لاکھوں روپے دے کر خریدتے ہیں پھر اس پر مزید اخراجات کے بعد مکان تعمیر ہوتا ہے۔ زمین کے اندر بہت سی اقسام کی معدنیات کے بیش بہا خزانے موجود ہیں۔ سونے کی کسی ایک کان یا پٹرول کے ایک کنویں کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب کہ زمین میں سونے سے زیادہ قیمتی معدنیات کے عظیم ذخائر موجود ہیں۔ زمین پر موجود درختوں، فصلوں، جڑی بوٹیوں، مویشیوں اور جنگلی جانوروں وغیرہ میں سے کسی ایک کی کل مقدار اور

۴۳۲۹۔ [إسناده ضعيف] وضعفه البوصري، وانظر، لعلله، ح: ۱۸۶۴، ۴۹۶، ۱۱۲۹، ۲۵۸۷، ۳۷.

۴۳۳۰۔ أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب فضل رباط يوم في سبيل الله، ح: ۲۸۹۲، ۳۲۵۰، ۶۴۱۵، من حديث أبي حازم به.

۳۷۔ ابواب الزهد جنت کی کیفیات کا بیان

قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں تو حساب ممکن نہیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں جو جہائی، نہایتی اور معدنی دولت موجود ہے، وہ خشکی کے خزانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ ان تمام دولتوں کی مجموعی مقدار کس قدر ہو سکتی ہے؟ انسان اس کا سادہ سا اندازہ لگانے سے بھی عاجز ہے۔ لیکن یہ سب خزانے مل کر بھی جنت کے چند انچ کے ٹکڑے کی قیمت نہیں بن سکتے۔ ⑤ کم سے کم درجے کے جنتی کو جنت میں دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت سے کئی گنا زیادہ جگہ ملے گی۔ اس میں طرح طرح کے محلات بھی ہوں گے، ہر قسم کے پھل اور میوے بھی ہوں گے، اور بے شمار نعمتیں ہوں گی۔ کتنا کم عقل ہے انسان کہ دنیا کے معمولی سے مفاد پرستی، عظیم دولت، عزت، عظمت اور شان قربان کر دیتا ہے۔

۴۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ. كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَإِنْ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ أَوْسَطُهَا الْفِرْدَوْسُ. وَإِنْ الْعَرْشُ عَلَى الْفِرْدَوْسِ. مِنْهَا تَنْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ. فَإِذَا مَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ».

۴۳۳۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر درجہ اتنا بلند و بالا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ سب سے بلند جنت الفردوس ہے۔ جنت کا درمیانی (یا اعلیٰ ترین) مقام فردوس ہے۔ عرش الہی فردوس پر ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لیے تم جب اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① مومن ایمان اور اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ اسی انداز میں جنت میں بہت سے درجات ہیں جو ایک دوسرے سے اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ ② جنت کے بلند درجات کے حصول کی کوشش کرنا شرعاً مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران ۴: ۱۳۳) ”اور جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“ ③ جنت الفردوس سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ ④ اللہ کا عرش اس کی ایک مخلوق ہے جو حقیقی وجود رکھتی ہے لہذا اس سے اللہ کی قدرت، شان، حکومت و اقتدار وغیرہ مراد لینا درست نہیں۔ ⑤ اللہ تعالیٰ سے اعلیٰ نعمت مانگنی چاہیے، خاص طور پر جنت الفردوس کا سوال کرنا چاہیے تاکہ انبیاء کے کرام رضی اللہ عنہم اور خاص طور پر حضرت

۴۳۳۱۔ [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة درجات الجنة، ح: ۲۵۳۰ من حديث زيد بن مطلق، وقال: 'عطاء لم يدرك معاذ بن جبل'، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۵۳۱، وإسناده حسن، ورواه عطاء بن يسار عن أبي هريرة نحوه (البخاري)، وعبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة به، أحمد: ۳۳۹، ۳۳۵/۲.

۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

محمد ﷺ کے پردوں میں جگہ مل جائے۔ ⑤ جنت کا مالک اللہ ہے۔ اس کے لیے درخواست بھی اللہ ہی سے کرنی چاہیے۔ کسی نبی یا ولی سے نہیں۔ نبی ﷺ بھی اللہ سے جنت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (منہجوم حدیث: ۲۸۴۷)

۴۳۳۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «أَلَا مُشْمَرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا. هِيَ، وَرَبُّ الْكَعْبَةِ نَوْرٌ يَنَالُهَا، وَرِيحَانَةٌ تَهْتَرُ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهْرٌ مَطْرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزُوجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلُلٌ كَثِيرَةٌ، فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي خَبْرَةٍ وَنَصْرَةٍ. فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ» قَالُوا: نَحْنُ الْمُشْمَرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ» ثُمَّ ذَكَرَ الْجَهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۲۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”کیا کوئی ہے جو حصولِ جنت کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں۔ رب کعبہ کی قسم! اس میں تو جگمگ کرتا نور ہے، لہلہاتے ہوئے خوشبودار پودے ہیں مضبوط (اور بلند و بالا) محل ہیں، ہنسی نہریں ہیں، کپے ہوئے بے شمار پھل ہیں، حسین و جمیل (خوبصورت) بیوی ہے، کپڑوں کے بہت سے جوڑے ہیں جہاں بلند و بالا محفوظ اور دلکش گھروں میں ہمیشہ نعمتوں اور خوشیوں میں رہتا ہے۔“ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے تیاری کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہو: ان شاء اللہ“ پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی۔

۴۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۴۳۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا، ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی طرح (خوبصورت) ہوں گی۔ ان کے بعد داخل ہونے والے

۴۳۳۲۔ [إسناده ضعيف] وصححه ابن حبان، ح: ۲۶۲۰ * الضحاک المعافری وثقه ابن حبان وحده، وقال المنذري: مجهول، وقال الذهبي: لا يعرف، وله شاهد ضعيف جدًا عند الخطيب: ۲۵۲/۴.

۴۳۳۳۔ أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته، ح: ۳۳۲۷، ومسلم، الجنة ونعيمها، باب أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، وصفاتهم وأزواجهم، ح: ۲۸۴۷/۱۵ من حديث عمارة به.

۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

اتنے روشن ہوں گے جیسے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والا روشن ستارہ۔ انھیں نہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی نہ ناک نکلیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ان کا پسینہ کستوری (کی طرح خوشبودار) ہوگا۔ ان کی انگلیٹھیں میں (جلانے کے لیے) عود کی (خوشبودار) لکڑی ہوگی۔ ان کی پیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان کی عادات ایک آدمی کی عادات کی طرح (ایک دوسرے سے مشابہ) ہوں گی۔ وہ اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی شکل و صورت پر (قدمیں) ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے۔“

الْجَنَّةُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ عَلَى صَوِّ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً. لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَفِلُونَ. أَمْسَاطُهُمُ الذَّهَبُ. وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ. وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ. أَخْلَافُهُمْ عَلَى خُلُقِي رَجُلٍ وَاحِدٍ. عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ أَدَمَ، سَيَتُونَ ذِرَاعًا.

(۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابو معاویہ عن الأعمش عن ابی صالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن فضیل عن عمہ کی روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل جنت کو حسن و جمال ان کے اعمال و درجات کے مطابق ملے گا۔ ② بلند درجات کے حامل مومن دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ③ سب سے پہلے داخل ہونے سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دوسروں سے پہلے داخل ہے یا امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے داخل ہونے والے افراد مراد ہیں۔ ④ پیشاب پاخانہ وغیرہ دنیا کی مادی غذا کا غیر مفید جز ہے۔ جنت کی غذاؤں میں کوئی ایسا جز شامل نہیں ہوگا اس لیے وہ مکمل طور پر ہضم ہو کر جز و بدن بن جائیں گی اور قضاے حاجت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ⑤ خوشبو بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ دنیا میں اگر بتی وغیرہ کی صورت میں اس کے مختلف مظاہر موجود ہیں۔ جنت میں بھی یہ نعمت موجود ہوگی چنانچہ اس مقصد کے لیے بہترین قسم کی خوشبودار لکڑی موجود ہوگی جو انگلیٹھوں میں جلانی جائے گی۔ ⑥ عربی میں لفظ حور جمع ہے حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ خوب سفید اور سیاہ حصہ خوب سیاہ ہو اہل عرب کے نزدیک یہ چیز حسن و خوبی میں شامل تھی۔ حدیث میں اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے جنت میں مومنوں کے لیے پیدا کی ہیں جو حسن

۳۷۔ ابواب الزہد

جنت کی کیفیات کا بیان

صورت اور حسن سیرت میں بے مثال ہیں۔ ⑤ ساتھی اخلاق و عادات اور پسند ناپسند میں جس قدر ہم خیال ہوں ان کی دوستی اتنی ہی گہری اور پختہ ہوتی ہے۔ اہل جنت ہم خیال اور ہم ذہن ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت محبت رکھیں گے۔ ان میں کوئی اختلاف اور جھگڑا نہیں ہوگا۔ ⑥ تمام جنتی پورے قد کاٹھ کے اور حسین و جمیل ہوں گے۔ ⑦ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو ان کا قدم موجودہ انداز سے ساٹھ ہاتھ (نوے فٹ) تھا۔ جنت میں سب لوگ اسی قد کے ہوں گے۔

۴۳۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ وہ یا قوت اور موتیوں پر بہتی ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے زیادہ عمدہ اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔“

۴۳۳۴۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ. حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ. مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالْذَّرِّ. تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلَاجِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① کوثر کا مطلب ”خیر کثیر“ ہے۔ اس میں وہ تمام فضائل و خصائص شامل ہیں جو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوئے اور حاصل ہوں گے۔ اس میں حوض کوثر بھی شامل ہے جو میدان حشر میں ہوگا اور جنت کی وہ نہر بھی جس سے حوض کوثر میں پانی آئے گا۔ ② جنت کی نہر دنیا کی نہروں سے اسی طرح عظیم اور ممتاز ہے جس طرح جنت کی دوسری نعمتیں دنیا کی نعمتوں سے مختلف ہیں۔ ③ نہر کوثر کی تہہ میں کنکروں اور پتھروں کی بجائے یا قوت جیسے قیمتی پتھر اور موتی ہوں گے جس سے اس کا منظر مزید دلکش ہو جائے گا۔

۴۳۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک درخت ہے

۴۳۳۴۔ [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، [باب] ومن سورة الكوثر، ح: ۳۳۶۱ من حديث ابن فضيل به، وقال: "حسن صحيح"، وله شواهد.

۴۳۳۵۔ [حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۸/۲ من حديث محمد بن عمرو به، وله شواهد كثيرة جدًا، وهو متواتر عن أبي هريرة رضي الله عنه.

۳۷- أبواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

جس کے سائے میں ایک سو اسی سال تک چلا رہے گا
تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔“

ابن عمرو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَلَا
يَقْطَعُهَا».

چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَوَظِلِّ مَمْدُودٌ﴾ ”اور
لبے لبے سایوں میں۔“

وَأَقْرَأُوا إِنَّ شَيْئُكُمْ: ﴿وَوَظِلِّ مَمْدُودٌ﴾.
[الرافعة: ۳۰]



فائدہ: جنت میں دھوپ نہیں ہوگی لیکن درختوں کا وجود بھی ایک نعمت ہے جس سے منظر خوش گوار ہوتا
ہے۔ جنت کا ایک ایک درخت اتنا بڑا ہوگا اور اس کی شاخوں کا پھیلاؤ اس قدر ہوگا کہ دنیا کے لحاظ سے ہزاروں
میل پر محیط ہوگا۔ اس سے جنت کی وسعت کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔



۴۳۳۶- حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا
ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں جمع
کرے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا جنت میں بھی
بازار ہوگا؟ فرمایا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا:
”جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال
کے مطابق (اپنے اپنے درجے میں) ٹھہریں گے۔
انھیں دنیا کے دنوں کے اندازے کے مطابق جمعہ کے
دن اجازت دی جائے گی تو وہ اللہ عزوجل کی زیارت
کریں گے۔ وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور
خود بھی جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں ظہور

۴۳۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ:
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ:
حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:
أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ
الْجَنَّةِ. قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ:
نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ،
إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ.
فَيُؤَدَّنْ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ
الدُّنْيَا. فَيُزَوَّرُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. وَيَبْرَزُ لَهُمْ
عَرْشُهُ. وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ

۴۳۳۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ح: ۲۵۴۹ من حديث هشام به،
وقال: "غريب"، علته اختلاط هشام بن عمار، قال في التريب: "صدوق مفرى"، كبير فصار بتلفظ، فحديثه
القديم أصح"، وراجع كتب المختلطين.

۳۷- ابواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

فرمائے گا۔ ان کے لیے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور موتی کے منبر یا قوت کے منبر زمر کے منبر سونے کے منبر اور چاندی کے منبر (رکھے جائیں گے)۔ ان میں سے کم درجے کے مومن، ان میں سے کوئی حقیر نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ انھیں یوں محسوس ہوگا کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ نشستوں پر نہیں۔“

الْحَبَّةُ. فَتَوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ. وَمَنَابِرُ مِنْ فِصَّةٍ. وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيَّةٌ عَلَى كُتُبِ الْإِسْلَامِ وَالْكَافُورِ. مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَّاسِيِّ بِأَفْضَلِ مِنْهُمْ مَجْلِسًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! کیا تمہیں سورج کو یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسی طرح تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مجلس کے ہر شخص سے مخاطب ہو کر بات چیت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایک آدمی سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں جس دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا؟ یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی بعض دنیوی غلطیاں یاد کرے گا۔ بندہ کہے گا: میرے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں؟ میری بخشش کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی اثنا میں ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا۔ اس سے ان پر ایسی خوشبو برے گی کہ اس جیسی مہک انھوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اٹھو! میں نے تمہاری عزت افزائی کے لیے جو کچھ تیار کیا ہے اس میں سے جو چاہو لے لو۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تب ہم ایک

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذَلِكَ. لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضِرَةً. حَتَّى إِذَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ، يَافُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يَذْكُرُهُ بَعْضُ عَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا يَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى. فَيَسْعَى مَغْفِرَتِي بَلَعْتَ مَنَزِلَكَ هَذِهِ. فَيَسْمَا هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ. فَأَنْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ. ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَخَذُوا مَا اسْتَهْتَبْتُمْ. قَالَ: فَتَأْتِي سَوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ. فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ. قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اسْتَهْتَبْنَا. لَيْسَ

۳۷۔ أبواب الزهد

يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُسْتَرَى . وَفِي ذَلِكَ الشُّوقِ
يَلْقَى أَهْلُ الْحَجَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا . فَيَقْبِلُ
الرَّجُلُ ذُو الْمُنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةَ ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ
ذُو نَهْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرَوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ
الْبَاسِ . فَمَا يَنْقُضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ
لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ . وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا .

جنت کی کیفیات کا بیان

بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس
میں ایسی چیزیں ہوں گی جیسی آنکھوں نے کبھی نہیں
دیکھی نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں میں ان کا خیال
آیاد۔ فرمایا: ”ہم جو چاہیں گے (خادم) ہمارے لیے
اٹھائیں گے۔ اس بازار میں نہ کوئی چیز بیچی جائے گی نہ
خریدی جائے گی۔ اس بازار میں جتنی ایک دوسرے
سے ملاقات کریں گے۔ ایک بلند درجے والا آدمی
اپنے سے کم درجے والے کو ملے گا اور ان میں سے کوئی
حقیر نہیں ہوگا۔ وہ (کم درجے والا) اس (بلند درجے
والے) کے لباس کو دیکھ کر متاثر ہو جائے گا لیکن ابھی
اس کی بات ختم نہیں ہوگی کہ اسے اپنا پہنا ہوا لباس اس
سے بہتر نظر آئے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کوئی
غفلت نہیں ہوگا۔“

قَالَ : «ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا ، فَتَلْقَانَا
أَزْوَاجَنَا فَيَقُولُنَّ : مَرَحَبًا وَأَهْلًا . لَقَدْ جِئْتَ
وإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلَ مِمَّا
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ . فَنَقُولُ : إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا
الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ . وَيَحْقُقُنَا أَنْ نَتَّقِلَبَ بِمِثْلِ مَا
انْقَلَبْنَا .»

فرمایا: ”پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو
ہمیں ہماری بیویاں ملیں گی اور کہیں گی: خوش آمدید!
آپ (گھر) آئے ہیں تو آپ کے حسن اور خوشبو میں
روانگی کے وقت کی نسبت اضافہ ہو چکا ہے۔ ہم کہیں
گے: آج ہم کو اپنے رب جبار عزوجل کی ہم نشینی کا
شرف حاصل ہوا ہے لہذا ہمیں اسی انداز سے واپس آنا
تھاجس شان سے آئے ہیں۔“

۴۳۳۷۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ
الْأَزْرَقِيُّ ، أَبُو مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ : حَدَّثَنَا خَالِدُ
ابْنُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ

۴۳۳۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جسے بھی جنت میں
داخل کرے گا“ اس کی شادی بہتر بیویوں سے کر دے

۴۳۳۷۔ [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي ۸۸۴ / ۲ من حديث هشام بن خالد به * خالد بن يزيد ضعيف مع كونه
فقيهاً ، وقد اتهمه ابن معين (تقريب) ، وطعن في روايته عن أبيه كما في التهذيب وغيره .

۳۷- أبواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

گا۔ دو عورتیں حور عین (جنت کی حوروں) میں سے ہوں گی اور ستر عورتیں وہ ہوں گی جو اسے جہنمیوں کی وراثت ملی ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کا مقام مخصوص نہایت خوبصورت اور دلکش ہوگا اور مرد کا عضو ایسا ہوگا جو نرم نہیں ہوگا۔

مَعْدَانٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، إِلَّا رَوْجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُثْنِينَ وَسَبْعِينَ رَوْجَةً: ثِنْتَيْنِ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ، وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَانِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبْلٌ شَهِيَّةٌ. وَلَهُ ذَكَرٌ لَا يَنْثَنِي».

(امام ابن ماجہ رحمہ اللہ کے استاذ) حضرت ہشام بن خالد رحمہ اللہ نے فرمایا: جہنمیوں کی وراثت کا مطلب یہ ہے کہ جو مرد جہنم میں جائیں گے ان کی عورتیں جنتیوں کو مل جائیں گی جیسے فرعون کی بیوی (جنتی تھی اور اس کا خاوند جہنمی اس لیے وہ) وراثت میں (کسی جنتی کو) ملے گی۔

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ: مِنْ مِيرَانِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، يَعْنِي رَجُلًا دَخَلُوا النَّارَ. فَوَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ. كَمَا وَرِثَتْ امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ.

۴۳۳۸- حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جنت میں جب بچے کی خواہش ہوگی تو اس کی خواہش کے مطابق ایک گھڑی میں (فورا) حمل ولادت اور اس بچے کا بڑا ہونا (سب کچھ) ہو جائے گا۔“

۴۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ، كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِئْتُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، كَمَا يَشْتَهِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① جنت میں اسباب و نتائج کا وہ سلسلہ نہیں جو اللہ نے دنیا میں قائم کیا ہے اس لیے ہر خواہش کی تکمیل فراہم ہو جائے گی۔ ② اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر اعمال کے جنت میں داخل کر سکتا ہے جیسے جنت کی حوریں اور خادم (غلمان) وہیں پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح جنت میں پیدا ہونے والا بچہ کبھی جنتی ہوگا۔ ③ جنت میں داخل کرنا اللہ کا فضل ہے اور فضل کے لیے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی سبب (عمل وغیرہ) ہو جب

۴۳۳۸- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ماجاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة، ح: ۲۵۶۳ عن ابن بشار به، وقال: "حسن غريب".

۳۷- أبواب الزهد

جنت کی کیفیات کا بیان

کہ جہنم میں داخلہ ایک سزا ہے اور سزا بغیر جرم کے نہیں ملتی، لہذا کسی کو بغیر گناہ کے جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہے کہ کون سا جہنمی سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور کون سا جنتی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک آدمی جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: یا رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ دوبارہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس ہو جائے گا اور عرض کرے گا: میرے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ آئے گا تو اسے محسوس ہوگا کہ وہ بھری ہوئی ہے۔ وہ پھر جا کر عرض کرے گا: میرے مالک! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ فرمائے گا: جا جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر اور (مزید) اس سے دس گنا جگہ ملے گی۔ یا فرمایا: تجھے دنیا سے دس گنا جگہ ملے گی۔ بندہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا یا مجھ سے ہنستا ہے؟ حالانکہ تو بادشاہ ہے؟“

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِثْرَاهِيمَ، عَنْ عِيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا. وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ خَبْوًا. فَيَقَالُ لَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْثِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ فَيَرْجِعُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْثِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيَحْثِلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَتْ. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا. أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَتَسْحَرُ بِي أَوْ أَتُضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟»

قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحَكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ.

صحابی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔



۴۳۹- أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۷۱، ومسلم، الإيمان، باب آخر أهل النار خروجا، ح: ۳۰۸/۱۸۶ عن عثمان بن أبي شيبة .

۳۷- أبواب الزهد جنت کی کیفیات کا بیان

فَكَانَ يُقَالُ: هَذَا أَذْلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنَزِلًا. پس کہا جاتا تھا: یہ شخص سب سے کم درجے کا جنتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① جہنم سے نکلنے والے گناہ گار اپنے اپنے درجے کے مطابق جہنم سے نکالے جائیں گے کم گناہوں والے پہلے اور زیادہ گناہوں والے بعد میں۔ ② جتنا کوئی شخص زیادہ گناہوں والا ہے اسی قدر اس کا درجہ کم ہے۔ ③ کم سے کم درجے والے جنتی کو بھی کسی بادشاہ کی سلطنت سے دس گیارہ گنا جگہ ملے گی۔ ④ بندے کو بار بار یہ احساس کہ جنت میں جگہ خالی نہیں اس لیے دلایا جائے گا کہ جب وہ جنت میں جائے تو اسے زیادہ خوشی حاصل ہو۔ ⑤ تعجب یا خوشی کے موقع پر ہنسنا زہد و تقویٰ کے منافی نہیں۔

۴۳۴۰- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے جنت (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے جنت میں داخل فرما دے۔ اور جو کوئی تین بار (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگتا ہے جہنم (اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے) کہتی ہے: یا اللہ! اسے آگ سے محفوظ فرما۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دعا تین بار مانگنا مسنون ہے۔ ② اللہ سے جنت میں داخلے کی اور جہنم سے پناہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ ③ جنت اور جہنم اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کے حق میں دعا نہیں کرتیں اس لیے ان کے دعا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر کے اس شخص کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے دو گھر ہیں: ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں۔“

۴۳۴۰- [صحیح] أخرجه الترمذي، صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أنهار الجنة، ح: ۲۵۷۲ عن هناد به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۲۴۳۲، والحاكم: ۵۳۵/۱، والذهبي، وله شواهد، منها ما أخرجه ابن حبان في صحيحه (الإحسان)، ح: ۱۷۸/۲، ح: ۱۰۱۰ وغيره، وبه صح الحديث.

۴۳۴۱- [صحیح] أخرجه الطبري في تفسيره: ۵/۱۸، وابن أبي حاتم، وابن كثير: ۳/۲۵۰، وفي نسخة: ۵/۵۵۹ في تفسيريهما من حديث أحمد بن سنان به، وصححه البوصيري، وله شواهد عند البخاري، ح: ۱۳۷۹/۲۵۶۹، ومسلم، ح: ۲۸۶۶/۶۶، وغيرهما.

۳۷- أبواب الزهد

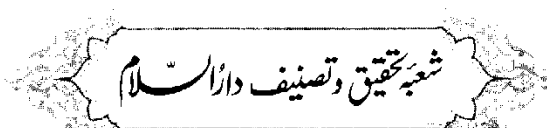
جنت کی کیفیات کا بیان

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ: مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ. فَإِذَا مَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، وَرَثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾»

جب کوئی شخص فوت ہو کر جہنم میں جاتا ہے تو اس کا گھر وراثت میں جنت والوں کو مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ”یہی لوگ وراثت پانے والے ہیں۔“

🌅 فوائد و مسائل: ① ہر شخص کا گھر جنت میں بھی ہے اور جہنم میں بھی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے بے مثال عدل اور بے انتہا رحمت کا پتہ چلتا ہے۔ ② ہر مرنے والے کو یہ دونوں گھر اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب وہ قبر میں پہنچتا ہے۔ (دیکھیے: حدیث ۴۲۶۸) ③ جہنم میں جانے والے کا جنت والا گھر خالی رہ جاتا ہے وہ کسی جتنی کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کا اظہار ہے۔

وَهَذَا آخِرُ سَنَنِ الْإِمَامِ الْحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَهَ الْقَزْوِينِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.



| | | | |
|------|---|------|---|
| ٤١٨٧ | - أتتكم وفود عبد القيس - أبو سعيد الخدري | ٢٨٤٣ | - اثبت أبنى صباحاً - ثم حرق - أسامة بن زيد |
| ٤٧١ | - أنا رسول الله ﷺ فأخرجنا له ماء في تور | ٣٣١٩ | - اتدعوا بالزيت وأدهنوا به - عمر |
| ٤٠٥ | - أنا رسول الله ﷺ فسألنا وضوءاً - عبدالله | ٣١٤ | - اتنتي بثلاثة أحجار - عبدالله بن مسعود |
| ٤١٤٩ | - ابن زيد الأنصاري | ١٤٦ | - ائذنوا له، مرحباً بالطيب المطيب - علي بن أبي طالب |
| ٣٧٠٠ | - أنا رسول الله ﷺ فمكثنا ثلاث ليال - سليمان بن صرد | ٣١٤٦ | - ابتعنا كبشاً نضحى به - فأصاب الذئب من ألبته - أبو سعيد الخدري |
| ٣٦١٣ | - أنا رسول الله ﷺ ونحن صبيان فسلم علينا - أنس بن مالك | ٦٨١ | - أبردوا بالظهر - ابن عمر |
| ٣٥٧٩ | - أنا رسول الله ﷺ فساومنا سراويل - سويد بن قيس | ٦٧٩ | - أبردوا بالظهر - أبو سعيد الخدري |
| ٤٦٦ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء فاغتسل - قيس | ٣٤٧٤ | - أبردوها بالماء - أسماء بنت أبي بكر |
| ٣٦٠٤ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٣٤٧٠ | - أبشر، فإن الله يقول: هي ناري أسلطها - أبو هريرة |
| ٢٩٧٦ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء فاغتسل - قيس | ١٣٣٨ | - أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد العشاء - عائشة |
| ٢٩٢٢ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٧٨٢ | - الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجراً - أبو هريرة |
| ٢٢٠٥ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٢٠١٨ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ١٩٣٩ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ١٤٨٥ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٣٦٣٩ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٤١٩٦ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٢٣٠٤ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٢٣٠٥ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٣٠٥٧ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ١٣٣ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٤٣١٧ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ١٠٠ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٤٣٢١ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٩٥ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٢٠٥٦ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٥٠ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |
| ٤٢٨٣ | - أنا رسول الله ﷺ فوضعنا له ماء يتبرد به - قيس | ٣٠٢٥ | - أبغض الحلال إلى الله الطلاق - عبدالله بن عمر |

- أترون هذه هانت على أهلها فوالذي نفسي
بيده للدينا أهون - المستور بن شداد ٤١١١
- أترون هذه هيّة على صاحبها - سهل بن
سعد ٤١١٠
- أتريد أن تكون فتانًا يا معاذ؟ - جابر ٩٨٦
- أتريد أن ترجعي إلى رفاعة؟ لا، حتى
تذوقي عسيلة - عائشة ١٩٣٢
- أتزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبد الله ١٨٦٠
- أتشهي شيئًا؟ أتشهي كعكًا؟ - أنس بن
مالك ١٤٤٠
- أتشهي شيئًا - أنس بن مالك ٣٤٤١
- أتشفع في حدّ من حدود الله؟ - عائشة ٢٥٤٧
- أتشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول
الله؟ - ابن عباس ١٦٥٢
- أتعجبون من هذا؟ - البراء بن عازب ١٥٧
- اتقوا الملاعن الثلاث - معاذ بن جبل ٣٢٨
- أنموا الوضوء، ويل للأعقاب من النار -
خالد بن الوليد، ويزيد بن أبي سفيان،
وشريحيل ابن حسنة، وعمر بن العاص ٤٥٥
- أتى جبرئيل عليه السلام النبي ﷺ وهو
يُوعك - عبادة بن الصامت ٣٥٢٧
- أتى رجل بقاتل وليه إلى رسول الله ﷺ -
أنس بن مالك ٢٦٩١
- أتى رسول الله ﷺ مسجد قباء يصلي فيه،
فجاءت رجال من الأنصار يسلمون عليه -
عبد الله بن عمر ١٠١٧
- أتى النبي ﷺ بلحم صبيد - علي بن أبي
طالب ٣٠٩١
- أتى النبي ﷺ رجلٌ فكلمه فجعل يُرعدُ
فرائضه - أبو مسعود الأنصاري البديري ٣٣١٢
- أتى النبي ﷺ رجلٌ، مُتصرفٌ من أحد فقال -
ابن عباس ٣٩١٨
- أتى بهم رسول الله ﷺ يوم أحد، فجعل
يصلي على عشرة عشرة - ابن عباس ١٥١٣
- أتى رسول الله ﷺ بكتف شاة فأكل منه،
وصلى ولم يمس ماء - أم سلمة ٤٩١
- أتى رسول الله ﷺ بلبن، وعن يمينه ابن
عبّاس - ابن عباس ٣٤٢٦
- أتى رسول الله ﷺ ذات يوم بلحم - أبو
هريرة ٣٣٠٧
- أتى عليّ بن أبي طالب، وهو باليمن - زيد
ابن أرقم ٢٣٤٨
- أتى النبي ﷺ بصبي، فبال عليه، فأتبعه الماء -
عائشة ٥٢٣
- أتى الثّعنّان بن بشير برجل غشى جارية
امرأته - حبيب بن سالم ٢٥٥١
- أتيت رسول الله ﷺ بالأبطح وهو في قبة
حمراء فخرج بلال، فأذن - أبو جحيفة ٧١١
- أتيت رسول الله ﷺ بئوب، حين اغتسل من
الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤٦٧
- أتيت رسول الله ﷺ فبايعته - قرّة بن إياس
المزني ٣٥٧٨
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: هل من ساعة
أحب إلى الله من أخرى؟ - عمرو بن عبسة .. ١٢٥١
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله من
أسلم معك؟ - عمرو بن عبسة ١٣٦٤
- أتيت عائشة فقلت: أكان رسول الله ﷺ
يجهر بالقرآن - غضيف بن الحارث ١٣٥٤
- أتيت ليلة أسري بي على قوم بطونهم
كالبيوت - أبو هريرة ٢٢٧٣
- أتيت النبي ﷺ بميضأة، فقال: اسكي -
الربيع بنت معوذ ٣٩٠
- أتينا خبابا نعوذه فقال: لقد طال سقمي -
حارثة بن مضرب ٤١٦٣
- أثبت حراء! فما عليك إلا نبي أو صديق أو
شهيد - سعيد بن زيد ١٣٤
- اثنان، فما فوتهما جماعة - أبو موسى
الأشعري ٩٧٢

| | |
|---|---|
| احتجم رسول الله ﷺ وهو صائم، محرم - | - اجتمع ثلاثون بدرياً من أصحاب رسول الله |
| ابن عباس ١٦٨٢ | ﷺ - أبو سعيد الخدري ٨٢٨ |
| احتشي كُرْسُفاً - حمنة بنت جحش ٦٢٧ | - اجتمع عيدان على عهد رسول الله ﷺ فصلى |
| أحصوا لي كُلَّ من تَلَفَطَ بالإسلام - حذيفة | بالتناس - ابن عمر ١٣١٢ |
| ابن اليمان ٤٠٢٩ | - اجتمع عيدان في يومكم هذا، فمن شاء |
| - احفروا وأوسعوا وأحسنوا - هشام بن عامر ١٥٦٠ | أجزأه من الجمعة - ابن عباس ١٣١١ |
| - احفظ عورتك، إلا من زوجتك أو ما ملكت | - الأجدعُ شيطانٌ - عمر بن الخطاب ٣٧٣١ |
| يمينك - معاوية بن حيدة القشيري ١٩٢٠ | - الأجر بينكما - عمير مولى أبي اللحم ٢٢٩٧ |
| - احفظوني في أصحابي ثم الذين يلونهم - | - أجرك الله، ورد عليك الميراث - بريدة بن |
| جابر بن سمرة ٢٣٦٣ | الحصيب ٢٣٩٤ |
| - أُجِلَّتْ لنا ميتتان: الحوت والجراذُ - عبدالله | - اجعل يدك اليمنى عليه وقل: - عثمان بن |
| ابن عمر ٣٢١٨ | أبي العاص الثقفي ٣٥٢٢ |
| - أُجِلَّتْ لنا ميتتان ودمان - عبدالله بن عمر ٣٣١٤ | - اجعلوا حجتكم عُمرَةً - البراء بن عازب ٢٩٨٢ |
| اختر - جابر بن عبدالله ٢١٨٤ | - اجعلوا الطريق سبعة أذرع - أبو هريرة ٢٣٣٨ |
| - اختر منهن أريماً - قيس بن الحارث ١٩٥٢ | - أجل ولكنني قتت - فضالة بن عبيد |
| - أخذ بيدي زياد بن أبي الجعد، فأوقفني على | الأنصاري ١٦٧٥ |
| شيخ بالرقه - هلال بن يساف ١٠٠٤ | - اجلدها فإن زنت فاجلدها - أبو هريرة وزيد |
| أخذ من نخلت شيئاً؟ - عبدالله بن عمر ٢٢٨٤ | ابن خالد الجهني وسبل ٢٥٦٥ |
| - آخر نظرة نظرتها إلى رسول الله ﷺ كشف | - اجلدوه ضرب مائة سوط - سعيد بن سعد بن |
| الستارة يوم الاثنين - أنس بن مالك ١٦٢٤ | عُبادة ٢٥٧٤ |
| - أخرج مروان المنبر يوم العيد - أبو سعيد | - اجلس فقد أذيت وآتيت - جابر بن عبدالله ... ١١١٥ |
| الخدري ١٢٧٥ | - أجملوا في طلب الدنيا - أبو حميد |
| - أخرج مروان المنبر في يوم عيد - أبو سعيد | الساعدي ٢١٤٢ |
| الخدري ٤٠١٣ | - أحابستنا هي؟ - عائشة ٣٠٧٢ |
| - أخرجوا العواتق وذوات الخدور، ليشهدن | - أحب الأسماء إلى الله، عز وجل: عبدالله |
| العيد ودعوة المسلمين - أم عطية ١٣٠٨ | وعبدالرحمن - ابن عمر ٣٧٢٨ |
| - أخرجوه من بيوتكم - أم سلمة ١٩٠٢ | - أحب الصيام إلى الله صيام داود - عبدالله بن |
| - أخرجوهم من بيوتكم - أم سلمة ٢٦١٤ | عمرو ١٧١٢ |
| - إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم - أبو ذر | - أحبس أسلها، وسبل ثمرتها - ابن عمر ٢٣٩٧ |
| الغفاري ٣٦٩٠ | - احتج آدم وموسى - أبو هريرة ٨٠ |
| - أذُ العشر - أبو سيرة المتمي ١٨٢٣ | - احتجم رسول الله ﷺ بلحي جمل - عبدالله |
| - أدخل الله الجنة رجلاً كان سهلاً - عثمان بن | ابن بُحَيَّة ٣٤٨١ |
| عفان ٢٢٠٢ | - احتجم رسول الله ﷺ وأمرني - علي بن أبي |
| - أذخل يا عوفُ - عوف بن مالك الأشجعي .. ٤٠٤٢ | طالب ٢١٦٣ |

| | | | |
|------|--|--|------|
| ١٧٨٨ | أبو هريرة | ادع تلك الشجرة فدعاها فجاءت - أنس بن مالك | ٤٠٢٨ |
| ٧١٨ | إذا أذن المؤذن فقولوا مثل قوله - أبو هريرة | ادعوا لي علياً - ابن عباس | ١٢٣٥ |
| ٣٨٧٤ | هريرة | ادفعوا الحدود ما وجدتم له مدفعاً - أبو هريرة | ٢٥٤٥ |
| | إذا أراد أحدكم الغائط، وأقيمت الصلاة | ادلج النبي ﷺ ليلة النحر، من البطحاء | ٣٠٦٨ |
| ٦١٦ | فليدأ به - عبدالله بن أرقم | ادلجاً - عائشة | ١٦٦٧ |
| | إذا أرسلت كلابك المعلمة، وذكرت اسم الله عليها فكل - عدي بن حاتم | ادن فكل - أنس بن مالك | ٣٢٩٩ |
| ٣٢٠٨ | إذا استأذن أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره - أبو هريرة | ادن فكل - صهيب بن سنان | ٣٤٤٣ |
| ٢٣٣٥ | إذا استشار أحدكم أخاه فليشر عليه - جابر | الادنى فالأدنى - أبو هريرة | ٣٦٥٨ |
| ٣٧٤٧ | ابن عبدالله | إذا أناكم كريم قوم، فأكرموه - ابن عمر | ٣٧١٢ |
| | إذا استطاب أحدكم فلا يستطب بيمينه - أبو هريرة | إذا أناكم من ترضون خلقه ودينه فزوجوه - أبو هريرة | ١٩٦٧ |
| ٣١٢ | هريرة | إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود، فليتوضأ - أبو سعيد الخدري | ٥٨٧ |
| ٢١١٤ | إذا استلج أحدكم في اليمن - أبو هريرة | إذا أتى أحدكم أهله فليستر ولا يتجرد تجرد العيرين - عتبة بن عبد السلمي | ١٩٢١ |
| ٢٧٧٣ | إذا استنجزتم فأنجزوا - ابن عباس | إذا أتيت على راح، فناده ثلاث مرار - أبو سعيد الخدري | ٢٣٠٠ |
| | إذا استهل الصبي صلي عليه وورث - جابر | إذا أحدكم قُرب إليه مملوكه طعاماً قد كفاه عناه - أبو هريرة | ٣٢٩٠ |
| ١٥٠٨ | ابن عبدالله | إذا اختلف البيعان، وليس بينهما بَيِّنَةٌ - عبدالله بن مسعود | ٢١٨٦ |
| | إذا استهل الصبي صلي عليه، وورث - جابر | إذا اختلفتم في الطريق فاجعلوه سبعة أذرع - ابن عباس | ٢٣٣٩ |
| ٢٧٥٠ | ابن عبدالله | إذا أخذت أحدهما وأعطيته الآخر، فلا تفارق صاحبه - ابن عمر | ٢٢٦٢ |
| | إذا استيقظ أحدكم من الليل فلا يدخل يده في الإناء - أبو هريرة | إذا أخذت مضجعتك، أو أويت إلى فراشك - البراء بن عازب | ٣٨٧٦ |
| ٣٩٣ | إذا استيقظ أحدكم من نومه فرأى بلاءً - عائشة | إذا ادعت المرأة طلاق زوجها، فجاءت على ذلك بشاهد - عبدالله بن عمرو بن العاص | ٢٠٣٨ |
| ٦١٢ | إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يدخل يده في الإناء - عبدالله بن عمر | إذا أدبت زكاة مالك، فقد قضيت ما عليك - | |
| ٣٩٤ | إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ امرأته فصليا ركعتين، تحبها من الذاكرين الله - أبو سعيد الخدري وأبو هريرة | | |
| ١٣٣٥ | إذا أسلفت في شيء فلا تصرفه إلى غيره - أبو سعيد الخدري | | |
| ٢٢٨٣ | إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة - أبو هريرة | | |
| ٦٧٧ | إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر - أبو هريرة | | |
| ٦٧٨ | إذا اشترى أحدكم الجارية فليقل - عبدالله | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٢١٩١ | جندب | ٢٢٥٢ | ابن عمرو |
| - | إذا بال أحدكم فلا يمس ذكره يمينه - أبو | - | إذا أصبحتم فقولوا: اللهم! بك أصبحنا |
| ٣١٠ | قتادة الأنصاري | ٣٨٦٨ | وبك أمسينا - أبو هريرة |
| - | إذا بال أحدكم فليتر ذكره ثلاث مرات - | - | إذا أعجلت أو أفتحت، فلا غسل عليك - |
| ٣٢٦ | يزداد اليماني | ٦٠٦ | أبو سعيد الخدري |
| - | إذا بلغ الماء قلتين لم ينجسه شيء - عبدالله | - | إذا أعطيتم الزكاة فلا تنسوا ثوابها، أن |
| ٥١٧ | ابن عمر | ١٧٩٧ | تقولوا - أبو هريرة |
| - | إذا بيع البيع من رجلين، فالبيع للأول - | - | إذا أفاد أحدكم امرأة أو خادماً، أو دابة - |
| ٢٣٤٤ | سمرة بن جندب | ١٩١٨ | عبدالله بن عمرو |
| - | إذا تباع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار - | - | إذا أفطر أحدكم، فليفطر على تمر، فإن لم |
| ٢١٨١ | عبدالله بن عمر | ١٦٩٩ | يجد - سلمان بن عامر |
| - | إذا ثأب أحدكم فليضع يده على فيه ولا | - | إذا أقرض أحدكم قَرْضاً فاهدى له - أنس بن |
| ٩٦٨ | يعوي - أبو هريرة | ٢٤٣٢ | مالك |
| - | إذا تزوج العبد بغير إذن سيده، كان عاهراً - | - | إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون، |
| ١٩٥٩ | ابن عمر | ٧٧٥ | وأتوها تمشون - أبو هريرة |
| - | إذا التقى الختانان فقد وجب الغسل - عائشة | - | إذا أكل أحدكم طعاماً، فلا يمسح يده، حتى |
| ٦٠٨ | إذا التقى الختانان، وتوارت الحشفة - | ٣٢٦٩ | يلعقها - ابن عباس |
| ٦١١ | عبدالله بن عمرو | - | إذا ألقى الله في قلب امرئ خطبة امرأة - |
| - | إذا التقى المسلمان بسيفيهما - أبو موسى | ١٨٦٤ | محمد بن سلمة |
| ٣٩٦٤ | الأشعري | - | إذا أمتت قومًا فأخف بهم - عثمان بن أبي |
| - | إذا تنخم أحدكم فلا يتخمن قبل وجهه، ولا | ٩٨٨ | العاص |
| ٧٦١ | عن يمينه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري ... | - | إذا أمن القاريء فأمنوا، فإن الملائكة تؤمن - |
| - | إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء، ثم أتى | ٨٥١ | أبو هريرة |
| ٧٧٤ | المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة | - | إذا أمن القاريء فأمنوا، فمن وافق تأمينه |
| ٤٦٣ | إذا توضأت فانتضح - أبو هريرة | ٨٥٢ | تأمين الملائكة - أبو هريرة |
| - | إذا توضأت فأنثر، وإذا استجمرت فأوتر - | - | إذا أمتك الرجل على دمه، فلا تقتله - |
| ٤٠٦ | سلمة بن قيس | ٢٦٨٩ | سليمان بن صرد |
| - | إذا توضأت فابدأوا بيمينكم - أبو هريرة | - | إذا أتت فاعسلوني يسع قرب - علي بن |
| ٤٠٢ | إذا جاء أحدكم خادمٌ بطعامه، فليقبله - | ١٤٦٨ | أبي طالب |
| ٣٢٨٩ | أبو هريرة | - | إذا أنت بايعت فقل: لا خلافة - محمد بن |
| - | إذا جاء خادمٌ أحدكم بطعامه، فليقبله معه - | ٢٣٥٥ | يحيى بن حبان |
| ٣٢٩١ | عبدالله بن مسعود | ٣٦١٦ | إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين - أبو هريرة . |
| ٢٢٨٥ | إذا جاءت إبل الصدقة فزينك - أبو رافع ... | ٢٢٩٤ | إذا انفقت المرأة من بيت زوجها - عائشة ... |
| - | إذا جلس الرجل بين شعبها الأربع، ثم | - | إذا باع المجيزان فهو للأول - سمرة بن |

| | | |
|-------|---|-------|
| | جهدا - أبو هريرة | ٦١٠ |
| | إذا جمع الله الأولين والآخرين يوم القيامة - | ٤٢٠٣ |
| | أبو سعد بن أبي فضالة الأنصاري | |
| | إذا جمع الله الخلائق يوم القيامة أذن لأمة | |
| | محمد في السجود - أبو موسى الأشعري ... | ٤٢٩١ |
| | إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ - عبدالله بن | |
| | مسعود | ١٩ |
| | إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ حديثاً - علي | |
| | ابن أبي طالب | ٢٠ |
| | إذا حضر العشاء وأقيمت الصلاة، فابدأوا | |
| | بالعشاء - عائشة | ٩٣٥ |
| | إذا حضرت الصلاة فأذن وأقيما - مالك بن | |
| | الحويرث | ٩٧٩ |
| | إذا حضرتم المريض أو الميت، فقولوا خيراً - | |
| | أم سلمة | ١٤٤٧ |
| | إذا حضرتم موتاكم، فأغصموا البصر - | |
| | شداد بن أوس | ١٤٥٥ |
| | إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب - عمرو بن | |
| | العاص | ٢٣١٤ |
| | إذا حلف أحدكم فلا يقل ما شاء الله وشئت - | |
| | ابن عباس | ٢١١٧ |
| | إذا حلفت فأذني - فاطمة بنت قيس | ١٨٦٩ |
| | إذا حلم أحدكم فلا يُخبر الناس بتلعب | |
| | الشیطان - جابر بن عبدالله | ٣٩١٣ |
| | إذا خرج الرجل من باب بيته أو من باب داره - | |
| | أبو هريرة | ٣٨٨٦ |
| | إذا خلص الله المؤمنين من النار وأبنا - أبو | |
| | سعيد الخدري | ٦٠ |
| | إذا دخل أحدكم المسجد، فلا يجلس حتى | |
| | يركع ركعتين - أبو هريرة | ١٠١٢ |
| | إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي | |
| | ﷺ، ثم ليقل - أبو حميد الساعدي | ٧٧٢ |
| | إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم على النبي | |
| | ﷺ وليقل - أبو هريرة | ٧٧٣ |
| | إذا دخل أحدكم المسجد فليصل ركعتين قبل | |
| | أن يجلس - أبو قتادة الأنصاري | ١٠١٣ |
| | إذا دخل أهل الجنة الجنة، وأهل النار النار - | |
| | صهيب بن سنان الرومي | ١٨٧ |
| | إذا دخل الرجل بيته، فذكر الله عند دخوله - | |
| | جابر بن عبدالله | ٣٨٨٧ |
| | إذا دخل العشر وأراد أحدكم أن يُضحي - أم | |
| | سلمة | ٣١٤٩ |
| | إذا دخل الميت القبر مثلث الشمس عند | |
| | غروبها - جابر بن عبدالله | ٤٢٧٢ |
| | إذا دخلت على مريض فمره أن يدعو لك - | |
| | عمر بن الخطاب | ١٤٤١ |
| | إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في الأجل - | |
| | أبو سعيد الخدري | ١٤٣٨ |
| | إذا دعوت الله بباطن كفيك، ولا تدع | |
| | بظهورهما - ابن عباس | ١١٨١ |
| | إذا دعوت الله، فادعُ ببطون كَفِّكَ - ابن | |
| | عباس | ٣٨٦٦ |
| | إذا دُعِيَ أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل: | |
| | إني صائم - أبو هريرة | ١٧٥٠ |
| | إذا دُعِيَ أحدكم إلى وليمة عرس فليجب - | |
| | ابن عمر | ١٩١٤ |
| | إذا ذبح أحدكم فليُجهز - عبدالله بن عمر | ٣١٧٢ |
| | إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها، فليصق عن | |
| | يساره - جابر بن عبدالله | ٣٩٠٨ |
| | إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها، فليتحول - | |
| | أبو هريرة | ٣٩١٠ |
| | إذا رأيتُ الجنابة فقموا لها حتى تخلفكم أو | |
| | توضع - عامر بن ربيعة | ١٥٤٢ |
| | إذا رأيتُ الرجل قد أعطي رُهداً في الدنيا - | |
| | أبو خلداء عبدالرحمن بن زهير | ٤١٠١ |
| | إذا رأيتُ الرجل يعتاد المساجد، فاشهدوا له | |
| | بالإيمان - أبو سعيد الخدري | ٨٠٢ |
| | إذا رأيتُ الهلال فصوموا، وإذا رأيتُموه | |

| | | | |
|--|------|--|------|
| فأفطروا - ابن عمر | ١٦٥٤ | - إذا شك أحدكم في الثنتين والواحدة، فليجعلها واحدة - عبد الرحمن بن عوف | ١٢٠٩ |
| فأفطروا - أبو هريرة | ١٦٥٥ | - إذا شك أحدكم في الصلاة، فليتحجر الصواب ثم يسجد سجدتين - عبدالله بن مسعود | ١٢١٢ |
| إذا رجعت فطلق إحداهما - الدليمي | ١٩٥٠ | - إذا شك أحدكم في صلاته فليبلغ الشك وليين على اليقين - أبو سعيد الخدري | ١٢١٠ |
| إذا رفعت رأسك من السجود فلا تُقع كما يُقع الكلب - أنس بن مالك | ٨٩٦ | - إذا صلى أحدكم فأحدث، فليمسك على أنفه - عائشة | ١٢٢٢ |
| إذا ركع أحدكم فليقل في ركوعه: سبحان ربي العظيم ثلاثاً - عبدالله بن مسعود | ٨٩٠ | - إذا صلى أحدكم فلم يدر كم صلى فليسجد سجدتين - أبو سعيد الخدري | ١٢٠٤ |
| إذا رميت وخزقت، فكل ماخزقت - عدي ابن حاتم | ٣٢١٢ | - إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً - أبو هريرة | ٩٤٣ |
| إذا رميت الجمرة فقد حل لكم كل شيء، إلا النساء - ابن عباس | ٣٠٤١ | - إذا صلى أحدكم فليصل إلى ستره، وليدن منها - أبو سعيد الخدري | ٩٥٤ |
| إذا زنت الأمة فأجلدوها - عائشة | ٢٥٦٦ | - إذا صليت فلا تزيق بين يديك، ولا عن يمينك - طارق بن عبدالله المحاربي | ١٠٢١ |
| إذا سجد أحدكم فليعتدل، ولا يفرش ذراعيه افتراش الكلب - جابر بن عبدالله | ٨٩١ | - إذا صليت بعد الجمعة فصلوا أربعاً - أبي هريرة | ١١٣٢ |
| إذا سجد العبد سجد معه سبعة أرباب - العباس بن عبد المطلب | ٨٨٥ | - إذا صليت على الميت فأخلصوا له الدعاء - أبو هريرة | ١٤٩٧ |
| إذا سرق العبد فيبعوه ولو بنش - أبو هريرة .. | ٢٥٨٩ | - إذا ضاع للرجل متاع، أو سُرق له متاع - سمرة بن جندب | ٢٣٣١ |
| إذا سقيت مراراً فصلوا فيها - ابن عمر | ٧٤٤ | - إذا ظهر فيكم مظهر في الأمم قبلكم - أنس ابن مالك | ٤٠١٥ |
| إذا سكر فاجلِدوه - أبو هريرة | ٢٥٧٢ | - إذا عطب منها شيء فخشيت عليه موتاً فانحرجا - ذؤيب الخزاعي | ٣١٠٥ |
| إذا سلم الإمام فردوا عليه - سمرة بن جندب .. | ٩٢١ | - إذا عطس أحدكم، فليقل الحمد لله - علي ابن أبي طالب | ٣٧١٥ |
| إذا سلم عليكم أحدٌ من أهل الكتاب - أنس ابن مالك | ٣٦٩٧ | - إذا عجلت مرقه، فأكثر ماءها - أبو ذر الغفاري | ٣٣٦٢ |
| إذا سمعت جيرانك يقولون: أن قد أحسنت - عبدالله بن مسعود | ٤٢٢٣ | - إذا فتحت عليكم خزائن فارس والروم - عبدالله بن عمرو | ٣٩٩٦ |
| إذا سمعتم النداء فقولوا كما يقول المؤذن - أبو سعيد الخدري | ٧٢٠ | - إذا فرغ أحدكم من التشهد الأخير فليتحوذ | |
| إذا سميت الكيل فكله - عثمان بن عفان | ٢٢٣٠ | | |
| إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء - أبو هريرة | ٣٤٢٧ | | |
| إذا شربت اللبن فمضمضوا، فإن له دسماً - أم سلمة | ٤٩٩ | | |
| إذا شربوا الخمر فاجلدوهم - معاوية بن أبي سفيان | ٢٥٧٣ | | |

- عباس ٤٤٧
- إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء، ثم
- استقبل القبلة فكبر - أبو هريرة ١٠٦٠
- إذا قمت في صلاتك فصل صلاة مودع - أبو
- أيوب الأنصاري ٤١٧١
- إذا كان أجل أحدكم بأرض أو ثبته إليها
- الحاجة - عبدالله بن مسعود ٤٢٦٣
- إذا كان أحدكم يصلي، فلا يدع أحدا يمر
- بين يديه - عبدالله بن عمر ٩٥٥
- إذا كان عندها في يومها وليلتها، فسمع
- المؤذن يؤذن - أم حبيبة ٧١٩
- إذا كان لأحدكم مكانة أم سلمة ٢٥٢٠
- إذا كان الماء قلتين أو ثلاثاً، لم ينحسه شيء -
- عبدالله بن عمر ٥١٨
- إذا كان النصف من شعبان - أبو هريرة ١٦٥١
- إذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من
- أبواب المسجد ملائكة - أبو هريرة ١٠٩٢
- إذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا
- يجهل - أبو هريرة ١٦٩١
- إذا كان يوم القيامة، كنت إمام النبيين - أبي
- عبدالله بن عمر ٤٣١٤
- إذا كانت أول ليلة من رمضان، صُفدت
- الشياطين ومردة الجن - أبو هريرة ١٦٤٢
- إذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا
- ليلاً وصوموا نهارها - علي بن أبي طالب .. ١٣٨٨
- إذا كتبت ثلاثاً، فلا يتناجى اثنان - عبدالله بن
- مسعود ٣٧٧٥
- إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه - جابر
- ابن عبدالله ٣٩١٢
- إذا لعن آخر هذه الأمة أولها - جابر بن
- عبدالله ٢٦٣
- إذا مات أحدكم عرض على مقعده بالغداة
- والعشي - ابن عمر ٤٢٧٠
- إذا مر أحدكم بحائط فليأكل - ابن عمر ٢٣٠١
- بالله من أربع - أبو هريرة ٩٠٩
- إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا
- أللهم ربنا ولك - أبو سعيد الخدري ٨٧٧
- إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده فقولوا -
- أنس بن مالك ٨٧٦
- إذا قال جيرائك: قد أحسنت، فقد أحسنت -
- كثوم الخزاعي ٤٢٢٢
- إذا قال الرجل للرجل: يا مخثث فجلدوه
- عشرين - ابن عباس ٢٥٦٨
- إذا قال القَبْدُ: لا إله إلا الله والله أكبر - أبو
- هريرة وأبو سعيد الخدري ٣٧٩٤
- إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة
- تواجهه، فلا يمسح الحصى - أبو ذر
- الغفاري ١٠٢٧
- إذا قام أحدكم من الركعتين فلم يستتم قائماً
- فليجلس - المغيرة بن شعبه ١٢٠٨
- إذا قام أحدكم من الليل، فاستجمع القرآن
- على لسانه - أبو هريرة ١٣٧٢
- إذا قام أحدكم من مجلسه، ثم رجع - أبو
- هريرة ٣٧١٧
- إذا قام أحدكم من النوم فأراد أن يتوضأ -
- جابر بن عبدالله ٣٩٥
- إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد، اعتزل
- الشیطان يبيكي - أبو هريرة ١٠٥٢
- إذا قرأ الإمام فأنصتوا - أبو موسى الأشعري ٨٤٧
- إذا قَرَّبَ الزَّمانُ لم تكد رؤيا المؤمن تكذبُ -
- أبو هريرة ٣٩١٧
- إذا قضى أحدكم صلاته، فليجعل لبيته منها
- نصباً - أبو سعيد الخدري ١٣٧٦
- إذا قضى الله أمراً في السماء ضربت الملائكة
- أجنحتها - أبو هريرة ١٩٤
- إذا قلت لصاحبك: أنصت يوم الجمعة،
- والإمام يخطب، فقد لغوت - أبو هريرة ١١١٠
- إذا قمت إلى الصلاة فأسبغ الوضوء - ابن

| | | | |
|------|--|------|--|
| ۳۶۵ | عبدالله بن المغفل..... | ۳۷۷۸ | موسى الأشعري..... |
| ۱۴۷۴ | قنادة..... | ۴۸۰ | ابن عبدالله..... |
| ۳۱۶۷ | اذبحوا لله عز وجل في أي شهر كان - نبیثة الخیر..... | ۴۷۹ | صفوان..... |
| ۴۴۵ | الأذنان من الرأس - أبو هريرة..... | | إذا المسلمان حمل أحدهما على أخيه |
| ۴۴۳ | الأذنان من الرأس - عبدالله بن زيد..... | ۳۹۶۵ | السلاح - أبو بكره الثقفي..... |
| ۱۳۹ | مسعود..... | ۳۲۹۷ | إذا نام أحدكم وفي يده ريح غمر - أبو هريرة |
| | أذهب البأس رب الناس، واشف أنت الشافي - عائشة..... | | إذا نزل الرجل بقوم، فلا يصوم إلا بإذنهم - عائشة..... |
| ۱۶۱۹ | أذهب فانظر إليها، فإنه أحرى أن يؤدم بينكما - المغيرة بن شعبه..... | ۱۷۶۳ | إذا نغم أحدكم، فليرقد حتى يذهب عنه النوم - عائشة..... |
| ۱۸۶۵ | أذهبوا به إلى بعض نساءه - جابر بن عبدالله..... | ۱۳۷۰ | إذا وجدت فيه سهمك - عدي بن حاتم..... |
| ۳۶۲۴ | أذهبوا به فقتلوه - أوس بن أبي أوس الثقفي..... | ۳۲۱۳ | إذا وزنت فأرجحوا - جابر بن عبدالله..... |
| ۳۹۲۹ | أراكم ستشرفون مساجدكم بعدي كما شرفت اليهود كنائسها - ابن عباس..... | ۲۲۲۲ | إذا وضع الطعام، فخذوا من حافته ابن عباس..... |
| ۷۴۰ | أراهم قد فعلوها، استقبلوا بمقعدي القبلة - عائشة..... | ۳۲۷۷ | إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء - ابن عمر..... |
| ۳۲۴ | أرايت لو كان بفناء أحدكم نهر يجري يغتسل فيه كل يوم خمس مرات - عثمان بن عفان..... | ۹۳۴ | إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدأوا بالعشاء - أنس بن مالك..... |
| ۱۳۹۷ | أرايت لو كان على أختك دين، أكتت تقضيه؟ - ابن عباس..... | ۹۳۳ | إذا وضعت المائدة فلا تقوم رجل - ابن عمر..... |
| ۱۷۵۸ | أربطوا أوساطكم بأزركم - أبو سعيد الخدري..... | ۳۲۹۵ | إذا وضعت المائدة فليأكل مما يليه - ابن عمر..... |
| ۳۱۱۹ | أزيع، أفضل الكلام، لا يضرك بأيهن بدأت - سمرة بن جندب..... | ۳۲۷۳ | إذا وقع الذباب في شرابكم - أبو هريرة..... |
| ۳۸۱۱ | أربع لا تجزى في الأضاحي - البراء بن عازب..... | ۳۵۰۵ | إذا وقعت اللقمة من يد أحدكم - جابر بن عبدالله..... |
| ۳۱۴۴ | أربع من النساء، لا ملاعة بينهن: النصرانية تحت المسلم - عبدالله بن عمرو بن العاص..... | ۳۲۷۹ | إذا وقع الملاحم بعث الله بعثا - أبو هريرة..... |
| ۲۰۷۱ | أربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر - النواس ابن سمعان الكلابي..... | ۴۰۹۰ | إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - ابن عمر..... |
| ۴۰۷۵ | | ۳۶۶ | إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - أبو رزين العقيلي..... |
| | | ۳۶۳ | إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبع مرات - أبو هريرة..... |
| | | ۳۶۴ | |

- ارجع بها لا صدقة فيها - المقداد بن عمرو . ٢٥٠٨
 - ارجع فأحسن وضوءك - أنس بن مالك ٦٦٥
 - ارجع فقد بايعناك - الشريد بن سويد الثقفي ٣٥٤٤
 - ارجموا الأعلى والأسفل - أبو هريرة ٢٥٦٢
 - أرحم أمتي بأمتي أبو بكر، وأشدّهم في دين الله عمر - أنس بن مالك ١٥٤
 - أرسل أبي إلى عائشة: أي صلاة رسول الله ﷺ كان أحب إليه أن يواظب عليها؟ - أبو ظبيان حصين بن جندب ١١٥٦
 - أرسل معاوية إلى أم سلمة، فانطلقت مع الرسول - عبدالله بن الحارث ١١٥٩
 - أرسلني أمير من الأمراء إلى ابن عباس أسأله عن الصلاة في الاستسقاء - إسحاق بن عبدالله بن كنانة ١٢٦٦
 - أرسلوني إلى زيد بن خالد أسأله عن المرور بين يدي المصلي - بسر بن سعيد ٩٤٤
 - الأرض كلها مسجد، إلا المقبرة والحمام - أبو سعيد الخدري ٧٤٥
 - أرض المحشر والمنشر، اثنو فصلوا فيه - ميمونة ١٤٠٧
 - الأرض يطهر بعضها بعضاً - أبو هريرة ٥٣٢
 - أرضعيه - قد علمت أنه رجل كبير - عائشة . ١٩٤٣
 - ارفقوا به، رفق الله به، إنه كان يحب الله ورسوله - الأدرع السلمي ١٥٥٩
 - اركبها، ويحك - أبو هريرة ٣١٠٣
 - اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم - رافع بن خديج ١١٦٥
 - ارم سعد! فذاك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ١٣٠
 - ارم سعد! فذاك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ١٢٩
 - أزواخهم كطير خضر - عبدالله بن مسعود ... ٢٨٠١
 - إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه - أبو سعيد الخدري ٣٥٧٣
- ازهد في الدنيا، يحبك الله - سهل بن سعد الساعدي ٤١٠٢
 - إسباغ الوضوء شرط الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان - أبو مالك الأشعري ٢٨٠
 - الإسبال في الأزار والقيصر والعمامة - عبدالله بن عمر ٣٥٧٦
 - أسبغ الوضوء، وبالغ في الاستنشاق، إلّا - لقيط بن صبرة ٤٠٧
 - أسبغ الوضوء واخلل بين الأصابع - لقيط بن صبرة ٤٤٨
 - استأذن العباس بن عبدالمطلب رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة أيام منى - ابن عمر ٣١٦٥
 - استأذنت ربي أن أستغفر لها فلم يأذن لي - أبو هريرة ١٥٧٢
 - استخلف مروان أبا هريرة على المدينة، فخرج إلى مكة - عبدالله بن أبي رافع ١١١٨
 - استشار عمر بن الخطاب الناس في إملاص المرأة - السبور بن مخزومة ٢٦٤٠
 - استعذوا بالله، فإن العين حق - عائشة ٣٥٠٨
 - استعنوا بطعام السحر على صيام النهار - ابن عباس ١٦٩٣
 - استقبل صلاتك، لا صلاة للذي خلف الصف - علي بن شيبان ١٠٠٣
 - استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٧٧
 - استقيموا ولن تحصوا، واعلموا أن من أفضل أعمالكم الصلاة - عبدالله بن عمرو .. ٢٧٨
 - استقيموا، ونعما إن استقمتم، وخير أعمالكم الصلاة - أبو أمامة الباهلي ٢٧٩
 - استكرهت امرأة على عهد رسول الله ﷺ - واثل بن حجر ٢٥٩٨
 - استنثروا مرتين بالعتين أو ثلاثاً - ابن عباس . ٤٠٨
 - استنصت الناس - جرير بن عبدالله ٣٩٤٢

| | |
|---|--|
| هريرة ١٣١٣ | - أَسْتَوْدِعُ اللهَ دينَكَ وأمانَتَكَ وخواتيمَ عَمَلِكَ - |
| - أصاب نبي الله ﷺ خصاصة فبلغ ذلك عليًا - | ٢٨٢٦ ابن عمر |
| ٢٤٤٦ ابن عباس | - أَسْتَوْدِعُكَ اللهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ ودائعهُ - أبو |
| - أصابتنا مجاعةٌ، يومَ خيبر، ونحن مع النبي | ٢٨٢٥ هريرة |
| ﷺ - عبدالله بن أبي أوفى ٣١٩٢ | - استوصوا بالنساء خيراً فإنهن عندكم عوان - |
| - الأضايغُ سواء - أبو موسى الأشعري ٢٦٥٤ | عمرو بن الأحوص ١٨٥١ |
| - الأضايغُ سواء كلهن فيهن عشر عشر من | - أسرع الخير ثواباً، البرُّ وصلة الرَّحِم - |
| الإبل - عبدالله بن عمرو ٢٦٥٣ | عائشة ٤٢١٢ |
| - أصبت وأحسنت - جارية بن ظفر الحنفي ... ٢٣٤٣ | - أسرعوا بالجنازة، فإن تكن سالحة فخير |
| - أصبحوا بالصبح فإنه أعظم للأجر أو | تقدمونها إليه - أبو هريرة ١٤٧٧ |
| لأجركم - رافع بن خديج ٦٧٢ | - أسرف رجل على نفسه، فلما حضره الموت - |
| - أصدقُ كلمة قالها الشاعر، كلمة لبيد - أبو | أبو هريرة ٤٢٥٥ |
| هريرة ٣٧٥٧ | - اسق يا زبير، ثم أرسل الماء إلى جارك - |
| - أصليت ركعتين قبل أن تجيء؟ - أبو هريرة .. ١١١٤ | عبدالله بن الزبير ١٥ |
| - اصنعوا كل شيء إلا الجماع أنس بن | - اسق يا زبير ثم أرسل الماء إلى جارك - |
| مالك ٦٤٤ | عبدالله بن الزبير ٢٤٨٠ |
| - اصنعوا لآل جعفر طعاماً، فقد أتاهم ما | - اسم الله الأعظم، الذي إذا دُعي - القاسم |
| يشغلهم - عبدالله بن جعفر ١٦١٠ | ابن عبد الرحمن ٣٨٥٦ |
| - اضرب بهذا الحائط - أبو هريرة ٣٤٠٩ | - اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين : |
| - أضل الله عن الجمعة من كان قبلنا - أبو | هو الهك - أسماء بنت يزيد ٣٨٥٥ |
| هريرة ١٠٨٣ | - استمعوا وأطيعوا، وإن استعمل عليكم عبد |
| - أَطِيبَ اللَّحْمُ لَحْمُ الظُّهْرِ عبدالله بن جعفر . ٣٣٠٨ | حبشي - أنس بن مالك ٢٨٦٠ |
| - أظنكم سمعتم أن أبا عُبيدة قُدم بشيء - | - الْأَشْأَانُ سُوءٌ، الثَّيْبَةُ وَالضَّرْسُ سُوءٌ - ابن |
| عمرو بن عوف ٣٩٩٧ | عباس ٢٦٥٠ |
| - اعبدوا الرحمن، وأقشوا السلام - عبدالله | - اشتركت أنا وسعد وعمار - عبدالله بن |
| ابن عمرو ٣٦٩٤ | مسعود ٢٢٨٨ |
| - اعتبروها بأسمائها، وكُتِّها بِكُتِّها - أنس | - اشتكت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة ٤٣١٩ |
| ابن مالك ٣٩١٥ | - اشتكى سلمان فعاده سعدُ فراه يكي - أنس |
| - اعتدلوا في السجود، ولا يسجد أحدكم | ابن مالك ٤١٠٤ |
| وهو باسط ذراعيه كالكلب - أنس بن مالك . ٨٩٢ | - أشتكت درد؟ - أبو هريرة ٣٤٥٨ |
| - أعتقتي أم سلمة واشترطت عليّ - أبو | - أشهد على رسول الله ﷺ أنه صلى قبل |
| عبد الرحمن سفينة ٢٥٢٦ | الخطبة، ثم خطب - ابن عباس ١٢٧٣ |
| - أغتفها ولدها - ابن عباس ٢٥١٦ | - أصاب الناس مطر في يوم عيد على عهد |
| - اعتمر رسول الله ﷺ أَرْبَعَ عُمَرُ ابن عباس . ٣٠٠٣ | رسول الله ﷺ فصلى بهم في المسجد - أبو |

| | | |
|---|------|---|
| أعدأضحيتك - عُويم بن أشقر | ٣١٥٣ | - افتقرت اليهود على إحدى وسبعين فرقة - |
| أعدأ الله ليمُنْ خرج في سبيله - أبو هريرة | ٢٧٥٣ | عوف بن مالك |
| اعزل الأذى عن طريق المسلمين - أبو هريرة | ٣٦٨١ | أفشوا السلام، وأطعموا الطعام - عبدالله بن |
| الأسلمي | ٢٧٢٠ | عمر |
| أعط ابنتي سعد ثلثي ماله - جابر بن عبدالله | ٢٤٤٣ | أفضل الجهاد، كلمة عدل عند سلطان جائر - |
| أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه - | ٢٧٣٣ | أبو سعيد الخدري |
| عبدالله بن عمر | ٢١٤٣ | أفضل دينار ينفقه الرجل - ثوبان مولى |
| أعطوا ميراثه رجلاً من أهلي قرينته - عائشة ... | ٢١٦٦ | رسول الله ﷺ |
| أعظم الناس هما المؤمن - أنس بن مالك ... | ٢٩٧٨ | أفضل الذكر، لا إله إلا الله - جابر بن عبدالله |
| أغلفه نواضحك - محبصة بن مسعود | ١٨٩٥ | أفضل الصدقة أن تعلم المرأة المسلم علماً - |
| الأنصاري | ٢٤٣ | أبو هريرة |
| أعلم أن رسول الله ﷺ قد اعتمر طائفة من | ٢١١ | أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن |
| أهله في العشر من ذي الحجة - عمران بن | ١٦٧٩ | عفان |
| الحصين | ٢٩٧٨ | أفطر الحاجم والمحجوم - أبو هريرة |
| أعلنوا هذا النكاح، واضربوا عليه بالغربال - | ١٨٩٥ | أفطر الحاجم والمحجوم - ثوبان مولى |
| عائشة | ١٨٩٥ | رسول الله ﷺ |
| أعمار أمتي ما بين الستين إلى السبعين - | ٤٢٣٦ | أفطر عندكم الصائمون، وأكل طعامكم |
| أبو هريرة | ٣٥٢٥ | الأبرار - عبدالله بن الزبير |
| أعوذ بكلمات الله التامة - ابن عباس | ٣٠٧٤ | أفطرنا على عهد رسول الله ﷺ في يوم غيم - |
| أغسلني واستغفرني ثوب - جابر بن عبدالله .. | ١٦٧٤ | أسماء بنت أبي بكر |
| أغزوا بسم الله، وفي سبيل الله، قاتلوا من | ١٤٢٠ | أفلا أكون عبداً شكوراً - أبو هريرة |
| كفر - بريدة بن الحصيب | ٢٨٥٨ | أفلا أكون عبداً شكوراً - المغيرة بن شعبه ... |
| أغسلنها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر من ذلك، إن | ١٤٥٨ | أقام رسول الله ﷺ تسعة عشر يوماً يصلي |
| رأتين ذلك - أم عطية | ١٤٥٩ | ركعتين ركعتين - ابن عباس |
| أغسلنها وتراً - أم عطية | ٣٠٨٤ | إقامة حد من حدود الله خير من مطر أربعين |
| أغسلوه بماء وسدر، وكفّوه في ثوبه - ابن | ١٢٣٤ | ليلة - ابن عمر |
| عباس | ٦٢٨ | أقتلوا الحيات، واقتلوا ذا الطفتين والأبتر - |
| أغسله بالماء والسدر، وحكيه ولو بضع - | ٣٥٣٧ | عبدالله بن عمر |
| أم قيس بنت محصن | ١٤٤٨ | أقرؤوها عند موتاكم يعني يس - معقل بن |
| أغمي على رسول الله ﷺ في مرضه، ثم | ١٢٣٤ | يسار |
| أفاق - سالم بن عبيد | ٦٢٩ | أقرصه واغسله وصلي فيه - أسماء بنت أبي |
| أفترض الله الصلاة على لسان نبيكم ﷺ في | ٢٠٥٩ | بكر الصديق |
| الحضر أربعاً، وفي السفر ركعتين - ابن | ١٠٦٨ | أقسم رسول الله ﷺ أن لا يدخل على نسائه |
| عباس | ١٠٦٨ | شهرًا - عائشة |

- اكلنا مع رسول الله ﷺ طعاماً في المسجد - ٢٧٤٠
عبدالله بن الحارث الزبيدي ٢١٣٢
- ألا أخبركم عن ملوك الجنة؟ - معاذ بن جبل . ٤١١٥
- ألا أخبركم بالنيس المستعار؟ - عتبة بن عامر ١٩٣٦
- ألا أخبركم بأمر إذا فعلتموه أدرتكم من قبلكم وفتم من بعدكم - أبو ذر الغفاري ٩٢٧
- ألا أخبركم بما هو أخوف عليكم عندي - أبو سعيد الخدري ٤٢٠٤
- ألا أدلك على أفضل الصدقة؟ - سراقه بن مالك ٣٦٦٧
- ألا أدلك على كنز من كنوز الجنة؟ - أبو ذر الغفاري ٣٨٢٥
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات - أبو سعيد الخدري ٤٢٧
- ألا أدلكم على ما يكفر الله به الخطايا ويزيد به في الحسنات؟ - أبو سعيد الخدري ٧٧٦
- ألا أدتتموني بها؟ - أبو سعيد الخدري ١٥٣٣
- ألا أدتتموني بها؟ - يزيد بن ثابت ١٥٢٨
- ألا أريك بركة جاءني بها جبرئيل - أبو هريرة ٣٥٢٤
- ألا أعلمك أعظم سورة في القرآن - أبو سعيد بن المعلى ٣٧٨٥
- ألا إن أحرم الأيام يومكم هذا - أبو سعيد الخدري ٣٩٣١
- ألا إن العُمرة قد دخلت في الحج إلى يوم القيامة - سراقه بن جُعشم ٢٩٧٧
- ألا إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك . ٧٤٢
- ألا أنبئكم بأهل الجنة؟ كل ضعيف مُتَضَعِّف - حارثة بن وهب ٤١١٦
- ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزواجها - أبو الدرداء ٣٧٩٠
- ألا إنَّه يُنْصَبُ لِكُلِّ غادر لواء يوم القيامة، بقدر غدرته - أبو سعيد الخدري ٢٨٧٣
- اقساموا المال بين أهل الفرائض - ابن عباس ٢٧٤٠
- أففضه عنها - ابن عباس ٢١٣٢
- أقول: اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب - أبو هريرة .. ٨١٥
- أقيموا حدود الله في القريب والبعيد - عبادة ابن الصامت ٢٥٤٠
- احتكل رسول الله ﷺ وهو صائم - عائشة ... ١٦٧٨
- أكثر جنود الله، لا أكله ولا أُحْرِمُهُ - سلمان الفارسي ٣٢١٩
- أكثر عذاب القبر من البول - أبو هريرة ٣٤٨
- أكثرهم للموت وَكْرًا وأحسنهم لما بعده استعدادًا - ابن عمر ٤٢٥٩
- أكثروا ذكر هادم اللذات - أبو هريرة ٤٢٥٨
- أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة - أبو الدرداء ١٦٣٧
- الأكثرون هم الأسفلون، إلا من قال - أبو هريرة ٤١٣١
- الأكثرون هم الأسفلون يوم القيامة - أبو ذر الغفاري ٤١٣٠
- أكذب الناس الصباغون والصواغون - أبو هريرة ٢١٥٢
- أكرموا أولادكم وأحسنوا آدبهم - أنس بن مالك ٣٦٧١
- أكره الغُلَّ وأُجِبُّ القَيْدَ - أبو هريرة ٣٩٢٦
- أكل كتف شاة فمضمض وغسل يديه وصلى - أبو هريرة ٤٩٣
- أكل كل ذي ناب من السباع حرام - أبو هريرة ٢٢٣٣
- أكل النبي ﷺ كُفًّا، ثم مسح يديه بمسح كان تحته - ابن عباس ٤٨٨
- أكل النبي ﷺ وأبو بكر وعمر خبزًا ولحمًا - جابر بن عبد الله ٤٨٩
- أكل ولدك نحلته؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٦
- اكلفوا من العمل ما تطيقون - أبو هريرة ٤٢٤٠

- ألا إني أبرأ إلى كل خليل من خلته - عبدالله
ابن مسعود ٩٣
- ألا إني فرطكم على الحوض - الضنايح
الأحمسي ٣٩٤٤
- ألا تُحدّثوني بأعاجيب ما رأيتم بأرض
الحبشة؟ - جابر بن عبدالله ٤٠١٠
- ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون -
سعد بن أبي وقاص ١١٥
- ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين -
عائشة ١٦٢١
- ألا تستحيون أن ملائكة الله يمشون على
أقدامهم وأنتم ركباً؟ - ثوبان مولى رسول
الله ﷺ ١٤٨٠
- ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ -
جابر بن سمرة السوائي ٩٩٢
- ألا رجل يحملني إلى قومه - جابر بن عبدالله ٢٠١
- ألا قلت: تُخذهما مني وأنا الغلام الأنصاري -
أبو عتبة ٢٧٨٤
- ألا كوتها بعض أهلك فإنه لا بأس بذلك
للنساء - عبدالله بن عمرو ٣٦٠٣
- ألا لا تجني أم على ولي - طارق المحاريبي ٢٦٧٠
- ألا لا يجني جان إلا على نفسه - عمرو بن
الأحوص ٢٦٦٩
- ألا، لا يَلُمَنَّ امرؤُ إلا نفسه - فاطمة ابنة
رسول الله ﷺ ٣٢٩٦
- ألا، لا يمتعن رجلاً، هيبة الناس أن يقول
بحق - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٧
- ألا ليبلغ الشاهد الغائب - معاوية بن حيدة
القشيري ٢٣٤
- ألا مثمراً للجنة؟ فإن الجنة لا خطر لها -
أسامة بن زيد ٤٣٣٢
- ألا منجها أحدكم أخاه - ابن عباس ٢٤٥٦
- ألا تقرئك كتاباً كتبه لي رسول الله ﷺ؟ -
العلاء بن خالد بن هودة ٢٢٥١
- ألا هل عسى أحدكم أن يتخذ الصبة من
الغنم على رأس ميل أو ميلين - أبو هريرة ... ١١٢٧
- ألا يخشى ألذي يرفع رأسه قبل الإمام أن
يحول الله رأسه رأس حمار - أبو هريرة ٩٦١
- ألحدوا لي لحداً، وانصبوا علي اللبن نصباً -
سعد بن أبي وقاص ١٥٥٦
- ألزم نعليك قدميك، فإن خلعتهما فاجعلهما
بين رجليك - أبو هريرة ١٤٣٢
- ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ - البراء
ابن عازب ١١٦
- ألّفقر تخافون؟ - أبو الدرداء ٥
- الله أحد، الواحد الصمد تعدل ثلث القرآن -
أبو مسعود الأنصاري ٣٧٨٩
- الله ورسوله مولى من لا مولى له - أبو أمامة
ابن سهل بن حنيف ٢٧٣٧
- اللهم اجعل رزق آل محمد قوياً - أبو هريرة ٤١٣٩
- اللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك
على سيد المرسلين - عبدالله بن مسعود ٩٠٦
- اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا
استبشروا - عائشة ٣٨٢٠
- اللهم اجعله صيباً هنيئاً - عائشة ٣٨٩٠
- اللهم آحيني مسكيناً وأمتي مسكيناً - أبو
سعيد الخدري ٤١٢٦
- اللهم أذهب عنه الحر والبرد - علي بن أبي
طالب ١١٧
- اللهم اسقنا غيثاً مريئاً مريعاً طبقاً عاجلاً غير
رائث - كعب بن مرة ١٢٦٩
- اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب -
عائشة ١٠٥
- اللهم أعني على سكرات الموت - عائشة ... ١٦٢٣
- اللهم اغفر لحينا وميتنا، وشاهدنا وغائبنا -
أبو هريرة ١٤٩٨
- اللهم اغفر للمُحلقين - أبو هريرة ٣٠٤٣
- اللهم اغفر لي واهديني وارزقني وعافني -

| | | | |
|---|------|---|------|
| عاصم بن حميد | ١٣٥٦ | - اللهم! اني أعوذ بك من عذاب جهنم - ابن عباس | ٣٨٤٠ |
| - اللهم ان ابراهيم خليلك ونيك وإنك حرمت مكة على لسان ابراهيم - أبو هريرة | ٣١١٣ | - اللهم! اني أعوذ بك من علم لا ينفع - أبو هريرة | ٢٥٠ |
| - اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك، وحبل جوارك - وائلة بن الأسقع | ١٤٩٩ | - اللهم! اني أعوذ بك من فتنة النار - عائشة ... | ٣٨٣٨ |
| - اللهم إنا نعوذ بك من شر ما أرسل به - عائشة | ٣٨٨٩ | - اللهم! اني أعوذ بك من وعشاء السفر - عبدالله ابن سرجس | ٣٨٨٨ |
| - اللهم! أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني - بريدة بن الحصيب | ٣٨٧٢ | - اللهم اهد قلبه وثبت لسانه - علي بن أبي طالب | ٢٣١٠ |
| - اللهم أنت السلام، ومنك السلام، تباركت يا ذا الجلال والإكرام - عائشة | ٩٢٤ | - اللهم اهد - سلمة عن أبيه | ٢٣٥٢ |
| - اللهم! انفعني بما علمتني - أبو هريرة | ٢٥١ | - اللهم اهلك كيابه - واقتل صغار - أنس بن مالك | ٣٢٢١ |
| - اللهم! انفعني بما علمتني - أبو هريرة | ٣٨٣٣ | - اللهم بارك فيها وفيمن بعث بها - نقادة الأسدي | ٤١٣٤ |
| - اللهم اني أحرّج حق الضعيفين: اليتيم والمرأة - أبو هريرة | ٣٦٧٨ | - اللهم بارك لأمتي في بكورها - ابن عمر | ٢٢٣٨ |
| - اللهم! اني أشألك باسمك الطاهر الطيب المبارك - عائشة | ٣٨٥٩ | - اللهم بارك لأمتي في بكورها - صخر الغامدي | ٢٢٣٦ |
| - اللهم! اني أسألك العفو والعافية - ابن عمر | ٣٨٧١ | - اللهم بارك لأمتي في بكورها يوم الخميس - أبو هريرة | ٢٢٣٧ |
| - اللهم اني أسألك علماً نافعاً، ورزقاً طيباً، وعملاً متقبلاً - أم سلمة | ٩٢٥ | - اللهم بارك لنا في مدينتنا وفي ثمارنا - أبو هريرة | ٣٣٢٩ |
| - اللهم! اني أسألك من الخير كله - عائشة ... | ٣٨٤٦ | - اللهم بارك لهم وبارك عليهم - عقيل بن أبي طالب | ١٩٠٦ |
| - اللهم اني أسألك الهدى والتقى - عبدالله بن مسعود | ٣٨٣٢ | - اللهم! ثبت قلبي على دينك - أنس بن مالك | ٣٨٣٤ |
| - اللهم! اني أعوذ برضاك من سخطك - عائشة | ٣٨٤١ | - اللهم! ثبته واجعله هادياً مهدياً - جرير بن عبدالله الجلي | ١٥٩ |
| - سلمة | ٣٨٨٤ | - اللهم رب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل - عائشة | ١٣٥٧ |
| - اللهم اني أعوذ بك برضاك من سخطك - علي بن أبي طالب | ١١٧٩ | - اللهم! رب السموات ورب الأرض ورب كل شيء - أبو هريرة | ٣٨٧٣ |
| - اللهم! اني أعوذ بك من الأربع - أبو هريرة | ٣٨٣٧ | - اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض - وهب بن عبدالله أبو حنيفة | ٨٧٩ |
| - اللهم! اني أعوذ بك من شر ما عملت - عائشة | ٣٨٣٩ | - اللهم صل على آل أبي أوفى - عبدالله بن أبي أوفى | ١٧٩٦ |
| - اللهم اني أعوذ بك من الشيطان الرجيم، وهزمه ونفخه ونفثه - عبدالله بن مسعود | ٨٠٨ | | |

| | | |
|------|---|--|
| ٣٢٠٧ | ثعلبة الخشني | - اللهم صل عليه واغفر له وارحمه، وعافه واعف عنه - عوف بن مالك |
| ١٨٩٧ | الله - الربيع بنت معوذ | - اللهم صيبنا نافعاً - عائشة |
| ٢١١٨ | اليمان | - اللهم عافني فيمن عافيت. وتولني فيمن توليت - الحسن بن علي |
| ٩٨١ | ابن سعد الساعدي | - اللهم علمه الحكمة وتأويل الكتاب - ابن عباس |
| ٢٢٨٢ | أبو المجالد | - اللهم فني عذابك يوم تبعث عبادك - عبدالله |
| ٤٠٥٨ | أنس بن مالك | - ابن مسعود |
| ٧٣٠ | أنس بن مالك | - اللهم لك الحمد أنت نور السموات والأرض - ابن عباس |
| ١٢٣٣ | في مرضه - عائشة | - اللهم من آمن بي وصدقني - فأقلل ماله وولده - عمرو بن غيلان الثقفي |
| ٧٥٩ | الدور وأن تطهر وتطيب - عائشة | - الله منزل الكتاب، سريع الحساب - عبدالله |
| ٣٦١٢ | إذا دُبغت - عائشة | - ابن أبي أوفى |
| ٣٥٣٤ | أمر النبي ﷺ بقتل ذي الطفتين - عائشة | - اللهم هذا فعلي فيما أملك، فلا تلمني فيما تملك - عائشة |
| ١٤٠٠ | أن يجعلها خمس صلوات - ابن عباس | - ألم أكن نهيتكم عن أكل هذه الشجرة - جابر |
| ٨٨٤ | ولا ثوباً - ابن عباس | - ابن عبدالله |
| ٨٨٣ | عابس | - ألى رسول الله ﷺ من نسائه، وحرّم فجعل الحلال حراماً - عائشة |
| ٧١ | إلا الله - أبو هريرة | - إلام يجلد أحدكم امرأته جلد الأمة؟ - عبدالله بن زمرة |
| ٧٢ | إلا الله - معاذ بن جبل | - إلى هذا يتهي فرحي. هذه طيبة - فاطمة بنت قيس |
| ٣٩٢٧ | الله - أبو هريرة | - أما أنا فأخو على رأسي ثلاثاً - جابر بن عبدالله |
| ٣٩٢٨ | الله - جابر بن عبدالله | - أما إنه إن كان صادقاً ثم قتلته - أبو هريرة |
| | | - أما إنه سيكون - الزبير بن العوام |
| | | - أما إنه لو قال حين أمسى - أبو هريرة |
| | | - أما أهل النار، الذين هم أهلها - أبو سعيد الخدري |
| | | - أما تُريدن الحج العام - ضباعة بنت الزبير |
| | | - أما ما ذكرت أنكم في أرض أهل كتاب - أبو |

- أمرنا رسول الله ﷺ ونهانا فأمرنا أن نطفئ
 ٣٧٧١ سرجن - جابر بن عبدالله
 - أمرنا النبي ﷺ أن نوكي أسقبتنا ونغطي آيتنا -
 ٣٦٠ جابر بن عبدالله
 - أمرنا نبينا ﷺ أن نفشي السلام - أبو أمامة
 ٣٦٩٣ الباهلي
 - أمرني رسول الله ﷺ أن أثوب في الفجر -
 ٧١٥ بلال بن رباح
 - أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بُدني -
 ٣٠٩٩ علي بن أبي طالب
 - أمرني النبي ﷺ، حين آذاني القمل، أن
 ٣٠٨٠ أحلق رأسي - كعب بن عجرة
 - أمسح على الخفين؟ قال: نعم - أبي بن
 ٥٥٧ عمارة
 - أميكت بنصالتها - جابر بن عبدالله ٣٧٧٧
 - أمك - أبو هريرة ٣٦٥٨
 - أمنا النبي ﷺ فكان ينصرف عن جانبيه
 ٩٢٩ جميعاً - هلب الطائي
 - أميطي عنه الأذى - عائشة ١٩٧٦
 - أن أبا بكر الصديق كتب له: بسم الله الرحمن
 ١٨٠٠ الرحيم - أنس بن مالك
 - أن أبا بكر قُتل النبي ﷺ وهو ميت - ابن
 ١٤٥٧ عباس وعائشة
 - أن أبا موسى استأذن على عمر ثلاثاً - أبو
 ٣٧٠٦ سعيد الخدري
 - أن أباة توفي وترك عليه ثلاثين وسقاً - جابر
 ٢٤٣٤ ابن عبدالله
 - أن ابن عباس أمر المؤذن أن يؤذن يوم
 ٩٣٩ الجمعة - عبدالله بن الحارث بن نوفل
 - أن ابن مسعود سجد سجدة السهو بعد
 ١٢١٨ السلام - علقمة بن قيس النخعي
 - أن ابنة لعمر كان يقال لها عاصية، فسمها
 ٣٧٣٣ رسول الله ﷺ جميلة - ابن عمر
 - إن أبواب السماء تفتح إذا زالت الشمس -
 ١٨٢٨ أنس بن مالك
- أمرت أن لا أكف شعراً ولا ثوباً - ابن عباس ١٠٤٠
 - أمرت بريرة أن تعذب ثلاث حيض - عائشة .. ٢٠٧٧
 - أمرني اللهم بما شئت، وأذكر اسم الله عليه -
 ٣١٧٧ عدي بن حاتم
 - أمرنا ألا نكف شعراً ولا ثوباً - عبدالله بن
 ١٠٤١ مسعود
 - أمرنا رسول الله ﷺ، أن نحشو، في وجوه
 ٣٧٤٢ المداحين التراب - المقداد بن عمرو
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نوضأ من لحوم الإبل -
 ٤٩٥ جابر بن سمرة
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نجهز قاطمة حتى
 ١٩١١ ندخلها على علي - عائشة وأم سلمة
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نخرجهم في يوم
 ١٣٠٧ الفطر والنحر - أم عطية
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف - علي بن
 ٣١٤٣ أبي طالب
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نسلم على أئمتنا،
 ٩٢٢ وأن يسلم - سمرة بن جندب
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نَعَى عن العُلام شاتين -
 ٣١٦٣ عائشة
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن نقرأ على الجنازة
 ١٤٩٦ بفاتحة الكتاب - أم شريك الأنصارية
 - أمرنا رسول الله ﷺ أن يُلقى لحوم الحمر
 ٣١٩٤ الأهلية نيئة ونضيجة - البراء بن عازب
 - أمرنا رسول الله ﷺ بإبرار القسم - البراء بن
 ٢١١٥ عازب
 - أمرنا رسول الله ﷺ بإسباغ الوضوء - ابن
 ٤٢٦ عباس
 - أمرنا رسول الله ﷺ بالصدقة، فقالت زينب
 ١٨٣٥ امرأة عبدالله - أم سلمة
 - أمرنا رسول الله ﷺ بتغطية الإناء، وإيكاء
 ٣٤١١ اللقأ - أبو هريرة
 - أمرنا رسول الله ﷺ بصدقة الفطر قبل أن
 ١٨٢٨ تنزل الزكاة - قيس بن سعد

- أبو أيوب الأنصاري ١١٥٧
 - إن أثقل الصلاة على المنافقين صلاة العشاء
 وصلاة الفجر - أبو هريرة ٧٩٧
 - إن أحدًا جبل يحبنا ونحبه - أنس بن مالك .. ٣١١٥
 - إن أحدكم إذا توضأ فأحسن الوضوء، ثم
 أتى المسجد لا ينهزه إلا الصلاة - أبو هريرة ٢٨١
 - إن أحدكم إذا دخل المسجد، كان في صلاة
 ما كانت الصلاة تجبه - أبو هريرة ٧٩٩
 - إن أحدكم ليتكلم بالكلمة من رضوان الله -
 علقمة بن وقاص ٣٩٦٩
 - إن أحسن ما اختصم به لهذا السواد -
 صهيب بن سنان ٣٦٢٥
 - إن أحسن ما غيرتم به الشيب - أبو ذر
 الغفاري ٣٦٢٢
 - إن أحسن ما زرتهم الله به في قبوركم
 ومساجدكم البياض - أبو الدرداء ٣٥٦٨
 - إن أحق الشرط أن يوفى به ما استحللتم به
 الفروج - عقیة بن عامر ١٩٥٤
 - إن أخا ضداء قد أذن، ومن أذن فهو يقيم -
 زياد بن الحارث الصدائي ٧١٧
 - إن أخاك محببٌ بدينه فاقض عنه - سعد بن
 الأطول ٢٤٣٣
 - إن أخاكم النجاشي قد مات، فصلوا عليه -
 عمران بن الحصين ١٥٣٥
 - إن أخاكم النجاشي قد مات، فقوموا فصلوا
 عليه - مجمع بن جارية الأنصاري ١٥٣٦
 - إن أخذتها أخذت قوسًا من نار - أبي بن
 كعب ٢١٥٨
 - إن آخر ما نزلت آية الربا - عمر بن الخطاب . ٢٢٧٦
 - إن أخوف ما أتخوف على أمتي الإشرار بالله
 شدداد بن أوس ٤٢٠٥
 - إن أخوف ما أخاف على أمتي، عمل قوم
 لوط - جابر بن عبدالله ٢٥٦٣
 - أن أذان بلال كان مثنى مثنى وإقامته مفردة -
 سعد بن عاتذ مؤذن رسول الله ﷺ ٧٣١
 - إن الأرض لتقبل من هو أشرف منه - عمران بن
 الحصين ٣٩٣٠ م
 - إن أرواح المؤمنين في طير خضر، تعلق
 بشجر الجنة - كعب بن مالك ١٤٤٩
 - أن أزواج النبي ﷺ رُخص لهن في الذنبي
 ذراع - ابن عمر ٣٥٨١
 - إن أسع بين الصفا والمروة فقد رأيت رسول
 الله ﷺ يسعى - ابن عمر ٢٩٨٨
 - إن الإسلام بدأ غريبًا - أنس بن مالك ٣٩٨٧
 - إن أصحاب الصور يعذبون - عائشة ٢١٥١
 - إن أطيب ما أكل الرجل من كسبه - عائشة ... ٢١٣٧
 - إن أطيب ما أكلتم من كسبكم - عائشة ٢٢٩٠
 - إن أعنتهما فابدي بالرجل قبل المرأة -
 عائشة ٢٥٣٢
 - أن أعرايًّا بال في المسجد - أنس بن مالك . ٥٢٨
 - إن أعظم الناس فرية، للرجل هاجى رجلاً -
 عائشة ٣٧٦١
 - إن أعبط الناس عندي مؤمنٌ خفيف الحاذ -
 أبو أمامة الباهلي ٤١١٧
 - إن أفواهم طرق القرآن، فطيوها بالسواك -
 علي بن أبي طالب ٢٩١
 - إن أكثر الناس شيعًا في الدنيا - سلمان
 الفارسي ٣٣٥١
 - إن آل جعفر قد شغلوا بشأن ميتهم - أسماء
 بنت عميس ١٦١١
 - إن ألدِّي تقوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله
 وماله - ابن عمر ٦٨٥
 - إن الذي يجرويه من الخيلاء - ابن عمر ٣٥٦٩
 - إن الذي يشرب في إناء الفضة - أم سلمة ٣٤١٣
 - إن الله اتخذني خليلًا كما اتخذ إبراهيم
 خليلًا عبدالله بن عمرو ١٤١
 - إن الله أمرني بحب أربعة - بريدة بن
 الحصيب الأسلمي ١٤٩

| | |
|---|---|
| لوارث - أبو أمامة الباهلي ٢٧١٣ | - إن الله أوحى إليّ: أن تواضعوا - أنس بن مالك ٤٢١٤ |
| - إن الله قد أمدكم بصلاة، لهي خير لكم من حمر النعم - خارجة بن حذافة العدوي ١١٦٨ | - إن الله تبارك وتعالى يقول: يا عبادي كلنكم مذنب - أبو ذر الغفاري ٤٢٥٧ |
| - إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث - عمرو بن خارجة ٢٧١٢ | - إن الله تجاوز لأمتي عما توسوس به صدورها - أبو هريرة ٢٠٤٤ |
| - إن الله لا يستحي من الحق - خزيمة بن ثابت ١٩٢٤ | - إن الله تجاوز لأمتي عما حدثت به أنفسها - أبو هريرة ٢٠٤٠ |
| - إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً - عبدالله بن عمرو بن العاص ٥٢ | - إن الله تجاوز لي عن أمتي الخطأ والنسيان - أبو ذر الغفاري ٢٠٤٣ |
| - إن الله لا ينم، ولا ينبغي له أن ينم - أبو موسى الأشعري ١٩٥ | - إنّ الله تصدّق عليكم، عند وفاتكم، بثلاث أموالكم - أبو هريرة ٢٧٠٩ |
| - إن الله لا ينظر إلى صوركم وأموالكم - أبو هريرة ٤١٤٣ | - إن الله جعلني عبداً كريماً - عبدالله بن بسر ... ٣٢٦٣ |
| - إن الله لبُدْخِلُ بالسَّهْمِ الواحد - عُقبة بن عامر الجهني ٢٨١١ | - إن الله رفيق يحب الرفق - عائشة ٣٦٨٩ |
| - إن الله يسأل العبد يوم القيامة حتى يقول - أبو سعيد الخدري ٤٠١٧ | - إن الله رفيق يحب الرفق في الأمر كله - أبو هريرة ٣٦٨٨ |
| - إن الله ليضحك إلى ثلاثة - أبو سعيد الخدري ٢٠٠ | - إن الله، عز وجل، إذا أراد أن يهلك عبداً نزع منه الحياء - ابن عمر ٤٠٥٤ |
| - إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان، فيغفر لجميع خلقه - أبو موسى الأشعري ... ١٣٩٠ | - إن الله عز وجل أفرح بتوبة أحدكم منه بضالته إذا وجدها - أبو هريرة ٤٢٤٧ |
| - إن الله مع القاضي ما لم يجز - عبدالله بن أبي أوفى ٢٣١٢ | - إن الله عز وجل أوحى إليّ أن تواضعوا - عياض بن حمار ٤١٧٩ |
| - إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق - أنس بن مالك ٢٢٠٠ | - إن الله عز وجل كتب الإحسان على كل شيء - شداد بن أوس ٣١٧٠ |
| - إن الله وتر يحب الوتر، فأوتروا يا أهل القرآن - عبدالله بن مسعود ١١٧٠ | - إن الله عز وجل لما خلق الخلق كتب بيده - أبو هريرة ٤٢٩٥ |
| - إن الله ورسوله حرم بيع الخمر - جابر بن عبدالله ٢١٦٧ | - إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم يغرغر - عبدالله بن عمرو ٤٢٥٣ |
| - إنّ الله وضع الحق على لسان عمر - أبو ذر الغفاري ١٠٨ | - إن الله عز وجل يقول: أنا مع عبدي إذا هو ذكرني - أبو هريرة ٣٧٩٢ |
| - إن الله وضع عن أمتي الخطأ والنسيان - ابن عباس ٢٠٤٥ | - إن الله عز وجل يقول: يا ابن آدم - ابن عمر .. ٢٧١٠ |
| - إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف - عائشة ٩٩٥ | - إنّ الله قد أعطى كلّ ذي حقّ حقّه ألا وصية لوارث - أنس بن مالك ٢٧١٤ |
| | - إنّ الله قد أعطى كلّ ذي حقّ حقّه فلا وصية |

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|------|-----|--|-----|-------------------------|-----|---|-----|-----------------------|-----|---|------|--|------|--|-----|--|-----|---|------|--|------|---|------|--|------|--|------|---|------|--|-----|--|------|---|------|--|------|--|------|---|-----|---|------|--|------|--|------|---|------|---|-----|---|------|---|-----|--|------|---|-----|--|------|---|------|---|----|---|------|--|------|---|------|--|------|
| ٣٦٥٢ | ٩٩٧ | إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول - البراء بن عازب | ٩٩٧ | أبو أمامة الباهلي | ٩٩٧ | إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول - عبد الرحمن بن عوف | ٩٩٩ | عمران بن الحصين | ٩٩٩ | إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف - عائشة | ١٠٠٥ | إن الله يحب عبده المؤمن الفقير - عمران بن حصين | ٤١٢١ | إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به آخرين - عمر بن الخطاب | ٢١٨ | إن الله يضحك إلى رجلين يقتل أحدهما الآخر - أبو هريرة | ١٩١ | إن الله يعلم أن أحدهما كاذب فهل من تائب؟ - ابن عباس | ٢٠٦٧ | إن الله يُعطي للظالم، فإذا أخذه - أبو موسى الأشعري | ٤٠١٨ | إن الله يمهل، حتى إذا ذهب من الليل نصفه أو ثلثه - رفاعة الجهنني | ١٣٦٧ | إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم - عمر | ٢٠٩٤ | إن الله يوصيكم بأمهاتكم، ثلاثاً - المقدم ابن معديكرب | ٣٦٦١ | إن أم سلمة، استأذنت رسول الله ﷺ في الحجامة - جابر بن عبد الله | ٣٤٨٠ | إن أم سليم سألت رسول الله ﷺ عن المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل - أنس بن مالك | ٦٠١ | إن الأمانة نزلت في جدر قلوب الرجال - حذيفة بن اليمان | ٤٠٥٣ | إن أمة من بني إسرائيل مُسخت دواب في الأرض ثابت بن يزيد الأنصاري | ٣٢٣٨ | إن أمتي لا تجتمع على ضلالة - أنس بن مالك | ٣٩٥٠ | إن أمر عليكم عبدٌ حبشيٌ مُجدِّعٌ، فاسمعوا - أم الحصين الأحمسية | ٢٨٦١ | إن امرأة أتت النبي ﷺ فأخبرته أن زوجها - أبو أمامة الباهلي | ٩٩٧ | إن امرأة أتت النبي ﷺ فاعترفت بانزنا - عمران بن الحصين | ٢٥٥٥ | إن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ ببردة - سهل بن سعد الساعدي | ٣٥٥٥ | إن امرأة جاءت إلى النبي ﷺ فأسلمت، فتزوجها رجل - ابن عباس | ٢٠٠٨ | إن امرأة ذهبت شاة بحجر، فذكر ذلك لرسول الله ﷺ - كعب بن مالك | ٣١٨٢ | إن امرأة سألتها: أتقضي الحائض الصلاة؟ - عائشة | ٦٣١ | إن امرأة سوداء كانت تقم المسجد، ففقدوها رسول الله ﷺ - أبو هريرة | ١٥٢٧ | إن امرأة من أزواج النبي ﷺ اغتسلت من جنبه - ابن عباس | ٣٧١ | إن امرأة من خثعم جاءت النبي ﷺ فقالت - عبد الله بن عباس | ٢٩٠٧ | إن أناساً من أمتي سيتفقون في الدين - ابن عباس | ٢٥٥ | إن أناساً من عربية قدموا على عهد رسول الله ﷺ - أنس بن مالك | ٢٥٧٨ | إن أناساً يزعمون أن الشمس والقمر لا ينكسفان إلا لموت عظيم - النعمان بن بشير | ١٢٦٢ | إن أهل الدرجات العلى يراهم من أسفل منهم - أبو سعيد الخدري | ٩٦ | إن أهل قباء كانوا يجتمعون مع رسول الله ﷺ يوم الجمعة - ابن عمر | ١١٢٤ | إن أول ما يحاسب به العبد المسلم يوم القيامة، الصلاة المكتوبة - أبو هريرة | ١٤٢٥ | إن أولادكم من أطيب كسبكم - عبد الله بن عمرو | ٢٢٩٢ | إن آية ما بيننا وبين المنافقين، إنهم لا يتصلعون من زمزم - عبد الله بن عباس | ٣٠٦١ |
|------|-----|--|-----|-------------------------|-----|---|-----|-----------------------|-----|---|------|--|------|--|-----|--|-----|---|------|--|------|---|------|--|------|--|------|---|------|--|-----|--|------|---|------|--|------|--|------|---|-----|---|------|--|------|--|------|---|------|---|-----|---|------|---|-----|--|------|---|-----|--|------|---|------|---|----|---|------|--|------|---|------|--|------|

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٦٩٦ | إِنْ جِبْرَائِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ - عائشة | ٣١١١ | إِنْ الْإِيمَانُ لِيَأْرُزَ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرُزُ الْحَيَّةُ إِلَى نُجْحَرِهَا - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ٣١٤٠ | إِنْ الْجَذْعُ يَوْفِي مِمَّا تُؤْفِي مِنْهُ الثَّيْبَةُ - مجاشع | ٢٧٦٥ | إِنْ بِالْمَدِينَةِ رَجَالًا - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ |
| ٤٣٠٢ | إِنْ حَوْضِي لِأَبْعَدَ مِنْ أَيْلَةٍ إِلَى عَدَنَ - حذيفة | ٢٧٦٤ | إِنْ بِالْمَدِينَةِ لَقَوْمًا، مَاسَرْتُمْ مِنْ مَسِيرٍ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| ٤٣٠٣ | إِنْ الْإِيمَانُ مَبِينٌ عَدَنَ إِلَى أَيْلَةٍ - أَبُو سَلَامٍ الْجَبَشِيُّ | ٢٥٢١ | إِنْ بَعْدِي مَنْ أَمْتِي، أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مَنْ أَمْتِي، قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ - أَبُو ذَرٍّ الْغَفَارِيُّ |
| ٥٨ | إِنْ خَالِدَةُ بِنْتُ أَنَسٍ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقْيَ - أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ | ١٧٠ | إِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اقْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| ٣٥١٤ | إِنْ خَيْرُكُمْ، أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحَابِسُكُمْ قَضَاءً - أَبُو هُرَيْرَةَ | ٣٩٩٣ | إِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ٢٤٢٣ | أَنَّ الدَّلَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ - أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ | ٢٨٧١ | إِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ - أَبُو عُبَيْدَةَ |
| ٤٠٧٢ | إِنْ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ | ٤٠٠٦ | إِنْ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يَنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ - الْمُسَوَّرُ |
| ٣٨٢٨ | إِنْ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلُوتٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ | ١٩٩٨ | إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلَمِ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ |
| ٤٠٠٠ | إِنَّ الدِّينَ يَقْضَى مِنْ صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو | ٣٩٦١ | إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهْرَجَا - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ |
| ٢٤٣٥ | أَنْ دَبَّابُ نَيْبٍ فِي شَاةٍ، فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ - زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ | ٣٩٥٩ | إِنْ الشُّجَارُ يَبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ - رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ |
| ٣١٧٦ | إِنْ ذَلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ - طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيُّ | ٢١٤٦ | إِنْ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ٣٥٠٠ | إِنْ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهْوَاؤٌ مِنَ الشَّيْطَانِ - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ | ٥٩٧ | أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ |
| ٣٩٠٧ | أَنَّ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ سُودَاءَ، وَلَوْ أُوهُهُ أَيْضًا - ابْنُ عَبَّاسٍ | ٢٨٦٧ | إِنْ تَعْمَلُ فَقَدْ مَضَى أَجْلُهَا - أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعَكْكَ |
| ٢٨١٨ | إِنْ رَيْكُمُ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ - سُلَيْمَانُ الْفَارَسِيُّ | ٢٠٢٧ | أَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ - مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ |
| ٣٨٦٥ | إِنْ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ بِصَلَاةٍ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ - حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ | ٨٦٨ | أَنْ جَارِيَةٌ بَكَرًا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ - ابْنُ عَبَّاسٍ |
| ١٠٢٣ | إِنْ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ | ١٨٧٥ | أَنْ جِبْرَائِيلُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اسْتَكَتَيْتَ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ |
| ٣٩٧٠ | | ٣٥٢٣ | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٢٠٠٣ | يا رسول الله - ابن عمر | ٢٧٠٤ | أبو هريرة |
| ١٨٨٨ | عامر بن ربيعة | ٥٦٩ | أبى |
| ١٨٧٣ | ومجمع بن يزيد الأنصاريين | ٢٧١٧ | نفسها - عائشة |
| ٢٣٢٩ | أن رجلاً من بني فزارة تزوج على نعلين | ١٣٩٨ | أن رجلاً أصاب من امرأة، يعني ما دون الفاحشة - عبدالله بن مسعود |
| ٢٣٤٦ | أن رجلاً من بني قديما على رسول الله ﷺ - | ٢٠٨٩ | يطلق امرأته - أبو عبد الرحمن |
| ٣٩٢٥ | طلحة بن عبيد الله | ٣١٥١ | ابن مالك |
| ٢٩٥٠ | ابن عمر | ٢٧١٦ | مات - أبو هريرة |
| ٣٦٤١ | أنس بن مالك | ٥٧٦ | سعيد الخدري |
| ٣٠٥ | قائماً - حذيفة بن اليمان | ٣٣٦٠ | أبو عبد الرحمن |
| ٣٠٦ | المغيرة بن شعبة | ٢٣٥٤ | عُفْدَتُهُ ضَعُفٌ - أنس بن مالك |
| ٤١٥٢ | خميل لهما - علي بن أبي طالب | ٢٣٤٥ | حصين |
| ٣٢٧٥ | بُشَيْرُ الْمَازَنِيِّ | ٢٠٦٩ | ابن عمر |
| ٣٤٢٥ | أن رسول الله ﷺ أتى بلبن - أنس بن مالك .. | ٢٤٢٠ | حذيفة بن اليمان |
| ٢٣٧٤ | جابر بن عبدالله | ٣٥٢ | عليه - جابر بن عبدالله |
| ٣٠٨١ | ابن عباس | ١٥٢٦ | الجراحة - جابر بن سمرة |
| ٢٣٣٠ | موسى الأشعري | ٣٥٤٢ | أن رجلاً من الأنصار خاصم الزبير عند رسول الله ﷺ في شراج الحرة - عبدالله بن الزبير |
| ١٥٥٢ | استلأ أبو سعيد الخدري | ١٥ | الزبير |

| | | | |
|------|--|--|------|
| ٣١٥٨ | جابر بن عبدالله | - أن رسول الله ﷺ أدخل رجلاً قبره ليلاً، وأسرج في قبره - ابن عباس | ١٥٢٠ |
| | - أن رسول الله ﷺ أمره أن يجعل مسجد الطائف حيث كان طاغيتهم - عثمان بن أبي العاص | - أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرية - زيد بن ثابت | ٢٢٦٩ |
| ٧٤٣ | | - أن رسول الله ﷺ أعتق صفية، وجعل عتقها صداقها - عائشة | ١٩٥٨ |
| ٣١٥٧ | لحومها وجلودها - علي بن أبي طالب | - أن رسول الله ﷺ اعتكف في قبة تركية - أبو سعيد الخدري | ١٧٧٥ |
| ١٩٩٢ | امرأته - عائشة | - أن رسول الله ﷺ أعطاه غنما - عقبة بن عامر الجهني | ٣١٣٨ |
| ٥٨٢ | قضاها - عائشة | - أن رسول الله ﷺ أعطى خبير أهلها على النصف نخلها وأرضها - ابن عباس | ٢٤٦٨ |
| | - أن رسول الله ﷺ إنما أكل لأن زينب ردت عليه هديته - عائشة | - أن رسول الله ﷺ أعلم قبر عثمان بن مظعون بصخرة - أنس بن مالك | ١٥٦١ |
| ٢٠٦٠ | | - أن رسول الله ﷺ أفرد الحج - عائشة | ٢٩٦٤ |
| ٢٥١٢ | عبدالله | - أن رسول الله ﷺ أقام مسكة عام الفتح خمس عشرة ليلة، يقصر الصلاة - ابن عباس | ١٠٧٦ |
| | - أن رسول الله ﷺ أقرأ خمس عشرة سجدة في القرآن - عمرو بن العاص | - أن رسول الله ﷺ أمر بالمساجد أن تبنى في الدور - عائشة | ٧٥٨ |
| ١٠٢٤ | الصلاة ثم ذلك - أنس بن مالك | - أن رسول الله ﷺ أمر بركاة الفطر، صاعاً من تمر - ابن عمر | ١٨٢٥ |
| | - أن رسول الله ﷺ بعث علقمة بن مجز على بعث - أبو سعيد الخدري | - أن رسول الله ﷺ أمر بصدقة الفطر، صاعاً من تمر - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ | ١٨٣٠ |
| ٢٨٦٣ | | - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الكلاب - عبدالله ابن مغفل | ٣٢٠١ |
| | - أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال - ميمونة بنت الحارث | - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يردوا إلى مصارعهم - جابر بن عبدالله | ١٥١٦ |
| ١٩٦٤ | | - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل أحد أن يتزع عنهم الحديد والجلود - ابن عباس | ١٥١٥ |
| | - أن رسول الله ﷺ تنفل سبعة ذاك الفجار، يوم بدر - ابن عباس | - أن رسول الله ﷺ أمر بلاك أن يجعل إصبعيه في أذنيه - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ | ٧١٠ |
| ٢٨٠٨ | | - أن رسول الله ﷺ أمر من كل جزور بضعة - | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع ثلاثاً ثلاثاً - الربيع بنت معوذ بن عمرو | | |
| ٤١٨ | | | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع فخلل لحيته - عثمان ابن عفان | | |
| ٤٣٠ | | | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع فغسل رجله ثلاثاً ثلاثاً - المقدام بن معديكرب | | |
| ٤٥٧ | | | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع، فقلب جبة صوف كانت عليه - سلمان الفارسي | | |
| ٤٦٨ | | | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع فقلب جبة صوف كانت عليه - سلمان الفارسي | | |
| ٣٥٦٤ | | | |
| | - أن رسول الله ﷺ توضع فمسح برأسه وأذنيه - المقدام بن معديكرب | | |
| ٤٤٢ | | | |

| | |
|---|---|
| عثمان بن عفان ٣٧٦٦ | - أن رسول الله ﷺ توضعاً فمضض ثلاثاً - |
| - أن رسول الله ﷺ رأى على عمر قميصاً ٤٠٤ | علي بن أبي طالب |
| أيضاً فقال: - ابن عمر ٣٥٥٨ | - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على |
| - أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخرًا ٥٦٠ | الجوربين والنعلين - أبو موسى الأشعري .. |
| فقال: تقدموا فأتوا بي - أبو سعيد ٥٥٩ | - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على |
| الخدرى ٩٧٨ | الجوربين والنعلين - المغيرة بن شعبة |
| - أن رسول الله ﷺ رخص في زيارة القبور - ٥٥٩ | - أن رسول الله ﷺ توضعاً ومسح على خفيه - |
| عائشة ١٥٧٠ | حذيفة بن اليمان |
| - أن رسول الله ﷺ رخص في العرايا - زيد بن ٥٤٤ | - أن رسول الله ﷺ حرق نخل بني النضير - ابن |
| ثابت ٢٢٦٨ | عمر |
| - أن رسول الله ﷺ رخص للزبير بن العوام ٢٨٤٤ | - أن رسول الله ﷺ حرم أشياء، حتى ذكر |
| أنس بن مالك ٣٥٩٢ | الحمر الإنسية - المقدام بن معديكرب |
| - أن رسول الله ﷺ رد ابنته زينب على أبي ٣١٩٣ | الكندي |
| العاص بن الربيع - عبدالله بن عمرو بن ٢٠١٠ | - أن رسول الله ﷺ حين قتل من غزوة خيبر، |
| العاص ٢٠١٠ | فسار ليلة - أبو هريرة |
| - أن رسول الله ﷺ رد ابنته على أبي العاص بن ٢٠٠٩ | - أن رسول الله ﷺ خرج فرأى أناساً يصلون |
| الربيع، بعد مستين - ابن عباس ٢٠٠٩ | فعوداً - فقال: صلاة القاعد على النصف |
| - أن رسول الله ﷺ رفع إليه رجل وطى جارية ١٢٣٠ | من صلاة القائم - أنس بن مالك |
| امرأته - سلمة بن المحبق ٢٥٥٢ | - أن رسول الله ﷺ خرج فصلى بهم العيد، لم |
| - أن رسول الله ﷺ سلم تسليمه واحدة تلقاء ١٢٩١ | يصل قبلها ولا بعدها - ابن عباس |
| وجهه - سهل بن سعد الساعدي ٩١٨ | - أن رسول الله ﷺ خلع معاذ بن جبل من |
| - أن رسول الله ﷺ صلى ببنى، يوم التروية، ٢٣٥٧ | غرمائه - جابر بن عبدالله |
| الظفر - عبدالله بن عباس ٣٠٠٤ | - أن رسول الله ﷺ خير بيرة - أبو هريرة |
| - أن رسول الله ﷺ صلى على امرأة ماتت في ٢٠٧٨ | - أن رسول الله ﷺ دخل عليها، وعندها قرعة |
| نفاسها فقام وسطها - سمرة بن جندب ٣٤٢٣ | مُعلقة - كيشة الأنصارية |
| الفزاري ١٤٩٣ | - أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فرأى حبلاً |
| - أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة، ثم أتى ١٣٧١ | ممدوداً بين سارين - أنس بن مالك |
| قبر الميت - أبو هريرة ١٥٦٥ | - أن رسول الله ﷺ دعا لأخته عشية عرفة |
| - أن رسول الله ﷺ صلى العيد بالمصلى ٣٠١٣ | بالمغفرة - عباس بن مرداس السلمى |
| مستوراً بحرية - أنس بن مالك ١٣٠٦ | - أن رسول الله ﷺ ذبح أضحيته عند طرف |
| - أن رسول الله ﷺ صلى في بني عبد الأشهل ٣١٥٦ | الزقاق - سعد بن عائد مؤذن رسول الله ﷺ .. |
| وعليه كساء متلف به - ثابت بن الصامت ٩٦٧ | - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً قد شبك أصابعه |
| الأنصاري ١٠٣٢ | في الصلاة - كعب بن عجرة |
| - أن رسول الله ﷺ صلى في شملة قد عقد ٩٦٧ | - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً وراء حمامة - |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٣٤٠ | ضرار - عبادة بن الصامت | ٣٥٥٢ | عليها - عبادة بن الصامت |
| ٢٤٩٧ | - أن رسول الله ﷺ قضى بالشفة - أبو هريرة . | | - أن رسول الله ﷺ صلى وعليه مرط ، بعضه |
| | - أن رسول الله ﷺ قضى بالولد للفراس - عمر | ٦٥٣ | عليه - ميمونة زوج النبي ﷺ |
| ٢٠٠٥ | ابن الخطاب | | - أن رسول الله ﷺ صلى يوم بُعِثَ برأس أبي |
| | - أن رسول الله ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - | ١٣٩١ | جهل ، ركعتين - عبدالله بن أبي أوفى |
| ٢٣٦٨ | أبو هريرة | | - أن رسول الله ﷺ ضرب مثل الجمعة ثم |
| | - أن رسول الله ﷺ قضى في سيل مهزور أن | ١٠٩٣ | التبكير - سمرة بن جندب |
| ٢٤٨٢ | يُمسك حتى يبلغ الكمين - عبدالله بن عمرو | | - أن رسول الله ﷺ طلق حفصة ثم راجعها - |
| | - أن رسول الله ﷺ قضى في شرب النخل من | ٢٠١٦ | عمر بن الخطاب |
| ٢٤٨٣ | السَّيْل - عبادة بن الصامت | | - أن رسول الله ﷺ عامل أهل خيبر بالشرط - |
| | - أن رسول الله ﷺ قضى في النخلة والنخلتين | ٢٤٦٧ | ابن عمر |
| ٢٤٨٨ | والثلاثة للرجل - عبادة بن الصامت | | - أن رسول الله ﷺ قال : إذا أقيمت الصلاة |
| | - أن رسول الله ﷺ كان ، إذا أدخل رجله في | ١١٥١ | فلا صلاة إلا المكتوبة - أبو هريرة |
| ٢٩١٦ | الغرز - عبدالله بن عمر | | - أن رسول الله ﷺ قال : الأذنان من الرأس - |
| | - أن رسول الله ﷺ كان ، إذا أراد أن يُصحي - | ٤٤٤ | أبو أمامة الباهلي |
| ٣١٢٢ | أبو هريرة | | - أن رسول الله ﷺ قال ، في بيض النعام يُصَيِّهُ |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد الحاجة أبعد - | ٣٠٨٦ | المحرم - ثمنه - أبو هريرة |
| ٣٣٦ | بلال بن الحارث المزني | | - أن رسول الله ﷺ قال لا ين مسعود ليلة |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاته | ٣٨٥ | الجن : ملك ماء - عبدالله بن عباس |
| ٩٢٨ | استغفر - ثوبان مولى رسول الله ﷺ | | - أن رسول الله ﷺ قال له ، ليلة الجن عندك |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا تَوَضَّأَ حرك خاتمه - | ٣٨٤ | طهور؟ - عبدالله بن مسعود |
| ٤٤٩ | أبو رافع مولى رسول الله ﷺ | | - أن رسول الله ﷺ قَبِلَ بعض نسائه ثم خرج |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا خطب في الحرب ، | ٥٠٢ | إلى الصلاة ولم يتوضَّأ - عائشة |
| ١١٠٧ | خطب على قوس - سعد بن عائد المؤذن ... | | - أن رسول الله ﷺ قَدِمَ فطاف بالبيت سبعاً - |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر أفرغ بين | ٢٩٥٩ | ابن عمر |
| ١٩٧٠ | نسائه - عائشة | | - أن رسول الله ﷺ قرأ يوم الجمعة تبارك ، |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا قال : سمع الله لمن | ١١١١ | وهو قائم - أبي بن كعب |
| ٨٧٥ | حمده - أبو هريرة | | - أن رسول الله ﷺ قرن الحج والعمرة - ابن |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا كبر رفع يديه حتى | ٢٩٧١ | عباس |
| ٨٥٩ | يجعلهما قريباً من أذنيه - مالك بن الحويرث | | - أن رسول الله ﷺ قضى أن خراج العبد |
| | - أن رسول الله ﷺ كان إذا نودي لصلاة | ٢٢٤٢ | بضمائه - عائشة |
| | الصبح ، ركع ركعتين خفيفتين - حفصة بنت | | - أن رسول الله ﷺ قضى أن عقل أهل الكتابين - |
| ١١٤٥ | عمر | ٢٦٤٤ | عبدالله بن عمرو |
| | - أن رسول الله ﷺ كان لا يخرج يوم الفطر | | - أن رسول الله ﷺ قضى أن : لا ضرر ولا |

| | | |
|---|------|---|
| حتى يأكل - بريدة بن الحصيب | ١٧٥٦ | - أن رسول الله ﷺ كان يُضحى بكبشين |
| - أن رسول الله ﷺ كان يأتي العيد ماشياً - أبو | | أفلحين - أنس بن مالك |
| رافع مولى رسول الله ﷺ | ١٢٩٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يعتكف العشر |
| - أن رسول الله ﷺ كان يتنفس في الإثاء ثلاثاً - | | الأواخر من رمضان - عبدالله بن عمر |
| أنس بن مالك | ٣٤١٦ | - أن رسول الله ﷺ كان يغتسل يوم الفطر ويوم |
| - أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ بالماء - جابر | | النحر ويوم عرفة - الفاكه بن سعد |
| ابن عبدالله | ٢٦٩ | - أن رسول الله ﷺ كان يغدو إلى المصلى في |
| - أن رسول الله ﷺ كان يتوضأ ثم يقبل ويصلي | | يوم العيد - ابن عمر |
| ولا يتوضأ - عائشة | ٥٠٣ | - أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح |
| - أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين المغرب | | يوم الجمعة ﴿آلم تنزيل﴾ و﴿هل أتى على |
| والعشاء في السفر - ابن عباس | ١٠٦٩ | الإنسان﴾ - أبو هريرة |
| - أن رسول الله ﷺ كان يجب ثم ينام كهيته لا | | - أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الصبح |
| يمس ماء - عائشة | ٥٨٣ | يوم الجمعة: ﴿آلم تنزيل﴾ و﴿هل أتى على |
| - أن رسول الله ﷺ كان يحب التيمن في | | الإنسان﴾ - عبدالله بن مسعود |
| الظهور إذا نظهر - عائشة | ٤٠١ | - أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيدين - |
| - أن رسول الله ﷺ كان يدخل مكة من الثنية | | النعمان بن بشير |
| الغيا - ابن عمر | ٢٩٤٠ | - أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في الفجر ما بين |
| - أن رسول الله ﷺ كان يذكر الله على كل | | الستين إلى المائة - أبو بزة الأسلمي |
| أحيانه - عائشة | ٣٠٢ | - أن رسول الله ﷺ كان يفتت في صلاة الصبح - |
| - أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه إذا دخل في | | أنس بن مالك |
| الصلاة وإذا ركع - أنس بن مالك | ٨٦٦ | - أن رسول الله ﷺ كان يكبر في العيدين، في |
| - أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه عند كل | | الأولى سبماً قبل القراءة - سعد بن عاذ |
| تكبيرة - ابن عباس | ٨٦٥ | المؤذن |
| - أن رسول الله ﷺ كان يرمي الجمار إذا زالت | | - أن رسول الله ﷺ كان ينزل بعرفة في وادي |
| الشمس - ابن عباس | ٣٠٥٤ | نبوة - ابن عمر |
| - أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف | | - أن رسول الله ﷺ كان يوتر ب﴿سبح اسم ربك |
| المقدم، ثلاثاً، وللثاني، مرة - عرباض بن | | الأعلى﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل |
| سارية | ٩٩٦ | هو الله أحد﴾ - ابن عباس |
| - أن رسول الله ﷺ كان يسلم تسليمه واحدة | | - أن رسول الله ﷺ كان يوتر فبقت قبل الركوع - |
| تلقاء وجهه - عائشة | ٩١٩ | أبي بن كعب |
| - أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن | | - أن رسول الله ﷺ كبر خمساً - عمرو بن |
| شماله - عبدالله بن مسعود | ٩١٤ | عوف المزني |
| - أن رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه وعن | | - أن رسول الله ﷺ كبر في العيدين سبماً، في |
| يساره - سعد بن أبي وقاص | ٩١٥ | الأولى - عمرو بن عوف |

| | |
|--|--|
| أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ - | أن رسول الله ﷺ كبر في الفطر والأضحى |
| عائشة - ٣١٣٥ | سبعا وخمسا - عائشة - ١٢٨٠ |
| أن رسول الله ﷺ نَقَلَهُ نَسَبَ قَتِيل، قَتَلَهُ يَوْمَ | أن رسول الله ﷺ كوى سعد بن معاذ - جابر |
| حُنَيْن - أبو قتادة - ٢٨٣٧ | ابن عبدالله - ٣٤٩٤ |
| إن رسول الله ﷺ نهاني أن أشرب قائما، | أن رسول الله ﷺ لبس خاتم فضة - أنس بن |
| وأن أبول مستقبل القبلة - أبو سعيد الخدري - ٣٢١ | مالك - ٣٦٤٦ |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يتوضأ بفضل | أن رسول الله ﷺ لعن أكل الربا وموكله |
| وضوء المرأة - الحكم بن عمرو - ٣٧٣ | وشاهديه وكاتبه - عبدالله بن مسعود - ٢٢٧٧ |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يحلّق في المسجد | أن رسول الله ﷺ لعن الخامسة وجهها - أبو |
| يوم الجمعة قبل الصلاة - عبدالله بن عمرو .. ١١٣٣ | أمانة الباهلي - ١٥٨٥ |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر بالقرآن - ابن | أن رسول الله ﷺ لعن المرأة تشبه بالرجال - |
| عمر - ٢٨٧٩ | أبو هريرة - ١٩٠٣ |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يُشرب من فم | أن رسول الله ﷺ لم يَطْفَ هو وأصحابه |
| السقاء - ابن عباس - ٣٤٢١ | لعمرتهم وحيثهم - جابر بن عبدالله |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يُصلي الرجل وهو | وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عباس - ٢٩٧٢ |
| حافن - أبو أمانة الباهلي - ٦١٧ | أن رسول الله ﷺ مات ودرعه رهن عند |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يُضحي بأعضب | يهودي - ابن عباس - ٢٤٣٩ |
| القرن والأذن - علي بن أبي طالب - ٣١٤٥ | أن رسول الله ﷺ مر بسعد، وهو يتوضأ - |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يقام عن الطعام | عبدالله بن عمرو - ٤٢٥ |
| حتى يُرفع - عائشة - ٣٢٩٤ | أن رسول الله ﷺ مسح أذنيه، داخلهما |
| أن رسول الله ﷺ نهى أن يُبذ التمر والزبيب | بالسبايتين - ابن عباس - ٤٣٩ |
| جميعا - جابر بن عبدالله - ٣٣٩٥ | أن رسول الله ﷺ مسح أعلى الخف وأسفله - |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن إنشاد الضالة في | المغيرة بن شعبة - ٥٥٠ |
| المسجد - عبدالله بن عمرو - ٧٦٦ | أن رسول الله ﷺ مسح رأسه مرة - علي بن |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمرة حتى | أبي طالب - ٤٣٦ |
| تزهو - أنس بن مالك - ٢٢١٧ | أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين والخمار |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الحيوان | بلال بن رباح - ٥٦١ |
| بالحيوان نسيئة - سمرة بن جندب - ٢٢٧٠ | أن رسول الله ﷺ مسح على الخفين، وأمرنا |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع السنين - جابر | بالمسح على الخفين - سهل بن سعد |
| ابن عبدالله - ٢٢١٨ | الساعدي - ٥٤٧ |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن التبتل - سمرة بن | أن رسول الله ﷺ مضمض واستنشق من غرفة |
| جندب - ١٨٤٩ | واحدة - ابن عباس - ٤٠٣ |
| أن رسول الله ﷺ نهى عن جلد الحد في | أن رسول الله ﷺ نام حتى نفخ - عبدالله بن |
| المساجد - عبدالله بن عمرو - ٢٦٠٠ | مسعود - ٤٧٥ |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ١٣٨٥ | دعوت - عثمان بن حنيف | ٣٤٢٤ | أن رسول الله ﷺ نهى عن الشرب قائماً - أنس بن مالك |
| ٢٣٩٦ | عمر | ١٢٤٨ | أن رسول الله ﷺ نهى عن صلاتين - أبو هريرة |
| ١٦٦٢ | الأسلمي | ٢٤٥٣ | أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع - ابن عمر |
| ١٥٢ | عبدالله بن عمر | ٣٥٦٠ | أن رسول الله ﷺ نهى عن لبستين - أبو هريرة |
| ٣٤٧٢ | إن شدة الحمى من فيح جهنم - ابن عمر | ١٩٦١ | أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء يوم خيبر - علي بن أبي طالب |
| ٤٣١٠ | جابر بن عبدالله | ٢٢٦٦ | أن رسول الله ﷺ نهى عن المحافلة والمزانية - جابر بن عبدالله |
| ١٢٥٣ | عبدالله الصابحي | ٢١٧٠ | أن رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة والمناذلة - أبو سعيد الخدري |
| ١٢٦١ | الناس - عقيب عمر بن عمرو بن ثعلبة الأنصاري | ١٥٨٠ | أن رسول الله ﷺ نهى عن النوح - حريز، مولى معاوية |
| ٢٨٠٣ | إن شهداء أمتي إذا قليل - جابر بن عتيك | ٢٩٦٧ | أن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان أفردوا الحج - جابر بن عبدالله |
| ١٢١٦ | إن الشيطان يأتي أحدكم في صلاته - أبو هريرة | ٣٠٥٨ | أن رسول الله ﷺ وقف يوم النحر، بين الجمرات - ابن عمر |
| ١٧٧٩ | صفة بنت حبي، زوج النبي ﷺ | ١٣٢٣ | أن رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى سبعة المصحى ثماني ركعات - أم هانئ بنت أبي طالب |
| ١٢١٧ | إن الشيطان يدخل بين ابن آدم وبين نفسه - أبو هريرة | ٣٥٣٠ | إن الروح إذا قبض تبعه البصر - أم سلمة |
| ٤٢٧٣ | قرنان - أبو سعيد الخدري | ٣٧٣٢ | أن زينب كان اسمها برة - أبو هريرة |
| ٣٢٥٥ | الخطاب | ٢١٥٧ | إن سقط ليراغم ربه إذا أدخل أبوابه النار - علي بن أبي طالب |
| ١٧٩٥ | علي بن أبي طالب | ١٦٠٨ | أن سودة بنت زمعة كانت امرأة ثبطة |
| ٢٨٣ | خطايا من يديه - عمرو بن عبسة | ٣٠٢٧ | فاستأذنت رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٤٢٠٠ | هريرة | ٣٧٨٦ | إن سورة في القرآن ثلاثون آية - أبو هريرة |
| ٢٦٢٢ | الخدري | | إن شئت أخرت لك وهو خير وإن شئت |
| ٣٨٠١ | كما ينبغي لجلال - عبدالله بن عمر | | |

- أن عبدالله بن زيد الأنصاري قال في ذلك :
 إن صاحبكم قد رأى رؤيا، فأخرج مع بلال -
 عبدالله بن زيد ٧٠٦
 - أن عبدالله بن سهل، ومُحِبَّة خرجا إلى خير -
 سهل بن أبي حنيفة عن رجال من قومه ٢٦٧٧
 - أن عبدالله بن عباس والمُسَوِّز بن مخزومة
 اختلغا بالأبواء - عبدالله بن حنين ٢٩٣٤
 - أن علي بن أبي طالب خطب بنت أبي جهل
 وعنده فاطمة بنت النبي ﷺ - المسور بن
 مخزومة ١٩٩٩
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيباً ،
 أو خطب يوم الجمعة - معدان بن أبي طلحة
 اليمري ١٠١٤
 - أن عمر بن الخطاب قام يوم الجمعة خطيباً -
 معدان بن أبي طلحة ٣٣٦٣
 - أن عمر قال لصهيب : مالك تكتني بأبي
 يحيى - حمزة بن صهيب ٣٧٣٨
 - أن عمر كان يقول : الدية للعاقلة - سعيد بن
 المسيب ٢٦٤٢
 - أن عمران بن الحصين استعمل على الصدقة -
 عطاء مولى عمران ١٨١١
 - أن عمران بن الحصين سئل عن رجل يطلق
 امرأته - مطرف بن عبدالله بن الشخير ٢٠٢٥
 - إن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل
 أغنيائهم - أبو سعيد الخدري ٤١٢٣
 - إن في الجمعة ساعة ، لا يوافقها رجل
 مسلم ، قائم يصلي - أبو هريرة ١١٣٧
 - إن في الجنة باباً يقال له الريان - سهل بن
 سعد ١٦٤٠
 - إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها
 مائة سنة - أبو هريرة ٤٣٣٥
 - إن في الجنة السوداء شفاء من كل داء - أبو
 هريرة ٣٤٤٧
 - إن فيك خصلتين يحبهما الله - ابن عباس ٤١٨٨
- إن القبر أول منازل الآخرة ، فإن نجا منه -
 هانيء مولى عثمان ٤٢٦٧
 - أن قريشاً أتوا امرأة كاهنة - ابن عباس ٢٣٥٠
 - أن قوماً أغاروا على لقاح رسول الله ﷺ -
 عائشة ٢٥٧٩
 - أن قوماً من اليهود قَبَلُوا يد النبي ﷺ ورجليه -
 صفوان بن عسال ٣٧٠٥
 - إن قومكم غداً سيرونكم - ابن عباس ٢٩٥٣
 - إن الكافر ليعظم حتى إن ضرسه لأعظم من
 أخيه - أبو سعيد الخدري ٤٣٢٢
 - إن كان عندك ماء بات في شئ - جابر بن
 عبدالله ٣٤٣٢
 - إن كان ، ففي الفرس والمرأة والمسكن -
 سهل بن سعد ١٩٩٤
 - إن كان في شيء مما تداوون به خير
 فالجماعة - أبو هريرة ٣٤٧٦
 - إن كان ليكون علي الصيام من شهر رمضان -
 عائشة ١٦٦٩
 - إن كان المؤذن ليؤذن على عهد رسول الله
 ﷺ فيرى أنها الإقامة - أنس بن مالك ١١٦٣
 - إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد
 ابن ثابت ٢٤٦١
 - إن كانت إحداثا لتحيض ثم تفرص الدم من
 ثوبها عند طهرها - عائشة ٦٣٠
 - إن كانت الأمة من أهل المدينة لتأخذ - أنس
 ابن مالك ٤١٧٧
 - إن كدتم أن تفعلوا فعل فارس والروم - جابر
 ابن عبدالله ١٢٤٠
 - إن كنا آل محمد ﷺ لنمكث شهراً ما نوقد فيه
 بنار - عائشة ٤١٤٤
 - إن كنا لناوي لرسول الله ﷺ مما يجافي يديه
 عن جنبه إذا سجد - أحمر بن جزء ٨٨٦
 - إن كنت فاعلاً ، فمرة واحدة - معيقب بن
 أبي فاطمة الدوسي ١٠٢٦

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٢٣٨٤ | ابو هريرة - إن مثل الذي يعود في عطيته، كمثل الكلب - | ١٧٧٦ | فيه - عائشة - إن كنت لأدخل البيت للحاجة، والمريض |
| ٩٢ | جابر بن عبدالله - إن مجوس هذه الأمة المكذبون بأقدار الله - | ٤١٨٢ | ابن عباس - إن لكل دين خلقًا، وإن خلق الإسلام الحياء - |
| ٦٤٥ | سلمة - إن المسجد لا يحل لجنب ولا حائض - أم | ٤١٨١ | أنس بن مالك - إن لليب ثلاثًا، ولليكر سبعًا - أنس بن |
| ٥٣٥ | إن المعلم لا ينحس - حذيفة بن اليمان - إن المشركين كانوا يقولون: أشرق ثبير كيما | ١٩١٦ | مالك - إن للزوج من المرأة لشعبة، ما هي لشيء - |
| ٣٠٢٢ | تغير - عمرو بن ميمون - إن مع الغلام عقيقة، فأهريقوا عنه دمًا - | ١٥٩٠ | حمزة بنت جحش - إن للصائم عند فطره لدعوة ما ترد - عبدالله |
| ٣١٦٤ | سلمان بن عامر - أن معاذ بن جبل صلى بأصحابه العشاء، | ١٧٥٣ | ابن عمرو بن العاص - إن لله أهلين من الناس - أنس بن مالك - |
| ٨٣٦ | فطول - جابر بن عبدالله - إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه كلب ولا صورة - | ٢١٥ | إنه وثئر - أبو هريرة - إن الله تسعة وتسعين اسمًا، مائة إلا واحدًا، |
| ٣٦٥٠ | علي بن أبي طالب - إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى - | ٣٨٦١ | أحصاها - أبو هريرة - إن الله عند كل فطر عتقاء - جابر بن عبدالله ... |
| ٤١٨٣ | عقبة بن عمرو أبو مسعود - إن مما تذكرون من جلال الله، التسبيح - | ١٦٤٣ | الخلاث - أبو هريرة - إن للوؤص شيطانًا يقال له ولهان - أبي بن |
| ٣٨٠٩ | النعمان بن بشير - إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد | ٤٢٩٣ | كعب - إن لم تجدوا إلا مرايض الغنم وأعطان |
| ٢٤٢ | موته، علمًا علمه ونشره - أبو هريرة - إن من أحسن الناس صوتًا بالقرآن الذي إذا | ٧٦٨ | الإبل، فصلوا في مرايض الغنم - أبو هريرة |
| ١٣٣٩ | سمعتوه يقرأ - جابر بن عبدالله - إن من أشرط الساعة أن تقاتلوا قومًا عراض | ٥٠١ | الوجه - عمرو بن تغلب - إن له دسمًا - أنس بن مالك - |
| ٤٠٩٨ | الوجه - عمرو بن تغلب - إن من أشرط الساعة أن يرفع العلم - أنس | ١٥١١ | صديقًا نبيًا - ابن عباس - إن لها أوابد أحسبه قال كأوابد الوحش - |
| ٤٠٤٥ | ابن مالك - إن من أغف الناس قتل أهل الإيمان - | ٣١٨٣ | رافع بن خديج - إن لي حوضًا، ما بين الكعبة وبيت المقدس - |
| ٢٦٨١ | عبدالله بن مسعود - إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق | ٤٣٠١ | أبو سعيد الخدري - إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء في |
| ١٦٣٦ | آدم - أوس بن أوس - إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة، فيه خلق | ٤٢٤٤ | قلبه - أبو هريرة - إن الماء لا ينحسه شيء - أبو أمامة الباهلي . |
| ١٠٨٥ | آدم، وفيه النفخة، وفيه الصعقة - شداد بن | ٥٢١ | |
| | أوس - | | |

| | | |
|------|------|--|
| ٦٩٢ | ٤٣٢٣ | إِنْ مِنْ أَهْنِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مَضَرٍّ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ |
| ٢٤٩ | ٩٦٤ | إِنْ مِنْ الْجَفَاءِ أَنْ يَكْثُرَ الرَّجُلُ مَسْحَ جَبْهَتِهِ، قَبْلَ الْفِرَاقِ مِنْ صَلَاتِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ١٠٩٤ | ٣٣٧٩ | إِنْ مِنْ الْحَطَلَةِ حَمْرًا - النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ |
| ٢٣٣٢ | ٣٣٥٢ | إِنْ مِنْ الرِّفِّ أَنْ تَأْكُلَ كُلُّ مَا شَتَيْتَ - أَنَسُ بِ بْنِ مَالِكٍ |
| ٣١٣٦ | ٣٣٥٨ | إِنْ مِنْ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ٢٣٧١ | ١٢٩٦ | إِنْ مِنْ السِّنَةِ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْعِيدِ - عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ |
| ٣٤٨٣ | ٣٧٥٦ | إِنْ مِنْ الشَّعْرِ جَكَمًا - ابْنُ عَبَّاسٍ |
| ٢١٦٢ | ٣٧٥٥ | إِنْ مِنْ الشَّعْرِ جِكْمَةً - أَبِي بَنِي كَعْبٍ |
| ٢١٦٤ | ٤٠٧٠ | إِنْ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا - صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ |
| ٣٠٨٢ | ٤١٦٦ | إِنْ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادِ شُعْبَةٍ - عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ |
| ٣٠٥٩ | ٢٣٧ | إِنْ مِنْ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| ١٢٧١ | ٤٠٥١ | إِنْ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزِلُ [فِيهَا] الْجَهْلُ - أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ |
| ٧٠٧ | ٣١٩٦ | أَنْ مَنَادَى النَّبِيَّ ﷺ نَادَى - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ... إِنْ مُوسَى ﷺ أَجْرَ نَفْسِهِ ثَمَانِي سَنِينَ أَوْ عَشْرًا - |
| ٢٨٥٤ | ٢٤٤٤ | عَتَبَةُ بْنُ النَّذَرِ |
| ٢٢٧٢ | ٤٢٦٨ | إِنْ أَلَمِيتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ، فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ |
| ٢٤٣٦ | ٤٣١٨ | إِنْ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| ٣١٠٢ | ٤٥٨ | إِنْ النَّاسُ أَبَوْا إِلَّا الْغَسْلَ، وَلَا أَجْدَفِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا الْمَسْحَ - ابْنُ عَبَّاسٍ |
| | ٤٠٠٥ | إِنْ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْمَكَرَ فَلَا يَتَغَيَّرُونَ - قَيْسُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ |
| | ٦٩٣ | إِنْ النَّاسُ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ - أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ |
| | | إِنْ النَّاسُ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا، وَإِنْكُمْ لَنْ تَزَالُوا |
| | | إِنْ النَّاسُ لَكُمْ تَبِعٌ - أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ |
| | | إِنْ النَّاسُ يَجْلِسُونَ مِنْ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى |
| | | قَدَرٍ وَرَوَّاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ |
| | | مَسْعُودٍ |
| | | أَنْ نَاقَةَ الْبَرَاءِ، كَانَتْ ضَارِيَةً - حَرَامُ بْنُ |
| | | مَحْبِصَةٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنْ عَلَيَّ بَدَنَةٌ - |
| | | ابْنُ عَبَّاسٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ الرَّجُلِ وَيَمِينُ |
| | | الطَّالِبِ - سَرَقُ بْنُ أَسَدٍ الْجَهَنِّيَّ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعِينَ وَعَلَى |
| | | الكَاهِلِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ - ابْنُ |
| | | عَبَّاسٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحِجَّامَ أَجْرَهُ - |
| | | أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ - جَابِرُ بْنُ |
| | | عَبْدَ اللَّهِ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ - |
| | | عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى حَتَّى رَأَيْتَ بَيَاضَ بَطْنِهِ - |
| | | أَبُو هُرَيْرَةَ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَشَارَ النَّاسَ لَمَّا يَهْمُهُمْ إِلَى |
| | | الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا الْبُوقَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ |
| | | أَشْهُمٍ - ابْنُ عَمْرِو |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بَسْبَعَةَ أَرْوَسٍ - |
| | | أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى |
| | | أَجَلٍ - عَائِشَةُ |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى هَذِيَّةً مِنْ قُنْدِيٍّ - ابْنُ عَمْرِو |
| | | أَنْ النَّبِيَّ ﷺ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الْأَيْمَنِ - |

| | |
|---|--|
| ابن عباس ٣٠٩٧ | - أن النبي ﷺ توضع بفضله غسلها من الجنابة - |
| - أن النبي ﷺ أطلى وولي عاتنه بيده - أم سلمة ٣٧٥٢ | ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٧٢ |
| - أن النبي ﷺ أعطاه حمار وحش - طلحة بن عبيد الله ٣٠٩٢ | - أن النبي ﷺ توضع ثلاثاً ثلاثاً - عائشة وأبو هريرة ٤١٥ |
| - أن النبي ﷺ أعطاه ديناراً يشتري له شاة - عروة البارقي ٢٤٠٢ | - أن النبي ﷺ توضع مرة مرة - جابر بن عبد الله ٤٤٠ |
| - أن النبي ﷺ اغتسل من جنابة، فرأى لمعة لم يصبها الماء - ابن عباس ٦٦٣ | - أن النبي ﷺ توضع مرة مرة - جابر بن عبد الله ٤١٠ |
| - أن النبي ﷺ اغتسل وميمونة من إماء واحد، في فصعة، فيها أثر العجين - أم هانئ ٣٧٨ | أسماء بنت يزيد ٢٤٣٨ |
| - أن نبي الله ﷺ دخل الغيضة فقصى حاجته - جرير بن عبد الله ٣٥٩ | - أن النبي ﷺ جعل العمرى للوارث - زيد بن ثابت ٢٣٨١ |
| - أن نبي الله ﷺ كان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا عند الاستسقاء - أنس بن مالك ١١٨٠ | - أن النبي ﷺ جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء في غزوة تبوك في السفر - معاذ بن جبل ١٠٧٠ |
| - أن النبي ﷺ أمر بقتل الأسودين في الصلاة: العقرب والحية - أبو هريرة ١٢٤٥ | - أن النبي ﷺ حك بزاقاً في قبلة المسجد - عائشة ٧٦٤ |
| - أن النبي ﷺ أمر سبيعة أن تنكح إذا نعلت من نفاسها - المسور بن مخرمة ٢٠٢٩ | - أن النبي ﷺ حين افتتح خيبر، اشترط عليهم أن له الأرض - ابن عباس ١٨٢٠ |
| - أن النبي ﷺ أمره أن يُردف عائشة فيغيرها من الثعالب - عبد الرحمن بن أبي بكر ٢٩٩٩ | - أن النبي ﷺ دخل عليها فاخبت مولاة لها - عائشة ٦٥٤ |
| - أن النبي ﷺ أمرها أن تسترقى من العين - عائشة ٣٥١٢ | - أن النبي ﷺ دخل مكة نهاراً - عبد الله بن عمر ٢٩٤١ |
| - أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاغ - أم شريك ٣٢٢٨ | - أن النبي ﷺ دخل مكة، وعليه عمامة سوداء - جابر بن عبد الله ٣٥٨٥ |
| - أن النبي ﷺ أهدى في بطنه جملأ لابي جهل، بُرئت من فضة - ابن عباس ٣١٠٠ | - أن النبي ﷺ دخل مكة يوم الفتح، وعلى رأسه المغفر - أنس بن مالك ٢٨٠٥ |
| - أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر - أنس بن مالك ١٩٠٩ | - أن النبي ﷺ دخل مكة، يوم الفتح، ولواؤه أبيض - جابر بن عبد الله ٢٨١٧ |
| - أنس بن مالك ١٣٩٢ | - أن النبي ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه عمامة سوداء - ابن عمر ٣٥٨٦ |
| - أن النبي ﷺ تزوج أم سلمة في شوال - الحارث بن هشام ١٩٩١ | - أن النبي ﷺ رأى امرأة مقتولة - ابن عمر ٢٨٤١ |
| - أن النبي ﷺ تزوج عائشة على متاع بيت - أبو سعيد الخدري ١٨٩٠ | - أن النبي ﷺ رأى نخامة في قبلة المسجد - أنس بن مالك ٧٦٢ |

| | |
|---|---|
| سأل وإذا مر بأية عذاب استجار - حذيفة بن اليمان ١٣٥١ | - أن النبي ﷺ رجم يهوديًا ويهودية - جابر بن سمرة ٢٥٥٧ |
| - أن النبي ﷺ صلى يوم العيد بغير أذان ولا إقامة - ابن عباس ١٢٧٤ | - أن النبي ﷺ رجم يهوديين - ابن عمر ٢٥٥٦ |
| - أن النبي ﷺ طاف على نسائه في ليلة - أبو رافع مولى النبي ﷺ ٥٩٠ | - أن النبي ﷺ رخص في الرقية من الحمة - أنس بن مالك ٣٥١٦ |
| - أن النبي ﷺ طاف في حجة الوداع على بعير - ابن عباس ٢٩٤٨ | - أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يومًا ويدعوا يومًا - عاصم بن عدي ٣٠٣٦ |
| - أن النبي ﷺ طاف مضطجعًا - يعلى بن أمية ٢٩٥٤ | - أن النبي ﷺ رمل من الجبجر إلى الجبجر ثلاثًا - جابر بن عبدالله ٢٩٥١ |
| - أن النبي ﷺ قال في ذبول النساء شيئًا - عائشة ٣٥٨٣ | - أن النبي ﷺ رمى الجمرة على راحلته - ابن عباس ٣٠٣٤ |
| - أن النبي ﷺ قال للحسن: أتلهم إني أحبه - أبو هريرة ١٤٢ | - أن النبي ﷺ شغل عمن ذبح قبل أن يحلق - عبدالله بن عمرو ٣٠٥١ |
| - أن النبي ﷺ قام في ثنتين من الظهر نسي الجلوس - عبدالله ابن بجنة ١٢٠٧ | - أن النبي ﷺ شغل عن ماء البحر - جابر بن عبدالله ٣٨٨ |
| - أن النبي ﷺ قام من الليل فدخل الغلاء ففضى حاجته - ابن عباس ٥٠٨ | - أن النبي ﷺ سجد في ﴿إذا السماء انشقت﴾ - أبو هريرة ١٠٥٩ |
| - أن النبي ﷺ قتل عقربًا وهو في الصلاة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ ١٢٤٧ | - أن النبي ﷺ سقط من فرسه على جذع فانفكت قدمه - جابر بن عبدالله ٣٤٨٥ |
| - أن النبي ﷺ قرأ على الجنابة بفاتحة الكتاب - ابن عباس ١٤٩٥ | - أن النبي ﷺ شرب، فتنفس فيه مرتين - ابن عباس ٣٤١٧ |
| - أن النبي ﷺ قرأ في الركعتين قبل الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - أبو هريرة ١١٤٨ | - أن النبي ﷺ صلى بأصحابه صلاة الخوف، فركع بهم جميعًا - جابر بن عبدالله ١٢٦٠ |
| - أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - جابر بن عبدالله ٢٣٦٩ | - أن النبي ﷺ صلى صلاة، أظن أنها العصر - عبدالله ابن بجنة ١٢٠٦ |
| - أن النبي ﷺ قضى حاجته، ثم استنجى من تور - أبو هريرة ٣٥٨ | - أن النبي ﷺ صلى على عثمان بن مظعون وكبر عليه أربعمائة - عثمان بن عفان ١٥٠٢ |
| - أن النبي ﷺ قضى لحمل بن مالك الهذلي اللحياني بميراثه - عبادة بن الصامت ٢٦٤٣ | - أن النبي ﷺ صلى على قبر بعدما قبر - أنس ابن مالك ١٥٣١ |
| - أن النبي ﷺ قلد وأشعر وأرسل بها - عائشة ٣٠٩٨ | - أن النبي ﷺ صلى على ميت بعدما دفن - بريدة بن الحصيب ١٥٣٢ |
| - أن النبي ﷺ كان إذا أتاه أمر يسره أو يسره - أبو بكره الثقفي ١٣٩٤ | - أن النبي ﷺ صلى على النجاشي، فكبر أربعمائة - ابن عمر ١٥٣٨ |
| - أن النبي ﷺ كان إذا أخذ مضجعه - عائشة .. ٣٨٧٥ | - أن النبي ﷺ صلى فكان إذا مر بأية رحمة |

| | | |
|------|---|---|
| ٥٩٣ | عائشة | أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب - |
| ٣٥٢٩ | عائشة | أن النبي ﷺ كان، إذا اشتكى يقرأ على نفسه |
| ١١٤٣ | ركعتين - ابن عمر | أن النبي ﷺ كان إذا أضاء له الفجر صلى |
| ٣٧٥١ | سلمة | أن النبي ﷺ كان إذا أطل، بدأ بعورته - أم |
| ٩١٣ | يديه على ركبتيه - ابن عمر | أن النبي ﷺ كان إذا جلس في الصلاة وضع |
| ١٣٠١ | غير الطريق الذي أخذ فيه - أبو هريرة | أن النبي ﷺ كان إذا خرج إلى العيد رجع في |
| ١٢٩٨ | عائشة المؤذن | على دار سعيد بن أبي العاص - سعد بن |
| ٣٠٣ | خاتمته - أنس بن مالك | أن النبي ﷺ كان إذا دخل الخلاء وضع |
| ٣٣٣ | يعلى بن مرة | أن النبي ﷺ كان إذا ذهب إلى الغائط أبعد - |
| ٢٣٤٧ | عائشة | أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى يديه، فلو |
| ٨٨٠ | أن بهمة أرادت - ميمونة | أن النبي ﷺ كان إذا سجد قال: اللهم لك |
| ١٠٥٤ | سجدت، وبك أمنت - علي بن أبي طالب .. | أن النبي ﷺ كان إذا صعد المنبر سلم - جابر |
| ١١٠٩ | ابن عبد الله | أن النبي ﷺ كان في بُذُو جَمَل - سلمة بن |
| ٣١٠١ | الأكوع | أن النبي ﷺ كان يأتي العيد ماشياً، ويرجع |
| ١٣٠٠ | مولي رسول الله ﷺ | في غير الطريق الذي ابتدأ فيه - أبو رافع |
| ١٧٩١ | ابن عمر وعائشة | أن النبي ﷺ كان يأخذ من كل عشرين ديناراً - |
| ١٨١٩ | أسيد | أن النبي ﷺ كان يبعث على الناس من |
| ٣٦٤٧ | جعفر | أن النبي ﷺ كان يتعوذ من الجبن والبخل - |
| ٣٨٤٤ | عمر بن الخطاب | أن النبي ﷺ كان يتوضأ لكل صلاة - بريدة |
| ٥١٠ | بن الحصيب الأسلمي | أن النبي ﷺ كان يجعل قُضَةً مما يلي كفه - |
| ٣٦٤٥ | ابن عمر | أن النبي ﷺ كان يخرج إلى العيد ماشياً، |
| ١٢٩٤ | ويرجع ماشياً - سعد بن عائذ المؤذن | أن النبي ﷺ كان يخرج بناته ونساءه في |
| ١٣٠٩ | العيدين - ابن عباس | أن النبي ﷺ كان يخطف خطبتين، يجلس |
| ١١٠٣ | بينهما جلسة - ابن عمر | أن النبي ﷺ كان يدهن رأسه بالزيت وهو |
| ٣٠٨٣ | مُحَرَّم غير الْمُقَتَّب - ابن عمر | أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين - |
| ١١٣١ | عبد الله بن عمر | أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين |
| ١١٩٥ | خفيفتين، وهو جالس - أم سلمة | أن النبي ﷺ كان يصلي الظهر إذا دحضت |
| ٦٧٣ | الشمس - جابر بن سمرة | أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل تسع |
| ١٣٦٠ | ركعات - عائشة | أن النبي ﷺ كان يصلي من الليل، وأنا |
| ٩٥٦ | معتضة بينه وبين القبلة - عائشة | أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه في غسل |
| ٥٨٨ | واحد - أنس بن مالك | أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من |
| ١٧٧٠ | رمضان فساfer عاماً - أبي بن كعب | أن النبي ﷺ كان يغسل مقعده ثلاثاً - عائشة |
| ٣٥٦ | عائشة | أن النبي ﷺ كان يغسل مقعده ثلاثاً - عائشة |

- أن النبي ﷺ كان يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقتل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ - أبو عتبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيدين - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدين: رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحلته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعاً وخمساً - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كفن في ثلاثة أثواب بيض يمانية - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لبى حتى رمى جمرة العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يُحرم الصَّبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يؤمّل في الشيع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة، فإذا هو بجوار يضربن بدفهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مرّ عليه بيدية - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقصاهما بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نفل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نفل، في البدأ، الرُّبْع وفي الرُّجْع، الثلث - عُبادة بن الصّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُعَدَّ بين الظلِّ والشمس - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يُلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقراَن يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٣٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذي ناب من السباع - أبو ثعلبة الخشني ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبلية - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الغُرَبان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣
- أن النبي ﷺ كان يفتح القراءة بـ ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ - أبو هريرة ٨١٤
- أن النبي ﷺ كان يقتل وهو صائم - حفصة .. ١٦٨٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الجمعة بـ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ و﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ - أبو عتبة الخولاني ١١٢٠
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الركعتين بعد صلاة المغرب ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ - عبدالله بن مسعود ١١٦٦
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في العيدين - ابن عباس ١٢٨٣
- أن النبي ﷺ كان يقول بين السجدين: رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان ٨٩٧
- أن النبي ﷺ كان يكلم في الحاجة، إذا نزل عن المنبر يوم الجمعة - أنس بن مالك ١١١٧
- أن النبي ﷺ كان ينفث في الرقية عائشة ... ٣٥٢٨
- أن النبي ﷺ كان يوتر على راحلته - ابن عباس ١٢٠١
- أن النبي ﷺ كبر أربعاً - ابن عباس ١٥٠٤
- أن النبي ﷺ كبر في صلاة العيد سبعاً وخمساً - عبدالله بن عمرو ١٢٧٨
- أن النبي ﷺ كفن في ثلاثة أثواب بيض يمانية - عائشة ١٤٦٩
- أن النبي ﷺ لبى حتى رمى جمرة العقبة - ابن عباس ٣٠٣٩
- أن النبي ﷺ لعن المشبهين من الرجال بالنساء - ابن عباس ١٩٠٤
- أن النبي ﷺ لم يُحرم الصَّبَّ - جابر بن عبدالله ٣٢٣٩
- أن النبي ﷺ لم يؤمّل في الشيع الذي أفاض فيه - عبدالله بن عباس ٣٠٦٠
- أن النبي ﷺ لم يصل قبلها ولا بعدها في عيد - عبدالله بن عمرو ١٢٩٢
- أن النبي ﷺ مر ببعض المدينة، فإذا هو بجوار يضربن بدفهن - أنس بن مالك ١٨٩٩
- أن النبي ﷺ مرّ عليه بيدية - أنس بن مالك ... ٣١٠٤
- أن النبي ﷺ نام عن ركعتي الفجر فقصاهما بعدما طلعت الشمس - أبو هريرة ١١٥٥
- أن النبي ﷺ نفل الثلث بعد الخُصْي - حبيب ابن مسلمة ٢٨٥١
- أن النبي ﷺ نفل، في البدأ، الرُّبْع وفي الرُّجْع، الثلث - عُبادة بن الصّامت ٢٨٥٢
- أن النبي ﷺ نكح وهو محرم - ابن عباس ... ١٩٦٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يبنى على القبر - أبو سعيد الخدري ١٥٦٤
- أن النبي ﷺ نهى أن يصلى على قارعة الطريق - عبدالله بن عمر ٣٣٠
- أن النبي ﷺ نهى أن يُعَدَّ بين الظلِّ والشمس - بريدة بن الحصيب ٣٧٢٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يُلبس السلاح في بلاد الإسلام في العيدين إلا أن يكونوا بحضرة العدو - ابن عباس ١٣١٤
- أن النبي ﷺ نهى الرجال والنساء من الحمامات - عائشة ٣٧٤٩
- أن النبي ﷺ نهى عن الإقراَن يعني في الثَّمَر - سعد مولى أبي بكر ٣٣٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن أكل كُلِّ ذي ناب من السباع - أبو ثعلبة الخشني ٣٢٣٢
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه - جابر بن عبدالله ٢٢١٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع جبل الحبلية - ابن عمر ٢١٩٧
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الغُرَبان - عبدالله بن عمرو ٢١٩٢
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي - أبو مسعود الأنصاري ٢١٥٩
- أن النبي ﷺ نهى عن صيام رجب - ابن عباس ١٧٤٣

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٣٥٩٥ | طالب إن هذين حراماً على ذكور أمتي - علي بن أبي | ٣٥٥٩ | الخدري أن النبي ﷺ نهى عن لبستين - أبو سعيد |
| ٣٥٩٧ | عمرو إن هذين محرم على ذكور أمتي - عبدالله بن | ٢١٧٣ | أن النبي ﷺ نهى عن النجش - ابن عمر |
| ٢٠٢٨ | أبو السائل بن يعكك إن وجدت زوجاً صالحاً فتزوجي - | ٣٢٢٥ | إن نبياً من الأنبياء قرصته ثملة - أبو هريرة ... |
| ٣٦٦٦ | إن الولد بمخلّة مجنّبة - يعلى العامري | ٣٦٢٠ | أن النجاشي أهدى لرسول الله ﷺ خفين |
| ٤٠٨٠ | إن يأجوج ومأجوج يحفرون كل يوم - أبو | ٥٤٩ | ساذجين - بريدة بن الحصيب |
| ٣٩٨٩ | هريرة إن يسير الرّياء شيكٌ - عمر بن الخطاب | ١٥٣٤ | أن النجاشي أهدى للنبي ﷺ خفين أسودين |
| ١٨٥٠ | أن يضعهما إذا طعم، وأن يكسوها إذا اكسى - | ٢١٢٣ | ساذجين - بريدة بن الحصيب الأسلمي |
| ١٢٥٨ | معاوية بن حيدة القشيري إن هذا حمد الله، وإن هذا لم يحمد الله - | ٣٦٧٦ | أنس بن مالك |
| ٣٦٢١ | أبو هريرة أن يكون الإمام يصلي بطائفة معه، | ٣٠٦٧ | إن نزل الأبطح ليس بشنة - عائشة |
| ٢٦٦٥ | فيسجدون سجدة واحدة - ابن عمر | ٣٩٣٨ | إن الثّوب لا تحل - ثلبة بن الحكم |
| ٢٦٦٦ | ابن مالك أن يهودياً قتل جارية على أوضاع لها - أنس | ٣٧١٣ | إن هذا حمد الله، وإن هذا لم يحمد الله - |
| ١٧٤٠ | مسلم - أبو هريرة أن يهودياً رضّ رأس امرأة بين حجرين | ٢٣٨ | أنس بن مالك |
| ١٠٨٤ | الله - أبو لبابة بن عبد المنذر إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل | ١٦٤٤ | إن هذا الشهر قد حضركم - أنس بن مالك .. |
| ٨٦٣ | الساعدي أن أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول | ١٣٣٧ | إن هذا القرآن نزل بحزن، فإذا قرأتموه |
| ٨٦٢ | أبو حميد الساعدي أن أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول | ٥٢٩ | فابكوا - سعد بن أبي وقاص |
| ٣٧٠٩ | أنا، أنا - جابر بن عبدالله أن أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول | ١٠٩٨ | إن هذا المسجد لا يبالي فيه، وإنما بني لذكر |
| ٤٠٨٢ | عبدالله بن مسعود أن أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول | ٢٣٠٣ | الله وللصلاة - أبو هريرة |
| ١٥٨٦ | موسى الأشعري أن أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ: إن رسول | ٤٢٩٢ | إن هذا يوم عيد، جعله الله للمسلمين - ابن |
| | | ٣٤٤٩ | عباس |
| | | ٢٩٦ | إن هذه الأمة مرحومة عذابها بأيديها - أنس |
| | | ٦٢٦ | ابن مالك |
| | | | إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء - |
| | | | عائشة |
| | | | إن هذه الحشوش محتضرة - زيد بن أرقم ... |
| | | | إن هذه ليست بالحضة، وإنما هو عرق - |
| | | | عائشة |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ١٩٤٥ | المجاعة - عائشة | ١٤٥ | زید بن أرقم |
| ٢٠٦٦ | انظروها، فإن جاءت به أسحم، أذعج العينين - سهل بن سعد الساعدي | ٤٣٠٨ | أنا سيد ولد آدم ولا فخر - أبو سعيد الخدري |
| ٢٥٢٣ | أنفسها عند أهلها، وأغلاها ثمنًا - أبو ذر الغفاري | ١٢٠ | أنا عبدالله، وأخو رسوله - علي بن أبي طالب |
| ٦٤١ | انقضي شعرك واغتسلي - عائشة | ٣٦٤٠ | إنا قد اصطنعنا خاتماً ونقشنا فيه نقشاً - أنس ابن مالك |
| ١٧٨٣ | إنك تأتي قومًا أهل كتاب، فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله - ابن عباس | ٤٠٢٤ | إنا كنا نحفظ الحديث - ابن طاوس عن أبيه |
| ٤١٠٣ | إنك لعلك تُدرك أموالاً تُقسم بين أقوام - سمرة بن سهم | ٢٨٣٢ | إنا لا نستعين بمُشرك - عائشة |
| ١٨٦٣ | انكحوا، فإني مكاثر بكم - أبو هريرة | ٢٦٣٤ | أنا وارث من لا وارث له - المقدم بن معديكرب |
| ٦٥٧ | انكسرت إحدى زندي، فسألت النبي ﷺ فأمرني أن أسح على الجبان - علي بن أبي طالب | ٤٠٢٣ | الأنبياء ثم الأمتل فالأمتل يُتلى العبد - سعد ابن أبي وقاص |
| ٢٣١٧ | إنكم تختصمون إليّ وإنما أنا بشرٌ - أم سلمة | ٢٢٩١ | أنت ومالك لأبيك - جابر بن عبدالله |
| ١٧٧ | إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر - جري بن عبدالله | ٥٢٠ | انتهينا إلى غدِير، فإذا فيه جيفة حمار - جابر ابن عبدالله |
| ٤٢٨٨ | إنكم وفيتم سبعين أمةً، أنتم خيرها - معاوية ابن حيدة القشيري | ٣١٠٦ | أنحره واغمس نعله في دمه - ناجية الخزاعي |
| ٢٨٨١ | إنما أرى بني هاشم وبني المُطَّلِب شيئًا واحدًا - جُبَيْر بن مُطْعَم | ٣٥٣١ | أنشدكما بالله أُلْذي أنزل التوراة على موسى - جابر بن عبدالله |
| ٤٢٢٧ | إنما الأعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى - عمر بن الخطاب | ٢٣٢٨ | أنشدك بالذي أنزل التوراة على موسى - البراء بن عازب |
| ٤١٩٩ | معاوية بن أبي سفيان | ٢٣٢٧ | الأنصار شعارٌ والناس دثار - سهل بن سعد الأنصاري |
| ٥٥١ | إنما أمرت بالسح - جابر بن عبدالله | ١٦٤ | انطلقا بنا إلى الواقفي - أبو هريرة |
| ١٢٠٣ | مسعود | ٣١٨١ | انطلقت مع عمتي وخالتي فدخلنا على عائشة - جميع بن عمير التيمي |
| ٢٣١٨ | إنما أنا بشر ولعل بعضكم أن يكون ألحن - أبو هريرة | ٥٧٤ | أَنْطَلِقَنَّ فَقَدْ بَايَعْتُكَ - عائشة |
| ٣١٣ | هريرة | ٢٨٧٥ | انظروا إلى من هو أسفل منكم أبو هريرة |
| | | ٤١٤٢ | انظروا إلى هذا المُحْرِم ما يَصْنَعُ - أسماء بنت أبي بكر |
| | | ٢٩٣٣ | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٦٠٣ | ماء - أم سلمة | ٢١٨٥ | - إنما البيع عن تراض - أبو سعيد الخدري ... |
| | - إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة - | ٨٤٦ | - إنما جعل الإمام ليؤتم به - أبو هريرة |
| ٣٥٩١ | عمر بن الخطاب | ١٢٣٨ | - إنما جعل الإمام ليؤتم به - أنس بن مالك ... |
| ٢١٢٠ | - إنما البمين على نية المستحلب - أبو هريرة . | ١٢٣٧ | - إنما جعل الإمام ليؤتم به - عائشة |
| | - إنما ينضح من بول الذكر، ويغسل من بول | | - إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا - |
| ٥٢٢ | الأنثى - لبابة بنت الحارث | ١٢٣٩ | أبو هريرة |
| | - أنه أتى أبي بن كعب ومعه عمر، فخرج | | - إنما جعل رسول الله ﷺ الشفعة في كل مالم |
| ٥٠٧ | عليهما - ابن عباس | ٢٤٩٩ | يقسم - جابر بن عبدالله |
| | - أنه أتى النبي ﷺ ناس من اليهود فقالوا - | ٢١٠٣ | - إنما الحلف حنت أو ندم - ابن عمر |
| ٣٦٩٨ | عائشة | | - إنما الدنيا متاع، وليس من متاع الدنيا شيء - |
| | - أنه أتى النبي ﷺ يؤذنه بصلاة الفجر - بلال | ١٨٥٥ | عبدالله بن عمرو |
| ٧١٦ | ابن رباح | | - إنما ذلك عرق، فانظري إذا أتى قروك فلا |
| | - أنه أخيره أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر | ٦٢٠ | تصلي - فاطمة بنت أبي حبيش |
| ٦٨٢ | والشمس مرتفعة حية - أنس بن مالك | ٢٢٥٧ | - إنما الربا في النسيئة - ابن عباس |
| ١٨٢٤ | - أنه أخذ من العسل العشر - عبدالله بن عمرو | | - إنما سن رسول الله ﷺ الزكاة في هذه |
| ٢٤٧٥ | - أنه استقطع البولج - أبيض بن حمال | ١٨١٥ | الخمس - عبدالله بن عمرو بن العاص |
| ٤١٤ | - أنه توشأ ثلاثاً ثلاثاً - ابن عمر | | - إنما الصبر عند الصدمة الأولى - أنس بن |
| ٢٦٢٩ | - أنه جعل الدية اثني عشر ألفاً - ابن عباس ... | ١٥٩٦ | مالك |
| | - أنه حج فقال: رأيت النبي ﷺ يخطب على | | - إنما كانت رخصة في أول الإسلام ثم أمرنا |
| ١٢٨٦ | بعيره - نبيط بن شريط | ٦٠٩ | بالغسل، بعد - أبي بن كعب |
| | - أنه حمل على فرس يقال له غمر - الزبير بن | | - إنما نسمة المؤمن طائر يعلق في شجر الجنة - |
| ٢٣٩٣ | العوام | ٤٢٧١ | كعب الأنصاري |
| | - أنه حين هلك عثمان بن مظعون ترك ابنة له - | | - إنما نهى رسول الله ﷺ من لحوم الأخاصي - |
| ١٨٧٨ | ابن عمر | ٣١٥٩ | عائشة |
| | - أنه خرج حاجاً مع رسول الله ﷺ - أبو بكر | ٣٧٧٠ | - إنما هذه النار عذو لكم - أبو موسى الأشعري |
| ٢٩١٢ | الصدق ﷺ | | - إنما هما اثنتان: الكلام والهدي، فأحسن |
| | - أنه خرج لحاجته، فاتبعه المغيرة بإداوة فيها | ٤٦ | الكلام كلام الله - عبدالله بن مسعود |
| ٥٤٥ | ماء - المغيرة بن شعبة | ٤٨٤ | - إنما هو جزء منك - أبو أمامة الباهلي |
| | - أنه خرج مع الناس يوم فطر أو أضحى، | ٦٤٦ | - إنما هي عرق أو عروق - عائشة |
| ١٣١٧ | فأنكر إبطاء الإمام - عبدالله بن بسر | ٤٢٢٩ | - إنما يُبعث النَّاسُ على نياتهم - أبو هريرة ... |
| ٣٢٦١ | - أنه خرج من الغائط - أبو هريرة | | - إنما يجزيك من ذلك الوضوء - سهل بن |
| | - أنه دخل على رسول الله ﷺ وهو يصلي في | ٥٠٦ | حنيف |
| | ثوب واحد، متوشحاً به - أبو سعيد | ٢١٢٢ | - إنما يستخرج به من اللئيم - عبدالله بن عمر .. |
| ١٠٤٨ | الخدري | | - إنما بكفك أن تحثي عليه ثلاث حثيات من |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٨٣٤ | ابن عازب أنه صلى مع النبي ﷺ العشاء الآخرة - البراء | ٤٦١ | التقفي أنه رأى رسول الله ﷺ توضأ ثم أخذ كُفًا من ماء فنضح به فرجه - الحكم بن سفيان |
| ١٩٤٨ | إنه عكك، فأذني له - عائشة | ٥٤٦ | الخفين - ابن عمر |
| ١٠٦٦ | عبدالله بن خالد أنه قال لعبدالله بن عمر: إنا نجد صلاة الحضر وصلاة الخوف في القرآن - أمية بن | ٥٥٦ | بكرة التقفي |
| ٥٥٨ | عامر الجهنني أنه قدم على عمر بن الخطاب من مصر، فقال: منذ كم لم تنزع خفيك؟ - عقبة بن | ٣٠٣٢ | عمر أنه رمى جمره العقبة ولم يقف عندها - ابن |
| ٢٦٧٩ | زنباع بن روح الجزائري أنه قدم على النبي ﷺ وقد أخصى غلامًا - | ١١٠٨ | فاعداً - عبدالله بن مسعود |
| ٢٩٧٤ | أنه قدم قارئاً فطاف بالبيت سبعة - ابن عمر | ١٨٩١ | ولم يدخل بها - عبدالله بن مسعود |
| ١٧٧٤ | له سريره - ابن عمر | ٣٠١٧ | دفع عن عرفة - أسامة بن زيد |
| ١١٣٠ | أنه كان إذا صلى الجمعة، انصرف، فصلى سجدتين في بيته - عبدالله بن عمر | ٥٤٠ | أنه سأل أخته أم حبيبة، زوج النبي، ﷺ، هل كان رسول الله ﷺ يصلي في التوب |
| ٥٨٦ | أبو سعيد الخدري أنه كان ردف رسول الله ﷺ غداة النحر - | ١٢٣١ | عمرا بن حصين |
| ٢٩٠٩ | الفصل بن العباس أنه كان يؤذن يوم الجمعة على عهد رسول الله ﷺ إذا كان الفيل مثل الشراك - سعد بن | ١٦٤٩ | فقالت - ربيعة بن الغاز |
| ١٧٧٢ | عمر بن الخطاب ﷺ أنه كان يأتي إلى سبعة الضحى فيعمل إلى الأسطوانة، - سلمة بن الأكوع | ١٧٣٩ | أنه سأل النبي ﷺ عن الرجل يدنو من امرأته |
| ١٤٣٠ | أنه كان يخرج إلى العيد في طريق، ويرجع في أخرى - ابن عمر | ٥٠٥ | أنه سجد مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، منهن النجم - أبو الدرداء الأنصاري |
| ٣١٦١ | أنه كان يصلي الصلوات الخمس بجنى ثم يُخبرهم - ابن عمر | ٢٤٨ | أبو هريرة |
| ٣٠٠٥ | أنه كان يصلي مع النبي ﷺ المغرب - سلمة | ١٢٦٧ | عبدالله بن زيد بن عاصم |
| ٦٨٨ | ابن الأكوع | | |

| | |
|------|---|
| ٢٩٧٩ | - أنه كان يُقْنِي بالمتعة - أبو موسى الأشعري . |
| ٣٤٣ | - أنه كان ينهي عن الحرير والديباخ - عمر بن |
| ٢٢٥٨ | الخطاب ٢٨٨٠، ٣٥٩٣ |
| ١٧٢١ | - أنه كانت عنده أم كلثوم بنت عقبة فقالت له - |
| ٢٠٢٦ | الزبير بن العوام ٢٠٢٦ |
| ٢١١٦ | - إنه لا هجرة - صفوان بن عبد الرحمن |
| ١٩٨٧ | القرشي ٢١١٦ |
| ١٩٨٧ | - أنه لعن الواصلة والمستوصلة، والواشمة |
| ٥٣٤ | والمستوشمة - ابن عمر ١٩٨٧ |
| ٤٠٧٧ | - أنه لقيه النبي ﷺ في طريق من طرق المدينة |
| ٣٩٥٦ | وهو جنب - أبو هريرة ٥٣٤ |
| ٤٠٧٧ | - إنه لم تكن فتنة في الأرض، منذ ذرأ الله ذرية |
| ٣٩٥٦ | آدم - أبو أمامة الباهلي ٤٠٧٧ |
| ٣٩٥٦ | - إنه لم يكن نبي قبلي إلا كان حقاً عليه - |
| ٣٥٠ | عبد الله بن عمرو ٣٩٥٦ |
| ٤٦٥ | - إنه لم يمتني من أن أرد إليك، إلا أني كنت |
| ٣٠٩٠ | على غير وضوء - المهاجر بن قنفذ بن عمير |
| ٢٣٩ | ابن جذعان ٣٥٠ |
| ٣٢٤٤ | - أنه لما كان عام الفتح، قام رسول الله ﷺ إلى |
| ١٨١٠ | غسله - أم هانئ بنت أبي طالب ٤٦٥ |
| ١٣٢٧ | - إنه ليس بنا ردُّ عليك، ولكنا حُرْمٌ - ابن |
| ١٣٦٣ | عباس ٣٠٩٠ |
| ٣٢٠ | - إنه ليستغفر للعالم من في السموات ومن في |
| | الأرض - أبو الدرداء الأنصاري ٢٣٩ |
| | - أنه مرَّ على النبي ﷺ بأرنيين - محمد بن |
| | صفوان ٣٢٤٤ |
| | - أنه من غل منها بعيداً أو شاة أتى به يوم |
| | القيامة يحمله - عمر بن الخطاب ١٨١٠ |
| | - إنه من قام مع الإمام حتى ينصرف، فإنه |
| | يعدل قيام ليلة - أبوذر الغفاري ١٣٢٧ |
| | - أنه نام عند ميمونة زوج النبي ﷺ - ابن |
| | عباس ١٣٦٣ |
| | - أنه نهى أن يستقبل القبلة بغائط وبول - أبو |
| | سعيد الخدري ٣٢٠ |
| | - أنه نهى عن أن يُبَال في الماء الراكد - جابر |
| | ابن عبدالله ٣٤٣ |
| | - أنه نهى عن الصرف - أبو سعيد الخدري ٢٢٥٨ |
| | - أنه نهى عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى - |
| | أبو سعيد الخدري ١٧٢١ |
| | - إنها ابنة أخي من الرضاعة، وإنه يحرم من |
| | الرضاعة ما يحرم من النسب - ابن عباس ... ١٩٣٨ |
| | أنها أخبرته أن أزواج النبي ﷺ كلهن خالفن |
| | عائشة - زينب بنت أبي سلمة ١٩٤٧ |
| | - أنها أخرجت حبة مزرة بالديباخ - أسماء |
| | بنت أبي بكر ٢٨١٩ |
| | - أنها استعارت من أسماء قلادة فهلكت - |
| | عائشة ٥٦٨ |
| | - أنها اعتقت بريرة، فخيرها رسول الله ﷺ - |
| | عائشة ٢٠٧٤ |
| | - أنها دخلت على عائشة فرأت في بيتها رمحاً |
| | موضوعاً فقالت: يا أم المؤمنين - سائبة |
| | مولاة الفاكه بن المغيرة ٣٢٣١ |
| | - إنها ستكون فتنة وفرقة واختلاف - أبو بردة |
| | ابن أبي موسى الأشعري ٣٩٦٢ |
| | - أنها سمعت رسول الله ﷺ يقرأ في المغرب |
| | بالمرسلات عرفاً - ليابة بنت الحارث ٨٣١ |
| | - أنها قالت: طيبُ رسول الله ﷺ لإحرامه - |
| | عائشة ٢٩٢٦ |
| | - أنها كانت تقول: أما تستحي المرأة أن تهب |
| | نفسها للنبي ﷺ؟ - عائشة ٢٠٠٠ |
| | - أنها كانت ورسول الله ﷺ يغسلان من إناء |
| | واحد - أم سلمة ٣٨٠ |
| | - إنها لا تتم صلاة لأحد حتى يسبغ الوضوء |
| | كما أمره الله - رفاع بن رافع ٤٦٠ |
| | - إنها لا تصيبُ صيداً ولا تنكأُ عدواً - عبدالله |
| | ابن مغفل ٣٢٢٦ |
| | - إنها لا تصيد صيداً ولا تنكي عدواً - عبدالله |
| | ابن مغفل ١٧ |

- إنها لا تقتُل صيدًا ولا تنكي العدو، ولكنها
تفكُّ العَيْن وتكسرُ السِّنَّ - عبدالله بن مغفل .. ٣٢٢٧
- إنها ليست بنجس، هي من الطوافين أو
الطوافات - أبو قتادة الأنصاري ٣٦٧
- أنها مرضت، فأمرها رسول الله ﷺ أن
تطوف من وراء الناس - أم سلمة ٢٩٦١
- أنهم أصابهم جوعٌ وهم سبعة - أبو هريرة .. ٤١٥٧
- أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ إلى خير،
حتى إذا كانوا بالصهراء صلى العصر - سويد
ابن النعمان الأنصاري ٤٩٢
- أنهم غزوا غزوة السلاسل، ففاتهم الغزو
فرابطوا - عاصم بن سفيان الثقفي ١٣٩٦
- إنهم لم يَشْكُوا - ابن عباس ٣٠٤٥
- إنهم يُعْتَوْنَ على ثيابهم - أم سلمة ٤٠٦٥
- أنهما سالا عبدالله بن أبي أوفى عن التيمم -
الحكم، وسلمة بن كهيل ٥٧٠
- أنهما كانا يتوضآن جميعًا للصلاة - عائشة .. ٣٨٣
- إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير - أبو بكرة
الثقفي ٣٤٩
- إني أرى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون -
أبو ذر الغفاري ٤١٩٠
- إني أريت ليلة القدر فأنسيتها - أبو سعيد
الخدري ١٧٦٦
- إني أستحاض فلا أطهر أفادع الصلاة؟ - أم
سلمة ٦٢٣
- إني أكره أن أؤدي صاحبي - أم أيوب بنت
قيس ٣٣٦٤
- إني خرجت إليكم حنبا - أبو هريرة ١٢٢٠
- إني دخلت الكعبة ووددت أني لم أكن فعلت -
عائشة ٣٠٦٤
- إني راكبٌ غداً إلى اليهود - أبو عبد الرحمن
الجهني ٣٦٩٩
- إني صليت صلاة رغبة ورهبة - معاذ بن جبل
- إني قد بدنت، فإذا ركعت فاركعوا، وإذا
- رفعت فارفعوا - أبو موسى الأشعري ٩٦٢
- إني قد عفوت عنكم عن صدقة الخيل
والريق - علي بن أبي طالب ١٧٩٠
- إني كنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن
وعاء لا يُحرَّم شيئاً - ابن مسعود ٣٤٠٦
- إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم - حذيفة بن
اليمان ٩٧
- إني لأدخل في الصلاة، وإني أريد إطلعتها -
أنس بن مالك ٩٨٩
- إني لأرجو ألا يدخل النار أحدٌ ممن شهد
بدرًا - حفصة ٤٢٨١
- إني لأرجو أن أفارقكم - أبو سعيد الخدري .. ٢٢٠١
- إني لأستغفر الله وأتوب إليه - أبو هريرة ٣٨١٥
- إني لأسمع بكاء الصبي فأتجوّز في الصلاة -
عثمان بن أبي العاص ٩٩٠
- إني لأعرف كلمة - لو أخذ الناس كلهم بها
لكفتمهم - أبو ذر الغفاري ٤٢٢٠
- إني لأعرف، يوم أُحِدَ مَنْ جرح وجهه رسول
الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي ٣٤٦٥
- إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها -
عبدالله بن مسعود ٤٣٣٩
- إني لأعلم كلمة، لا يقولها أحدٌ عند موته -
شُعْبَةُ المُرَيْثَة ٣٧٩٥
- إني لأقوم في الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها -
أبو قتادة الأنصاري ٩٩١
- إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله -
سعد بن أبي وقاص ١٣١
- إني لبئتُ رأسي، وقلدتُ هديي - حفصة
زوج النبي ﷺ ٣٠٤٦
- إني لم اعنك وهذا أحسن - وائل بن حجر .. ٣٦٣٦
- إني وجهت وجهي للذي فطر السموات
والأرض - جابر بن عبدالله ٣١٢١
- اهتز عرش الرحمن عز وجل لموت سعد بن
معاذ - جابر بن عبدالله ١٥٨

- أهدى رسول الله ﷺ مرة غنماً إلى البيت،
فقلّدها - عائشة ٣٠٩٦
- أهدى النجاشي إلى رسول الله ﷺ حلقة فيها
خاتم ذهب - عائشة ٣٦٤٤
- أهدى للنبي ﷺ عمل فقسّم بيننا - جابر بن
عبدالله ٣٤٥١
- أهديت ابنة رسول الله ﷺ إليّ - علي بن أبي
طالب ٤١٥٤
- أهديت الفتاة؟ - ابن عباس ١٩٠٠
- أهل الجنة عشرون ومائة صف - بريدة بن
الحصيب ٤٢٨٩
- أهل الجنة من ملأ الله أذنيه من ثناء الناس
خيراً - ابن عباس ٤٢٢٤
- أهلكنا مع رسول الله ﷺ بالبحر خالصة لا
نخلطه بعمرة - جابر بن عبدالله ٢٩٨٠
- أهلي وأشرطي - ابن عباس ٢٩٣٨
- أو تفعلون؟ لا عليكم أن لا تفعلوا فإنه ليس
من نسمة - أبو سعيد الخدري ١٩٢٦
- أو غير ذلك تتنافسون ثم تتحاسدون -
عبدالله بن عمرو ٣٩٩٦
- أو تروا قبل أن تصبحوا - أبو سعيد الخدري ١١٨٩
- أو تي رسول الله ﷺ جوامع الخير، وخواتمه -
عبدالله بن مسعود ١٨٩٢
- أوجبت - أنس بن مالك ٢٠٩٩
- أو صاني خليلي ﷺ أن أسمع وأطع - أبو ذر
الغفاري ٢٨٦٢
- أو صاني خليلي ﷺ أن لا أشرك بالله شيئاً -
أبو الدرداء ٤٠٣٤
- أوصى أبو موسى الأشعري حين حضره
الموت فقال: - أبو بردة بن أبي موسى
الأشعري ١٤٨٧
- أوصي امرأة بأمة أوصي امرأة بأمة - أبو
سلامة السلامي ٣٦٥٧
- أوصيك بتقوى الله، والتكبير - أبو هريرة ... ٢٧٧١
- أوقدت النار ألف سنة فابضت - أبو هريرة . ٤٣٢٠
- أو كلكم يجد ثوبين؟ - أبو هريرة ١٠٤٧
- أوّل الآيات شُروجا، طلوع الشمس من
مغربها - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٩
- أوّل زمرة تدخل الجنة على صورة القمر -
أبو هريرة ٤٣٣٣
- أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته -
تميم الداري ١٤٢٦
- أوّل ما يُقضى بين الناس، يوم القيامة في
الذمّاء - عبدالله بن مسعود ٢٦١٥، ٢٦١٨
- أوّل ما سمعنا بالفالوج - ابن عباس ٣٣٤٠
- أوّل من أصرح في المساجد تميم الداري -
أبو سعيد الخدري ٧٦٠
- أوّل من يضافحه الحق عمر - أبي بن كعب .. ١٠٤
- أي حين توتر؟ - جابر بن عبدالله ١٢٠٢
- أي الناس أحب إليك؟ قال: عائشة - أنس
ابن مالك ١٠١
- أيّ واحد؟ - ابن عباس ٢٨٩١
- الآيات بعد الماتنين - أبو قتادة ٤٠٥٧
- إياك والخَلُوب - أبو هريرة ٣١٨٠
- إياك والخمر - خباب بن الأرت ٣٣٧٢
- إياكم والتعريس على جواد الطريق،
والصلاة عليها - جابر بن عبدالله ٣٢٩
- إياكم والتماذج، فإنه الذُّبْع - معاوية بن أبي
سفیان ٣٧٤٣
- إياكم والحلف في البيع - أبو قتادة ٢٢٠٩
- إِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِي إِنْ لَقِيتُ فَرَّتْ - أبو الورد
إياكم والفتن، فإنّ اللسان فيها مثل وقع
السيف - ابن عمر ٣٩٦٨
- إياكم وكثرة الحديث عني - أبو قتادة ٣٥
- أيام منى، أيام أكل وشرب - أبو هريرة ١٧١٩
- الآيات من آخر سورة البقرة، من قرأهما في
ليلة كفتاه - عتبة بن عمرو أبو مسعود
الأنصاري ١٣٦٨

| | | | |
|----------|---|------|---|
| ٢٤١٠ | صهيب بن سنان | ٣٧٨٢ | - ايحب احدكم ان يراجع الى اهله ان يجد فيه - أبو هريرة |
| ١٩٦٠ | - أيما عبد تزوج بغير إذن مواليه، فهو زان - ابن عمر | ٥٨٥ | - أيرقد أحدنا وهو جنب؟ - عمر بن الخطاب |
| ٢٥١٩ | - أيما عبد كوتب على مائة أوقية - عبدالله بن عمرو | ١٤٢٧ | - أيعجز أحدكم إذا صلى أن يتقدم أو يتأخر - أبو هريرة |
| ٥٧ | - الإيما بضع وستون أو سبعون بابا - أبو هريرة | ١٨٧٠ | - الأيم أولى بنفسها من وليها، والبكر تستأمر في نفسها - ابن عباس |
| ٦٥ | - الإيما معرفة بالقلب وقول باللسان وعمل بالأركان - علي بن أبي طالب | ٢٧٤٣ | أيما امرأة ألحقت بقوم من ليس منهم - أبو هريرة |
| ٧٥ | - الإيما يزاد وينقص - أبو الدرداء الأنصاري | ٤٠٠٢ | - أيما امرأة تطيبت، ثم خرجت إلى المسجد - عبيد مولى أبي رهم |
| ٧٤ | - الإيما يزيد وينقص - أبو هريرة وابن عباس | ٢٠٥٥ | - أيما امرأة سألت زوجها الطلاق في غير ما بأس - ثوبان مولى رسول الله ﷺ |
| ٣٨١٧ | - أين أنت من الاستغفار - حذيفة بن اليمان | ١٨٧٩ | - أيما امرأة لم يتكحها الولي، فنكاحها باطل - عائشة |
| ٤٠١٢ | - أين السائل؟ - أبو أمامة الباهلي | ١٨٥٤ | - أيما امرأة ماتت وزوجها عنها راض - أم سلمة |
| ٢٢٦٤ | - أينقص الرطب، إذا يس؟ قالوا: نعم. فنهى عن ذلك - سعد بن أبي وقاص | ٣٧٥٠ | - أيما امرأة وضعت ثيابها في غير بيت زوجها - أبو المليح الهذلي |
| ٢١٤٤ | - أيها الناس اتقوا الله وأكملوا في الطلب - جابر بن عبدالله | ٢٣٦١ | - أيما امرىء مات وعنده مال امرىء بعينه - أبو هريرة |
| ٣٨٩٩ | - أيها الناس إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا الرؤيا - ابن عباس | ٣٦٠٩ | - أيما إهاب ديع فقد طهر - ابن عباس |
| ١٥١٤ | - أيهم أكثر أخذًا للقرآن؟ - جابر بن عبدالله ... | ٢٠٥ | - أيما داع دعا إلى ضلالة فاتبع - أنس بن مالك |
| ب | | ٢٥٣٠ | - أيما رجل أعتق غلامًا ولم يُسَمِّ ماله - عبدالله بن مسعود |
| | | ٢١٩٠ | - أيما رجل باع بيعًا من رجلين - سمرة بن جندب |
| ٤٠٥٦ | - ابن مالك | ٢٣٥٩ | - أيما رجل باع سلعة، فأدرك سلعته بعينها - أبو هريرة |
| ٢٨٣٦ | - بارزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ - فغلني رسول الله ﷺ سَلْبَهُ - سلمة بن الأكوع | ٢٣٦٠ | - أيما رجل مات أو أفلس، فصاحبُ المتاع أحق بمناعه - أبو هريرة |
| ٢٤٢٤ | - بارك الله لك في أهلك ومالك - عبدالله بن أبي ربيعة المخزومي | ٢٥١٥ | - أيما رجل ولدت أمته بنته، فهي مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبُرٍ مِنْهُ - ابن عباس |
| ١٩٠٥ | - بارك الله لكم، وبارك عليكم، وجمع بينكما في خير - أبو هريرة | | |
| ٥٤٣ | - بال جرير بن عبدالله ثم ترضاً ومسح على خفيه فقيل له: أتفعل هذا؟ - همام بن الحارث | | |

- بأي صلاتيك اعتددت؟ - عبدالله بن سرجس ١١٥٢
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - أنس بن مالك ٢٨٦٨
- بايعنا رسول الله ﷺ على السَّمْع والطاعة - عباد بن الصامت ٢٨٦٦
- بثَّ عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ فتوضأ من شئته وضوءاً - ابن عباس ٤٢٣
- بثَّ عند خالتي ميمونة، فقام النبي ﷺ يصلي من الليل - ابن عباس ٩٧٣
- البحر الطهور ماؤه، الحلُّ ميتته - أبو هريرة ٣٢٤٦
- بخير، من رجل لم يصح صائماً - جابر بن عبدالله ٣٧١٠
- بدأ الإسلام غريباً، وسيعود غريباً - أبو هريرة ٣٩٨٦
- البذاذة من الإيمان - أبو أمامة الباهلي ٤١١٨
- بَرَكةُ أو بركتان - عائشة ٣٣٢١
- البراق والمخاط والحجض والنعاس في الصلاة من الشيطان - عبدالله بن يزيد الخطمي ٩٦٩
- بسم الله، تُزبئة أرضنا، بريقة بعضنا - عائشة ٣٥٢١
- بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم من شر عِرْق نَعَّار - ابن عباس ٣٥٢٦
- بسم الله، لا حول ولا قوة إلا بالله - أبو هريرة ٣٨٨٥
- بسم الله، وعلى ملة رسول الله - ابن عمر ١٥٥٠
- البسوا ثياب البياض - سمرة بن جندب ٣٥٦٧
- بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة - أنس بن مالك ٧٨١
- بعث من رسول الله ﷺ رجُل سراويل - مالك بن عميرة ٢٢٢١
- بعث رجل معي بدرهم، هدية إلى البيت - شقيق بن سلمة ٣١١٦
- بُعثتُ أنا والمثاعة، كهاتين - أبو هريرة ٤٠٤٠
- بُعثتُ أنا والمثاعة كهاتين - جابر بن عبدالله ٤٥
- بعثت معي أم سليم، بمكثل فيه رُطْب إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٣٣٠٣
- بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية - أبو سعيد الخدري ٢١٥٦
- بعثنا رسول الله ﷺ ونحن ثلاثمائة - جابر بن عبدالله ٤١٥٩
- بعثنا عمر بن الخطاب إلى الكوفة وشيعنا - قرظة بن كعب ٢٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى البحرين أو إلى هجر - العلاء بن الحضرمي ١٨٣١
- بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل تزوج امرأة أبيه - قرعة بن إياس المزني ٢٦٠٨
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن - معاذ بن جبل ١٨٠٣
- بعثني رسول الله ﷺ إلى اليمن، وأمرني أن آخذ مما سقت السماء - معاذ بن جبل ١٨١٨
- بعثني النبي ﷺ لحاجة، ثم أدركته وهو يصلي، فسلمت عليه، فأشار إلي - جابر بن عبدالله ١٠١٨
- بكروا بالصلاة في اليوم الغيم - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٦٩٤
- بل اثمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر - أبو أمية الشعباني ٤٠١٤
- بل أنا، يا عائشة وأرأساء - عائشة ١٤٦٥
- بل فيما جفَّ به القلمُ وجرت به المقادير - سراقه بن جعشم ٩١
- بل لنا خاصة - بلال بن الحارث ٢٩٨٤
- بل مرّة واحدة، فمن استطاع، فطَوِّع - الأقرع بن حابس ٢٨٨٦
- بلغ عائشة أن عبدالله بن عمرو يأمر نساءه إذا اغتسلن أن ينقضن رؤوسهن - عبيد بن عمير ٦٠٤
- بلغني أن أمة مُخِثٌ - أبو سعيد الخدري ٣٢٤٠
- بلى فجدي نخلك، فإنك عسى أن تصدقي

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٤٢٥٠ | ابن مسعود | ٢٠٣٤ | أو تفعلني معروفاً - جابر بن عبدالله |
| ٢٨٨٧ | - تابعوا بين الحج والعمرة - عمر بن الخطاب | ٣٤٦١ | - بماذا كنت تستمشين؟ - أسماء بنت عميس |
| | - تأتي الإبل التي لم تعط الحق منها، تطأ | | - بهذا أؤمرتم أو لهذا خلقتن؟ - عبدالله بن |
| ١٧٨٦ | صاحبها بأخفافها - أبو هريرة | ٨٥ | عمرو |
| | - التاجر الأمين الصدوق المسلم مع الشهداء - | | - بول الغلام ينضح، وبول الجارية يغسل - أم |
| ٢١٣٩ | ابن عمر | ٥٢٧ | كرز الكعنية |
| | - تأخذ إحداكم ماءها وسدرها فتطهر، | ٣٣٢٧ | - يَبَيْتُ لا تمر فيه، جياغ أهله - عائشة |
| ٦٤٢ | فتحسن الظهور - عائشة | | - يَبَيْتُ لا تمر فيه كاليبت لا طعام فيه - سلمى |
| ٣٤٤٣ | - تأكل تمرًا وبك رمدًا؟ - صهيب بن سنان | ٣٣٢٨ | أم رافع |
| ٤٣٢٦ | - تأكل النار ابن آدم إلا أثر السجود - أبو هريرة | ٢٢٤١ | - بيع المحفلات خلاية - عبدالله بن مسعود |
| | - تجوزت لكم عن صدقة الخيل والرقيق - | | - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - أبو هريرة |
| ١٨١٣ | علي بن أبي طالب | ٢١٨٢ | الأسلمي |
| | - التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله - | | - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - سمرة بن |
| ٩٠٠ | ابن عباس | ٢١٨٣ | جندب |
| | - تخرج الدابة من هذا الموضع - بريدة بن | | - بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن |
| ٤٠٦٧ | الحصيب | ١٠٧٨ | عبدالله |
| | - تخرج الدابة ومعها خاتم سليمان بن داود - | ١١٦٢ | - بين كل أذنين صلاة - عبدالله بن مغفل |
| ٤٠٦٦ | أبو هريرة | | - بين الملحمة وفتح المدينة، ست سنين - |
| | - تخيروا لنطفكم وانكحوا الأكفاء وانكحوا | ٤٠٩٣ | عبدالله بن بسر |
| ١٩٦٨ | إليه عاتشة | | - بين يدي الساعة مسخ وخسف وقذف - |
| | - تدمع العين ويحزن القلب، ولا نقول ما | ٤٠٥٩ | عبدالله بن مسعود |
| ١٥٨٩ | يسخط الرب - أسماء بنت يزيد | | - بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا أنا بامرأة |
| | - تربت يمينك، فبم يشبهها ولدها إذا؟ - أم | ١٠٧ | توضأ - أبو هريرة |
| ٦٠٠ | سلمة | | - بينا أهل الجنة في نعمهم إذ سطر لهم نور - |
| ٣٧٧٤ | - تربوا صفحكم أنجح لها - جابر بن عبدالله | ١٨٤ | جابر بن عبدالله |
| | - تردون علي غرًا محجلين من الوضوء - أبو | ٢٠٦٧ | البيبة أو حد في ظهرك - ابن عباس |
| ٤٢٨٢ | هريرة | | - بينما نحن جلوس في المسجد، دخل رجل |
| | - ترك الناس التأمين، وكان رسول الله ﷺ - | ١٤٠٢ | على جمل - أنس بن مالك |
| ٨٥٣ | أبو هريرة | | - بينما هو يتغذى، إذ سقطت منه لقمة - معقل |
| | - تزوج رجل من الأنصار امرأة من بلعجلان، | ٣٢٧٨ | ابن يسار |
| ٢٠٧٠ | فدخل بها - ابن عباس | | |
| | - تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت سبع وبني | | |
| ١٨٧٧ | بها وهي بنت تسع - عبدالله بن مسعود | | |
| | - تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت ست سنين، | | |

ت

- تؤخذ صدقات المسلمين على مياههم - ابن

عمر

- النائب من الذنب كمن لا ذنب له - عبدالله

| | | | |
|------|--|--------------------------------------|--|
| ٤١٣٥ | أبو هريرة | ١٨٧٦ | فقدنا المدينة - عائشة |
| ٢١٧ | - تعلموا القرآن واقراءوه وارقدوا - أبو هريرة . | - تزوجني النبي ﷺ في شوال، وبنى بي في | شوال - عائشة |
| ٢٥٦ | - تعوذوا بالله من جب الحزن - أبو هريرة | ١٩٩٠ | - التسيح للرجال، والتصفيق للنساء - أبو |
| ٣٨٤٢ | هريرة | ١٠٣٤ | هريرة |
| - | تُفتح لكم أرض الأعاجم وستجدون فيها | - | التسيح للرجال والتصفيق للنساء - سهل بن |
| ٣٧٤٨ | بيوتاً يقال لها الحمامات - عبدالله بن عمرو .. | ١٠٣٥ | سعد الساعدي |
| - | تفرقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة - | - | تسحرت مع رسول الله ﷺ، هو النهار إلا أن |
| ٣٩٩١ | أبو هريرة | ١٦٩٥ | الشمس لم تطلع - حذيفة بن اليمان |
| - | تقاتلون جزيرة العرب، فيفتحها الله - نافع | - | تسحرنا مع رسول الله ﷺ ثم قمنا إلى الصلاة - |
| ٤٠٩١ | ابن عتبة بن أبي وقاص | ١٦٩٤ | زيد بن ثابت |
| ٢٦٢٥ | - تُقبَلون الدَّيَّةُ - سعد بن ضَميرة | - | تَسْجَرُوا فإن في السحور بركة - أنس بن |
| ٢٦٧٨ | تُقبِلُونَ وتستحقُّون؟ - عبدالله بن عمرو | ١٦٩٢ | مالك |
| - | تُقَطَّع يدُ السارق في ثَمَنِ المَحْرَج - سعد بن | - | تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أبو هريرة . |
| ٢٥٨٦ | أبي وقاص | - | تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - أنس بن |
| ٣٨٥٠ | - تقولين: اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُورٌ - عائشة | ٣٧٣٧ | مالك |
| ٤٢٤٦ | - التقوى وحسن الخلق - أبو هريرة | - | تسموا باسمي ولا تكونوا بكنتي - جابر بن |
| - | تكون بينكم وبين بني الأصفر هُدًى - عوف | ٣٧٣٦ | عبدالله |
| ٤٠٩٥ | ابن مالك الأشجعي | - | تسوكوا، فإن السواك مطهرة للفم - أبو |
| - | تَكُونُ وَتَنُحَّى على أبوابها دُعَاءٌ إلى النَّارِ - | ٢٨٩ | أمامة الباهلي |
| ٣٩٨١ | حذيفة بن اليمان | - | تشهده ملائكة الليل والنهار - أبو هريرة |
| ٣٩٦٧ | - تكون فتنة تستنظف العرب - عبدالله بن عمرو | ٢٣٥٦ | - تصدقوا عليه - أبو سعيد الخدري |
| - | تلا هذه الآية: يا أيها الذين آمنوا - أبو سعيد | - | تضامون في رؤية الشمس في الظهر في غير |
| ٢٣٦٥ | الخدري | ١٧٩ | سحاب؟ - أبو سعيد الخدري |
| - | تماروا في الغسل من الجنابة عند رسول الله | - | تضامون في رؤية القمر ليلة البدر؟ - أبو |
| ٥٧٥ | ﷺ - جبر بن مطعم | ١٧٨ | هريرة |
| - | التمسوا شيكاً يؤذنون به علماً للصلاة - أنس | - | تُطْعَمُ الطعام، وتقرأُ السلام - عبدالله بن |
| ٧٢٩ | ابن مالك | ٣٢٥٣ | عمرو |
| ٣١٧٩ | - تنح حتى أريك - أبو سعيد الخدري | ٢٥٤٨ | - تُظْهَر خَيْر لها - مسعود بن الأسود |
| - | تنكح النساء لأربع: لمالها، ولحبسها، | - | تعال فخط لي مسجداً في داري أصلي فيه - |
| ١٨٥٨ | ولجمالها، ولدينها - أبو هريرة | ٧٥٥ | أبو هريرة |
| ٤٨٥ | - توضؤوا مما غيرت النار - أبو هريرة | - | تعمس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد |
| ٤٨٧ | - توضؤوا مما مست النار - أنس بن مالك | ٤١٣٦ | الخميصة - أبو هريرة |
| ٤٨٦ | - توضؤوا مما مست النار - عائشة | - | تعمس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد القطيفة - |

- ٤٩٧ - توضعوا من لحوم الإبل - عبدالله بن عمر
- ٤٣٨ - توضعوا رسول الله ﷺ فمسح رأسه مرتين -
- ٤٦٤ - توضعوا رسول الله ﷺ فنضح فرجه - جابر بن عبدالله
- ٤٤١ - توضعوا النبي ﷺ فأدخل إصبعيه في جحري أذنيه - الربيع بنت معوذ بن عفراء
- ٢٨٤٨ - توضعوا رجل من أشجع بخير - زيد بن خالد الجهني
- ٣١٠٧ - توضعوا رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر، وما توضعوا رباع مكة إلا السوايب - علقمة بن نضلة
- ٥٦٦ - تيمنا مع رسول الله ﷺ إلى المناكب - عمار بن ياسر
- ج**
- ٧٥٤ - جئت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله! إني قد أنكرت من بصري - عتيان بن مالك السلمي
- ٤٢٢ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فسأله عن الموضوع - عبدالله بن عمرو
- ٥٣٠ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: أئلهم! ارحمني ومحمداً - وإله بن الأسقع
- ١٢٧٠ - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله - ابن عباس
- ١٥٣ - جاء خباب إلى عمر - أبو ليلى الكندي
- ٢٧٢١ - جاء رجل إلى أبي موسى الأشعري وسلمان ابن ربيعة - الهزبل بن شرحبيل
- ٣٨٦ - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إننا نركب البحر - أبو هريرة
- ٢٢٨١ - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن بني فلان أسلموا - عبدالله بن سلام
- ٢٤٤٨ - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله مالي أرى لولك منكفأ - أبو هريرة
- ٢٠٠٢ - جاء رجل من بني فزارة إلى رسول الله ﷺ - أبو هريرة
- ١١١٣ - أصليت؟ - أبو سعيد الخدري
- ث**
- ٢٠٣٩ - ثلاث جلدن جد، وهزلن جد - أبو هريرة
- ٣٨٦٢ - ثلاث دعوات مستجاب لهن - أبو هريرة
- ١٥١٩ - ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن نصلي فيهن - عقبة بن عامر الجهني
- ٢٢٨٩ - ثلاث فيهن البركة - صهيب بن سنان
- ٢٤٧٣ - ثلاث لا يمتنعن - أبو هريرة
- ٢٧٢٧ - ثلاث، لأن يكون رسول الله ﷺ يهنهن، أحب إلي من الدنيا وما فيها - عمر بن الخطاب
- ٤٠٣٣ - ثلاث، من كُن فيهِ وجد طعم الإيمان - أنس ابن مالك
- ١٠٧٣ - ثلاثاً للمهاجر بعد الصدر - العلاء بن الحضرمي
- ٢٤٤٢ - ثلاث أنا خصمهم يوم القيامة - أبو هريرة
- ٥٥٤ - ثلاث أيام ولياليهن للمسافر في المسح على الخفين - خزيمة بن ثابت
- ٢٥١٨ - ثلاث كلهم حق على الله عونه - أبو هريرة
- ٩٧١ - ثلاث لا ترتفع صلاتهم فوق رؤوسهم شبراً - ابن عباس

| | | | |
|--|------|--|------|
| جاء عبدُ قبايع النبي ﷺ على الهجرة - جابر | ٢٨٦٩ | جاء رسول الله ﷺ في الصَّيْح، يُصَيِّه | ٣٠٨٥ |
| ابن عبدالله | ٢٨٦٩ | المسحُرم، كُنْشَب - جابر بن عبدالله | ٣٠٨٥ |
| جاء عويمر إلى عاصم بن عدي فقال: سل | ٢٨٦٩ | جاء رسول الله ﷺ للمسافر ثلاثاً - خزيمه | ٥٥٣ |
| لي رسول الله ﷺ - سهل بن سعد الساعدي | ٢٨٦٩ | ابن ثابت | ٥٥٣ |
| جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ - أبو هريرة | ٢٥٥٤ | جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً - | ٥٦٧ |
| جاء مشركو قريش يخاصمون النبي ﷺ - | ٨٣ | أبو هريرة | ٥٦٧ |
| أبو هريرة | ٨٣ | الجمعة إلى الجمعة كفارة ما بينهما، ما لم | ١٠٨٦ |
| جاءت امرأة إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول | ١٧٥٩ | تغش الكباثر - أبو هريرة | ١٠٨٦ |
| الله إن أمي ماتت - بريدة بن الحصيب | ١٧٥٩ | جعت القرآن فقرأته كله في ليلة - عبدالله بن | ١٣٤٦ |
| جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق - قبيصة | ٢٧٢٤ | عمرو | ١٣٤٦ |
| ابن ذؤيب | ٢٧٢٤ | الحنابة متبوعة وليست بتابعة - عبدالله بن | ١٤٨٤ |
| جاءت فاطمة بنت أبي حبيش إلى رسول الله | ٦٢١ | مسعود | ١٤٨٤ |
| ﷺ - عائشة | ٦٢١ | جنّبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم - | ٧٥٠ |
| جاءت فتاة إلى النبي ﷺ فقالت: إن أبي | ١٨٧٤ | وائلة بن الأسقع | ٧٥٠ |
| زوجني ابن أخيه - بريدة بن الحصيب | ١٨٧٤ | الجنة مائة درجة، كل درجة منها مائة | ٤٣٣١ |
| جاءنا مصدق النبي ﷺ فأخذت بيده وقرأت | ١٨٠١ | السماء والأرض - معاذ بن جبل | ٤٣٣١ |
| في عهده - سويد بن غفلة | ١٨٠١ | جنتان من فضة، أنيتهما وما فيهما - عبدالله | ١٨٦ |
| جاءنا النبي ﷺ فصلى بنا في مسجد بني | ١٠٣١ | ابن قيس أبو موسى الأشعري | ١٨٦ |
| عبد الأشهل - عبدالله بن عبد الرحمن | ١٠٣١ | | |
| جاءني جبريل فقال: يا مُحمَّد! مُرَّ أصحابك - | ٢٩٢٣ | | |
| زيد بن خالد الجهني | ٢٩٢٣ | | |
| الجار أخٌ بسفبه - أبو رافع | ٢٤٩٥ | | |
| الجار أخٌ بشفعة جاره - جابر بن عبدالله | ٢٤٩٤ | | |
| الجار مَرزوق والمحتكر ملعون - عمر بن | ٢١٥٣ | | |
| الخطاب | ٢١٥٣ | | |
| جالست ابن عمر سنة - عامر بن شراحيل | ٢٦ | | |
| الشعبي | ٢٦ | | |
| جذب لنا رسول الله ﷺ النمر بعد العشاء - | ٧٠٣ | | |
| عبدالله بن مسعود | ٧٠٣ | | |
| جرح رسول الله ﷺ يوم أُحُد - سهل بن سعد | ٣٤٦٤ | | |
| الساعدي | ٣٤٦٤ | | |
| جعل الذية اثني عشر ألفاً - ابن عباس | ٢٦٣٢ | | |
| جعل رسول الله ﷺ الذية على عاقلة القاتلة - | ٢٦٤٨ | | |
| جابر بن عبدالله | ٢٦٤٨ | | |

ح

| | | | |
|---------------------------------------|------|---------------------------------------|------|
| حاملات، والدات، رحيمات، لولا ما | ٢٠١٣ | يأتين إلى أزواجهن - أبو أمامة الباهلي | ٢٠١٣ |
| حبسونا عن صلاة الوسطى ملا الله قبورهم | ٦٨٦ | ويوتهم نارا - عبدالله بن مسعود | ٦٨٦ |
| الحج جهادٌ كُلٌّ ضعيف - أم سلمة | ٢٩٠٢ | الحج جهادٌ كُلٌّ ضعيف - أم سلمة | ٢٩٠٢ |
| الحج جهادٌ كُلٌّ ضعيف - أم سلمة | ٢٩٠٢ | الحج جهادٌ كُلٌّ ضعيف - أم سلمة | ٢٩٠٢ |
| الحج جهادٌ كُلٌّ ضعيف - أم سلمة | ٢٩٨٩ | عبدالله | ٢٩٨٩ |
| حج رسول الله ﷺ ثلاث حججات - سفيان | ٣٠٧٦ | الثوري | ٣٠٧٦ |
| الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٣٠١٥ | عبد الرحمن بن يعمر الدلي | ٣٠١٥ |
| الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٢٩٠٦ | حج عن أبيك وأعتبر - أبو رزين العقيلي | ٢٩٠٦ |
| الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٢٨٩٢ | الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٢٨٩٢ |
| الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٣٤٨٧ | الحج عرفة فمن جاء قبل صلاة الفجر - | ٣٤٨٧ |

| | |
|---|--|
| حفظت سكتين في الصلاة: سكتة قبل القراءة، وسكتة عند الركوع - سمرة بن جندب ٨٤٥ | الحجامة على الريق أمثل، وهي تزيد في العقل وتزيد في الحفظ - ابن عمر ٣٤٨٨ |
| الحلال بين والحرام بين، وبينهما مشبهات - الثَّعْمَانُ بن بشير ٣٩٨٤ | حججت مع النبي ﷺ فذهب لحاجته فأبعد - عبدالرحمن بن أبي قُرَاد ٣٣٤ |
| الحلال ما أحل الله في كتابه - سلمان الفارسي ٣٣٦٧ | حججتنا مع رسول الله ﷺ ومعنا النساء والصبيان - جابر بن عبدالله ٣٠٣٨ |
| الحمد لله الذي أحيانا بعدما أماتنا - حذيفة ابن اليمان ٣٨٨٠ | حدُّ يُعمل به في الأرض خير لأهل الأرض - أبو هريرة ٢٥٣٨ |
| الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا - أبو سعيد الخدري ٣٢٨٣ | حدثنا وفدنا الذين قدموا على رسول الله ﷺ بإسلام ثقيف - عطية بن سفيان بن عبدالله بن ربيعة ١٧٦٠ |
| الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات - عائشة ٣٨٠٣ | حدثني عمروني من الأنصار من أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - أنس بن مالك ١٦٥٣ |
| الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده - عبدالله بن عمرو ... ٢٦٢٨ | الحَرْبُ خُدْعَةٌ - عائشة ٢٨٣٣ |
| الحمد لله الذي وسع سمعه الأصوات - عائشة ١٨٨ | حرَمٌ ليلة في سبيل الله، أفضل من صيام رجل - أنس بن مالك ٢٧٧٠ |
| الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً - أبو أمامة الباهلي ٣٢٨٤ | حَرِيمُ البئر مَدُّ وشائها - أبو سعيد الخدري .. ٢٤٨٧ |
| الحمد لله على كل حال - أبو هريرة ٣٨٠٤ | حريم النخلة مَدُّ جريدها - ابن عمر ٢٤٨٩ |
| الحمد لله ما دخل بطني طعام سُخِّنْ منذ كذا وكذا - أبو هريرة ٤١٥٠ | حسب امرئ من الشرائع يحقر أخاه المسلم - أبو هريرة ٤٢١٣ |
| الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا - ابن عباس ١٨٩٣ | الحسبُ المالُ، والكرمُ الثَّقَوَى - سمرة بن جندب ٤٢١٩ |
| حملني أهلي على الجفاء، بعدما علمت من السنة - أبو سريحة ٣١٤٨ | الحسدُ يأكل الحسنات، كما تأكل النار الحطب - أنس بن مالك ٤٢١٠ |
| الحَمَى كَيْزٌ من كبر جهنم - أبو هريرة ٣٤٧٥ | الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة - ابن عمر ١١٨ |
| الحَمَى من فيح جهنم فأبْرُدُها بالماء - رافع ابن خديج ٣٤٧٣ | حسين مني، وأنا من حسين - يعلى بن مرة .. ١٤٤ |
| الحَمَى من فيح جهنم فأبْرُدُها بالماء - عائشة ٣٤٧١ | حضرت ابن عمر في جنازة. فلما وضعها في اللحد قال - سعيد بن المسيب ١٥٥٣ |
| حولها نُدْنُدُنْ - أبو هريرة ٣٨٤٧ | حضرت عشاء الوليد أو عبدالملك، فلما حضرت الصلاة قمت لأتوضأ - محمد بن مسلم بن شهاب الزهري ٤٩٠ |
| الحياة من الإيمان والإيمان في الجنة - أبو بكره الثقفي ٤١٨٤ | حفاة، عراة - يا عائشة! الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض - عائشة ٤٢٧٦ |

- ٥٤١ الأنصاري
 - خرج علينا رسول الله ﷺ وفي يده الدرة، فوضعها ثم جلس فبال إليها - عبدالرحمن
 ٣٤٦ ابن حنبل
 - خرج عمر يوم عيد، فأرسل إلى أبي واقد الليثي: بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ في -
 ١٢٨٢ عبيد الله بن عبدالله
 - خرج النبي ﷺ لبعض حاجته، فلما رجع تلقته بالإداوة - المغيرة بن شعبه ٣٨٩
 - خرج نفر من أهل العراق إلى عمر فلما قدموا عليه قال لهم - عاصم بن عمرو ١٣٧٥
 - خرجت مع أبي سعيد الزرقني صاحب رسول الله ﷺ - يونس بن ميسرة ٣١٢٩
 - خرجت مع رسول الله ﷺ زمن الحديبية فأخبرم أصحابه - أبو قتادة ٣٠٩٣
 - خرجت مع عبدالله بن عمر، فلحقه أعرابي - خالد بن أسلم، مولى عمر بن الخطاب ١٧٨٧
 - خرجنا حتى قدمنا على رسول الله ﷺ، فبايعناه وصلينا خلفه - علي بن شيبان ٨٧١
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة، فقعد حيال القبلة - البراء بن عازب ١٥٤٨
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر وكان رسول الله ﷺ لا يأتي البراز حتى يتغيب - جابر بن عبدالله ٣٣٥
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمسة بقين من ذي القعدة - عائشة ٢٩٨١
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ للحج على أنواع ثلاثة - عائشة ٣٠٧٥
 - خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة، فنصلي ركعتين ركعتين، حتى رجعنا - أنس بن مالك ١٠٧٧
 - خصال لا تنبغي في المسجد - ابن عمر ٧٤٨
 - خصلتان لا يحصيها رجل مسلم إلا دخل
 ٣٢٤٩ الحجة فاسقة، والعقرت فابقت - عائشة
 - حيثما مررت بقبر مشرك، فبشره بالنار - عبدالله بن عمر ١٥٧٣
 - حين تيمموا مع رسول الله ﷺ، فأمر المسلمين فضربوا بأكتفهم التراب - عمار بن ياسر ٥٧١
 خ
 - خذ الحب من الحب، والشاة من الغنم - معاذ بن جبل ١٨١٤
 - خذ حقل في عفاف وإف، أو غير وإف - أبو هريرة ٢٤٢٢
 - خذ الدبة، بارك الله لك فيها - جارية بن ظفر ٢٦٣٦
 - خذ منهن أربعاً - ابن عمر ١٩٥٣
 - خذ هذا العنقود فأبلغه أمك - النعمان بن بشير ٣٣٦٨
 - خذوا عني. خذوا عني. قد جعل الله لهن سبيلاً - عباد بن الصامت ٢٥٥٠
 - خذي مايكفيك وكذلك بالمعروف - عائشة ٢٢٩٣
 - الخراج بالضمان - عائشة ٢٢٤٣
 - خرج أبو بكر في تجارة إلى بصرى، قبل موت النبي ﷺ بعام - أم سلمة ٣٧١٩
 - خرج رسول الله ﷺ يوم فطر أو أضحى، فخطب قائماً ثم قعد قعدة ثم قام - جابر بن عبدالله ١٢٨٩
 - خرج رسول الله ﷺ يوماً يستسقى فصلى بنا ركعتين بلا أذان ولا إقامة - أبو هريرة ١٢٦٨
 - خرج زيد بن ثابت عند مروان - أبان بن عثمان ٤١٠٥
 - خرج علينا رسول الله ﷺ ذات يوم، وعليه جبة رومية من صوف - عباد بن الصامت ٣٥٦٣
 - خرج علينا رسول الله ﷺ فقلنا قد عرفنا السلام عليك - كعب بن عجرة ٩٠٤
 - خرج علينا رسول الله ﷺ ورأسه يقطر ماء، فصلى بنا في ثوب واحد - أبو الدرداء

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٢٧٨٩ | الأنصاري | ٩٢٦ | الجنة - عبدالله بن عمرو |
| ٣٥٠١ | - خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب | | - خصلتان معلقتان في أعناق المؤمنين |
| ٣٥٣٣ | - خير الدواء القرآن - علي بن أبي طالب | ٧١٢ | للمسلمين: صلاتهم وصيامهم - ابن عمر .. |
| | - خير الشهود من أدى شهادته قبل أن يألفها - | | - خطبنا رسول الله ﷺ فقال: يا أيها الناس! |
| ٢٣٦٤ | زيد بن خالد الجهني | | توبوا إلى الله قبل أن تموتوا - جابر بن |
| | - خير صفوف الرجال مقدمها، وشرها | ١٠٨١ | عبدالله |
| ١٠٠١ | مؤخرها - جابر بن عبدالله | | - خلق الله عز وجل يوم خلق السموات |
| | - خير صفوف النساء آخرها، وشرها أولها - | ٤٢٩٤ | والأرض مائة رحمة - أبو سعيد الخدري ... |
| ١٠٠٠ | أبو هريرة | ٣٣٧٨ | - الخمر من هاتين الشجرتين - أبو هريرة |
| | - الخير عادة، والشر لجاجة - معاوية بن أبي | | - خمس صلوات افترضهن الله على عباده - |
| ٢٢١ | سفيان | ١٤٠١ | عبادة بن الصامت |
| ٣١٣٠ | - خير الكفن الحلة - أبو أمامة الباهلي | | - تحسن فواسق يقتلن في الحل والحرم - |
| ١٤٧٣ | - خير الكفن الحلة - عبادة بن الصامت | ٣٠٨٧ | عائشة |
| | - خير ما يخلف الرجل من بعده ثلاث - أبو | | - خمس من حق المسلم على المسلم - أبو |
| ٢٤١ | قتادة الأنصاري | ١٤٣٥ | هريرة |
| | - خير معاش الناس لهم، رجل مُسكٌ بعبان | | - تحسن الدواب، لا جناح على من قتلهن - |
| ٣٩٧٧ | فرس - أبو هريرة | ٣٠٨٨ | ابن عمر |
| ٢٧٨٦ | - الخير معقود بنواصي الخيل - عروة البارقي | ١٧٣ | - الخوارج كلاب النار - عبدالله بن أبي أوفى . |
| | - خير الناس بعد رسول الله ﷺ أبو بكر - علي | | - خياركم الذين إذا رؤوا ذكر الله - أسماء بنت |
| ١٠٦ | ابن أبي طالب | ٤١١٩ | يزيد |
| | - خير الناس خيرهم قضاء - العرياض بن | ١٩٧٨ | - خياركم خياركم لنسائهم - عبدالله بن عمرو |
| ٢٢٨٦ | سارية | | - خياركم من تعلم القرآن وعلمه - سعد بن |
| | - خيرا رأيته، تلذ فاطمة غلامًا فترضعه - أم | ٢١٣ | أبي وقاص |
| ٣٩٢٣ | الفضل لبابة بنت الحارث | | - الخير أشرف إلى البيت الذي يؤكل فيه، من |
| | خُيرت بين الشفاعة وبين أن يدخل نصف | ٣٣٥٧ | الشفرة إلى ستام البعير - ابن عباس |
| ٤٣١١ | أمتي الجنة - أبو موسى الأشعري | | - الخير أسرع إلى البيت الذي يغشى من |
| | - خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي | ٣٣٥٦ | الشفرة - أنس بن مالك |
| ١٩٧٧ | ابن عباس | ٣٤٩٧ | - خير أكحالكم الإنمذ - ابن عباس |
| | - خيرنا رسول الله ﷺ فاخترناه، فلم يره شيئًا - | | - خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم - أبو |
| ٢٠٥٢ | عائشة | ٣٦٧٩ | هريرة |
| | - الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة - | ٣٥٦٦ | - خير ثيابكم البياض فالبسوها - ابن عباس .. |
| ٢٧٨٧ | عبدالله بن عمر | | - خير ثيابكم البياض، فكفوا فيها موتاكم، |
| ٢٧٨٨ | - الخيل معقود في نواصيها الخير - أبو هريرة | ١٤٧٢ | والبسوها - ابن عباس |
| | | | - خير الخيل الأدهم الأقرح - أبو قتادة |

- ٣١٧١ الخديري
 ٢٤٢٩ دُع من دَيْتِكَ هذا - كعب بن مالك
 ١٩١٢ عرسه - سهل بن سعد الساعدي
 دعا عليّ بماء، فغسل يديه قبل أن يدخلهما
 ٣٩٦ الإناء - أبو عائشة الحارث بن سويد
 دعاء الوالد يُقضي إلى الحجاب - أم حكيم
 ٣٨٦٣ بنت ودَّاع الخزاعية
 دعها يا عمر، فإن العين دامعة، والنفس
 ١٥٨٧ مصابة - أبو هريرة
 - دُعوة المرأة مُستجابة لأخيه بظهر الغيب -
 ٢٨٩٥ صفوان بن عبد الله بن صفوان
 - دُعِي رسول الله ﷺ إلى جنازة غلام من
 ٨٢ الأنصار - عائشة أم المؤمنين
 ٤١١٣ الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر - أبو هريرة
 الدنيا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ ما فيها إلا ذكر الله - أبو
 ٤١١٢ هريرة
 ١٩٨١ - دونك، فانتصري عائشة
 - دُونَكها، يا طلحة! فإنها تجم الفؤاد - طلحة
 ٣٣٦٩ ابن عبد الله
 - الدينار بالدينار، والدرهم بالدرهم - علي
 ٢٢٦١ بن أبي طالب
 ذ
 ٤٠٤٨ - ذاك عند أوان ذهاب العلم - زياد بن لبيد
 ٣٦٣٦ - ذباب، ذباب - وائل بن حجر
 ذبح رسول الله ﷺ عَمْرٍ اعتمر من نسائه -
 ٣١٣٣ أبو هريرة
 - ذبحت أرنيين بمروءة فأتيتهما بهما النبي ﷺ -
 ٣١٧٥ محمد بن صفي
 - ذروني ما تركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم
 ٢ بسؤالهم - أبو هريرة
 ٣٧٩٠ - ذُكِّرُ الله - أبو الدرداء
 - ذُكر عند ابن عباس، ما يقطع الصلاة،
 فذكروا الكلب والحصار والمرأة - الحسن
 ٢٥١٣ - ذَبَر رجلٌ مِئًا غَلَامًا - جابر بن عبد الله
 - الذَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَى - حذيفة بن
 ٤٠٧١ اليمان
 - دخل الأسود ومسروق على عائشة فقالا -
 ١٦٨٧ إبراهيم
 - دخل رسول الله ﷺ المسجد فسمع قراءة
 ١٣٤١ رجل فقال: - أبو هريرة
 - دخل رسول الله ﷺ مكة، وله أربع غداثر -
 ٣٦٣١ أُمُّ هانئ
 - دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح الكعبة - ابن
 ٣٠٦٣ عمر
 - دخل سليلك الغطفاني المسجد والنبي ﷺ
 ١١١٢ يخطب، فقال: أصليت؟ - جابر بن عبد الله
 - دخل علينا رسول الله ﷺ فوضعنا تحته قطيفة -
 ٣٣٣٤ عبد الله بن بسر وعطية بن بسر
 - دخل عليه عمر وهو على مائدته فأوسع له -
 ٣٣٦١ ابن عمر
 - دخلت امرأة النار في هرة ربطتها - أبو هريرة
 ٤٢٥٦ - دخلت بابت لي علي رسول الله ﷺ لم يأكل
 ٥٢٤ الطعام - أم قيس بنت محصن
 - دخلت على أبي هريرة في بيته، فسأته عن
 صوم يوم عرفة بعرفة؟ - عكرمة مولى ابن
 ١٧٣٢ عباس
 - دخلت على أم سلمة قال: فأخرجت إلي
 ٣٦٢٣ شعرا - عثمان بن موهب
 - دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت
 ١٤٥٠ فقلت: - محمد بن المنكدر
 - دخلت على عائشة، فأخرجت لي إزارًا
 ٣٥٥١ غليظًا - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري
 - دخلت على مروان فقلت له: امرأة من أهلك
 ٢٠٣٢ طلقت - عروة بن الزبير
 - دخلنا على جابر بن عبد الله فلما انتهينا إليه
 ٣٠٧٤ سأل عن القوم - محمد بن علي بن الحسين
 - دع أذنهما، وخُذْ بسالفتها - أبو سعيد

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٠٨ | - رأي رسول الله ﷺ وأنا أبول قائمًا، فقال: يا عمر لا تبيل قائمًا - عمر بن الخطاب | ٩٥٣ | العربي |
| ٦٦٦ | - رأى رسول الله ﷺ رجلاً توضعاً فترك موضع الظفر على قدمه - عمر بن الخطاب | ١٣٣٠ | - ذكر لرسول الله ﷺ رجل نام ليلة حتى أصبح عبدالله بن مسعود |
| ٤٢٤ | - رأى رسول الله ﷺ رجلاً يتوضأ فقال: لا تسرف - ابن عمر | ١٦٢٦ | - ذكروا عند عائشة أن عليًا كان وصيًا - الأسود بن يزيد |
| ٤٥٠ | - رأى رسول الله ﷺ قومًا يتوضؤون، وأعقابهم تلوح - عبدالله بن عمرو | ٤٠٧٧ | - ذلك الرجل أرفع أمتي درجة في الجنة - أبو سعيد الخدري |
| ٧٦٣ | - رأى رسول الله ﷺ نخامة في قبلة المسجد - عبدالله بن عمر | ٤٢٢٥ | - ذلك عاجل بشرى المؤمن - أبو ذر الغفاري |
| ٢١٠٢ | - رأى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق - أبو هريرة | ٢٢٥٣ | - الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب |
| ١١٥٤ | - رأى النبي ﷺ رجلاً يصلي بعد صلاة الصبح ركعتين - قيس بن عمرو | ٢٢٥٩ | - الذهب بالورق ربا، إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب |
| ٢١٣٥ | - رأى النبي ﷺ شيخاً يمشي - أبو هريرة | ٩٨ | - ذهبت أنا وأبو بكر وعمر - علي بن أبي طالب |
| ١٠٤٢ | - رأيت أبا رافع مولى رسول الله ﷺ، رأى الحسن بن علي وهو يصلي - أبو سعد رجل من أهل الكوفة | ٢٨٤٧ | - ذهبت فرسٌ له، فأخذها العدو - ابن عمر ... |
| ٣٥٩٤ | - رأيت ابن عمر اشتري عمامة لها علم - أبو عمر مولى أسماء | ٣٨٩٦ | - ذهبت النوبة وبقيت المبرثات - أم حُرُز الكعبية |
| ٢٩٤٣ | - رأيت الأصيلع عمر بن الخطاب يُقبَلُ الحجر ويقول - عبدالله بن مرجس | ٣٥٨٢ | - ذيلك ذراع - أبو هريرة |
| ٣٩٢٤ | - رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس، خرجت - عبدالله بن عمر | | |
| ١٤٩٤ | - رأيت أنس بن مالك صلى على جنازة رجل فقام حيال رأسه - أبو غالب الباهلي | ٣٩٠٦ | - الرؤيا ثلاث: فبشوى من الله - أبو هريرة ... |
| ٧٣٢ | - رأيت بلالاً يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ مثنى مثنى، ويقيم واحدة - أبو رافع مولى رسول الله ﷺ | ٣٨٩٣ | - الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء - أنس بن مالك |
| ٥١١ | - رأيت جابر بن عبدالله يصلي الصلوات بوضوء واحد - الفضل بن مبشر | ٣٨٩٥ | - رؤيا الرجل المسلم الصالح، جزء - أبو سعيد الخدري |
| ٣٣٣٣ | - رأيت رسول الله ﷺ أتى بتمر عتيق - أنس بن مالك | ٣٨٩٧ | - الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءا - ابن عمر |
| | - رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة، رفع | ٣٩١٤ | - الرؤيا على رجل طائر مالم تُعبر - أبو رزين العقبلي |
| | | ٣٨٩٤ | - رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا - أبو هريرة |
| | | ٣٩٠٩ | - الرؤيا من الله، والحلم من الشيطان - أبو قتادة |
| | | ١٤٨١ | - الراكب خلف الجنازة والماشي منها حيث شاء - المغيرة بن شعبه |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٣٣٢٥ | عبدالله بن جعفر | ٥٥٨ | يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - ابن عمر |
| ٤٢٩ | ياسر | ٢٩٥٨ | المطلب بن أبي وداعة السهمي |
| ٨٦٠ | حذو منكبيه حين يفتح الصلاة - أبو هريرة .. | ٤١٦ | عبدالله بن أبي أوفى |
| ٣٥٦٥ | أنس بن مالك | ٤١١ | عباس |
| ١٠٥٠ | ثوب - كيسان بن جرير الأموي | ٤٤٦ | رجليه بخنصره - المستورد بن شداد |
| ١٠٣٨ | عبدالله بن عمرو | ٤٣٣ | أيوب الأنصاري |
| ٨٧٢ | سوى ظهره - وابصة بن معبد | ٤٣٧ | سلمة بن الأكوع |
| ١٠٤٩ | متوشحاً به - عمر بن أبي سلمة | ٤٣٥ | عثمان بن عفان |
| ٤١٤٦ | الجوع - عمر بن الخطاب | ٥٦٤ | قطرية - أنس بن مالك |
| ٥٦٢ | والعمامة - عمرو بن حريث | ٨٠٧ | ابن مظعم |
| ٥١٦ | أريت السائب بن خباب يشم ثوبه - محمد .. | ٣٠٥٣ | جابر بن عبدالله |
| ٤١٣ | شقيق بن سلمة | ٣٥٣٢ | بطن الوادي - أم جندب الأزدية |
| ٣٥٩٨ | أريت علياً ترضاً ثلاثاً ثلاثاً - | ٩٢٠ | سلمة بن الأكوع |
| ٤٥٦ | أبو حية بن قيس الكوفي | ١٤٣١ | نعليه عن يساره - عبدالله بن السائب |
| ٣٩٢١ | أرض بهانخل - أبو موسى الأشعري | ٤١٢ | أريت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك ترضاً |
| ٣٩٢٢ | أريت في يدي سوارين من ذهب - أبو هريرة .. | ٣٢٣ | أريت رسول الله ﷺ في كنيفه مستقبل القبلة |
| ٢٤٣١ | أنس بن مالك | ٣٦٢٨ | أريت رسول الله ﷺ هذه منه بيضاء - أبو |
| | أريت النبي ﷺ أني بدلو فمضخص منه - | | جحيصة |

- ١٢٨ - رأيت يد طلحة شلاء - قيس بن أبي حازم ...
 - رأيتك تصفر لحيك بالورس؟ - عبيد بن جريح عن ابن عمر ٣٦٢٦
 - رب! أعني ولا تُعِن عليّ - ابن عباس ٣٨٣٠
 - رب اغفر لي وارحمني واجبرني وارزقني وارفعني - ابن عباس ٨٩٨
 - رَبِّ اغفر لي وَتُبْ عليّ - ابن عمر ٣٨١٤
 - رب صائم ليس له من صيامه إلا الجوع - أبو هريرة ١٦٩٠
 - الربا ثلاثة وسبعون باباً - عبدالله بن مسعود . ٢٢٧٥
 - الربا سبعون حوتاً - أبو هريرة ٢٢٧٤
 - ربما اختلفت يدي ويد رسول الله ﷺ في الوضوء من إناء واحد - أم صبية خولة بن قيس الجهنية ٣٨٢
 - ربما ذكرت قول الشاعر وأنا أنظر إلى وجه رسول الله ﷺ على المنبر - عبدالله بن عمر .. ١٢٧٢
 - ربما فكرته من ثوب رسول الله ﷺ بيدي - عائشة ٥٣٧
 - الرجل أحق بهيته مالم يشب منها - أبو هريرة . ٢٣٨٧
 - رجلٌ ضعيفٌ، مستضعفٌ - معاذ بن جبل ... ٤١١٥
 - رجلٌ مُجاهدٌ في سبيل الله بنفسه وماله - أبو سعيد الخدري ٣٩٧٨
 - رحم الله الأنصار - عمرو بن عوف المزني .. ١٦٥
 - رَجِمَ الله حارس الحَرَس - عقبة بن عامر الجهني ٢٧٦٩
 - رحم الله رجلاً قام من الليل ف صلى وأيقظ امرأته فصلت - أبو هريرة ١٣٣٦
 - رحم الله عبداً سمحاً إذا باع - جابر بن عبدالله ٢٢٠٣
 - رَجِمَ الله المُحَلِّقِينَ - ابن عمر ٣٠٤٤
 - رَحُصَ رسول الله ﷺ في الرُّقْبة من الحية والعقرب - عائشة ٣٥١٧
 - رخص رسول الله ﷺ لرعاء الإبل في البيوتة - عاصم بن عدي ٣٠٣٧
 ٦٥٩ - وائل بن حجر
 - رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبته قبل يديه - وائل بن حجر ٨٨٢
 - رأيت النبي ﷺ حامل الحسن بن علي على عاتقه - أبو هريرة ٦٥٨
 - رأيت النبي ﷺ رمى الجمرة، يوم النحر، على ناقة له صهباء - قدامة بن عبدالله العامري ٣٠٣٥
 - رأيت النبي ﷺ صلى جالساً على يمينه، وهو وجع - وائل بن حجر ١٢٢٤
 - رأيت النبي ﷺ قد حلق الإبهام والوسطى ورفع التي تليهما - وائل بن حجر ٩١٢
 - رأيت النبي وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنابة - عبدالله بن عمر ١٤٨٢
 - رأيت النبي ﷺ واضعاً يده اليمنى على فخذه اليمنى في الصلاة - أبو مالك نمير الخزاعي ٩١١
 - رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر، وعليه عمامة سوداء - عمرو بن حريث ١١٠٤
 - رأيت النبي ﷺ يخطب على المنبر وعليه عمامة سوداء - عمرو بن حريث ٣٥٨٤
 - رأيت النبي ﷺ يخطب على ناقة، وحشي أخذ بخطامها - قيس بن عائذ أبو كاهل الأحمسي ١٢٨٤
 - رأيت النبي ﷺ يصلي الظهر والعصر في ثوب واحد، متلبياً به - كيسان بن جرير الأموي ١٠٥١
 - رأيت النبي ﷺ يصلي فأخذ شماله بيمينه - وائل بن حجر ٨١٠
 - رأيت النبي ﷺ يطوف بالبيت على راحلته - عامر بن واثلة ٢٩٤٩
 - رأيت النبي ﷺ يقتل عن يمينه وعن يساره في الصلاة - عبدالله بن عمرو ٩٣١
 - رأيت النبي ﷺ يوم النحر عند جمرة العقبة - أم جندب الأزدية ٣٠٣١

| | |
|----------|--|
| ۳۶۲۹ | سئل أنس بن مالك: أخضب رسول الله ﷺ؟ - حميد الطويل |
| ۴۹۴ | سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم الإبل - البراء بن عازب |
| ۳۵۸۰ | سئل رسول الله ﷺ كم تجر المرأة من ذيلها؟ قال: شبرًا - أم سلمة |
| ۱۱۸۳ | سئل عن القنوت في صلاة الصبح - أنس بن مالك |
| ۱۴۲۱ | سئل النبي ﷺ أي الصلاة أفضل؟ قال: طول القنوت - جابر بن عبدالله |
| ۵۹۲ | سئل النبي ﷺ عن الجنب، هل ينام أو يأكل أو يشرب؟ - جابر بن عبدالله |
| ۶۹۵ | سئل النبي ﷺ عن الرجل يغفل عن الصلاة - أنس بن مالك |
| ۱۳۲۰ | سئل النبي ﷺ عن صلاة الليل فقال: يصلي مثنى مثنى - ابن عمر |
| ۱۳۵ | سأبت معكم رجلاً أميناً - حذيفة بن اليمان |
| ۱۹۷۹ | سأبني النبي ﷺ فسبقته - عائشة |
| ۲۱۴۰ | الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله - أبو هريرة |
| ۳۴۳۴ | سأقي القوم آخرهم شرباً - أبو قتادة |
| ۱۱۷۶ | سأل ابن عمر رجل فقال: كيف أوتر؟ قال: أوتر بواحدة - المطلب بن عبدالله |
| ۵۴۲ | سأل رجل النبي ﷺ: يصلي في الثوب ألذي يأتي فيه أهله؟ - جابر بن سمرة |
| ۱۲۵۲ | سأل صفوان بن المعطل رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله إني سألتك عن أمر - أبو هريرة |
| ۳۱۴۷ | سألت أبا أيوب الأنصاري: كيف كانت الضحايا - عطاء بن يسار |
| ۸۲۵ | سألت أبا سعيد الخدري عن صلاة رسول الله ﷺ - قرعة بن يحيى البصري |
| ۲۰۲۲ | سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض - يونس بن جبير |
| ۱۶۶۸ | رخص رسول الله ﷺ للحبلى التي تخاف على نفسها - أنس بن مالك |
| ۱۰۳۶ | رخص رسول الله ﷺ للنساء في التصفيق، وللرجال في التسييح - ابن عمر |
| ۱۶۸۸ | رخص للكبير الصائم في المباشرة - ابن عباس |
| ۳۳۳۶ | رُدَّيه فيه، ثُمَّ أعجبه - أُمِّ أَيْمَن |
| ۲۰۴۱ | رفع القلم عن ثلاثة: عن التائم حتى يستيقظ - عائشة |
| ۲۹۱۰ | رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبًا لَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - جابر ابن عبدالله |
| ۸۷۳ | ركعت إلى جنب أبي، فطبقت فضرب يدي - مصعب بن سعد |
| ۱۱۴۹ | رَمَقَتْ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ - ابن عمر |
| ۲۸۱۵ | رَمَيَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ - فَإِنَّ أَبْنَاهُمْ كَانَ رَامِيًا - ابن عباس |
| ز | |
| ۲۸۹۶ | الزَّادُ وَالرَّاجِلَةُ - ابن عمر |
| ۳۳۳۸ | زار أبو هريرة قومه أبينا يعني قرية - عطاء بن مسلم الخراساني |
| ۲۴۰۵ | الرَّعِيمُ غَارِمٌ، وَالْدُّنَى مَقْضِي - أبو أمامة الباهلي |
| ۲۴۲۸ | الزُّمَّةُ - ثعلبة التميمي |
| ۱۵۶۹ | زوروا القبور، فإنها تذكركم الآخرة - أبو هريرة |
| ۳۹۵۲ | زويت لي الأرض حتى رأيت مشارقتها ومغارها - ثوبان مولى رسول الله ﷺ |
| ۱۳۴۲ | زينا القرآن بأصواتكم - البراء بن عازب ... |
| س | |
| ۲۰۸۲ | سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم أعتقا - أبو الحسن مولى بني نوفل |
| ۲۹۹۸ | سئل ابن عمر: في أي شهر اعتمر رسول الله ﷺ - عروة بن الزبير |

- سألت أم سلمة عن الرجل يصبح، وهو
 جنب، يريد الصوم؟ - نافع مولى ابن عمر .. ١٧٠٤
 - سألت أن رسول الله ﷺ سبيح في سفر -
 عبدالله بن عبدالله بن نوفل ٦١٤
 - سألت أنس بن مالك عن قراءة النبي ﷺ
 فقال - قتادة ١٣٥٣
 - سألت أنس بن مالك عن القنوت - محمد بن
 سيرين ١١٨٤
 - سألت جابر بن عبدالله عن الضُّبُع -
 عبدالرحمن بن أبي عمار ٣٢٣٦
 - سألت جابر بن عبدالله، وأنا أطوف بالبيت -
 محمد بن عباد بن جعفر ١٧٢٤
 - سألت رافع بن خديج قال: كنا نكري
 الأرض - حنظلة بن قيس ٢٤٥٨
 - سألت رسول الله ﷺ: أيما أفضل؟ الصلاة
 في بيتي أو لصلاة في المسجد؟ - عبدالله
 ابن سعد ١٣٧٨
 - سألت رسول الله ﷺ: متى تنقطع معرفة العبد
 من الناس؟ - أبو موسى الأشعري ١٤٥٣
 - سألت رسول الله ﷺ ﴿يوم تبدل الأرض غير
 الأرض - على الصراط - عائشة ٤٢٧٩
 - سألت رسول الله ﷺ عن الكلب الأسود -
 أبوذر الغفاري ٣٢١٠
 - سألت رسول الله ﷺ عن مزاكلة الحائض -
 عبدالله بن سعد ٦٥١
 - سألت سليمان بن يسار عن الثوب يصيبه
 المني - عمرو بن ميمون ٥٣٦
 - سألت سهل بن سعد: هل رأيت النبي؟
 أبو حازم ٣٣٣٥
 - سألت عائشة: أكان النبي ﷺ يصلي
 الضحى؟ - معاذة العدوية ١٣٨١
 - سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل -
 عبدالله بن شقيق العقيلي ١٢٢٨
 - سألت عائشة عن صوم النبي ﷺ؟ فقالت -
- أبوسلمة ١٧١٠
 - سألت عائشة عن النسخ على الخفين -
 شريح بن هانئ ٥٥٢
 - سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ -
 مسروق بن الأجدع الهمداني ١١٨٥
 - سألت عائشة فقلت: أي أمه أخبريني عن
 مرض رسول الله ﷺ - عبيدالله بن عبدالله ... ١٦١٨
 - سألت عائشة، قلت: يا أم المؤمنين أفنيتي
 عن وتر رسول الله ﷺ - سعد بن هشام ١١٩١
 - سألت عائشة: كم كان صداق نساء النبي
 ﷺ؟ - أبوسلمة ١٨٨٦
 - سألت عبدالله بن عباس وعبدالله بن عمر،
 عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل - عامر
 الشعبي ١٣٦١
 - سألت فضالة بن عبيد عن تعليق اليد في
 الثُّنْب؟ - عبدالرحمن بن محيريز الجمحي .. ٢٥٨٧
 - سألت في زمن عثمان بن عفان، والناس
 متوافرون، عن صلاة الضحى - عبدالله بن
 الحارث ١٣٧٩
 - سألت النبي ﷺ فقلت: إن بيني وبين
 المسجد طريقاً قذرة - امرأة من بني
 عبدالأشهل ٥٣٣
 - سألتنا عائشة، بأي شيء كان يوتر رسول الله
 ﷺ؟ - عبدالعزيز بن جريج ١١٧٣
 - سألتنا علياً عن تطوع رسول الله ﷺ بالنهار
 فقال: إنكم لا تطيقونه - عاصم بن ضمرة
 السلولي ١١٦١
 - سأله رجل فقال: أقرأ والإمام يقرأ؟ - أبو
 الدرداء الأنصاري ٨٤٢
 - سأله رجل: كم أفيض على رأسي وأنا
 جنب؟ - أبو هريرة ٥٧٨
 - سباب المسلم فسوق، وقتاله كُفْرٌ - ابن
 مسعود ٣٩٣٩
 - سباب المسلم فسوق وقتاله كفر - عبدالله بن

| | | | |
|------|--|--------------------------------------|--|
| ٨٤٤ | ابن جندب | ٦٩ | مسعود |
| - | سل ربك العفو والغافية، في الدنيا والآخرة - | - | سبحان الله رب العالمين - ربيعة بن كعب |
| ٣٨٤٨ | أنس بن مالك | ٣٨٧٩ | الأسلمي |
| - | سل رسول الله ﷺ سعدًا ورش على قبره ماء - | - | سبحان الله وبحمده - ربيعة بن كعب |
| ١٥٥١ | أبو رافع | ٣٨٧٩ | الأسلمي |
| - | السلام عليكم - أبو أسيد الساعدي | - | سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك - |
| ٣٧١١ | السلام عليكم دار قوم مؤمنين - أبو هريرة ... | ٨٠٤ | أبو سعيد الخدري |
| ٤٣٠٦ | السلام عليكم، دار قوم مؤمنين، أنتم لنا | - | سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، |
| ١٥٤٦ | فرط وإننا بكم لاحقون - عائشة | ٨٠٦ | وتعالى جدك، ولا إله غيرك - عائشة |
| - | السلام عليكم ورحمة الله - عمار بن ياسر ... | - | سبع مواطن لا تجوز فيها الصلاة - عمر بن |
| ٩١٦ | سلم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من | ٧٤٧ | الخطاب |
| ١٢١٥ | العصر - عمران بن الحصين | - | ستر ما بين الجن وعورات بني آدم، إذا دخل |
| - | سلوا الله علمًا نافعًا، وتعوذوا بالله من علم | ٢٩٧ | الكنيف - علي بن أبي طالب |
| ٣٨٤٣ | لا يضرع - جابر بن عبدالله | - | سترت سهوة لي، تعني الداخل بستر فيه |
| ٣٢٦٥ | سم الله عز وجل - عمر بن أبي سلمة | ٣٦٥٣ | تصاوير - عائشة |
| - | سمع رسول الله ﷺ يقول إذا ركع: سبحان | - | ستصالحك الروم صلحًا آمنًا - ذو مخمر |
| ٨٨٨ | ربي العظيم - حذيفة بن اليمان | ٤٠٨٩ | الحبشي |
| - | سمع النبي ﷺ رجلًا يقول: اللهم! إني | ٢٧٨٠ | سئمتُ عليكم الآفاق - أنس بن مالك |
| ٣٨٥٨ | أسألك - أنس بن مالك | - | سكون فتن يصبح الرجل فيها مؤمنًا ويمسي |
| - | سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح ﴿والنخل | ٣٩٥٤ | كافرا - أبو أمامة الباهلي |
| ٨١٦ | باسقات لها طلع نضيد﴾ - قطبة بن مالك ... | - | سجدت مع النبي ﷺ إحدى عشرة سجدة، |
| - | سجعتُ أبا ذر يُقسم: لتزلت هذه الآية في | ليس فيها من المفصل شيء - أبو الدرداء | |
| ٢٨٣٥ | هؤلاء الرُّهط السُّوء يوم بذر - قيس بن عباد .. | ١٠٥٦ | الأنصاري |
| - | سمعت رجلًا سأل زيد بن أرقم: هل شهدت | - | سجدنا مع رسول الله ﷺ في ﴿إذا السماء |
| ١٣١٠ | مع رسول الله ﷺ عيدين في يوم؟ - إياس بن | ١٠٥٨ | انشقت﴾ و﴿اقرأ باسم ربك﴾ - أبو هريرة .. |
| - | أبي رملة الشامي | - | سحر النبي ﷺ يهودي من يهود بني زريق - |
| - | سمعت رسول الله ﷺ إذا قال: ولا | ٣٥٤٥ | عائشة |
| ٨٥٤ | الضالين، قال: آمين - علي بن أبي طالب .. | ٢٨٨٢ | السُّفَرُ قُطْعَةً من العذاب - أبو هريرة |
| - | سمعت رسول الله ﷺ رافعًا صوته، يأمرُ | - | سقط عقد عائشة، فتخلخت لالتماسه - |
| ٣٢٠٣ | بقتل الكلاب - عبدالله بن عمر | ٥٦٥ | عمار بن ياسر |
| - | سجعتُ رسول الله ﷺ يقرأ على المنبر: | ٣٦٨٤ | سقي الماء - معد بن عبادة |
| ٢٨١٣ | ﴿واعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ - عقبه | - | سقيت النبي ﷺ من زمزم، فشرب قائمًا - |
| - | ابن عامر الجهني | ٣٤٢٢ | ابن عباس |
| - | سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن تكاحين - | - | سكتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ - سمره |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٨٦٥ | سيلى أموركم بعدي رجال يطفئون من السنة - عبدالله بن مسعود | ١٩٣٠ | أبو سعيد الخدري |
| ٤٠٧٦ | سيوقد المسلمون من قسي يا جوج ومأجوج - النواس بن سمعان | ٣٠٤٧ | سمعت رسول الله ﷺ يهمل مُلبداً - عبدالله بن عمر |
| | ش | | سمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب في مجلسه في المسجد - أبو غطف الهذلي |
| ١٩٩٥ | الشؤم في ثلاث: في الفرس، والمرأة، والدار - عبدالله بن عمر | ٥١٢ | سمعت فاطمة بنت قيس تقول: إن زوجها طلقها ثلاثاً - أبو بكر بن أبي الجهم بن صخير العدوي |
| ٢٣٠٦ | الشاة من دواب الجنة - ابن عمر | ٢٠٣٥ | سمعت النبي ﷺ أتني بفریضة فيها جد فأعطاه ثلثاً - معقل بن يسار المزني |
| ١٩١٣ | شر الطعام طعام الوليمة، يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء - أبو هريرة | ٢٧٢٢ | سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب بالطور - جبير بن مطعم |
| ١٧٦ | الباهلي | ٨٣٢ | سمعتة وهو في عشرة من أصحاب رسول الله ﷺ - محمد بن عمرو بن عطاء |
| ٣١٨ | شرقوا أو غربوا - أبو أيوب الأنصاري | ٨٦٢ | سموا أنتم وكفوا - عائشة |
| ٢٤٩٨ | الشريك أحق بقبه ماكان - أبو رافع | ٣١٧٤ | سن رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين وهما تمام غير قصر - ابن عباس وابن عمر |
| ٣٤٦٣ | شفا عرق النساء، ألثية شاة أعراية - أنس ابن مالك | ١١٩٤ | سنة أبيكم إبراهيم - زيد بن أرقم |
| ٣٤٩١ | الشفاء في ثلاث - ابن عباس | ٣١٢٧ | سوا صفوكم، فإن تسوية الصفوف من تمام الصلاة - أنس بن مالك |
| ٢٥٠٠ | الشفعة كحل العقال - ابن عمر | ٩٩٣ | سيأتي على الناس سنوات خداعات يصدق فيها الكاذب - أبو هريرة |
| ٦٧٥ | شباب بن الأرت | ٤٠٣٦ | سيأتكم أقوام يطلبون العلم - أبو سعيد الخدري |
| ٦٧٦ | شكونا إلى النبي ﷺ حر الرضاء فلم يشكنا - عبدالله بن مسعود | ٢٤٧ | سيأتيها ما قدر لها - جابر بن عبدالله |
| ٦٣ | شهادة أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، وإقام الصلاة - عمر بن الخطاب | ٨٩ | سيد إدامكم الجُلج - أنس بن مالك |
| ١٣٠٢ | شهد غياض الأشعري عيذاً بالأنبار، فقال: مالي لا أراكم تخلصون - عامر الشعبي | ٣٣١٥ | سيد طعام أهل الدنيا وأهل الجنة، اللحم - أبو الدرداء |
| | شهدت العيد مع عمر بن الخطاب، فبدأ بالصلاة قبل الخطبة - أبو عبيد سعيد بن عبيد | ٣٣٠٥ | سيروا بسم الله، وفي سبيل الله - صفوان بن عسال |
| ١٧٢٢ | شهدت للنبي ﷺ وليمة، ما فيها لحم ولا خبز - أنس بن مالك | ٢٨٥٧ | سيكون أمراء تشغلهم أشياء، يؤخرون الصلاة عن وقتها - عباد بن الصامت |
| ١٩١٠ | شهر الله الذي تدعونه المحرم أبو هريرة ... | ١٢٥٧ | سيكون قوم يعتدون في الدعاء - عبدالله بن مغفل |
| ١٧٤٢ | الشهر تسع وعشرون - أم سلمة | | |
| ٢٠٦١ | شهر كتب الله عليكم صيامه، وسنت لكم | ٣٨٦٤ | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٢١١٩ | حنظلة | ١٣٢٨ | قيامه - أبو سلمة بن عبد الرحمن |
| | - صل الصلاة لوقتها، فإن أدرت الإمام | | - الشهر هكذا وهكذا - سعد بن أبي |
| ١٢٥٦ | يصلي بهم فصل معهم - أبو ذر الغفاري | ١٦٥٧ | وقاص |
| | - صل معنا هذين اليومين - بريدة بن الحصيب | | - شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة - |
| ٦٦٧ | الأسلمي | ١٦٥٩ | أبو بكره الثقفي |
| ٣٠١٩ | - الصلاة أمامك - أسامة بن زيد | | - شهيد البحر مثل شهدي البر - أبو أمامة |
| ٣٠٢١ | - الصلاة بإقامة - عبدالله بن عمر | ٢٧٧٨ | الباهلي |
| | - صلاة الجالس على النصف من صلاة القائم - | | - شهيد يمشي على وجه الأرض - جابر بن |
| ١٢٢٩ | عبدالله بن عمرو | ١٢٥ | عبدالله |
| | - صلاة الرجل في بيته بصلاة، وصلاته في | ٣٧٦٧ | - شيطان يتبع شيطانا - أنس بن مالك |
| | مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة - | ٣٧٦٤ | - شيطان يتبع شيطانا - عافشة |
| ١٤١٣ | أنس بن مالك | ٣٧٦٥ | - شيطان يتبع شيطانا - أبو هريرة |
| | - صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاة | | ص |
| ٧٩٠ | الرجل وحده أربعاً وعشرين - أبي بن كعب | | - الصائم إذا أكل عنده الطعام، صلت عليه |
| | - صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في | ١٧٤٨ | السلانة - أم عماره |
| ٧٨٦ | بيته - أبو هريرة | | - صائم رمضان في السفر كالمنظر في الحضر - |
| | - صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في | ١٦٦٦ | عبد الرحمن بن عوف |
| | بيته خمساً وعشرين درجة - أبو سعيد | | - صارت صفية لدحية الكلبي، ثم صارت |
| ٧٨٨ | الخدري | ١٩٥٧ | لرسول الله ﷺ بعد - أنس بن مالك |
| | - صلاة الرجل في جماعة تفضل على صلاة | | - صام رسول الله ﷺ في السفر، وأفطر - ابن |
| | الرجل وحده بسبع وعشرين درجة - ابن | ١٦٦١ | عباس |
| ٧٨٩ | عمر | | - صام نوح الدهر، إلا يوم الفطر ويوم |
| | - صلاة السفر ركعتان، والجمعة ركعتان، | ١٧١٤ | الأضحى - عبدالله بن عمرو |
| ١٠٦٣ | والعيد ركعتان - عمر بن الخطاب | | - صببت على النبي ﷺ الماء في السفر |
| | - صلاة في مسجد قباء كعمرة - أسيد بن ظهير | ٣٩١ | والحضر - صفوان بن عسال |
| ١٤١١ | الأنصاري | | - صحبت سعد بن مالك من المدينة إلى مكة - |
| | - صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما | ٢٩ | السائب بن يزيد |
| ١٤٠٦ | سواه - جابر بن عبدالله | | - صدق الله ورسوله ﴿إنما أموالكم وأولادكم |
| | - صلاة في مسجدي هذا، أفضل من ألف | ٣٦٠٠ | فتنة﴾ - بريدة بن الحصيب |
| ١٤٠٥ | صلاة فيما سواه - ابن عمر | | - صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا صدقته - |
| | - صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة | ١٠٦٥ | عمر بن الخطاب |
| ١٤٠٤ | فيما سواه - أبو هريرة | | - الصدقة على المسكين صدقة، وعلى ذي |
| ١٣١٩ | - صلاة الليل مثنى مثنى - ابن عمر | ١٨٤٤ | القرابة اثنتان - سلمان بن عامر الضبي |
| | - صلاة الليل مثنى مثنى، والوتر ركعة - ابن | | - صدقت: المسلم أخو المسلم - سُوَيْد بن |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٩١٧ | صلاة رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري . | ١١٧٥ | عمر |
| | - صلى رسول الله ﷺ بامرأة من أهله، وبـ | | - صلاة الليل مثنى مثنى، وتشهد في كل |
| ٩٧٥ | فأقامني عن يمينه - أس بن مالك | ١٣٢٥ | ركعتين - المطلب بن أبي وداعة |
| | - صلى رسول الله ﷺ ذات يوم، وصعد المنبر - | ١٣٢٢ | - صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر |
| ٤٠٧٤ | فاطمة بنت قيس | ١٦٢٥ | - الصلاة، وما ملكت أيمانكم - أم سلمة |
| | - صلى رسول الله ﷺ صلاة الكسوف، فقام | | - الصلاة وما ملكت أيمانكم - علي بن أبي |
| ١٢٦٥ | فأطال القيام - أسماء بنت أبي بكر | ٢٦٩٨ | طالب |
| | - صلى رسول الله ﷺ صلاة لا ندرى أزااد أو | | - الصُّلُح جَائِزٌ بين المسلمين - عمرو بن عوف |
| ١٢١١ | نقص - عبدالله بن مسعود | ٢٣٥٣ | الغزني |
| | - صلى رسول الله ﷺ على حصير - أبو سعيد | | - صلوا على أخ لكم مات بغير أرضكم - |
| ١٠٢٩ | الخدري | ١٥٣٧ | حذيفة بن أسيد |
| | - صلى رسول الله ﷺ فزاد أو نقص - عبدالله | | - صلوا على أطفالكم فإنهم من أفرأطكم - |
| ١٢٠٣ | بن مسعود | ١٥٠٩ | أبي هريرة |
| | - صلى رسول الله ﷺ في خمصة لها أعلام - | ٢٤٠٧ | - صَلُّوا على صاحبكم - أبو قتادة |
| ٣٥٥٠ | عائشة | | - صلوا على كل ميت، وجاهدوا مع كل أمير - |
| | - صلى النبي ﷺ الظهر خمسًا فقل له: أزيد | ١٥٢٥ | وائلة بن الأسقع |
| ١٢٠٥ | في الصلاة؟ - عبدالله بن مسعود | | - صلوا على موتاكم بالليل والنهار - جابر بن |
| | - صلى النبي ﷺ العصر والشمس في حجرتي - | ١٥٢٢ | عبدالله |
| ٦٨٣ | عائشة | ٩٣٨ | - صلوا في رحالكم - ابن عباس |
| | - صلى النبي ﷺ بأصحابه صلاة، نظن أنها | ٩٣٧ | - صلوا في رحالكم - ابن عمر |
| ٨٤٨ | الصحيح - أبو هريرة | | - صلوا في مراض الغنم، ولا تصلوا في |
| | - صليت إلى جنب النبي ﷺ وهو يصلي من | ٧٦٩ | أعطان الإبل - عبدالله بن مغفل المزني |
| ١٣٥٢ | الليل تطوعًا - أبو ليلى الأنصاري | | - الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة |
| | - صليت ذات ليلة مع رسول الله ﷺ فلم يزل | | وأداء الأمانة، كفارة لما بينها - أبو أيوب |
| ١٤١٨ | قائمًا حتى - عبدالله بن مسعود | ٥٩٨ | الأنصاري |
| | - صليت مع رسول الله ﷺ المغرب والعشاء - | | - صلى ابن عباس، وهو بالبصرة على بساطه - |
| ٣٠٢٠ | أبو أيوب الأنصاري | ١٠٣٠ | عمرو بن دينار |
| | - صليت مع عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي | | - صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي |
| ١٥٠٣ | على جنازة ابنة له - إبراهيم بن مسلم | ١٢١٤ | ركعتين - أبو هريرة |
| | الهجري | | - صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح ثم أقبل |
| | - صليت مع عبدالله بن الزبير الصبح بغلس - | ٤٤ | علينا بوجهه - العرياض بن سارية |
| ٦٧١ | مغيث بن سُمي | | - صلى بنا رسول الله ﷺ في الكسوف، فلا |
| | - صليت مع النبي ﷺ فقال رجل: الحمد لله - | ١٢٦٤ | نسمع له صوتًا - سمرة بن جندب |
| ٣٨٠٢ | وائل بن حجر | | - صلى بنا علي يوم الجمل، صلاة ذكرنا |

ابن عمر ٣١٢٤
- ضَمَّر رسول الله ﷺ الخيل - ابن عمر ٢٨٧٧

ط

- الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر -
أبو هريرة ١٧٦٤
- الطاعم الشاكر له مثل أجر الصائم الصابر -
سنان بن سة الأسلمي ١٧٦٥
- طعام الواحد يكفي الاثنين - جابر بن عبدالله ٣٢٥٤
- طُفَّت مع عبدالله بن عمرو - محمد بن عبدالله
ابن عمرو ٢٩٦٢
- الطفل يُصلى عليه - المغيرة بن شعبة ١٥٠٧
- طُفْنَا مع أبي عقاب في مطر - داود بن عجلان ٣١١٨
- طلاق الأمة اثنتان، وعدتها حيضتان - ابن
عمر ٢٠٧٩
- طلاق الأمة تطليقتان، وقرؤها حيضتان -
عائشة ٢٠٨٠
- طلاق السنة أن يطلقها طاهرًا من غير جماع -
عبدالله بن مسعود ٢٠٢٠
- طلب العلم فريضة على كل مسلم - أنس بن
مالك ٢٢٤
- طلحة ممن قضى نحبه - معاوية بن أبي
سفيان ١٢٧
- طلق أبتهماشتت - فيروز الديلمي ١٩٥١
- طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارًا -
عبدالله بن بسر ٣٨١٨
- طَيَّبَتْ رسول الله ﷺ لإحرامه حين أحرم -
عائشة ٣٠٤٢
- الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود ٣٥٣٨

ظ

- الظُّلْمُ مُظْلٌ الغني وإذا اتَّبَعَ أحدُكم على
مليء - أبو هريرة ٢٤٠٣
- الظُّهْر يُرْكَبُ إذا كان مرهونًا - أبو هريرة ٢٤٤٠

ع

- العائد في هبته كالعائد في قبته - ابن عباس .. ٢٣٨٥

- صليت مع النبي ﷺ فلما قال: ﴿ولا الضالين﴾ قال: آمين - وائل بن حجر ٨٥٥
- صليت مع النبي ﷺ وهو يقرأ في الفجر -
عمرو بن حريث ٨١٧
- صلينا مع رسول الله ﷺ المغرب، فرجع من
رجع، وعَقِبَ من عَقِبَ - عبدالله بن عمرو .. ٨٠١
- صلينا مع رسول الله ﷺ نحو بيت المقدس
ثمانية عشر شهرًا - البراء بن عازب ١٠١٠
- صم شوالًا - أسامة بن زيد ١٧٤٤
- صنع بعض عموتي للنبي ﷺ طعامًا - أنس
ابن مالك ٧٥٦
- صَنَعَتْ أُمُّ سَلَيْمٍ للنبي ﷺ خُبْزَةً، وصَنَعَتْ
فيها شيئًا - أنس بن مالك ٣٣٤٢
- صنعت طعامًا فدعوت رسول الله ﷺ - علي
ابن أبي طالب ٣٣٥٩
- صفان من أمتي ليس لهما في الإسلام
نصيب - جابر بن عبدالله ٧٣
- صفان من هذه الأمة ليس لهما في الإسلام
نصيب - ابن عباس ٦٢
- الصيام حجة من النار، كحجة أحدكم من
القتال - عثمان بن أبي العاص الثقفي ١٦٣٩
- صام يوم عاشوراء، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٨
- صام يوم عرفة، إني أحسب على الله أن
يكفر السنة التي قبله - أبو قتادة ١٧٣٠
- الصيام يوم كذا وكذا، ونحن مقدّمون -
معاوية بن أبي سفيان ١٦٤٧

ض

- ضالة المسلم حرق النار - عبدالله بن الشخير ٢٥٠٢
- ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره - أبو
رزين العقيلي ١٨١
- ضحى رسول الله ﷺ بكبش أقرن فحيل - أبو
سعيد الخدري ٣١٢٨
- ضحى رسول الله ﷺ والمسلمون من بعده -

| | | | | |
|------|--|---|------|--|
| ٢٥٠٦ | - عَرَفَهَا سَنَةً - أَبِي بِنِ كَعْبٍ | - العائِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ - ابْنِ | ٢٣٨٦ | عمر |
| ٢٥٠٧ | - عَرَفَهَا سَنَةً، فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَذْهًا - زَيْدُ بْنُ | - عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاشِيًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَنَا | ١٤٣٦ | فِي بَنِي سُلَيْمَةَ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ |
| ٢٠٦٨ | - عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسُودُ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ | - الْعَارِيَةُ مُؤَدَاةٌ وَالْمَنْحَةُ مَرْدُودَةٌ - أَبُو أَمَامَةَ | ٢٣٩٨ | الْبَاهَلِيِّ |
| ٢٩٣ | - عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - عَائِشَةُ | - الْعَارِيَةُ مُؤَدَاةٌ وَالْمَنْحَةُ مَرْدُودَةٌ - أَنْسُ بْنُ | ٢٣٩٩ | مَالِكٍ |
| ٤٠٣١ | - عِظْمُ الْجِزَاءِ مَعَ عِظْمِ الْبِلَاءِ - أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ | - الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي | ١٨٠٩ | سَبِيلِ اللَّهِ - رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ |
| ٣٠٧٣ | - عَقْرَى حَلْقِي مَا أَرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَنَا - عَائِشَةُ .. | - عِبَادُ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ | ٣٤٣٦ | عَرَضَ أَخِيهِ شَيْئًا - أَسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ |
| ٣٤٦٢ | - عَلَامٌ تَدْعُرُنَ أَوْلَادُكَ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ - أُمُّ | - الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَهِي - مَعْقِلُ بْنُ | ٣٩٨٥ | يَسَارٍ |
| ٣٥٠٩ | - قَيْسُ بِنْتُ يَمُخَصِّنَ | - الْعَجُّ وَالشُّجُّ - أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ | ٢٩٢٤ | العجماء جرحها جبار، والمعدن جبار - |
| ٥٤ | - عَلَمٌ بِنْتٌ حَنِيفٌ | عمر بن عوف المزني | ٢٦٧٤ | العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر |
| ٤٦٢ | - عَلَمِي جَبْرِئِيلُ الْوُضُوءِ، وَأَمْرِي أَنْضَحَ | جبار - أبو هريرة | ٢٦٧٣ | العجوة والصخرة من الجنة - رافع بن عمرو |
| ١١٧٨ | - عَلَمِي جَدِي، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتُ أَقُولُهُنَّ | المزني | ٣٤٥٦ | - عدل رسول الله ﷺ إلى الشعب فبال - ابن |
| ١١٧٨ | - عَلَمِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً | عباس | ٣٤١ | - عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله - خريم |
| ٧٠٩ | - وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً - أَبُو مَحْذُورَةَ | ابن فائق الأسدي | ٢٣٧٢ | - عذت بعظيم، الحقي بأهلك - عائشة |
| ٣٨٨٢ | الجمحي | - عَرِضْتُ أَوْ أَعْرِضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَةِ عَلَى | ٢٠٥٠ | رسول الله ﷺ - عمرو بن حزم |
| ٣٨٨٢ | - عَلَمِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتُ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ | - عَرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ - ابْنِ | ٢٥٤٣ | عمر |
| ٢٨٦٤ | الكَزْبِ - أَسْمَاءُ ابْنَةُ عَمَيْسٍ | - عَرِضْتُ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنًا وَسَيِّئًا - | ٣٦٨٣ | أبو ذر الغفاري |
| ٢٨٦٤ | - عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ - | - عَرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ - عَطِيَّةُ | ٢٥٤١ | الْقُرَظِيِّ |
| ٢٨٦٤ | ابن عمر | | | |
| ٢٤٠٠ | - عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتَ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ - سَمُرَةُ بْنُ | | | |
| ١١٩ | جندب | | | |
| ١٤٢٢ | - عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - حَبِشِيُّ بْنُ جَنَادَةَ | | | |
| ٣٨١٣ | - عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً | | | |
| ١٨٦١ | إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً - أَبُو فَاطِمَةَ الْأَزْدِيُّ .. | | | |
| ٣٤٩٥ | - عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدَ لِلَّهِ - أَبُو الدَّرْدَاءِ .. | | | |
| ٣٤٩٦ | - عَلَيْكُمْ بِالْأَيْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعَذِبَ أَفْوَاهًا - عَتَبَةُ | | | |
| | ابن عويم بن ساعدة الأنصاري | | | |
| | - عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو | | | |
| | - عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِ عِنْدَ النَّوْمِ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .. | | | |

- عليكم بالبغيض النافع، التلبية - عائشة ٣٤٤٦
 - عليكم بالسنا والشئوت - أبو أبي بن أم حرام ٣٤٥٧
 - عليكم بالشفاءين: العسل والقرآن - عبدالله
 ابن مسعود ٣٤٥٢
 - عليكم بالصدق، فإنه مع البر أبو بكر
 الصديق ٣٨٤٩
 - عليكم بالعود الهندي - أم قيس بنت محصن ٣٤٦٨
 - عليكم بتقوى الله، والسمع والطاعة -
 العرياض بن سارية ٤٢
 - عليكم بهذا العلم قبل أن يقبض - أبو أمامة
 الباهلي ٢٢٨
 - عليكم بهذه الحبة السوداء - عبدالله بن عمر ٣٤٤٨
 - عمار، ما عرض عليه أمران إلا اختار
 الأرشد منهما - عائشة ١٤٨
 - العُمرة إلى العُمرة كفارة ما بينهما، والحج
 المبرور - أبو هريرة ٢٨٨٨
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - ابن عباس ... ٢٩٩٤
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - أبو معقل ٢٩٩٣
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - جابر بن
 عبدالله ٢٩٩٥
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - هرم بن
 خنيس ٢٩٩٢
 - عُمرة في رمضان تعدل حجة - وهب بن
 خنيس ٢٩٩١
 - العمرى جائزة لمن أُغْمِرَها - جابر بن
 عبدالله ٢٣٨٣
 - عن الغلام شاتان مكافئتان - أم كُرَير ٣١٦٢
 - عن النبي ﷺ أنه قضى في السن خمسًا من
 الإبل - ابن عباس ٢٦٥١
 - عند اتخاذ الأغنياء الدجاج، يأذن الله بهلاك
 القرى - أبو هريرة ٢٣٠٧
 - العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها
 فقد كفر - بريدة بن الحبيب الأسلمي ١٠٧٩
 - عهد إلي النبي الأمي ﷺ أنه لا يحيني إلا
- مؤمن - علي بن أبي طالب ١١٤
 - عهدة الرقيق ثلاثة أيام - سمرة بن جندب ٢٢٤٤
 - العين حق - عامر بن ربيعة ٣٥٠٦
 - العين وكاء الش - علي بن أبي طالب ٤٧٧
خ
 - غارت أُمُكُم - كُلُوا - أنس بن مالك ٢٣٣٤
 - الغازي في سبيل الله والحاج والمُعْتَمِر - ابن
 عمر ٢٨٩٣
 - الغداء ببلال - بريدة بن الحبيب الأسلمي ١٧٤٩
 - غُدوة أو رُوْحَة في سبيل الله خيرٌ من الدنيا
 وما فيها - أبو هريرة ٢٧٥٥
 - غُدوة أو رُوْحَة في سبيل الله، خيرٌ من الدنيا
 وما فيها - سهل بن سعد الساعدي ٢٧٥٦
 - غَدُونَا مع رسول الله ﷺ في هذا اليوم - أنس
 ابن مالك ٣٠٠٨
 - غزوة في البحر مثل عشر غزوات - أبو
 الدرداء ٢٧٧٧
 - غزوت مع رسول الله ﷺ - أُم عطية
 الأنصارية ٢٨٥٦
 - غزوت مع مولاي، يوم خير وأنا مملوك -
 عمير مولى أبي اللحم ٢٨٥٥
 - غزونا مع أبي بكر، هوازن - سلمة بن
 الأكوع ٢٨٤٠
 - غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة خيبر - سلمة
 ابن الأكوع ٣١٩٥
 - غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم -
 أبو سعيد الخدري ١٠٨٩
 - غَطُوا الإناء، وأَوْكُوا السَّقاء - جابر بن
 عبدالله ٣٤١٠
 - غير اللِّجَال أخوئي عليكم - النّاس بن
 سمعان الكلبي ٤٠٧٥
ف
 - فارجع إليهما، فأصحبكهما كما أبكتيهما -
 عبدالله بن عمرو ٢٧٨٢

| | | |
|------|---|--|
| ٢٩٠٠ | - فَارْجِعْ مَعَهَا - ابن عباس | - الفطر يوم تفطرون، والأضحى يوم تضحون - |
| ١٥٧٨ | - فارجعن مأزورات، غير مأجورات - علي | أبو هريرة ١٦٦٠ |
| ١٩٦٢ | - ابن أبي طالب | - الفطرة خمس، أو خمس من الفطرة - أبو هريرة ٢٩٢ |
| ٢٠٣١ | - فاستمتعوا من هذه النساء - سبرة بن معبد | - فعل بي هؤلاء، وفعلوا - أنس بن مالك ٤٠٢٨ |
| ٤٠٧٥ | - الجهنني | - فقلت لأبي محذورة: أي عم! إني خارج إلى الشام، وإني أسأل عن تأذيتك - عبدالله بن محيريز ٧٠٨ |
| ١٥٩٥ | - فأن أهلها يبيكون عليها وإنها تعذب في قبرها - عائشة | - فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد - ابن عباس ٢٢٢ |
| ٣٧٣٩ | - فأنبأ أم عبدالله - عائشة | - فكل بئيك نحلث مثل الذي نحلث النعمان؟ - النعمان بن بشير ٢٣٧٥ |
| ٤٠٧٤ | - فأنبي والله ما قمت مقامي هذا - فاطمة بنت قيس | - فلا أنت قبلت ما تكلم به - عمران بن الحصين ٢٩٣٠ |
| ٣٩٥٥ | - فأنه الرجل في أهله وولده وجاره - حذيفة | - فلمعلكم تأكلون مُشفرقين؟ - وحشي بن حرب ٣٢٨٦ |
| ١٣٩٩ | - ابن اليمان | - فليج عليك عمك - عائشة ١٩٤٩ |
| ١٧٢٧ | - فرض الله على أمي خمسين صلاة، فرجعت بذلك حتى أتني على موسى - أنس بن مالك | - فما سمعت إنساناً أحسن صوتاً أو قراءة منه - البراء بن عازب ٨٣٥ |
| ١٨٢٦ | - فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث - ابن عباس | - فما لي أرى جسمك ناحلاً؟ - أبو مجيبة الباهلي عن أبيه ١٧٤١ |
| ١٠٧٢ | - فرض رسول الله ﷺ صدقة الفطر صاعاً من شعير - ابن عمر | - فما أنا ذا بين أظهركم - عطية القرظي ٢٥٤٢ |
| ١٨٩٦ | - فرض رسول الله ﷺ صلاة الحضر وصلاة السفر، فكانت نعلي في الحضر قبلها وبعدها - ابن عباس | - فهلا قبل أن تأتي بي به - صفوان بن أمية ٢٥٩٥ |
| ٢٠٦٢ | - فصل ما بين الحلال والحرام، الدف ورفع الصوت في النكاح - محمد بن حاطب | - الفويسقة - عائشة ٣٢٣٠ |
| ٢٢٥٥ | - ففصم شهرين متتابعين - سلمة بن صخر | - في أحد جناحي الذباب سم - أبو سعيد الخدري ٣٥٠٤ |
| ٧٨٧ | - الفضل الجماعة على صلاة أحدكم وحده | - في أربعين شاة شاة، إلى عشرين ومائة - عبدالله بن عمر ١٨٠٧، ١٨٠٨ |
| ٣٢٨١ | - فضل عائشة على النساء كفضل الثريد - أنس | - خزيمة بن ثابت ٣١٥ |
| | - ابن مالك | - في ثلاثين من البقر، تبع أو تبعه - عبدالله بن مسعود ١٨٠٤ |
| | | - في الحرام يمين - ابن عباس ٢٠٧٣ |
| | | - في خمس من الإبل شاة، وفي عشر شاتان - عبدالله بن عمر ١٧٩٨ |
| | | - في دية الخطأ عشرون حقة وعشرون جذعة - عبدالله بن مسعود ٢٦٣١ |

| | | |
|------|---|---|
| ٢٥٠٩ | - في الركاز الخمس - أبو هريرة | - قال الله عز وجل ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ - فَأَكُونُ |
| ٢٠٢١ | - في طلاق السنة : بطلانها عند كل طهر تطليقة - عبدالله بن مسعود | - أول من رفع رأسه - أبو هريرة ٤٢٧٤ |
| ٤١٢٧ | - في قوله تعالى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ - خِيَابَ بْنِ الْأَرْت | - قال الله عز وجل : افترضت على أمتك خمس صلوات - أبو قتادة بن ربعي ١٤٠٣ |
| ١٣٢٤ | - في كل ركعتين تسليمه - أبو سعيد الخدري | - قال الله عز وجل : أنا أغنى الشركاء عن الشرك - أبو هريرة ٤٢٠٢ |
| ١٢١٩ | - في كل سهو سجدة، بعدما يلم - ثوبان | - قال الله عز وجل : أنا أهل أن أتقى، فلا يجعل معي إله آخر - أنس بن مالك ٤٢٩٩ |
| ٢٦٥٥ | - في المواضع خمس خمس من الإبل - عبدالله بن عمرو | - قال الله عز وجل : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ - أبو هريرة ٣٧٨٤ |
| ٢١٣٠ | - في نفسك شيء من أمر الجاهلية - ابن عباس | - قال رسول الله ﷺ لرجل : ما تقول في الصلاة؟ - أبو هريرة ٩١٠ |
| ١١٣٨ | - في يوم الجمعة ساعة من النهار، لا يسأل الله فيها العبد شيئاً إلا أعطى سؤله - عمرو بن عوف المزني | - قال لنا رسول الله ﷺ : انطلقوا، فانطلقنا إلى بيت عائشة - قيس بن طخفة ٧٥٢ |
| ٤٠٧٥ | - فيأتي القوم فيدعوهم فيستحيون - النواس | - قال له بعض المشركين، وهم يستهزئون به : إني أرى صاحبكم يعلمكم كل شيء حتى الخراءة - سلمان الفارسي ٣١٦ |
| ٢٨٧٤ | - فيما استطعتم وأطقتم - أمية بنت ربيعة | - قال لي رسول الله ﷺ : لا تقع بين السجدة - علي بن أبي طالب ٨٩٤ |
| ١٨١٧ | - فيما سقت السماء والأنهار والعيون، أو كان بعلاً - عبدالله بن عمر | - قال لي النبي ﷺ : اقرأ علي، فقرأت عليه - عبدالله بن مسعود ٤١٩٤ |
| ١٨١٦ | - فيما سقت السماء والعيون، العشر - أبو هريرة | - قالت أم سليمان بن داود لسليمان : يا بني لا تكثر النوم - جابر بن عبدالله ١٣٣٢ |
| ٣٧٤١ | - فينا نزلت، معشر الأنصار : ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَقْبَابِ﴾ - أبو جبرية بن الضحاك | - قالت عائشة : اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من نسائه - عكرمة ١٧٨٠ |
| ٥٠٤ | - فيه الوضوء، وفي المني الغسل - علي بن أبي طالب | - قالت عائشة : تبارك الذي وسع سمعه كل شيء - عروة بن الزبير ٢٠٦٣ |
| ١٦٧ | - فيهم رجل مخدج اليد - علي بن أبي طالب | - قالت فاطمة بنت قيس : يا رسول الله إني أخاف أن يفتح علي - عروة بن الزبير ٢٠٣٣ |
| ٢٦٤٥ | - القاتل لا يرث - أبو هريرة | - قالت قريش : نحن قواطن البيت - عائشة ٣٠١٨ |
| ٢٧٣٥ | - القاتل لا يرث - أبو هريرة | - قالت لي عائشة : يا عروة ! كان أبوك من قاريوا وسددوا فإنه ليس أحد منكم ينجي عمله - أبو هريرة ٤٢٠١ |
| ١٦٣٥ | - قال أبو بكر بعد وفاة رسول الله ﷺ لعمر : انطلق بنا إلى أم أيمن نزرورها - أنس بن مالك | - أصابهم القرح - عروة بن الزبير ١٢٤ |
| | | - قالت لي فاطمة : يا أنس كيف سخت |

- أنفسكم أن تحثوا التراب على رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ١٦٣٠
- قام رسول الله ﷺ لجنازة، فقمتا - علي بن أبي طالب ١٥٤٤
- قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم، فوعظنا موعظة بليغة وجلت منها القلوب - ٤٢
- قام النبي ﷺ بآية حتى أصبح يرددها - أبو ذر الغفاري ١٣٥٠
- قُتل رسول الله ﷺ عثمان بن مظعون وهو ميت - عائشة ١٤٥٦
- قُتلنا يد النبي ﷺ - ابن عمر ٣٧٠٤
- قُتل رجلٌ عبْدُه عمْدًا مُتعمدًا فجلده رسول الله ﷺ - علي بن أبي طالب وعبدالله بن عمرو ٢٦٦٤
- قتلوه فقتلهم الله - ابن عباس ٥٧٢
- قُتيلُ الخطأ شبه العمد، قُتيلُ السَّوط والعصا - عبدالله بن عمرو ٢٦٢٧
- قد أردت أن أنهى عن الغيال، فإذا فارس والروم يغفلون - جدامة بنت وهب الأسدية ٢٠١١
- قد أفطرا - ميمونة مولاة النبي ﷺ ١٦٨٦
- قد أفلح من هُدي إلى الإسلام ورزق الكفاف - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤١٣٨
- قد تركتكم على البيضاء، ليلها كنهارها - ٤٣
- قد قضيت الصلاة، فمَنْ أحب أن يجلس للمخطبة فليجلس - عبدالله بن السائب ١٢٩٠
- قد كانت إحداكن ترمي بالبرمة عند رأس الحول - أم سلمة وأم حبيبة ٢٠٨٤
- قد كنا عند النبي ﷺ ونحن نخضب - عائشة ٦٥٦
- قدم النبي ﷺ مكة صبح رابعة مضت من شهر ذي الحجة - جابر بن عبدالله ١٠٧٤
- قدمت على رسول الله ﷺ وليس اسمي عبدالله بن سلام - عبدالله بن سلام ٣٧٣٤
- قَدِمْتُ المدينة، فجلستُ إلى شَيْخَةٍ في مسجد النبي ﷺ - خروشة بن الحر ٣٩٢٠
- قَدِمْتُ المدينة فَرَأَيْتُ النبي ﷺ قائمًا على المنبر - الحارث بن حسان ٢٨١٦
- قدمنا على رسول الله ﷺ في وفد ثقيف، فنزلوا بالأحلاف على المغيرة بن شعبة - أوس بن حذيفة ١٣٤٥
- قرأ رسول الله ﷺ في صلاة الصبح بالمؤمنين - عبدالله بن السائب ٨٢٠
- قرني، ثم الذين يلونهم - عبدالله بن مسعود ٢٣٦٢
- القضية ثلاثة - بريدة بن الحصيب ٢٣١٥
- قضى رسول الله ﷺ أن أعيان بني الأم يتوارثون - علي بن أبي طالب ٢٧٣٩
- قضى رسول الله ﷺ أن المعدن حَبَارٌ - عبادة ابن الصَّامِت ٢٦٧٥
- قضى رسول الله ﷺ أن يُعَقِّل المرأة عَصِيَّتُهَا - عبدالله بن عمرو ٢٦٤٧
- قضى رسول الله ﷺ بالدية على العاقلة - المغيرة بن شعبة ٢٦٣٣
- قضى رسول الله ﷺ بالذَّيْن قُتْل الوصِيَّة - علي بن أبي طالب ٢٧١٥
- قضى رسول الله ﷺ بالشاهد واليمين - ابن عباس ٢٣٧٠
- قضى رسول الله ﷺ بثمر النخل لِمَنْ أُرْهَا - عبادة بن الصامت ٢٢١٣
- قضى رسول الله ﷺ في جَدٍّ، كان فينا، بالسُّدُس - معقل بن يسار المزني ٢٧٢٣
- قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة: عبد أو أمّة - أبو هريرة ٢٦٣٩
- قضى رسول الله ﷺ في سبل مهزور - ثعلبة ابن أبي مالك ٢٤٨١
- القُطُّ لي حصي - ابن عباس ٣٠٢٩
- قطع النبي ﷺ في مجن - ابن عمر ٢٥٨٤
- قعد رسول الله ﷺ بطنى، يوم النحر - جابر

- ابن عبدالله ٣٠٥٢
- قل: أَللّهُمَّ! اغفر لي وارحمني وعافني
وارزقني - طارق بن أشيم ٣٨٤٥
- قل: أَللّهُمَّ! إني ظلمت نفسي ظلمًا كثيرًا -
أبو بكر الصديق ٣٨٣٥
- قل: ربي الله، ثم استقم - سفيان بن عبدالله
الثقفي ٣٩٧٢
- قل: لا إله إلا الله وحده - سعد بن أبي وقاص ٢٠٩٧
- ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِيلُ ثُلُثِ الْقُرْآنِ -
أبو هريرة ٣٧٨٧
- قُلْتُ الشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَيْنِ - أبو هريرة ٤٢٣٣
- قُلْتُ الْإِسْلَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - ابن
عباس ٣١٣٤
- قلت لأبي: يا أبت إنك قد صليت خلف
رسول الله ﷺ وأبي بكر وعمر وعثمان وعلي
ههنا بالكوفة - أبو مالك الأشجعي ١٢٤١
- قلت لأرمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال
فتوسدت عتيه - زيد بن خالد الجهني ١٣٦٢
- قلت لأنظرن إلى رسول الله ﷺ كيف يصلي -
وانل بن حجر ٨٦٧
- قلت لخبيب: بأي شيء كنتم تعرفون قراءة
رسول الله ﷺ في الظهر والعصر؟ - أبو
معمر عبدالله بن سخيرة الأزدي ٨٢٦
- قُلْتُ لعائشة: أخبريني عن خلقِ رسول الله
ﷺ - عائشة زوج النبي ﷺ ٢٣٣٣
- قلت لعائشة: أي أصحابه كان أحب إليه؟ -
عبدالله بن شقيق ١٠٢
- قلت لعائشة: ما أرى عليَّ جناحًا أن لا
أطوف بين الصفا والمروة - عروة بن الزبير ٢٩٨٦
- قلت لعبد الله بن أبي أوفى: أوصى رسول
الله ﷺ بشيء؟ - طلحة بن مصرف ٢٦٩٦
- قلت لعبدالله بن أبي أوفى: رأيت إبراهيم بن
رسول الله ﷺ؟ - إسماعيل بن أبي خالد ١٥١٠
- قلت لغاطمة بنت قيس: حدثيني عن طلاقك -
عامر الشعبي ٢٠٢٤
- قلت للنبي ﷺ: إني كبير، ضريب، شاسع
الدار - عبدالله بن أم مكتوم ٧٩٢
- قلت لها: حدثيني حديثك. قالت: اختلعت
من زوجي - الربيع بنت معوذ بن عفراء ٢٠٥٨
- قلت، ورسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في
كتاب الله: في يوم الجمعة ساعة - عبدالله
ابن سلام ١١٣٩
- قلت: يا رسول الله! أخبرني عن الوضوء
قال: أسبغ الوضوء - لقيط بن صبرة ٤٠٧
- قلت: يا رسول الله! أي مسجد وضع أول؟
قال: المسجد الحرام - أبو ذر الغفاري ٧٥٣
- قلت: يا رسول الله! لو اتخذت من مقام
إبراهيم مصلًى - عمر بن الخطاب ١٠٠٩
- قلت يا رسول الله أرض ليس فيها لأحد قِسمٌ -
شريد بن سويد الثقفي ٢٤٩٦
- قلما رأيت رسول الله ﷺ يفتقر يوم الجمعة -
عبدالله بن مسعود ١٧٢٥
- قلنا لزيد بن أرقم: حدثنا عن رسول الله ﷺ -
عبدالرحمن بن أبي ليلى ٢٥
- قلنا يا رسول الله! ألا نبني لك بمنى بيتًا
يظلك؟ - عائشة ٣٠٠٧
- قلنا يا رسول الله ﷺ هذا السلام عليك قد
عرفناه - أبو سعيد الخدري ٩٠٣
- ثُمَّ أَوْ أَقْعَدُ فَإِنَّا نَوْمَةٌ جَهَنِّيَّةٌ - أبو أمامة
الباهلي ٣٧٢٥
- قُمْ فَصَلِّ، فَإِنْ فِي الصَّلَاةِ شَفَاءٌ - أبو هريرة ٣٤٥٨
- القنطار اثنا عشر ألف أوقية - أبو هريرة ٣٦٦٠
- قولوا: أَللّهُمَّ صل على محمد عبدك
ورسولك - أبو سعيد الخدري ٩٠٣
- قولوا: أَللّهُمَّ صل على محمد وعلى آل
محمد - كعب بن عجرة ٩٠٤
- قوموا، فإن للموت فرعًا - أبو هريرة ١٥٤٣
- قيل لابن عمر: إنا ندخلُ على أمرائنا فنقول

- ١٤٧٦ به أحدًا - بلال بن يحيى .. ٣٩٧٥
 - كان الرجال والنساء يتوضأون على عهد
 رسول الله ﷺ من إبناء واحد - ابن عمر ٢٨٤
 - كان الرجل إذا وقع على امرأته وهي حائض
 - ابن عباس ٣٢٥٧
 - كان رجل من الأنصار بيته أقصى بيت
 بالمدينة - أبي بن كعب ٤
 - كان الرجل يثبوت أهله قونًا - ابن عباس ٣٤٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا أتبع جنازة، لم يقعد
 حتى - عبادة بن الصامت ٢٤٦٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا أتى المريض فدعا له،
 قال: - عائشة ٧١٤
 - كان رسول الله ﷺ إذا أخذ أهله الوُعُكُ -
 عائشة ٢٩٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يأكل وهو
 جنب، توضأ - عائشة ٢٤٠٩
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جنب
 توضأ وضوءه للصلاة - عائشة ٢٤
 - كان رسول الله ﷺ إذا توضأ غفل لحيته -
 أنس بن مالك ٣٥١٥
 - كان رسول الله ﷺ إذا توضأ عرك عارضيه
 بعض العرك - ابن عمر ٣٦٣٢
 - كان رسول الله ﷺ، إذا خرج من الغائط،
 قال: غفرانك - عائشة ١٥٠
 - كان رسول الله ﷺ إذا خرج من هذه المدينة
 لم يزد على ركعتين - ابن عمر ٧١٣
 - كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء قال:
 أعوذ بالله من الخيث والخباث - أنس بن
 مالك ١٢٢٣
 - كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يقول:
 بسم الله والسلام على رسول الله - فاطمة ١٠٣٧
 - بنت رسول الله ﷺ ٤١٢٥
 - كان رسول الله ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع
 لم يسجد حتى يستوي قائمًا - عائشة ٨٩٣
- القول. فإذا خرجنا قلنا غيره - أبو الشعثاء ..
 - قيل: يا رسول الله! كيف تعرف من لم تر من
 أمته؟ - عبدالله بن مسعود
ك
 - الكافر يأكل في سبعة أمعاء - ابن عمر
 - كان ابن عمر إذا سمع من رسول الله ﷺ
 حديثًا - أبو جعفر
 - كان أحب ما استتر به النبي ﷺ لحاجته هدف
 أو حائش نخل - عبدالله بن جعفر
 - كان أحدنا إذا استغنى عن أرضه أعطاها
 بالثلث - رافع بن خديج
 - كان آخر ما عهد إلى النبي ﷺ أن لا اتخذ
 مؤذنًا يأخذ على الأذان أجرًا - عثمان بن
 أبي العاص
 - كان إذا دخل يبدأ بالسواك - عائشة
 - كان الله مع الدائن حتى يقضي دينه - عبدالله
 ابن جعفر
 - كان أنس بن مالك إذا حدث عن رسول الله
 ﷺ حديثًا - محمد بن سيرين
 - كان أهل بيت من الأنصار، يقال لهم آل
 عمرو بن حزم، يرقون - جابر بن عبدالله
 - كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم - ابن
 عباس
 - كان أول من أظهر إسلامه سبعة - عبدالله بن
 مسعود
 - كان بلال لا يؤخر الأذان عن الوقت - جابر
 ابن سمرة
 - كان بي الناصور، فسألت النبي ﷺ عن
 الصلاة - عمران بن حصين
 - كان جدي أوس، أحيانًا يصلي فيشير إلي
 وهو في الصلاة - ابن أبي أوس
 - كان جعفر بن أبي طالب يحب المساكين -
 أبو هريرة
 - كان حذيفة إذا مات له الميت قال: لا تؤذونا

- كان رسول الله ﷺ إذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه - عائشة ٨٦٩
- كان رسول الله ﷺ إذا رمى جمرة العقبة، مضى ولم يقف - ابن عباس ٣٠٣٣
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء حين يقضي تسليمه - أم سلمة ٩٣٢
- كان رسول الله ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع - أبو هريرة ١١٩٩
- كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر - عائشة ١١٥٨
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة استقبل القبلة، ورفع يديه - أبو حميد الساعدي ٨٠٣
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة كبر، ثم رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه - أبو حميد الساعدي ١٠٦١
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل للتهجد - ابن عباس ١٣٥٥
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يتعبد بشوص فاه بالسواك - حذيفة بن اليمان ٢٨٦
- كان رسول الله ﷺ إذا قَدِمَ من سفر تُلقِي بنا - عبدالله بن جعفر ٣٧٧٣
- كان رسول الله ﷺ أشدَّ حياء من عذراء في خدرها - أبو سعيد الخدري ٤١٨٠
- كان رسول الله ﷺ قد هم بالبوق وأمر بالناقوس فتحت - عبدالله بن زيد الأنصاري ٧٠٦
- كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل من الجنابة - عائشة ٥٧٩
- كان رسول الله ﷺ لا يصلي قبل العيد شيئاً - أبو سعيد الخدري ١٢٩٣
- كان رسول الله ﷺ لا يكل طهوره إلى أحد ولا صدقته التي يتصدق بها - ابن عباس ٣٦٢
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يمشون أمام الجنائز - أنس بن مالك ١٤٨٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يفتتحون القراءة - أنس بن مالك ٨١٣
- كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان ينزلون بالأطح - ابن عمر ٣٠٦٩
- كان رسول الله ﷺ وأزواجه يتسللون من إناء واحد - جابر بن عبدالله ٣٧٩
- كان رسول الله ﷺ وقَّت للنساء أربعين يوماً - أنس بن مالك ٦٤٩
- كان رسول الله ﷺ يأتي الخلاء فيقضي الحاجة، ثم يخرج - علي بن أبي طالب ٥٩٤
- كان رسول الله ﷺ يأكل الرُّطْبَ بِالطُّيْح - سهل بن سعد ٣٣٢٦
- كان رسول الله ﷺ يأكل طعاماً في سَنَةِ نَفَر من أصحابه - عائشة ٣٢٦٤
- كان رسول الله ﷺ يأمر بالصدقة - أبو مسعود البدي ٤١٥٥
- كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا نتزع خفافنا ثلاثة أيام - صفوان بن عسال ٤٧٨
- كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة طاوياً - ابن عباس ٣٣٤٧
- كان رسول الله ﷺ يتعوذ من عين الجان - أبو سعيد الخدري ٣٥١١
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالمد - سفيانة مولى رسول الله ﷺ ٢٦٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ بالمد - عائشة ٢٦٨
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ ثلاثاً ثلاثاً - أبو مالك الأشعري ٤١٧
- كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس ابن مالك ٥٠٩
- كان رسول الله ﷺ يجنب ثم ينام ولا يمس ماء - عائشة ٥٨١
- كان رسول الله ﷺ يُجِيبُ دعوة المملوك - أنس بن مالك ٢٢٩٦
- كان رسول الله ﷺ يحب أن يليه المهاجرون

| | |
|---|---|
| ۹۷۷ ... أنس بن مالك - | ۱۱۵۰ عاتشة |
| ۳۳۲۳ ... كان رسول الله ﷺ يُجِبُّ الحلواء والعسل - | ۱۰۲۸ ميمونة بنت الحارث زوج النبي ﷺ |
| ۱۲۹۵ ... كان رسول الله ﷺ يخرج إلى العيد ماشيًا، ويرجع ماشيًا - ابن عمر | ۱۱۹۳ لا يزيد عليهما - عبدالله بن عمر |
| ۱۲۸۸ ... كان رسول الله ﷺ يخرج يوم العيد، فيصلي بالناس ركعتين - أبو سعيد الخدري | ۹۷۴ ابن عبدالله |
| ۱۱۰۵ ... كان رسول الله ﷺ يخطب قائمًا، غير أنه كان يقعد قعدة، ثم يقوم - جابر بن سمرة ... | ۱۳۱۸ - ابن عمر |
| ۱۷۷۸ ... كان رسول الله ﷺ يذني إلي رأسه وهو مجاور - عائشة | ۱۱۷۴ - ويوتر بركة - ابن عمر |
| ۸۶۱ ... كان رسول الله ﷺ يرفع يديه مع كل تكبيرة، في الصلاة المكتوبة - عمير بن قتادة | ۶۵۲ عاتشة |
| ۸۷۴ ... كان رسول الله ﷺ يركع فيضع يديه على ركبتيه، ويجافي بعضديه - عائشة | ۱۷۰۹ - كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام من كل شهر - عائشة |
| ۷۰۱ ... كان رسول الله ﷺ يستحب أن يؤخر العشاء - أبو برزة الأسلمي | ۱۷۱۱ - كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول: لا يفطر - ابن عباس |
| ۱۱۷۷ ... كان رسول الله ﷺ يسلم في كل ثنتين، ويوتر بواحدة - عائشة | ۱۷۳۳ - كان رسول الله ﷺ يصوم عاشوراء - عائشة |
| ۹۹۴ ... كان رسول الله ﷺ يموي الصف حتى يجعله مثل الرمح أو القدح - النعمان بن بشير | ۲۵۷۰ - كان رسول الله ﷺ يضرب في الخمر بالثعلب والجريد - أنس بن مالك |
| ۱۶۴۸ ... كان رسول الله ﷺ يصل شعبان برمضان - أم سلمة | ۱۳۸۳ - كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة، كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله .. |
| ۱۴۱۴ ... كان رسول الله ﷺ يصلي إلى جذع إذ كان المسجد عريشًا - أبي بن كعب | ۹۰۲ - كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن - جابر بن عبدالله |
| ۲۸۸ ... كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس | ۱۵۴۷ - كان رسول الله ﷺ يعلمهم إذا خرجوا إلى المقابر - بريدة بن الحصيب الأسلمي |
| ۸۳۰ ... كان رسول الله ﷺ يصلي بنا الظهر، فنسمع منه الآية بعد الآيات - البراء بن عازب | ۴۱۷۸ - كان رسول الله ﷺ يعود المريض ويشيع الجنازة - أنس بن مالك |
| ۸۱۹ ... كان رسول الله ﷺ يصلي بنا، فيطيل في الركعة الأولى من الظهر ويقصر في الثانية - أبو قتادة الأنصاري | ۵۸۰ - كان رسول الله ﷺ يغتسل من الجنابة ثم يستدفئ به قبل أن أغتسل - عائشة |
| ۱۱۴۴ ... كان رسول الله ﷺ يصلي الركعتين قبل الغداة، كأن الأذان بأذنيه - ابن عمر | ۱۳۱۵ - كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر ويوم الأضحي - ابن عباس |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ۹۸۵ | ابن مالک کان رسول الله ﷺ یوجز ویتم الصلاة - أنس | ۸۱۲ | رب العالمین - عائشة کان رسول الله ﷺ یفتح القراءة و الحمد لله |
| ۲۱۵۰ | کان زکریا نجاراً - أبو هريرة کان رسول الله ﷺ یقرأ فی صلاة الصبح يوم الجمعة : ﷻ تنزیل - ابن عباس کان رسول الله ﷺ یقرأ فی صلاة الفجر يوم الجمعة : ﷻ تنزیل و هل أتى علی الإنسان - سعد بن أبي وقاص کان رسول الله ﷺ یقرأ بنا فی الركعتین الأولیین من صلاة الظهر، ویسمعا الآية أحياناً - أبو قتادة الأنصاري کان رسول الله ﷺ یقوم إلى أصل شجرة - جابر بن عبدالله کان رسول الله ﷺ یشکر أن یقول فی رکوعه وسجوده : سبحانک اللهم - عائشة کان رسول الله ﷺ یلبس قمیصاً قصیر الیدین والطفل - ابن عباس کان رسول الله ﷺ یمسح مناکیبا فی الصلاة ویقول : لا تختفلوا، فتختلف قلوبکم - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري کان رسول الله ﷺ ینام أول الليل، ویحیی آخره - عائشة کان رسول الله ﷺ ینام حتی یفخ - عائشة .. کان رسول الله ﷺ ینهانا عنه - عمر بن الخطاب کان رسول الله ﷺ ینهی عن رکوب الثور - معاوية بن أبي سفيان کان رسول الله ﷺ یهدي من المدينة - عائشة کان رسول الله ﷺ یوتر بـ ﷻ اسم ربک الأعلى و قل یا أيها الکافرون و قل هو الله أحد - أبي بن کعب کان رسول الله ﷺ یوتر بسمع أو بخمس، لا یفصل بینهن بتسلیم ولا کلام - أم سلمة کان رسول الله ﷺ یوتر بواحدة - عائشة .. | | |
| ۳۶۳۴ | أذنيه - أنس بن مالک کان شیخ رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة - ابن عمر کان ضجاع رسول الله ﷺ أدا حشوه لیث - عائشة کان علی الطريق غصن شجرة یؤدي الناس فأماطها رجل - أبو هريرة کان فراسها بحیال مسجد رسول الله ﷺ - أم سلمة کان فی عماء، ما تحته هواء - أبو رزین العقیلي کان فیما أنزل الله من القرآن، ثم سقط - عائشة کان فیمین کان قبلکم رجل اشتری عقاراً - أبو هريرة کان لا یصیب النبی ﷺ قرحة ولا شوكة إلا وضع علیه الحناء - سلمی أم رافع کان لرسول الله ﷺ حصیر یسط بالنهار ویحتجته باللیل - عائشة کان لرسول الله ﷺ شعر، دون الجمرة، فوق الوفرة - عائشة کان لرسول الله ﷺ قدح قواریر یشرب فیه - ابن عباس کان لنعل النبی ﷺ قبالان - أنس بن مالک .. کان لنعل النبی ﷺ قبالان - عبدالله بن العباس کان لی من رسول الله ﷺ مَدْخَلان - وهو یصلي یتنحج لی - علی بن أبي طالب .. | ۱۶۸۴ | عائشة کان رسول الله ﷺ یقرأ فی صلاة الفجر يوم الجمعة : ﷻ تنزیل - ابن عباس کان رسول الله ﷺ یقرأ فی صلاة الفجر يوم الجمعة : ﷻ تنزیل و هل أتى علی الإنسان - سعد بن أبي وقاص کان رسول الله ﷺ یقرأ بنا فی الركعتین الأولیین من صلاة الظهر، ویسمعا الآية أحياناً - أبو قتادة الأنصاري کان رسول الله ﷺ یقوم إلى أصل شجرة - جابر بن عبدالله کان رسول الله ﷺ یشکر أن یقول فی رکوعه وسجوده : سبحانک اللهم - عائشة کان رسول الله ﷺ یلبس قمیصاً قصیر الیدین والطفل - ابن عباس کان رسول الله ﷺ یمسح مناکیبا فی الصلاة ویقول : لا تختفلوا، فتختلف قلوبکم - عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري کان رسول الله ﷺ ینام أول الليل، ویحیی آخره - عائشة کان رسول الله ﷺ ینام حتی یفخ - عائشة .. کان رسول الله ﷺ ینهانا عنه - عمر بن الخطاب کان رسول الله ﷺ ینهی عن رکوب الثور - معاوية بن أبي سفيان کان رسول الله ﷺ یهدي من المدينة - عائشة کان رسول الله ﷺ یوتر بـ ﷻ اسم ربک الأعلى و قل یا أيها الکافرون و قل هو الله أحد - أبي بن کعب کان رسول الله ﷺ یوتر بسمع أو بخمس، لا یفصل بینهن بتسلیم ولا کلام - أم سلمة کان رسول الله ﷺ یوتر بواحدة - عائشة .. |

| | |
|--|---|
| كان النبي ﷺ إذا لقي الرجل فكلمه، لم يصرف وجهه عنه - أنس بن مالك ٣٧١٦ | كان موضع مسجد النبي ﷺ لبني النجار، وكان فيه نخل ومقابر للمشركين - أنس بن مالك ٧٤٢ |
| كان النبي ﷺ إذا مشى، مشى أصحابه أمامه - جابر بن عبدالله ٢٤٦ | كان الناس في عهد رسول الله ﷺ إذا قام المصلي يصلي - أم سلمة بنت أبي أمية ١٦٣٤ |
| كان النبي ﷺ يخرج له حربة في السفر، فينصبها فيصلي إليها - ابن عمر ٩٤١ | كان النبي ﷺ، ثم أبو بكر، ثم عمر، يصلون العيد قبل الخطبة - ابن عمر ١٢٧٦ |
| كان النبي ﷺ لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم تمرات - أنس بن مالك ١٧٥٤ | كان النبي ﷺ إذا أتى بالنسي، أعطى أهل البيت جميعاً - عبدالله بن مسعود ٢٢٤٨ |
| كان النبي ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يغدي أصحابه من صدقة الفطر - ابن عمر ١٧٥٥ | كان النبي ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى الصبح - عائشة ١٧٧١ |
| كان النبي ﷺ وأهله يغتسلون من إناء واحد - علي بن أبي طالب ٣٧٥ | كان النبي ﷺ إذا توضأ توضأ صلى ركعتين ثم خرج إلى الصلاة - عائشة ١١٤٦ |
| كان النبي ﷺ يؤمنا فيأخذ شماله بيمينه - هلب الطائي ٨٠٩ | كان النبي ﷺ إذا توضأ فوضع يده في الإناء سقى الله، وسبغ الوضوء، ثم يقوم مستقبل القبلة - أم المؤمنين عائشة ١٠٦٢ |
| كان النبي ﷺ يبيت جنباً، فيأتيه بلال - عائشة ١٧٠٣ | كان النبي ﷺ إذا خرج من الخلاء قال: الحمد لله الذي أذهب عني الأذى أنس بن مالك ٣٠١ |
| كان النبي ﷺ يجتهد في العشر الأواخر ما لا يجتهد في غيره - عائشة ١٧٦٧ | كان النبي ﷺ إذا دخلت العشر، أحيا الليل - عائشة ١٧٦٨ |
| كان النبي ﷺ يحب القرع - أنس بن مالك .. ٣٣٠٢ | كان النبي ﷺ إذا ذهب المذهب، أبعده - المغيرة بن شعبه ٣٣١ |
| كان النبي ﷺ يخطب قائماً، ثم يجلس، ثم يقوم فيقرأ آيات - جابر بن سمرة ١١٠٦ | كان النبي ﷺ إذا رفع رأسه من الركوع قال: سمع الله لمن - عبدالله بن أبي أوفى ٨٧٨ |
| كان النبي ﷺ يدني رأسه إلي وأنا حائض - عائشة ٦٣٣ | كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الأيمن - عائشة ١١٩٨ |
| كان النبي ﷺ يركع قبل الجمعة أربعاً - ابن عباس ١١٢٩ | كان النبي ﷺ إذا صلى يوم عيد أو غيره، نصبت الحربة بين يديه - ابن عمر ١٣٠٥ |
| كان النبي ﷺ يصلي بالليل ركعتين ركعتين - ابن عباس ١٣٢١ | كان النبي ﷺ إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ورفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه - علي ابن أبي طالب ٨٦٤ |
| كان النبي ﷺ يصلي بعرفة، فجئت أنا والفضل على أتان - ابن عباس ٩٤٧ | كان النبي ﷺ إذا قام على المنبر، استقبله أصحابه بوجوههم - ثابت الأنصاري ١١٣٦ |
| كان النبي ﷺ يصلي صلاة الهجير التي | |

- ۳۳۹۹ ابن عباس - تدعوها الظهر - أبو بركة الأسلمي ۶۷۴
- كان يوماً يصومه أهل الجاهلية - عبدالله بن - كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ۹۴۸
- كانت إحدانا إذا حاضت أمرها النبي ﷺ أن - كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ۱۳۵۸
- تأتزر بإزار - عائشة ۶۳۶
- كانت إحدانا إذا كانت حائضاً، أمرها النبي ﷺ أن تأتزر في فور حيضتها - عائشة ۶۳۵
- كانت إحدانا في فورها أول ما تحيض تشد عليها إزاراً - أم حبيبة ۶۳۸
- كانت امرأة تصلي خلف النبي ﷺ حسناء من أحسن الناس - ابن عباس ۱۰۴۶
- كانت أُمِّي تُعالجني للشمّة - عائشة ۳۳۲۴
- كانت الأنبياء تَدْخُلُ الْحَرَمَ مُشَاءَ حُفَاءَ - عبدالله بن عباس ۲۹۳۹
- كانت الأنصار بعيدة منازلهم من المسجد، فأرادوا أن يقتربوا - ابن عباس ۷۸۵
- كانت تحتي امرأة وكنت أحبها، وكان أبي يغضها - عبدالله بن عمر ۲۰۸۸
- كانت حبيبة بنت سهل تحت ثابت بن قيس ابن شماس، وكان رجلاً دميماً - عبدالله بن عمرو بن العاص ۲۰۵۷
- كانت عامّة وصية رسول الله ﷺ حين حضرته الوفاة - أنس بن مالك ۲۶۹۷
- كانت للنبي ﷺ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا - ابن عباس ۳۴۹۹
- كانت الممتعة في الحج لأصحاب محمد ﷺ خاصة - أبو ذر الغفاري ۲۹۸۵
- كانت النساء على عهد رسول الله ﷺ تجلس أربعين يوماً - أم سلمة ۶۴۸
- كانت يمين رسول الله ﷺ التي يحلف بها - رفاعة بن عرابة الجهني ۲۰۹۱
- كَانِي أَرَى وَيَبِصُ الطَّيِّبُ فِي مَقَرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عائشة ۲۹۲۸
- كَانِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ - تدعوها الظهر - أبو بركة الأسلمي ۶۷۴
- كان النبي ﷺ يصلي في حجرة أم سلمة، فمر بين يديه عبدالله، أو عمر بن أبي سلمة - أم سلمة ۹۴۸
- كان النبي ﷺ يصلي ما بين أن يفرغ من صلاة العشاء إلى الفجر - عائشة ۱۳۵۸
- كان النبي ﷺ يصلي المغرب، ثم يرجع إلى بيتي فيصلّي ركعتين - عائشة ۱۱۶۴
- كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ۱۳۵۹
- كان النبي ﷺ يصلي وأنا بحذاءه، وربما أصابني ثوبه إذا سجد - ميمونة ۹۵۸
- كان النبي ﷺ يحتكف كل عام عشرة أيام - أبو هريرة ۱۷۶۹
- كان النبي ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ - أبو هريرة ۳۵۳۶
- كان النبي ﷺ يعلمنا أن لا نبادر الإمام بالكوع والسجود - أبو هريرة ۹۶۰
- كان النبي ﷺ يُعَوِّدُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ - ابن عباس ۳۵۲۵
- كان النبي ﷺ يَقْبَلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ - عائشة ۱۶۸۳
- كان النبي ﷺ يقرأ في المغرب: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ - ابن عمر ۸۳۳
- كان النبي ﷺ يقرأ وهو قاعد - عائشة ۱۲۲۶
- كان النبي ﷺ يكره بين أضعاف الخطبة - سعد بن عائد المؤذن ۱۲۸۷
- كان النبي ﷺ يَكْرَهُ الشُّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ - أبو هريرة ۲۷۹۰
- كان النبي ﷺ ينهى عن رُكُوبِ الثُّمُورِ - شمعون بن زيد أبو ريحانة الأزدي ۳۶۵۵
- كان نومه ذلك وهو جالس - ابن عباس ۴۷۶
- كان يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرِ مِنْ حِجَارَةٍ - جابر بن عبدالله ۳۴۰۰
- كان يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَشْرِبُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ -

| | | |
|--|------|---|
| كل صلاة لا يقرأ فيها بأم الكتاب، فهي | ٢٨٢١ | سوداء - عمرو بن حريث |
| خداج - عائشة | ٨٤٠ | كانني أنظر إلى رسول الله ﷺ وعليه عمامة |
| كل صلاة لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب، فهي | ٣٥٨٧ | سوداء - عمرو بن حريث |
| خداج، فهي خداج - عبدالله بن عمرو | ٨٤١ | كانني أنظر إلى رسول الله ﷺ وهو يحكي نبيا |
| كُلُّ عرفة موقف - جابر بن عبدالله | ٣٠١٢ | من الأنبياء ضربه قومه - عبدالله بن مسعود .. |
| كُلُّ على خير، هؤلاء يقرءون القرآن ويدعون | ٣٨١٠ | كبري الله مائة مرة، واحمدي الله - أم هانئ |
| الله - عبدالله بن عمرو | ٢٢٩ | كتب ربكم على نفسه يده قبل أن يخلق |
| كل عمل ابن آدم يضاعف، الحسنة بعشر | ١٨٩ | الخلق - أبو هريرة |
| أمثالها - أبو هريرة | ١٦٣٨ | كتب الضحاك بن قيس إلى النعمان بن بشير: |
| كُلُّ عمل ابن آدم يضاعف له: الحسنة - أبو | ٣٨٢٣ | أخبرنا، بأي شيء كان النبي ﷺ يقرأ يوم |
| هريرة | ١١١٩ | الجمعة - عبدالله بن عبدالله |
| كُلُّ غلام مرتهن بعقيقته - سمرة بن جندب .. | ٣١٦٥ | كسر عظم الميت ككسر عظم الحي في الإثم |
| كُلُّ قَسَمٍ قَسِمَ في الجاهلية، فهو على ما قَسِمَ - | ١٦١٧ | أم سلمة |
| ابن عباس | ٢٤٨٥ | كسر عظم الميت ككسره حيًا - عائشة |
| كُلُّ مارَدَت عليك قَوْشِك - أبو ثعلبة الخشني | ٣٢١١ | كسفت الشمس في حياة رسول الله ﷺ، |
| كل مال يكون هكذا فهو وبإل على صاحبه - | ١٢٦٣ | فخرج رسول الله ﷺ إلى المسجد - عائشة |
| أنس بن مالك | ٤١٦١ | كُفَّ جُشَاءُكَ عَنَّا - ابن عمر |
| كُلُّ مخموم القلب، صدوق اللسان - عبدالله | ٣٣٥٠ | كفارات الخطايا إسباغ الوضوء على |
| ابن عمرو | ٤٢١٦ | المكاهرة - أبو هريرة |
| كُلُّ مُتْلَحِقٍ اسْتَلْحَقَ بعد أبيه، الذي يُدْعَى | ٢٠٦٤ | كفارة واحدة - سلمة بن صخر البياضي |
| له - عبدالله بن عمرو | ٢٧٤٦ | كُفِّرَ بامرئ ادعاء نسب لا يعرفه - عبدالله بن |
| كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - أبو موسى الأشعري | ٣٣٩١ | عمرو |
| كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - عبدالله بن عمر | ٣٣٨٧ | كُفِّرَ رسول الله ﷺ بضاع من تمر - ابن عباس |
| كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ على كُلِّ مؤمن - معاوية بن | ٢١٠٩ | كُفِّرَ عن يمينك - مالك بن نضلة |
| أبي سفيان | ٣٣٨٩ | كفن رسول الله ﷺ في ثلاث رباط بيض |
| كل مسكر حرام وما أشكر كثيره، فقليله | ١٤٧٠ | سحولية - عبدالله بن عمر |
| حرام - عبدالله بن عمر | ٣٣٩٢ | كفن رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب: قميصه |
| كُلُّ مُشْكِرٍ حَمَرٌ وَكُلُّ حَمِيرٍ حَرَامٌ - ابن عمر .. | ٣٣٩٠ | الذي قبض فيه - ابن عباس |
| كُلُّ المسلم على المسلم حرام دمّه وماله - | ٢٦٠٦ | كفى بالشئب شاهدًا - سعد بن عباد |
| أبو هريرة | ٣٩٣٣ | كل أمر ذي بال، لا يبدأ فيه بالحمد، أقطع - |
| كُلُّ مِنْ مال يتيملك غير مُسْرِفٍ - عبدالله بن | ١٨٩٤ | أبو هريرة |
| عمرو | ٢٧١٨ | كل بني آدم خطاء وخير الخطائين التوابون - |
| كلام ابن آدم عليه لا له - أم حبيبة | ٣٩٧٤ | أنس بن مالك |
| كلمة حق عند ذي سلطان جائز - أبو أمامة | ٣٣٨٦ | كُلُّ شراب أسكر فهو حرام - عائشة |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٠٠١ | كنا جلوساً مع أنس بن مالك، وعنده ابنة له - | ٤٠١٢ | الباهلي |
| ٣٢٨٢ | ثابت البناني | ٤١٦٩ | - الكلمة الحكمة صلاة المؤمن - أبو هريرة ... |
| ٣٣٠١ | كُنَّا، زمان رسول الله ﷺ، وقليلٌ مانجدُ - | ٣٨٠٦ | - كلمتان، خفيفتان على اللسان، ثقيتان في |
| ٢٥٤٩ | الطعام - جابر بن عبد الله | ٣٢٧٦ | الميزان - أبو هريرة |
| ١٦٤٥ | كُنَّا على عهد رسول الله ﷺ نأكل ونَحْنُ - | ٣٣٣٠ | - كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوْلِهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا - |
| ١١ | نَمشي - ابن عمر | ٣٢٨٧ | وَأَثَلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِي |
| ٢١٤١ | كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ - أبو هريرة | ٣٣٣٩ | - كُلُوا بِالْبَحْرِ بِالثَّمَرِ - عائشة |
| ٧٣٣ | وزيد بن خالد وشبل | ٣٦٠٥ | - كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا، فَإِنَّ الْبِرْكَهَ مَعَ |
| ٦٤٧ | كنا عند عمار، في اليوم الذي يشك فيه - | ٣٢٢٢ | الجماعة - عمر بن الخطاب |
| ٢٨٢٣ | صلة بن زفر | ٢٤٠٦ | - كُلُوا الزَّيْتَ وَادْهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ - أبو |
| ٢٩٩٠ | كنا عند النبي ﷺ، فخطَّ خطاً - جابر بن | ١٦٥٦ | هريرة |
| ٤٢٩٧ | عبد الله | ٣٤٥٤ | - كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَغِيفًا |
| ١٠٢٠ | كنا في مجلس فجاء النبي ﷺ - عبيد الجهنبي | ٣٤٥٥ | مَرَقًا بَعِيْنَه - أنس بن مالك |
| ١٦٣٣ | كنا قعوداً في المسجد مع أبي هريرة فأذن | ٣٢٢٠ | - كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَابْسُوا - عبدالله بن |
| | المؤذن - أبو الشعثاء شليم بن أسود | ١٠٠٦ | عمرو |
| | المحاريبي | | - كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنْ ذَكَاهُ ذَكَاهُ أَمْوٌ - أبو سعيد |
| | كنا لا نعد الصفرة والكدره شيئاً - أم عطية .. | | الخدري |
| | كنا مع ابن عمر في سفر، فصلى بنا، ثم | | - كلوه، فإنه من صيد البحر - أبو هريرة |
| | انصرفا معه وانصرف - حفص بن عاصم بن | | - كَمْ نَسْتَنْظِرُهُ - مَنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا؟ - لا خير |
| | عمر بن الخطاب | | فيها - ابن عباس |
| | كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنِيوك، نَشْتَرِي وَنَبِيعُ، | | - كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ؟ - أبو هريرة |
| | وهو يرانا ولا ينهانا - خارجة بن زبيل | | - الْكُفْمَاءُ مِنَ الْمَنْى الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي |
| | كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ اغْتَمَرَ - عبدالله بن | | إِسْرَائِيلَ - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ... |
| | أبي أوفى | | - الْكُفْمَاءُ مِنَ الْمَنْى وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ - أبو |
| | كنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته فمر | | هريرة |
| | بقوم ابن عمر | | - الْكُفْمَاءُ مِنَ الْمَنْى، وَمَاوَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ - جابر |
| | كنا مع رسول الله ﷺ في سفر، فتفجيت | | ابن عبدالله |
| | السماء وأشككت علينا القبلة - عامر بن | | - كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ - أبو موسى الأشعري |
| | ربيعة | | - كُنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ عَلَى |
| | كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ | | الْأَطْبَاقَ - أنس بن مالك |
| | الأضحى - ابن عباس | | - كُنْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يَصْلِينَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ |
| | كنا مع رسول الله ﷺ وإنا وجها واحد - | | صلاة الصبح - عائشة |
| | أبي بن كعب | | - كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ - البراء بن |
| | كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِذِي الْحَلِيفَةِ - | | عازب |

| | | | |
|------|--|-----------------------------------|--|
| ٦٨٧ | رافع بن خديج | ٣١٣٧ | رافع بن خديج |
| - | كنا نقرأ على عهد رسول الله ﷺ والقرآن | ٢٩٣٥ | - كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ مُحَرِّمُونَ - عائشة .. |
| ١٩٢٧ | بنزل - جابر بن عبدالله | - | كنا مع النبي ﷺ ونحن فتيان حزاورة .. |
| - | كنا نقرأ في الظهر والعصر خلف الإمام في | ٦١ | جندب بن عبدالله |
| ٨٤٣ | الركعتين الأوليين - جابر بن عبدالله | - | كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي |
| - | كنا نلقى النفر من قريش، وهم يتحدثون - | المسجد، الخبز واللحم - عبدالله بن | |
| ١٤٠ | العباس بن عبدالمطلب | ٣٣٠٠ | الحارث بن جزء الزبيدي |
| - | كنا ننام في المسجد على عهد رسول الله ﷺ - | ٣١٩٧ | .. كُنَّا نَأْكُلُ لَحْمَ الْخَيْلِ - جابر بن عبدالله |
| ٧٥١ | ابن عمر | - | كنا نبيع سراينا وامهات أولادنا - جابر بن |
| - | كُنَّا نَبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَقَاءٍ، فَتَأْخُذُ | ٢٥١٧ | عبدالله |
| ٣٣٩٨ | قيضة من تمر - عائشة | - | كُنَّا نَحْدُثُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ |
| - | كنا ننهي أن نصف بين السواري، على عهد | ٢٨٢٨ | كانوا، يوم بدر - البراء بن عازب |
| ١٠٠٢ | رسول الله ﷺ - قره بن إياس المزني | - | كنا ننقي الكلام والانبساط إلى نساءنا على |
| - | كنت أتعرق العظم وأنا حائض، فيأخذه | ١٦٣٢ | عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر |
| ٦٤٣ | رسول الله ﷺ - عائشة | - | كنا نجمع ثم نرجع فبقيل - أنس بن مالك ... |
| - | كنت أتوضأ أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد - | - | كنا نحض عند النبي ﷺ، فيأمرنا بقضاء |
| ٣٦٨ | عائشة | ١٦٧٠ | الصوم - عائشة |
| - | كنت أجهز إلى الشام وإلى مصر - نافع بن | ٢٤٥٠ | - كنا نأخبار ولا نرى بذلك بأساً - ابن عمر |
| ٢١٤٨ | عطاء | - | كنا نخرج زكاة الفطر إذا كان فينا رسول الله |
| - | كنت أخدم النبي ﷺ فكان إذا أراد أن | ١٨٢٩ | ﷺ - أبو سعيد الخدري |
| ٦١٣ | رسول الله ﷺ | - | كنا نرى الاجتماع إلى أهل الميت - جرير |
| - | كُنْتُ أَدُلُّو الدَّلُو بِتَمَرَةٍ - علي بن أبي طالب .. | ١٦١٢ | ابن عبدالله الجلي |
| - | كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ فيه - زينب | - | كنا نسلم في الصلاة، فقيل لنا: إن في |
| ٤٧٢ | بنت جحش | ١٠١٩ | الصلاة لشغلاً - عبدالله بن مسعود |
| - | كنت أستحاض حيضة كثيرة طويلة - أم | - | كنا نشترى الطعام من الركبان جزافاً - ابن |
| ٦٢٢ | حبيبة بنت جحش | ٢٢٢٩ | عمر |
| - | كنت أسمع قراءة النبي ﷺ بالليل وأنا على | - | كنا نصلي مع رسول الله ﷺ صلاة الظهر |
| ١٣٤٩ | عريشي - أم هانئ بنت أبي طالب | ٦٨٠ | بالحاجرة - المغيرة بن شعبه |
| - | كنت أصنع لرسول الله ﷺ ثلاثة آية من الليل | - | كنا نصلي مع النبي ﷺ الجمعة ثم نرجع، |
| ٣٦١ | مخمرة - عائشة | - | فلا نرى للحيطان شيئاً نستظل به - سلمة بن |
| - | كُنْتُ أَضَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ | ١١٠٠ | الأكوع |
| ٣٤١٢ | مُخَمَّرَةٍ - عائشة | - | كنا نصلي مع النبي ﷺ في شدة الحر - أنس |
| - | كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد - | ١٠٣٣ | ابن مالك |
| | | - | كنا نصلي المغرب على عهد رسول الله ﷺ - |

| | | | |
|---|--|---|--------------|
| ١٩٠١ | إصبعيه في أذنيه - مجاهد | ٣٧٦ | عائشة |
| - كنت مع أبي بالقاع من نمرة، فمر بنا ركب | | - كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد - | |
| ٨٨١ | وأنا خوا - عبدالله بن أكرم الخزاعي | ٣٧٧ | ميمونة |
| - كنت مع رسول الله ﷺ في سفر، فقال: هل | | - كُنت أَفْطِلُ القلائد لهدى النبي ﷺ - عائشة .. | ٣٠٩٥ .. |
| من ماء؟ - أنس بن مالك | | - كُنت أَفْرُقْ خَلْفَ يَافُوخِ رَسولِ الله ﷺ - | |
| - كنت مع رسول الله ﷺ في لحافه، فوجدت | | عائشة | ٣٦٣٣ |
| ما تجد النساء من الحيضة - أم سلمة | | - كنت ألعب بالبنات وأنا عند رسول الله ﷺ - | |
| - كنت مع سلمان، فرأى رجلاً يتزعخ فيه | | عائشة | ١٩٨٢ |
| للوضوء - أبو مسلم مولى زيد بن صوحان .. | | - كنت امرأة أمتكثر من النساء، لا أرى رجلاً | |
| - كنت مع النبي ﷺ في سفر، فأراد أن يقضي | | كان يصيب من ذلك ما أصيب - سلمة بن | |
| حاجته - مرة بن وهب بن جابر الثقفي | | صخر البياضي | ٢٠٦٢ |
| - كنت مع النبي ﷺ في سفر، فتنحى لحاجته - | | - كنت أوضىء رسول الله ﷺ أنا قائمة وهو | |
| أنس بن مالك | | قاعد - أم عياش مولاة رقية بنت النبي ﷺ .. | ٣٩٢ .. |
| - كنت مع النبي ﷺ وعليه رداء نجراني - أنس | | - كنت بين امرأتين لي، فضربت إحدهما | |
| ابن مالك | | الأخرى - حمل بن مالك | ٢٦٤١ |
| - كنت نهيتكم عن الأوعية فانتبذوا فيه - بريدة | | - كنت خادم النبي ﷺ فحبي بالحسن أو | |
| بن الحصيب | | الحسين - إياد أبو السمح خادم رسول الله | |
| - كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها - | | ﷺ | ٥٢٦ |
| ابن مسعود | | - كُنتُ رَدَفَ النبي ﷺ فما زلت أسمعهُ يُليني | |
| - كُنتُ نهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة | | حتى رمى جمرة العقبة - الفضل بن عباس .. | ٣٠٤٠ .. |
| أيام - نبيشة الخير | | - كنت شريك في الجاهلية - سائب بن أبي | |
| - الكوثر نهر في الجنة، حافظه من ذهب - ابن | | السائب | ٢٢٨٧ |
| عمر | | - كنت عند النبي ﷺ، فأناه رجل فقال: إني | |
| - كُنُونَا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ - يزيد بن شيان | | رأيت البارحة، فيما يرى النائم - ابن عباس | ١٠٥٣ .. |
| - الكيس من دان نفسه، وعمل لما بعد الموت - | | - كُنتُ غُلَامًا، شَابًّا، عَزَبًا، فِي عَهْدِ رَسولِ | |
| أبويعلی شداد بن أوس | | الله ﷺ - ابن عمر | ٣٩١٩ |
| - كيف أصبحتم - أبو أسيد الساعدي | | - كنت فيمن قدم رسول الله ﷺ في ضعفة أهله - | |
| - كيف أنت، يا أبا ذر وموتاً يُصِيبُ الناس - | | ابن عباس | ٣٠٢٦ |
| أبو ذر الغفاري | | - كنت قائد أبي حين ذهب بصره، فكنت إذا | |
| - كيف بكم وبزمان يوشك أن يأتي - عبدالله | | خرجت به إلى الجمعة فسمع الأذان استغفر | |
| ابن عمرو | | لأبي أمامة - عبدالرحمن بن كعب بن مالك | ١٠٨٢ .. |
| - كيف تجدك؟ - أنس بن مالك | | - كنت مع ابن عمر، فتخلفت فأوترت - سعيد | |
| - كيف يُفْلِحُ قومٌ خضبوا وجه نبيهم بالدم - | | ابن يسار | ١٢٠٠ |
| أنس بن مالك | | - كنت مع ابن عمر، فسمع صوت طبل فأدخل | |

- لا تؤذي امرأة زوجها إلا قالت زوجته من
الحور العين - معاذ بن جبل ٢٠١٤
- لا تأكل إلا أن يحرق - عدي بن حاتم ٣٢١٥
- لا تأكلوا بالشمال - جابر بن عبدالله ٣٢٦٨
- لا تأكلوا البصل - عقبة بن عامر الجهني ٣٣٦٦
- لا تبادروني بالركوع ولا بالسجود - معاوية
ابن أبي سفيان ٩٦٣
- لا تبتشي على حميمك فإن ذلك من حسنة -
عائشة ١٤٥١
- لا تبتاعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل -
قيصة بن ذؤيب الخزاعي ١٨
- لا تتبع صدقتك - عمر بن الخطاب ٣٣٩٢
- لا تبرز فخذك، ولا تنظر إلى فخذ حي ولا
ميت - علي بن أبي طالب ١٤٦٠
- لا تبع ماليس عندك - حكيم بن حزام ٢١٨٧
- لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه - أبو هريرة ٢٢١٥
- لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - عبدالله
ابن عمر ٢٢١٤
- لا تبيعوا الماء - إياس بن عبدالمزني ٢٤٧٦
- لا تتخذوا بيوتكم قبوراً - ابن عمر ١٣٧٧
- لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً - ابن عباس ٣١٨٧
- لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون -
عبدالله بن عمر ٣٧٦٩
- لا تجزئ صلاة لا يقيم الرجل فيها صلبه في
الركوع والسجود - عقبة بن عمرو أبو
مسعود الأنصاري ٨٧٠
- لا تحف الأَرْض من دم الشهيد - أبو هريرة ٢٧٩٨
- لا تجمعن جُوعاً وكذباً - أسماء بنت يزيد ٣٢٩٨
- لا تجمعوا بين الرطب والزُّهُو - أبو قتادة ٣٣٩٧
- لا تجني عليه، ولا يجني عليك -
الخشخاش العنبري ٢٦٧١
- لا تجني نفساً على أخرى - أسامة بن شريك ٢٦٧٢
- لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية -
أبو هريرة ٢٣٦٧

- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - أبو أيوب
الأنصاري ٢٢٣٢
- كلوا طعامكم يبارك لكم فيه - عبدالله بن
بسر المازني ٢٢٣١

ل

- لئن بقيت إلى قابل لأصومن اليوم التاسع -
ابن عباس ١٧٣٦
- لئن عشت، إن شاء الله لأنهين أن يُسقى
رباح - عمر بن الخطاب ٣٧٢٩
- لا أُخرِّمُ يعني الضَّبَّ - ابن عمر ٣٢٤٢
- لا أذن لك، ولا كرامة، ولا نعمة عين -
صفوان بن أمية ٢٦١٣
- لا - اسمعوا ما يقول سيدكم - سعد بن عباد
الأنصاري ٢٦٠٥
- لا أعرفن ما يحدث أحدكم غني الحديث
وهو متكئ على أريكته - أبو هريرة ٢١
- لا أعلم نبي الله ﷺ قرأ القرآن كله حتى
الصباح - عائشة ١٣٤٨
- لا أَكُلُ مُتَكَيِّئاً - أبو جحيفة ٣٢٦٢
- لا أَكُلُهُ، ولا أُحَرِّمُهُ - خزيمة بن جزء ٣٢٤٥
- لا ألفين أحدكم متكئاً على أريكته، يأتيه
الأمر مما أمرت به - أبو رافع القبطي مولى
رسول الله ﷺ ١٣
- لا إله إلا الله الحليم الكريم - ابن عباس ٣٨٨٣
- لا إله إلا الله، لا يسبقها عملٌ - أم هانئ ٣٧٩٧
- لا إله إلا الله ويلٌ للعرب من شرٍ قد اقترَب -
زينب بنت جحش ٣٩٥٣
- لا، أما أنا فقد عافاني الله - عائشة ٣٥٤٥
- لا، إنما ذلك عرق، وليس بالحیضة -
عائشة ٦٢٤
- لا بأس بالحيوان، واحداً باثنين يبدأ بيد -
جابر بن عبدالله ٢٢٧١
- لا تؤخروا الجنازة إذا حضرت - علي بن
أبي طالب ١٤٨٦

| | |
|--|--|
| لا تجوز شهادة خائن ولا حائنة - عبدالله بن عمرو ٢٣٦٦ | - لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمه - عياش بن أبي ربيعة المخزومي ٣١١٠ |
| لا تحد على ميت فوق ثلاث، إلا امرأة تحد على زوجها - أم عطية ٢٠٨٧ | - لا تزوج المرأة المرأة، ولا تزوج المرأة نفسها - أبو هريرة ١٨٨٢ |
| لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان أو المصصة والمصتان - أم الفضل ١٩٤٠ | - لا تزوجوا النساء لحسنهن، فعسى حسنهن أن يرديهن - عبدالله بن عمرو ١٨٥٩ |
| لا تحرم المصصة والمصتان - عائشة ١٩٤١ | - لا تُسافر المرأة سفر ثلاثة أيام - أبو سعيد الخدري ٢٨٩٨ |
| لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة: لعامل عليها - أبو سعيد الخدري ١٨٤١ | - لا تسأل المرأة زوجها الطلاق في غيركنهه - ابن عباس ٢٠٥٤ |
| لا تحل الصدقة لغني، ولا لذي مرة سوي - أبو هريرة ١٨٣٩ | - لا تُشبه فإنها تنفي الذنوب - أبو هريرة ٣٤٦٩ |
| لا تحلفوا بآبائكم - ابن عمر ٢١٠١ | - لا تسبوا أصحاب محمد ﷺ - ابن عمر ١٦٢ |
| لا تحلفوا بالطواغي - عبد الرحمن بن سمرة ٢٠٩٥ | - لا تسبوا أصحابي - أبو هريرة ١٦١ |
| لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - أبو طلحة ٣٦٤٩ | - لا تسبوا الرِّيح، فإنها من روح الله - أبو هريرة ٣٧٢٧ |
| لا تدرجوه في أكفانه حتى أنظر إليه - أنس ابن مالك ١٤٧٥ | - لا تشد الرجال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو هريرة ١٤٠٩ |
| لا تدعوا العشاء ولو بكف من تمر - جابر بن عبدالله ٣٣٥٥ | - لا تشد الرجال إلا إلى ثلاثة مساجد - عبدالله بن عمرو ١٤١٠ |
| لا تدفنوا موتاكم بالليل إلا أن تضطروا - جابر بن عبدالله ١٥٢١ | - لا تشرب الخمر - أبو الدرداء ٣٣٧١ |
| لا تُدبموا النظر إلى المجذومين - ابن عباس ٣٥٤٣ | - لا تصوم المرأة، وزوجها شاهد - أبو هريرة ١٧٦١ |
| لا تدبخوا إلا مئينة - جابر بن عبدالله ٣١٤١ | - لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم - عبدالله بن بسر ١٧٢٦ |
| لا تذهب الليالي والأيام حتى تشرب فيها طائفة من أمتي الخمر - أبو أمامة الباهلي ... ٣٣٨٤ | - لا تضربن إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي ذباب ١٩٨٥ |
| لا ترجعوا بعدي كفارًا - جرير بن عبدالله ... ٣٩٤٢ | - لا تطبخوا فيها - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٣١ |
| لا ترفعوا أبصاركم إلى السماء أن تلتمع - ابن عمر ١٠٤٣ | - لا تُعَدَّ في صدقتك - عمر بن الخطاب ٢٣٩٠ |
| لا تزال أمتي على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب - العباس بن عبدالمطلب ٦٨٩ | - لا تعزروا فرق عشرة أسواط - أبو هريرة ٣٦٠٢ |
| لا تزال طائفة من أمتي قوامه على أمر الله - أبو هريرة ٧ | - لا تعلموا العلم لباهاوا به العلماء - جابر بن عبدالله ٢٥٤ |
| لا تزال طائفة من أمتي متصورين لا يضرهم من خذلهم - قره بن إياس المزني ٦ | - لا تعلموا العلم لباهاوا به العلماء - حذيفة ابن اليمان ٢٥٩ |
| | - لا تغالوا صداق النساء، فإنها لو كانت مكفرة في الدنيا - عمر بن الخطاب ١٨٨٧ |

| | |
|--|--|
| لا تقوم الساعة حتى تُقاتلوا قومًا صغار | لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - |
| الأعين - أبو هريرة ٤٠٩٧ | ابن عمر ٧٠٤ |
| لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامكم - حذيفة | لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - |
| ابن اليمان ٤٠٤٣ | أبو هريرة ٧٠٥ |
| لا تقوم الساعة حتى تكون أدنى مسالغ | لا تفسدوا علينا سنة نبينا محمد ﷺ - عمرو |
| المسلمين بولاء - عمرو بن عوف ٤٠٩٤ | ابن العاص ٢٠٨٣ |
| لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات - | لا تفعل، فإنك إن فعلت لم تُرفع، ضالّة - |
| حذيفة بن أسيد ٤٠٤١ | علي بن أبي طالب ٢٨٠٩ |
| لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات: طلوع | لا تفعلوا كما يفعل أهل فارس - أبو أمامة |
| الشمس - حذيفة بن أسيد أبو سريحة ٤٠٥٥ | الباهلي ٣٨٣٦ |
| لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في | لا تفعل يا قيلة - قيلة أم بني أنمار ٢٢٠٤ |
| المساجد - أنس بن مالك ٧٣٩ | لا تنقع أصابعك وأنت في الصلاة - علي بن |
| لا تقوم الساعة حتى يحير الفراء - أبو | أبي طالب ٩٦٥ |
| هريرة ٤٠٤٦ | لا تُقام الحدود في المساجد - ابن عباس ... ٢٥٩٩ |
| لا تقوم الساعة حتى يفيض المال - أبو | لا يقبل الله صلاة الحائض إلا بخمار - عائشة |
| هريرة ٤٠٤٧ | لا تقتل نفس ظلماً إلا كان على ابن آدم |
| لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم - | الأول - عبدالله بن مسعود ٢٦١٦ |
| أبو هريرة ٤٠٧٨ | لا تقتلوا أولادكم سرّاً، فوالذي نفسي بيده |
| لا تكثروا الضحك - أبو هريرة ٤١٩٣ | إن الغيل ليدرك الفارس - أسماء بنت يزيد |
| لا تكذبوا علي، فإن الكذب علي يولج النار - | ابن السكن ٢٠١٢ |
| علي بن أبي طالب ٣١ | لا تقدموا صيام رمضان يوم ولا يومين - أبو |
| لا تكرعوا، ولكن اغسلوا أيديكم - ابن عمر | هريرة ١٦٥٠ |
| لا تكثرهوا مرضاكم على الطعام والشراب - | لا تقضين ولا تفصلن إلا بما تعلم - معاذ بن |
| عقبة بن عامر الجهني ٣٤٤٤ | جبل ٥٥ |
| لا تكن مثل فلان، كان يقوم الليل فترك قيام | لا تقطع اليد إلا في رُبع دينار فصاعداً - |
| الليل - عبدالله بن عمرو ١٣٣١ | عائشة ٢٥٨٥ |
| لا تلقوا الأجلاب - أبو هريرة ٢١٧٨ | لا تقولوا: السلام على الله، فإن الله هو |
| لا تمنعوا إماء الله أن يصلين في المسجد - | السلام - عبدالله بن مسعود ٨٩٩ |
| ابن عمر ١٦ | لا تقوم الساعة إلا وطائفة من أمتي ظاهرون |
| لا تاجشوا - أبو هريرة ٢١٧٤ | على الناس - معاوية بن أبي سفيان ٩ |
| لا تبتدوا التمر والبسر جميعاً - أبو هريرة ... ٣٣٩٦ | لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها - |
| لا تنزلوا على جواد الطريق، - جابر بن | أبو هريرة ٤٠٦٨ |
| عبدالله ٣٧٧٢ | لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قومًا صغار |
| لا تنظر المرأة إلى عورة المرأة - أبو سعيد | الأعين - أبو سعيد الخدري ٤٠٩٩ |

| | | |
|--|------|---|
| الخدري | ٦٦١ | - لا تُشْفَعُ لشريك على شريك إذا سبقه بالشراء - |
| - لا تُنْفَقُ المرأة من بيتها شيئاً إلا بإذن زوجها - | ٢٢٩٥ | ابن عمر |
| أبو أمامة الباهلي | ١٨٧١ | - لا صام من صام الأب - عبدالله بن عمرو ... ١٧٠٦ |
| - لا تنكح الشيب حتى تستأمر، ولا البكر حتى تستأذن - أبو هريرة | ١٩٣١ | - لا صدقة فيما دون خمسة أوساق من التمر - |
| - لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها - | ١٩٢٩ | أبو سعيد الخدري |
| أبو موسى الأشعري | ٤٩٦ | - لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس - |
| - لا تنكح المرأة على عمتها، ولا على خالتها - | ٤١٦٥ | أبو سعيد الخدري |
| أبو هريرة | ٢٧٠٨ | - لا صلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس - ابن عباس |
| - لا تؤصاوا من ألبان الغنم - أسيد بن حضير . | ٥١٣ | عباس |
| - لا تياأسا من الرزق ما تهزرت رؤوسكما - | ١٩٣٣ | - لا صلاة لمن لا وضوء له - أبو هريرة |
| حبة وسواء ابني خالد | ٣٠٥٠ | - لا صلاة لمن لا وضوء له - سعيد بن زيد ... ٣٩٨ |
| - لا - الثالث، والثالث كثير - سعد بن أبي وقاص | ٤٢٠٩ | - لا صلاة لمن لا وضوء له - مهمل بن سعد |
| - لا، حتى يجد ريحاً، أو يسمع صوتاً - | ٤٢٠٨ | الساعدي |
| عبدالله بن زيد بن عاصم الأنصاري | ٢٣٨٢ | - لا صلاة لمن لم يقرأ في كل ركعة: الحمد وسورة - أبو سعيد الخدري |
| - لا، حتى يذوق العسيلة - ابن عمر | ٣٥١٣ | - لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفتحة الكتاب - |
| - لا حرج، لا حرج - ابن عباس | ١٩٤٦ | عبادة بن الصامت |
| - لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله القرآن - | ٢٠٣٦ | - لا صيام لمن لم يفرغه من الليل - حفصة ... ١٧٠٠ |
| عبدالله بن عمر | ١٩٩٣ | - لا ضرر ولا إضرار - ابن عباس |
| - لا حسد إلا في اثنتين: رجل آتاه الله مالاً - | ١٨٨٥ | - لا طلاق فيما لا يملك - عبدالله بن عمرو بن العاص |
| عبدالله بن مسعود | ٢٨٧٨ | ٢٠٤٧ |
| - لا رضاع إلا ما فتح الأمعاء - عبدالله بن الزبير | ٢٠٤٩ | - لا طلاق قبل النكاح - علي بن أبي طالب ... |
| - لا رقبى فمن أرقب شيئاً فهو له - ابن عمر ... | ٢٠٤٨ | - لا طلاق قبل نكاح ولا عتق قبل ملك - |
| - لا رُقية إلا من عين أو حُمّة - بريدة بن الحبيب | ٢٠٤٦ | المصور بن مخزومة |
| - لا زكاة في مال، حتى يحول عليه الحول - | ٣٥٣٧ | - لا طلاق ولا عتاق في إغلاق - عائشة |
| عائشة | ٨٦ | - لا عدوى ولا طيرة - أنس بن مالك |
| - لا سَبَقَ إلا في حُف أو حافر - أبو هريرة | ٣٥٤٠ | - لا عدوى ولا طيرة ولا هامة - ابن عمر |
| - لا سكنى لك ولا نفقة - فاطمة بنت قيس ... | ٣٥٣٩ | - لا عدوى ولا ضيرة ولا هامة - ابن عمر |
| - لا سؤم، وقد يكون اليمن في ثلاثة - مخمر | ٤٢١٨ | - لا عدوى، ولا طيرة، ولا هامة، ولا صفر - |
| ابن معاوية | ٢٣٧٩ | ابن عباس |
| - لا شغار في الإسلام - أنس بن مالك | | - لا عقل كالندير، ولا ورع كالكف - أبو ذر |

- ٩٢٣ ثوبان مولى رسول الله ﷺ
 - لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من
 ٦٧ ولده - أنس بن مالك
 - لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب
 ٦٦ لنفسه - أنس بن مالك
 - لا يؤمن أحدكم حتى يؤمن بأربع - علي بن أبي
 ٨١ طالب
 - لا يؤوي الضالة إلا ضال - المنذر بن جريز . ٢٥٠٣
 - لا ، يا بنت أبي بكر - ولكنه الرجل يصوم
 ويتصدق ويصلي وهو يخاف - عائشة ٤١٩٨
 - لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع
 ما لا بأس به حذراً - عطية السعدي ٤٢١٥
 لا يبولن أحدكم في الماء الراكد - أبو هريرة ٣٤٤
 - لا يبولن أحدكم في الماء النافع - ابن عمر .. ٣٤٥
 - لا يبولن أحدكم في مستحمه - عبدالله بن
 مغفل ٣٠٤
 - لا يبولن أحدكم مستقبل القبلة - عبدالله بن
 الحارث بن جزء الزبيدي ٣١٧
 - لا يبيع بعضكم على بيع بعض - ابن عمر ٢١٧١
 - لا يبيع حاضر لباد - أبو هريرة ٢١٧٥
 - لا يبيع حاضر لباد دُعوا النَّاس - جابر بن
 عبدالله ٢١٧٦
 - لا يبيع الرجل على بيع أخيه - أبو هريرة ٢١٧٢
 - لا يتمنى أحدكم الموت لضر نزل به - أنس
 ابن مالك ٤٢٦٥
 - لا يتناجى اثنان على غائطهما، ينظر كل
 واحد منهما إلى عورة صاحبه - أبو سعيد
 الخدري ٣٤٢
 - لا يتوارث أهل ملئتين - عبدالله بن عمرو ٢٧٣١
 - لا يجتمع غبار في سبيل الله، ودخان جهنم
 أبو هريرة ٢٧٧٤
 - لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا
 الموطن - أنس بن مالك ٤٢٦١
 لا يجزي ولد والده - أبو هريرة ٣٦٥٩
- ٢٢٤٥ - لا عهدة بعد أربع - عقبة بن عامر
 ٣١٦٨ - لا فرقة ولا عتيرة - أبو هريرة
 ٢٥٩٤ - لا قطع في ثمر ولا كثر - أبو هريرة
 ٢٥٩٣ - لا قطع في ثمر ولا كثر - رافع بن خديج
 ٢٦٦٨ - لا فود إلا بالسَّيف - أبوبكرة الثقفي
 ٢٦٦٧ - لا فود إلا بالسَّيف - الثَّعْمَان بن بشير
 - لا فود في المأمومة ولا الجانفة ولا المنقلة -
 العباس بن عبدالمطلب ٢٦٣٧
 - لا كرب على أبيك بعد اليوم - أنس بن مالك ١٦٢٩
 - لا ، مَنِي مُتَأَخَّرٌ مِّنْ سَبَقٍ - عائشة ٣٠٠٦
 - لا نذر في معصية - عمران بن الحصين ٢١٢٤
 - لا نذر في معصية، وكفارته كفارة يمين -
 عائشة ٢١٢٥
 - لا نكاح إلا بولي - ابن عباس ١٨٨٠
 - لا نكاح إلا بولي - أبو موسى الأشعري ١٨٨١
 - لا وأستغفر الله - أبو هريرة ٢٠٩٣
 - لا ، والله ما أحتسئ عليكم، أئها النَّاسُ إلا
 ما يخرج الله لكم - أبو سعيد الخدري ٣٩٩٥
 - لا وجدته، إنما بنيت المساجد لما بنيت له -
 بريدة بن الحصيب الأسلمي ٧٦٥
 - لا وضوء إلا من صوت أوريح - أبو هريرة . ٥١٥
 - لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه - أبو
 سعيد الخدري ٣٩٧
 - لا ، ولكن اجعلها خمرا بين الفواطم - علي
 ابن أبي طالب ٣٥٩٦
 - لا ، ولكن تصافحوا - أنس بن مالك ٣٧٠٢
 - لا ، ولكن من العصية أن يُعَيَّن الرَّجُلُ قَوْمَهُ
 على الظلم - وائلة بن الأسقع ٣٩٤٩
 - لا ، ولكنه لم يكن بأرضي فأجذني أعافه -
 خالد بن الوليد ٣٢٤١
 - لا ، ولو قُلْتُ : نعم لو جئت - علي بن أبي
 طالب ٢٨٨٤
 - لا ومصرف القلوب - عبدالله بن عمر ٢٠٩٢
 - لا يؤزم عبد، فيخص نفسه بدعوة دونه -

| | |
|---|--|
| الصدیق ۳۶۹۱ | - لا يجعلن أحدكم للشيطان في نفسه جزءاً - |
| - لا يدخل الجنة مُدْمُنٌ خمر - أبو الدرداء ۳۳۷۶ | عبدالله بن مسعود ۹۳۰ |
| - لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من | - لا يجلد أحدٌ فوق عشر جلدات، إلا في حد - |
| خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ۴۱۷۳ | أبو بردة بن نيار ۲۶۰۱ |
| - لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من | - لا يجوزُ لامرأة في مالها، إلا بإذن زوجها - |
| خردل من كبر - عبدالله بن مسعود ۵۹ | عبدالله بن عمرو ۲۳۸۸ |
| - لا يدخل النار إلا شقي - أبو هريرة ۴۲۹۸ | - لا يحتكر إلا خاطيء - معمر بن عبدالله بن |
| - لا يَرِثُ الصبي حتى يستهل صارخاً - جابر | نفضة ۲۱۵۴ |
| ابن عبدالله، والمسور بن مخرمة ۲۷۵۱ | - لا يحرم الحرام الحلال - ابن عمر ۲۰۱۵ |
| - لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم - | - لا يحقر أحدكم نفسه - أبو سعيد الخدري .. ۴۰۰۸ |
| أسامة بن زيد ۲۷۲۹ | - لا يحل بيع ماليس عندك - عبدالله بن عمرو . ۲۱۸۸ |
| - لا يرجع أحدكم في هبة، إلا - عبدالله بن | - لا يحل دم امرئ مسلم إلا في إحدى ثلاث - |
| عمرو ۲۳۷۸ | عثمان بن عفان ۲۵۳۳ |
| - لا يرجع المصلق إلا عن رضا - جرير بن | - لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا |
| عبدالله ۱۸۰۲ | الله وأني رسول الله - عبدالله بن مسعود ۲۵۳۴ |
| - لا يزال الله يغرس في هذا الدين غرساً - أبو | - لا يحل لامرأة أن تحد على ميت فوق ثلاث - |
| عنة الخولاني ۸ | عائشة ۲۰۸۵ |
| - لا يزال طائفة من أمتي على الحق منصورين - | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر - أبو |
| ثوبان مولى رسول الله ﷺ ۱۰ | هريرة ۲۸۹۹ |
| - لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله - عبدالله بن | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن |
| يُشر ۳۷۹۳ | تحد على ميت فوق ثلاث - حفصة ۲۰۸۶ |
| - لا يزال الناس بخير ما عجلوا الإفطار - | - لا يحل للرجل أن يعطي العطية ثم يرجع فيها - |
| سهل بن سعد ۱۶۹۷ | ابن عباس وابن عمر ۲۳۷۷ |
| - لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - أبو | - لا يحلبن أحدكم مائسة رجل بغير إذنه - |
| هريرة ۱۶۹۸ | عبدالله بن عمر ۲۳۰۲ |
| - لا يزداد الأمر إلا شدة ولا الدنيا إلا إدباراً - | - لا يحلف عند هذا المنبر عبد - أبو هريرة ۲۳۲۶ |
| أنس بن مالك ۴۰۳۹ | - لا يختلجن في صدرك طعام ضارعت فيه |
| - لا يزني الزاني، حين يزني، وهو مؤمن - أبو | نصرانية هُلب الطائي ۲۸۳۰ |
| هريرة ۳۹۳۶ | - لا يخطب الرجل على خطبة أخيه - ابن عمر |
| - لا يزيد في العمر إلا البر - ثوبان مولى | لا يخطب الرجل على خطبة أخيه - أبو |
| رسول الله ﷺ ۹۰ | هريرة ۱۸۶۷ |
| - لا يزيد في العمر إلا البر - ثوبان مولى | - لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة - بشر بن |
| رسول الله ﷺ ۴۰۲۲ | سحيم ۱۷۲۰ |
| - لا يسأل الرجل فيم يضرب امرأته - | - لا يدخل الجنة سيء الملكة - أبو بكر |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٥٩٦ | ابن عمر | ١٩٨٦ | الاشعث بن قيس |
| | - لا يقرأ القرآن الجنب ولا الحائض - ابن | | - لا يسمعه جن ولا إنس ولا شجر ولا حجر |
| ٥٩٥ | عمر | ٧٢٣ | إلا شهد له - أبو سعيد الخدري |
| | - لا يَقْصُ على الناس إلا أميرٌ - عبدالله بن | | - لا يصلح صاع تمر بصاعين - أبو سعيد |
| ٣٧٥٣ | عمرو | ٢٢٥٦ | الخدري |
| | - لا يقضي القاضي بين اثنين وهو غضبان - | | - لا يصلى في أعطان الإبل ويصلى في مراحي |
| ٢٣١٦ | أبو بكره الثقفي | ٧٧٠ | الغنم - سيرة بن معبد الجهني |
| ٢٩٨٧ | - لا يُقَطَّعُ الأُطْعَمُ إلا شُداً - أم ولد ليشبة | | - لا يصلي الإمام في مقامه الذي صلى فيه |
| | - لا يقطع الخائن ولا المتهم ولا المختلس - | ١٤٢٨ | المكتوبة - المغيرة بن شعبه |
| ٢٥٩١ | جابر بن عبدالله | | - لا يعجز أحدكم، إذا دخل مرفقه أن يقول - |
| | - لا يقولن أحدكم: اللهم اغفر لي إن شئت - | ٢٩٩ | أبو أمامة الباهلي |
| ٣٨٥٤ | أبو هريرة | | - لا يقتل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب - |
| | - لا يقوم أحد من المسلمين وهو حاقن - | ٦٠٥ | أبو هريرة |
| ٦١٩ | ثوبان مولى رسول الله ﷺ | | - لا يغتسل أحدكم بأرض فلاة - عبدالله بن |
| | - لا يقوم أحدكم إلى الصلاة وبه أذى - أبو | ٦١٥ | مسعود |
| ٦١٨ | هريرة | ٢٤٤١ | لا يُقْتَلُ الرَّهْنُ - أبو هريرة |
| | - لا يُبْسُ القُمْصُ ولا العَمَائِمُ - عبدالله بن | ٢٧٢ | - لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - ابن عمر |
| ٢٩٢٩ | عمر | | - لا يقبل الله صلاة إلا بطهور - أسامة بن عمير |
| ٣٩٨٢ | - لا يُذْنَعُ المؤمن من جُحُرٍ مَرَّتَيْنِ - أبو هريرة .. | ٢٧١ | الهدلي |
| | - لا يمسح أحدكم يده حتى يلعقها - جابر بن | | - لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أبو بكره |
| ٣٢٧٠ | عبدالله | ٢٧٤ | الثقفي |
| ٣٦١٧ | - لا يمش أحدكم في نعل واحد - أبو هريرة ... | ٢٧٣ | - لا يقبل الله صلاة بغير طهور - أنس بن مالك |
| | - لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة - ابن | | - لا يقبل الله لصاحب بدعة صوتاً ولا صلاة - |
| ٢٣٣٧ | عباس | ٤٩ | حذيفة بن اليمان |
| | - لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في | | - لا يقبل الله من مشرك، أشرك بعدما أسلم - |
| ٢٣٣٦ | جداره - عكرمة بن سلمة | ٢٥٣٦ | معاوية بن حيدة |
| ٢٤٧٨ | - لا يمنع أحدكم فضل ماء - أبو هريرة | | - لا يقطع رجل حق امرئ مسلم بيمينه - أبو |
| ٢٤٧٩ | - لا يمنع فضل الماء - عائشة | ٢٣٢٤ | أمامة الحارثي |
| | - لا يمتنع أحدكم أذان بلال من سحوره - | ٢٦٦١ | - لا يُقْتَلُ بالوَلَدِ الوَالِدُ - ابن عباس |
| ١٦٩٦ | عبدالله بن مسعود | | - لا يُقْتَلُ مؤمِنٌ بكافر، ولا ذو عهد في عَهْدِهِ - |
| ١٦٠٣ | - لا يموت لرجل ثلاثة من الولد - أبو هريرة .. | ٢٦٦٠ | ابن عباس |
| | - لا يموتن أحدٌ منكم إلا وهو يُحَسِّنُ الظنَّ | ٢٦٥٩ | - لا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بكافر - عبدالله بن عمرو |
| ٤١٦٧ | بالله - جابر بن عبدالله | ٢٦٦٢ | - لا يُقْتَلُ الوَالِدُ بالوَلَدِ - عمر بن الخطاب |
| | - لا ينبغي للمؤمن أن يُذِلَّ نفسه - حذيفة بن | | - لا يقرأ الجنب والحائض شيئاً من القرآن - |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٩١٩ | الحمد - جابر بن عبدالله | ٤٠١٦ | اليمان |
| ٢٩٢٠ | - لبيك إله الحق لبيك - أبو هريرة | | - لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش - صفية |
| ٢٩١٧ | - لبيك بعمره وحجة معا - أنس بن مالك | ٤٠٦٤ | |
| ٢٩٦٨ | - لبيك بعمره وحجة - أنس بن مالك | | - لا ينصرف حتى يسمع صوتاً أو يجد ريحاً - |
| | لتأخذ أمتي تُشكها فإني لا أدري لعلي لا | ٥١٤ | أبو سعيد الخدري |
| ٣٠٢٣ | ألقاهم - جابر بن عبدالله | | - لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها - |
| | - لتبعن سنة من كان قبلكم باعاً بياح - أبو هريرة | ١٩٢٣ | أبو هريرة |
| ٣٩٩٤ | هريرة | | - لا يتغير أحد حتى يكون آخر عهده باليت - |
| ١٤٧٩ | - لتكن عليكم السكينة - أبو موسى الأشعري | ٣٠٧٠ | ابن عباس |
| | - لتتقون كما يُتقى الثمر من أغفاله - أبو هريرة | ٣٥٤١ | - لا يورد الممرض على المصح - أبو هريرة .. |
| ٤٠٣٨ | هريرة | | - لا يبلعن أو لأبلين في أبي أمامة غدراً - يحيى |
| ١٥٥٤ | للحد لنا، والشق لغيرنا - ابن عباس | ٣٤٩٢ | ابن أسدين زارة |
| | - للحد لنا، والشق لغيرنا - جرير بن عبدالله البجلي | | - لأعلمن أقواماً من أمتي يأتون يوم القيامة بحسنات - ثوبان مولى رسول الله ﷺ |
| ١٥٥٥ | | ٤٢٤٥ | |
| | - لدغت النبي ﷺ عقرب وهو في الصلاة فقال: لعن الله العقرب - عائشة | ٢٨٢٤ | أنس الجهني |
| ١٢٤٦ | - لرباط يوم في سبيل الله، من وراء عورة المسلمين - أبي بن كعب | | - لأن أمتي على جمره أو سيف، أو أخصف نعلي برجلي، أحب إلي - عقبة بن عامر |
| ٢٧٦٨ | - لزوال الدنيا أهون على الله من قتل مؤمن - البراء بن عازب | ١٥٦٧ | |
| | ٢٦١٩ | ١٨٣٦ | ابن العوام |
| ١٦٠٧ | - لسقط أقدمه بين يدي أحب إلي من - أبو هريرة | | - لأن يجلس أحدكم على جمره تحرقه خير له من أن يجلس على قبر - أبو هريرة |
| ٤٣٢٩ | - لشبر في الجنة خير من الأرض وما عليها - أبو سعيد الخدري | ١٥٦٦ | |
| ٢٢٢٥ | - لعلكم غششت - أبو الحمراء مولى النبي ﷺ | ٣٧٥٩ | - لأن يمتلي جوف الرجل قبحاً - أبو هريرة .. |
| | - لعلكم ستدركون أقواماً يصلون الصلاة لغير وقتها - عبدالله بن مسعود | | - لأن يمنح أحدكم أخاه أرضه، خير له - ابن عباس |
| ١٢٥٥ | - لعن الله السارق، يسرق البيضة فتقطع يده - أبو هريرة | ٢٤٥٧ | عباس |
| ٢٥٨٣ | - لعن الله الواصلة والمستوصلة - أسماء بنت أبي بكر | | - لأن يمنح أحدكم أخاه، خير له من أن يأخذ عليها أجراً - ابن عباس |
| ١٩٨٨ | - لعن الله اليهود حرّمت عليهم الشحوم فجمعوها فباعوها - ابن عباس | ٢٤٦٢ | |
| ٣٣٨٣ | - لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له - ابن عباس | | - ليس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك |
| ١٩٣٤ | ابن عباس | ٣٣٤٨ | |
| | | | - ليس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف - أنس بن مالك |
| | | ٣٥٥٦ | |
| | | | - لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك - ابن عمر |
| | | ٢٩١٨ | |
| | | | لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن |

| | |
|--|---|
| لقد رأيته في ثوب رسول الله ﷺ | لعم رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له - |
| فأحبه عنه - عائشة ٥٣٩ | علي بن أبي طالب ١٩٣٥ |
| لقد رأيته سابع سبعة مع رسول الله ﷺ مالنا | لعن رسول الله ﷺ الواشمات |
| طعام - عتبة بن غزوان ٤١٥٦ | والمستوشمات والمتمصصات - عبدالله بن |
| لقد رأيته مع رسول الله ﷺ بنت بيتا - ابن | مسعود ١٩٨٩ |
| عمر ٤١٦٢ | لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - ابن |
| لقد رأيته رسول الله ﷺ يصلي في النعلين | عباس ١٥٧٥ |
| والخفين - عبدالله بن مسعود ١٠٣٩ | لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - أبو |
| لقد رد رسول الله ﷺ علي عثمان بن مظعون | هريرة ١٥٧٦ |
| التبتل - سعد بن أبي وقاص ١٨٤٨ | لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور - حسان |
| لقد رهن رسول الله ﷺ درعه عند يهودي - | ابن ثابت ١٥٧٤ |
| أنس بن مالك ٢٤٣٧ | لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة - أنس |
| لقد سأل الله باسمه الأعظم - بريدة بن | ابن مالك ٣٣٨١ |
| الحصيب ٣٨٥٧ | لعن رسول الله ﷺ من فرّق بين الوالدة |
| لقد سألت عظيمًا، وإنه ليسر علي من يسره | وولدها - أبو موسى الأشعري ٢٢٥٠ |
| الله عليه - معاذ بن جبل ٣٩٧٣ | لعنة الله على الراشي والمرتشي - عبدالله بن |
| لقد عذت بمعاذ - عائشة ٢٠٣٧ | عمرو ٢٣١٣ |
| لقد فتحت لها أبواب السماء - وائل بن | لعت الخمر على عشرة أوجو - ابن عمر ٣٣٨٠ |
| حجر ٣٨٠٢ | لعدوة أو روضة في سبيل الله خير من الدنيا |
| لقد قلت منذ فُتئت عنك أربع كلمات - | وما فيها - أنس بن مالك ٢٧٥٧ |
| جوييرة بنت الحارث ٣٨٠٨ | لقد أوديت في الله وما يؤذي أحد - أنس بن |
| لقد كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في حجري | مالك ١٥١ |
| وأنا حائض - عائشة ٦٣٤ | لقد توفي النبي ﷺ وما في بيتي من شيء - |
| لقد كان يأتي آل محمد ﷺ الشهر - | عائشة ٣٣٤٥ |
| عائشة ٤١٤٥ | لقد جمع لي رسول الله ﷺ أبويه يوم أحد - |
| لقد كُنَّا نرفع الكراع فيأكله رسول الله ﷺ - | الزبير بن العوام ١٢٣ |
| عائشة ٣٣١٣ | لقد خشيت أن يطول بالناس زمان - ابن |
| لقد نزلت آية الرجم، ورضاعة الكبير عشرا - | عباس ٢٥٥٣ |
| عائشة ١٩٤٤ | لقد رأيته رسول الله ﷺ يذبح أضحيته بيده - |
| لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام، ثم أمر | أنس بن مالك ٣١٥٥ |
| رجلاً فيصلي بالناس - أبو هريرة ٧٩١ | لقد رأيته مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره |
| لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو سعيد | في اليوم الحار - أبو الدرداء ١٦٦٣ |
| الخدري ١٤٤٥ | لقد رأيته مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية، |
| لقنوا موتاكم: لا إله إلا الله - أبو هريرة ١٤٤٤ | وأصابتنا سماء - أسامة بن عمير ٩٣٦ |

| | | |
|------|---|--|
| ٥٦ | عمرو بن العاص | - لقنوا موتاكم : لا إله إلا الله الحليم الكريم |
| | - لم يعتمر رسول الله ﷺ إلا في ذي القعدة | عبدالله بن جعفر ١٤٤٦ |
| ٢٩٩٦ | ابن عباس | - لك أجرا : أجرُ الشر وأجرُ العلانية - أبو هريرة ٤٢٢٦ |
| | - لم يعتمر رسول الله ﷺ عمرة إلا في ذي القعدة - عائشة ٢١٩٨ | - لك في بيتك شيء؟ - أنس بن مالك |
| ٢٩٩٧ | القعدة - عائشة | - لكل شيء زكاة، وزكاة الجسد الصوم - أبو هريرة ١٧٤٥ |
| | - لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث | - لكل نبي حوار، وإن حوار الزبير - جابر |
| ١٣٤٧ | عبدالله بن عمرو | ابن عبدالله ١٢٢ |
| | - لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من القميص - أم سلمة ٣٥٧٥ | - لكل نبي دعوة مستجابة - أبو هريرة ٤٣٠٧ |
| | - لم يكن رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود - عبدالله بن عمر ٢٩٤٦ | - لكل نبي رفيق في الجنة - أبو هريرة ١٠٩ |
| | - لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في الشراب | - لكم كذا وكذا - عائشة ٢٦٣٨ |
| ٣٤٣٠ | ابن عباس | - لكن حمزة لا يواكي له - ابن عمر |
| | - لم يكن رسول الله ﷺ ينفخ في طعام ولا شراب - ابن عباس ٣٢٨٨ | - للشهيد عند الله بيتٌ خضالي - المقدام بن معديكرب ٢٧٩٩ |
| | - لم يكن القصص في زمن رسول الله ﷺ | - للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن - أبو هريرة ٥٥٥ |
| ٣٧٥٤ | ابن عمر | - للمسلم على المسلم أربع خلال - أبو مسعود الأنصاري ١٤٣٤ |
| | - لما أتى عبدالله بن مسعود جمره العقبه، استطن الوادي - عبدالرحمن بن يزيد ٣٠٣٠ | - للمسلم على المسلم ستة بالمعروف - علي |
| | - لما أخذوا في غسل النبي ﷺ ناداهم مناد من الداخل - بريدة بن الحصيب ١٤٦٦ | ابن أبي طالب ١٤٣٣ |
| | - لما أرادوا أن يحفروا لرسول الله ﷺ بعثوا إلى أبي عبيدة بن الجراح - ابن عباس ١٦٢٨ | - لله أبوك هُبْها لي - سلمة بن الأكوع ٢٨٤٦ |
| | - لما استعملني رسول الله ﷺ على الطائف | - لله أشد أذنا إلى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به - فضالة بن عبيد ١٣٤٠ |
| ٣٥٤٨ | عثمان بن أبي العاص | - لله أفرح بتوبة عبده من رجل أضل راحلته بفلاة - أبو سعيد الخدري ٤٢٤٩ |
| | - لما أسلم عمرُ نزل جبريل - ابن عباس ١٠٣ | - لله ما أخذ وله ما أعطى، وكل شيء عنده إلى أجل مسمى - أسامة بن زيد ١٥٨٨ |
| | - لما اطمأن رسول الله ﷺ عام الفتح طاف على بعيره - صفية بنت شيبة ٢٩٤٧ | - لم تكن نرى الصفرة والكدرة شيئا - أم عطية ٦٤٧ |
| | - لما افتتح رسول الله ﷺ خير - أنس بن مالك ٢٤٦٩ | - لم يبق من الدنيا إلا بلاءٌ وفِتنةٌ - معاوية بن أبي سفيان ٤٠٣٥ |
| | - لما بعث رسول الله ﷺ إلى مكة، نهاه عن شِفِّ مالم يضمن - عتاب بن أسيد ٢١٨٩ | - لم ير للمتحابين مثل النكاح - ابن عباس ١٨٤٧ |
| | - لما تاب الله عليه خِرٌ ساجداً - كعب بن مالك ١٣٩٣ | - لم يُرخص النبي ﷺ لأحد بيت بمكة، إلا للعباس، من أجل السفاية - ابن عباس ٣٠٦٦ |
| | | - لم يزل أمرُ بني إسرائيل معتدلاً - عبدالله بن |

- لعاثه - عاثة ١٩٧٢
 - لما مات رسول الله ﷺ اختلغوا في اللحد ١٥٢٣
 والشق - عاثة ١٥٥٨
 - لما مرض رسول الله ﷺ مرضه الذي مات ١٥١٢
 فيه - عاثة ١٢٣٢
 - لما نزل عذري قام رسول الله ﷺ على المنبر - ١٥٥٧
 عاثة ٣٩٦٠
 - لما نزلت: ﴿فسبح باسم ربك العظيم﴾ قال ٢٥٦٧
 لنا رسول الله ﷺ: اجعلوها في ركوعكم - ٣٩٦٠
 عقبة بن عامر الجهني ٨٨٧
 - لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في ٣٣٨٢
 الربا - عاثة ١٢٤٤
 - لما ولي عمر بن الخطاب، خطب الناس ١٤٦٧
 فقال: إن رسول الله ﷺ أذن لنا في المتعة ١٠٠٨
 ثلاثاً - ابن عمر ٢٩٦٠
 - لن نزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له ١٤٠٨
 النار - ابن عمر ٢٩٦٠
 - لها أجران: أجر الصدقة وأجر القرابة - ١٤٠٨
 زينب امرأة عبدالله ١٦٢٧
 - لها ما حملت في بطونها، ولنا ما غبر - أبو ١٩٨٠
 سعيد الخدري ٢٢٢٣
 - اللهم! إني أعوذ بك من الجوع - أبو هريرة ٤٠٨١
 - اللهم جنة لا رياء فيها ولا شتمة - أنس بن ١٦٢٧
 مالك ٢٨٩٠
 - لو أخطأتم حتى تبلغ خطاياكم السماء - أبو ١٩٨٠
 هريرة ٤٢٤٨
 - لو أمرت أحداً أن يسجد لأحد، لأمرت ٣٢٥١
 المرأة أن تسجد لزوجها - عاثة ١٨٥٢
 - لو أن أحدكم إذا أتى امرأته قال: ألهم ٢٢٢٣
 جنبي الشيطان - ابن عباس ١٩١٩
 - لو أن أحدكم، إذا نزل متزلاً قال: أعوذ ٤٠٨١
 بكلمات الله التامة - خولة بنت حكيم ٣٥٤٧
 - لو أن الله عذب أهل سمواته وأهل أرضه ١٦٣١
 لعذبهم وهو غير ظالم لهم - زيد بن ثابت ... ٧٧
 - لما توفي عبدالله بن أبي، جاء ابنه إلى النبي
 ﷺ فقال - ابن عمر
 - لما توفي القاسم ابن رسول الله ﷺ قالت
 خديجة - الحسين بن علي
 - لما توفي النبي ﷺ كان بالمدينة رجل يلحد
 وآخر يصرح - أنس بن مالك
 - لما جاء علي بن أبي طالب مهناً، البصرة -
 عديسة بنت أهبان
 - لما جيء بالوليد بن عقبة إلى عثمان - حضين
 ابن المنذر
 - لما رفع رسول الله ﷺ رأسه من صلاة الصبح
 قال: اللهم أنح الوليد بن الوليد - أبو هريرة
 - لما غسل النبي ﷺ ذهب يلتمس منه ما
 يلتمس من الميت، فلم يجده - علي بن أبي
 طالب
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى
 مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله
 - لما فرغ رسول الله ﷺ من طواف البيت، أتى
 مقام إبراهيم - جابر بن عبدالله
 - لما فرغ سليمان بن داود من بناء بيت
 المقدس، سأل الله ثلاثاً - عبدالله بن عمرو
 لما قبض رسول الله ﷺ، وأبو بكر عند
 امرأته - عاثة
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة، وهو عروس
 بصفية بنت حيي - عاثة
 - لما قدم النبي ﷺ المدينة، انجفل الناس قبله -
 عبدالله بن سلام
 - لما قدم النبي ﷺ المدينة كانوا من أحبب
 الناس ثبلاً - ابن عباس
 - لما كان ليلة أشري برسول الله ﷺ لقي
 إبراهيم وموسى - عبدالله بن مسعود
 - لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ
 المدينة - أنس بن مالك
 - لما كبرت سودة بنت زمعة وهبت يومها

| | | |
|------|--|--|
| ٧٩٦ | الفجر لأتوهما ولو حيوا - عائشة | لو أن أهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند |
| | - لو يعلمون ما في الصف الأول لكانت قرعة - | أهلهم لسادوا به أهل زمانهم - عبدالله بن |
| ٩٩٨ | أبو هريرة | مسعود |
| | - لولا أن أشق على أمتي لأخرت صلاة | ٢٥٧ |
| ٦٩١ | العشاء إلى ثلث الليل - أبو هريرة | ٤٢٣٥ |
| | - لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك | لو أن لابن آدم وأدين من مال - أبو هريرة ... |
| ٢٨٧ | عند كل صلاة - أبو هريرة | ٤١٦٤ |
| | - لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير | لو أنكم تولكتم على الله حق توكله - عمر بن |
| ٦٩٠ | العشاء - أبو هريرة | الخطاب |
| | - لولا أن الكلاب أئمة من الأمم لأمرت بقتلها | لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم |
| ٣٢٠٥ | عبدالله بن مغفل | كثيراً - أنس بن مالك |
| | - لي الواجد يحلّ عُرْضُهُ وعُقُوبَتُهُ - الشريد بن | ٤١٩١ |
| ٢٤٢٧ | سويد الثقفي | لو خرجتم إلى ذود لنا - أنس بن مالك |
| | - ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم - ابن | ٣٥٠٣ |
| ٧٢٦ | عباس | لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها - |
| ٤٠٦٣ | - ليؤمّن هذا البيت جيشٌ يغزونه - حفصة | ١٨٢١ |
| ٢٢٧٨ | - ليأتين على الناس زماناً - أبو هريرة | عوف بن مالك الأشجعي |
| ٢٩٤٤ | - ليأتين هذا الحجزُ يومَ الْقِيَامَةِ - ابن عباس ... | لو طمعت في فخذها لأجزأك - حماد بن |
| ٣٢٦٦ | - ليأكل أحدكم بييمه - أبو هريرة | سلمة |
| | - ليشر المشاءون في الظلم إلى المساجد بنور | - لو غسل جسده وترك رأسه، حيث أصابه |
| ٧٨٠ | تام يوم القيامة - سهل بن سعد الساعدي ... | الجراح - عطاء بن أبي رباح |
| ٢٣٣ | - ليبلغ الشاهد الغائب - أبو بكره الثقفي | ٥٧٢ |
| ٢٣٥ | - ليبلغ شاهدكم غائبكم - ابن عمر | - لو كنت استقبلت من أمري ما استدبرت ما |
| | - ليتخذ أحدكم قلباً شاكراً، ولساناً ذاكراً - | ١٤٦٤ |
| ١٨٥٦ | ثوبان مولى رسول الله ﷺ | غسل النبي ﷺ غير نسائه - عائشة |
| | - ليخرجن قوم من النار بشفاعتي يسمون - | - لو كنت راجعاً أحداً بغريبتيه، لرجمت فلانة - |
| ٤٣١٥ | عمران بن الحصين | ابن عباس |
| | - ليدخلن الجنة، بشفاعه رجل من أمتي أكثر | - لو كنت مستخلفاً أحداً عن غير مشورة - |
| ٤٣١٦ | من بني تميم - عبدالله بن أبي الجعداء | علي بن أبي طالب |
| ١٩١٧ | - ليس بك على أهلك هوان، إن شئت سيعت | - لو كنت مسحت عليه يديك أجزأك - علي بن |
| | لك - أم سلمة | ٦٦٤ |
| | - ليس بين العبد والشرك إلا ترك الصلاة - | - لو لم أحتضنه لحنّ إلى يوم القيامة - أنس بن |
| ١٠٨٠ | أنس بن مالك | مالك |
| | - ليس الزهادة في الدنيا بتحريم الحلال - أبو | - لو لم يبق من الدنيا إلا يومٌ - أبو هريرة |
| | | ٢٧٧٩ |
| | | - لو يعطي الناس بدعواهم، ادّعى ناسٌ - ابن |
| | | عباس |
| | | ٢٣٢١ |
| | | - لو يعلم أحدكم ما في الوحدة - ابن عمر ... |
| | | ٣٧٦٨ |
| | | - لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي |
| | | أخيه، معترضاً في الصلاة - أبو هريرة |
| | | ٩٤٦ |
| | | - لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه |
| | | وهو يصلي - أبو جهم الأنصاري |
| | | ٩٤٥ |
| | | - لو يعلم الناس ما في صلاة العشاء وصلاة |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٣٦٧٧ | المقدام بن معديكرب | ٤١٠٠ | ذر الغفاري |
| ٧٩٤ | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | | ليس شيء أكرم على الله سبحانه من الدعاء - أبو هريرة |
| ١٠٤٥ | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٣٨٢٩ | ليس شيء من الإنسان إلا يلي إلا عظمًا - أبو هريرة |
| ٧٩٥ | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٤٢٦٦ | ليس على المختلس قطع - عبد الرحمن بن عوف |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٢٥٩٢ | ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة - أبو هريرة |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٨١٢ | ليس عليها غسل حتى تنزل - خولة بن حكيم |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٦٠٢ | ليس الغنى عن كثرة العرض - أبو هريرة |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٤١٣٧ | ليس في المال حق سوى الزكاة - فاطمة بنت قيس |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٧٨٩ | ليس في النوم تفريط، إنما التفريط في اليقظة - أبو قتادة الأنصاري |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٦٩٨ | ليس فيما دون خمس ذود صدقة - جابر بن عبد الله |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٧٩٤ | ليس فيما دون خمس من الإبل صدقة - أبو سعيد الخدري |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٧٩٩ | ليس فيه وضوء، إنما هو منك - طلق بن علي الحنفي |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٤٨٣ | ليس لقاتل ميراث - عمر بن الخطاب |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٢٦٤٦ | ليس من البر الصيام في السفر - ابن عمر |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٦٦٥ | ليس من البر الصيام في السفر - كعب بن عاصم |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٦٦٤ | ليس منا من شق الجيوب وضرب الحدود - عبدالله بن مسعود |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٥٨٤ | ليس منا من غش - أبو هريرة |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٢٢٢٤ | ليس هذا لكم يسوق - أبو أسيد الساعدي |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٢٢٣٣ | ليس شرب ناس من أمتي الخمر يسمونها - أبو مالك الأشعري |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٤٠٢٠ | ليس من الله شيء - جابر بن عبدالله |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ٢١٣٣ | ليس من الله شيء - جابر بن عبدالله |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٤٦١ | ليس من الله شيء - جابر بن عبدالله |
| | ليث بن أبي شيبه - ابن عباس، وابن عمر | ١٧١ | ليس من الله شيء - جابر بن عبدالله |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ١٥٦ | عبدالله بن عمرو | ٤١٣٢ | ما أحبُّ أنْ أُحْدَا عُنْدِي ذَهَبًا - أبو هريرة |
| | ما أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَوَانٍ، وَلَا فِي | | ما أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ - |
| ٣٢٩٢ | سُكَّرَتِيَّةٌ - أنس بن مالك | ٢٢٧٩ | ابن مسعود |
| | ما أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكَلَّوْهُ - جابر بن | | ما أَخْرَجَ الْوَلَدَ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ مِنْ كَانَ - |
| ٣٢٤٧ | عبدالله | ٢٧٣٢ | عبدالله بن عمرو |
| | ما أَمَرْتَكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَيْتَكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا - | | ما أَحْسَنَ هَذَا؟ - ابن عباس |
| ١ | أبو هريرة | | ما إِنْخَالَكَ سَرَقَتْ - أبو المنذر مولى أبي ذر .. |
| | ما أَنَا وَالْدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا كِرَاكِبٌ اسْتَظَلَّ - | | ما أَخَذَ فِي أَكْمَامِهِ فَاحْتَمَلَ، فَمَنْهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ - |
| ٤١٠٩ | عبدالله بن مسعود | ٢٥٩٦ | عبدالله بن عمرو |
| | ما أَنزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنزَلَ لَهُ دَوَاءً - عبدالله بن | | ما أَخْطَأَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ عَشِيَّةَ خَمِيسٍ إِلَّا أَنْتِهِ |
| ٣٤٣٨ | مسعود | ٢٣ | فيه - عمرو بن ميمون |
| ٣٤٣٩ | ما أَنزَلَ اللَّهُ دَاءً، إِلَّا أَنزَلَ لَهُ شِفَاءً - أبو هريرة | | ما أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضُرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ |
| | ما أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ - | | النِّسَاءِ - أسامة بن زيد |
| ٣٨٠٥ | أنس بن مالك | ٣٩٩٨ | ما أَرَدْتُ بِهَا؟ - يزيد بن ركانة |
| ٣١٧٨ | ما أَنَهَرَ الدَّمَّ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ - رافع بن خديج | ٢٠٥١ | ما أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ - عبدالله بن |
| | ما بَالَ أَحَدُكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبَلَهُ بِعَيْنِي رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ | | عمرو |
| ١٠٢٢ | أمامه؟ - أبو هريرة | ٤١٦٠ | ما اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ |
| | ما بَالَ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ - | | زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ - أبو أمامة الباهلي |
| ١٠٤٤ | أنس بن مالك | ١٨٥٧ | ما أَسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ - جابر بن عبدالله |
| | ما بَالَ أَقْوَامٌ يَلْعَبُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ - أبو موسى | ٣٣٩٣ | ما أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ - |
| ٢٠١٧ | الأشعري | ١٣٢ | سعد بن أبي وقاص |
| | ما بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَاعِي غَنَمٍ - وَأَنَا كُنْتُ | | ما أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا، إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ - |
| ٢١٤٩ | أَرَعَاهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ - أبو هريرة | ٣٥٤٦ | أُمُ سَلَمَةَ |
| | ما بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ | | ما أَصَبْتُ بِحَدِّهِ فَكُلْ - عدي بن حاتم |
| ١٤١٦ | أَثَلُ الْغَابَةِ - سهل بن سعد | ٣٢١٤ | ما أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ - |
| ١٠١١ | ما بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ - أبو هريرة ... | ٤١٤٨ | عبدالله بن مسعود |
| | ما بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ | | ما أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ سَاعِيًا - عباد بن |
| ٤٣٠٤ | وَالْمَدِينَةِ - أنس بن مالك | ٢٢٩٨ | شَرَحِيل |
| | ما تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا - | | ما أَطْيَبَ وَأَطْيَبَ رِيحًا. ما أعظمك - |
| ٢٦٩٥ | عائشة | | عبدالله بن عمرو |
| ٤٠٧٣ | ما تَشَأَلُ عَنْهُ؟ - المغيرة بن شعبه | ٣٩٣٢ | ما أَغْجَبَكِ؟ لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ - عائشة |
| ١٩٣ | ما تَسْمُونُ هَذِهِ؟ - العباس بن عبدالمطلب .. | | ما أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيطًا - |
| ٣٤٤٠ | ما تَسْتَهْيِي؟ - ابن عباس | ٣٣٠٩ | أنس بن مالك |
| | ما تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ | | ما أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا أَظْلَتِ الْخَضْرَاءُ - |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ١٨٤٢ | الله إلا الطيب - أبو هريرة | ١٨٤٢ | فلان - أبو هريرة |
| - | ما تصنعون بحاقلكم - ظهير بن رافع | - | ما رأيت أحدًا أشد عليه الوجع من رسول الله |
| ٢٤٥٩ | الأنصاري | ١٦٢٢ | عائشة - |
| - | ما تعدون من شهد بدراً فيكم؟ - رافع بن خديج | - | ما رأيْتُ رسول الله ﷺ أكل على خوان، حتى مات - أنس بن مالك |
| ١٦٠ | ما تغنيت ولا تمنيت ولا مست ذكري | ٣٢٩٣ | ما رأيت رسول الله ﷺ يخرج من غائط قط إلا |
| - | بيمينني منذ بايعت بها رسول الله ﷺ - عثمان | ٣٥٤ | مس ماء - عائشة |
| ٣١١ | ابن عفان | - | ما رأيت رسول الله ﷺ صام العشر قط - عائشة |
| ٣٨٤٧ | ما تقول في الصلاة؟ - أبو هريرة | ١٧٢٩ | عائشة |
| - | ما تقولون في الشهيد فيكم؟ - أبو هريرة | - | ما رأيت رسول الله ﷺ ما أولم على شيء من نسائه ما أولم على زينب - أنس بن مالك |
| ٢٨٠٤ | ما تقولون في هذا الرجل لهذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن سعد الساعدي | ١٩٠٨ | ما رأيت رسول الله ﷺ يسب أحدًا - عائشة |
| ٤١٢٠ | ما توطن رجل مسلم المساجد للصلاة والذكر - أبو هريرة | ٣٥٥٤ | ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي في شيء من صلاة الليل إلا قائمًا - عائشة |
| ٨٠٠ | ما جلس قومٌ مجلسًا يذكرون الله فيه - أبو هريرة وأبو سعيد الخدري | ١٢٢٧ | ما رُفِعَ إلى رسول الله ﷺ شيء في القصاص إلا أمر فيه بالعفو - أنس بن مالك |
| ٣٧٩١ | ما حسدكم اليهود على شيء ما حسدكم على أمين - ابن عباس | ٢٦٩٢ | ما رُفِعَ من بين يدي رسول الله ﷺ فضل شواء قط - أنس بن مالك |
| ٨٥٧ | ما حسدكم اليهود على شيء ما حسدكم على السلام والتأمين - عائشة | ٣٣١٠ | ما زال جبرئيل يوصيني بالجار - أبو هريرة |
| ٨٥٦ | ما حق امرئ مسلم أن يبيت ليلتين - ابن عمر | - | ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت - عائشة |
| ٢٦٩٩ | ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين، وله شيء يوصي به - ابن عمر | ٣٦٧٣ | ما شتل رسول الله ﷺ عمن قَدِمَ شيئًا قبل شيء - عبدالله بن عباس |
| ٢٧٠٢ | ما حملك على ذلك؟ - ابن عباس | ٣٠٤٩ | ما ساء عمل قوم قط إلا زخر فوا مساجدهم - عمر بن الخطاب |
| ٢٠٦٥ | ما دُعي رسول الله ﷺ إلى لحم قط إلا أجاب أبو الدرداء | ٧٤١ | ما شأنكم؟ - النواس بن سميان الكلابي |
| ٣٣٠٦ | ما رثي رسول الله ﷺ يأكل متكًا قط - عبدالله بن عمرو | ٤٠٧٥ | ما شيع آل محمد ﷺ من خبز الشعير حتى فُيْضَ - عائشة |
| ٢٤٤ | ما رأى رسول الله ﷺ رغيًا محوًّا - أنس | ٣٣٤٦ | ما شيع آل محمد ﷺ منذ قَدِمُوا المدينة - عائشة |
| ٣٣٣٧ | ما رأيت أجمل من رسول الله ﷺ مترجلًا، في حُلَّة حمراء - البراء بن عازب | ٣٣٤٤ | ما شيع نبي الله ﷺ ثلاثة أيام تباعًا - أبو هريرة |
| ٣٥٩٩ | ما رأيت أحدًا أشبه صلاة برسول الله ﷺ من | ٣٣٤٣ | ما صف صفوف ثلاثة من المسلمين على ميت إلا أوجب - مالك بن هبيرة الشامي |

| | |
|---|--|
| ما كسب الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلٍ بِيَدِهِ - | ما صمنا على عهد رسول الله ﷺ تسعًا |
| ٢١٣٨ المقدم بن معديكرب | ١٦٥٨ وعشرين - أبو هريرة |
| ما كنا نقبل ولا نتعدى إلا بعد الجمعة - | ما ضرب أهل هذه لو انفعوا بإهاياها - سلمان |
| ١٠٩٩ سهل بن سعد الساعدي | ٣٦١١ الفارسي |
| ما كنت أدي من أقمْتُ عليه الحدَّ، إلا شارب | ما ضرب رسول الله ﷺ خادماً له، ولا امرأة - |
| ٢٥٦٩ الخمر - علي بن أبي طالب | ١٩٨٤ عائشة |
| ما كُنْتُ أرى الجهد بلغ بك ما أرى أنجُدُ | ما ضلَّ قومٌ بعد هدًى كانوا عليه إلا أوتوا |
| ٣٠٧٩ شاة؟ - كعب بن عجرة | ٤٨ الجدل - أبو أمامة الباهلي |
| ما كنت ألقى أو أنفى النبي ﷺ من آخر الليل | ما عاب رسول الله ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة |
| ١١٩٧ إلا وهو نائم عندي - عائشة | ما على أحدكم إن وجد سعة، أن يتخذ ثوبين |
| ٢٩٦٣ ما لك؟ أنتَهَبْت؟ - عائشة | ١٠٩٦ لجمعة - عائشة |
| ٢٦٨٠ ما لك؟ - عليُّ بالرجُل - عبدالله بن عمرو ... | ما على أحدكم لو اشترى ثوبين ليوم الجمعة، |
| ما لك ولها؟ معها الحذاء والسَّقاء - زيد بن | سوى ثوب مهنته - عبدالله بن سلام |
| ٢٥٠٤ خالد الجهني | ١٠٩٥ ما عمل ابن آدم يوم النحر عملاً أحب إلى الله - |
| ما لك ولهذا النوم هذه نومة يكرها الله - | ٣١٢٦ عائشة |
| ٣٧٢٣ طهفة بن قيس الغفاري | ما عندي ما أعطيك - أبو هريرة |
| ٣٢٠٠ ما لهم وللكلاب؟ - عبدالله بن مُغفل | ما غرت على امرأة قط، ما غرت على |
| ما مثل الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل - | خديجة - عائشة |
| ٤١٠٨ المستورد بن شداد | ١٩٩٧ ما قبض نبي إلا دفن حيث يقبض - ابن |
| ما مررت ليلة أُسري بي بملا من الملائكة إلا | عباس |
| ٣٤٧٧ كلهم يقول لي - ابن عباس | ١٢١٣ ما قصرت وما نسيت - ابن عمر |
| ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو | ٣٢١٦ ما قطع من البهيمة وهي حيَّة - ابن عمر |
| ٦٤ هريرة | ما كان شيء على عهد رسول الله ﷺ إلا وقد |
| ما المسؤول عنها بأعلم من السائل - أبو | رأته - قيس بن سعد |
| ٤٠٤٤ هريرة | ١٣٠٣ ما كان الفحش في شيء قط إلا شأنه - أنس |
| ما ملا آدمي وعاء شراً من بطن - المقدم بن | ٤١٨٥ ابن مالك |
| ٣٣٤٩ معديكرب | ما كان لرسول الله ﷺ إلا مؤذن واحد، إذا |
| ما من أحد لا يؤدي زكاة ماله إلا مُثل له يوم | خرج أذن، وإذا نزل أقام - السائب بن يزيد |
| ١٧٨٤ القيامة - عبدالله بن مسعود | ١١٣٥ ما كان من صادق أو حياء أو هبة قبل عصمة |
| ما من أحد يُدخله الله الجنة إلا زوجه الله - | النكاح فهو لها - عبدالله بن عمرو بن العاص |
| ٤٣٣٧ أبو أمامة الباهلي | ١٩٥٥ ما كان من ميراث قُسم في الجاهلية، فهو |
| ما من أربعين من مؤمن يشفعون لمؤمن إلا | على قسمة الجاهلية - عبدالله بن عمر |
| ١٤٨٩ شفعهم الله - كريب مولى عبدالله بن عباس .. | ٢٧٤٩ ما كانت هذه تُقاتل فيمن يُقاتل - حنظلة |
| ما من أيام الدنيا أيام أحب إلى الله سبحانه | ٢٨٤٢ الكاتب |

| | |
|--|---|
| ١٤٢٤ حسنة - عبادة بن الصامت | ١٧٢٨ أن يتعبد له فيها - أبو هريرة |
| - ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء - | - ما من أيام، العمل الصالح فيها أحب إلى الله - |
| ٣٨٦٩ عثمان بن عفان | ١٧٢٧ ابن عباس |
| - ما من غازية تغزو في سبيل الله - عبدالله بن عمرو | - ما من جرعة أعظم أجراً عند الله من جرعة غيظ - ابن عمر |
| ٢٧٨٥ عمرو | ٤١٨٩ غيظ - ابن عمر |
| - ما من غني ولا فقير إلا ودَّ يوم القيامة - أنس | - ما من حاكم يحكم بين الناس إلا جاء يوم القيامة - عبدالله بن مسعود |
| ٤١٤٠ ابن مالك | ٢٣١١ عبدالله بن مسعود |
| - ما من قلب إلا بين إصبعين من أصابع الرحمن - النواس بن سميان الكلبي | - ما من خارج خرج من بيته في طلب العلم إلا وضعت له الملائكة أجنتها - صفوان بن عسال المرادي |
| - ما من قوم يُعمل فيهم بالمعاصي - جرير بن عبدالله | ٢٢٦ عسال المرادي |
| ٤٠٠٩ عبدالله | - ما من داع يدعو إلى شيء إلا وقف يوم القيامة لازماً لدعوته - أبو هريرة |
| - ما من مؤمن يعزي أخاه بمصيبة إلا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة محمد بن عمرو | ٢٠٨ القيامة لازماً لدعوته - أبو هريرة |
| ١٦٠١ ابن حزم | ٣٨٥١ ما من دعوة يدعو بها العبد - أبو هريرة |
| - ما من مجروح يُجرَّح في سبيل الله - أبو هريرة | - ما من ذنب أجدر أن يُعجل الله لصاحبه العقوبة - أبو بكره الثقفي |
| - ما من محرم يُضْحى لله يومه - جابر بن عبدالله | - ما من رجل تدرك له ابتتان فيحسن إليهما - ابن عباس |
| ٢٧٩٥ عبدالله | ٣٦٧٠ ابن عباس |
| - ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقول - عمر بن الخطاب | - ما من رجل يحفظ علماً فيكتمه - أبو هريرة |
| ٤٧٠ عمر بن الخطاب | - ما من رجل يذنب ذنباً، فيتوضأ، فيحسن الوضوء، ثم يصلي ركعتين - علي بن أبي طالب |
| - ما من مسلم يدان ذنباً - ميمونة زوج النبي ﷺ | ١٣٩٥ ما من رجل يُصاب بشيء من جسده - أبو الدرداء |
| ٢٤٠٨ ما من مسلم يصاب بمصيبة فيفرج إلى ما أمر الله به - أبو سلمة بن عبدالأسد المخزومي | ٢٦٩٣ ما من صاحب إبل ولا غنم ولا بقر - أبو ذر الغفاري |
| - ما من مسلم يصلي علي إلا صلت عليه الملائكة ما صلى علي - عامر بن ربيعة | ١٧٨٥ ما من صباح إلا وملكان ثيادان: ويل للرجال من النساء - أبو سعيد الخدري |
| ٩٠٧ ما من مسلم يُقرض مُسئلاً قرضاً مرتين - عبدالله بن مسعود | ٣٩٩٩ ما من عبد بات على طهور، ثم تعارن الليل - معاذ بن جبل |
| ٢٤٣٠ عبدالله بن مسعود | ٣٨٨١ ما من عبد مؤمن يخرج من عينيه دموع - من خشية الله - عبدالله بن مسعود |
| - ما من مسلم - يقول حين يمسي وحين يصبح رضيت بالله - أبو سلام الحنسي | ٤١٩٧ ما من عبد يسجد لله سجدة إلا رفعه الله بها درجة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ |
| - ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد - عتبة بن عبد السلمي | ١٤٢٣ ما من عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها |
| ١٦٠٤ ما من مُسلمين التقيا بأسيا فهما - أنس بن مالك | |
| ٣٩٦٣ مالك | |
| - ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة من الولد - | |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢١٣٦ | عباس | ١٦٠٥ | أنس بن مالك |
| ٣٢٧ | - ما هذا يا عمر؟ - عائشة | | - ما مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَّقِيَانِ، فَيَتَصَافَحَانِ - البراء |
| ١٨٥٣ | - ما هذا يا معاذ؟ - عبدالله بن أبي أوفى | ٣٧٠٣ | ابن عازب |
| ٢٨١٠ | - ما هذه؟ ألقها - علي بن أبي طالب | | - مَا مِنْ مُلْبٍ يُلْبِي إِلَّا لِي مَا عَنِ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ - |
| ٣٥٣١ | - ما هذه الحلقة؟ - عمران بن الحصين | ٢٩٢١ | سهل بن سعد الساعدي |
| ٣٦٠٣ | - ما هذه؟ - عبدالله بن عمرو | | - ما من نبي يمرض إلا خير بين الدنيا والآخرة - |
| ٣٥٤٩ | - ما وجع أخيك؟ - أبو ليلى الأنصاري | ١٦٢٠ | عائشة |
| ٤١٥٣ | - ما يُكَيِّك يا ابن الخطاب - عمر بن الخطاب | | - ما من نفس تموت تشهد أن لا إله إلا الله - |
| | - مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ - أبو | ٣٧٩٦ | مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ |
| ٢٨٠٢ | هريرة | | - ما مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ |
| ٢٤٧٠ | - ما يصنع هؤلاء - طلحة بن عبيد الله | ٣٠١٤ | عبدًا من النار من يوم عرفه - عائشة |
| | - مَا يُمْنَعُكَ، يَا عَمَّتَا مِنَ الْحُجِّ؟ - أسماء بنت | ٣٦٥١ | - ما منعك أن تدخل عائشة |
| ٢٩٣٦ | أبي بكر أو سُعْدِي بِنْتُ عَوْفٍ | ١٥٣٠ | - ما منعكم أن تعلموني؟ - ابن عباس |
| ٣٠٦٢ | - ماء زمزم لما شرب له - جابر بن عبدالله | | - ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن |
| ٣٧٠ | - الماء لا يجب - ابن عباس | ١٨٥ | حاتم |
| ٦٠٧ | - الماء من الماء - أبو أيوب الأنصاري | | - ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه - عدي بن |
| ٢٤٧٤ | - الماء والملح والنار - عائشة | ١٨٤٣ | حاتم |
| | - مات رأس المنافقين بالمدينة، وأوصى أن | ٤٣٤١ | - ما منكم من أحد إلا له منزلان - أبو هريرة .. |
| ١٥٢٤ | يصلِّي عليه النبي ﷺ - جابر بن عبدالله | | - ما منكم من أحدٍ إلا وقد كُتِبَ مقعده من |
| | - مات رجلٌ على عهد رسول الله ﷺ؛ ولم يدع | ٧٨ | الجنة ومقعده من النار - علي بن أبي طالب .. |
| ٢٧٤١ | له وارثًا - ابن عباس | | - ما نام رسول الله ﷺ قبل العشاء ولا سمر |
| | - مات مولاي وترك ابنة فقسم رسول الله ﷺ | ٧٠٢ | بعدها - عائشة |
| ٢٧٣٤ | ماله - ابنة حمزة بن عبدالمطلب | | - ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ |
| | - مال الله عز وجل، سرق بعضه بعضًا - ابن | ٦٦٢ | قط - عائشة |
| ٢٥٩٠ | عباس | | - ما نظرت، أو ما رأيت فرج رسول الله ﷺ |
| | - الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة - | ١٩٢٢ | قط - عائشة |
| ٣٧٧٩ | عائشة | | - ما نفعني مالٌ قط، ما نفعني مال أبي بكر - |
| | - مثل الذي يتصدق ثم يرجع في صدقته، مثل | ٩٤ | أبو هريرة |
| ٢٣٩١ | الكلب - عبدالله بن عباس | ١٧٣٤ | - ما هذا؟ - ابن عباس |
| ٤١٧٢ | - مثل الذي يجلس يسمع الحكمة - أبو هريرة | ٣٣٣٦ | - ما هذا؟ - أم أيمن |
| ٣٧٨٣ | - مثل القرآن مثل الإبل المعقلة - ابن عمر | ١٩٠٧ | - ما هذا؟ أومة - أنس بن مالك |
| ٨٨ | - مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّبْصَةِ - أبو موسى الأشعري .. | ٢٤٧١ | - ما هذا الصَّوْتُ؟ - عائشة |
| | - مثل مؤخرة الرجل تكون بين يدي أحدكم - | ٤١٦٠ | - ما هذا؟ - عبدالله بن عمرو |
| ٩٤٠ | طلحة بن عبيد الله | | - ما هذا؟ - ليتكلم وليستظل وليجلس - ابن |

| | |
|---|--|
| معاذ بن جبل وأبو عبيدة بن الجراح وعبادة | - مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأثرجة - |
| ابن الصامت وشداد بن أوس ٢٦٩٤ | أبو موسى الأشعري ٢١٤ |
| - المرأة تحوز ثلاث موارث - وائلة بن | - مثل هذه الأمة كمثل أربعة نفر رجل أتاه الله |
| الأسقع ٢٧٤٢ | مالاً - أبو كيشة الأنماري ٤٢٢٨ |
| - المرأة تَرِثُ من دية زوجها وماله - عبدالله بن | - المجاهد في سبيل الله مضمون على الله - أبو |
| عمرو ٢٧٣٦ | سعيد الخدري ٢٧٥٤ |
| - مرنا بمرّ الظهران فأنفجنا أُرْبَتَا - أنس بن | - المحرم لا يَنْكح ولا يُنكح ولا يخطب - |
| مالك ٣٢٤٣ | عثمان بن عفان ١٩٦٦ |
| - مرض أبي بن كعب مرضاً - جابر بن عبدالله . | - الْمُحْرَمُ مَنْ حُرِمَ وَحَيْثَهُ - أنس بن مالك . |
| مرضت فأتاني رسول الله ﷺ يعودني - جابر | - الْمُذْبِذُّ مِنَ الثَّلَاثِ - ابن عمر ٢٥١٤ |
| ابن عبدالله ٢٧٢٨ | - مُدْمِنُ الخمر كعابد وثن - أبو هريرة ٣٣٧٥ |
| - مره فليراجعها ثم يطلقها وهي طاهر أو | - مرّ بي خالي، وقد عقد له النبي ﷺ نواء - |
| حامل - ابن عمر ٢٠٢٣ | البراء بن عازب ٢٦٠٧ |
| - مره فليراجعها حتى تطهر، ثم تحيض - ابن | - مر بي النبي ﷺ وأنا واضع يدي اليسرى على |
| عمر ٢٠١٩ | اليمنى - عبدالله بن مسعود ٨١١ |
| - مُرْهَا فَلْتَرْغَبْ وَلْتَحْتَمِرْ - عقبة بن عامر ٢١٣٤ | - مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول فسلم عليه - |
| - مروأبا بكر فليصل بالناس - عائشة ١٢٣٢ | ابن عمر ٣٥٣ |
| - مروأ بالمعروف وانها عن المنكر - عائشة . | - مر رجل على النبي ﷺ وهو يبول، فسلم |
| - المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرانها - | عليه - أبو هريرة ٣٥١ |
| عبدالله بن يزيد الخطمي ٦٢٥ | - مر رسول الله ﷺ بقرين جديدين - ابن |
| - المستشار مؤتمنٌ - أبو مسعود الأنصاري ... | عباس ٣٤٧ |
| ٣٧٤٦ | - مر على النبي ﷺ بجنائزة فأثني عليها خيراً، |
| - المستشار مؤتمنٌ - أبو هريرة ٣٧٤٥ | فقال: وجبت - أنس بن مالك ١٤٩١ |
| - المسلم أخو المسلم - عقبة بن عامر ٢٢٤٦ | - مر على النبي ﷺ بجنائزة، فقام، وقال - |
| - المسلمون تتكافأ دماؤهم - ابن عباس ٢٦٨٣ | أبو هريرة ١٥٤٣ |
| - المسلمون شركاء في ثلاث - ابن عباس ٢٤٧٢ | - مر على النبي ﷺ بجنائزة، فأثني عليها خيراً، |
| - المسلمون يد على من سواهم - معقل بن | في مناقب الخير - أبو هريرة ١٤٩٢ |
| يسار ٢٦٨٤ | - مرّ علينا رسول الله ﷺ في نوبة فسلم علينا - |
| - المشاءون إلى المساجد في الظلم، أولئك | أسماء بنت يزيد ٣٧٠١ |
| الخوُاضون في رحمة الله - أبو هريرة ٧٧٩ | - مر النبي ﷺ على رجل نائم في المسجد - |
| - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - ابن عباس | أبو امامة ٣٧٢٥ |
| ٤٩٨ | - مر النبي ﷺ في يوم شديد الحر نحو بقيع |
| - مضمضوا من اللبن، فإن له دسماً - سهل بن | الغرقند - أبو امامة الباهلي ٢٤٥ |
| سعد الساعدي ٥٠٠ | - المرأة إذا قتلت عمداً، لا تُقْتَلُ حَتَّى تَضَعَ - |
| - مَطْلُ الغني ظلم وإذا أحلت على مليء - ابن عمر | |
| ٢٤٠٤ | |
| - المعتدي في الصدقة كمانعها - أنس بن مالك . | |
| ١٨٠٨ | |

| | | |
|------|---|--|
| ١٣٨ | مسعود | - المعتكف يتبع الجنازة، ويعود المريض - |
| ٣٢٦٠ | من أحب أن يكثر الله خير يتيه فليتوضأ - أنس بن مالك | أنس بن مالك |
| ١٦٣ | من أحب الانتصار أحبه الله - البراء بن عازب | - مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير - أبو سعيد الخدري |
| ١٤٣ | من أحب الحسن والحسين فقد أحبني - أبو هريرة | - مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير - علي بن أبي طالب |
| ٤٢٦٤ | من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - عائشة | - ملا الله بيوتهم وقبورهم نارا - علي بن أبي طالب |
| ٢١٥٥ | من احتكر على المسلمين طعاما - عمر بن الخطاب | - المنحة الكبرى وفتح القسطنطينية في سبعة أشهر - معاذ بن جبل |
| ١٤ | من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه - عائشة | - الملك في صفاركم - أنس بن مالك |
| ٢٩٧٥ | من أحرز بالحج والعمرة كفى لهما طواف واحد - ابن عمر | - ثلثي عمار إيمانا إلى مشاشه - علي بن أبي طالب |
| ٤٢٤٢ | من أحسن في الإسلام لم يؤخذ بما كان في الجاهلية - عبدالله بن مسعود | - من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه - ابن عمر |
| ٢٠٩ | من أحيا سنة من سنتي فعمل بها الناس - عمرو بن عوف المزني | - من ابتاع مصراة، فهو بالخيار - أبو هريرة ... |
| ٢١٠ | من أحيا سنة من سنتي قد أميتت بعدي - عمرو بن عوف المزني | - من اتبع جنازة فليحمل بجوانب السرير كلها - عبدالله بن مسعود |
| ٢٤١١ | من أخذ أموال الناس يريد إتلافها - أبو هريرة | - من أتم الرضوء كما أمره الله فالصلوات المكتوبات كفارات لما يهنن - عثمان بن عفان |
| ٧٥٧ | من أخرج أذى من المسجد بنى الله له بيتا في الجنة - أبو سعيد الخدري | - من أتى أخاه المسلم عائدا، مشى في خرافة الجنة حتى يجلس - علي بن أبي طالب |
| ٢٨٧٦ | من أدخل فرسا بين فرسين - أبو هريرة | - من أتى امرأة في قبلها، من ديرها، كان الولد أحول - جابر بن عبدالله |
| ١١٢٣ | من أدرك ركعة من صلاة الجمعة أو غيرها، فقد أدرك الصلاة - ابن عمر | - من أتى الجمعة فليغتسل - ابن عمر |
| ٣١١٧ | من أدرك رمضان بمكة فصامه - ابن عباس .. | - من أتى حائضا أو امرأة في ديرها - أبو هريرة |
| ١١٢١ | من أدرك من الجمعة ركعة فليصل إليها أخرى - أبو هريرة | - من أتى فراشه، وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل - أبو الدرداء الأنصاري |
| ٧٠٠ | من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها - عائشة | - من أتى عند ماله، فقتل فقاتل فقتل، فهو شهيد - ابن عمر |
| ١١٢٢ | من أدرك من الصلاة ركعة فقد أدرك - أبو هريرة | - من أحب أن يظنه الله في ظله - أبو اليسر |
| | من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب | - من أحب أن يقرأ القرآن غضا كما أنزل، فليقرأه على قراءة ابن أم عبد - عبدالله بن |

- الشمس - أبو هريرة ٦٩٩
 - من أدركه الأذان في المسجد ثم خرج، لم
 يخرج لحاجة - عثمان بن عفان ٧٣٤
 - من ادعى إلى غير أبيه لم يرح راحة الجنة -
 عبدالله بن عمرو ٢٦١١
 - من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه -
 سعد بن أبي وقاص وأبو بكره الثقفي ٢٦١٠
 - من ادعى ماليس له فليس منا - أبو ذر
 الغفاري ٢٣١٩
 - من أذن ثنتي عشرة سنة، وجبت له الجنة -
 ابن عمر ٧٢٨
 - من أذن محتسباً سبع سنين، كتب الله له براءة
 من النار - ابن عباس ٧٢٧
 - من أراد أن يلقى الله طاهراً مطهراً - أنس بن
 مالك ١٨٦٢
 - من أراد أهل المدينة بسوء أذابه الله - أبو
 هريرة ٣١١٤
 - مَنْ أراد الحجَّ فليتعجل - ابن عباس ٢٨٨٣
 - من أراد الحجامة فليتحر سبعة عشر - أنس
 ابن مالك ٣٤٨٦
 - من أراد منكم أن يهلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهْلِلْ -
 عائشة ٣٠٠٠
 - من ارتبط فرساً في سبيل الله - تميم الداري ٢٧٩١
 - من أرسل بنفقة في سبيل الله، وأقام في بيته
 علي بن أبي طالب، وأبو الدرداء، وأبو
 هريرة، وأبو أمامة الباهلي، وعبدالله بن
 عمر، وجابر بن عبدالله، وعمران بن
 الحصين ٢٧٦١
 - من أريد ماله ظلماً فقتل، فهو شهيدٌ - أبو
 هريرة ٢٥٨٢
 - من استحمر فليوتر، من فعل ذلك فقد أحسن -
 أبو هريرة ٣٣٧
 - من استطاع منكم أن يموت بالمدينة، فليفعل
 فإني أشهد لمن مات بها - ابن عمر ٣١١٢
- من استن خيرًا فاستنَّ به - أبو هريرة ٢٠٤
 - من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم -
 ابن عباس ٢٢٨٠
 - من اشترى نخلاً قد أُبْرَتْ فثمرتها للبائع -
 ابن عمر ٢٢١٠
 - من أصاب في الدنيا ذنباً، فعُوقِبَ به - علي
 ابن أبي طالب ٢٦٠٤
 - من أصاب من شيء - أنس بن مالك ٢١٤٧
 - من أصاب منكم حذاً، فعُجِّلَتْ لَهُ عُقُوبَتُهُ -
 عبادة بن الصامت ٢٦٠٣
 - من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي،
 فليتنصرف - عائشة ١٢٢١
 - من أصبح منكم مُعَافَى في جسده - عبيد الله
 بن محصن الأنصاري ٤١٤١
 - من أصبح، وهو جنب فليغتسل - أبو هريرة ... ١٧٠٢
 - من أصيب بدم أو خيل - أبو شريح الخزاعي ٢٦٢٣
 - من أصيب بمصيبة، فذكر مصيبتَه - الحسين
 ابن علي بن أبي طالب ١٦٠٠
 - من أطاعني فقد أطاع الله - أبو هريرة ٢٨٥٩
 - من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد
 عصى الله - أبو هريرة ٣
 - من أطعمه الله طعاماً - ابن عباس ٣٣٢٢
 - من أعان على خصومة بظلم - ابن عمر ٢٣٢٠
 - من أعان على قتل مؤمن بشرط كلمة - أبو
 هريرة ٢٦٢٠
 - من اعتذر إلى أخيه بمعذرة، فلم يقبلها -
 جودان ٣٧١٨
 - من أعْتَقَ امراً مُسْلِماً كان فكاًكهُ مِنَ النَّارِ -
 كعب بن مُرَّة ٢٥٢٢
 - من أعْتَقَ شركاً له في عبد - ابن عمر ٢٥٢٨
 - من أعْتَقَ عبداً وله مالٌ - ابن عمر ٢٥٢٩
 - من أعْتَقَ نَصِيباً له في مملوك - أبو هريرة ٢٥٢٧
 - من أعْتَمَرَ رجلاً عمرى له ولعقبه - جابر بن
 عبدالله ٢٣٨٠

| | | | |
|------|--|------|--|
| ۳۹۳۷ | من انتهب نُهبة فليس ممًا - عمران بن الحصين | ۱۰۹۷ | من اغتسل يوم الجمعة فأحسن غسله، وتطهر فأحسن طهوره - أبو ذر الغفاري |
| ۳۹۳۵ | من انتهب نُهبة مشهورة، فليس ممًا - جابر بن عبدالله | ۵۳ | من أفني بفتيا غير ثبت - أبو هريرة |
| ۲۴۱۸ | من أنظر مُعسرًا كان له بِكُلِّ يَوْمٍ صدقةٌ - بُريدة بن الحصيب الأشلمي | ۱۹۷۵ | من أفضل الشفاعة أن يشفع بين الاثنين في النكاح - أبو رهم |
| ۳۴۸۴ | من أهرق منه هذه الدماء، فلا يضره - أبو كبشة الأنماري | ۱۶۷۲ | من أفطر يومًا من رمضان من غير رخصة - أبو هريرة |
| ۲۷۹۴ | من أهرق دمه، وغفر جواده - عمرو بن عيسى | ۲۱۹۹ | من أقال مسلمًا أقاله الله - أبو هريرة |
| ۳۰۰۱ | من أهل يُمرة من بيت المقدس، غُفِرَ لَهُ - أم سلمة | ۳۷۲۶ | من اقتبس علمًا من النجوم - ابن عباس |
| ۳۰۰۲ | من أهل يُمرة من بيت المقدس، كانت لَهُ كفارة لما قبلها من الذنوب - أم سلمة | ۳۲۰۴ | من اقتنى كلبًا فإنه ينقص من عمله - أبو هريرة |
| ۲۴۰۱ | من أودع ودعية، فلا ضمان عليه - عبدالله ابن عمرو | ۳۲۰۶ | من اقتنى كلبًا لا يغني عنه زرعًا - سفیان بن أبي زهير |
| ۳۹۲۵ | من أي ذلك تعجبون - طلحة بن عبيدالله | ۳۴۹۸ | من احتكل فليؤثر - أبو هريرة |
| ۲۲۱۹ | من باع ثمرًا فأصابه جائحة - جابر بن عبدالله | ۳۴۸۹ | من اکتوی أو استرقى فقد برىء من التَّوَكُّل - المغيرة بن شعبة |
| ۲۴۹۰ | من باع دارًا أو عقارًا فلم يجعل ثمنه في مثله - سعيد بن خُرَيْث | ۳۲۷۲ | من أكل طعامًا فقال: الحمد لله الذي أطعمني هذا ورزقنيه - معاذ بن أنس الجهني |
| ۲۴۹۱ | من باع دارًا ولم يجعل ثمنها في مثله - حذيفة بن اليمان | ۳۲۷۱ | من أكل في قصعة ثُمَّ لحسها، استغفرت له القصعة - نبيشة الخير |
| ۲۲۴۷ | من باع عيال لم يبيعه - وائلة بن الأسقع | ۱۰۱۵ | من أكل في قصعة، فلوحسها - أم عاصم |
| ۲۲۱۱ | من باع نخلاً قد أبرث فثمرتها للذي باعها - ابن عمر | ۱۰۱۶ | من أكل من هذه الشجرة، الثوم، فلا يؤذينا بها في مسجدنا هذا - أبو هريرة |
| ۲۲۱۲ | من باع نخلاً وباع عبدًا جمعهما - ابن عمر | ۱۰۱۶ | من أكل من هذه الشجرة شيئًا فلا يأتيين المسجد - ابن عمر |
| ۲۵۳۵ | من بَدَّل دينه فاقتلوه - ابن عباس | ۱۶۷۳ | من أكل ناسيًا، وهو صائم - أبو هريرة |
| ۷۳۶ | من بنى لله مسجدًا بنى الله له مثله في الجنة - عثمان بن عفان | ۹۸۳ | من أكل الناس فأصاب، فالصلاة له ولهم - عقیة بن عامر الجهني |
| ۷۳۸ | من بنى مسجدًا لله كمفحص قطاة، أو أصغر، بنى الله له بيتا في الجنة - جابر بن عبدالله | ۲۸۶۳ | من أكره منكم منهم بمعصية الله، فلا تطيعوه - أبو سعيد الخدري |
| | من بنى مسجدًا لله من ماله بنى الله له بيتا في | ۲۶۸۸ | من أمن رجلًا على دمه، فقتله - عمرو بن الحکم الخزاعي |
| | | ۲۶۰۹ | من انتسب إلى غير أبيه، أو تولى غير موالیه - ابن عباس |

- الجنة - علي بن أبي طالب ٧٣٧
 - من بنى مسجداً يذكر فيه اسم الله، بنى الله له
 بيتاً في الجنة - عمر بن الخطاب ٧٣٥
 - من تحلّم حلماً كاذباً، كُلف أن يعقّد بين
 شعيرتين - ابن عباس ٣٩١٦
 - من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ
 جسراً إلى جهنم - معاذ بن أنس الجهني ١١١٦
 - من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاوّن بها طبع
 على قلبه - أبو الجعد الضمري ١١٢٥
 - من ترك الجمعة ثلاثاً، من غير ضرورة، طبع
 الله على قلبه - جابر بن عبدالله ١١٢٦
 - من ترك الجمعة متعمداً، فليصدق بدينار -
 سمرة بن جندب ١١٢٨
 - من ترك الكذب وهو باطل - أنس بن مالك .. ٥١
 - مَنْ ترك ما لا فلورثه - جابر بن عبدالله ٢٤١٦
 - من ترك ما لا، فلورثه ومن ترك كلا، فإلينا -
 المقدمان بن معديكرب ٢٧٣٨
 - من ترك موضع شعرة من جسده من جنابة -
 علي بن أبي طالب ٥٩٩
 - من تطيب ولم يُعلم منه طيبٌ - عبدالله بن
 عمرو ٣٤٦٦
 - من تطهر في بيته، ثم أتى مسجد قباء، فصلّى
 فيه صلاة، كان له كأجر عمرة - سهل بن
 حنيف ١٤١٢
 - من تعار من الليل، فقال حين يستيقظ لا إله
 إلا الله - عبادة بن الصامت ٣٨٧٨
 - مَنْ تَعَلَّمَ الرُّمِّيَ ثُمَّ تَرَكَهُ، فقد عَصَانِي - عقبة
 ابن عامر الجهني ٢٨١٤
 - من تعلم العلم ليباهي به العلماء - أبو هريرة ٢٦٠
 - من تعلم علماً مما يبتغي به وجه الله - أبو
 هريرة ٢٥٢
 - من تقول علي ما لم أقل - أبو هريرة ٣٤
 - من تكلم في شيء من القدر شغل عنه يوم
 القيامة - عائشة ٨٤
- من توضأ على كل طهر فله عشر حسنات -
 عبدالله بن عمر ٥١٢
 - من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة
 فذنا وأنصت واستمع - أبو هريرة ١٠٩٠
 - من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال، ثلاث
 مرات - أنس بن مالك ٤٦٩
 - من توضأ فليستثر، ومن استجمر فليوتر -
 أبو هريرة ٤٠٩
 - من توضأ فمضمض واستنشق، خرجت
 خطاياها من فيه وأنه - عبدالله الصنابحي ٢٨٢
 - من توضأ مثل وضوئي هذا، غفر له ما تقدم
 من ذنبه - عثمان بن عفان ٢٨٥
 - من توضأ يوم الجمعة، فيها ونعمت - أنس
 ابن مالك ١٠٩١
 - من تابر على ثني عشرة ركعة من السنة، بني
 له بيت في الجنة - عائشة ١١٤٠
 - من جاء مسجدي هذا، لم يأت إلا لخير
 يتعلمه أو يعلمه - أبو هريرة ٢٢٧
 - من جحد آية من القرآن فقد حلّ ضربُ عُقُوبِ -
 ابن عباس ٢٥٣٩
 - من جر إزاره من الخيلاء - أبو سعيد
 الخدري ٣٥٧٠
 - من جر ثوبه من الخيلاء، لم ينظر الله إليه -
 أبو هريرة ٣٥٧١
 - من جعل قاضياً بين الناس - أبو هريرة ٢٣٠٨
 - مَنْ جَعَلَ الْمُهُومَ هِمًّا وَاحِداً هُمُ الْمَعَادِ -
 عبدالله بن مسعود ٤١٠٦
 - من جهّز غازياً في سبيل الله حتى يستقلّ -
 عمر بن الخطاب ٢٧٥٨
 - من جهّز غازياً في سبيل الله، كان له مثل
 أجره - زيد بن خالد الجهني ٢٧٥٩
 - من حافظ على شفعة الضحى، عُفرت له
 ذنوبه - أبو هريرة ١٣٨٢
 - من حجّ هذا البيت فلم يَرُفُثْ ولم يَفْسُقْ رجع

| | | | |
|------|--|------|---|
| ١١٨٧ | عبدالله | ٢٨٨٩ | كما ولدته أمه - أبو هريرة |
| | - من خرج من بيته إلى الصلاة فقال : اللهم إني | | - من حدث عني بحديث وهو يرى أنه كذب - |
| | أسألك بحق السائلين عليك - أبو سعيد | ٤١ | المغيرة بن شعبة |
| ٧٧٨ | الخدري | | - من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب - |
| ١٦٧٧ | - من خير خصال الصائم المواك - عائشة | ٣٩ | سمرة بن جندب |
| | - من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور | | - من حدث عني حديثاً وهو يرى أنه كذب - |
| ٢٠٦ | من اتبعه - أبو هريرة | ٣٨ | علي بن أبي طالب |
| | - من دعى إلى طعام وهو صائم فليجب - جابر | | - من حدثك أن رسول الله ﷺ بال قائماً فلا |
| ١٧٥١ | ابن عبدالله | ٣٠٧ | تصدقه - عائشة |
| ٣٨٠٢ | - من ذا الذي قال هذا؟ - وائل بن حجر | | - من حسن إسلام المرأة تركه ما لا يعنيه - أبو |
| ١٦٧٦ | - من ذرعه القيء ، فلا قضاء عليه - أبو هريرة . | ٣٩٧٦ | هريرة |
| ٢٧٦٦ | - من رابط ليلة في سبيل الله - عثمان بن عفان . | | - من حضرته الوفاة فأوصى ، وكانت وصيته |
| ٢٧٧٥ | - من راح روحه في سبيل الله - أنس بن مالك . | ٢٧٠٥ | على كتاب الله - قرعة بن إياس المزني |
| | - من رأي في المنام ، فقد رأي - أبو سعيد | | - من حفر بئراً فله أربعون ذراعاً - عبدالله بن |
| ٣٩٠٣ | الخدري | ٢٤٨٦ | مُعْقِل |
| ٣٩٠١ | - من رأي في المنام فقد رأي - أبو هريرة | | - من حلف بملء سوي الإسلام كاذباً - ثابت |
| | - من رأي في المنام فقد رأي إنه لا ينبغي | ٢٠٩٨ | ابن الضحَّاك |
| ٣٩٠٢ | للشيطان - جابر بن عبدالله | | - من حلف يمين أئمة عند منبري هذا - جابر |
| | - من رأي في المنام فقد رأي في البقطة - | ٢٣٢٥ | بن عبدالله |
| ٣٩٠٠ | عبدالله بن مسعود | | - من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً - |
| | - من رأي في المنام ، فكأنما رأي في البقطة - | ٢١١١ | عبدالله بن عمرو |
| ٣٩٠٤ | أبو جحيفة | | - من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها - |
| | - من رأي منكراً فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره | ٢١٠٨ | عدي بن حاتم |
| ١٢٧٥ | بيده - أبو سعيد الخدري | | - من حلف على يمين وهو فيها فاجر - عبدالله |
| | - من رأي منكم منكراً ، فاستطاع أن يغيره بيده - | ٢٣٢٣ | ابن مسعود |
| ٤٠١٣ | أبو سعيد الخدري | | - من حلف فقال : إن شاء الله - أبو هريرة |
| ٣١٥٠ | - من رأي منكم هلال ذي الحجة - أم سلمة ... | ٢٠٩٦ | - من حلف فقال في يمينه - أبو هريرة |
| ٢٨١٢ | - مَنْ رَأَى الْقَدُورَ يَسْتَهْم - عمرو بن عبسة | ٢١١٠ | - من حلف في قطيعة رجم - عائشة |
| | - من روى عني حديثاً وهو يرى أنه كذب - | ٢١٠٥ | - من حلف واستثنى - ابن عمر |
| ٤٠ | علي بن أبي طالب | | - من حلف واستثنى فلن يحنث - ابن عمر |
| | - من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من | ٢٥٧٦ | - من حمل علينا السلاح فليس منا - ابن عمر . |
| ٢٤٦٦ | الزروع شيء - رافع بن خديج | ٢٥٧٥ | - من حمل علينا السلاح فليس منا - أبو هريرة |
| | - من سئل عن علم فكتمه ، ألجم يوم القيامة | | - من خاف منكم أن لا يستيقظ من آخر الليل ، |
| ٢٦٤ | بلجام من نار - أنس بن مالك | | فليوتر من أول الليل ثم ليرقد - جابر بن |

- من سئل عن علم يعلمه فكتمه ألجم يوم
 القيامة بلجام من نار - أبو هريرة ٢٦٦
 - مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصَدَقٍ مِنْ قَلْبِهِ - سَهْلٌ
 ابْنُ حُثَيْفٍ ٢٧٩٧
 - مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ - أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ . ٤٣٤٠
 - مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وَكَيْلَ إِلَى نَفْسِهِ - أَنْسُ بْنُ
 مَالِكٍ ٢٣٠٩
 - مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ
 جَمْرَ جَهَنَّمَ - أَبُو هُرَيْرَةَ ١٨٣٨
 - مَنْ سَأَلَ، وَلَهُ مَا يَغْنِيهِ، جَاءَتْ صَأَلَتُهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ خَدُوشًا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ١٨٤٠
 - مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ -
 ابْنُ عَبَّاسٍ ٢٥٤٦
 - مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -
 أَبُو هُرَيْرَةَ ٢٥٤٤
 - مَنْ سَرَهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مَلَمًا، فليحافظ
 عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَسْعُودٍ ٧٧٧
 - مَنْ مَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ
 طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ - أَبُو الدَّرْدَاءِ الْأَنْصَارِيُّ ... ٢٢٣
 - مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَةً فِي الْمَسْجِدِ
 فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ - أَبُو هُرَيْرَةَ ٧٦٧
 - مَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مَنْ
 عَذَرَ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٧٩٣
 - مَنْ سَنَّ سَنَةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ - أَبُو
 جَحِيفَةَ ٢٠٧
 - مَنْ سَنَّ سَنَةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا -
 جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ ٢٠٣
 - مَنْ شَأَنُهُ أَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا - أَبُو الدَّرْدَاءِ
 الْأَنْصَارِيُّ ٢٠٢
 - مَنْ شَرِبَ مَاءً؟ فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْ نَفْسِكَ - ابْنُ
 عَبَّاسٍ ٢٩٠٣
 - مَنْ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ -
 أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ ٣٩٦٦
- من شرب الخمر في الدنيا - ابن عمر ٣٣٧٣
 - من شرب الخمر في الدنيا لم يشربها في
 الآخرة - أبو هريرة ٣٣٧٤
 - من شرب الخمر وسكر، لم تُقبل له صلاة -
 عبدالله بن عمرو ٣٣٧٧
 - من شرب سُمًّا فقتل نفسه - أبو هريرة ٣٤٦٠
 - مَنْ شَرِبَ فِي إِيَاءِ فِضَّةٍ، فَكَأَنَّمَا يَجْرُجُ فِي
 بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ - عَائِشَةُ ٣٤١٥
 - من شهد معنا الصلاة، وأفاض من عرفات -
 عروة بن مضر من الطائي ٣٠١٦
 - من شهر علينا السلاح فليس منا - أبو موسى
 الأشعري ٢٥٧٧
 - من صام الأبد، فلا صام ولا أفطر - عبدالله
 ابن الشخير ١٧٠٥
 - من صام ثلاثة أيام من كل شهر، فذلك صوم
 الدهر - أبو ذر الغفاري ١٧٠٨
 - من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما
 تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٦٤١
 - من صام رمضان ثم أتبعه بست من شوال -
 أبو أيوب الأنصاري ١٧١٦
 - من صام رمضان وقامه إيمانًا واحتسابًا، غفر
 له ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٣٢٦
 - من صام ستة أيام بعد الفطر، كان تمام السنة -
 ثوبان مولى رسول الله ﷺ ١٧١٥
 - من صام يوم عرفة، غفر له ستة أمانه وستة
 بعده - قتادة بن النعمان ١٧٣١
 - من صام يومًا في سبيل الله، باعد الله بذلك
 اليوم - أبو سعيد الخدري ١٧١٧
 - من صام يومًا في سبيل الله، زحزح الله وجهه
 عن النار - أبو هريرة ١٧١٨
 - من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم
 بينهن بسوء - أبو هريرة ١١٦٧
 - من صلى بين المغرب والعشاء عشرين ركعة
 بنى الله له بيتًا في الجنة - عائشة ١٣٧٣

| | | | |
|------|---|--|------|
| ٢٥٨ | من طلب العلم لغير الله - ابن عمر | - من صلى ست ركعات بعد المغرب لم يتكلم | |
| ٢٥٣ | من طلب العلم ليماري به السنهاء - ابن عمر | بينهن بسوء - أبو هريرة | ١٣٧٤ |
| | من عاد مريضاً نادى مناد من السماء: طبت | من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله - سمرة بن | |
| ١٤٤٣ | وطاب ممشاك - أبو هريرة | جندب | ٣٩٤٦ |
| ٣٦٨٠ | من عال ثلاثة من الأيتام - عبدالله بن عباس . | من صلى الصُّبح، فهو في ذمة الله، فلا | |
| | مَنْ عَاهَر أُمَّهُ أَوْ حُرَّةً، قَوْلُهُ وَلَدٌ زَنًا - | تخفروا الله - أبو بكر الصديق | ٣٩٤٥ |
| ٢٧٤٥ | عبدالله بن عمرو | من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي | |
| | من عزى مصاباً فله مثل أجره - عبدالله بن | خداج، غير تمام - أبو هريرة | ٨٣٨ |
| ١٦٠٢ | مسعود | من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة، بنى الله | |
| | من علَّم علماً، فله أجر من عمل به - معاذ بن | له قصرًا من ذهب في الجنة - أنس بن مالك | ١٣٨٠ |
| ٢٤٠ | أنس الجهني | من صلى على جنازة فله قيراط، ومن انتظر | |
| | من عمر مسيرة المسجد، كتب له كفلان من | حتى أبو هريرة | ١٥٣٩ |
| ١٠٠٧ | الأجر - ابن عمر | من صلى على جنازة فله قيراط، ومن شهد | |
| ٢٢٣٤ | من غدا إلى صلاة الصبح - سلمان الفارسي | دفنها فله قيراطان - ثوبان مولى رسول الله | |
| ١٤٦٣ | من غسل ميتاً فليغتسل - أبو هريرة | ﷺ | ١٥٤٠ |
| | من غسل ميتاً وكفنه وحنطه وحمله وصلى | من صلى على جنازة فله قيراط ومن شهدها | |
| ١٤٦٢ | عليه - علي بن أبي طالب | حتى تدفن فله قيراطان - أبي بن كعب | ١٥٤١ |
| | من غُسل يوم الجمعة واغتسل، وبكر | من صلى على جنازة في المسجد فليس له | |
| | وابتكر، ومشي ولم يركب - أوس بن أوس | شيء - أبو هريرة | ١٥١٧ |
| ١٠٨٧ | الثقفي | من صلى عليه مائة من المسلمين غفر له - أبو | |
| | من غُتْنَا فليس منا - أبو الحمراء مولى النبي | هريرة | ١٤٨٨ |
| ٢٢٢٥ | ﷺ | من صلى في مسجد جماعة أربعين ليلة - | |
| | من الغيرة ما يحب الله، ومنها ما يكره الله - | عمر بن الخطاب | ٧٩٨ |
| ١٩٩٦ | أبو هريرة | من صلى في يوم ثنتي عشرة ركعة بُني له بيت | |
| | من فارق الدنيا على الإخلاص لله وحده - | في الجنة - أبو هريرة | ١١٤٢ |
| ٧٠ | أنس بن مالك | من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة، بني | |
| | من فارق الروح الجسد، وهو بريء من | له بيت في الجنة - أم حبيبة بنت أبي سفيان .. | ١١٤١ |
| ٢٤١٢ | ثلاث ثوبان مولى رسول الله ﷺ | من صلى قبل الظهر أربعاً، وبعدها أربعاً، | |
| | من فجنه صاحب بلاء، فقال: الحمد لله | حرمه الله على النار - أم حبيبة | ١١٦٠ |
| ٣٨٩٢ | الذي عافاني ابن عمر | من ضارَّ أضرَّ الله به - أبو صرمة الأنصاري - | ٢٣٤٢ |
| | من قرَّ من ميراث وارثه، قطع الله ميراثه - | من طاف بالبيت وصلى ركعتين - عبدالله بن | |
| ٢٧٠٣ | أنس بن مالك | عمر | ٢٩٥٦ |
| | من فطَّر صائماً كان له مثل أجرهم - زيد بن | من طالب حقاً فليطلبه في عفاف - ابن عمر | |
| ١٧٤٦ | خالد الجهني | وعائشة | ٢٤٢١ |

| | |
|---|--|
| عصا - ابن عباس ٢٦٣٥ | - من الفطرة المضضة والاستشاق - عمار |
| - من قُتل له قاتل فهو بخير النظرين - أبو هريرة ٢٦٢٤ | ابن ياسر ٢٩٤ |
| - من قتل معاهداً، لم يرح رائحة الجنة - | - من قاتل تحت راية عُمَيَّة - أبو هريرة ٣٩٤٨ |
| عبدالله بن عمرو ٢٦٨٦ | - من قاتل في سبيل الله عز وجل - مُعَاذُ بن |
| - من قتل معاهداً له ذمة الله وذمة رَسُوله - أبو | جبل ٢٧٩٢ |
| هريرة ٢٦٨٧ | - من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - أبو |
| - من قتل وزعاً في أوّل ضربة - أبو هريرة ٣٢٢٩ | موسى الأشعري ٢٧٨٣ |
| - من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث كانوا | - من قال: إني بريء من الإسلام - بريدة بن |
| له حصناً حصيناً - عبدالله بن مسعود ١٦٠٦ | الحصيب ٢١٠٠ |
| - من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة | - من قال حين يدخل السوق: لا إله إلا الله - |
| كفناه - عفة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري ١٣٦٩ | عمر بن الخطاب ٢٢٣٥ |
| - من قرأ القرآن وحفظه أدخله الله الجنة - علي | - من قال حين يسمع المؤذن - سعد بن أبي |
| ابن أبي طالب ٢١٦ | وقاص ٧٢١ |
| - من كان ذبح منكم قبل الصلاة - جُنْدَب | - من قال حين يسمع النداء: اللهم رب هذه |
| الجلبي ٣١٥٢ | الدعوة التامة والصلاة القائمة - جابر بن |
| - من كان عنده خبز بر فليبعث إلى أخيه - ابن | عبدالله ٧٢٢ |
| عباس ١٤٣٩ | - من قال، حين يُصبح، لا إله إلا الله وحده - |
| - من كان عنده خبز بُر فليبعث إلى أخيه - ابن | أبو عياش الزرقى ٣٨٦٧ |
| عباس ٣٤٤٠ | - من قال: سبحان الله وبحمده، مائة مرة - أبو |
| - من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة | هريرة ٣٨١٢ |
| جابر بن عبدالله ٨٥٠ | - من قال، في بُر صلاة الغداة: لا إله إلا الله - |
| - من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن - عتبة | أبو سعيد الخدري ٣٧٩٩ |
| بن عامر ٣٦٦٩ | - من قال في يوم مائة مرة: لا إله إلا الله - أبو |
| - من كان له سعة، ولم يُضَحْ - أبو هريرة ٣١٢٣ | هريرة ٣٧٩٨ |
| - من كان معه هَدْئِي فليُقيم على إحرامه - أسماء | - من قام ليلتي العيدين، محسباً لله - أبو أمامة |
| بنت أبي بكر ٢٩٨٣ | الباهلي ١٧٨٢ |
| - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليحسن | - من قُتل خطأ، فذيتُهُ من الإبل - عبدالله بن |
| إلى جاره - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٢ | عمرو ٢٦٣٠ |
| - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليقل خيراً - | - من قُتل دون ماله فهو شهيد - سعيد بن زيد .. |
| أبو هريرة ٣٩٧١ | - مَنْ قُتل عبده قَتَلناه - سمرة بن جُنْدَب ٢٦٦٣ |
| - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فليكرم | - من قتل عمداً، دُفع إلى أولياء القتل - |
| ضيفه - أبو شريح الخزاعي ٣٦٧٥ | عبدالله بن عمرو ٢٦٢٦ |
| - من كانت الدنيا همُّهُ، فرّق الله عليه أمرهُ - | - مَنْ قُتل فله السَّلْبُ - سمرة بن جندب ٢٨٣٨ |
| أبان بن عثمان بن عفان ٤١٠٥ | - من قتل في غمية أو عصية بحجر أو سوط أو |

- ٢٤٩٣ .. من كانت له أرض فأراد بيعها - ابن عباس ..
 - من كانت له أرض فلا يُكرهها بطعام مُسْمًى -
 ٢٤٦٥ رافع بن خديج ..
 - من كانت له أرض فليزرعها أو ليزرعها ولا
 ٢٤٥٤ يؤاجرهما - جابر بن عبدالله ..
 - من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه -
 ٢٤٥٢ أبو هريرة ..
 - من كانت له امرأتان، يميل مع إحداهما على
 ١٩٦٩ الأخرى - أبو هريرة ..
 - من كانت له جارية فأدبها فأحسن أدبها - أبو
 ١٩٥٦ موسى الأشعري ..
 - من كانت له حاجة إلى الله - عبدالله بن أبي
 ١٣٨٤ أوفى الأسلمي ..
 - من كانت له فضول أرضين فليزرعها - جابر
 ٢٤٥١ ابن عبدالله ..
 - من كانت له نخل أو أرض فلا يبيعها حتى -
 ٢٤٩٢ جابر بن عبدالله ..
 - من كنتم علمًا مما ينفع الله به في أمر الناس -
 ٢٦٥ أبو سعيد الخدري ..
 - من كثرت صلاته بالليل حسن وجهه بالنهار -
 ١٣٣٣ جابر بن عبدالله ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار
 ٣٧ أبو سعيد الخدري ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٢ أنس بن مالك ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٣ جابر بن عبدالله ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٠ عبدالله بن مسعود ..
 - من كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار -
 ٣٦ عبدالله بن الزبير بن العوام ..
 - من كُسر أو عرج فقد حلَّ - الحجاج بن
 ٣٠٧٧ عمرو ..
 - من كظم غيظًا وهو قادرٌ على أن ينقذه - معاذ
- ٤١٨٦ ابن أنس ..
 - من كل الليل قد أوتر رسول الله ﷺ، من أوله
 ١١٨٦ وأوسطه - علي بن أبي طالب ..
 - من كنت مولاه فعلي مولاه - سعد بن أبي
 ١٢١ وقاص ..
 - من لبس ثوب شهرة أعرض الله عنه - أبو ذر
 ٣٦٠٨ الغفاري ..
 - من لبس ثوب شهرة في الدنيا - عبدالله بن
 ٣٦٠٧ عمر ..
 - من لبس ثوبًا جديدًا فقال: الحمد لله الذي
 ٣٥٥٧ كساني - عمر بن الخطاب ..
 - من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة -
 ٣٥٨٨ أنس بن مالك ..
 - من لزم الاستغفار جعل الله له من كل همٍّ
 ٣٨١٩ فرجا - عبدالله بن عباس ..
 - من لعب بالنرد، فقد عصى الله ورسوله - أبو
 ٣٧٦٢ موسى الأشعري ..
 - من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده - بريدة
 ٣٧٦٣ ابن الحبيب ..
 - من لَقِيَ العمل ثلاث غدوات كُلِّ شهرٍ - أبو
 ٣٤٥٠ هريرة ..
 - من لقي الله لا يشرك به شيئًا، لم يتندَّبْ بدم
 ٢٦١٨ حرام - عتبة بن عامر الجهني ..
 ٢٧٦٣ - من لقي الله وليس له أثر في سبيله - أبو هريرة
 - مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سُرَاوِيلَ - ابن
 ٢٩٣١ عباس ..
 - مَنْ لَمْ يَجِدْ ثَلَاثِينَ ثُبَّةً - ابن عمر ...
 ٢٩٣٢ - من لم يدعُ الله سبحانه، غَضِبَ عليه - أبو
 ٣٨٢٧ هريرة ..
 - من لم يدع قول الزور والجهل والعمل به -
 ١٦٨٩ أبو هريرة ..
 - من لم يُعْزَ أو يجهز غازيًا أو يخلف غازيًا -
 ٢٧٦٢ أبو أمامة الباهلي ..
 - من مات على وصية، مات على سبيل وثقة -

| | | | |
|--|------|--|------|
| جابر بن عبدالله | ٢٧٠١ | من وجد متاعه بعينه عند رجل قد أفلس - أبو هريرة | ٢٣٥٨ |
| من مات مرابطاً في سبيل الله - أبو هريرة | ٢٧٦٧ | من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط، فاقتلوا الفاعل والمفعول به - ابن عباس | ٢٥٦١ |
| من مات مريضاً مات شهيداً ووقى فتنة القبر - أبو هريرة | ١٦١٥ | من وقع على ذات محرم فاقتلوه - ابن عباس | ٢٥٦٤ |
| من مات وعليه دينار أو درهم - ابن عمر | ٢٤١٤ | من يأكل الغراب؟ وقد سمأه رسول الله ﷺ فاسقاً - ابن عمر | ٣٢٤٨ |
| من مات وعليه صيام شهر، فليطعم عنه - ابن عمر | ١٧٥٧ | من يتزوجها؟ - سهل بن سعد | ١٨٨٩ |
| من مس الحصى فقد لغا - أبو هريرة | ١٠٢٥ | من يتواضع لله سبحانه درجة يرفعه الله به درجة - أبو سعيد الخدري | ٤١٧٦ |
| من مس فرجه فليتوضأ - أبو أيوب الأنصاري | ٤٨٢ | من يحرم الرقوق، يحرم الخير - جرير بن عبدالله البجلي | ٣٦٨٧ |
| من مس فرجه فليتوضأ - أم حبيبة | ٤٨١ | من يراء يراء الله به - جندب بن عبدالله البجلي | ٤٢٠٧ |
| من مس فرجه فهو حُرٌّ - سمرة بن جندب | ٢٥٢٤ | من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين - أبو هريرة | ٢٢٠ |
| من ملك دار حم محرم فهو حُرٌّ - ابن عمر | ٢٥٢٥ | من يُعْرِ على مُعِيرٍ يَرَّ الله عليه - أبو هريرة | ٢٤١٧ |
| من نام عن حربه، أو عن شيء منه، فقرأه فيما بين صلاة الفجر - عمر بن الخطاب | ١٣٤٣ | من يُسْمَع بِسْمَعِ الله به - أبو سعيد الخدري | ٤٢٠٦ |
| من نام عن الوتر أو نسيه، فليصل إذا أصبح - أبو سعيد الخدري | ١١٨٨ | منكم أحد طعم اليوم؟ - محمد بن صفيي | ١٧٣٥ |
| من نذر أن يطبع الله فليطعه - عائشة | ٢١٢٦ | بنى كلها منحراً، وكلُّ فجاج مكة طريقٌ ومُنْحَرٌ - جابر بن عبدالله | ٣٠٤٨ |
| من نذر نذراً ولم يسمه فكفارته كفارة يمين - ابن عباس | ٢١٢٨ | مَهْ إِنَّ صاحب الدِّينِ لَهُ سلطانٌ - ابن عباس | ٢٤٢٥ |
| من نذر نذراً ولم يسمه فكفارته كفارة يمين - عقیبة بن عامر الجهني | ٢١٢٧ | مه، عليكم بما تُطيقون - عائشة | ٤٢٣٨ |
| من نسي الصلاة علي خطيء طريق الجنة - ابن عباس | ٩٠٨ | مه - يا علي! إنك ناقةٌ - أم المنذر بنت قيس الأنصارية | ٣٤٤٢ |
| من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها - أنس بن مالك | ٦٩٦ | المهديُّ من ولد فاطمة - أم سلمة | ٤٠٨٦ |
| من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا - أبو هريرة | ٢٢٥ | المهدي مئاً، أهل البيت يصلحه الله في ليلة - علي بن أبي طالب | ٤٠٨٥ |
| من هذا الذي ذبح؟ أبو زيد الأنصاري | ٣١٥٤ | مُهْلُ أهل المدينة من ذي الحليفة - جابر بن عبدالله | ٢٩١٥ |
| من هذا؟ - جابر بن عبدالله | ٣٧٠٩ | موت غربة شهادة - ابن عباس | ١٦١٣ |
| من هذه؟ - عائشة | ٤٢٣٨ | موضع سوط في الجنة خير من الدنيا - سهل ابن سعد | ٤٣٣٠ |
| من وجد لقطه فليشهد ذا عدل - عياض بن حمار | ٢٥٠٥ | الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل صالحاً - أبو هريرة | ٤٢٦٢ |

| | |
|---|---|
| الميت يعذب بكاء الحي - أبو موسى الأشعري ١٥٩٤ | - نزلت هذه الآية: ﴿والصلح خير﴾ في رجل كانت تحته امرأة - عائشة ١٩٧٤ |
| الميت يعذب بما نبح عليه - عمر بن الخطاب ١٥٩٣ | - نزلت هذه الآية فينا، سَنَّهُ في وفي ابن مسعود - سعد بن أبي وقاص ٤١٢٨ |
| ن | |
| - النار جبار والبئر جبار - أبو هريرة ٢٦٧٦ | - نشأت يتيمًا، وهاجرت مسكينًا - أبو هريرة ٢٤٤٥ |
| - الناس كابل مائة، لا تكاد تجد فيها راحلة - عبدالله بن عمر ٣٩٩٠ | - نصر الله امرأة سمع مقاتلي فبلغها - جبير بن مطعم ٢٣١ |
| - ناسٌ من أمتي غُرِضُوا عليَّ - أم حَرام بنت بلحان ٢٧٧٦ | - نصر الله امرأة سمع مقاتلي فبلغها - زيد بن ثابت ٢٣٠ |
| - ناوليني الخمرة من المسجد - عائشة ٦٣٢ | - نصر الله امرأة سمع منا حديثًا فبلغه - عبدالله بن مسعود ٢٣٢ |
| - نحرونا بالحديدية مع النبي ﷺ البدنة عن سبعة - جابر بن عبدالله ٣١٣٢ | - نصر الله عبدًا سمع مقاتلي فوعاها - أنس بن مالك ٢٣٦ |
| - نحرونا فرسنا فأكلنا من لحمه - أسماء بنت أبي بكر ٣١٩٠ | - نظر النبي ﷺ إلى طلحة فقال: هذا ممن قضى نحبه - معاوية بن أبي سفيان ١٢٦ |
| - نحن أحقُّ بالشُّكِّ من إبراهيم إذ قال: - أبو هريرة ٤٠٢٦ | - نعت رسول الله ﷺ من ذات الجنب ورسًا - زيد بن أرقم ٣٤٦٧ |
| - نحن آخر الأمم وأول من يحاسب - ابن عباس ٤٢٩٠ | - نعلان أجاهدُ فيها - ميمونة بنت سعد مولاة النبي ﷺ ٢٥٣١ |
| - نحن بنو النضر بن كنانة، لا نقفوا أئنا الأشعث بن قيس ٢٦١٢ | - نغم الإدام الخل - عائشة ٣٣١٦ |
| - نحن، ولد عبد المطلب، سادة أهل الجنة - أنس بن مالك ٤٠٨٧ | - نَعَمْ، حُجَّ عن أبيك - ابن عباس ٢٩٠٤ |
| - الندم توبة - عبدالله بن معقل المزني ٤٢٥٢ | - نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما - مالك بن ربيعة ٣٦٦٤ |
| - نذرت نذرًا في الجاهلية فسألت النبي ﷺ - عمر بن الخطاب ٢١٢٩ | - نَعَمْ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ - ابن عباس ٣٤٧٨ |
| - نزل بعائشة صيف، فأمرت له بملحفة لها صفراء، فاحتلم فيها - همام بن الحارث ... ٥٣٨ | - نَعَمْ، عَلَيْنَّ جَهَادٌ لَا يَتَّالِ فِيهِ - عائشة ٢٩٠١ |
| - نزل جبرئيل على النبي ﷺ بحجامة الأخدعين - علي بن أبي طالب ٣٤٨٢ | - نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتِهِ - فضل بن عباس ٢٩٠٩ |
| - نزل جبريل فأمني فضليت معه - أبو مسعود الأنصاري ٦٦٨ | - نعم، فدعا بوضوء فأفرغ على يديه - عبدالله بن زيد ٤٣٤ |
| - نزلت في أهل قباء ﴿فيه رجال يحبون أن يتظهروا والله يحب المطهرين﴾ - أبو هريرة ٣٥٧ | - نعم؛ فلو كان شيء سابق القدر، سبقته العين - أسماء بنت أبي بكر ٣٥١٠ |
| | - نعم، في كل ذات كبد حري أجر - سراقه بن |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ۳۰۹ | عبدالله..... | ۳۶۸۶ | جعشم..... |
| ۲۱۷۷ | عباس..... | ۴۳۳۶ | نعم، هل تمارون في رؤية الشمس - سعيد |
| ۳۷۷۶ | عمر..... | ۲۷۰۶ | نعم، وأبيك لثبان، أمك - أبو هريرة..... |
| ۹۵۹ | والناتم - ابن عباس..... | ۴۱۷۰ | نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس - ابن عباس..... |
| ۷۴۶ | ابن عمر..... | ۲۴۱۳ | نفس المؤمن معلقة بدينه - أبو هريرة..... |
| ۳۱۴۲ | ابن أبي طالب..... | ۲۹۱۱ | نفس أسماء بنت عميس بالشجرة - عائشة..... |
| ۱۹۲۸ | بأذنها - عمر بن الخطاب..... | ۲۹۱۳ | نفس أسماء بنت عميس بمحمد بن أبي بكر - جابر بن عبدالله..... |
| ۳۷۴ | وضوء المرأة - عبدالله بن سرجس..... | ۱۸۴۶ | النكاح من ستي فمن لم يعمل بستتي فليس مني - عائشة..... |
| ۹۶۶ | الصلاة - أبو هريرة..... | ۴۲۸۷ | نكمل، يوم القيامة سبعين أمة نحن آخرها - معاوية بن حيدة القشيري..... |
| ۳۱۸۸ | صبراً - جابر بن عبدالله..... | ۳۴۳۱ | نهانا رسول الله ﷺ أن نكرب على بطوننا - عبدالله بن عمر..... |
| ۳۳۳۱ | الثمرتين - ابن عمر..... | ۲۲۵۴ | نهانا رسول الله ﷺ عن بيع الورق بالورق - عبادة بن الصامت..... |
| ۱۵۶۳ | جابر بن عبدالله..... | ۳۶۰۲ | نهاني رسول الله ﷺ، ولا أقول: نهاكم - علي بن أبي طالب..... |
| ۲۹۳۰ | مضبوعاً بورس أو زعفران - عبدالله بن عمر..... | ۳۶۴۸ | نهاني رسول الله ﷺ أن أنختم في هذه - علي ابن أبي طالب..... |
| ۳۱۸۵ | سعيد الخدري..... | ۱۷۶۲ | نهاني رسول الله ﷺ أن يصمن إلا بإذن أزواجهن - أبو سعيد الخدري..... |
| ۳۴۰۷ | نهاني رسول الله ﷺ أن يُبذ في الجر - عائشة..... | ۱۵۸۳ | نهاني رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رائه - ابن عمر..... |
| ۳۴۰۸ | هريرة..... | ۳۲۵ | نهاني رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلة ببول - جابر بن عبدالله..... |
| ۳۴۰۱ | والمزقت - أبو هريرة..... | ۳۱۹ | نهاني رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتين بغائط أو بول - معقل بن أبي معقل الأسدي..... |
| | نهاني رسول الله ﷺ أن يُبذ في المزقت منبطح - عبدالله بن عمر..... | ۳۷۳۰ | نهاني رسول الله ﷺ أن نسي رقيقنا أربعة أسماء - سمرة بن جندب..... |
| | | ۳۳۷۰ | نهاني رسول الله ﷺ أن يأكل الرجل وهو منبطح - عبدالله بن عمر..... |

| | |
|--|--|
| الرؤية - أبو هريرة ١٦٤٦ | والقرع - ابن عمر ٣٤٠٢ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن تلقي البيوع - عبدالله | - نهى رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قائمًا - |
| ابن مسعود ٢١٨٠ | أبو هريرة ٣٦١٨ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن تلقي الجلب - ابن | - نهى رسول الله ﷺ أن يُفخ في الإناء - ابن |
| عمر ٢١٧٩ | عباس ٣٤٢٩ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن النفس في الإناء - | - نهى رسول الله ﷺ أن ينفر الرجل حتى يكون |
| ابن عباس ٣٤٢٨ | آخر عهده بالبيت - ابن عمر ٣٠٧١ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن ثلاث: عن نقرة | - نهى رسول الله ﷺ عن الاحتباء يوم |
| الغراب - عبدالرحمن بن شبل ١٤٢٩ | الجمعة، يعني والإمام يخطف - عبدالله بن |
| - نهى رسول الله ﷺ عن ثمن السنور - جابر | عمرو ١١٣٤ |
| ابن عبدالله ٢١٦١ | - نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية - أبو |
| - نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب وعسب | سعيد الخدري ٣٤١٨ |
| الْفَحْل - أبو هريرة ٢١٦٠ | - نهى رسول الله ﷺ عن أكل الهرة وثمنها - |
| - نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب - ابن | جابر بن عبدالله ٣٢٥٠ |
| عمر ٣٦٤٣ | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الطعام حتى |
| - نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن | يجري فيه الصاعان - جابر بن عبدالله ٢٢٢٨ |
| الميثرة - علي بن أبي طالب ٣٦٥٤ | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر - ابن عباس |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الذبأ والحنتم - | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر وعن بيع |
| عبدالرحمن بن يعمر ٣٤٠٤ | الحصاة - أبو هريرة ٢١٩٤ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث، يعني | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء - |
| السم - أبو هريرة ٣٤٥٩ | جابر بن عبدالله ٢٤٧٧ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الديباج والحرير - | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع المغنيات وعن |
| البراء بن عازب ٣٥٨٩ | شرائهن - أبو أمامة الباهلي ٢١٦٨ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن السم قبل طلوع | - نهى رسول الله ﷺ عن البيع والابتاع وعن |
| الشمس، وعن ذبح ذوات الدّر - علي بن | تناشد الأشعار في المساجد - عبدالله بن |
| أبي طالب ٢٢٠٦ | عمرو ٧٤٩ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن شراء ما في بطون | - نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته - |
| الأنعام - أبو سعيد الخدري ٢١٩٦ | ابن عمر ٢٧٤٧ |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الشرب في الحنتم - | - نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين - أبو هريرة ... ٢١٦٩ |
| أبو سعيد الخدري ٣٤٠٣ | - نهى رسول الله ﷺ عن تقصيص القبور - |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من آنية | جابر بن عبدالله ١٥٦٢ |
| الذهب والفضة - حذيفة بن اليمان ٣٤١٤ | - نهى رسول الله ﷺ عن التحنم بالذهب - |
| - نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من في السقاء | علي بن أبي طالب ٣٦٤٢ |
| - أبو هريرة ٣٤٢٠ | - نهى رسول الله ﷺ عن تعجيل صوم يوم قبل |

| | |
|---|---|
| عمر ٢٢٦٥ | نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - ابن عمر ١٨٨٣ |
| نهى رسول الله ﷺ عن المُقَدِّم - ابن عمر ٣٦٠١ | نهى رسول الله ﷺ عن الشغار - أبو هريرة .. ١٨٨٤ |
| نهى رسول الله ﷺ عن نصف الشب وقال: | نهى رسول الله ﷺ عن صبر البهائم - أنس .. ٣١٨٦ |
| هو نور المؤمن - عبدالله بن عمرو | ابن مالك |
| نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر، عن أكل كل | نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الجمعة إلا |
| ذي ناب - ابن عباس | يوم قبله - أبو هريرة |
| نهى النبي ﷺ أن يتعل الرجل قائماً - ابن | نهى رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الدواب - |
| عمر | ابن عباس |
| نهينا عن اتباع الجنائز، ولم يعزم علينا - أم | نهى رسول الله ﷺ عن قتل الضرد - أبو |
| عطية | هريرة |
| نهينا عن صيد كلهم وطائرهم - جابر بن | نهى رسول الله ﷺ عن القزع - ابن عمر ٣٦٣٧ |
| عبدالله | نهى رسول الله ﷺ عن القنوت في الفجر - |
| النياحة على الميت من أمر الجاهلية - ابن | أم سلمة |
| عباس | نهى رسول الله ﷺ عن كسب الحجام - أبو |
| النياحة من أمر الجاهلية - أبو مالك | مسعود عقبة بن عمرو |
| الاشعري | نهى رسول الله ﷺ عن كسر سكة المسلمين - |
| ه | عبدالله المزني |
| هجر النبي ﷺ فهجرت، فصليت - أبو هريرة ٣٤٥٨ | نهى رسول الله ﷺ عن الكي، فاكتويت فما |
| هُديت لشنة النبي ﷺ - الضبي بن معبد | أفلحت - عمران بن الحصين |
| هذا ابن آدم، وهذا أجله عند قفاه - أنس بن | نهى رسول الله ﷺ عن لبستين: اشتمال |
| مالك | الصماء والاحتباء في ثوب واحد - عائشة .. ٣٥٦١ |
| هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس | نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الجلالة - ابن |
| هذا أمين هذه الأمة - عبدالله بن مسعود ١٣٦ | عمر |
| هذا الإنسان الخط الأوسط - عبدالله بن | نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الخيل والبغال - |
| مسعود | خالد بن الوليد |
| هذا سبيل الله - جابر بن عبدالله | نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة - أبو سعيد |
| هذا القرع، هو الدباء نُكثِر به طعامنا - جابر | الخدري |
| ابن عبدالله | نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة - |
| هذا موضع الإزار، فإن أبيت فأسفل - | رافع بن خديج |
| حذيفة بن اليمان | نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزابنة - |
| هذا الموقِف وعرفة كُلُّها مَوْقِفٌ - علي بن | رافع بن خديج |
| أبي طالب | نهى رسول الله ﷺ عن المراثي - ابن أبي |
| هذا وضوء لا يقبل الله منه صلاة إلا به - | أوفى |
| ابن عمر | نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة - عبدالله بن |

- عائشة ٢٠٠٤
- هو لهم في الدنيا، ولنا في الآخرة - حذيفة ٤٢٠
ابن الجمان ٣٥٩٠
- هو من البيت - عائشة ٢٩٥٥
- هو يعكف الذنوب، ويجرى له من الحسنات
كعامل الحسنات كلها - ابن عباس ١٧٨١
- هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم - عبادة بن
الصامت ٣٨٩٨
- هي لمن عمل بها من أمي - ابن مسعود ٤٢٥٤
- هي من قدر الله - أبو خزيمة ٣٤٣٧
- هيه وقال: كاد أن يُسلم - الشريد بن سويد
الثقفي ٣٧٥٨
- و**
- واعد رسول الله ﷺ جبريل عليه السلام، في
ساعة يأتيه فيها - عائشة ٣٦٥١
الوالد أوسط أبواب الجنة - أبو الدرداء ٣٦٦٣
- الوالد أوسط أبواب الجنة، حافظ على
والدك أو اترك - أبو الدرداء ٢٠٨٩
- والذي ذهب بنفسه ﷺ ما مات حتى كان
أكثر صلاته وهو جالس - أم سلمة ١٢٢٥
- والذي ذهب بنفسه ﷺ ما مات حتى كانت
أكثر صلاته - أم سلمة ٤٢٣٧
- والذي نفس محمد بيده - رفاعة الجهني ٢٠٩٠
- والذي نفس محمد بيده ما أصبح عند آل
محمد صاع حب - أنس بن مالك ٤١٤٧
- والذي نفس محمد بيده ما من عبد يؤمن ثم
يسدد إلا - رفاعة الجهني ٤٢٨٥
- والذي نفسي بيده إن السقط لجبر أمه بسرره
إلى الجنة - معاذ بن جبل ١٦٠٩
- والذي نفسي بيده، لا تدخلوا الجنة حتى
تؤمنوا - أبو هريرة ٦٨
- والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى
تؤمنوا - أبو هريرة ٣٦٩٢
- والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يمرَّ
- هذا وضوئي ووضوء المرسلين من قبلي -
أبي بن كعب ٤٢٠
- هذا يومئذ على الهدى - كعب بن عجرة ١١١
- هذه وهذه سواء - ابن عباس ٢٦٥٢
- الهرة لا تقطع الصلاة لأنها من متاع البيت -
أبو هريرة ٣٦٩
- هكذا تجدون في كتابكم حد الزاني؟ -
البراء بن عازب ٢٥٥٨
- هكذا بُعث - ابن عمر ٩٩
- هل أذنلت لخيرة أن تصدق بحليتها؟ - امرأة
كعب بن مالك ٢٣٨٩
- هل بها وثن؟ - ميمونة بنت كرم اليسارية ... ٢١٣١
- هل ترك لدبته من قضاء؟ - أبو هريرة ٢٤١٥
- هل عندكم شيء؟ - عائشة ١٧٠١
- هل عندكم شيء من العلم ليس عند الناس؟ -
أبو حذيفة ٢٦٥٨
- هل لك بينة؟ - الأشعث بن قيس ٢٣٢٢
- هل من غداة؟ - أم سعيد ٣٣١٨
- هلا أخذوا إهابها فذبغوه فانفعوا به؟ -
ميمونة زوج النبي ﷺ ٣٦١٠
- هلا أذنتموني بها - عامر بن ربيعة ١٥٢٩
- هلاً مع صاحب الحق كُتِّمَ - أبو سعيد
الخدري ٢٤٢٦
- هم مِنهم - الصعب بن جثامة ٢٨٣٩
- هما جنتك ونارك - أبو أمامة الباهلي ٣٦٦٢
- هو أهون على الله من ذلك - المغيرة بن شعبة ٤٠٧٣
- هو أولى الناس بحياه ومماته - تميم
الداري ٢٧٥٢
- هو الطهور ماؤه، الحل ميتته - ابن الفراسي ٣٨٧
- هو عليها صدقة، وهولنا هدية - عائشة ٢٠٧٦
- هو في النار - عبدالله بن عمرو ٢٨٤٩
- هو كصوم الدهر، أو كهينة صوم الدهر -
قتادة بن ملحان القيسي ١٧٠٧
- هو لك يا عبد بن زعمة، الولد للفراش -

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٤٢٨٦ | سبعين ألفاً - أبو أمامة الباهلي | ٤٠٣٧ | الرَّجُلُ - أبو هريرة |
| | - وعظنا رسول الله ﷺ موعظة ذرفت منا | | - والله إنك لخير أرض الله، وأحب أرض الله |
| ٤٣ | العيون - العرياض بن سارية | ٣١٠٨ | إلي - عبدالله بن عدي بن الحمراء |
| ٣٦٩٥ | - وعليك السلام - أبو هريرة | | - والله لمن شاء لا عتاء، لأنزلت سورة النساء |
| | - وقت لنا في قص الشارب، وحلق العانة - | ٢٠٣٠ | القصرى - عبدالله بن مسعود |
| ٢٩٥ | أنس بن مالك | | - والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن |
| | - وقد أحسنت، كذلك فافعل - المغيرة بن | ١٥١٨ | بيضاء إلا في المسجد - عائشة |
| ١٢٣٦ | شعبة | | - والله ما أحملكُم؛ وما عندي ما أحملكُم عليه - |
| | - وقلما رأيت رجلاً أشد عليه في الإسلام | ٢١٠٧ | أبو موسى الأشعري |
| ٨١٥ | حدثنا منه - عبدالله بن المغفل | | - والله يا عائشة! لكان ماءها نقاعة الحناء - |
| | - وكان قد عقل مجةً مجها رسول الله ﷺ في | ٣٥٤٥ | عائشة |
| ٦٦٠ | دلو من بثر لهم - محمود بن الربيع | | - والله! لولا آيتان في كتاب الله تعالى ما |
| | - وكذلك الصيام في النَّذر، يُفْضَى عنه - أبو | ٢٦٢ | حدثت عنه - أبو هريرة |
| ٢٩٠٥ | الغوث بن حصين | | - وأملك أن كان الله قد نزع منكم الرحمة - |
| ٢٩٥٧ | - وكل به سبعون ملكاً - أبو هريرة | ٣٦٦٥ | عائشة |
| | - ﴿ولا يعصينك في معروف﴾ قال: النوح - | | - ﴿وان الشياطين ليوحون إني أولياهم﴾ - |
| ١٥٧٩ | أم سلمة | ٣١٧٣ | ابن عباس |
| | - الولد للفراش، وللعاهر الحجر - أبو أمامة | | - الوتر حق، فمن شاء فليوتر بخمس - أبو |
| ٢٠٠٧ | الباهلي | ١١٩٠ | أيوب الأنصاري |
| ٢٠٠٦ | - الولد للفراش، وللعاهر الحجر - أبو هريرة | | - وجبت صدقتك، ورجعت إليك حديقتك - |
| | - ولو أن قطرة من الزقوم قُطرت في الأرض - | ٢٣٩٥ | عبدالله بن عمرو |
| ٤٣٢٥ | ابن عباس | ١١٣ | - وددت أن عندي بعض أصحابي - عائشة |
| | - ولو قلْتُ: نعم لوجبت، ولو وجبت لم | | - وددت أن الناس غصوا من الثلث إلى الربع - |
| ٢٨٨٥ | تَقُومُوا بها - أنس بن مالك | ٢٧١١ | ابن عباس |
| | - الوليمة أول يوم حق، والثاني معروف - أبو | ٣٣٤١ | - وِدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةَ بِيضَاء - ابن عمر |
| ١٩١٥ | هريرة | | - الورق بالذهب ربّاً، إلا هاء وهاء - عمر بن |
| ٣٩٣٠ | - وما أُلْذي صنعت؟ - عمران بن الحصين | ٢٢٦٠ | الخطاب |
| ١٦٧١ | - وما أهلكك؟ - أبو هريرة | ١٨٣٢ | - الوسق ستون صاعاً - أبو سعيد الخدري |
| ٣٨٩١ | - وما يدريك؟ لعله كما قال قوم هود - عائشة | ١٨٣٣ | - الوسق ستون صاعاً - جابر بن عبدالله |
| | - ﴿ومما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا | | - وضعت لرسول الله ﷺ غَسْلاً، فاغتسل من |
| ١٨٢٢ | الخبث منه تتفقدون﴾ قال: نزلت في | ٥٨٩ | جميع نسائه في ليلة - أنس بن مالك |
| | الأنصار - البراء بن عازب | | - وضعت للنبي ﷺ غَسْلاً، فاغتسل من |
| | - ومن احتل فلبيتر، من فعل فقد أحسن - | ٥٧٣ | الجنابة - ميمونة زوج النبي ﷺ |
| ٣٣٨ | أبو هريرة | | - وعندي ربي سبحانه أن يدخل الجنة من أمتي |

- ۲۱۹ أبو ذر الغفاري
 - يا أبا رزين! أليس كلكم يرى القمر مخلياً به؟-
 ۱۸۰ أبو رزين العقيلي
 ۳۷۲۰ يا أبا عمير! - أنس بن مالك
 ۳۷۴۰ يا أبا عُمَيْر! ما فعل النُغَيْر - أنس بن مالك ...
 - يا أبا هريرة! تعلموا الفرائض وعلموه - أبو
 ۲۷۱۹ هريرة
 - يا أبا هريرة كُنْ ودعنا، نَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ - أبو
 ۴۲۱۷ هريرة
 - يا أبا هريرة! ما الذي تغرس؟ - أبو هريرة ...
 ۳۸۰۷ يا ابن أخي! إذا حدثك عن رسول الله ﷺ
 حديثاً فلا تضرب له الأمثال - أبو هريرة
 ۲۲ يا ابن الخصاصية ما تنقم على الله؟ - بشير
 ۱۵۶۸ ابن الخصاصية
 - يا إخواني لمثل هذا فاعُدُوا - البراء بن
 ۴۱۹۵ عازب
 - يا أخني! أشرِكنا في شيء من دُعَايِكَ - عُمر
 ۲۸۹۴ ابن الخطاب
 - يا أَشْجُ! إن فيك لخصلتين - أبو سعيد
 ۴۱۸۷ الخدري
 - يا أَكْثَمُ! اغْزُ مع غير قَوْمِكَ - أنس بن مالك .
 ۲۸۲۷ يا أنس! كتاب الله القِصَاصُ - أنس بن
 ۲۶۴۹ النَّصْر
 - يا أهل القرآن أوتروا - علي بن أبي طالب ...
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إذا رميتُم الجمرَةَ، فارموا
 ۳۰۲۸ بمثل حصي الخذف - أم جندب الأزدية
 - يا أيها الناس أفتشوا السلام وأطعموا الطعام
 ۱۳۳۴ وصلوا بالليل - عبدالله بن سلام
 - يا أيها الناس! ألا أَيُّ يومٍ أُحْرِمُ - عمرو بن
 ۳۰۵۵ الأحوص
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إنَّ الله حَرَّمَ مكة يوم خلق
 ۳۱۰۹ السموات والأرض - صفية بنت شيبة
 - يا أَيُّهَا النَّاسُ! إنَّ على كُلِّ أَهْل بيت -
 ۳۱۲۵ مخنف بن سليم
- ۳۲۳۵ - ومن يأكل الثعلب؟ - خزيمة بن جزء
 ۳۲۳۷ - وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّمْعُ - خزيمة بن جزء
 - ومن يتقبل لي بواحدة أتقبل له بالجنة؟ -
 ۱۸۳۷ ثوبان مولى رسول الله ﷺ
 - وهب لي رسول الله ﷺ غلامين أخوين -
 ۲۲۴۹ علي بن أبي طالب
 - وهل ترك لنا عقيل من ربيع أو دُور؟ - أسامة
 ۲۷۳۰ بن زيد
 - وهل ترك لنا عقيل مثيلاً - أسامة بن زيد
 ۲۹۴۲ - وَحَيْكَ أَحَبُّهُ أَثُك؟ - معاوية بن جاحمة
 ۲۷۸۱ السُّلَمي
 - ويحك قطعت عنق صاحبك - أبو بكره
 ۳۷۴۴ الثقفي
 - ويحكم أو ويلكم لا ترجعوا بعدي كفاراً -
 ۳۹۴۳ ابن عمر
 - ويعطيك ذلك أحد؟ - عمر بن الخطاب
 ۱۷۱۳ ويل للأعقاب من النار - أبو هريرة
 ۴۵۳ ويل للأعقاب من النار - عائشة
 ۴۵۱ ويل للعراقب من النار - جابر بن عبدالله
 ۴۵۴ ويل للعراقب من النار - عائشة
 ۴۵۲ وَيَلِّ لِلْمُكْثَرِينَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ - أبو
 ۴۱۲۹ سعيد الخدري
 - ويلك! ومن يعدل بعدي إذا لم أعدل؟ -
 ۱۷۲ جابر بن عبدالله

ي

- ۴۳۲۷ - يؤتى بالموت يوم القيامة - أبو هريرة
 - يؤتى يوم القيامة بأنعم أهل الدنيا من الكُفَّار -
 ۴۳۲۱ أنس بن مالك
 - يوم القوم أفرؤهم لكتاب الله، فإن كانت
 قراءتهم سواء، فليؤمهم أقدامهم هجرة -
 ۹۸۰ عقبة بن عمرو وأبو مسعود الأنصاري
 - يا أبا بكر إن لكل قوم عيداً وهذا عيدنا -
 ۱۸۹۸ عائشة
 - يا أبا ذر: لأن تغدو فتعلم آية من كتاب الله -

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٢٥٨٨ | عمرو بن سمرة | ٩٨٤ | يا أيها الناس! إن منكم منفرين، فأياكم ما صلى بالناس فليجوز - عقبه بن عمرو أبو مسعود الأنصاري |
| ٩٠٥ | يا رسول الله! أمرنا بالصلاة عليك، فكيف نصلي عليك؟ - أبو حميد الساعدي | ٢٨٥٠ | يا أيها الناس! إن هذا من غنايتكم - عبادة ابن الصامت |
| ٣٥٧٤ | يا سفيان بن سهل لا تسبل - المغيرة بن شعبة - يا عائشة إذا رأيتم الذين يجادلون فيه - عائشة | ٤٠٠١ | يا أيها الناس! إنهم نساءكم عن لبس الزينة - عائشة |
| ٤٧ | يا عائشة أشعرت أن الله قد أفتاني فيما استفتيته فيه؟ - عائشة | ١٥٩٩ | يا أيها الناس! أيا أحد من الناس، أو من المؤمنين أصيب بمصيبة فليتعز - عائشة |
| ٣٥٤٥ | يا عائشة! أكرمي كريمًا - عائشة | ٤٢٤١ | يا أيها الناس عليكم بالقصد - فإن الله لا يمل حتى تملوا - جابر بن عبدالله |
| ٣٣٥٣ | يا عائشة أكت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ - عائشة | ٢٧٧٢ | يا أيها الناس! لن تراعوا - أنس بن مالك |
| ١٣٨٩ | يا عائشة ألم تري أن مجزؤا المدلجي - عائشة | ٢٠٨١ | يا أيها الناس ما بال أحدكم يزوج عبده أمته - ابن عباس |
| ٢٣٤٩ | يا عائشة إليك عني، إنه ليس يومك - عائشة - يا عائشة إني ذاك لك أمرًا، فلا عليك أن لا تعجلي فيه - عائشة | ٢٢٤٠ | يا بلال! أشكيت الناس - بلال بن رباح |
| ١٩٧٣ | يا عائشة إياك ومحقرات الأعمال - عائشة .. | ٣٠٢٤ | يا بني سلمة! ألا تحسبون آثاركم؟ - أنس ابن مالك |
| ٢٠٥٣ | يا عباس، ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثًا؟ - ابن عباس | ٧٨٤ | يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحدًا طاف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء - جبير بن مطعم - يا بني! لو شهدتنا ونحن مع رسول الله ﷺ - |
| ٤٢٤٣ | يا عباس يا عماء، ألا أعطيك، ألا أمتحك، ألا أحبوك - ابن عباس | ٣٥٦٢ | أبو موسى الأشعري |
| ١٣٨٧ | يا عبدالله بن قيس! ألا أدلك على كلمة - أبو موسى الأشعري | ٢٨٠٠ | يا جابر! ألا أخبرك - جابر بن عبدالله |
| ٣٨٢٤ | يا عبدالله كن في الدنيا كأنك غريب - ابن عمر | ١٩٠ | يا جابر! ألا أخبرك ما قال الله لأبيك؟ - جابر بن عبدالله |
| ٤١١٤ | يا عثمان إن ولاك الله هذا الأمر يومًا - عائشة | ٤٠٣٠ | يا جبرئيل ماهذه الرِّيحُ الطَّيِّبة - أبي بن كعب - يا جُنَيْدُ! إنما هذه ضجعة أهل النار - أبو ذر الغفاري |
| ١١٢ | يا عثمان! تجاوز في الصلاة واقدر الناس بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص | ٣٧٢٤ | يا حازم! أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله - حازم بن حرملة |
| ٩٨٧ | يا عثمان! هذا جبريل أخبرني أن الله قد زوجك - أبو هريرة | ٣٨٢٦ | يا حفظة لو كنتم كما تكونون عندي - حفظة الكاتب التميمي الأسدي |
| ١١٠ | يا عدي بن حاتم! أسلم تسلم - عدي بن حاتم | ٤٢٣٩ | يا رسول الله! إني سرتك جملًا لبني فلان - |
| ٨٧ | يا عكراش! كل من موضع واحد - عكراش | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٢٢٢٠ | - يا وزانُ زن وأرجح - شؤيد بن قيس | ٣٢٧٤ | بن ذؤيب |
| | - يأتي على الناس زمان يقومون ساعة، لا | | - يا علي! لا تقع إقعاء الكلب - علي بن أبي |
| ٩٨٢ | يجدون إمامًا يصلي بهم - سلامة بنت الحر .. | ٨٩٥ | طالب |
| | - يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده وقبض | | - يا عم ألا أحبوك، ألا أنفعك، ألا أصلك - |
| ٤٢٧٥ | يده - عبدالله بن عمر | ١٣٨٦ | أبو رافع مولى النبي ﷺ |
| | - يأخذ الجبار سماواته وأرضيه بيده - عبدالله | | - يا عمر تكفيك آية الصيف التي نزلت في آخر |
| ١٩٨ | ابن عمر | ٢٧٢٦ | سورة النساء - عمر بن الخطاب |
| | - يبدأ بالخيول يوم وريدها - عمرو بن عوف | ٢٩٤٥ | - يا عُمَرُ! ههنا تُكَبُّ الْغَبَرَاتُ - ابن عُمَرُ |
| ٢٤٨٤ | الزمزني | | - يا عوف! احفظ خللا سا بين يدي الساعة - |
| ٦٤٠ | - يتصدق بدينار أو بنصف دينار - ابن عباس .. | ٤٠٤٢ | عوف بن مالك الأشجعي |
| ٤٠٥٢ | - يتقارب الزمان، ويتقص العلم - أبو هريرة .. | | - يا غلام لم ترمي النخل - رافع بن عمرو |
| | - يتكلم الرجل تسبيحة وتكبيرة وتحميدة | ٢٢٩٩ | الفغاري |
| ٣٧٠٧ | - ويؤذن أهل البيت - أبو أيوب الأنصاري | ٢٣٥١ | - يا غلام هذه أمك وهذا أبوك - أبو هريرة |
| | - ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ - نزلت في عذاب | | - يا غلام! سَمَّ الله، وَكُلَّ يمينك - عمر بن أبي |
| ٤٢٦٩ | القبر - البراء بن عازب | ٣٢٦٧ | سلمة |
| | - يجتمع المؤمنون يوم القيامة يلهمون أو | ١٦١٤ | - يا ليتني مات في غير مولده - عبدالله بن عمرو |
| ٤٣١٢ | يهمون - أنس بن مالك | ٣٤٧٩ | - يا مُحَمَّدُ! مَرُّ أُمَّتِكَ بِالْحِجَابَةِ - أنس بن مالك |
| ٢٧٠ | - يجزئ من الرضوء مد - عقيل بن أبي طالب | | - يا معاذ هل تدري ما حق الله على العباد - |
| | - يجمع خلق أحدكم في بطن أمه أربعين يومًا - | ٤٢٩٦ | معاذ بن جبل |
| ٧٦ | عبدالله بن مسعود | | - يا معشر الأنصار! إن الله قد أثنى عليكم في |
| | - يجوز الجذع من الضأن أضحية - هلال | | الطهور - أبو أيوب الأنصاري، وجابر بن |
| ٣١٣٩ | الأسلمي | ٣٥٥ | عبدالله، وأنس بن مالك |
| | - يجيء القاتل والمقتول يوم القيامة متعلق | | - يا معشر التجار إن البيع يحضره الحلف |
| ٢٦٢١ | برأس صاحبه - عبدالله بن عباس | ٢١٤٥ | واللغو - قيس بن أبي غرزة |
| | - يجيء القرآن يوم القيامة كالزجل الشاحب - | | - يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة |
| ٣٧٨١ | بريدة بن الحصيب | ١٨٤٥ | فليتزوج - عبدالله بن مسعود |
| | - يجيء النبي ومعه الرجلان ويجيء النبي | | - يا معشر الفقراء ألا أبشركم أنَّ فقراء |
| ٤٢٨٤ | ومعه الثلاثة - أبو سعيد الخدري | ٤١٢٤ | المؤمنين - عبدالله بن عمر |
| | - يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب - | | - يا معشر المهاجرين خمس إذا ابتليتم بهنَّ - |
| ١٩٣٧ | عائشة | ٤٠١٩ | عبدالله بن عمر |
| ٤٢٣٠ | - يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ - جابر بن عبدالله .. | | - يا معشر النساء تصدَّقْنَ وأكثرنَّ من |
| | - يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم - أبو سعيد | ٤٠٠٣ | الاستغفار - عبدالله بن عمر |
| ١٦٩ | الخدري | | - يا نَفْسِ! ألا أراك تكرهين الجنة - أنس بن |
| | - يخرج في آخر الزمان قوم أحداث الأسمان - | ٢٧٩٣ | مالك |

- ١٣٢٩ بحبل فيه ثلاث عقد - أبو هريرة
 - يَغْمِذُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعِضُهُ كَمَضاض
 ٢٦٥٦ الفحل - يعلى بن أمية، وسلمة بن أمية
 - يَغْمِذُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَهْزُلُ لَهُ - أَبُو
 ٣٩١١ هريرة
 - يَفْتَحُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ فَيَخْرُجُونَ - أَبُو سَعِيدٍ
 ٤٠٧٩ الخدري
 - يُقَالُ لِمُصَاحِبِ الْقُرْآنِ، إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - أَبُو
 ٣٧٨٠ سعيد الخدري
 - يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - أَبُو هريرة ... ١٩٢
 - يَقْتُلُ عِنْدَ كِتْرَكَمِ ثَلَاثَةً، كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ -
 ٤٠٨٤ ثوبان مولى رسول الله ﷺ
 - يَقْتُلُ الْمُخَرَّمُ الْحَيَّةَ وَالْعُقْرَبَ وَالسَّعْبَ الْعَادِي -
 ٣٠٨٩ أبو سعيد الخدري
 - يَقْضِمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ - عِمْرَانُ بْنُ
 ٢٦٥٧ حُصَيْنٍ
 - يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ
 ٩٥٢ مثل مؤخرة الرجل - أبو ذر الغفاري
 - يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، وَالْمَرْأَةُ
 ٩٤٩ الحائض - ابن عباس
 - يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ - أَبُو
 ٩٥٠ هريرة
 - يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ -
 ٩٥١ عبدالله بن مغفل
 - يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ
 ٣٨٢١ عشر أمثالها - أبو ذر الغفاري
 - يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبَرَتْ
 واحتسبت عند الصدقة الأولى - أبو أمامة
 ١٥٩٧ الباهلي
 - يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي -
 ٣٨٢٢ أبو هريرة
 - يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: الْكَبِيرَاءُ رِدَائِي - أَبُو
 ٤١٧٤ هريرة
 - يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي -
 ١٦٨ عبدالله بن مسعود
 - يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ... ١٧٥
 - يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ -
 ٤٠٨٨ عبدالله بن الحارث بن جزء الزبيدي
 - يَدُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 ٢٦٨٥ عمرو
 - يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ
 ٤١٢٢ بنصف يوم - أبو هريرة
 - يَدْرُسُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيَ الثَّوْبِ -
 ٤٠٤٩ حذيفة بن اليمان
 - يَدْنِي الْمُؤْمِنَ مِنْ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 ١٨٣ عمر
 - يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَأَخَا عَادَ - ابْنُ عَبَّاسٍ ٣٨٥٢
 - يُرْسِلُ الْبِكَاءَ عَلَى أَهْلِ النَّارِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ٤٣٢٤
 - يَرْفَعُ الْقَلَمَ عَنِ الصَّغِيرِ وَعَنِ الْمَجْنُونِ وَعَنِ
 ٢٠٤٢ النَّاتِمِ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
 - يُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ
 ٤٣٠٥ السَّمَاءِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 - يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعْجَلْ - أَبُو هريرة .. ٣٨٥٣
 - يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ - عِبَادَةُ بْنُ
 ٣٣٨٥ الصَّامِتِ
 - يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ
 ٤٣١٣ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ - عِثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ
 - يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا - سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ... ٣٧١٤
 - يَصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى
 ٤٣٠٠ رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو
 - يَصْفُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفُوفًا - أَنَسُ بْنُ
 ٣٦٨٥ مَالِكٍ
 - يَطْهَرُهُ مَا بَعْدَهُ - أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ٥٣١
 - يَعْزُضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ -
 ٤٢٧٧ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ
 - يُعَقُّ عَنِ الْغُلَامِ، وَلَا يُمَسُّ رَأْسُهُ بِدَمٍ - يَزِيدُ
 ٣١٦٦ ابْنُ عَبْدِ الْمُزْنِيِّ
 - يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِاللَّيْلِ

| | | | |
|-------|--|------|---|
| ٤٠٢١ | الأرض - البراء بن عازب | ٤١٠٧ | أبو هريرة |
| | - يمين الله ملأى، لا يغيثها شيء، سَخَاء | | - يقول الله عز وجل: أعددت لعبادي |
| ١٩٧ | الليل والنهار - أبو هريرة | ٤٣٢٨ | الصالحين - أبو هريرة |
| | - يمينك على ما يصدقك به صاحبك - أبو | | - يقول الله عز وجل: أنى يعجزني، ابن آدم |
| ٢١٢١ | هريرة | | وقد خلقتك من مثل هذه - بسر بن جحاش |
| | - ينزل ربنا تبارك وتعالى حين يبقى ثلث الليل | ٢٧٠٧ | القرشي |
| ١٣٦٦ | الآخر، كل ليلة - أبو هريرة | | - يقول أناس: إذا قعدت للغائط فلا تستقبل |
| | - ينشأ نشء يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم - | ٣٢٢ | القبلة - عبدالله بن عمر |
| ١٧٤ | ابن عمر | | - يقوم أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه - |
| | - يُنْصَبُ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوْاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - عبدالله | ٤٢٧٨ | ابن عمر |
| ٢٨٧٢ | ابن مسعود | | - يقوم الإمام مستقبل القبلة، وتقوم طائفة |
| | - ينتفض بول الغلام وينسل بول الجارية - | ١٢٥٩ | منهم معه - سهل بن أبي حنمة |
| ٥٢٥ | علي بن أبي طالب | | - يكون بين يدي الساعة أَيَّامٌ، يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ - |
| | - يهرم ابن آدم وتشب منه اثنان - أنس بن | ٤٠٥٠ | عبدالله بن مسعود |
| ٤٢٣٤ | مالك | | - يكون دُعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ |
| ٢٩١٤ | - يَهْلُ الْمَدِينَةُ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ - ابن عمر . | ٣٩٧٩ | إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا - حذيفة بن اليمان |
| | - يوشك أحدكم أن يصلي الفجر أربعاً - | | - يكونُ في آخر أمتي خُسْفٌ ومَسْخٌ وقَذْفٌ - |
| ١١٥٣ | عبدالله بن مالك ابن بحينة | ٤٠٦٠ | سهل بن سعد |
| | - يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ - | | - يكون في آخر الزمان قوم يعجبون أسنمة الإبل - |
| ٤٢٢١٥ | أبو زهير الثقفي | ٣٢١٧ | نميم الداري |
| | - يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ | | - يكون في أمتي خُسْفٌ ومَسْخٌ وقَذْفٌ - |
| ٣٩٨٠ | بها - أبو سعيد الخدري | ٤٠٦٢ | عبدالله بن عمرو |
| | - يوشك الرجل متكئاً على أريكته يحدث | | - يكون في أمتي مسخٌ وخسفٌ وقذفٌ - ابن |
| | بحديث من حديثي فيقول - المقدم بن | ٤٠٦١ | عمر |
| ١٢ | معدكرب الكندي | | - يكون في أمتي المهدي . إن نُصْرَ فُسِعَ - أبو |
| | - يوضع الصراط بين ظهراي جهنم - أبو | ٤٠٨٣ | سعيد الخدري |
| ٤٢٨٠ | سعيد الخدري | | - يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون قال: ذوات |



RMPInternational.TK

The Real Muslims Portal